

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

دُودِ فَرَوْدِ جَمِین

جنات السیر

فی احوال سید السائر

(مصحفہ)

حضرت مولانا عبدالحی فیاضی
رحمۃ اللہ علیہ

بآہستہ آم

ہمکار ڈپٹی پونیو مآرکٹی

بنگلور



بِسْمِ شَيْخِ الْوَحْيِ الْوَحِيدِ
وَرَفَعَاتِ دُكْرُكِ

دُودِ فَرُودِ دِهْ جَمِ

جَنَانُ السَّيْرِ

فِي أَحْوَالِ سَيِّدِ الْبَشَرِ

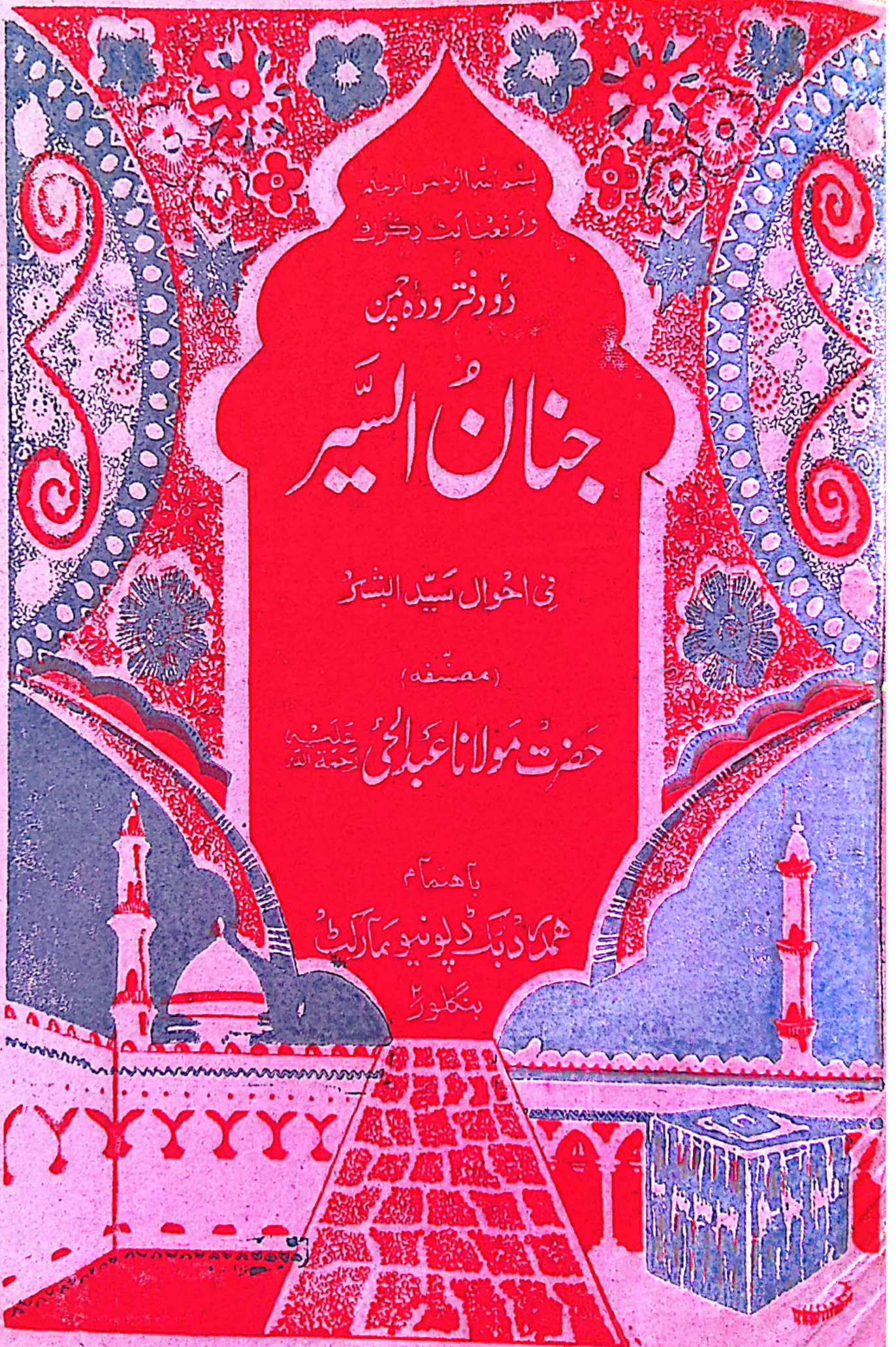
(مُصَنَّفُهُ)

حَضْرَتُ مَوْلَانَا عَبْدِ الْحَمِيدِ عَلَیْهِ
رَحْمَةُ اللَّهِ

بَاهِمَاءَ

هَكَذَا دَبَّكَ دُودِ فَرُودِ دِهْ جَمِ

بِغُلُورِ



سرورِ مآب

رسول اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں
نہیں فراق جہاں بانی غلامانِ پیغمبر میں
چھڑا فراق کی چوٹی پر جو غم گنج اٹھا آفر
ادھر آج وہیں کے چاند انکھوں میں تجھ کو لگا
وہ پامرد اور وہ قلنغ وہ صابر اور بے پرواہ
خمار بارہ سے انسان کو جب ہو خودی دکھا
نہ ملتا درسِ دنیا کو اگر عرفانِ الہی کا
مسلم اُس سچ مصلوۃ اُس سچ دُر و درکا تا اُس پر

جنہیں سیما ہے اُن کو ہے فکرِ حُسن و دُش
ہماری کیا ہے بابا، ہم نہ اس گھر میں اُس گھر میں

سچ سچ چاہی



فرمان

معہ ہر نوبت

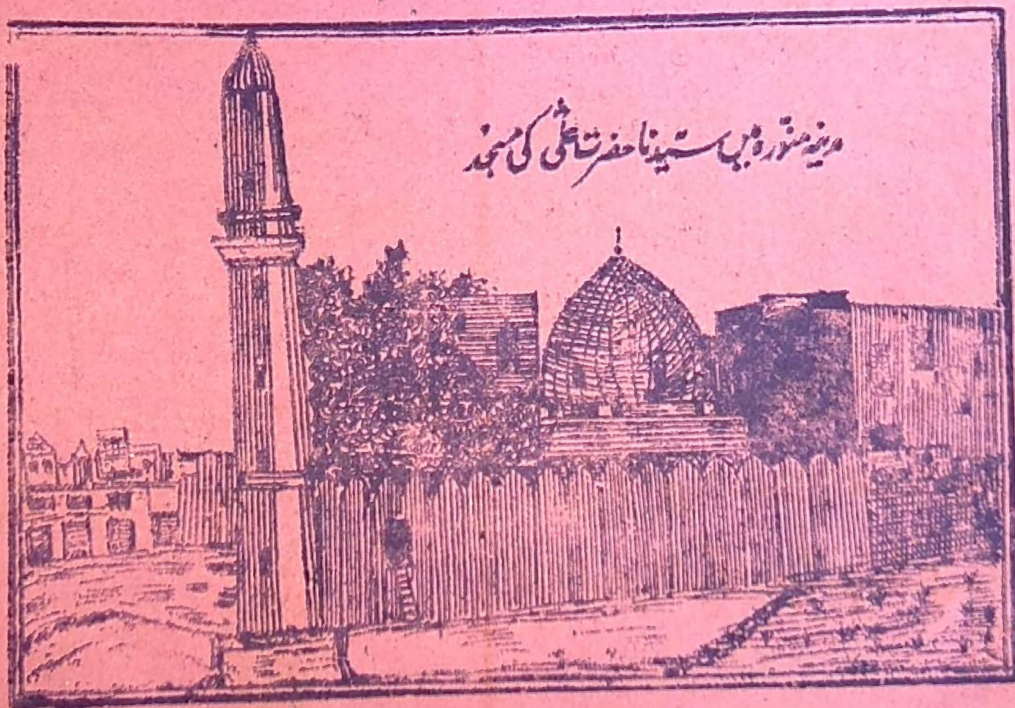
[illegible]

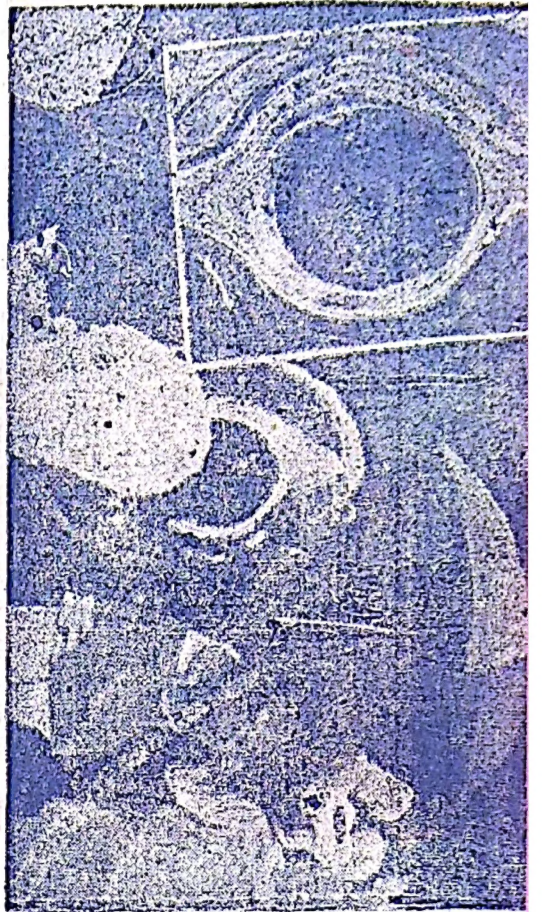
三

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هـ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
إِلَى الْقَوْمِ عَظِيمِ الْقَبْلِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ أَتَى
الْعُدَّة هـ أَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي أَدْعُوكَ بِرَبِّيَ الْإِسْلَامِ
أَسْلِمْتَ لِلَّهِ يُؤْنِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ
كُلَيْتَ فَعَلَيْكَ إِسْمُ الْقَبْلِ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا
يُخْذَ بَعْضُنَا بِعَصَا آخَرٍ بَابٍ دُونِ الشَّيْ
ءِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ هـ

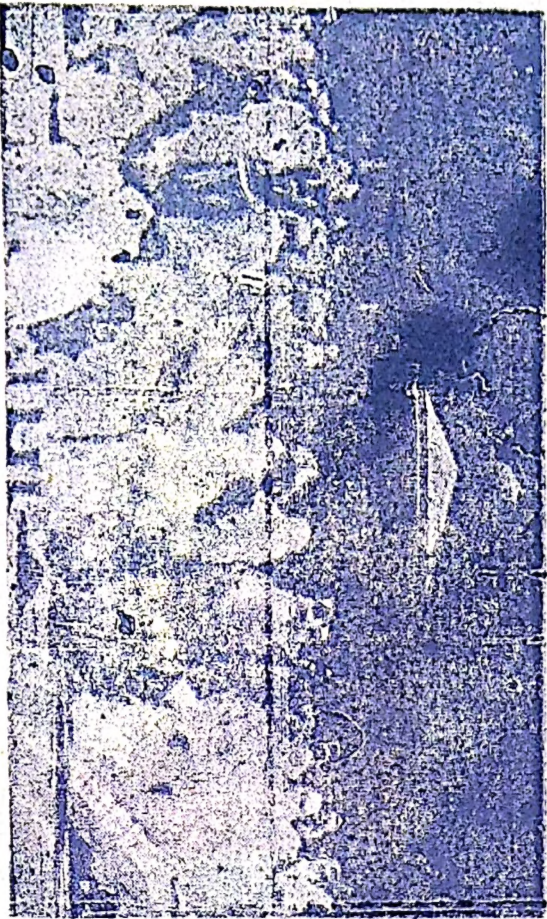
الله
رسول
محمد

الحمد لله





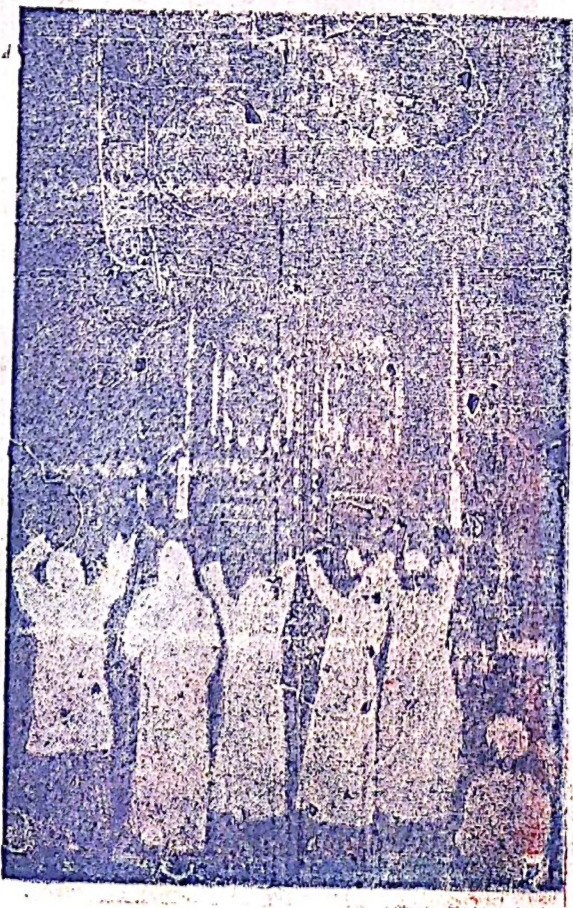
جگر اسعد — جے طوائفیں بوسہ دیتا یا استلا کرنا ضروری ہے



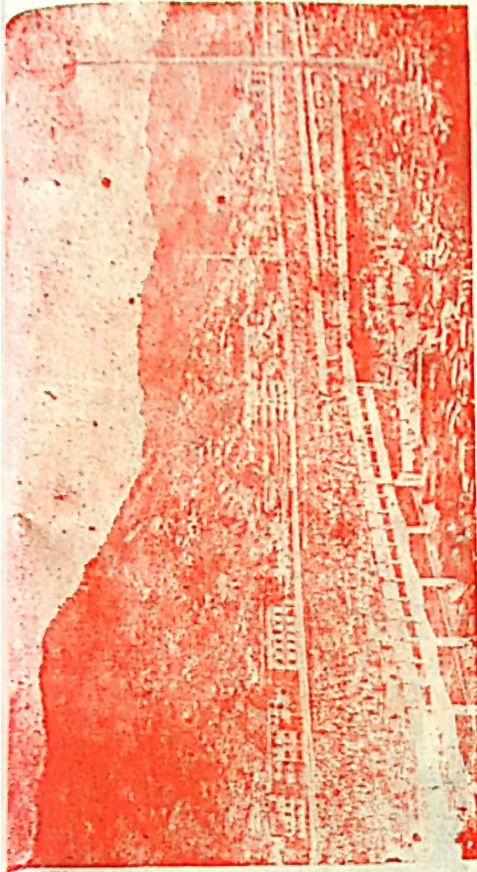
مقام الہرامیم — یہاں طوائف کے بعد دروہت واجب الطوائف پر بھی رہا ہے



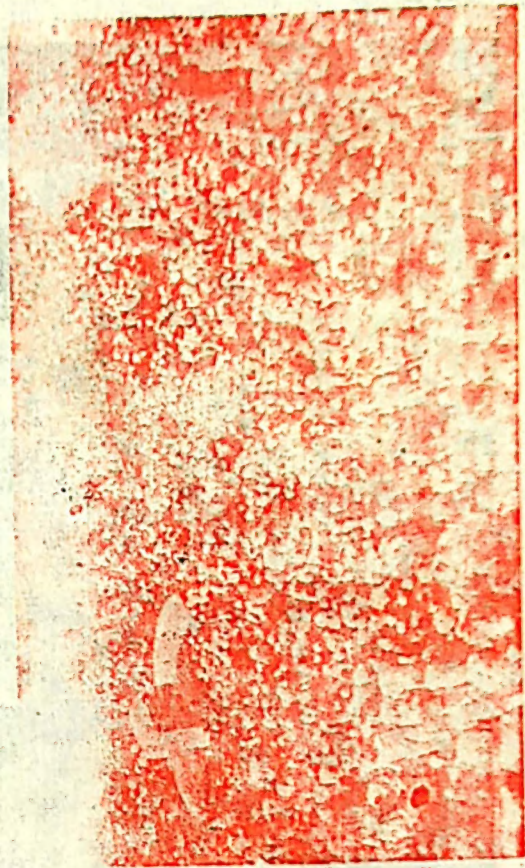
حرم شریف (کنز عظمیٰ) کا ایک منظر



مقام الہرامیم — یہاں طوائف کے بعد دروہت واجب الطوائف پر بھی رہا ہے



سید محمد علی



لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم



1875

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اُو پر نبی کے اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور سلام

دُرُودُ الشَّاجِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ لَتَاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ

اے اللہ رحمت کامل نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمد پر کہ صاحب تاج اور معراج اور براق اور علم کے ہیں دفع کرنے والے بلا اور وبا

وَالْفَحْطِ وَالْمَرْضِ الْاَلَمِ اسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ مَنقُوشٌ فِي لَوْحٍ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

اور قحط اور بیماری اور درد کے نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے اور قبول شفاعت کیا گیا۔ نقش کیا گیا لوح و قلم میں سردار ملک عرب و عجم کے

جِسْمُهُ مَقْدَسٌ مُعَظَرٌ مَطَهَّرٌ مَنُورٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسٌ لَّصْحَىٰ بَدْرٌ لِّلْجَنَّةِ صَدْرٌ لِّلْعُلَىٰ نُورٌ

جسم ان کا نہایت پاکیزہ خوشبودار پاک اور روشن خاتم کعبہ و حرم میں آفتاب وقت حاجت اہل بیت اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور

الْهَدْيِ كَهْفُ الْوَرَىٰ مَصْبَاحُ الظُّلَمِ وَجَمِيلُ الشَّيْخِ شَفِيعُ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللَّهُ عَاصِمُهُ

راہ راست گم پناہ مخلوقات کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادلوں کے مالک بخشنے والے امتوں کے صاحب بخشش و کرم کے اور اللہ تعالیٰ نگہبان ہے

وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهَىٰ مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَيْنِ

ان کا اور جبریل خدمت گزاران کا اور براق سواری ان کا اور معراج سفر ان کا اور سدرۃ المنتہی مقام ان کا اور قاب قوسین کا اور مطلوب ان کا اور

مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ شَفِيعُ الْمُذْنَبِينَ

مطلوب مقصود ان کا اور تمام مقصود موجود ان کے واسطے سردار رسولوں کے ختم کرنے والے انبیاء کے اور بخشنے والے گنہگاروں کے

اَنبِيَاؤِ الْغَرَبِيِّينَ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ رَاحَةُ الْعَاشِقِينَ مُرَادُ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسُ الْعَارِفِينَ سِرَاجُ السَّالِكِينَ وَمُصْبَاحُ

غما ارمسا فروں کے کل رحمت انسانوں کے واسطے راحت دینے والے عاشقوں کے آفتاب فدا شناسوں کے چراغ سالکین کے چراغ مقربوں

الْمُقَرَّبِينَ مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ نَبِيُّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ

کے دوست رکھنے والے محتاج اور مساکینوں کے سردار جن و انس کے نبی تھے مدینہ کے امام بیت المقدس اور مکہ کے وسیلہ ہمارے

الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مُحِبُّو رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدُّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمَوْلَانَا

دنیا و آخرت کے جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں معشوق رب و مشرق اور دو مغرب کے نانا امام حسن و حسین کے۔ آقا

وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُوْرِ جَمَالِهِ

اور مولا جن و انس کے والد ماجد حضرت قاسم کے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹے عبد اللہ کے اللہ کے نوروں میں سے ہیں نور

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اے عاشقان نور جمال آنحضرت کے حضور اور آل سردار کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجے کا حق ہے

فہرست مضامین

جنان السیر فی احوال سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

دفتر اول

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۳	حضرت اسماعیل کے لئے آپ زم زم کا ہر مرقوم جہم کے میں کے بنا لکھ حکم ہونا اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل کے ذبح پر حضرت ابراہیم کے جواب میں فرشتے آئے کہ بچے اور ابراہیم حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کیلئے بھیجئے کا بیان حضرت اسماعیل باپ سے دواغ ہونے وغیرہ کا بیان۔ ذبح اسماعیل کا قصہ	۴۶	اللہ تعالیٰ تمام انبیاء سے آنحضرت کی رسالت و نصرت اور بیعت پر عہد لینے کا بیان	۱۷	دیباچہ از منشی قلندر حسین اظہر بنگلوری
۵۴	حضرت اسماعیل کے لئے دنیہ جنت سے آنے اور ذبح عظیم سے امام حسین مراد ہونے اور ذبح اللہ کا بیان قصہ کعبہ یا قوت جو آدم علیہ السلام کیلئے آیا تھا کعبہ یا قوت کیلئے پایہ کی بنا پانچ پہاڑوں کے پتھر سے اور کعبہ یا قوت آسمانی پر مانا۔ حج موسیٰ علیہ السلام	۴۷	نور و دم کو سجدہ کرنے کا بیان	۲۵	فضائل بسم اللہ ۲۵ حمد و نعت
۵۵	مقدار کعبہ سے آگاہ کرنے اور ابراہیم اسماعیل کو کعبہ کی بنا کرنے کا بیان	۴۸	ابلیس کی کثرت طاعت اور حضرت آدم کی پیدائش وغیرہ کا بیان	۲۶	منقبت محبوب جانی
۵۸	حضرت اسماعیل تین پہاڑوں کے پتھر لانا و سنگ عظیم ایک پتھر جو خور و خور بلند اور پست ہوتا تھا دعا حضرت ابراہیم کی ہمار حضرت کو مبعوث کرنے کیلئے	۴۹	فضیلت علم و فرشتے حضرت آدم کو سجدہ کرنا کا بیان	۲۷	مع قدوة العارفین حضرت شاہ عبداللطیف قادری
۶۰	لحد مرتب ہوا کعبہ کا اور نہ کرنا ابراہیم کا تمام خلق کو حج کے لئے اور لیک کہنا ان کا وفات ابراہیم اور عہد لینا اسماعیل سے نور محمدی کی حفاظت کیلئے تابوت سکینہ و وصیت	۵۰	ابلیس لعنتی ہونے اور آدم کو جنت میں لیجانے اور آدم و حوا کے نکاح ہونے کا بیان	۲۸	فصلیت ذکر نبوی
۶۱	ابراہیم و اسماعیل کا بیان	۵۱	ابلیس ہجرے جنت میں جانے اور آدم و حوا خوشہ گندم کھانے اور ابلیس فریسی گندم کھانا کا بیان	۲۹	فرضیت و فضیلت ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۶۲	ایک ظالم چاہ زمزم کو پوشیدہ کر دینا اور عبدالمطلب کو چاہ زمزم کے اظہار کے لئے حکم ہونے کا بیان ذبح کا قرعہ حضرت عبداللہ کے نام پر پڑنا اور حضرت کے قدیم میں سواؤنٹ پر قرعہ پڑنے کا بیان	۵۲	آدم ہر شجر سے پتے مانگنا اور آدم و حوا کو جنت سے جانے کے لئے حکم ہونے کا بیان	۳۰	نور اول نو خلعت محمدی کے بیان میں
۶۳		۵۳	آدم ہمارے حضرت کو وسیلہ لانے اور آدم کو جنت سے زمین پر روانہ کرنے کا بیان	۳۱	نور قدس جس سے پتھر اور لوح قریم پہلے اللہ لکھے کا بیان
		۵۴	حضرت آدم کی گریہ زاری اور توبہ قبول ہونے اور آدم کے لئے کعبہ یا قوت نازل ہونے کا بیان	۳۲	جواب تمام افسوس ہونے اور آفتاب کی کیفیت اور
		۵۵	حضرت حوا کے میں جل اور حضرت کا نور آدم سے حضرت شیث کی پستانی پر جلوہ گر ہونے اور نور نبی پاک صلائے پاک امام میں نقل کرنے آنے کا بیان	۳۳	پرشت کی آراستگی پانچ چیزوں سے ہونیکا بیان
		۵۶	نور سوم نور عظم حضرت سرور عالم حضرت ابراہیم کے میں جلوہ گر ہونے وغیرہ کا بیان	۳۴	ذکر شعی آیت الکرسی اور نور قدس کا شغل تسبیح و
		۵۷	حضرت ابراہیم حضرت باجرہ اور اسماعیل کو کعبہ کے پاس لیجانے کا بیان	۳۵	تقدیس میں جلوہ صوری شکل ملاؤں پر ہونیکا بیان
		۵۸	حضرت اسماعیل کا تشنگی سے بیتاب ہونا	۳۶	چار غلیفوں کے چار نور اور شکل نبوی پر راح نظر آنا
				۳۷	نور محمدی کے جمال کے خواہی دس یا بیس
				۳۸	اور نقاب نور قدس و اس کا قیام عباد میں نماز
				۳۹	پنج گانہ فرض ہونیکا بنا اور نور محمدی کا قیام طویل
				۴۰	اگر ان نماز اور قطرات نور کے حصے کا بیان
				۴۱	حضرت کے جسم شریف کی بنا شے لطیف کا بیان
				۴۲	حضرت کی طینت مبارک کو جلوہ گر کرنا اللہ تعالیٰ
				۴۳	حضرت آدم اور سب نبی آدم کی پشت ذریت کے
				۴۴	نکلنے اور ان اپنی ربوبیت پر عہد لینے کا بیان
				۴۵	ذریت کا ظہور اور ربوبیت کا اقرار
				۴۶	ذریت کی صورتیں

۶۵	حضرت عبداللہ کی حفاظت فرشتوں سے	۹۶	زید بن مسافر اور ابو بکرؓ کے ایمان لانے کا بیان	۱۲۲	بیہودہ کرنا کفار قریش کا جابجا التماس میں شرف
۶۵	حضرت عبداللہ کا علاج بی بی آمنہ سے ہو گیا بیان	۹۷	شاخ جھار حضرت کی بخت سے خبر دینے اور	۱۲۳	نزول آیت قرآن مذمت میں کافروں کے
۶۶	نور چہام حضرت کے صلہ شریف کے بیان میں	۹۷	عبدالرحمن بن عوف کے ایمان لانے کا بیان	۱۲۴	آٹھواں گل نبوت گیا رھواں سال کے
۶۷	عجائب حالات شب استقرار محل شریف	۹۸	ولادت مبارک حضرت فاطمہ زہراؓ	۱۲۵	احوال میں بیعت عقبہ اولیٰ و خاتمہ
	لمعدار ہاتھ محل شریف کے بیان میں	۹۸	چوتھا گل نبوت کے چھ سال کے احوال غیر میں		چہم سووم بہار نبوت
	خواب بی بی آمنہ کا ایام حمل میں واقعہ	۹۹	آنحضرتؐ اپنے فرشتوں کو بلا کر دعوت کرنا	۱۳۱	حمد و نعت معراج شریف کا بیان
	فیصل اور ابرہہ کھینسا بنانے کا بیان	۱۰۰	نزول سورہ ممتبت	۱۳۲	حاضر ہونا جبریلؑ کا حضورؐ پر نازل وریجا نا
	کھینسا جل جانا اور فوج ابابیل نازل ہو گیا بیان	۱۰۱	عقوبت زن بولہب کا بیان	۱۳۳	آپؐ کو مسجد اقصیٰ تک
	فوج ابرہہ بابل سے لاکھ ہونے اور قریب ولادت کا بیان	۱۰۲	الوزع یلہ و بی و ایلہ کفار حجاب رسولؐ مختار	۱۳۴	جو تھے بار شوق صدر ہونے کا بیان
	چہم دوم گلزار نبوت	۱۰۵	با نجاں گل نبوت کے پانچویں سال کے احوال میں	۱۳۶	احوال آسمان اول
	حضرت غنچ جناب رسالتؐ کا احوال صحیح پڑھنا اور	۱۰۶	بادشاہ جیش نجاشی اور صحابہؓ میں تہل و قال	۱۳۹	مومن کے قتل کی برائی
	سننے کے ادب اسکی فضیلت و ثواب کے بیان میں	۱۰۷	گلستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیارؓ ملاتے	۱۴۰	نافران خود توں گناہ مینا نفوس کے عذاب
	پہلا گل آنحضرتؐ کے ولادت شریف کے بیان	۱۰۸	نصاری کے ساتھ اور لزہم ہزمان کا	۱۴۱	مانا پ کی نافرمانی کے گناہوں کا بیان
	میں ولادت با سعادت کی تاریخ	۱۰۹	چھٹا گل نبوت چھٹویں سال کے بیان میں		احوال آسمان دوم و سوم اور چہارم
	شاخ دوم آنحضرتؐ کی رضاعت باکرہ کے بیان	۱۱۰	گلستہ چار فرشتوں کے نزول کے بیان میں	۱۴۳	عزرائیلؑ اس امت پر زیادہ رحیم ہیں
	میں بیع الاول میں حضرت کی ولادت شریف خوشی	۱۱۱	آنحضرتؐ کے حضور میں ملاکت کفار کے لئے	۱۴۴	احوال آسمان پنجم
	کرنے وغیرہ کے جواز اور استحباب کی دلیلیں	۱۱۲	محمدؐ میں خطبہ پڑھنے ابو بکر صدیقؓ کے دظاہر	۱۴۵	احوال آسمان ششم
	عمل میلاد کی ابتدا چھٹویں صدی کے اخیر	۱۱۳	کرنا تو جگہ اور بیچ دینا کفار و عہد کا صوبہ اکبر کو	۱۴۹	احوال آسمان ہفتم
	سے ہو گیا بیان مولود شریف کی خوشی کرنے سے	۱۱۴	گلستہ ایمان لانے میں حضرت فاروقؓ کے		بیان تشہد کا
	حضرت کے خوش ہونے کا بیان	۱۱۵	کفار قتل نبیؐ کی تدبیروں میں رہنے کا بیان	۱۵۰	سلام سنت اور جواب فرض ہونے کا بیان
	حکم میلاد شریف اور اس کے آداب	۱۱۶	عمر فاروقؓ کی تکویم کے لئے فرشتے آئینا بیان	۱۵۲	اللہ تعالیٰ امت کی شکایتیں کیا سوبیاں
	ان ارہما و عجاایات کا بیان جو حضرت کے	۱۱۷	ساتواں گل نبوت ساتویں سال کے احوال میں	۱۵۳	شرک کے معنی اور شرک کے اقسام
	ایام رضاعت میں ظاہر ہوتے ہیں	۱۱۸	قصہ ظلم کفار پر اہل غار	۱۵۴	پانچ پیغام اللہ تعالیٰ کے جو بواسطہ حضرت
	حضرت کا احوال مقام یحضورہ چھڑائی کا بیان	۱۱۹	اللہ محمدؐ کے نام کو چھوڑ کر تمام عہد نامہ کو	۱۵۶	کے امت کو پہنچے اور خاتمہ کا احوال
	شوق صدر پہلے بار	۱۲۰	کیڑا کھا لینے کا بیان		تکملم بہار نبوت
	دوسرا گل آنحضرتؐ کو علیہ آپ کے والد ماجد کے	۱۲۱	آنحضرتؐ مع صحابہؓ فار سے تشریف لانا	۱۵۵	سوال آنحضرتؐ رسالتؐ کا جوابات عطیات
	پاس پہنچانے اور حضرت آمنہ کی رحلت غیر کا بیان	۱۲۲	گلستہ دوم پر فاروقؓ غلبے سے کفار قریشؓ نالینا	۱۵۶	رب العزت کا بیان
	وفات بی بی آمنہ اور وفات عبدالملک کا بیان	۱۲۳	تب سورہ روم نازل ہونے کا بیان	۱۶۲	سیر گلستان جنت کی
	دوسرا بار گیا رسولؐ میں شوق صدر ہو گیا بیان	۱۲۴	ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی وفات کا بیان	۱۶۳	صفت جنت و نعمات کی
	تیسرا گل سفر کرنا آنحضرتؐ کا کاشا کے اطراف اور ملاقات	۱۲۵	دس خصائص بی بی خدیجہؓ کے	۱۶۴	ہشت و بہشت خلقت راشدین کا بیان
	کرنا ایک بار ہیکا اہل ایمان لانے کا بیان	۱۲۶	ظلم کفار قریش کا اور تشریف لیجا نا حضرتؐ	۱۶۵	بسم اللہ کے چار حرف چار نہیں گلے سوبیاں
	قصہ راہب جو ایمان لایا اور بھی رحلت کیا	۱۲۷	کاخاٹف کو اور ظاہر کرنا دعوت اسلام	۱۶۶	ملاقات اور پیش و جماعت کی فضیلت کا بیان
	زمان نبوت کے قریب حضرت کی غلو ت اور عبادت	۱۲۸	مد اس کے ایمان لانے کا بیان	۱۶۷	لورکات دوزخ ملاحظہ فرمانے کا بیان
	کا بیان تیسرے بار کے شوق صدر کا بیان	۱۲۹	چھ لاکھ جنات ایمان لائے اور ابلیس کا پوتا	۱۶۹	طبقات دوزخ کا بیان
	حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کے ایمان لانے کا بیان		ایمان لانے کا بیان		
			بشارت دینا جنات کا بعطف آنحضرتؐ کے سوال		

۲۴۸	غزوہ ذی قرد	۱۹۹	عبداللہ بن سلام کے ایمان لانے کا بیان	۱۷۰	ذکر حضرت آنحضرتؐ از بارگاہ رب العزت تعالیٰ
۲۴۹	غزوہ حدیبیہ	۲۰۰	سلمان فارسی کے ایمان لانے کا بیان	۱۷۱	رسول مقبول صلعم کے شرف نزول کا بیان
۲۵۰	بیعت الرضوان	۲۰۲	حضرت فاطمہؑ کے نکاح کا بیان	۱۷۲	دیکھ کر کفار کا آثار بیت المقدس آنحضرتؐ سے
۲۵۱	پروا نجات آنحضرتؐ کے سلاطین کے طرف شرف	۲۰۳	حضرت خاتونِ جنت کے مہر کا بیان	۱۷۳	لقب صدیق رضی اللہ عنہ
۲۵۲	مرد و پانے کا بیان	۲۰۵	خاتونِ جنت باندی کے عوض فطیفہ عنایت	۱۷۴	معراج کی مکنت
۲۵۳	نجاتی کے نام کا پروانہ اور نجاشی کی عرضی کا مضمون	۲۰۶	ہوا سوبیان	۱۷۵	رفع حجابات کی تحقیق
۲۵۴	قیصر روم ہرقل کے نام	۲۰۸	تحویل قبلہ اور حکم جہاد کا بیان	۱۷۶	ضمیمہ ان فضیلتوں کے بیان جو آنحضرتؐ
۲۵۵	ہرقل آنحضرتؐ کا حال پوچھنے اور آپ کی	۲۱۳	غزوہ بدر کا بیان	۱۷۷	کو آخرت میں ملیں گے
۲۵۶	رسالت کی تصدیق کرنے جانے کا بیان	۲۱۴	ابو جہل کے مارے جانے کا بیان	۱۷۸	بیان ان عطیات و کرامات کا جو قیامت میں
۲۵۷	حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ	۲۱۵	ابولہب خواری سے مرنے کا بیان	۱۷۹	حضرت ہی کو عنایت ہوں گے
۲۵۸	بادشاہ اسکندر مقدونی کے نام کا پروانہ	۲۱۸	غزوہ احد کا بیان	۱۸۰	مقام محمود و شفاعت محمدیؐ
۲۵۹	حارث کے نام کا پروانہ جو سرحد میں تھا	۲۲۳	حضرت کے خواب کا بیان	۱۸۱	شفاعت کبریٰ اور قسم کی شفا و شفا
۲۶۰	ہجرت سے ساتواں سال احوال و غزوہ خیبر کا بیان	۲۲۴	حفظہ کی شہادت جس کو دو فرشتے غسل دے	۱۸۲	صغریٰ و وحش کو نثر کا بیان
۲۶۱	فتح قلعہ خیبر پر دست علی کرم اللہ وجہہ	۲۲۹	اور صعوبت کی شہادت کا بیان	۱۸۳	صراط اور میزان کا بیان
۲۶۲	قفیہ نماز کی اذان میں خفیفہ شفا فحیہ اختلاف	۲۳۰	حضرت حمزہ کی شہادت کا بیان	۱۸۴	چار سوال در حشر
۲۶۳	حضرت عمو القیس کیلئے کہ معطلہ شریف لیجا کا بیان	۲۳۱	شہدائے احد کی فضیلت حمزہ لاسد کے	۱۸۵	غالب ہونا پلہ میزان کا
۲۶۴	ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال	۲۳۲	غزوہ کا بیان	۱۸۶	وسیع مقام و دیدار الہی جل شانہ کا بیان
۲۶۵	ان تینوں چیزوں کا بیان جن اگلے گناہ	۲۳۳	عاصم بن ثابت کے سریہ کا بیان	۱۸۷	خاتمہ
۲۶۶	محکم کو زمین قبول نہ کرنا	۲۳۴	احوال غیبیہ کا	۱۸۸	چمن چہارم اخبار نبوت
۲۶۷	جنگ موئہ کا بیان	۲۳۵	شہادت غیبیہ کی	۱۸۹	حمد و ثناء نبوت سے بارہویں سال کا احوال
۲۶۸	شہادت جعفر طیار کی	۲۳۶	ہجرت سے چوتھے سال کا احوال غیر کا بیان	۱۹۰	ایمان انصار و عہد پیمان درین آنحضرتؐ و انصار
۲۶۹	حضرت جعفر طیار ہونے کا بیان	۲۳۷	ستر قاریان قرآن کی شہادت، عامر بن نفیر	۱۹۱	حضرت عمرؓ کے ہجرت کرنے کا بیان
۲۷۰	ذات السلاسل کا غزوہ	۲۳۸	کی لاش آسمان پر جانے کا بیان	۱۹۲	مشدد کفار قتل آنحضرتؐ صلعم
۲۷۱	فتح مکہ کا بیان	۲۳۹	غزوہ بنی نضیر	۱۹۳	ہجرت شریف کا بیان
۲۷۲	پانچ ہزار غازیوں حضرت کو گھیرے ہوئے لے	۲۴۰	غزوہ بدر الموعود	۱۹۴	احوال ہجرت شریفہ و آنحضرتؐ کے ساتھ رفاقت
۲۷۳	چلنے کا بیان	۲۴۱	تاریخ تولد حسینؑ کریمین کا بیان	۱۹۵	صدیق کی غامض صدیق اکبر کے پاؤں کو
۲۷۴	حضرت حمزہؓ کا انتقال جیسا آنحضرتؐ فرمائے تھے	۲۴۲	ہجرت سے پانچ سال کے احوال کا بیان	۱۹۶	سانپ کاٹنے اور جبریل شریعت لے آئیکا بیان
۲۷۵	حق تعالیٰ ستر قریشوں سے لیا	۲۴۳	غزوہ مریس	۱۹۷	دھندنا کفار لعین کا حق سید المرسلین کو گھر میں
۲۷۶	حضرت کے معجزہ بتاں ٹوٹ پڑنے کا بیان	۲۴۴	افک و بنہان عظیم کے قصہ کا بیان	۱۹۸	صدیق کے اور غار نور تک جانے وغیرہ کا بیان
۲۷۷	کعبہ کے بتاں ٹوٹنے اور حضرت کا دست مبارک	۲۴۵	اٹھارہ آیت تطہیر بی بی عائشہ صدیقہ کے شان	۱۹۹	حضرتؐ میں نے کی طرف غامض ہونے کا بیان
۲۷۸	جس شے کو لگاس پڑا تیش کا آخر نہ ہونے کا بیان	۲۴۶	میں نازل ہونے کا بیان	۲۰۰	سراقبن مالک کا گھڑا زمین میں دھنسا گیا سو مجھ
۲۷۹	کعبہ کی کیلی شیبہ برادر عثمان کو عنایت	۲۴۷	غزوہ خندق	۲۰۱	برید اسلمی حضرتؐ نے اور ایمان شرف ہویکا بیان
۲۸۰	کرنے کا بیان	۲۴۸	جابرؓ کے دو فرزند زندہ ہونیکا معجزہ	۲۰۲	شرف نزول رسول مقبولؐ کا قیام چودہ روز
۲۸۱	بلالؓ کے لئے آیت نازل ہونا	۲۴۹	غزوہ بنو قریظہ	۲۰۳	قبایل امت فرمانے اور مسجد کے بنانے وغیرہ کا بیان
۲۸۲	عورات سے بیعت لینے کا بیان	۲۵۰	ہجرت سے چھٹیوں سال کا احوال غزوہ ذات الرقاع	۲۰۴	مسجد نبویؐ کی بنا کرنے کا بیان
۲۸۳	عکرمہ بن ابوجہل کا ایمان لانا	۲۵۱	غزوہ بنو لحيان	۲۰۵	

۳۲۲	حضرت علی کو علم قضا حاصل ہونے کا بیان	۲۷۶	وحشی کے سوال پر آیت نازل ہونیکا بیان
۳۲۳	مضمون خطبہ عمر	۲۷۶	وحشی کے ہاتھ سے مسیلہ کذاب مانے جانیکا بیان
۳۲۴	آنحضرت کے ہاتھ سے نیک ہونے کیلئے ہر آنٹ	۲۷۷	ہندہ زوجہ ابوسفیان کے پان لائیکا بیان
۳۲۵	دور کرانے کا بیان	۲۷۸	غزادیون خالد کے ہاتھ سے مارے جانیکا بیان
۳۲۶	آنار شریف صحابہ کو اٹھائے سو بیان	۲۷۹	روح علیہ السلام کے وقت کے پانچ بتان طوفان
۳۲۷	حضرت سے منسوب ہیں سو چیزوں کا بیان	۲۸۰	میں زیر زمین ہونے اور ابلیس لعین عربوں کو ان
۳۲۸	حضرت علی کو مولانا خطاب بخشنے کا بیان	۲۸۱	کے نشان دینے کا بیان
۳۲۹	ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال	۲۸۲	غزوہ حنین کا بیان
۳۳۰	آغاز ذکر وفات شریف	۲۸۳	حضرت کی جو و تحشش کا بیان
۳۳۱	ارسال رسل سے مقصود	۲۸۴	مسجد نبوی میں منبر بنانے کے آگے تنون خانہ
۳۳۲	مغفرت مراد عمت یا تنبیہ امت ہونیکا بیان	۲۸۵	خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بنا حضرت اس پر وار
۳۳۳	حضرت صحابہ کو نصیحت کرنے کا بیان	۲۸۶	ہوئے اور تنون خانہ بلند آواز سے رونے کا بیان
۳۳۴	حضرت اخیر وصیت کرنے کا بیان	۲۸۷	حضرت کے منبر کے طول عرض کا بیان
۳۳۵	حضرت صدیق اکبر کو امام بنانے کا حکم فرمائیکا بیان	۲۸۸	سنگ و شجر آب آتش ہر چیز کو ایک روح ہے
۳۳۶	حضرت کے جو دو کرم کا بیان	۲۸۹	ہجرت سے نویں سال کا احوال
۳۳۷	اہل بیت کی محبت مقامات شفاعت	۲۹۰	حضرت صدیق اکبر اپنا سارا مال راہ خدا میں
۳۳۸	خاتون جنت کو ارشاد ہونے کا بیان	۲۹۱	خرج کر کے فقیر ہونے اور حق تعالیٰ ان کو
۳۳۹	عزرائیل حاضر حضور ہونے اور جبریل بشارتیں	۲۹۲	سلام کہلا بھیجنے کا بیان
۳۴۰	لے آنے کا بیان	۲۹۳	ایک غنی رسول صلعم علیہ و آلہ و سلم نوجوانی
۳۴۱	حضرت اپنی وفات کے وقت تین مقصود اللہ تعالیٰ	۲۹۴	میں محض اللہ کے لئے ترک دنیا کے سو بیان
۳۴۲	سے اپنی امت کے لئے چاہنے کا بیان	۲۹۵	تین صحابی بلا غدر صحیح غزوہ بنو ک میں حضرت
۳۴۳	حضرت حالت سکرات میں اپنی امت کی	۲۹۶	کے ہمراہ رکاب نہ ہوئے اس لئے معرض عتاب
۳۴۴	سکرات کی آسانی کے لئے دعا فرماتے ورنہ بد	۲۹۷	آنے کا بیان
۳۴۵	خاتون جنت کا بیان	۲۹۸	کعب بن مالک کا قصہ
۳۴۶	ندبہ عائشہ صدیقہ اور فرشتے تعزیت اہل	۲۹۹	مداقت کے سبب کعب مرادہ ہلاک کا
۳۴۷	بیت سے ادا کرنے کا بیان	۳۰۰	توبہ قبول ہونے کا بیان
۳۴۸	صدیق اکبر کی خلافت نص و اجماع سے	۳۰۱	ابولبابہ سے اقصائے بشریت کے سبب خدا اور
۳۴۹	ثابت ہونے کا بیان	۳۰۲	رسول کی ایک خیانت سرزد ہونے وغیرہ کا بیان
۳۵۰	حضرت کے غسل و تکفین اور جنازگی نماز کا بیان	۳۰۳	حضرت اپنے ازواج مطہرات سے ایک ہا تک
۳۵۱	دفن کے وقت پ مبارک سے اسی امتی صادر	۳۰۴	ایلاہ کرنے کا بیان
۳۵۲	قبر شریف حضرت حیات حقیقی سے زندہ	۳۰۵	ازواج مطہرہ دنیا پر آخرت کو اختیار کر نیکا بیان
۳۵۳	رہنے کا بیان	۳۰۶	حضرت کی بی بیوں کی سخاوت اور زہد و
۳۵۴	زیارت شریف کی فضیلت	۳۰۷	قناعت کا بیان
۳۵۵	تحفہ صلاۃ و سلام کے بعد عرض حال	۳۰۸	ہجرت سے دسویں سال کا احوال
۳۵۶	حضرت کے خواب میں	۳۰۹	حضرت علی فاطمہ و حسین کو لے کر حضرت
۳۵۷	خاتمہ و تالیخ تکمیل تصنیف کتاب	۳۱۰	مباہلہ کے لئے نکلنے کا بیان
۳۵۸			

دَفْتَرِ دُوم

چمن بچم بشارت محمدی

۳۳۲	حمد و نعت
۳۳۶	موسیٰ کی دعا امت محمدی میں ہونے کی
۳۳۷	یہود کا عالم حضرت کی رسالت پر گواہی دینا
۳۳۸	باوجود آج بھی تصحیف و تحریف نصاریٰ کے
۳۳۹	ذکر محمدی توریت میں ہونے کا بیان
۳۴۰	فاران سے مراد مکہ معظمہ ہے
۳۴۱	یہود کا رد توریت سے
۳۴۲	نصاریٰ کا رد توریت سے
۳۴۳	کافروں سے جہاد میں حکمت مضمون ہے
۳۴۴	بشارت زبور
۳۴۵	بشارت انجیل
۳۴۶	فارقلیط کا معنی
۳۴۷	ہمارے حضرت کے نام انکے کتب میں آئے ہیں
۳۴۸	یہودی و نصاریٰ کے علماء حضرت کی رسالت کا اقرار
۳۴۹	آپ کے بشارات کے اظہار کرنے کا بیان
۳۵۰	زمانہ جاہلیت میں مدینے کا نام شرب تھا
۳۵۱	روایت عمر
۳۵۲	تیمیم داری خبر دینا
۳۵۳	روایت صدیق اکبر
۳۵۴	روایت کعب احبار
۳۵۵	فضائل اسمائے محمدی
۳۵۶	ماحی کے معنی
۳۵۷	احمد و محمد کے معنی اور حضرت کے یہ ہر دو
۳۵۸	نام ہونے کا سبب
۳۵۹	حضرت کے اسماء کے عجائب بالا آسمان ہیں
۳۶۰	حضرت کے اسماء کے عجائب زمین کے چیزوں میں
۳۶۱	حکایت درخت عجیب
۳۶۲	خاتمہ
۳۶۳	فضیلت اسم محمد و احمد کے نام رکھنے کی
۳۶۴	چمن ششم شمائل محمدی

۵۰۳	آنحضرت کی شفقت و رحمت کا بیان	۴۸۶	حمد و نعت	۴۷۳	وہ معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے
	آنحضرت کی صدق و عدالت اور عفت کا	۴۸۷	معجزات عقلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		آنحضرت صلعم کے واقع ہونے
۵۰۴	بیان - جھوٹ کی مذمت	۴۸۸	دلائل عقلیہ بر نبوت		بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو
	غیبت کی بُرائی	۴۹۰	معجزات حسیہ		معجزے دئے گئے ہیں ایسے ہی ہمارے حضور کو دئے
	غیبت کا معنی		چمن دہم اطوارِ نبوت	۴۷۷	گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھ کر
	غیبت کا علمی علاج		حمد و نعت	۴۷۸	حضرت کے الے حیرے جن کو خالص کہتے ہیں کہ
	غیبت کا عملی علاج		مقدمہ		کوئی نبی کو ان میں شرکت نہیں
۵۰۷	غیبت کا کفارہ	۴۹۱	معنی خلقِ عظیم	۴۸۲	وہ فضیلتیں و نعمتیں جو حضرت کو فرمائے
۵۰۸	آنحضرت کے زہد و ایثار کا بیان	۴۹۲	آنحضرت صلعم کی وصیت جو اپنے صحابہ کرام		قیامت میں گئے
۵۱۰	خوف و خشیت الہی کا بیان	۴۹۳	رضوان اللہ عنہم اجمعین کو فرمائی	۴۸۳	خاتمہ و تضرع و اتہال بہ بارگاہِ ایزد
	خاتمہ	۴۹۴	آنحضرت کی صبر و حلم کا بیان	۴۸۴	و متعال عزاً و اسماء
۵۱۲	قصیدہ از طرف مصنف علیہ الرحمۃ	۴۹۵	آنحضرت کی تواضع کا بیان		تاریخ اختتام رسالہ معجزات
	فہرست مضامین	۴۹۹	حضرت کی خوش طبعی کا بیان	۴۸۵	قصیدہ لغتہ از جناب صوفی خلف
	تسماء شد	۵۰۰	آنحضرت کی جد و سخا کا بیان		الصدق حضرت مصنف
		۵۰۳	آنحضرت کی شجاعت کا بیان		چمن نہم اشارِ نبوت

وہ اشعار جو منشی اطہر صاحب نے شرح صحیح بخاری کے دیباچہ میں نظر کیا تھا یہاں درج کئے جاتے ہیں

کہ ہے خاص فیضِ رب بچوں	کے اخبار جو اخذ مضمون	دلِ توصیف میں ریح و اعط	کرے کیا کوئی وصف طبع و اعط
فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے	نصائح میں باں جکھے لقا	رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے	عطا وہ ہم ہے اکو خدا سے
فلک ہے منبرِ درجہ ان کا	چالی و عظیم رتبہ اُن کا	زباں گویا زبانِ شمعِ ایقان	دلِ اس کا مشرقِ خورشیدِ عرفاں
زمین انکی سپہرِ ہفت میں ہو	وہ بہرِ وعظ جاں کرسی نشین ہو	تو گوشِ سامعانِ کان گہر ہو	صدف سا و ادہاں کا اگر ہو
جو ہوتا آپکی صورت میں ہوتا	اگر روح القدسِ نیامیں پیدا	کہ گویا فیضِ روح القدس کا ہے	یہ اک و عظیمِ شانِ علا ہے
تماشا برقِ باراں کا دکھایا	جو ذکرِ شادی و غم لب پہ آیا	وہ چاہے جس طرح سے آزمائے	مے کہنے پہ جس کو شبہ آئے
غنیبت غنیبت غنیبت غنیبت	غرض اس طرح سے اہل ہدایت	ہوئے ہیں عظمیٰ انکے مسلمان	گئے دو گاہِ تلمذ گاہ چارِ کیاں
کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا	باستدعائے سگانِ بلدھا	یہ ہمراہِ رکابِ انکے رہا ہے	بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے
جو ہے وہ فاضل بیکتا مغفّر	خداوندِ اہی شوکتِ عطا کر	بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے	تو صد ہا آپ کے لینے کو آتے

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ

سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ

إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا

يُؤْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ فِي

الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ

لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

سر و بستانِ اصفہا ہے وہ	ناز پروردہ خدا ہے وہ	مسل خاص کبریا ہے وہ	بندہ ہے ایک باخدا ہے وہ
مومنوں کی ناو چلتی ہے	بحر رحمت میں ناخدا ہے وہ	سر کے بل چائے وہاں جانا	زار و تم کو دیکھتا ہے وہ

بعد ازیں یہ گلزار ہمیشہ بہار سیر کہ جس میں چین چین گلہا ہے تو قلموں شگفتہ اور تر ہے شبنم گلستان گل باصنوبر بھی گلزار نظر فریب بنت کو ایک نظر دیکھے پھر نہ بوجھے کہ گل باصنوبر چہ کرد اور شیدا یان مجمع الاشعار کہیں اس حدیقہ خوش اور روضہ قمر و دلکش کا مشاہدہ کریں اور دیکھ کر سوچے کہ کجا رباعی اور کلامِ فرد غزل

جو ہیں اہل دل و داغ سیر	وہ کریں آگے سیر باغ سیر	نور رحمت سے منتفی ہے وہ فیم	جس میں روشن ہو باغ سیر
عاشقین رسول یزداں کو	کبھی حاصل نہیں فرغ سیر	اسکی کیفیتوں کا ان کو مذاق	جو ہیں صہبا کش یاغ سیر
ظلمت چل سے نکل باہر	ہاتھ میں لیکے شب چراغ سیر	شکر اللہ جناب عبدالحی	مومنوں پر کیا بلاغ سیر
	کر جناب سیر کی سیر اطہر	بیٹھے بیٹھے ملی سرخ سیر	

نہجے کتابِ کامل النصاب کہ جس کی ہر بیت باب الرحمتہ ہے اور ہر باب بیت المکرمتہ حروف نہیں اشجار وادی آمین ہیں، نقطے نہیں از ہار و انوار ارم گلشن میں ہر صفحہ صفحہ ماوا۔ بین السطور انہار نور میغیر خدا کی داستان ہے، مقبول کہ یا کا بیان ہے، ساقی و صہبا کی کیفیت نہیں، ساقی کوثر کی صفت ہے شاید قمر طلت کی بدت نہیں صاحب شوق القمر کی منت ہے غزل

گل کا ہنسنا کہیں غنچے کا چمکنا دیکھو	بلبلو آگے یہ گلشن کا تماشا دیکھو	واضحیٰ غار ہے جس چہ نورانی کا	اگر کے اس خیر گل درد کو صد دیکھو
سنگیں سرمہ مازناں سے کہیں جنکی	رونمائی کو لے آکر سن لہلا دیکھو	چین باغ کے وہ کلبک مال کا ہی	چشم دل کھول کے گلزار سیر کا دیکھو
ہاں غزل و قصا بد جو پڑھو خوش الحان	کیسا نظم ہے حاجت نہیں دیکھو	پتہ طغریٰ میں کھو لنو والے سہلو	پڑھ کے اس بندہ مضمون کا دیکھو
خوب پڑھو ہو میان ثنوی خامانی	عش اور نگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو	چمنستان سرت میں نور مارے ہو	اگر پرواز کر و طوبی و سدرہ دیکھو
ثنوی میرسن کی جی پڑھنے والے	کسی محفل میں پڑھ کر نذر اس دیکھو	بیٹھے اٹھتے تھکتے ہو ہم شاہ مدار	کوئی دم اسکو بھی سائیں اچھی دیکھو
خاک دیکھو اگر کیا دہر پر کلکتے کی	اسمیں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو	شعلہ طوم میں تنویر سر کی بھی نہر	ذکر نور نبوی میں ہے نسخہ دیکھو
	داستان یہ یہ مگر اپنے رسول اللہ کی	تم بھی اطمینان ٹھہرا ہو اسکو سنو یا دیکھو	

سبحان اللہ عجیب گلزار غیرت و فدا کہیں چکر و روایت سے معجزہ شوق القمار ظہار ہے، چاند کا کھیت کرنا اس چین میں نمودار ہے بلبل خبر سے سبحان الذی اشدعی کی صدا آتی ہے اور ضلصل اثر دلی کی ندا ساقی ہے کہیں طوطی آیت الکرسی لک صد مٹا کی تفسیر معائنہ کرتی ہے کہیں قمری حجت طہ ما انزلنا کی تقریر برائینہ کرتی ہے کہیں ارباصات رضاعت کا چین پھولا ہے معجزات نبوت کا گلشن بہار ہا ہے قطعہ

بہشت بہشت اسٹی ان لبر	آگاہ کچھ تو غلط کو لکھا دیا	جگہ کبھی صوفیہ نعل کے دم سے	ایک بھول جوں باغ میں فتنہ کو لکھا
کس کو واعظ موعظ رموز حقانی، ناصح نصیحت حدیث و قرآنی، ضرب الشل مثالان، تعاقب فقید المثال، نکتہ شناسان، دقائغ، سو پست و بدعت، شکن، بشید و حدت، کثرت فگن، جتان، بلاغت سبحان، لطانت سرایا، فضل بہتہ تن بدل۔			
پیر روشن ضمیر عبدالحی اور رموز مفسرین، ہمام جس کو فاروق دین پناہ لکھا محی دیں آنکھ آفتاب علا آشنائے محیط رمزالہ انکی صحبت میں ہر خدا ملتا جو کہ انکا عود ہے ناہینجار	ہادی دستگیر عبدالحی انکی ہے ذات پاک میں وہ تمام اکھرا انکو پھر تو کیا سمجھا قطب دوراں اما راہ ہدی خاص درگاہ سحر حق آگاہ مجھ سے مت پوچھو کہ کیا ملتا اس نے اللہ سے کیا پرکار	سب تفاسیر کا وہ مجمع ہے وعظ قرآن شروع اگر وہ کرے محی دیں سے ہر استفادہ کیا شیخ کا شانہ مقام قدس عصر کا اپنے شیخ اکبر ہے خاص ہر اہل حق جو ہے ملفوف	اور احادیث کا وہ مجمع ہے ملا، اعلیٰ درو پر مٹھنے لگے ہاتھ پر انکے خرقہ تازہ کیا ہر قرب و مہ تمام قدس سیرت مصطفیٰ کا منظر ہے انکی ہے ذات پاک پرکشوف
عارفین شہنشاہ حفاظ کرام، ملک الافاضل علام قافلہ سالار کاروان حجاج بیت اللہ مقدمتہ الجیش عساکر زوار و روضہ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت و نگاہ خفی المذہب فی الشریعہ یومہا، حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین لقب سید عبد اللطیف نام کہ اس ملک کرنا ملک میں آجکا وہ جناب آسمان قباب ہے جیسا سند الاولیا والعلما، حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں زبان مقصود، ویسا ہی حضرت کی توصیف میں لسان معجز الغرض			
قطب دوراں کا خلیفہ ہے ہاتھ میں اس نے جب لیا قرآن لیکھ لکھی جس سے ہوئے پاک لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں اسکو اپنی نظر سے دیکھنے لگے ایک دفتر لکھے تو کیا ہوئے	نائب خاص بوجہ فیض ہے ہوا تفسیر غیبی کا سماں ورنہ شاعر کا بونٹا کیا خاک نیک بدیں نیمز رکھتے ہیں کیونہ دروگہ سے دیکھنے لگے زندگی بھر لکھے تو کیا ہوئے	وعظ قرآن سننے تو ان سے سننے کیسے کیسے میں خوبیاں ان میں کوئی لکھے جو زلف خط میں غزل وصف کرتا ہوں ایک نیشاں کا ہاں خبردار کیا کہا اکھرا ایسی خوبی سے اس کی تصنیف	اور حدیث سننے تو ان سے سننے گرنہ باور ہو آئیں اور دیکھیں جیسے سودا و میر متکمل فاضل و مولوی دوراں کا تو کہاں اور شیخ بحر و بر حرز جاں کرتے ہیں وضع و تفسیر
قبل ازیں کی مطایع میں مطبوع ہوئی آفاق میں دل پسند و مطبوع ہوئی، احوال فرخندہ مال مصنف مدظلہ العالی کی پیرایہ تہذیب و تصحیح سے یہ خریدہ رفعتا متجلی ہوئی، از سر نو زیور تحقیق و تنقیح سے متجلی ہوئی غزل شہید حجلہ جنال ہے یہ	گل گلزار حواریاں ہے یہ	ڈیر نشان بکر و کال ہے یہ	مہر تابان اسماء ہے یہ

اسمیں ہے ذکر پاک نورانی اسمیں غزوات میں سیمبر کے اسکے پڑھنے میں جن شیطان مراقب معجزات و ارمہات	شمیع نرم جنان و بال ہے یہ کہ مصافح مجاہدال ہے یہ مفرغہ پشت و ثمنال ہے یہ عقل حیراں ہو وہ بیال ہے یہ	اسمیں ہے حال صاحبِ علاج اسی گلبانگ میں سرسبز ہیں اسمیں اعمال کے میں ترغیبات اسمیں کذب کجی کو راہ نہیں	سُلم ارج آسمان ہے یہ مغ لاہوت آشیان ہے یہ ہادی جادہ جنال ہے یہ ذکر اسرار داستاں ہے یہ
دفتر اول منقسم بہ چہار چمن ہے غیرت ارم و عدل ہے چمن اول مسمی بہ انوار نبوت کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن مفتعل اور وزن اس کا مخزن اسرار خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملا جامی کا ہے۔ چمن دوم مشہور بہ گلزار نبوت کہ جس کا وزن فاعلاتن فعلان فعلن جو سجدۃ الابرار مولانا جامی کا ہے چمن سوم موسوم بہ بہار نبوت کہ مانند طریقہ حکیم سنائی اور سبقت پیکر خواجہ نظامی جو وزن میں فاعلاتن مفاعیلن فعلن کے منظوم ہے چمن چہارم معروف بہ اخبار نبوت بہ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن کہ جس میں منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار و مثنوی مولانا روم ہے غزل			
ذکر خیر بشر جنان سیر ابر رحمت مطہر جنان سیر سالکان سبیل عقبہ را ہوس روی مصطفی داری اے مناجاتیان عرفین بہشت ہاں جوانان باغ و بہتلا سیر از پے عاشق رسول اشرف	دافع اثم و شر جنان سیر بحرِ رافت اثر جنان سیر زاد راہ سفر جنان سیر چشم بکشا نگر جنان سیر دارد از خلد اثر جنان سیر ہست گلزار اثر جنان سیر ورد و شام و سحر جنان سیر سال طبعش چہ گفت مہم سیر	دُرِ کان سیر جنان سیر نگری یک نظر جنان سیر معطی اہل قرات مسامح گر بجان تو از زواران آشت والہ یار مژدہ باد کہ ہست یادگار جناب عبدالحی ہادی جادہ ہدی اظہر قصہ معتبر جنان سیر	کان لعل و گہر جنان سیر ہست نور البصر جنان سیر اجر بے عدو و مرجان سیر جاں سپار و بہر جنان سیر شاہد عشوہ گر جنان سیر نامہ مفتخر جنان سیر شد جنان سیر جنان سیر
ایضا اظہر			
کرے اجناسے جو اخذ مضمون نصائح میں ہاں جب کھولتا یہ عالی و عظیم ہے ترہ انکا وہ بہر و عظم جال کر نشین ہو اگر روح القدس دنیا میں پیدا	کہ بودہ خاص فیض بہت بچوں فرشتہ ہے کہ موتی رویتا ہے فلک ہے منبر درجہ انکا زمین انکی سپہر ہفتیں ہو جو ہوتا آپ کی صورت میں تھا	کر کیا کوئی وصف طبع و افلا عطا وہ فہم ہے اس کو خدائے دل اس کا شرق و خورشید عرفا صدف ساودا ہاں انکا اگر ہو یہ اس کو عظم میں شان علا مرے کہنے پہ جس کو شبستے	دل تو صیف میں ہے ریح و عطر رسائی کو نہیں طاقت کہینے زباں گویا زبان شمع ایتقال تو گوش سامع کان گہر ہو کہ گویا فیض روح القدس کا ہے وہ جائے جس طرح سحر آرزو کا ہے

جو جن جن
دین

الحمد لله

جو ذکر شادی و غم لب پر آیا غرض اس طرح کے اہل ہند بائستدائے سُرکانِ بلد ہا خداوندی ہی شریک عطا کر حجتِ مشربِ مسلماناں ناقلے راوے سیرِ قے نیک فالے ہدایتِ آماں	تماشا برق و باران دکھایا غنیمتِ ہر غنیمتِ ہر غنیمت کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا جو ہے وہ فاضل یکتا سُفخر قدوہ جمعِ مسلکِ عرفاں ہادی رہبرے ملکِ شیعے خوش خصالے درایتِ آراں	بچے دو گاہ سُرگہ چار کیساں بسا اوقات ایسا بھی ہوئے تو صد ہا آپ کے لینے کو آئے ایضاً از اہم آئینہ فاطر آئینہ طلعت نظمے ناثرے زبانِ دل وعظ گوئے لطیفہ انگیزے کیا کہوں کیا وہ منہ سے بولے ہے اجمن میں وہ جبکہ در آیا صدر ہے یا غنیمتِ اسرار دامِ طوطی و دمِ شکر شکنش	ہو میں عظیم میں انکے مسلماں یہ ہمراہِ رکاب انکے رہا ہے بسا اعزاز و حرمت لیجاتے جو ہر کانِ فطرت و خیرت فاضلے قارے خوش آگاہ شعلہ درد در جگرِ سیر درِ مکنوں صدف سے بولے ہے ایک دو لاکھ میں نظر آیا جس سے نکلے ہر لولو شہو نمکِ زخمِ دل بود سخنش
--	---	---	---

تقریرِ تاریخۂ خامہ سحر گارِ عجائبِ انجمنِ حیاتِ منشی محمد شہناز الدین سلیم حرم

حمد باری بہارِ گلشنِ خیال و نعمتِ نبوی زینتِ بوستانِ کمال ہے۔ مگر باغبانِ خرد و ہوش اپنے چین کو اس بہارِ وزینت سے خندان و مزین کر سکے کیا مجال ہے، وہ ایک ہمائے بلند پرواز ہے اور وسعتِ فکرِ بلند آسمان پیوند تنگ، یہ ایک عرصہ دراز ہے، اور گلگونِ بادِ پیماے طبعِ عرشِ پیمانگِ عَزَل

بیان ہو مجھ سے کچھ حمد خدا کیا خدا اک عارفِ ذاتِ نبی پس	بھلا میں کیا مری طبع رسا کیا نبی سے اور مداحِ خدا کیا ملک جن کھنکے دستِ دلیا	محمد کا خدا خود مدح خواں ہے اگر ہو معرفتِ سر اک کو انکی سلیم اس میں تمہا دستِ دلیا	زباں کیا نے فلم کیا مرتبہ کیا خدا و مصطفیٰ پر پھر رہا کیا
اما بعد منشاقانِ سیرِ جنان سیرِ تمدنی کو نویدِ تازہ بہار و عاشقانِ نظارہ کل شمالِ احمدی کو مشرودہ سیرِ گلزارِ بہار کہ وہ چینِ شکرِ عدن کہ جسکا سایہ دیوارِ موجبِ رعتِ دارین اور وہ گلستانِ غیرتِ جنان جسکی موج ہو اسلسلہ نجاتِ کونین ہے رباعی			
گل گل میں رنگِ بوئے رسالتاب ہے		ہر باب اس گلشنِ جنت کا باب ہے	

ہیں اس چمن پشمس و قمرات دن نثار	رنگِ رخ بہار میں وہ آب و تاب ہے
بصد انتظار دیدہ براہ طلبگار ہے کہ کس کا توں خیال اس سیرگاہِ روح افزا میں سکتا زور کون اپنے نظارہ جمالِ جہاں آرا سے متنازع ہو قطعہ	
حوروں کا خاک گلشنِ جنت میں دل لگے	باغِ جہاں سے کیوں خفا غنہ لیب ہو
بامِ فلک سے سیر کو آئین کیوں ملک	اک باغِ رشکِ خلد بریں جب نصیب ہو
واقعی جنانِ سیر میں عجیب سیرِ جنان ہے کیوں نہ ہو مطلوبِ خدا کی داستان ہے جس نے اس گلزارِ ہمیشہ بہار کی سیر کی بہتر اسکی شبِ برات ہر روز اسکا عید ہے جسکی نظر ایک دفعہ اس عروں پر بانگِ گار سے لڑی اس کا محلولہ اسی شاہد کا شہید ہے سبحان اللہ گلشنِ دہریں بادِ بہاری آواں فوجت آفران نے عجب گل کہلایا ہے جسکی شمیمِ روح پرور سے منہامِ جانِ عالمِ روح و رطلِ معطر ہے جسکی نکبتِ جلال بخش سے دماغِ سلسلہ جنباں عشق گیسوے حبیبِ خدا حقہ مشکِ عنبرِ بارک اللہ گلشنِ گیتی میں نخلِ بندِ ایام فوجت انجام نے طرفہ شجرِ راحت مالِ درختِ طوبی مثالِ جمایا ہے کہ جس کا روبرو بارِ عظیم المثال لذت بخش مذاقِ طالبانِ حالاتِ خیر البشر اور ہر شلخ پر برگِ بہارِ راحتِ امید عاشقانِ مناقبِ نبی پر سایہ گستر غزل	
رشکِ باغِ جنباں جنباں سیر اس سے کتنے ہیں مشرکِ بید کیوں نہ ہو نورِ ذکر حضرت سے	روکشِ بوستانِ جنباں سیر خنجرِ جالِ ستاں جنباں سیر رونقِ بزمِ جاں جنباں سیر سیر کی کون سیلیم کہے
مردہ دل بڑھکے سونے ہیں زندہ لالی ہے ہل پریشاں میں بھڑے دامنِ طلب میں گہر گلشنِ بے خزاں جنباں سیر	روحِ بخشِ جہاں جنباں سیر فرحِ تاب و تواں جنباں سیر موجہ درفتاں جنباں سیر
کیوں کہ کثیر التصانیف و التالیف قہامہ یگانہ علامہ زمانہ فاضل شہیر و فاضل پرتا شیر شریعت پناہ فضیلت و سنگاہ مولانا مولوی شاہ عبدالحی قادری نور اللہ مرقدہ و جعل بحجۃ مشواہ کی تصنیف سے ہے غزل	
عالمِ دی و قار عبدالحی تھے ذرا نکلے و غطر پروا غطر	فاضل ہوشیار عبدالحی ہر آنچہ نثار عبدالحی چھوٹے بھال ہیں نسیم
کیا شگون نے کہلائی ہیں سمیں گلشنِ ملتِ محمد میں واہ کیا یادگار عبدالحی	باغِ دیں کی بہار عبدالحی نخلِ پر برگ و بار عبدالحی
ہیں عروسِ عنا و شاہِ پیر یا کو مشاطہ طبعِ مطبوعِ طالع عام و خاص نے عجب زریب و زینت سے سنوارا ہے نہایت ہی دلکش زیورِ حسن قبول پہنایا ہے کہ	
قطعہ	
شہر مار ہاتھا ماہِ خجل مہر بھی ہوا	دونا ہے حسنِ چہرہ زیبا نگار سے

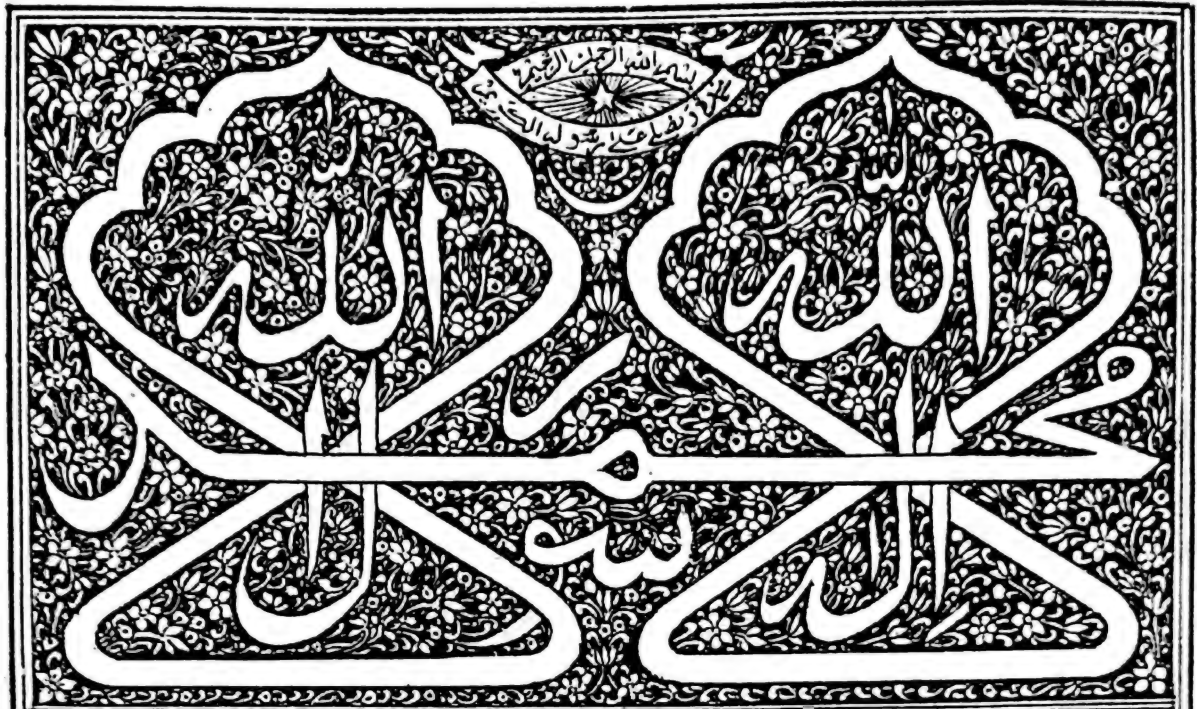
	ہاں خوش نصیب پر فلک میں وہی تسلیم	جو شاد گھر میں بیٹھے ہیں دیدار یار سے	
اس بار کے طبع میں اگلے اغلاط کی تلافی ہے گزشتہ طبع کے خطایا کی صحت نشانی ہے خوب اہتمام ہے درستی مالا کلام ہے قطعاً			
	اغلط طبع داغ ہیں تصنیفِ خوب کو	جب پر گیا کہن نور ہا حسن ماہ کیا	
	صحت کی جیسی دولت یہ نہیں سلیم	گر یہ نہیں تو کیا ہے فقیر اور شاہ کیا	
واہ واہ عجب ماہِ عید ہے ہر سو اس کی دید وادید ہے اب اس رشکِ ماہ کا حسنِ کامل ہے ہر ایک اس پر مائل ہے ہر سو اس کی طلب کی پیچ ہے یہ اس کا قطعہ تالیف ہے قطعہ			
	جب یہ طبع سے خنداں ہوا باغِ نسیم	ہو گیا سطور عشاقِ حبیب ذوالجلال	
	ہے بہارِ جانفرا سے اس کی روشن یہ سلیم	خوب ہے گلزارِ جاں شمعِ شبنم اور کمال	
فضائلِ بسم اللہ از حضرت مصنف علیہ السلام			
بسم اللہ الرحمن الرحیم			
جتنے ہیں روشن گھر اس کا نہیں آئے ہیں اللہ ورحمن رحیم انکے لئے تین ہیں جہیزِ ضرور اسکے نصف سے ہی یہ ہو گیا اس سے ہے والبستہ بقا خلق کا سعی نہ بندوں کی کسے رائگاں جب ہوئے کشتی میں سوار رہا	جتنے جو اہل کہ ہیں قرآن میں اس میں جو سہ اسمِ خدا کے کرم دنیا و عقبیٰ کہ میں جتنے امور اہم مبارک جو ہے اللہ کا یہ تو ہے حسنِ کا ہی مقتضیٰ یہ تو جیسی کی صفت کی ہے شایا کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام	قلزمِ قرآن کا ہے درِ یتیم جیسے ستاروں میں ہے بدرِ یمین اسلئے فوائے میں جاں افتیا ان کو بلاشبہ فراہم کرے انتہا تک کام کے آغاز سے جو کہ میں اس کام کے ہاتھ نہیں اور برکات اس کو نہیں حساب کشتی چلائے میں یہ بڑھ فقر و تب غرق سے اس کشتی کو سالم رکھا میں جو سلمانِ عقیدت کو سنا	بسم اللہ الرحمن الرحیم سب میں ہے یتیم و درِ یتیم تین یہ اسماء مبارک کے یا پہلے جو کتاب میں اس کام کے دوسرا اسباب وہ باقی ہے تیسرا اثرات و نتائج بھی تب اور جو ہے بسم اللہ کا اجر و ثواب غرق کا تھا اسکے خطر انکو جب حرمت و برکات اسکے خدا نصف میں جب اسکے ملی ہو چکا
	بسم اللہ الرحمن الرحیم		
رکھیں ہوں اللہ نے یہ برکتیں بسم اللہ نوراً جو تلاوت کریں	دیکھئے بسم اللہ کے جو نصف میں نیک ہر اکلام کے آغاز میں		

دیو یگا البتہ انہیں حق نجات
صدق و بسم اللہ جو ہون پر ہے
درجہ کم میں اس کے لئے چار لک
نیکو نہیں نام اس کا لکھے با وفا
اگلے گنہ بخش گیا اس کے خدا
حضرت عیسیٰ کا کہیں درمفر
حضرت عیسیٰ پس اُسے دیکھ کے
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ شخص ارجب
انکو کہا حق ہے کہ جب یہ مٹوا
پایا ہے طاقت وہ تکلم کی جب
طفل بھی استاد بھی اور باپ
کہ کئے ارشاد وہ سالار دیں
ایک ولایت ہر کہ بخشیں لے یار
فقر حق اسکو بچا دیگا جان
نقل ہے جب خراب میں دیکھو عیا
پڑھے بہت آپ کے شاہ کریم
دیکھے غدا نہیں ہے وہ مبتلا
کہ پڑھو دس بار بلطف عظیم
از پئی خدمت وہیں اس کے حضور
عرض کے حورائے شہ کائنات
اور ہی بسم اللہ کو خوں چار

اتش دوزخ سے ترحم کے ستا
ذرہ گنہ اس کا نہ باقی ہے
اور گنہ اس کے مٹے چار لک
دور کے جس بھی کفر و فتنہ
ایسے نواب سکے میں بے تہا
قبر اُپر ایک ہوا ہے گزر
کہتے ہیں اس جائے سرگے چلے
وافل جنت ہے بفرمان رب
اسکی جو عورت تھی اسے حمل تھا
پڑھے لئے بھیجی ہے اس کی تب
بخشے گئے یمن سے اس کے ہی جا
بسم اللہ رب کا پڑھیں گے یقین
طفل و معلم کی بھی پشتیں جا
سختی سے فائدہ بھی بخشے گا
بی بی خدیجہ کو شہ دوجہاں
بسم اللہ الرحمن الرحیم
چاہی کریں اس کیلئے تاوا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
آئے کسی حور حکیم غفور
حشر میں کر غسل بکر الحیات
بہتی ہیں جنت میں جن نہ جہاں

ایک صحیح آئی ہے ایسی خبر
اور کئے ارشاد پڑھے جو سلیم
اور بھی فرمائے میں خیر الانام
اور کہے بسم اللہ جو ہون لکھے
اور حکایت بھی یہ مشہور ہے
دیکھے ہیں اس قبر میں بے ازیان
بعد کئی سال کے عیسیٰ نبی
دیکھ کے وہ عرض خدا سے کئے
ایک لیس اس سے پیدا ہوا
درس معلم نے دیا اسے سلیم
اور یہ حکایت یہ تو کہ صریح
اس کے نب استاد بھی اور والدین
اور یہ فرمائے میں خیر الانام
اور بہر لقمہ پڑھے جو ضرور
پوچھے کہ کیا حق تھا سے لئے
مروی ہے یکبار رسول خدا
ایسے میں حیرت اُپا ضرور
نب پڑھے دس بار وہ عالی جنا
پوچھے وہ حور و شہ النساء جاں
لوگ جو جنت میں چلے جائینگے
نسخہ معراج میں ہے بسط سے

کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر
بسم اللہ الرحمن الرحیم
شخص جو بسم اللہ پڑھیں گاتام
اور اسے اچھا لکھے تعظیم سے
بعضے کتابوں میں بھی مسطور ہے
ہوتا ہے مٹے کو نہایت غذا
گزرے اسی قبر پر پھلے ذکی
وافل جنت یہ ہوا اس لئے
جب وہ پسر چار برس کا ہوا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہیگی یہ حضرت کی حدیث صحیح
چھوٹے دوزخ سے ملائکہ یمن
جو پڑھے بسم اللہ بوقت طعام
تن میں طعام اس کے وہ ہو گا نور
لاؤں وہ تب عرض نبی سے کئے
قبر یہ یکم دیکے گزریں جا
عرض یہ سالانہ اُتم سے کئے
حق نے بھی اس کے اٹھایا غذا
کت تلک لے حور ہو پہلے
تب تلک ہم ساتھ ہیں اس شخص
کیسے فضائل میں بسم اللہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محکم قرآن ہے یہ لاکلام یوں ہے حدیث اسکو پڑھو کجا چار ہزار اسکے مٹا دیوے شر جانیں ملک ایک ہزار اسی ہا تین سو تورات میں آئے ہیں جا آئے ہیں نو دہ نو اسکارب اور یہ ہزار نامہ قرآن میں گو یا کہ اللہ تعالیٰ کے نام جمع میں وہ سب اسی قرآن میں جتنے علوم آئے ہیں دنیا کو بسم اللہ کے بائیں جو اسرار ہیں	سطح انوار کتاب کریم اسکی ہی تفصیل ہے قرآن تمام صدقہ لی سے جو صداقت شمار واسطے ہر حرف کے اے بانہر ایک ہزار اسم بھی پیغمبر ال تین سو انجیل کے ہیں دریاں خلق کے ہیں علم میں یہ نام سب آئے جو سہ اسم اس عنوان میں وہ جو ہیں سہ الف پڑا وہ نام ہیں وہ جو اس سب اسی کان میں ہیں وہ بھی مندرج بسملہ اس سے جو عارف ہیں خبر ہیں	جان یہ دروازہ قرآن ہے جتنے مضامین ہیں قرآن میں وہ قرآن اعمال میں حق بے گمان جانے اللہ تعالیٰ کے نام اور ہیں سہادی جو کتابیں چار تین سو آئے ہر زبور اے ہیں اور ہے یک نام بہ سلم خدا یعنی ہے اللہ و رحمان رحیم اور روایت ہر کہ جتنے علوم اور ہیں قرآن میں جتنے علوم اور ہیں بسم اللہ میں جتنے علوم اسلئے فرمائے صلی دلی	مژدہ وہ رحمت رحمان ہے درج ہیں وہ سب اسی عنوان میں چار ہزار اس کے کھنکھیا مروی ہیں اور میں ہزار اے ہا آئے ہیں ان چاروں میں سب ایک ہزار اور بقرا ان معظم یقین خلق سے وہ نام ہے پہلا سدا جو پڑھے کجا اسے اے خیم آئے ہیں ان تینوں کتب میں موم سورہ الحمد میں ہے انکی ہجوم حرف میں وہ ہا کے کئے ہیں ہجوم گر لکھوں تفسیر میں بسم اللہ کی
--	---	--	---

فضائل بسم اللہ

ہو یگانہ افتاد شتر اس کل یار یعنے گنہ ہوئے جو در روز شب حرف جو انیس ہیں اس کے بھی اور کہے ہیں کہ شب روز میں ساعتیں انیس جو باقی ہے مصحف اشرف جو تری کتاب گرتو ہمیں غایت رحمت کیسٹا ہم عدم محض تھے سب دود شکر سلمان بنایا ہمیں اور ہمیں یک نعمت عظمیٰ دینا یعنے ہمیں ایسے کے تابع کیا حنینش اول زحیٰ قدیم فضل سقرات میں اے رب حکیم ذات تو ہے تری رؤف رحیم جوں تری رحمت ہے کئے کار ساز اور پیغمبر سے ہمارے کبھی ذکر میں کہ آپکے ہم کو دام زیر لوا آپکے دے ہم کو جا ہم سے تحیات جلولہ و سلام فاحس ہو میں ان سے خلیفہ چہار حضرت عثمان و علی و جیل نور بصیر جس کے حسین حسن ایسے ہوئے دین کے کرن کریں	رہز نکات سہیں میں ان مشہار ظاہر باطن کے ہے چار سب ہیں ملک تنے ہی جہنم کے بھی جانے جو ہیں میں جو عتیں حرف یہ انیس ہیں ان کیلئے بسمہ اسکا جو معظّم ہے باب خشت میں یو گیا سقر سے بجات پس ہمیں رحمت دیا تو جو خلعت ایمان پہنایا ہمیں سب بڑی دولت کبریٰ دیا جسکے ہیں تابع رسول انبیا سلسلہ جنباں و جود از غم نام لیا اس کا رؤف رحیم تیرا پیغمبر بھی رؤف و رحیم ہم کو اس امت سے کیا سرفراز ہم کو جدائی بھی نہ دیکھے کبھی پرکتیں ہن کر دے صبح و شام خلد میں ساتھ آپکے ہم کو لجا بھیج لگوں اس شہ میں پردام ملت اسلام کے غصہ میں جا لوٹ کے ہارون کے سر ڈول ہر و شہادت کے ضیا میں جن کیا زیب یہ دین میں	اور کلمات اسکے سمجھ میں چہار جو پڑھے اسکو جگہ ص ایکبار پس سے ہر حرف کے یوم الحیا پانچ نمازوں کیلئے لے میں حمد تراہم سے ہو کیونکر ادا دیتا ہے رحمت سزری خوشخبر گرچہ نہ بخشش کے ہیں ہم سار وار شکر ہمیں صورت انسان دیا اور کیا ہم کو خیر امم ایسی نعمت ہے عظیم و جلیل مالک دیں ہمت رکھ ہمتراں رحمت عالم ہے یقین جسکی ذات جسکی اطاعت ہے اطاعت تری جبکہ ملیں ہمکو یہ دو رحمتیں یونہی اس امت میں دے شو دیا آپکی الفت میں ہمیں کر فدا کر ہمیں اس شہ کی زیارت نصیب حمد میں ہم سب تری فاضل میں جس آپکی سب عترت و اصحاب پر حضرت ابو بکر و عمر با فتوح بنت نبی خیر نسائے امم پاک یہ سبطین کی اولاد سے ایسے ائمہ کو اور افراد کو	اور گنہ کے بھی ہیں انواع چار ہو دینگے مغفور یہ النوع چار ہو نہ وہ انیس ملک عذاب پانچ ہیں ساعات مقرر یقین شکر یہ نعمت کا بھی اے کبریا بس ہے یہ امید ہمیں بیشتر پر تری رحمت کے میں امیدوار عقل دیا جسم دیا جاں دیا خیر امم جو ہے امیر امم کہ ہمیں نعمت کوئی اسکے جلیل ختم رسل خاتم پیغمبر ال جسکی ہے رحمت بہرہ کائنات جسکی محبت ہے محبت تری ہمکو ہے امید ہنوز رحمتیں خشت اس امت میں بھی کر دیکھا پیروی میں آپکی ہی رکھ سدا دونوں جہاں بیچ شفا نصیب نعت پیغمبر بھی فاضل میں اکمل اتباع و اجباب پر مور و تشبیہ براہیم فتوح لخت دل سید عرب و عجم آل پیغمبر کی دی امجاد سے اکمل اقطاب کو اوتاد کو
---	---	---	---

فصل سے حق اپنے ہے ظاہر کیا رنگ ملائک یقین جنگی بات باقی و جعفر دو گرائی گہر قدوہ ابرار نقی و نقی عالم طفلی میں دیا تھا خدا سارے یہ اقطاب ہیں اوقات	جن کو ہدایت کا مظاہر کیا اور دم عیسیٰ ہے یقین جنگی بات اوج امامت کے میں شمس و قمر زبدہ اغیار نقی و نقی خوف سے خالق کے تھو لڑاں مید شہد کے سب اولاد ہیں	آل اسرائیل کے نبیوں کے سات سید شہد کا خلیفہ باصفا چشمہ جود و کرم مرتضیٰ منیع اسرار حسن عسکری اور ابوالقاسم والانسب اور بہ اولاد امام حسن	جنگو ہے تشبیہ زرد و صفات نام علی حضرت زین العبا قطب جہاں کاظم موسیٰ رضا ملک ولایت ہیں جنہیں سوری نام محمد ہے و جہدی لقب ایکسے ہی افراد ہوئے پاک تن
منقبت غوث الثقلین غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ			
خاص محبوب خدائے کریم مطلع انوار رموز خرا خمس و ارباب ولایت وہ	جسکو ولایت میں شان عظیم مجمع اسرار کینوز خدا بادشہ ملک کرامت ہے وہ	غوث جہاں فخر زمین و زمان انسر زبائے سر غوثیت جسکا ہے ہر ناب فی غر و شہاں	سید اقطاب سر سرور اں بلبل شیدائے گل قربیت فخر جہاں شیخ شیشو زماں
مدح قدوہ العارفين عمدة المعاصرين شیخی و سیدی مولوی حافظ حاجی محی الملتہ والدین حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری قدس سرہ العالی المتعالی			
خاص شیخ ہے شیخ الشیوخ ملت اسلام کارکن رکین شیخ محقق خلف ابو محسن پدری حسینی حسنی مادری پس ہے مرا شیخ مقدم وہی	قدوہ ارباب وثوق و سموخ صاحب دل حامی دین محی دین سیر اوج شرف ابو محسن مذہب مشرب حنفی قادری رہبر اول ہے معظم وہی مسند ارشاد یہ لیل و نہاں	اوج خالق کا ہے بدر زمین عالم فاضل ہے شریعت میں وہ اسم شریف اسکا ہے عبداللطیف سلسلہ قادریہ عالیہ اسکی وساطت سے ہی مجھ کو خدا فیض رساں اسکو رکھے کر و گاہ	ملک معارف کا امیر کبیر عارف کامل ہے طریقت میں محی دین عرف لقب ہے شریف مجھ کو دیا وہ یکم اجل الیہ غوث کے خدام میں داخل کیا
فضیلت ذکری و میر مصطفوی اور سید عظیم اس کتاب واجب التعظیم کے بیان میں			
دیکھے ائی ہے حدیث صحیح ذکر ہے محبوب کا پس گھڑی اور بھی فرمائے شہ جبرور تو وہ سلمان نہو ہے ابھی	سرور عالم نے کہا ہے صریح اسکی محبت کی علامت بڑی کہ نہ رکھے ہو کہ مجھے دوست نہ صاحب کماں نہو ہے ابھی	جو کہ رکھے دوست کسی کو بہت تذکرہ محبوب کا ہو جس قدر بچوں اور باپے ماں زیاد پس ہو اعلیٰ کعبت رسول	یاد کر لیا وہ اسی کو بہت اصل محبت ہو قوی اس قدر جسم اور جاں سے بھی اپنے زیاد شجرہ ایماں کی ہر اصل پور

منقبت انبیا

مدح حضرت غوث

مدح شیخ

مدح حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری قدس سرہ

مدح حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری قدس سرہ

اور محبت کی قوی منزلت ہے سیر احوال شریف آپ کا جاننے پس آپ کے حالات کچھ حمل و ولادت میں بھی جو آپ کے گرچہ عدو آپ کی بھی سب جہاں مکہ میں ہیں آپ کا تھا جوں ہلال آپ کے اعدا کو خدا نوار کر آپ نے توحید کا برپا سلم شہرہ توحید کی دینے کو داد دین خدا جب کہ یہ کامل ہوا نور کے پس ذکر سے لے تا وفات ذکر میں اس شاہ کے رہا سدا ذکر میں اس شاہ کے پیغمبروں ذکر سے اس شہ کے بدرگاہہ شک خدا ہم کو کرم سے خدا ذکر کی کثرت تو بلا قال قبول ہووے جہاں تذکرہ صلیحین جن کے سیر اور فضائل کا ذکر درعزلی فارسی اے باصواب عالم سلامہ و جید و ماں ہشت بہشت اس کا سرور و ناک تین برالوں میں لکھا مختصر اور محبت کا نبی کے بیاں

جان تو موقوف ہے بر معرفت جو کہ صحیح نقل سے ثابت ہوا اور فضائل و کمالات کچھ حق کیا ظاہر ہو بہت معجزے لیک کھا آپ کو حق دراماں بدر مدینہ میں کیا ذوالجلال انہیہ دیا آپ کو فتح و ظفر کر کے کیا شرک کو سب نہدم راہ میں مولیٰ کی کئے ہیں جہاں اور یہ قرآن سبھی نازل ہوا جاننا احوال شہ کائنات ہے وہ یقین باعث قرب خدا ہوتے تھے سب صبح و سار تر زبا لاتے تھے بے شبہ تو سب و سب ایک امت میں داخل کیا کثرت انست بہ قوی قبول اتے وہاں حمت حق باقیں عادت اخلاق و فضائل کا ذکر شہ کی سیر میں ہیں بہت کما باقر اکاہ فضیلت نشاں دیوے جزا اس کو خدا سے انما کیونکہ وہ علامہ نیگو سیر پاکچ رسالہ میں لکھا اے میا

معرفت حضرت خیر البشر یعنی زقرآن و حدیث و اثر نور سے اس شاہ امم کے غفلت کر انہیں مبعوث بہ عرب و عجم درجہ معراج دیا آپ کو عرصہ دس سال میں جو اس کا نور اور سلاطین ہوئے تاباں جو روحنا آپ بہت سہ لئے آپ کے اصحاب بھی اہی لئے تیکے دنیا سے شہ دیں و فنا لا بد و لازم ہے مسلمان تمام فرض ہے امت پر وہ ذکر کا ذکر کہے وہ ابلاغ رسالت ادا جبکہ ہو سطر ح رسولوں کا حال کیوں نہ رہیں کرنی میں سدا پس ہوا امت کو ہے لازم بھی ذکر شہ شاہ رسل ہو جہاں افضل کل نفل و عبادات ہے لیک ہے ہندی میں کم توجا در سیر شاہ بشیر و نذیر لیک وہ انوار شہ کائنات شہ کے بشارت بھی اور معجزات اہی لئے نور سے لے تا وفات

جان ہے موقوف بر علم سیر اور رسالہ یہ کتب سے ذکر جو کہ کیا سائے جہاں کا ظہور ختم رسالت سے کیا علم اشرف عالم ہی کیا آپ کو شرق سے تا غرب کیا ظہور جو ہوئے سرکش ہوئے پائے اماں چو طرف اسلام کو پھیلا دے راہ میں مولیٰ کی بہت جادو آپ پہ حق سے سلام و صلوة شاہ و گدا و دوزخ خاص و علم سید کریم پیسہ کا ذکر آپ کی دیتے تھے بشارت سدا دوسرے کیا چیز ہیں کچھ خیال ذکر نبی عین ہے ذکر خدا صبح و سار کثرت ذکر نبی رحمتیں حق کیسے اتارے وہاں اعظم قربات و ثوابات ہے اسلئے کم جانے سیر سید یا اسلئے رسالے ہے لکھا ہے نظیر نور کی تخلیق سے لے تا وفات اور خصائص بھی شامل صفات ذکر وہ اجمال کے لیا ہے سدا

جانبائے اندیشہ تطویل سے ایک سالہ میں لکھا درسیں اس کو بھی سیراب نہو تشنگا کہ اسی اجمال کی تفصیل میں یمن سے سالار ارم کے خدا از فن تفسیر حدیث و سیر اور سیر میں عربی لے پسر روضہ احباب معالج ہے جا باقراگاہ فضیلت مآب دوسری کتابوں سے بھی اگلے سوا ہے مجھے مقصود کہ سمجھے عوام دے مجھے ہر کام میں یاد فلوں ہر گل غنچے کو بہ یمن رسول اور اسے انوار نبوت لقب جلد دے انجام اسے باکمال نور نبوت کے لئے ای کریم ذکر میں رکھ اپنے مجھے اے خدا	لایا وہ احوال نہ تفصیل سے مستند و معتبر مختصر تشنہ تفصیل میں از شوق جا شاہ کے احوال کی تطویل میں جلدیہ برائے مراد عبا ہیں وہ یہی یاد رکھ لے خبر ماثبت اول ہے موآب دگر اور شوارع و مدارج ہے جاں خوب کہا ہے سخن یا صواب میں نے لیا انکی سند لاؤنگا شعر کی ہرگز نہ نزاکت سے کام نظم میں اس چارچمن کے نصوص اس کو کھٹایے رنگ قبول کیسے سزاوار تو لے پاک رب بدر بنا دے یہ منور ہلال کیجے رواسب کو بفضل عمیم ادرزے ذکر نبی میں سدا نختم دعا کر کے یہاں احقر	اس ہی لئے بعض اعتبار سے نور سے تار حلت شاہ امم اسلئے یہ غم کیا ہوں صمیم چارچمن چار رسالے لکھوں اسمیں کتابوں کی جولاؤں سند پہلی تفسیر میں فتح العزیز فارسی میں ہیں وہ کتابیں چار چارو بھی عمدہ ہیں گرچہ قوی گرچہ یہ چاروں بھی ہیں معتبر ابجے ہے اس ملک میں ہندی بابا پاؤں اگر اسمیں تو سہو و خطا جلد دے ہر ایک چمن کو بہار مطبع انوار نبوت کا تاب ذکر سے اس نور کے اے کبریا میری جو حاجات میں شروعیا بندہ آخر کو تو اے کار ساز بیرونی میں اسکے مجھے رکھ مدام لکھ چمن نور نبی انور لی	جبکہ بہت شوق تمنا کئے ذکر وہ نسخے میں کیا میں رقم کر کے تو کل بن خدا کے کریم وزن کو ہر اک کچھ جدا ہی کہوں فارسی میں اور عربی معتقد شرح بھی مشکوٰۃ کی اور بہتر آئینے میں گویا ریسر جو چار لیک ہر تحقیق مدارج بڑی لیک مدارج کو ہے شان دگر کرنا ہوں میں سہی زباں پر سیا کیجے اصلاح بہ ملک عطا شجر مناجات کو دے سیر بار کیجے عطا پہلے چمن پرشتاب دیجے اس پہلے چمن کو ضیا سب میں عیاں کچھ پیر کوئی نہا بخشش عیسیٰ سے کر آپ فرزند کیجے شہادت پہ مر افتخار
---	---	--	---

نور اول خلقت نور محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ مدارج میں حدیث صحیح پہلے خدا پیر جو پیداکیا روضہ احباب میں لے خبر حاصل اب ان سارے روایات	کہ کئے ارشاد پیغمبر صریح نور ہے بے شبہ وہ جانور ذکر ہے اس طرح کیا مختصر ذکر یہاں کرتا ہوں کچھ ذرا	اول ما خلق اللہ انوری کیفیت خلقت نور نبی کہ ہوا پیدا جو پیغمبر کا نور حضرت خلائق جہان و اجمال	مجل تشریح ظہور نبی اسمیں روایات ہیں اے ذوق خلق کے سب کے کئی الف سال
---	--	--	---

یعنے بنا تھا نہ ابھی آسمان
اور نہ تھے حور و ملک انس و جان
سبھی ہیں رکھتا تھا کبھی اسکو حق
اور ہر اک پرے میں وہ دوا کجالات
جبکہ وہ پردوں کو کسبھی طے کیا
صلح و صدیق و شہید و کتب
اور کئی اس نور کے حصے کیا
شمس و قمر اور نجوم و آشکار
اور ہر اک طبقے میں رب العلام
حق نے اسی نور سے اے یانیک
پانی رواں تھا وہ برس ایچہزار
حصہ دوم سے بنایا مسلم
ہر دو کنا ہے جو میں اس لوح
حکم کیا پس وہ قلم تئیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور کئی سال تلک سرسبر
جمع ہوے ہر دو بہ حکم حمد
اس ہی لئے حق نے کہا از کرم
گوئے ہے یک بار تہ قلب سلیم
سات سو برس نہیں غرض اہمام

اور نہ پیدا تھے زمین و زماں
حق کے سوا تھا نہ کسی کا نشان
اور کبھی تسبیح کا دنیا سبن
رکھا ہے وہ نور کئی الف سال
نور مقدس وہ کئی دم لیا
روح مسلمانوں فرشتوں کی سب
اس سے یہ چیزوں کو بنایا خدا
کوہ و بیاباں و ریاح و بحار
خلق کی اک ایک جماعت کھا
جو ہر پاکیزہ بنایا ہے ایک
لمحہ بھی یک جا نہیں پایا قرار
نیسرت لوح بنایا بہم
سخ فرین ہیں وہ یا قوت
لوح پہ لکھ عرض کیا وہ میں
یہ کیا آغاز قلم اے فہیم
تھا وہ پڑ لوح پہ ہے وال سر
گزرے برس اس کیلئے وقت
غنت و اجلال کی میرے قسم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبکہ یہ بسم اللہ سوائے نام

لوح و قلم کرسی و عرش بریں
نور مقدس کو نبی کے خدا
اور بنایا ہے خداے قدیر
نور شریف نبوی شاد نشاد
پس اسی انفاس سے پیدا کیا
سب میں اسی نور سے پیدا ہو
عرش بریں کرتی و لوح و قلم
ارض و سما بعد ہی پھیلادیا
اور حلاج میں سن اے با صفا
اُسپہ وہ قدرت کی نظر یک کیا
حصہ پھر پانی کے حق تس کیا
در سفید ایک سے رب العلام
عرض کو اس لوح کے ذوالجلال
کیا میں لکھوں لوح پہ کوا اگر
نام وہ اللہ کا جس دم لکھا
پہلا وہ شوق لکھنے کو جمن کے
ایک ولایت ہے برس ایکینہ
میر ہو یا زان مے بندوں جو
سات سو برسوں کی عبادات کا
حضرت مولیٰ کی طرف سے قلم

جنت و دوزخ بھی نہیں تھی یقیں
فضل سے تب اپنے ہی پیدا کیا
واسطے اس نور کے پرے کثیر
کرتا تھا تسبیح و تہن کو یاد
اکمل اروج ہم سے انبیا
عالم تھی میں ہویدا ہوئے
ارض و سما جنت و دوزخ بہم
سات طبق بعد ہر اک کے کیا
نقل کیا از شرف مصطفیٰ
جلد وہ جو ہر وہ میں پانی ہوا
عرش بریں ایک سے پیدا کیا
جانے اس لوح کو پیدا کیا
پیدا کیا ارض و سما کے شمال
بولایہ عنوان سے آغاز کر
ہیبت مولیٰ سے قلم شوق ہوا
دوسر شوق لکھنے رحیم ان کے
لکھنے کو بسم اللہ میں گزر دیا
اُمّی وہ احمد و مرسل کا ہو
ابروہ بندے کو کرونگا عطا
لوح پہ جانو یہ کیا ہے رقم

نور مقدس کے دل حضور پاک بیان

لوح پر قلم پہلے بسم اللہ لکھنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اِنِّ اَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ مَاتَ سَلَّمَ بِقَضَائِي وَصَلَّوْا عَلَيَّ
بَلَاءِي وَشَاكِرًا عَلَيَّ نِعَائِي رَضِيَ بِيْكَ كَتَبْتُهُ صِدِّيقًا وَبَعَثْتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ الصِّدِّيقَيْنِ وَمَنْ كَفَرَ
لَيْسَ سَلَامٌ بِقَضَائِي وَكَمُ يَصْبِرُ عَلَيَّ بَلَاءِي وَكَمُ يَشْكُرُ عَلَيَّ نِعَائِي وَكَمُ يَرْضَى بِيْكَمُ يُلَاحِظُ إِلَهَائِي سَوَائِي

یعنی میں کرتا ہوں یہاں ابتدا کہتا ہے حق ہو نہیں الخلق کا امر یہ جو کوئی مرے گردن کھا اسکو میں صدیق کہوں سے اور نہ بلا پر مرے صابر ہے چاہے کریوے وہ پناہ بعد فلم لوح پہ لکھا کتاب اور عدد اشجار کے اوراق کا اور جب اس لوح کے اوپر قلم بعدیہ مدت کے فلم سرٹھا شاہ کی جانب سے خدائے نام حصہ چہارم سے بنانا ہوتا حق نے وہ دریا کے تئیں ہوا شمس و قمر کے تئیں رب العدا جانو وہ دریا کا مقرر حجاب اور وہ دریا کا نقاب ستر لطف سے جس کو کیا تافدا ہوے جو فرنگ سمجھ چار لک اور اسے ہر روز بھی لے صفا حشر کے دن اسکے وہ انوار مہر کے پھر جو میں لائیں اسے تھوڑا کچھ پس تم خیال الغرض اس نور کے حضور	نام خدا سے جو ہے رب العدا کوئی نہیں معبود ہے میرے سوا اور بلا پر مرے صابر ہوا ساتھ انہو کے بھی اٹھائوں سے اور مرے نعمت پہ نہ شاکر ہے میرے سوا دوسرا پروردگار سارے یہ اشیاء پہ لکھا حساب اور عدد خلق کے اوراق کا نام محمد کا کیا ہے رسم لیکے وہی نام شہ انبیا بولو اب اس کا علیک السلام حصہ پنجم سے ہوا آفتاب اپنی ہی قدرت سے خلق رکھا جانو وہ دریا میں جاری کیا گرنہ رکھا جاتا تھا بر آفتاب گرنہ رکھا ہوتا روئے قمر بچتا وہی بندہ نہیں دوسرا اس بھی زائد ہے وہ تو یاد رک دیتے ہیں اک تازہ حرارت جلا نقل کریں عرش میں لے با آد مہر کی تا اور حرارت بڑھے گرمی سے کیا اسکی ہو لوگوں کا پانچ وہ چیزوں کو بنایا ہے	ہے وہی اللہ در چمن رحیم اور محمد جو ہے میرا رسول اور میرے انعام پہ شاکر رہا اور جو بندہ کہ قضا پر مرے اور نہ راضی ہو مرے حکم پر حالانکہ معبود کوئی اُس کے سوا مینہ کے قطروں کا عدد لاکھ حشر ملک ہو دینگے جو آشکار جلد ہوا سا جلد پروردگار شوق سے بھیجائے تجا نیک اس لئے سنت ہے خطا سلام یک بڑی دریا ہے زیر سما یونہی وہ محفوظ و مطلق وہیں بولے نبی ہے قسم اللہ کی کوہ و بحر جتنے زمین پر ہیں جا لوگ ہو مفتوں دل جاں سے اور یہ لایا یہ ریاض لے میا عرش کے انوار سے بس ایک نور دوسروں پھر وہ حرارت نکال اور وہ حرارت بھی خورشید خلق کے لائیں اسے بالائے سر دیوے پنہ اس سے ہیں کردگار حصہ ششم سے بنایا بہشت	خلق پہ جب جسکی ہے رحمت ہمیں خلق پہ جب اسکو کیا میں قہل اور مرے حکم پہ راضی ہوا اپنی اطاعت کی نہ گردن کھے ویسے کو کہتا ہوں غضب سے مگر نہیں ہے وہی اب سے سمجھی خلق کا ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام کر دیا اس لوح پہ سب کا شمار گرنے وہ سجدمیں برس بکھرا یعنی کہتا ہے سلام علیک اور ہوا فرض جو اب سلام اسکا عین تئیں ہے فرنگ کا قطرہ بھی یک اس سے لکنا نہیں ہاتھیں ہر جسکے یقین جاں مری سارے وہ جل جالتے بغیر حمال جان کے معبود اسے پوجتے مہر کی چوڑائی ہے اتنی کچھلا ڈھانکے ہے ہر روز اسے ہر ضرور اس جہنم میں دیتے ہیں ذال جتنے جہنم میں فراہم ہوئے ہوئے چل گز کے وہ مقار بہر نبی شافع روز شمار سوزے پورے ہیں لگے جگہ بہشت
--	---	--	--

جواب نام فرض

آفتاب کی کیفیت

بہشت کی آراستہ کی پانچ چیزیں

ذکر کرسی آیت لکری

نور مقدس کا شغل تسبیح و تہجد میں

ظہور نور محمدی شکل طاؤس میں

اور وہ جنت کو سوار ہے جا
تسری سخاوت ہے بلا ارتیا
حصہ ہفتم سے ہوا روز جا
کرسی وہی ہے بڑی آکھا
اور وہ کرسی کے ہمین و سار
امت احمد میں سدا مومن
کرسی کے اطراف پہ لے صفا
وزن پہ کرسی کے روز حسا
حصہ ہفتم سے وہ رب الورا
روح نبی کو تھا وہی اشتغال
نور وہ سرور کا لے نیکونہاد
ہرم و ہراں بدر گاہ رب
بولنگے تسبیح لے پروردگار
عاصیا است کہ جو ہیں لے خدا
صاحب سیر کبیر لے ہیں
کہ بہ ازل حضرت رب العلا
نور مقدس کو نبی کے خدا
اور وہ طاؤس کو رب العلا
آئینہ اکشم کا پیدا کیا
شکل کو دیکھ اپنی کیا وہ جیا
فرض کیا اپنے نبی پر مدام
ہیبت حق سے وہ کیا پھر جیا
توح و سلم کرسی عرش عظیم

پانچ پہ پیر و نسے خدائے جہاں
چوتھی کجائے سدا جتنا
حصہ ہشتم سے ملا نک پچھا
ساتوں سموت کو گھیر جی جان
کرسیاں میں دوسرے دس دن
پڑھتے ہیں جو آیت کرسی پہا
آیت کرسی کو وہ رب العلا
کفہ حسنات میں اس کے ثواب
روح کو اس شاہ کے پیدا کیا
گزے ہیں اس طرح کی چار الف سال
کرنا تھا تسبیح ہر مولیٰ کو یاد
کرنا تھا اللہ سے بخشش طلب
میں نے کیا تھا جو برس چاندیار
انکو وہ بخشش طلبی دے چکا
رازی علامہ دیں فخر دیں
ایک بنایا ہے شجر خوش نما
شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا
اپنی ہی تسبیح میں صبح و سہا
حق نے وہ طاؤس کے آگے کھا
حق کو وہیں پانچ ہیں بچھے کیا
آپکی امت پہ بھی بس صبح و شام
جلد سراپا ہی پسینہ کیا
شمس و قمر اور نجوم اسے تسلیم

امیر معروف ہے اول یقیں
پانچویں حدود حق خدا کے مدام
حصہ نہم سے ہر کرسی لے نیک
حلقے کی نسبت ہی بنایاں جوں
کرسی پہ ہر ایک ملک بیٹھ کے
انکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیا
اپنے ہی قدرت کے قلم سے لکھا
غایت الطاف سے حق دیوگا
سیلے طرف عرش رکھا اسے
دوسری روایت کہ چار الف سال
بائیں طرف عرش کے چار الف سال
حشر کے دن حضرت خیر المشر
بخش دیا میں نے یقیں سکواب
اپنے کرم سے لے خدائے مجیب
اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر
شجر یقیں نام رکھا اسکو جہاں
اور در روشن و نفیاف کے
رکھا یقیں سال ہے ستر ہزار
دیکھا اس آئینے میں جب ہے سپر
پس اسی سجدوں کے بدل کر دگا
نور مقدس کے وہ طاؤس پر
سر کے پسینے سے اسکے خدا
اسکی پشانی کے پسینے سے جا

نبی منکر ہے دوم لے میں
پسینے دل و جان سے کرنا قیام
ذاتہ کو لو سے بنایا ہے ایک
نسبت افلاک ہے کرسی و لو
آیت کرسی کو تلاوت کے
سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب
پس جو کمال اس سے بڑھتا رہا
اس سے وہ سرور بہت ہو گیا
شغل میں تسبیح کے تقدیس کے
سیلے طرف عرش کے ذیل و قال
نور مقدس وہ پھر آیا کمال
باندھیں شفاعت کیلئے جب کمر
نیکوئی تیں اپنی ہی امت کو
کرہیں سرور کی شفاعت نصیب
نام و تالق ہے جسے شہر
چاہے اس جھاڑ کے تیں ڈالیا
نور کے پڑے میں کھا پھر اسے
کرنا تھا تسبیح وہیل و نہار
آئی ہے یک شکل پیاری نظر
پانچویں قوتوں کی نماز آشکار
خالق متعال کیا ایک نظر
سارے فرشتوں کو ہے پیدا کیا
پیدا کیا خالق کوئی مکاں

اور ہوئے جتنے میں پیغمبر ال
جو کہ تھا چہرے پہ پسینہ ہما
اور نصار کے بھی ارواح کو
اور جو کچھ اسپس ہے صفا
نور پیغمبر کو وہ دیکھا ہے تب
چاروں غلیفوں کے تھے وہ نور جا
اور رہا سال وہ شتر نہرا
بعد رسولوں کے اُن انوار پر
کلمہ طیب وہ کہے ہیں تمام
ایسی وہ شفاف تھی اے شاہد
اور کیا قندیل میں قائم اُسے
شفل میں تہلیل کے تسبیح کے
اس سر اشرف پہ کیا جو نگاہ
چشم مبارک پہ نظر جو کیا
اور جو دیکھا ہے مبارک بھواں
بنی اقدس کو جو دیکھا سلیم
منہ کو جو دیکھا سو وہ صائم ہو جا
دیکھا ہے جو ریش نبی کو وہاں
دونوں جو مژدھوں کیا ہے نظر
اس کے کف راست کو دیکھا جو
دیکھا جو کوئی ظاہر دست میں
جو کوئی دیکھا ہے وہاں انگلیاں
سینہ اشرف پہ نظر جو کیا

اور شہیدان صلحا عالمیاں
اُس سے اس آست کو بنایا تما
اور جو ہوں ایسی ہی اُنے بکھو
حق نے اسی عرق سے پیدا کیا
اپنے وہیں رو برو از حکم رب
حضرت صدیق و عمر اے میا
حق کی ہی تسبیح میں بانگزار
حضرت خلاق نے کی اک نظر
اُنہ ہو سب حق سے صلوة و سلام
جسکا بطوں ہوئے زطابہ نو
جو کہہ نازوں میں ہی رہے کھڑے
مدت لگ سال وہ مشغول تھے
جان وہ دنیا میں ہوا بادشاہ
وہ بہ جہاں حافظ قرآن ہوا
جان وہ نقاش ہوا در جہاں
ہوئے وہ عطار و طیب و حکیم
دانت کو دیکھا سو پیغمبر شہاں
ہوئے وہی شخص مجاہد یہاں
صاحبِ شمشیر ہوا وہ بشر
ہو یہاں صرف وہ اگر بکھو
ہوئے وہ رنگیز جہاں میں یقین
راقم و کاتب وہ ہوا در جہاں
مجتہد و عالم دیں وہ ہوا

سینے کے ہی عرق سے اسکے اے یا
عرق سے کانوں کے کیا نئے نو
پاؤں کے بھی عرق سے سکے نقیص
پھر کہا اللہ نے طاؤس کو
اور پس و پیش و بین یسار
حضرت عثمان و علی و لی
بعد یہ مدت کے رسولوں کو نور
پس ہی انوار سے ارواح سب
بعد بنایا وہ خدائے مجرب
صور اعلیٰ کو پیغمبر کے رب
اور بلاشبہ وہ روحیں تمام
پس ہو احکم اُن ارواح پر
اور پیشانی کو جو دیکھا خمیر
کان جو دیکھا سو سننے نیک با
جس کے دور خسار کو دیکھا وہاں
اور لبِ طہر کو جو دیکھا خمیر
حلق مبارک پہ نظر جو کیا
گردنِ الہیہ نظر جس نے کی
سیدھے جو مژدھ کو دیکھا وہاں
دیکھا دونوں ہاتھ کو جو اسے سلیم
پشتِ بد چپ کو جو دیکھا زہل
پیشہ چپ راست کی انگلیاں کی جو
پشتِ مبارک پہ نظر جو کیا

پیدا کیا حضرت پروردگار
جانے ارواحِ محسوس اور یہود
شرق و مغرب ہوئی ہے میں
دیکھے کیا ہے یہ تھے رو برو
نور نظر اُن میں اس کو چہار
اُن پہ ہو رضوان بہتر و جلی
نور محمد سے لئے سب ظہور
ہو گئے مخلوق بہ فرمان رب
سرخ ہے قندیل عقیق اکٹب
جیسی تھی دنیا میں بنایا ہر
گردہ صورت کے تھے چہرے تمام
صورتِ نبوی پہ کرو اب نظر
ہوئے جہاں تسبیح وہ دل میر
اور قبول اس کو کہ صدق
عادل و محسن ہوا در جہاں
ہوئے وہ مردوں حسین و زہر
وہ یہاں واعظایا یوزن ہوا
پیشہ تجارت کا کرے ہے وہی
ہاں وہ لگاتا ہے یہاں سنگیاں
ہوئے وہ دنیا میں نیل اور نیل
دیکھا سو وہ دوزخی و لوہار ہو
شرع کی تعظیم وہ اداے سجا

چار غلیفوں کے چار نور

مشکل تقدس نبوی پر ارواح نظر کرنا

نور محمدی کے حجاب

نور کی غوصی دین دریا میں

مقامات نور محمدی

قیام نور محمدی عبادت میں

اور وہ محکوم ہے شرع کا
جو کہ دوزان کو کہے دیکھا وہاں
دیکھکے جو پھر لئے منہ وہاں
تھی جو دقائق کی حد تک گیا
اور جو تفسیر ہے بحر معلوم
بازی بھی مرصاد میں اب صفا
وانکھٹے اس نور کے بارے حجاب
منت و رحمت و سعادت کا بھی
اور نبوت کا تھا پردہ نہم
اور ہر اک پردہ میں بار بار
جب یہ حجابوں سے نور تیرفت
بحر سمجھ پہلی شفاعت کی تھی
اور تھی دریائے یقین ساتوں
بحر شفاعت میں بس ایک نہار
یونہی وہ ہر بحر میں سولا کی یاد
ذکر تھا ہر بحر میں اس کا جدا
سات میں اور شیات آسمان
اور بنایا ہے خدا کے انام
تیسرا ایمان کا تھا اے میرا
ایسے ہی تھے بعد مقام انصیب
گزار مقاموں سے وہ جیسا ہوا
تو ہے مرا فانی و پروردگار
خوبے بیچا نا مجھے لا کلام

پہلو کو دیکھا سو وہ غازی ہوا
راکع و ساجد ہوا وہ درجہاں
وہ تو یہود اور نصاریٰ ہیں جا
ترجمہ اسکا ہوا آخر یہاں
جس میں اشارات کا آیا ہے ہم
نقل بھی دیکھ روایت کیا
حق نے بنایا یہی اے باصوا
پردہ ششم تھا کرامت کا بھی
پردہ تھا رفعت کا مقرر دم
سال تلک نور نبی کو اے یا
آیا ہے باہر بظہور لطیف
بحر نصیحت کی بھی تھی دوسری
حکم کی دریا تھی سمجھ آٹھویں
نور وہ تھا ذکر پروردگار
کہتا تھا اک الف برس تک زیاد
ہر جگہ کہ اک اسم تھا اللہ کا
جبنا بڑا نکا ہے مقدار جا
نور کے اس فرش پہ مقصد مقام
اور تھا اسلام کا چوتھا توجہ
اور تھا حجت کا مقام خیر
درگاہ مولیٰ سے یہ آیا خطاب
تو مراد راق ہے ہر توجہا
اب تو عبادت میں مری کر قیام

اور جو دیکھا ہے مبارک شکم
پاؤں کو دیکھا سو شکاری ہوا
اور جو نظر اُس پہ کیا ہی نہیں
عالم سلا مہ دین متین
اے کسی لاکھ برس کے خدا
پہلا جو پردہ تھا وہ قدر کا تھا
منزلت پاک کا تھا ساتواں
پردہ تھا نبوت کا سمجھ گیا ہوا
اپنی ہی بیچ میں حق نے رکھا
اس کو یہ دس بحر میں رب کریم
شکر کی اور صبر و سخاوت کی بھی
اور شفاعت کی تھی دریا ہتم
بحر نصیحت میں بھی الف سال
تاکہ دریائے محبت اے یار
گوشہ دریائے دہم پر خدا
ان کے تھا ہفتاد برابر عیاں
پہلا مقام اس میں تھا توحید کا
خوف کا تھا اور رجا کا مقام
نور شریف نبوی نے قیام
کہ اے مرے نور حبیب کریم
تو ہی ملائے تو ہی ملائے مجھے
کیونکہ چھانت کی نشانی عظیم

روایت

زبد فضا میں کھا وہ قدم
تلوے کو دیکھا سو وہ مائی ہوا
دعویٰ خدائی کا کیا وہ نہیں
اس میں روایت یہ لکھا نجم دین
نور پیمبر کو جو پیدا گیا
پردہ عظمت تھا سمجھ دوسرا
اور ہدایت کا تھا ساتواں
پردہ شفاعت کا بھی تھا بار ہوا
ہر جگہ تب تیج تھی اس کی جدا
بخشا ہے غوا صی بلطف عبیم
اور ششم تھی نابت کی بھی
اور رحمت کی تھی دریا دہم
ذکر خدا کا تھا اسے شتعال
ذکر کیا حق کا برس دس ہزار
فرش ہی اک نور کا بچھو دیا
نور کے اس فرش کا انداز جا
معرفت حق کا بھی تھا دوسرا
شکر کا اور صبر کا اسے نیکنام
الف برس تک ہو کیا ہر مقام
کون ہو نہیں نہ کہلے رحیم
حکم تیب حق سے ہے آیا اسے
شغل عبادت ہے بوجہ صمیم

سننے ہی یہ حکم وہ نور نبی
نور کا اپنے ہے پر تو خدا
حق کی وہ سجدہ ہوئی نظرِ خاں
بر شہ کو نین محسن نبی
نور سے ایک دوسری خلعت خدا
پس اسی سجدے کو بدلانیا
خلعت نور اس کو دیا پھر خدا
ملتی تھی اک خلعت نور ہی
پھر وہ کیا بیچ سجدہ نیا
پس وہ پڑھا ایک دو گانہ نماز
اور برس ایک ہزار اے ہمام
اور برس ایک ہزار اے میاں
رکعت دوم بھی وہ بہ خیر
اور یقین اس کو بہر دو سلام
کہ توفیق اے مے نور نبی
علم جو یہ مجھ کو دیا اے خدا
اور اس ارکان کو تو اے کارسان
یعنی جو آداب سن اس کے ہو
تب یہ خطاب آیا ز در گاہ رب
نور نبی نے یہ عنایات رب
اس سے وہ اک قطرے پہ کے نظر
کافل از راق کو دوسرے جا
عرش معلما کے جو ہیں حلالاں

جلد عبادت میں کھڑے تھے
ڈالا ہے اس نور پہ اے صفا
قریب پایا ہے وہ تبت قصا
آپ کی سب امت اکرم یہ بھی
فضل سے پھر اسکو عنایت کیا
فرض ہوئی ظہر کی بیشک نماز
شکر کا اک سجدہ وہ لایا بجا
کرنا تھا ایک سجدہ وہ حق کے تئیں
فرض ہوئیں اتنی یہ پانچوں نماز
اس میں اسے گزری ہے مدت دراز
گزرے ہیں بے شبہ اسے ذقیام
قوم کے اندر وہ گزارا ہے جاں
جانے ایسا ہی کیا ہے ادا
گزرے ہیں دو آلف برس لکھام
اچھی عبادت یہ کیا ہے مری
کہ مجھے دنیا میں کسے عقدا
فرض کھے پانچ جو ان پر نماز
گر نہ ادا اچھی طسج ان سے ہو
بات یہ بہتر ہی کیا تو طلب
دیکھنے کی فرمت و جدو طرب
اس کے ہی دس قسم کیا داد گر
اور سرافیل کو تسر کر سے جا
پانچویں حصہ یہ کیا ان کو جاں

پیش خدا تھا بہ قیام آشکار
نور محمد نے بہ شکر خدا
پس اسی سجدے کے بدل کار بیا
پھر اسی مدت ملک بے نیکنام
شکر میں پھر اس کے خدا کو تئیں
اور کیا ہے وہ قیام دگر
کرنا تھا ہر بار وہ یونہی قیام
خلعت نور ایسے ہی پروردگار
لطف سے اس نورِ معظم کو تب
پہلی ہی تکبیر میں اے کامگار
اور ہزار ایک برس در رکوع
جلسے میں ہر سجدے میں ایک پہلے
اور شہدیں بھی اک انبیال
جب وہ فراغت سے ہوا کامیاب
چاہ جو چاہتا ہے تو میرے ہے
اور تو یک قوم کو سر و عیال
از رہ بشریت اے رب غفور
میں نے عوض اس کا یہ کئے نماز
میں نے پسند اس کو کیا اے رسول
اس سے ہیں نور کے قطرات پاک
پس اسی اک قسم سے رب العدا
اور ملک الموت کو رپ و دود
حصہ ششم یہ ہے رضوان کو

سال اسے گزے ہیں شہر ہزار
سجدہ تحیت کا کیا اک ادا
فرض کیا صبح کی بیشک نماز
نورِ معظم وہ کیا ہے قیام
دوسرا سجدہ وہ کیا ہے ہیں
مدت ہفتاد ہزار اے ہر
مدت مذکور ملک لاکھام
اسکو عنایت ہے کیا پانچ با
ایک دو گانے کا کیا حکم رب
اسکے تئیں گزے برس پھر ہزار
ہے وہ گزارا بہ خضوع و خشوع
سال اسے گزے ہیں تبت شمار
گزرے ہیں اس نور کو توفیقِ قال
در گہ مولیٰ سے یہ آیا خطاب
نور یہ میرے کیا عرض تب
تا بعال میرے بھی کریگا دہان
ان سے اگر اس میں ہو سہو و فساد
چہا ہوں بخشش کا نہیں برسان
اور کیا عرض کو تیری قبول
ٹپکے ہیں از حکم خدا ایک لاک
حضرت جبریل کو پیدا کیا
قسم چہارم سے دیا ہے جو
ساتویں سے عرش کے سرکار کو

نماز پانچ گانہ فرض ہونے کی بنا

ارکان نماز میں نور نبی کا طویل قیام

عظمت نور کے حصے

لہذا ایسے ہی بنائے گئے

حضرت کے جسم شریف کی بنا کے لطیف

انہوں کے درود لے کر کیا
اس کے بھی دس قسم کیا تھے
حصہ پنجم سے بہشت کے
حصہ ہفتم سے بنایا ہے رب
حصہ دہم سے وہ برجنیک
اسکی تھی چوڑائی بھی اتنی قدر
مشت حساب سے ہوئی دریا بھی
پھر وہیں بارے میں ہو آیا قرار
بعد ہی کف سے خدائے متین
اور ترتر اکھڑیں امواج جب
سنگ میں بن کا ہوا اچھڑکا
سات طبق پھر یہ زمین کی کیا
اور صرف میں ہی جنوں کے تب
جہے زمین ساتویں اے جاہر
نور پھر کو ہوا حکیم رب
کرتا تھا تسبیح خدا شاد و شاد
کرتی پس آنکے پنج الف سال
آیا ہے فرمان یہ تجرید کو
یعنے میں بن بغیر گماں
حکم ملائک کو ہوا ہے یہ جب
مشک بجالائی بہت خوش ہوئی
حضرت جبریل پس ہن خاک سے
لیجے کا فوز دراجبناں

نویں کو ہے راس ہدی لاکھا
ایک سے بنوایا ہے عرش پر
ششم و ہفتم سے مہر و ہرجا
آٹھ خلیقوں کو بھی خود اسکت
جو بہر نشندہ بنایا ہے ایک
بعد وہ جو ہر یہ کیا ایک نظر
پھر وہ لگے مارنے امواج بھی
آب پر آتش ہوئی غالب ہے یا
جانے موجود کیا یہ زمین
اس سے بنائے ہیں پہاڑ و نگوں
اس سے فروزاں ہوئی بے شائبہ
خلق ہر اک طبقے میں رکھا جدا
دی ہے خدا نے یہ زمین جاکب
نیچے بنایا ہے اسی کے سقر
ساق پتھر عرش کے وہ آدے اب
اور اسے تسلیل سے کرتا تھا یاد
پھر وہ درخشاں تھا بنو حلال
کا فل ازراق و سر ایل کو
قبویمیں کی بنیگی جہاں
آہ میں جلد مدینے کو تب
شوق تمنائے میں پھٹ گئی
لیگیا مقدار پہ منتقال کے
مشک بھی خبت کا لے اور عرفاں

حصہ دہم کے اُپر پھر خدا
دوسرے کرسی کو لے محترم
آٹھویں حصے سے سمجھ لاکھا
اور خلیفے کے ہر اک تابع دار
اسکی درازی کی نسبت بھی جا
جلد وہ جو ہر کو ہوا اضطراب
اور اس امواج کی حرکات سے
آب پھر پھوٹ ہی کرنے لگا
کف سے نکلا ایک چڑا بعد از
برق درخشاں ہوئی عزت کی ایک
مادہ و فرخ کا اُسی سے بنا
اور اسی آگ کے شعلا سے
چرخ پہ بھی ساتویں اے باصفا
شمس و قمر اور تارے بھی سب
عرش کے اساق پیفت انفسال
لوچ پھر آن کے وہ آشکار
کرتا تھا تسبیح خدا بار بار
چرخ سے دنیا میں کروم نزل
لاکے اسی جاے اسے خاک شریف
حکم پہنچا ہے زمین کے تئیں
اب کی ہے کچھ خاک نا اُمید
حکم یہ جبریل میں کو ہوا
ماہعیں لیجے اور پھر پھر

اپنی ہی قدرت کی نظر کیا
تیسرے عوالم سے ہی لوح قلم
حق نے بنایا ہے ستارے تمام
پیدا فرشتے ہوئے آسمانی ہزار
راہ برس چار ہزار لے میاں
آدھے سے آتش ہوئے آدھے سے
بارے بہت زور سے بہنے
ایک کف اس پانی ظاہر ہوا
اس سے ہی پیدا ہوا یہ سماں
اس سے معادن سے پیدا ہوئے نیک
پھیلا دیا پھر یہ زمین کو خدا
پیدا کیا فوجوں کو جنات کے
جنت ماویٰ کو بنایا خدا
اور کیا پیدا خدا روز و شب
پس وہ چمکتا رہا بے قیال
اس پہ چمکتا تھا برس پنچہزار
بعد ازیں از درگہ پروردگار
جائو بر وضع قب رسول
جسم نبی اس بناویں لطیف
جب کہ بشارت یسعی تئیں
اور بھی وہ کافور کے مانند سفید
جلد نواب جنت ماویٰ میں جا
سنبھل سنبھل کا آب جلیل

فناک معظم سے یہ چیزیں ملا حق نے کہا اُس کو اور روح الایڑ اور مبارک گڈ پے اس کے ہاں اور بناؤنگا میں از بسبیل خلق کا سب اسکو بناؤں شفیق مادہ دُر وجود شریف جو کہ ہوا حکم خداے جلیل پچھریے اطباق سموات پر اور مذاکرہ ہے یہ باصفاء اور وہی مشہور ہے فی الاولیاء عرش بریں سے اسے شکاؤ حق نے جب آدم کو بے پیدا کیا مختلف ایسے ہی روایات نور کہ شیعہ کونین محمد رسول ہے وہی شیاؤ جہاں کاسب انفس ہر مقصود وہی شاہ دیں سلسلہ خلقت اکوان پر آہ کسے علم سیر کا ہے شوق	دیکھئے ترتیب اسے باصفاء بوج رکافور بہشت بریں جان بناؤنگا میں از غفران احمد مسل کے سبھی قائل دو نگا اسے عزت شان رفیع جب ہوتا یا لطیف و لطیف غوطہ دیا یونہی اُسے جبریل اور ملائک پہ بھی کر جلوہ گر طینت فرخندہ حبیب خدا اور وہی مذکور ہے فی الآخر اُس کو مقرر نور نبی کا کیا ایک گرہا اسکی پیشانی پہ تھا آئی میں بے شبہ کتب میں نور خلقت عالم کا ہے اصل حوصل ہستی این کون مکان کاسب سب طفیلی ہیں اُسی کے بغیں جب تو تامل سے کر گیا نظر کون یا توں سے اٹھا تامل فوق	عرض کیا حق سے میں جبریل پیدا کرونگا میں بغیر کمال مشک سے بناؤنگا خون شریف اور بناؤں روقہ کریم سے حضرت جبریل بہ فرمان رب حکم ہوا فلد کے انہار میں اور یہ فرمان ہے آیا وہیں بحر و براض فلک پر بھی اب حشر میں ہو دیگا وہی بالیقین پس دُر روشن کو وہ رب الورا خلقت آدم نلکے با شعور اس دُر روشن کو رکھ اسمیر میں لیک دیات یہ سب اے میرا ہے ابوالارواح بلا شک وہی جو کہ ہوئے عالم شجرہ ہزار ذکر یہ ترتیب سے تفصیل وار ہو دیگا مکشوف یہ راز نہاں طالب احوال ہی جمیع کہان	اس میں کیا حکمت اے رحیم جسم سمیر کے لئے استخوان اور زربل بنے ہوئے لطیف اسکی عبارت کو میں تسنیم ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب اس کو کئی سال ملک غلطہ دیں اس دُر روشن کو اے روح الایڑ کیجئے ظاہر سے عالم سب شافع افواج ہسمہ مذنبیں نور کی قید میں تب تک رکھا یونہی تھی آویزان قندیل نور اس کی اسکی منور جبین متفق اس بات میں ہیں بیکمال جوں ابوالاجساد سے آدم صغی اور جو ہوئے نوع بشر آشکار گرچہ ہے دشوار پر اے شہیار لیکن اب اس فن کے پیشانی کہاں عاشق اس عشق مہر کہاں
---	---	---	--

اللہ تعالیٰ حضرت آدم اور بنی آدم کی پشت سے ذریت کا نکالنا اور انہیں اپنی ربوبیت پر عہد و میثاق لینا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي آدَمَ مِنْهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ (اعوان)

دیتا ہے حق اپنے نبی کو خبر انکے سب اولاد کو بے اشتباہ	اے مرے محبوب تو وہ یاد کر انکو کیا جانوں پر انکے گواہ	پشتوں سے اے بنی آدم کے رب پھر کیا حق ذریتوں کو خطاب	ذریتیں انکی نکالا ہے جب کہ وہ اب اس بات کا دیوبن جواہ
--	--	--	--

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ

عبارت کو اس کی
جسے حضرت

حضرت کی طینت مبارک کو جلوہ کرنا

[illegible]

五

هَلْ لَّا فِي الْحَيَّةِ وَلَا ابَالِي			
یعنی ہشتی ہیں بندے یقین	کچھ مجھے پروا نہیں پروا نہیں	بائیں طرف دیکھو آؤم نے جب	لوگ تھے ظلمانی بُری شکل سب
پوچھے ہیں جبریلؑ سزا کا حال	اسنے خبر دی یہ ہیں اہل شمال	دور ہیں یہ رحمت حق سے	ایسے ہیں درگاہ سے آئی نذا
هَلْ لَّا فِي النَّارِ وَلَا ابَالِي			
یعنی یہ ہیں اہل سفر لے گماں	کچھ مجھے پروا نہیں سرور عیال	نقل ہے آؤم کی یقین شیت سے	پہلے جو نکلے وہ رسول الٰہی تھے
ہمارے رسولوں سے مقدم مگر	احمد مرسل تھے شہرِ بحر و بر	کہتے ہیں درگاہ سے حق کے خطاب	آیا ہے حضرت کو وہیں باصواب
کس نے کیا بولنے پیدا تھے	بولے تو ہی پیدا کیا ہے مجھے	پوچھا ہے پھر کون ہے کہ رب	عرض کرتا تو ہی ہے بس رب مرا
حق نے کہا پس تو مجھے کہ سجود	سجدہ کئے پھر کہا رب الودود	لیتا ہوں میں تیرے سے عہد و قرار	پہلے ہی آپ کہے آشکار
حکم فرشتوں کو خدا نے کیا	خدا سے سنگ لے آویں اٹھا	کہ جو ہے اب کعبہ کی دیوار میں	اور حجر اسود اسی کو کہیں
حکم ہوا ہاتھ رکھ اس سنگت	ہاتھ تپ اُس پر رکھے خیر البشر	سو اسی میثاق سے اللہ نے	دی خبر اس آیت قرآن سے
وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ دِيمُونُ نُوْحٍ وَابْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ			
یعنی یہ فرماتا ہے حضرت شکر و رب	ہم نے لیا عہد رسولوں سے سب	تیرے سے اور نوح وبراہیم سے	موسیٰ و عیسیٰ سے بھی ہم لے چکے
کہ کریں اللہ کی وہ بندگی	خلق کو بگوائیں اسی پر بھی	ایک نبی دوسرے نبی کی مدام	دیوے بشارت کے تصدیق نام
جب ہیں اَلْوَالِعَمِ وہ پیغمبر	اسلئے تخصیص انکی ہے جا	پہلے لیا عہد وہ حضرت سے سب	بعد لیا عہد رسولوں سے سب
اور کیا انکو بھی سکیم سجود	سجدہ کئے سارے حکم و دود	اور وہ ذریعہ آؤم کو رب	پشت سے سب اگلے نکالنا ہو
اُن میں نظر آتے تھے پیغمبر الٰہ	مثل مصلح و چراغ الے میا	دوسری روایت میں ہے باصواب	نور تھا حضرت کا ہی جوں آفتاب
دوسرے پیغمبران کرام	ماہ و ستار و نسے سے روشن تمام	شمع کے مانند علما تھے عیال	زابد و عابد تھے چراغوں سے جلا
حشر ملک جتنے کہ ہوں سنیں	چہر سفید انکے تھے روشن یقین	اور جو ہیں کفار ضلیل و تباہ	تھے وہ بُری شکل کے سب سیاہ
حق کہا نیکوں کو یہ ہیں منی	بولابدوں کو یہ ہیں سب زنی	نقل ہے ذریعہ آؤم سے سب	عہد ہے اس روز کیا جبکہ رب
خدا سے جب لائے حجر کو وہاں	اسکے تھے اس دن دو چشم و دہاں	حکم ہوا اس کو کہ منہ کھول اب	کھولا ہے منہ جلد حجرا نے اب
اسکی ہاں میں وہی حجت رکھے	اور اُسے حکم تب ایسا کئے	عہد یہ دنیا میں دفا جو کرے	حشر کے دن اکی گویا تو فے
اُنکی صحیح یک حدیث اگر سچ	حشر کے میدان میں یقین وہ حجر	دیکھو ہچانیکا اُن کے تئیں	آپ کو بوسہ دے ہو سونین
حق میں انھوں کے بحضور عہد	شاہدی بے شبہ وہ آید لو بگا	اپنے کو رم سے وہ خدا نے مجب	کیجے نہیں حج و زیارت نصیب

چارہ ماساز کہ بے یاد کریم	گر تو برانی بکے رو آوریم	پیش تو کرے سرد پا آمد کریم	ہم بہ اسید تو خدا آمد کریم
لمعہ عمد و میثاقِ خلاق علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سیدِ انفس و آفاق کی رسالت و نصرت و تبعیت پر			
لکھتا ہے اس طرح مواہب میں دیکھ	اور مدارج میں بھی بروجہ نیک	آیا ہے اخبار میں اے باصفاء	نور نبی جب کہ ہے پید ہوا
اور سب ارباب رسالت کے نو	نور سے اس شاہ کے پائے ظہور	حکم ہوا شاہ کے تب نور پر	تا کہے انوارِ رسل پر نظر
نور نبی ایک نظر کرتے ہی	دہر گئے انوارِ رسل وہ سبھی	عرض کئے سب اے رب الغفور	دھانپ لیا ہر کو یہ کس کا ہے نو
حق نے جواب اُن کے تئیں دیا	نور ہے یہ سید کونین کا	جانیو تم اس کل محمد نام	ہے وہی محبوبِ مرال کلام
اس پر تم ایمان اگر لائیں گے	درجہ نبوت کا یقین پائیں گے	بولے وہ سب لائے ہم ایمان کب	اس حق بھی اور اس کی رسالت کب
جیسا کہ اس آیتِ قرآن میں			
وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ			
یعنی کہا اے مے پیغمبر	اے مے محبوب اے خیر البشر	جب کہ خدا نے زہمہ انبیاء	عہد یہ ہی باب میں تیر کیا
کہتے ہیں جب نبی رسول سے لیں	اس میں شریکی اُن ہی سب تیں	عہد کا ضمن میں ہی تھا وہ جان	کرتا ہے اللہ خود اس کی بی
لَمَّا اتَّيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ			
جو کہ اتار دینا میں تم پر کتاب	کھول دینا میں تم پر حکمت کا باب	یعنی کتاب میں جو تھیں دیوانگنا	فہم بھی اس کا میں کرو گنا عطا
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ			
آویگا پھر ایک رسول کریم	تم پہ بصد عزت و شانِ عظیم	یعنی وہ بیشک ہے محمد رسول	جس کو کے خلق سے ہم سب قتل
اور وہ پیغمبرِ آخرِ زماں	شاہِ رسلِ عالمِ پیغمبرِ اں	سچ نہیں بتلایگا بس کے ہر آل	جو کہ بلا شبہ تمہارے ہر پاں
انکو وہ سچ کر سبھی بتلایگا	راستی اُن سب کی وہ دکھلا	اس کا جو انکار کریں کاواں	رد انہیں کر دیو گنا وہ گناں
جو کہ علانیہ یہود انِ خام	حضرتِ عیسیٰ کے ہوشمن تمام	اس کی نبوت کے وہ منکر ہو	اور وہ انجیل کو جھٹلا دیئے
جب ہوا نبوت وہ شاہِ خیا	رد وہ یہودوں کا کیا آشکار	اس کی نبوت بھی وہ ثابت کیا	اور مصدق ہوا انجیل کا
اور نصاریٰ وہ یہود و عیس	ہو گئے جب منکر اُن شاہِ دین	دیکھئے انجیل و تورات سے	سوئی و عیسیٰ کی بشارات
اپنی رسالت کا کیا ہے ثبوت	اُن سے نہ بن آیا بغیر نبوت	بولنا عرض حق نے رسولوں سے	پاں تمہارے وہ نبی آ رہے
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ			

لایو ایمان تم اس پر ضرور ورنہ صفات اسکی بیاں کچھو	اسکی نصرت میں بھی لاؤ قصو اس اُم کو بھی نشان و کچھو	اُسے زمانے میں تمہارے اگر تاکہ محمد یہ وہ ایمان لائیں	تن سے کرو اس کی مدد بیشتر اسکی اعانت سے سعادت پائیں
قَالَ اَقْرَزْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اٰضِرٰی قَالُوا اَقْرَضْنَا			
بعد یہ میناق کے ربُّ الہ اور کہ کریں اس عہد کو میرے وفا	سارے وہ پیغامبروں سے کہا اسکو دل جان سے لائیں بجا	کیا کئے اس بات پر تم سب کے عجز کئے ہیں میں سارے رسول	عہد کئے میرے کیا استوار کہ کئے ہم حکم کو تیرے قبول
	اور کئے ہم بھی عہد و قرار	اور یہ بیان کئے استوار	
قَالَ فَاَشْهَدُ وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِیْنَ (آل عمران)			
حق نے فرشتوں کو کیا حکم تب اور میں ہوں خالق کل کائنات	بالیقین شہاد پر ہو تم اسباب میں بھی گو ہوں تمہارے ہوں	یا وہ رسول پر ہوا حکم الہ حضرت عبداللہ بن عباس	ایک گر پر ہو تم سب گواہ یعنی بن اہم شہ ناس سے
صاحب تفسیر معالم یقین اور نہیں لایا ہے ذکر اہم	نقل کیا ہے تو سمجھ لے ہیں وہ کھلکا ہے اے محترم	باب میں اس عہد کے ربُّ العلما عہد جو متوع سے ہیں یقین	ذکر رسول پر یہی کیا اکتفا مشترک اس عہد میں ہوں بالعبیر
جبکہ رسولوں سے یہ میناق تلیں احمد رسول کی بشارت تلیں	ہمیں شریک انھی ہوں متین اور یہ اقرار بھی اُن سے تلیں	اور اسی تفسیر میں ہے اے ہام کہ کریں تعدیق وہ حضرت کی سب	اپنے اہم کو بھی رسولان تمام آپنی تائید کریں روز و شب
آپ ہیں پس سرور کل سرور اور شب معراج بھی ظاہر ہوا	سفر و غیبت یہ پیغمبر ال کہ وہ رسولوں کی امامت کیا	سوئے عیاں امر یہ روز جزا لاتے تو تشریف وہ خیر البشر	زیرِ لوانتہ کے ہوں سب انبیا حضرت آدم کے زمانے میں گر
نوح وبراہیم کے یادقت پر لاویں وہ حضرت یہ ہی ایمان	مٹوئی و عیسیٰ کے بھی وقت اکبر اور مرد آپ کو دیں روز و شب	فرض رسولوں پر یہ ہونا تمام چشم کشا نور محمد ہیں	انکی اُم پر بھی یقین لاکلام قاعدہ دولت سرمد ہیں
ہر دو جہاں پر تو نور و ولایت	کون دسکاں بہر ظہور ولایت نور خدا ظاہر ازیں نور شد	نور نبی لمعہ نور خدا است ما تم بہ طالب ازیں سور شد	لمعہ ہر نور ازو کے جدا است
نور دوم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت جسے شریف و عنصر لطیف کے بیان میں			
جسم کی تخلیق کا شہ کے بیا مقد شرف سے بجا تھوئی خاک	روضہ اجاب میں لایا جہاں اور ملا اس کو بہ اس نور پاک	دیکھ تو اس طرح لکھا ہے ہیں آپ تسمیہ کے تخیس کی	حکم سے جب حق کے وہ روح الہ شکل وہ تب اک ڈبھیا کی لی
نہوں میں جنبت اسے غوطہ کے	کردیا سب خلق پظاہر اسے	خلق بھی تالاسے پہچان لیں	آگے ہی آدم کے اسے جان لیں

یعنی آدم کی وہ موت جس کی طرف ہم آ رہے ہیں امانت سے یہاں مراد نور محمدی

نام کے ساتھ اپنے خدا کا نام	اور کجا بر سر عرش اُن کا نام	ارض و سموات میں شہرت ہوئی	خلق کو سب اس کی پہچانت ہوئی
کر دیا اس نور کو بس جلوہ گر	سُنکے فرشتوں نے یہ سب خلق پر	سوچنے امانت یہ کسی کے نہیں	پھر کے ہوا حکم خدا کے منتیں
یہی امانت یہ وہی محترم	رکھے یہ میدان طلب و قدم	خلق میں سب گر کوئی قابل ہے	تو اس امانت کے اٹھانے لئے
عجز کا سر اپنے جھکا لا کلام	ارض و سموات کے عالم تمام	قابلیت اس کی کسی کو نہ تھی	علوی و سفلی میں تسکین سبھی
صورتِ علیہ آدم و ہیں	عالم اعیان میں مگر اے ہیں	کہ نہیں طاقت وہ ہمیں خدا	اسکے اٹھانے سے کہیں نہیں آبا
ہیں اسی معنی پہ اشارہ کئے	اہل تبارک ان آیات سے	کھولی اجابت میں سے اپنی زبا	آپ اٹھانے کو یہ بارگراں

اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَأَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ترجمہ کہ ہم نے دکھائی آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھالیا اس کو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس ناداں

ف حضرت آدمؑ کے جسد کو خاک سے اور جنات کو آگ سے پیدا کرنا اور فرمان الہی سے سب تک آدمؑ علیہ السلام کو سجدہ کرنا و ابلیس لعین نے نہ کر کے کوفت کر دینا اور آدمؑ علیہ السلام کو غیبتِ اترم جنت و اعلیٰ کرنا پھر جنتِ دنیا میں واپس لانا

قابِ آدمؑ کے بھی آگے خدا	آگ سے جب جان کو پیدا کیا	کینٹ اس کی ہے ابو الجن پہچان	اسکی ہی اولاد میں سب جہنم
جنیان اس جان کی اولاد	جبکہ زمین پر میں زیادہ ہوئے	اُن کو کیا حکم عبادت خدا	ایک شریعت سے تکلف کیا
ایک مدت تلک اے جنکناں	تالیع فرمان ہے صبح و شام	بعد لگے کرنے کو ظلم و فساد	خون بھی کرنے کو لگے بد نہاں
خلقت جنات تب تک ہے یار	گرنے تو اب تک تھے دور پہ جہاں	سال ہر اک دے کو اے باصواب	لکھتے ہیں جہنمیں سہارا ز حساب
دورہ چارم وہ ہوا جب کام	چاہا سنا ان کی خدا کے انام	ایک جماعت کو ملک کی خدا	پہلے سما سے ہی روانہ کیا
پس وہ فرشتے نہیں سنا آئیے	قتل وہ جنوں کو بہت سی کئے	بھاگ گئے اُن سے جو بعض بچے	تھوڑے پہاڑوں میں پناہ جانے
بعضے تو دریا کے جزائر میں جا	رہنے لگے نیکے وہیں اسرا	اور انہیں جنات سے ابلیس تھا	علم و عبادت میں تھا سب بڑا
ظلم و جفا میں شریک اُن کا تھا	بلکہ جماعت سے ہوا نیکے جدا	غار میں اک کوہ کے رہنا تھا جا	ذکر و عبادت میں ہی مشغول تھا
اُسے چھوڑے میں اُسے لا کلام	اسکا تھا اس وقت غزیریل نام	نامِ خلیفہ اسکے ہے تھا بارِ پاک	کہتے میں وہ شیر کی صورت تھا
بھیرے کی ٹہنی تھی اسکی ماں	نام تھا بللیٹ تھی کا بہیاں	الغرض اشارے سے جنوں کے سب	روئے زمین پاک ہوئی ہے جب
اور جو ملک سے بھاڑا سماں	حکم یہیں رہنے ہوا انکو جہاں	ساتھ ہوا ابلیس بھی اُن کے سدا	کرنے لگا طاعت و ذکر خدا

ایسی کی کثرت طاعت

کثرت طاعت پر نظر اس کی کر کر کے قبول ان کی دعا کو خدا ایسی وہ عبادت کیا ساہا ان کی بھی مقبول ہوئی جب دعا کرتا تھا طاعت کو بھی نہیں کہ کوئی اب سیر برابر نہیں اور خلافت کیلئے ساز و ار کثرت طاعات بھی اسکے نام ہم کو پتہ دیوے کرم سے خدا	چاہے ملک حق سے کراؤں دگر پہلے سنا تک ہے ترقی دیا شہرہ ہوا اس کا ملک میں بڑا چرخ دوم پر ہے ملی اس کو جا گہ بہ ملک گاہ بہ خلیدیں علم و عمل میں مرا ہم سر نہیں اپنے سو کوئی نہیں نہ ہمار تھی وہ اس طرح یہ ہی لاکھ حسرت سارا ارم سے سدا اپنے ملائکت ہی ظاہر کیا	ایسا عبادت میں خوشاغل ہے پہلے سنا پروہ گیا جلد تر تا کہ ملک چرخ دوم کے جو تھے یونہی سنو سناؤں سنو ات پر آخر سے اپنی عبادت پر اور یہ سمجھا کہ زمین پر تمام وہ نہیں سو چاکہ یہ کبر و غرور ایسی بری طبع کے طاعات انرض آدم کو بنائے کا جب جیسا کہ قرآن میں سبق یہ دیا	چاہئے املاک میں داخل ہونے باندھا عبادت میں خدا کی کر بار گہ حق میں سفارش کئے خلد ملک بھی ہوا اس کو گذر غور یہ پیدا ہوا بس رشتہ اینا تصرف ہی ہے بالذوق اسکو کئے درگہ مولیٰ سے دور اور بے خطرات سے نیات لایا ارادہ ہے دو عالم کا رتبہ
---	--	--	---

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ۚ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ

یعنے بناؤں میں زمین کے اور کہ وہ کریں روئے زمین پر وہ نہیں ایراد کے تمہارا پر	ایک خلیفہ کو زینع بشر اور کریں خون لے رہا جبار بلکہ یہ قلمو تھا ان کا مگر	لوئے فرشتے کہ زمین پر ہے یہ جو فرشتے کہ لے حق شناس حکمت حق ہمیں ہو کیا جان لیں	ایسوں کو کیا پیدا نوکر ہے وہ کئے جنات کے اوپر قیاس وجہ خلافت کی بھی پہچان لیں
---	---	--	---

اَلْحَنُّ لِنَبِّیِّکُمْ مُحَمَّدٍ ۚ وَ لَقَدْ مِّنْ لَّکَ اٰیٰتٍ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقو)

ہم تجھے تبلیغ کرتے ہیں یا جانتا ہوں میں جو تم جانتے اور گلاب سمجھ اس خاک کا اور سب اعضا میں حکم خدا جیسا کہ اس آیت قرآن میں یعنے ہے سکھلا دیا آدم کو	ساتھ تری حمد کے با انقیاد اس کی جو حکمت ہے پہچانتے کعبہ اقدس کی جگہ میں ہوا نور مقدس وہ سرایت کیا حق نے خبر اس سے دیا جا لیر نام بلاشبہ چیزوں کے سب	اور تری کہتے ہیں پاکی بیاں پس یہ قدرت سے وہ رب علما اور بھی ان کی جیس کو خدا اسکی ہی برکت خدا کے نام اور علم آدم الہاماء کے گھا جتنی کہ چیزیں ہیں ماضی و سما جانتے ہیں وہ نام ہر یک چیز کا	تب کیا ارشاد خدا نے جہاں خاک سے آدم کو ہے پیدا کیا نور محمد سے درخشاں کیا اسکو سکھایا ہے سب شیا کے نام اور علم آدم الہاماء کے گھا جانتے ہیں وہ نام ہر یک چیز کا
---	--	--	--

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ (بقو)

بعد وہ سب چیزیں ونگورب العلا سارے ملائکت ہے ظاہر کیا پس کہا مولیٰ نے فرشتوں کو دو خبر ان چیزوں کو مانوئے	بے شک اللہ نے مؤمنین پر کثرت سے عطا فرمایا
---	--

حضرت آدم کی پیداوار اور انوار اس کی تعلیم

فضیلت

فرشتہ آدم کو سجدہ کرنا

<p>دعویٰ میں تم اپنے ہو سچے اگر جبکہ ملائک کو نہیں تھی خبر</p>	<p>طعن کئے جو کہ خلیفہ اوپر ناسوسے ان خیر و نئے از دو الف</p>	<p>طعن خلافت ہے گراپنے لئے قالوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا</p>	<p>علم خلیفہ کو تو بس چاہئے</p>
<p>إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (بقوہ)</p>	<p>علم نہیں ہم کو مگر اے خدا</p>	<p>عرض کئے سارے فرشتے اے رب</p>	<p>پاکی ہے ثابت تجھ عیوب سب</p>
<p>علم کرم سے جو ہمیں تو دیا</p>	<p>تو ہی ہے تحقیق علیم و حکیم</p>	<p>حکمت قدرت تری بس عظیم</p>	<p>قال يا ادم اَنِبِّئْهُمْ بِاسْمَائِهِمْ فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاسْمَائِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكُمْ اِنِّي اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَاَمَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (بقوہ)</p>
<p>حکم کیا حضرت آدم کو رب حق نے کہا پس وہ فرشتوں کے پیش</p>	<p>ناموسے دے انکے خبر انکو سب کیا نہیں بولاتھا تمہا رسی میں</p>	<p>نام اُن خیر و نئے ملائک کو جب ارض و سموات کے جو ہیں غیب</p>	<p>نام اُن خیر و نئے ملائک کو جب ارض و سموات کے جو ہیں غیب</p>
<p>تم جو علانیہ و ظاہر کریں جبکہ خلیفہ کا یہ رتبہ بڑا</p>	<p>اپنے دل نہیں بھی جو مخفی کھیں علم سے تم سب پہ ہی ثابت ہو</p>	<p>وہ بھی میں جانتا ہوں خوب تر حق میں تمہارے وہ خلیفہ مرا</p>	<p>مجبوہ ہے ہر چیز کی بیشک خبر مرشد و استاد کی جا پر ہوا</p>
<p>اسکا بس اکرام بجا لاؤ تم دیکھو اب غور سے حق شناس</p>	<p>سجدہ تحیت کا کرو اس کو تم رتبہ ہے کیا علم کا مولائے پائر</p>	<p>کثرت طاعت پس آبا و داد جیسی فضیلت مری اے مومنو</p>	<p>کوئی شرف اس کے برابر نہیں غالی نہیں ملے تلک یک پلک</p>
<p>عزت و حرمت ہو بڑی علم کی ایک شرف علم کے باعث و دود</p>	<p>انہی ہے آدم کو کر یا سجود ایسی ہے عابد پہ کہ میں نبی</p>	<p>علم کے ہمراہ جو ہوئے عمل علم کا رتبہ ہے بڑا جب نیو</p>	<p>ایک مے اتنی ادنیٰ پہ ہو اجر فراواں کا وہ دیو گناہیل</p>
<p>چاہئے طاعات بھی ساتھ علم کے العرض آدم شرف علم سے</p>	<p>ورنہ فقط علم ہی کیا نفع دے جبکہ میں مسجود ملائک ہو</p>	<p>علم کا رتبہ ہے بڑا جب نیو سارے ملک ارض و سموات کے</p>	<p>فضل و شرف علم کا بیجا نیو حضرت آدم کو ہیں سجدہ کئے</p>
<p>جبکہ عرض حکم کیا ہے و دود لیک موت میں کیا نقل ہے</p>	<p>کہ کریں آدم کو فرشتے سجود جعفر صادق سے اے فرخندہ</p>	<p>پہلے جو آدم کو ہے سجدہ کیا بعد مقرب جو ملک تھے تمام</p>	<p>حضرت جبریل ہے اے صفا بعد کئے سجدہ فرشتے تمام</p>
<p>کافل از راق و سرفاں بھی پر نہیں بیس شقی نے کیا</p>	<p>اس لئے وہ کافر و ملعون ہوا فضل بڑا تھا وہ لایا تمہاں</p>	<p>اصل میں تھا اگرچہ وہ از قبیل اسکو تھا ملائک نہیں سے شما</p>	<p>علم و عبادت کے مگر دریا بلکہ نہ تھا ان سبھی زیادہ آیار</p>
<p>رتبہ فرشتے کا وہ پایا تمہاں گاہ عبادت کیلئے ہر فلک</p>	<p>جاتا بھی جنت ماویٰ تلک جاتا بھی جنت ماویٰ تلک</p>	<p>جو ہیں ملک پہلے سما کے اگر حکم انہیں ہوتا کسی کام پر</p>	<p>حکم انہیں ہوتا کسی کام پر</p>

دور تا تھا جلد نرا گے وہی
جبکہ فرشتوں کا وہ کرتا تھا کام
جبکہ نہ وہ تابع فرماں ہوا
فضل کا تب کہنے ہیں اس سے کہیں
ہاں نہ لے ساتوں سموات سے
چرخ سے یک بحر میں وہ اگر
آگے بڑا حق میں تھا شہر
نفع ملک صور کے عمر طویل
جب بنی آدم سے بہ ستر و عیا
لیک ہدایت کا بھی سماں خدا
اور وجود علم و صاحب
الغرض بیس کوربت جلیل
خلد جنت وے جس کم خدا
پیش کا بھی ایک باندہ کمر پڑے
تخت پر بٹھلا کے ملک بانس
ایسے بٹھل سے غرض لائے ہیں
حور و ملک جسے بدار اسلام
پر کوئی مجنسن نہ تھا انکا جب
سوئے تھے یک روز وہ اک صفا
پوچھے کہ تو کون جب انکے تئیں
جبکہ سنے حضرت آدم یہ راز
پوچھے کہ کیا مہر ہے کہہ بجز وہ
خطبہ پڑھا آپ ہی رب العالم

کرتا تھا سبقت بھی سمجھ لے وہی
رہتا فرشتوں میں زمیں کے مدام
غزہ کیا اور کسب کسب
لعنت نغز کا پناے پلاس
سارے فضیلت کے مکانات سے
مدت صد سال وہاں غرق تھا
اور درو یا قوت کے اکثر تھے پر
عجز سے چاہا ہے رزق جلیل
حق کو تھا منظور سمجھ امتحاں
خلق کے خاطر ہے ہتیا کیسا
درس موعظ کتب علم دیں
جب کیا اس طرح سے خوار و ذلیل
لائے ہیں مقتدا عدد پر ضیا
تھا وہ مرقع درو یا قوت سے
لیکے چلے جنت ما و اطرف
خلد بریں میں انہیں پہنچا دیں
کرتے تھے آدم کا بہت احترام
دل پہ تھا اس بات کا انکے تعب
انکے وہیں پہلوئے چہرے خدا
حوا کہے آپ کی زوجہ نہیں
اُن پہ کئے ماتھ کو اپنے دراز
لوئے محمد پر پڑھو سدا درود
یا کہ کلام اپنے سے اے صفا

طیع خلافت سے وہ کرتا تھا کام
سجدے کا جب حکم ملک کو ہوا
کافر و ملعون کہا اس کو حق
دور کئے بارگہ قرب سے
سنگ و لعنت کے اُسے سنگسا
بعد یہ مدت کے اٹھایا وہ سر
بعد ہوئی شکل ہے ایسی بڑی
تا بنی آدم سے کرے دشمنی
کہے خدا اس کی اجابت دعا
یعنے امارت کتب با شرف
سب ہدایت کا ہی سماں ہے
حکم کیا اپنے ملائک کورب
حضرت آدم کو وہ پہنائے
خلد جنت و کس بند پر
اور پس پیش ہمیں و بسیار
جبکہ ہوئے داخل جنت بخیر
نعمتیں جنت کے جو ہیں بے حساب
چہتے تھے یک خلد میں مجنسن کو
پیدا کیا حضرت تو اکو جاں
بسنے کو سات آپکے مجھ کو خدا
لوئے ملائک کہ خبر دار ہاں
پس درود انہی پڑھے باطلح
پھر کہا دونوں کو خلدے جہاں

طیع دریا کی تھی وہ طاعت تمام
وہ بھی پس اس حکم میں داخل ہوا
لعنت ابدی کا ہوا مستحق
دور اسے دار جنات کئے
کہے ملک پھینک دے جب لے یا
شکل ہوئی اس کی سیر زنت
دیکھے جو مرجائے گار سے بھی
انکی رہ دیں ہیں کے زہنی
دھیل دنیا میں ہے اُسکو دیا
بھیجا رسولوں کو خلائی طرف
حشر تلک باقی یہ فیضان ہے
داخل جنت کرو آدم کو اب
تاج مکمل بھی ہیں سر پر رکھے
کلمہ طیب کا تھا نقش اپنے
بہ طرف املاک تھے ہر طرف
کرنے لگے اس میں خوشی و وہ سر
اُنسے تھے ہر آن زماں کا نیا
ذکر میں ناحق کے انہیں جلیں ہو
بسکہ جمیلہ و شکیلہ جواں
آپکے پہلو سے ہے پیدا کیا
مہر و نکاح پہلے ہے لازم پہاں
حقے وہ دونوں نگاہی ملزماں
کھا دینا خوش رہو دینا

ایسے لعنتی ہونا

حضرت آدم کو جنت میں لانا

آدم و حوا کا نکاح

ابلیس کہ جسے جنت میں جانا

ابلیس کا فریب گندم کھانا پر

آدم و حوا خوشہ گندم کھانا

جو کہے جنت میں گہوں کا شجر
اُنہیں حسد آہ وہ ملعون کیا
عرصہ مٹی صدف برس وہ تابکا
بعد اُس عرصہ کے زلفیوں
چہتا ہوں اب دُور میں جتنا میں
خلدیں گرجھکو تو لیجائے ست
پوچھا وہ طاؤس کہ میرے بچ کیا
ہاں مگر ایشاکے کہوں سانپ سے
سانپ کو ابلیس نے پھسلا دیا
اور بھی ضوان ہے حاضر سدا
سانپ کے جنت میں گیا اسکو تب
ہاتھ رکھو اس سے کہ ہر امیں
پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہے
موت سے تم دونو بھی مر جائیں گے
کچھ کہا اُنکے وہ بارِ دگر
حق کی قسم کھائے کہا وہ لعین
تب وہ لعین جھار کے نزدیک جا
کہنے لگا تب وہ لعین کر کے آہ
کھانے لگا تب وہ قسم زار زار
پانچ دسے خوشے میں آدم کو لا
اور تادل کے اس کو تنہی
حضرت آدم کو کہا تب خدا
دھوکا ہوا بات پہ تھوڑا کہ ہی

جاؤ نہ نزدیک تم اس کے مگر
چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا
کھینچتا اس جا پہ رہا انتظار
آیا ہے طاؤس ایک امیں
دیکھو جو میں حق کی بات نصیر
تجھکو سکھاؤ نگامیں اب تین بات
کھایا قسم تب وہ لعین بر خدا
اسکی وہ تدبیر بھلا کچھ کے
دام میں وسوس کے اپنے لیا
سنکے یہ ابلیس نے اُس کو کہا
پہنچی خبر خضر نہ جنت کو جب
درج ہماری ہیں کئی حکمتیں
رونا یہ بس جیلہ تلمیس ہے
تم سے یہ سب نعمتیں چھین جائیں گے
تمکو دیکھا تا ہوں لپٹا ایک شجر
بولا بھلائی کو تمہاری یقین
بسکہ خوش آواز ہو گانے لگا
کہ میں تمہارا ہوں یقین خیر خواہ
کھایا قسم حق کی وہ ہفتاد بار
اور بیاں لذت کا کہنے میں بڑا
وہ نہیں معذے میں گیا تھا ابھی
کیا میں تجھے منع نہیں تھا کیا
اور بھی سو گندم کھایا تری

بس لگے رہنے کو بہ فرح و طرب
بس وہ زمیں سے وہیں پرواز کر
تا کوئی باہر نکل آئے وہاں
بولا ابلیس اس سے کہ میں تھا ملک
دیکھنے سے تاکہ وہ نعمات سے
جس سے نہ بوڑھا ہو نہ بیمار ہو
بولا وہ طاؤس کہ طاقت نہیں
سانپ کے طاؤس بشارت یہ دے
سانپ کہا کیوں تجھے لیجاؤ نہیں
کھول تو منہ اپنا وہ کھولا دیا
چاہے کہ دور اسکو کریں خلد سے
رونے لگا جا کے وہ آدم کے پاں
بولا نہ ہائے لئے روتا ہوں میں
بول کے اس طرح چلا وہ گیا
کھاؤ گے گراس کو تم بے ٹیکنام
رو برو اس شجرہ گندم کے پا
سننے کی رغبت ہوئی حوا کو جب
گریہ گہوں نوش کریں غیر شک
دھوکا قسم پر وہ بھی پائے میں
منع جو فرمایا تھا آدم کو رب
اُپرے جو جنت کے نہیں تھے
حضرت آدم کے یوں عرض تب
میں یہی سمجھا کہ تھے نام پر

آدم و حوا وہاں از حکم رب
پہنچا ہے جا جلد و خسلد پر
کرتا ہوا سیر ز دا جنت
دور عبادت نہ تھا اُن یک
رغبت طاعت ہو زیادہ مجھے
خلد سے باہر بھی نہ ہو تو کبھی
تا تجھے لیجاؤں بہ ظہریں
لاکے ملایا ہے پس ابلیس سے
خلد کے املاک نگہبان ہیں
بیٹھا وہ ملعون تب اس میں نہاں
حکم کیا اُن کو تب اللہ نے
پوچھا کہ کیوں روتا ہے کہہ کر
تخم الم دل میں یہ روتا ہوں
بات کا یہ اُن کو خوش کیا ہا
جیتے رہیں شل ملائک مدام
جاتی تھیں حوا جو کہیں نہ گھلا
جھار کے نزدیک گئیں آہ تب
تم ہوں زن و مرد مقرر ملک
توڑ کے دو خوشے ہیں کھائیں
بھول گئے حضرت آدم وہ تب
آپس ہی آپ وہ گرنے لگے
اے مے خلاق مجھے آہ اب
جھوٹی قسم کھائے نہ کوئی سحر

سر پہ صغی اللہ کے تواج تھا
جبکہ نظر آدم و حوا کیے
ہوتا تھا دور ان سے ہیں وہ
ہو تو نگا عاصی میں تے سایہا
حق کہا رنج و کدورت یہ سب
اور وہ جنت میں رہے ہر شجر
حق نے کہا اس کو کہ تو کیوں بنا
اُسے نظر ہے مری اے کو دکا
پہلی ہے سارے شجر بے گما
اور کرامات و خواص و گر
عود کے تب جھاڑ کو حق نے کہا
پر تو بلا حکم دیا جب مرے
بعد ازیں حضرت رب اللہ
انکو اور اعدا کو بھی پس انکے سب
ہوئے صغی لطف کے امتیاز وار
مجھے ہوئی سہو سے زلت صد
کھینچی فرشتوں نے پکڑا تھیں
مجھ پہ تو کر رحم اے رب رحیم
پھر انہیں کھینچے ہیں ملک انور
نسل سے ہو دینگے نرے انبیا
انکی نور کست سے اے رب الورا
پھر انہیں کھینچے ہیں ملک انور
انبیا میں ٹھہراؤنگا اس مخلص

مشرق میں کے وہیں اڑھ گیا
آپ کو پائے میں برہنہ ہوئے
ایک شجر سے لگے جب موئے سر
تب کہا آدم نے اماں اماں
شامت عصیا سے تیری ہی
مانگتے تھے برگ کریں تانستر
تب وہ شجر عرض خدا سے کیا
اسکو تو ضائع نہ کرے زینہار
لاتے ہیں اول ہی یقین کلبا
پتھن کی تفسیر سے معلوم کر
برگ تو جب میرے صغی کو دیا
آگ میں مبتلا نہ تھکھو رکھے
حکم یہ جبریل امیں کو کیا
خدا سے دنیا میں لجا جلد اب
کہنے لگے اے مے پروردگار
مجھ کو نہ کر جنت داوی سے دو
تب وہ پکڑ دوسرے شجر کے تنیں
دور نہ کر مجھ کو زوار عیسیم
آہ پکڑ پھر بھی وہ دوسرے شجر
انہیں کئی ہونگے شعل باصفا
بخش مجھے اور یہ پہا ہے لجا
عرض کئے تب وہ پکڑ ایک شجر
اسکا پس میرا بیچ جلیل

جلد تر آہینچ کے روح الایں
پس ہیں لگے دوڑے غیرت آہ
بوجے تب آدم کہ مجھے چھوڑ دے
آہ برہنہ ہوں اے رب تدبیر
حضرت مولا سے یہ سنکر جواب
برگ نہیں کوئی شجر بھی دیا
گرچہ ہے آدم سے ہوا اب گنا
حق کہا اس جھاڑ کو تب کر پسند
میوہ تو پہلے ہی مگر لائے گا
بعض روایات میں وارد ہوا
خلق کو خوشبوئی سے تیری نما
تیرے خوشبوئی نہ ہوو گیا
جبکہ کئے آدم و حوا گناہ
حکم فرشتوں کو کیا دو کلال
تو یہ قدرت سے بنایا مجھے
اور یہ درگاہ سے آیا خطا
عرض لگے کرنے کو پھر راز راز
پھر یہ ہوا حکم زرب و دود
رونے لگے زار کہے اے خدا
دونگا میں ادیس کو عالی مقام
پھر ہوا یہ حکم ہے درگاہ سے
کیا تو نہیں میرے وعدہ کیا
اور ہوتی نسل سے مٹنی کلیم

انکی کمر بند کو کھولے دیں
لیتے تھے جس جھاڑ کی جا کر نباء
جھاڑ کہا چھوڑوں اگر میں مجھے
شلاج شجر میں بھی ہوا ہوں اسے
آہ کئے رونے لگے میں شتاب
جھاڑ سے انجیر کے آخریلا
پر تو دیا پہلے اُسے عز و جاہ
بخشنو نگا میں تھکھو کر اما چند
پہل ہی ترا پہلے نظر آئیگا
برگ دیا ان کو شجر عود کا
جان معطر میں رکھو نگا ملی
آگ میں جلنا ہے نہ تیر جی
انکو نہ جنت میں ہو جا کیناہ
جھاڑ سے آدم کے چھوڑ دیا
سجدہ فرشتوں کو کرایا مجھے
کہ مرے بندے کو لجا وشتاب
تیری جدائی سے ہونیں بقرار
کہ مرے بندے کو لجا و زود
مجھے تیرے وعدہ کیا کیا نہ تھا
نوح کو طوفان سے دو نکا اما
جلدیہ بندے کو لجا و مرے
نسل سے ایک تیرے بی لاؤنگا
اس سے کروں بات بشان عظیم

آدم صغی ہر شجر سے نباء مانگا

جہاں میں ہو

آدم و حوا کو نبوت سے نباء کا حکم ہوا

آدم علیہ السلام حضرت کا وسیلہ لانا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آدم کو جنت میں لے کر لانا

انہی تو برکت پس لے کا ساز
کھینچنے ملک اور انہیں آن کر
کہ میں کروئل سو تیری عیلا
اسم شریف اس کا محمد رسول
تب کیا یہ حکم ملا ملک رب
حضرت آدم کو ہوا حکم تب
اور بے تیرے روئے زمین
حق نے کہا ہاں کہ تجھے لاؤنگا
پوچھے ہیں جبریل سے آدم صغی
پوچھا ابد کیلے یا چند روز
حضرت آدم کو ہوا پھر الم
بولے عیسیٰ میں لے باصفا
روح میں نے کہا تب آہ آہ
آہ سے حضرت آدم یہ جب
پس کہا آدم نے کہ لے جبریل
پس وہ مخاطب ملک سے تمام
عاصی عالم نہ کہو میرے تئیں
یعنی یہ جنت سے اتار دے بھی
کہے جدا ان کو سب ایک گر
ہندیں آدم نے کیا ہے نزول
اور وہ طاف جس میں گرا
حق کہا اب تم بھی با یک گر
حضرت آدم کو وہاں چھو تب

رحمت و شش سے مجھے اب تو
آہ پکڑ دو سرا پھر اک شجر
شاہ رسل خاتم پیغمبر اس
خلق سے سب اسکو کیا ہو قبول
نرمی کر دم مے بند ہے اب
جائے مے بندے زمین پر تو اب
قصر و عمارت بنے ہر کہیں
لطف و کرم تجھ میں فرماؤنگا
مجھکو لجاتا ہے کہا لے انہی
بولایہ معلوم نہیں ہے ہنوز
ورد پہ درد اور ہوا غم پر غم
سارے سموات میں رسوا ہوا
جائے آدم تری بولے گناہ
رونے لگے درد سے اس قدر تب
چھو مجھے اور زوری دے تو دل
بول کے یہ کرنے لگے ہیں سلام
آہ یقیں عاصی ناشی نہیں
آدم و حوا کو وہ تینوں کو بھی
بھیج دو دنیا میں تم اب جلد تر
کوہ سرانڈی پہ زار و ملول
کوی کہے کابل میں گرا ہے وہ
ایک میں دوسرے کے عدو و سب
قصہ کئے جانے کا جبریل عجب

پھر یہ ہوا حکم زد گاہ رب
عرض لگے کرنے کو زور و کتب
پس وہی دیشان ہے میرا اب
یمن سے اب اسکے بفضل عظیم
لایا مر پاس وہ اس کو شفیع
اس ہی لئے میں تجھے پیدا کیا
عرض کئے تب میں جاتا ہوں اب
خلد سے باہر ہوئے آدم میں جب
بولے لجاتا ہوں وہاں میں تجھے
پوچھے کہ پھر کون ہے ہر مے
ایک وہ دوست سو فرقت ہوئی
بارے میں پر بھی فضیحت نہ کر
اوض سما کیا ہے رعش بریں
جسکا بیان آئے نہ تحریر میں
تا میں فرشتوں کو دلع اکبروں
آہ کہ ہوتا ہوں نہیں تم سے جدا
پھر ہوا از بار گہ کسب ریا
یعنی کہ اس سانپ کو طاؤس کو
حکم بجائے ملائک تبھی
حضرت حوا بہشت بریں
ایلیہ میں بنیسیں گرا لے میا
سانپ میں انسان شیطاں میں
عالم تنہائی پر اپنے ہیں

جلد لجاؤ مے بندے کو اب
کیا نہیں وعدہ تو کیا تھا اک رب
صاحب قرآن ہے میرا صیب
رحم تو کر مجھ پہ لے رب کرم
جسکو دوعالم میں ہے شرافت
کہ تو زمین پر ہو خلیفہ مرا
کیا تو مجھے پھر یہاں لائے اک رب
روح میں بھی ہے ہمراہ تب
کہ ہوا مخلوق تو جس جا سے
بولے گیہوں جو کہ کہلایا تجھے
دوسرے دشمن سو بھی قرب ہوئی
دے نہ کسی کو یہ گنہ سے خبر
پھیل گئی تحت ثریٰ تک تئیں
عرصہ تحریر نہ نقہ بریں
کہ نہیں معلوم کہ پھر کب ملوں
خیر کرے خیر کرے اب خدا
اِحْبَبُوا مَنِّي مَنِّي جَعَلْنَا
اور وہ ابلیس کو مایوس کو
جلد وہ دنیا میں گئے ہیں سبھی
آن کے جدے میں گئی ہیں تئیں
سانپ گراں کے در صفہاں
اس ہی لئے دشمنی ہے جانیں
حضرت آدم ہو بہت ہی خراب

بولے مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب جان لے تو ہم وہی کرتے ہیں کہ روئے لگے کہنے لگے اے خدا خاک اٹھا سر یہ وہ تر ڈال کر آہ وہ سہ صد برس لے اہل لاند مسعودی اس طرح کہا ہے ہم پیدا ہوئے اشک سے آدم کے جا حضرت خوا کے مگر اشک سے نورِ محبت کا وسیلہ کیا	آہ چلا جاتا ہے پھر آئے کب حکم کرے جو کہ خدا لے انام میری کند جبریل نے پروا کیا گریاں ولزراں تھے یہ خوف و غم غدر کار کہ سرزمینِ نباز خلق کے گرجے ہوں آنسو نام عود و طربندل سوٹ لے گیا لونگ بھی اور گرم مصالح ہوئے توبہ کیا عفو کی مانگی دھا	تب وہ کہے ہم ہیں خدا کے ملک بول کے اس طرح گئے بر سما چھوڑ دیا مجھ کو وہ تنہا یہا اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو خوف سرتے تھے بہت سیکر حضرت آدم کے ہوا آنسو نام اور بھی انواع کی خوش بو سیل گذرے میں جب نہی برست میں توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال	بندہ حامی ہے توبہ شب و شنگ درد و غم آدم کا زیادہ ہوا تو ہو مے علاق اب تھریاں خوف سے قہار کے بیجاں ہو اور نہ نظر کرتے تھے بر آسمان آیا ہے اخبار میں کہ سکویا د پیدا ہوئیں روئے زمیں پر عیا بعد از اس آدم نے بہت عجز یہ کلمات اُنکے دیاد میں ڈال
---	--	--	--

ذُنُوبًا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ سورہ اعراف

اس کو پڑھا حضرت آدم نے جب ایک بجے آدم سے وہ زلت ہوئی تم تو نہراؤں سے گناہاں کریں	بخشید یا حرمت احمد سے رب باعث ایں کربت و رحمت ہوئی آرزو جنت کی بھی دل میں دھریاں	منکر کرو عفو کر دو بھائیو سہو جب یک ہوئی زلت صدد توبہ کرو اپنے گناہوں سے آہ	حق سے ڈرو خوفِ خدا لائیو انکو کیا حق نے ہے جنت سے دو رو رو کرو عجز بدرگاہ رب
--	--	---	--

لمعہ کعبہ یا قوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدم ہند کج حج کو جانے کے بیان میں

حضرت آدم کو غرض کار ساز عرش کے اطراف ملک جس طرح اور وہ زلت تری مغفور ہو بند سے تب انکو ملک با شرف ان کے میان دو قدم راہ بھی دانہ یا قوت ہے ایک گھر اور میں در اس کو لگے خوب قصہ آں کعبہ عجیب غریب کوہ پرفات جب چڑھا	خلعت بخشش سے کیا سرفراز کرتے ہیں کہ تو بھی طواف اس طرح حج ترا مقبول ہو مبرور ہو لیکے چلا کعبہ اشرف طرف ہوتی تھی طے ایک شب روز کی بھیجا ہے جنت سے خدا نوبت ایک در شرفی ہے غریب دگر آئینا گر جا ہے خدا عنقریب حضرت خوا بھی ملیں اس سے	حکم یہ فرمایا پھر ان کو خدا اور وہاں کر تو نماز و دعا بھیجا ہے تب ایک ملک کو خدا راہ میں جس جا وہ اترتے کہیں پہنچے ہیں کعبہ کی زمیں پر وہ جب خانہ کعبہ کے ہی مقدار ہے ہے وہی کعبہ بنوئے اہل دل روح امیں آن کے آدم کو تب برسوں سے آدم کو تو بھی ڈھونڈ	کعبہ کو جا کر تو طواف ابادا تاکہ ہو مقبول تری التجا تا انہیں کعبہ کو تباہے لجا ہوتی تھی سر سبز وہاں کی زمیں دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جگہ تپ اس میں قنادیل پر انوار ہے پہلے نمودار ہوا پر زمیں حج کے مناسک جو ہیں سکھلا کر جانیاؤں روئے ہے اگر ملیں
---	---	--	--

حضرت آدم کی گریہ و زاری و قبول توبہ

حضرت آدم کی کعبہ یا قوت نازل ہونا

انگی جدائی سے تھا آدم کو غم مغفرت حق ہوئے شادماں بولا مجاہد نے کہ کوئی دواب کعبہ اقدس کے سوائے میاں ہو گئی اولاد انہوں کو کثیر جنتی تھیں محل میں یکے پر باندھنے آدم تھے نکاح لے میاں حضرت آدم سے محمد کا نور حضرت آدم غرض اس طرح سے منتقل اب تیرے میں ہو چکا اور وہ ممتاز رہیں از نکاح یونہی وصیت تھی وہ جاری کرتار با نقل بفضل خدا آئی روایت ز عسکری ولی حضرت آدم کے زمانے سے	خوش ہوئے جب دونوں ملے ہیں ہم حکم سے پھر آئے بہ ہندوستان انگی سواری کی رکھتا تھا تاب جنت ماوی سے جو آیا تھا جا ہن سے کسی ہے یہ جہاں غلیر اور بھی یک نہ تر روشن گہر یونہی ہوئے دو دو ولد انکو جا ثیث پیسیر میں کیا ہے طہو ثیث پیسیر کو وصیت کئے کر تو بہت اس کی حفاظت سدا کہ نہ لگی ان کو ہو بوجہ سفاح در ہمہ اجداد رسول خدا حق ہی نگہبان تھا اس کا سدا کہ کئے ارشاد پیسیر جلی عصر تلک بھی مے مانباک	دونو بجالائے ہیں شکر خدا ہند سے آدم نے پیدا وہی جا کہتے ہیں اس وقت برائے نہیں آدم و حوا بہ سرور و طرب نقل ہے اس طرح سے سن اکثیر لڑے سے یک محل کے باخبر ثیث کو واحد ہی جہی وہ مگر اس ہی سبب پائے تولد وہ ایک نور شہنشاہ رسل کے پسر پاک ہی عورت میں سکور کھیں ثیث بھی ایسا ہی وصیت کئے پاک ہی اصلاست وہ نور جان	اور دونوں مل کے کئے حج ادا کہتے ہیں پچائش کئے حج ادا شہر عمارت نہیں تھے کہیں جو کہ سرانڈیپ میں رہتے تھے تب حمل لے حضرت حوا کو میس جانے باختر محل دگر کہ ہے وہی جہ شہر بحر و بر نور و تاد میں نہو شترک جو تھا پشانی میں مے جلوہ گر یعنے وہ عورت موقد رہیں اپنے پسر کے تئیں تاکید سے پاک ہی ارحام میں درہر زما
--	--	--	---

حضرت تو ایک ہیں محل

حضرت نور آدم کی پیشانی پر جلوہ گر ہوتا

نور پاک نبی پاک اصلاست پاک حال میں منتقل ہوتا

سوتے تھے دو شعبے جہاں بیچ جب اور دلائل میں یقین یونیم مجھ سے کہا روع ہیں نے بخیر اور بنی ہاشم سے بھی بہتر کہیں آیت قرآن کی یہ تفسیر میں ایک نبی سے بہ نبی دگر یونہی رسولوں میں آیا سدا	شعبہ بہتر میں میں رہتا تھا لایا روایت صحیح اے سلیم شرق سے تا غرب کیا میں کسکی بھی اولاد کو پایا نہیں لایا ہے اس معنی کو تحریر میں لایا ہے حضرت کو خدا نقل کہ تا بہ اسمیل ذبح خدا	کہتے ہیں یوں عائشہ پاکذات پس میں محمد سے تو فضل بڑا اور بنی ہاشم وہ شہر ناسر کا الذی یرثک حین تقوم وقلبک فی الساجدین وہ کئے ماں باپ اپنے خلو سرور عالم کے تھے اجداد جو
--	--	---

تھے وہ بھی حسب نسب میں نفیس یونہی سبھی شاہ کے ناوالدین نفی کئے بعضے بھی بعضے ثبوت لکھکے وہ دوفر تو کئی نفی ثبوت سرسبر اس بات میں اس امر کے شراح مشکوٰۃ جو ہے دہلوی لیک سے پائے ہیں متاخرین میں نے بابت ہمیں مدعا معتبرین کے بھی ہیں ہمیں جواب قوت اگر کئے نہ وجہ ثبوت	ہتے تھے وہ عصر میں اپنے رئیس صاحب توحید تھے بے ریب و تک اور کیا بعضوں نے سجا سکوت کہتا ہے افضل ہی یہاں ہے سکو لکھے رسالے کئی تحقیق سے کر کے وہی نقل دلائل قوی حصہ انکا ہی تھا بیشک یقین دیکھ رسالہ ہی جدا ایک لکھا دیکھ کہ نافع گماں ہوتے تبا بارے یہاں کر تو اوبے سکوت رکھے قلم اس بحث سے تو اعترا	صاحب توحید و مسلمان تھے ہے مگر اس مسئلہ میں اختلاف عالم علامہ عبدالعزیز حافظ و علامہ سیوطی نے بھی اور سوان کے بہت عالم بولا احادیث ثبوت لائے ہیں پاکے دلائل کو لکھے وہ بجا نظم ہے تو عیقول اس کا نام جب اقاویل میں ہے اختلاف حداد سے نہ بڑھا تو قدم پس سر مطلب یہی اب باز آ	دین براہیم میں فی شان تھے تین میں مذہب یہاں جان صاحب عارف فہامہ عبد العزیز لاکے بہت سی سندیں سن قوی لئے دلائل ثبوت ایمیا گرچہ نہیں پائے ہیں متقدمین خیر جزا دیوے انہوں کو خدا ایمیں میں اسناد ثبوت ہم یس تو نہ کر نفی کا ہی اعتراف حال ترانا ہو خموشی سے کم
--	---	---	--

نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبین ابراہیم پر بھی منتقل ہونا
پیشانی پر اسمعیل کے پھر ابراہیم ہاجرہ اور اسماعیل کو مکے میں لا کر چھوڑنا اور زمرہ خط ہر ہونا

نقل ہے وہ نور رسول خدا یمن سے اسکے ہی نہیں کار ساز یمن سے اس نور مقدس کے رہا اہلیہ دو آپ کی تھیں بامعنا ان کی پیشانی پر محبت کا نور رنگ بہت لانی وہ ہر جگہ اسی جگہ بیچ بجا چھوڑ دو پتیا تھا تب دودھ بیچ خدا تب ہو براہیم سوار براق کعبہ یا قوت زوار جنماں	نقل جو کرتا رہا در نسبیا منصب خلعت سے کیا سرفراز نار وہ گلزار کیا ان پر تب ایک تو سارہ تھیں دگر ہاجرہ فضل سے مولائے کیا ہے ظہور دیکھ سکی ہی نہیں اس کو در جس میں عمارات و زراعت نہ ہو سن وہ براہیم تامل کیا ساتھ لے دو نو کو وہ ابا وفاق واسطے آدم کے جو آیا تھا جا	جیکہ براہیم کی پیشانی پر آہ انہیں کا فر نہ رود بعد براہیم غلیل کریم ہاجرہ خاتون کے شکم سے خدا سارہ جو تھیں لا دل اور انکو تب لوے براہیم کو اس طرح تب اور نہ پانی کا بھی نام و نشاں وہی براہیم یہ کی تب نزل جلد نکل شام سے پہنچے بہم نوح کے طوفان میں بحکم خدا	نور مقدس وہ ہوا جلوہ گر ڈالا ہے جب آگ میں مردود شام میں جب گئے ہیں عقیق جیکہ اسماعیل کو پیدا کیا تھی نہ امید کی بھی پس اپن ہاجرہ اور اس کے پسر کو بھی اب تاکہ اسی ہی ہے وہ وہاں جو کہی سارہ تو اسے قبول آہ زمین حرم محترم ساتویں پھر جرج پہ جاتا رہا
--	--	--	---

باقی تھی یک ٹیک ہی اس کا پر ہاجرہ خاتون کو یہ نوشتہ دے ہاجرہ تب ہو کے بہت متیقار آہ یہ جنگل ہے بیابان ہے اور نہیں پانی کا بھی نام و نشا کچھ نہیں فرماتے تھے ہکا بوجہ تب کہے بی بی کو براہیم ہا کچھ نہ کہیں روٹ گئیں بھر ہاں	چھوٹا ہاں دونوں کو وہ نامور دونوں کو پس حق کے حوالے کئے پیچھے لگے چلنے ہو پس راز راز اور نہ یہاں مسکن انسان ہے کیوں میں رہوں آہ کیلی یہاں جاتے تھے خاموش وہ عالیجناب حکم ہے ایسا ہی مجھے حق کا جا بیٹھ گئیں آگے وہ طفل ہاں کر کے وہ منہ کعبہ اشرف طرف	بستہ کھجوروں کا بھی بیکٹ شک آب مکے کے اُن شت و بیابان سے کہنے لگے مجھ کو اکیلی یہاں اور نہیں جھاڑ کا سایہ کہیں اور غمِ اسل ہے یہ شیر خوار پوچھے میں پھر ہاجرہ با صفا حکم خدا کر کے سنے میں وہ جب دودھ پلانے میں لگے ہکو تب پس دعا کرنے لگے با شرف	ساتھ جولاے تھے وہ عالیجناب آپ نکل شام طرف چل دے چھوڑ کے فرماؤ چلے ہو کہاں آہ نہیں قوت کا مایہ کہیں کیوں میں اسے سمجھاؤ ہو کہاں حکم خدا آپ کو ایسا ہے کیا دل کو دے اپنے تسلی وہ تب غیب ہوئے اُن سے براہیم جب
--	---	---	--

وَبَنَاتِي أَتَيْنَنِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي سَرْجٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (سورہ ابراہیم)

ہاجرہ پاک کو حق کے غمیل پانی بھی خرما ہوا آخر وہ جب رونے لگے روتے لگے میں بخاک ہر طرف کرنے لگی میں نظر کوہ سے اتری میں وہ بس متیقار کوہ سے غمگین ہو آئیں اتر اتری ہیں پس کوہ صفا کردہ بطن میں دادی کے اسی خوف یونہی صفا کردہ یہ دل خگار اور وہ ہر بار بھی آٹھل پاس دیکھنے پر کہے وہیں چشم تر دیکھنے کیا ہیں وہ روح الہیں	آہ وہ نوشتہ جو دے تھے تفصیل تشنگی غالب ہے فی دونوں تب دیکھ یہ سینہ ہوا بی بی کا چاک تا نظر آئے انہیں کوئی بشر اور ہوئیں مَرَوَہ کے اوپر سوار اور چڑھیں کوہ صفا کیے اُپر دل میں انہیں خطرہ یہ آیا ہے ہاجرہ خاتون لگیں دوڑنے اترے بھی اس روز چڑھے سب اُپر دیکھ بہت سوتے تھے سکوداں ساتویں بار اُنیں جو وہ مَرَوَہ بچے کو پاس اپنے کھڑی ہیں	پانی بھی اور فرما دے لے لے لے آہ فریغِ الشریعہ بے تاب ہو دیکھ کے یوں طفل کو بخود ہوئے تا کہیں پانی کا وہ پائیں نشا اور لگے دیکھنے ہر سو وہاں چڑھتی تھیں کوہ پہ اس ہی قد دور رہونگی میں اگر طفل سے جبکہ پسر پر انہیں پڑتی نظر بین صفا مردہ یقین حاجیاں بار اخیر آئے وہ جب سینہ چاک ایک منادی سے سنے تب ندا مارتے ہیں اتری زمیں کے اُپر	آیا انہیں کام وہاں چند روز مضطرب و بے چین ہو بے خواب جلدی سے جا کوہ صفا چڑھے پر نہ کچھ اُن کو نظر آیا وہاں پانی کا پانی نہیں ہرگز نشا اپنا جگر بند تا آئے نظر اسکو دینے کہیں لیجا بیٹے کرتے تھے آہستہ زمیں پر گذر دوڑتے ہیں سہی لئے اے میا پائے پسر کو میں قریب الہلاک تھا یقین آواز وہ حبیب کا دوڑتے تب آئے وہ نزد لیسر
---	---	--	---

حضرت اسماعیل کے لئے آب زمزم ظاہر ہوتا

قوم جبرم کے میں اکبر بنا

زیر قدم انکے وہ دیکھے وہاں اپنے پسر کا نہ تو اندیشہ کر حشر تلک خلق ہزاروں ہزار ختمِ رسل جن کا محمد ہے نام بھرے یک شکستہ پانی تھی مثل چبوترے کے وہ ہر جگہ قصہ یہ کرتے تھے نبی حبیب باندھ نہ اطراف چوتروہ نشا توشہ نہ کچھ رکھتی تھیں جگہ اصل میں پانی بھی اے ہون اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں پائے مصیبت کوئی آوارہ ہو کہنے لگے دیکھ کے بائید گر ہم تو کئے بارہا اس جاگزر غیب یک چشمہ سوا ہے عیا چاہے اجازت کہ ہیں وہاں شرط کو یہ کہ وہ جماعت قبول اُنسے ہی پس مکہ بسا تو جا	پانی کا ک چشمہ ہے نکلا وہاں تیرا پسر اور بھی اس کا پدر اسکا طواف آکے کریں بار بار سلے رسولوں کا وہی ہوا مام کرنے لگا جوش و بس اور بھی پانی اُسی جا پہ نہر ہی گیا کہتے تھے اس طرح کی گروہ آب چھوٹی اس طرح کی گروہ آب حق نے وہ پانی میں اثر دیا رکھے مزہ شیر شتر کا یقیں بس یہی دونوں ہیں ہر تھو جا آئے میں سے وہ بیابان کو ہو وہ پرندوں کا اُسی جاگزر آدمی پانی نہیں آیا نظر عورت و بیک طفل ہیں بیٹھے یہاں دی ہے اجازت وہ انہیں شاد مام سب کوئی وقت وہاں آنزول باندھے عمارت کئی تہ وہاں پائے فصائیں ہیں شان جلیل	روح میں آنکھ سے غائب ہوئے کعبہ اقدس کی کر سینگے بنا نسل سے اس تیر کی پسر کے اے جا جب یہ بشارت کو سنیں ہاجرہ مٹی و پتھر بھی اٹھا جسد تر پانی کا یک چشمہ بنا وہ وہاں مادر مذہبوح خدا پر مدام چشمہ زمزم وہ یقیں لاکلام بھوک بھی اور پیاس کے دفع رو کرتے تھے پس نوش وہ پانی سدا بعد کئی روز کے اے باشکوہ رو برو کعبہ کے نظر جب کئے جسمیں ہو آبادی ذریعہ بشر بھیجے تب یک شخص کو لانے خبر پہنچی ہے ان لوگ کو جیت خبر یک وہ پانی کا یقیں اختیا اور امانی و مولیٰ کو سب قوم سے جبرم کے خدا کنج بیج فہم و راست میں ہو بے عیدل	ہاجرہ ہاتھ سے ندیہ سے حشر تلک اس کو رکھیں گا خدا ہو دیگا پیغمبر آخر زماں پھول سترت کی جنہیں ہاجرہ باندھ دے پانی کے اطراف پر چشمہ زمزم ہے وہی باقیں لطف سے رحمت کے ریتاں نہر رواں ہوتی زمین پر تمام خامیتیں ہر دور رکھے مثل دود ہاجرہ خاتون بھی ذریعہ خدا قوم سے جبرم کے نکل اگر وہ دیکھے پرندوں کے تئیں اُڑتے ہو اور بھی پانی ہے اس جگہ پر پس وہ کہا آکے تھیں دیکھ کر ہاجرہ خاتون سے ملے آن کر آپ ہی رکھے نہ دگر زینہار سنے لگے اپنے وہیں اطلب سیکھ زبان عربی بس نصیح
---	---	--	--

لمعہ حکم ہونا حضرت رب الجلیل کا ابراہیم خلیل کو فوج کرنے پر ابرہہ کے علیہما السلام

سال میں بھیا رخیل خدا چاشت کا ٹھکاتے تھے یہاں ہی عام شمی مذہب کی وہ شب ٹھوٹیں	یا کہ وہ ہر ماہ میں اے باصفا شام کو جاتے تھے وہ پھر شام خواب میں لوں دیکھ میں اپنے تئیں	شام سے خود ہو کے سوار براق سینہ سالہ ہو کر زند جب سوئے ہیں خود اپنے سر نہ پے آ	آتے تھے مکہ کے تئیں باوفاق آئے تھے مکہ کو براہیم تب ایک فرشتہ ہے معظّم کھڑا
---	---	--	---

حضرت ابراہیمؑ کے خواب میں فرشتہ کے کہنا
حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ فریاد کیا

سوتے ہیں پھر گود میں اپنے ذبیح
کہ یہ پسر کو لے خلیل خدا
کیا یہ یقین واقعہ رحمان ہے
باقی شب کو بہ دعا و نسا ز
تیسری شب کو بھی لایا پیام
خواب میں پس انکو خدا کے خلیل
بیٹے کی قربانی پر جازم ہوئے
جلد یہ فرزند کا تو دھوکے سر
پوچھی بجاتے ہو کہا اب اسے
حکم سے وہ چاقو رسن کو لے
راہ میں پوچھے اے میرے پدر
بولے مرادوست وہ ایسا ہے جا
پوچھے کہ وہ دوست تو نگر ہے کیا
پوچھے کہ وہ دوست اگر والا مقام
نقل ہے اے بیس سر اشتیقا
بولیں ملانے کو ہے اک دوست
باپ تو فرزند پہ ہے ہر ماں
سننے ہی یہ اس سے کہیں ہاتھ
سن کہ یہ مایوس ہوا وہ عین
بولے ذبیح اللہ جہاں ہیں کہیں
بولے وہ گر ہوئے یہ حکم خدا
سمجھے ہوئے شیخ کہ شاید یہ اب
سمجھا براہیم نے بے شک و شبہ

کہتا ہے تب یوں وہ فرشتہ صبح
کیجئے قرباں بہ سبیل خدا
یا کہ دعا بازی شیطان ہے
ہیں وہ گرا رہے بغض و دنیا
کہ کہا اللہ نے تجھ کو سلام
ذبیح کئے دروہ رب خلیل
ذبیح یہ دل بند کے عازم ہوئے
بال کرار راستہ اور شانہ کر
بولے ملانے مرے اک دوست
پوچھے کیس واسطے تب وہ کہے
مجھ کو بجاتے ہو کہاں دو خبر
کہ ہے مہتر از جہات و مکاں
بولے کہ ہاں ہے وہ تو نگر بڑا
کھائیگا کیا ساتھ ہمارے طعام
جا کے لگا کہنے کو باہا حبسہ
بولانہیں لے گیا اس واسطے
بیٹے کو کیوں قتل کریگا عیاں
ذبیح کا حکم کیا ہو خدا
پدر و پسر یکساں گیا ہے یقین
ذبیح پسر باپ سے ہوتا ہیں
میرادل جلان ہے اس پر خدا
ذبیح پسر پر ہے تمہیں حکم رب
آیا ہے اے بیس دینے فریب

میں ہوں ملک حق کا یقین لاکلام
خواب سے ہشیار ہوئے آہ جب
پس وہ اسی فکر میں حیران رہے
دوسری شب کو بھی وہی ملک
اور کہا اٹھ کے یہ فرزند کو
دسویں تھی ذبیح کی وہ آرا میں
صبح کو دسویں کے جوئے روز عید
اور کہا اس کو پچھا فاقہ
اور کہے فرزند کو اے من جن
مندیکے نزدیک میا باں میں
دوست کی مہمانی کو بولے اجا
چرخ کا ایوان ہے بنایا وہی
ملک بھی ملکوت کے سرو عیاں
بولے کہ کھانا نہیں کھاتا ہوں
کہ ترے فرزند کو لے باخبر
ذبیح اُسے کرنے مگر لے گیا
بولایہ سن کہتا ہے اسکا پدر
ہم تو دل جاں سے کر گئے قبول
بولایہ سر سے کہ یہ تیرا پدر
کہنے لگا سن کے وہ ملعون تب
الشیبہ بھی مایوس ہوا وہ ذلیل
آپ کو بولا سو فرشتہ نہیں
پس وہیں یک سو وہ نعرہ کئے

لایا ہوت حق کی طرف سے پیام
فکر و تردید میں پڑے میں عجب
اور بہت مضطرب و ترسان رہے
وہ ہی کہا خواب میں شبہ و شک
کیجئے قرباں یہ دل بند کو
پایا براہیم نے پورا یقین
ہاجرہ خاتون کے وہ سعید
حکم بجالائی وہ سب ہاتھ
ساتھ لے اٹھا تو بھی اور اک سن
چل تو لے فرزند کہ قرباں کریں
پوچھے کہ اس دوست کا گھر ہے کہا
فروش زمین کا ہے بچھایا وہی
سارے خزانے ہیں اسی کو بچھا
سارے خلائق کو کھلاتا ہے وہ
بول کہاں لے گیا اسکا پدر
بولی ہیں یہ سن کے اُسے ہاتھ
حق سے ہوں ماموس ہیں ذبیح
ایک سرسبز نہ کرینگے عدول
قصہ کیا ہے ترے ابن نبی پر
زعم ہے اس کو کہ ہے یہ حکم رب
کہنے لگا جا کے بہ نزد خلیل
بلکہ وہ بولا سوئے شیطان یقین
رفع وہ ملعون کٹے نہیں کر دیے

جبکہ براہیم چٹھے کوہ پر
کہنے لگے دیکھو جس حکم ربی
عالم رویا میں دیکھا نہیں
ہوئے سہیل ہے گر حکم رب
پس کہے اے باپ جو حکم خدا
صبر کرو ذبح یہ میرے یقین
چھوڑ کے دنیا کی سبھی لذتیں
ہوتی اگر اس مجھے طسلیع
ہوئے پھر میری طرف سے سلام
اور کہے باپ کو اے با صفا
تانا محبت مری غلبہ کرے
حق کی طرف لائے وہ روکیانہ
میں ہوں گنہگار مجھے دیکھا
فصل اپنے اے رب العلام
دیکھے سب کھولے ہیں بالفک
اور بدرگاہ خداے ودود
کہتے ہیں اس طرح ملائکہ رب
رحم وہ دونوں پہ تو کر اپنے خدا
سوکے بہت بخود بے قنیا
جن ملک اور خوش و طیبہ
آپکو جو حکم کیا ہے خدا
آہ پس کو وہ سلائے ہیں تب
ذبح تری راہ میں گئے اسے

ذبح کرنے ناکہ انہیں جلد تر
ذبح کرے ایک نبی کو نبی
ذبح کیا بہر خدا تیرے تئیں
اسکو قبول میں دل جلا ہے اب
آپکو ہے جلد کرو اب ادا
مجھکو بھی بس پاؤں ڈاز صابریں
پاؤں گنا جنت کی بہت نعمتیں
کرتا تھا مادر کو میں اپنی دواع
اور انہیں پہنچاؤ یہ میرا پیام
باندھو اب جلد مروست پایا
ذبح بھی تب کرنے سکو گے مجھے
جلد پر سے ایک دو گنا نہ نماز
اور یہ لڑکا ہے یقین بے گناہ
دے تو مجھے صبر دین استلا
دیکھتے ہیں ہو متخیر ملک
کرتے پرندے ہیں ہوا میں سجود
سرسبز میں ایک پیمبر ہے اب
ریح و شفت سے انہوں کو کچا
روئے یہاں تک ہیں تیرا نرا
رونے لگے دیکھ کے اے شاہو
جلد تر اب کیجئے اس کو ادا
خلق پہ ہاتھ انکے پھرے میں تب
خواب میں جو حکم کیا تو مجھے

آئے ہیں لڑے میں میں فلک
نورے براہیم غلیل اے سپر
حکم ہوا مجھ کو ہی خواب میں
کہتے ہیں مسرور ہے اس قدر
آگ میں ڈالا نہیں نمود جب
ہوتا ہوں ماں باپ گرجہ جدا
آہ وہ پھر کہنے لگے باپ سے
خیر مرا خون بھرا ہے یہ سن
میری جدائی یہ نہ غم کیجیو
اور مے ذبح کے بھی وقت پر
سن یہ براہیم ہے اشکبار
کرنے لگے عرض زرب کریم
بخش مجھے اور اسے اے خدا
بعد لگے کہنے اے میرے پدر
دیکھ تعجب سے ہیں بقیار
آئے ہیں لڑے میں پہاڑاں تمام
ذبح اسے کرنے تھے نام پر
جبکہ براہیم سنے یہ کلام
ارض و سما اور پہاڑاں بہم
پھر وہ لگے کہنے اے حق کے غلیل
چاقو کو یوں تیز کرے تب غلیل
اور کے عرض کہ یہ اے خدا
نیت صادق ہو یقین اسکے تیرے

رونے لگے ساتوں سما کے ملک
نور بصرے مے لخت جگر
کہہ تری کیا ائے ہے اس شب
دیکھ لگے کرتے تعجب پدر
صبر کئے تب ہوا خوشدوب
جاتا ہوں لیکن بہ حضور خدا
آئے موجب گھر سے لے باہر مجھے
دیکھو لجا اس کو تم اے پدرین
راضی رضا پر ہی خدا کے رجو
کیجئے چہرے پہ نہ میرے نظر
آپ کو باقی نہ رہا خستیار
بخش بڑھاپے پہ سرے کریم
بعد ذبح اللہ نے کی یہ دعا
کیا نہ کیے چرخ کی جانب نظر
کرتے ہیں تسبیح خدا بار بار
ہم سے ہیں اقرب کر دین کلام
سر پہ کھڑا اس کے ہمیر دگر
ان کو گلے اپنے لگا وہ ہمام
عش بریں کر سی لوح و قلم
وقت نہیں ڈھیل کیجئے نہ ڈھیل
شعلہ آتش کے سوئی وہ شیل
لخت جگر نور بصر ہے مرا
ذبح تری راہ میں کرتا ہوں

حضرت اسماعیل باپ سے وداع ہوتا

قصہ ذبح اسماعیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

دعا سے ابراہیم علیہ السلام وودع
چاقو کا حلق اسمعیل پر نہیں چلتا

فتح میں اس کے لئے رب بخیل	مجھ کو عطا کیجئے صبر جمیل	چاقو کو پھر حلق پسر پہ رکھے	اور یہ اس وقت دعا بھی پڑھے
بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَآخِرَتِي وَعَدِي فِيهِ يَوْمَ لِقَائِكَ ترجمہ یعنی فتح کرتا ہوں نہیں نام سے اللہ	تعالیٰ کے اور رکعت سے اس کے لئے پروردگار قبول کرے اور وعدے کو میرے جواں میں ہے روز قیامت میں پورا۔	منہ کو لگا منہ سے وہ دلبند کے	تجھ کو دواع آہ میں کرتا ہوں اب
عرض کئے باپ سے وہ ذوالوقر	کیونکہ مجھے خوف ہے اس بات کا	راضی قضا پر ہوں تری قبول	کھول دو اس وقت مے دست دیا
آنکھوں تک ایک اپنے پی بیاندہ کے	حلق پس نہ چلی تھی ابھی	آئے شتابی سے وہیں جبریل	پدر سے پھر عرض کئے باادب
حلق پس ایک چلائے خلیل	وہی براہیم کئے بار بار	غم گئی لیکن وہ چلی ہی نہیں	کرتے ہو یوں مجھ پر غضب کئے
بولے اے حکم نہ حق کا ہوا	سنکے یہ حیراں سے وہ باصفا	کردیا ظاہر ہر گلوئے ذبیح	تب یہ نہ آئی زرد گاہ رب
خواب میں دیکھے تھے خلیل اس منظر	اس ہی لئے خوش ہے یہ آئی ندا	اور پشیمانی پہ وہ بوسہ دے	روز قیامت میں ملا و یگار
کیجئے اب صبر اے میرے پدر	ہوؤں عقوبت میں کہیں مبتلا	فتح مرا میں نہیں ہرگز ملول	نایا طاعت مری دیکھے خدا
حلق پہ فرزند کے چاقو رکھے	حکم ہوا روح امیں کو تبھی	پھیر دے اس کو زور دست خلیل	اور یہ چاقو کو کرو تیز اب
پھیر دے چاقو کو پھر جبریل	تب بھی چاقو نہ دھنسی زینہار	غصے سے پھینکے ہیں اسے بریں	کیا مری تقصیر ہے فرمائیے
بولی وہ چاقو اے خلیل خدا	کیا ہے دریں باب رضا خدا	اس لئے چاقو نہ چلی اے فصیح	راست کیا خواب کی تو اپنے اب
فتح پسر کو وہ کئے میں فقط	خواب کو تو راست اپنے کیا	اور گئے اپنے لگا کر وہ نیک	بولگے یہ ابرسا روئے میں وہ
کیجئے تعجیل بہ فرمان رب	بعد ازیں پھر عرض کئے اے خدا	بعض روایات میں آیا ہے جا	پدر تب اس بند کو کھولے ہیں
بول کے تکبیر خلیل اے امیں	جلد براہیم کے تو پاس جا	زور بہت گرچہ کئے وہ ادا	تیز کئے خوب اسے وہ وہیں
بولے ذبیح اللہ براہیم سے	زانو کو پھر قبضہ یہ اسکے رکھے	چاقو کو اللہ نے وہی تب زبا	آپ کو جب آگ میں ڈالے یقین
حکم ہوا مجھ کو بھی ہفتا بار	ایک روایت ہے کہ پروردگار	دوسری روایت ہو کہ کٹنا بھی تھا	صاحب تفسیر حسینی یہاں
پر نہ بہا خون وہ دلبند کا	حق نے کہا پس بخیر اللہ حسین	بولے اے فرزند سلام علیک	اشک سے منہ اپنا بھی دھوئیں وہ
اور نہ کرو سہیں ذری ذلیل اب	نفس کو اپنے میں کیا ہوں فدا	بولے وہ اے باب مرے مہرباں	منہ کئے دلبند کا سونے میں
حلق پہ چاقو کو چلائے وہیں	چاقو کا منہ پھیرے اے باصفا	یہ نہ کٹا ایک سر سو گلا	شعلہ آتش سے بنی وہ یقین
حلق میں نوک اس کی دھنسا دیکھے	اور اسے دالے ہیں بہت زور سے	صاف یوں کہنے لگی اُس زبا	کسلے وہ آگ جلائی نہیں
تانبے کا اک حلقہ بہت اتوار	لیک اسی وقت وہ منہ بھی تھا	نقل کیا ہے روایت کیا	پس وہی بیداری میں ظاہر ہوا
بعد کہا اس کے بلاؤ مبین			

یہ کہہ کر حضرت ربُّ الٰہ اورا
جبکہ براہیم دریں ابتدا
یعنے وہ فرزند کے بدلے خدا
ہکتے میں جنت کا جو ہے مغزار
پاں براہیم کے وہ اکھڑا
اور کہا چاہے تو نو کو دے
حشر تلک جتنے کہ ہو مومن

نیکوں کو ہم دیتے ہیں یونہی
راست ہی نکمے میں نشانِ عطا
دنبہ جنت کو روانہ کیا
اس میں چھ سال پرانھا لائے
اُس کو براہیم نے فرماں کیا
جلد وہ مقبول کو لگا خدا
بخش لے اب سب کو بہر عطا

اور براہیم سے ستر و عیسا
فضل سے تب اپنے خدا کے کریم
نقل ہے ہائیل جو قرباں کیا
لئے ہیں ایک پل میں اسے جبریل
روح میں جلد نب لے ارجمند
انکا سر پاک زمیں پر ہی تھا
حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول

تعاویہ بڑا حق کا یقین امتحاں
بولاً فدیۃ بذبح عظیم
ہے وہی دنبہ تھا جو کبھی خدا
فدیہ کے خاطرہ بنابِ غیب
ابن براہیم کے کھولا ہے بند
ہاتھ اٹھا اپنے کئے یہ دعا
تیری دعا جو ہے سعادت شہول

لطیفہ شریفہ

ذبح عظیم اس کہہ ہے جو رب
بحرِ امامت کا دریا بہا
بولے کیا اس کا ہے مجھ کو سبب
تیرے پس میں ہے یقین سکاں
سن یہ براہیم نے چاہا ہے
دیکھے ہیں تب سید عالم کو
اپنے اچھا میں نے شہر میں
بولے محمد کا نواسا ہے یہ
میسے پس سے بھی ہے زانو
پس فدیۃ بذبح عظیم
رہ کے براہیم غرض چند رو
قوم کا سردار جو تھا باطل
عمر شریف ابن براہیم کی
کے کی تعمیرِ غدس کو تب
نوح کے طوفاں میں مکہ خدا

لکھتے ہیں علما کئی اس کے سبب
جعفر صادق ہے روایت کیا
بولے براہیم کو اس طرح رب
نسل سے وہ اس کے کر گیا طہو
دیکھے وہ تاج احمد مل کو اب
آپ کے درجاتِ معظم کو وہ
آئے نظر ان کو امام حسین
حیدر و زہرا کا دلا سا ہے یہ
حق نے کہا اس کو تب لے ہائیر
بو جھ عبارت ہے حسین کریم
بعد ہوے شام کو رونقِ فروز
ابن براہیم کا عقد نکاح
نقل ہے جب چارہ سالہ ہوئی
آیا براہیم کے میں حکم رب
ساتویں وہ چرخ پہ جانا رہا

سارے وجوہات میں دیکھ شریف
پوچھا براہیم نے لے رب کر
سوے جو یغیر آخر زماں
اسلئے میں اس کا نگہاں ہوا
حکم سے تب حق کے ہولے شتاب
آلِ صحابہ کو بھی سرد کرے سب
ان کے مدراج کو بھی وہ دیکھ کر
بولے براہیم کہ لے کر دگار
فئے میں میں فرزند کے تیرے نہ بھول
ذبح عظیم آیا جو قرآن میں
شہر میں کے کے تب باصفا
دخترِ اطہر سے ہے اپنی کیا
حضرت سارہ کے شکم سے خدا
عصر میں قوم کے زوارِ بنیاں
اس کا نشان باقی جو تھا بزمیں

ہے یہی تو بوج یہ زمرِ لطیف
منع کیا ذبح پس جو مجھے
ختم رسل سردارِ کل سرداں
اس کے بدل فدیہ روانہ کیا
پیشہم براہیم سے رفیع حجاب
دیکھے براہیم بلاشبہ جب
پوچھ رہے کون گرامی گھر
مجھ کو یہ فرزند بہ ستر و ہا
میں بس اکو ہی کیا ہو قبول
حق کہہ کیش کی ایک شان میں
قوم وہ جرم کی بسی تھی جو آ
ایسے میں جلن بھی کئے باجرا
شام میں استحقاق کو پیدا کیا
کعبہ یا قوت بڑا تھا جاں
کئے تھے خلق اس کی زیارت یقین

فدیہ اسماعیل بیکہ دنبہ جنت کا آنا
ذبح عظیم سے مراد امام حسین
نکاح ذبح النذر

عصر برانیم تلک جادواں
حضرت آدم کو خدا نے متیں
انکو تھی وحشت سو کئے یوں دعا
صوت تری حمد کا تسبیح کا
خانہ معمور کا اور عرش کا
اور زمین پر نہیں کوئی یکہ کا
ذکر تسبیح کریں گے مری
خانہ معمور سا اور عرش سا
عرض کئے آدم اے رب جہاں
اور وہ مٹی بھی سمجھ اے میں
عرض کی آدم مے کہ اگر بھرے
مار کے پس اپنے وہ پر سے وہاں
ساتویں طبقے سے زمین کو میں
ایسا تھا ہرنگ بڑا نہیں
پہلا ہے کہ وہ طور فضیلت نشاں
معدنیات اور نباتات سے
اس کے سوا تر ہے ایک اور بڑا
بعد بھی مٹی بہ تمنا ہے جا
طاعت واسرار کیسی کا نور
دوسرا ہے تیوں کا جبل بانرف
حشر کے دن لوگ اُسی جائے سے
مسجد اک ہیں اس اے باوقار
نفسا ہے وہ کوہ فضیلت اسکا

تخلی ہی معمول سمجھ اے میں
خلد سے جب بھیجا بروئے زمین
کہ میں اکیلا ہوں پہا اے خدا
چرخ پہ اٹاک سے میں سنتا تھا
کے تے فرشتے ہیں طواف اے خدا
انکو کہا خالق ہر دو جہاں
اور عمارات بناویں گے بھی
جائے طواف اور اُسے قبلہ بنا
یتے لئے گھر میں بناؤں کہاں
بسکہ چہل سال پڑی تھی میں
کیجئے اُس جائے سے آگاہ مجھے
ساتویں میں تک بھی نہیں نشاں
باندھتے آئے ہیں وہ پایہ یقین
کہ نہ اٹھا جسکو سکے شخص تیس
مصر مدین کے چھوے در پہاں
قسم سے حیوان کے بھی جا
موسیٰ پہ حق اُسپہ تجلی گیا
جاکے دعا کرتے تھے اکثر وہاں
الفضل اس پر ہی کیا ہے ظہور
بیت مقدس ہے مشرق طرف
جنت و دوزخ کی طرف جائینگے
انہی ہے ان کو وہ کے پاس ایک غار
کوہ جبراجو کہ ہے مکہ کے پاس

اسکا یہ قصہ ہے کہا بیہقی
جبکہ تھی تنہائی انہیں اے میں
کوئی نہیں طاعت میں میرا شریک
پر پہاں آواز وہ سنتا نہیں
دیکھتا ہوں میں کہ زمین پر نہیں
تھوڑے ہی عرصے میں تری نسل
لیکے تو اول ہی مے نام سے
بعد مکاں باندھ تو اپنے لئے
بولاکہ ہم خاک بدن کو تے
اور یہ زمین کو بھی سبک باصفا
یوح میں کو کیا پس حکم رب
حکم فرشتوں کو کیا پھر خدا
جیکہ زمین پر وہ ہوا ہے نمود
سنگ وہ سب پانچ پہاڑوں کو تھے
سینا و سین اور فسطین بھی
جن میں عجائب ہیں لبت کشمیر
رتبہ گلیمی کا وہیں پائے میں
کھینچے ہیں وہ چلے بہت سمیر جا
جامعیت ایسی فضائل کی جا
رکھتا ہے ایک عزت شاق پہاں
عیدنی اسی پسے گئے چرخ پر
اسکی زیارت لئے خلق کثیر
اہمیں ہے انکار وہاں مطلقا

ارزنی بھی وہ بہت ہر نقل کی
اور نہ زمین کبھی تھا کوئی پاک
تا کر طاعت تری سب ٹھیک
اس لئے رہتا ہوں ملوں حو
جائے طواف ایسی کسی جاں
لوگ یقین پیدا بہت ہوئے
خانہ پاک ایک بنا کیجئے
اپنے سب اولاد کے بھی واسطے
لطف سے جس کا گلاب کئے
ہم نے اسی جاسے ہر پھیلا دیا
کہ وہ جگہ انکو دکھا دیجئے اب
کہ وہ کریں پایہ وہیں سے بنا
لائے میں ایسے بڑے تھوڑے
عزت و شال جسکو دی اللہ نے
کہتے ہیں در عرف لغت اسکو ہی
جسکا نہیں دوسری جہاں عشرت
تختیاں تورات کہاتہ آہی میں
اسمیں کئے طاعت و ذکر خدا
اسکو ملی کھایا قسم اسکی رب
اسپہ ہے خزنو کا بس ایک جہاں
ہر مضمحل عیسیٰ ہے وہی اسپر
جائے میں اکثر زامیر و فقیر
جائے کیا کرتے تھے ذکر خدا

ہیگی وہ پس آپ کی خلوت کی جا
چوتھا ہے جو دی کا پہاڑ سے
جائے نجات ایسے ہمیشہ کی جو
وہ بھی معظم ہے کہ اکثر وہاں
کعبے کے پائے کو بڑے میں
رکھے ہی بیٹھے ہیں کہ لے آ
اور حجر اسود لے نیکو مشرت
وقت میں طوفان کے ملائکہ سے
مکے میں اس کعبہ کی جگہ یہ لیک
کرتے طواف اسکا اور آج میں
نزدیج آتے وہ جب بالفرو
موسیٰ کلیم آئے وہاں ایک بار
کے کہ وہ پائے کا طواف کر لیا

وحی وہیں پہلے ہے بھیجا خدا
نوح کی کشتی کا ہے جائے اماں
ہوئے سو کیا اسکو فضیلت نہو
اویسا کھینچے ہیں ریاضا جان
محکم و مضبوط کئے اے میں
حکم پس آدم کو کیا یوں خدا
رکھے وہ کعبے میں لے آرزشت
بر فلک ہنعم اٹھائے گئے
رہی اس پائے کی یک سرخ ٹیک
کرتے دعا اور طلب حاجتیں
پاؤں سے نعلین کو کرتے تھوڑو
سرخ ہے ایک انٹ پہ ہو کر سوا
دوڑے صفادہ کے جب دریا

آئے ہیں اس غار میں روح الایں
مدت ششماہ جو طوفان میں تھی
پانچواں لبنان کا پہاڑ اے ہما
الغرض ان پانچ پہاڑوں سے ہی
غائب معبود جو تھا جبرج پر
کہ تو طواف اس کا کیا کر دام
نوح کے طوفان ملک اے صفا
رکھ کر کعبے کے مقابل ہر صفا
آتے تھو لوگ سکے ہی پاس ہیں
آگے کے پیغامبران کرام
اپنی سواری سے اتر کر بہم
تب گلیم آپ سے بانٹے ہوئے
کہتے تھے لبیک بہ صدق صفا
اسکی ہولڈت سے وہ مضطرب ہیں

پائی ہے حضرت رسالت میں
آخر ہی کوہ سے ہے جا لگی
کعبے میں واقع ہے وہ ملک شام
لاکے فوٹے بڑے پتھر تھی
جائے طواف ملک اے خیر
اور نماز اس کے طرف دوام
کعبہ یا قوت وہ ہی جا پہ تھا
کرتے رہیں تاملک اسکا طواف
نذر وہ دیا بھی لے جاتے ہیں
آتے تھے حج کیلئے اس ہی مقام
بہر ادب ہوتے برہنہ قدم
روحانی احرام تھے بانٹے ہوئے
حق سے یہ تباہی ہے انکو نذر
کرتے ہوئے جدہ گرے رزین
آتے تھے وہ حج کیلئے لاک لاک
کعبے کی تجدید و دست خلیل
ساتھ برائیم کے تاج بدر
لائے ہیں جب حکم یہ روح الایں
سکے فریج اس کو بہت خوش ہوئے
کعبے کی مقدار یہ ہی لے لیا
کعبے کی مقدار کی تعلیم سے
ہو دیگا مکے میں مرا ایک صیب
مکے کے سرحد میں ہی ٹھہرا

لَبَّيْكَ عَبْدِي اَنَا مَعَكَ

حج و زیارت نے آئے وہاں
کرتے تھے لوگ اسکا ہی حج جاو
حشر ملک انکے ہی درخاندان
اور فریج اللہ کو وہاں ساتھ لے
مکے کو ساتھ انکے ہوئے ہیں رواں
ابر کو یک بھیجا ہے رب قدیر
مثل سر شیر بھی منہ تھا دگر
حق نے کہا اسکو تب لے فرزند
ختم کریں اس نبوت کو ہم

حضرت عیسیٰ کے بھی تواریاں
الغرض اس پایہ کو تھا نشا
تایہ شرف باقی ہے درجہ
مکہ اشرف کو چلے شام سے
ہو کے براہیم بہت شادمان
کعبے کی مقدار سے ہوئے خیر
کہتے ہیں اس ابر کو تھا ایک سر
ابر وہ درگاہ میں آیا پسند
مساجد لولاک شفیع امم

پانچواں کہ پہاڑ کوہ دوی

کعبہ یا قوت

نذر وہ دیا بھی

روحانی احرام

تجدید و دست خلیل

ساتھ برائیم کے

سکے فریج اس کو

کعبے کی مقدار

ہو دیگا مکے میں

دوسرا حج اور
پہلے حج
تیسرا حج
چوتھا حج
پنجم حج
ششم حج
ہفتم حج
آٹھواں حج
نواں حج
دسواں حج

آگے نبوت کے وہی ابر تھا
ایک ولایت ہے کہ روح الامیں
ایسا ہی لکھا ہے بفتح العزیز
آئی ہے اور ایک ولایت کو نیک
اسکو کہا حضرت رب الجلیل
غار میں بس ٹھکے تھے جب نبی
ساوی روایات یہ اے بانو
پس اسی پائے پہ بفضل خدا
حکم برائیم پسر کو کئے
بوقیس و زمان و کوہ سرا
کہتے ہیں دیوار ہوئی ہے بلند
ذاتوں یہ دیوار میں پڑھ اسٹین
اومے ساتھ لے جاؤں نہیں
خوف سوطوفان کے سرفیل نے
بوسوں تاپے اے حاجیا
کے خلیل اللہ یہ پتھر سیاہ
دوسرے پہ پڑھ کے خلیل خدا
چاہتے گر نیچا و ترنا خلیل
خوب نظر آتا تھا اس سنگ پر
اور حجر اسودے نیکو سپر
حد حرم باندھے وہاں تک خلیل
مردی ہے اس سنگ کشی بیچ ٹھیک
بیت و خیم کو اسی ماہ کے

اس ستر عالم پہ جو سایہ کیا
کعبے کے مقدار پہی زربیں
عارف علامہ عبدالعزیز
کہ اسی میدان میں مگرئی ایک
قبلہ پا کاں کی ہوئی جلیل
آگے وہی مگرئی تھی جالامتی
ہوسکے تب پائے رہیں گے ظہور
کعبے کی تعمیر کئے ہیں بنا
سنگ پہاڑوں سے لے آیا کر
کئے میں ہیں کوہ سہ باصفا
جب قد آدم سے بھی لے و جند
بوقیس اوپر وہ گئے لانے تب
سنگ معظّم دو دکھاو لیا نہیں
دفن اُسے اس کوہ میں ہیں کھدے
پھر طواف نماز کریں بعد از اس
اس کو لگا دیو جو بیت اللہ
کرتے تھے دیوار بلند اے فنا
پست وہیں ہوتا وہ سنگ خلیل
موم میں جھڑجھڑ سے آنے نظر
اس سے بھی تھا نور بڑا جلوہ گر
وہی تھا رخشندہ وہ ملک خلیل
حکم سے تھے حق کے ملک بھی شہید
پورا ہوا فضل سے اللہ کے

نقل معارج میں یہ مذکور ہے
کھینچے ہیں ایک اپنے وہ پر کو کعبہ
آن کے یک لائنی جلد تر
تو ہی یقین ہوگی بصد افتخار
یہ بھی معارج میں لکھا ہے
کعبے کے مقدار سے بقیال و قیل
کام میں کعبے کے ذیج اللہ بھی
جنا کے ذیج اللہ وہیں سید رنگ
لائے عمال تھے کیچر پتھر
حکم برائیم نے ان کو کیا
رہ میں ملے روح امیں انسا
لائے تھے جنت سے جو آدم صغی
ایک ہے وہ سنگ اسپر خلیل
لائے وہ دو سنگ ہیں بن خلیل
پس رکھے دیوار میں کعبہ کے جا
ہوئی تھی دیوار وہ جیسا بلند
اور خلیل اللہ کے پاؤں کا نقش
چھینے لگے لوگ وہ پتھر کو جب
چاروں طرف کعبے کو تاباں ہوا
آہ گنہگاروں کے چھوئے سے وہی
غنا ذیقعدہ کو اے باصفا
کعبہ بھی جبکہ مرتب ہوا

دوسری کتابوں میں بھی سطوح
اسبہ بنا بیت خدا کے کعبہ
روایت
کعبہ اقدس کے ہی مقدار پر
غار میں اسرار کے یک پردہ دار
اور کتابوں میں بھی آیا ہے جا
جبکہ خبردار ہے میں خلیل
باپ کے تھے ساتھ بصد قلیل
تین پہاڑوں سے لے آئے تھے
اور اُسے باندھ ہے تھے
پتھر اک ایسا بڑا لے آوا
اور لگے کھنڈے ذیج خدا
ان میں بلاشبہ ہے برکت بڑی
دُسر لگانے کو ہے دیوار میں
انکے ہی ساتھ آگے کعبہ خلیل
وہ حجر اسود و درجہاں
ہوتا تھا پتھر بھی وہ ویسا بلند
ایڑ نکا انکے اور انگلیوں کا نقش
خوب نمایاں نہیں وہ نقش اب
اور جہاں تک وہ درخشاں ہا
ہونے لگی نور میں اُس کے کمی
کعبے کی آغاز ہوئی تھی بنا
پدر و پسر سے دو کئے یہ دعا

رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ
وَإِنَّا نَأْمُرُكَ بِأَنْ تَقُولَ لَنَا مَا نَحْنُ بِذَاتِ الْفِتْنَةِ وَتَقُولَ مَا نَحْنُ بِذَاتِ الْفِتْنَةِ وَتَقُولَ مَا نَحْنُ بِذَاتِ الْفِتْنَةِ
إِنِّي لَأَعْلَمُكُمْ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَزَكَاةً وَمَا تَرْضَوْنَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

خلاصہ ترجمہ

کچھ مقبول تو لے رہنا اور تو کر کہو اسے رب قدير کہ وہ مطیع تیرے ہے اور خدا اور تو اس عرض کو ماقبول اور تری انکو سکھاوے کتاب پیست دعا حق نے کیا ہر قبول نسل اسماعیل میں ان کسوا اور مناسک کے دکھانے لئے یعنی کہ احرام سے تعلق سر	ہم نے جو اس گھر کی تھے کی بنا اپنے سب احکام کے فرماں پر کتے ہے حج یہ حرم کا ادا انہی ہی بھیج نہیں ایک ایسا رسول کھولے یقین اپنے وہ حکمت کا باب مکے میں بعوث کیا ایک رسول کوئی نبی دُسر انہیں پیدا ہوا والد و سرزند دعا جو کئے حج کے مناسک جو ہیں ابانہر	نیت یہ عرض یقین ہے کریم اور تو ہم دونوں کی اولاد سے ہم کو مناسک تو دکھا اے کریم کہ وہ نبی تیرا تری آیتیں پاک کرے انکو زخلق و مہم یعنی وہ ہے سرور ہر دو جہاں اسلئے فرمائے وہ شاہ جلیل بیجھا ہے حق روح میں کو تھی سب زبراہیم کر اے ادا	جانے سے تو ہی سب عظیم ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھے تو ہی ہے تو اب ہی ہے ہم کر کے تلاوت وہ سنائے نہیں ہے تو ہی تحقیق عزیز الحکیم حضرت پیغمبر آخر زماں میں ہوں بلکہ شبہ غلیل ۳ کے مناسک وہ سکھائے سبھی باب کے تھے ساتھ فزین خدا
--	---	--	---

لمعه مرتب ہونا کعبہ کا اور نذر کرنا ابراہیم کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبتیک کہنا اور وفات
پانا جناب سارہ کا اور تولیت کعبہ کی تحویل ہونا اسماعیل کے علیہ السلام

نقل عجیب کعبہ مرتب ہوا چڑھ کے براہیم پس وفات پر حق میں کئے اپنے پسر کے دعا تصد کئے شام کے جانے کا باب کہ مری آواز وہ کیونکر سنیں خلق جو موجود تھے تب جہاں سارے وہ آواز سنیں نہ سنا بعد براہیم نے اے با صفا	والد و فرزند بہ حکم خدا کئے کے وادی پہ کئے ہیں نظر حق نے قبول انہی کیا یہ دعا اپنے خدا وحی یہ بھیجا ہے تب حق نے کہا ہم ہی سنایں نہیں بعد میں لبتیک سب اس باب لیکھ لبتیک دئے ہیں جواب کئے میں بیٹے کو غلیفہ کیا	کئے طواف ہر کا بہت باادب خشک بھی پیرنگ تھی جنت میں اور اسماعیل کو حق کے غلیل دعوت حج خلق کو سب کو اب پس وہ نذایوں کئے سب لوگوں صلب میں پاؤں کے بھی جنت یقین حج سے ہی لوگ ہی اب کیا ناز آپ فائدہ ہے پھر سے شام	حج کے مناسک بھی بجا کاسب حال پسند ہے اندر وہیں کعبہ پہ متولی کئے بس غلیل عرض براہیم کئے ہیں آرب کعبہ اقدس کا طواف آکر د ماؤں کے ارجاء میں بھی آئیں سوئے ہیں دنیا میں یقین سرور دوسرے پھر سال میں نے نیکان
---	---	--	--

دعا حضرت ابراہیم کی سارے حضرت کو بعوث کرنے کیلئے

حضرت ابراہیم کا خلق کو حج کیلئے نذر کرنا

سارہ و اسحق کو بھی ساتھ لے دیکھ کے سارہ یہ بہت خوش ہو	آئے براہیم جو حج کیلئے شام کو تشریف دہیں لیگئے	پس کہ ذبیح اللہ بہت فرح آئے تھے اسحاق نبی ہر برس	انکی تکلف سے ضیافت کئے حج کیلئے مکہ اقدس کو پس
یک صد سی سال ہوئی عمر جب	حضرت سارہ کے حلت میں	حضرت سارہ کے حلت میں	حضرت سارہ کے حلت میں
وفا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اور عہد لیلنا حضرت اسماعیل سے انحضرت کے نور تشریف کی حفاظت میں علیہما الصلوٰۃ والسلام			
عمر دس سال میں رحلت کا جا وقت دفن اپنے وہ منگو کے	پائے براہیم علیہ السلام رو برو اپنے اُسے کھلو اہیں	نقل ہے تابوت سکینہ جلیل جس میں تھی تصویر سہمہ انبیا	پائے تھے آدم سے جو حق خلیل سبز زرد کے گھروں میں بجا
خانہ آخر میں تھی مرقوم جا اوتھے اطراف میں اے نیک نام	صورت پیغمبر آخر زما صورت انصار و مہاجر تمام	چاروں غلیفوں کی تصاویر چار حکم کئے اپنی سب اولاد پر	اسکے تھے منقوش عجب نور بار کہ یہ تصاویر پر کچھ نظر
دیکھ کے معلوم کئے ہیں وہ تب دیکھ براہیم یہ اے بادب	نسل سے اسحاق کو ہو گئے بولے ذبیح اللہ کو اس طرح تب	ایک مگر خاتم کل انبیاء حکم خدا کا ہی ہوا میرے تئیں	ہوئے زاولاد ذبیح خدا عہد قوی لیوں یہ تیرے تئیں
کہ تری اولاد سے ہی سگیال پاک ہی عورات سے کیجئے نکاح	ہوئے یہ پیغمبر آخر زماں دور رہیں دور زعب سفا	نور کو تو اس کے حفاظت کئے عہد یہ فرزند سے وہ جب لئے	پاک ہی عورات میں اسکو دھر انکو وہ تابوت سکینہ دئے
بعد یہ مثنیٰ کے وہ باشراف ابن براہیم سن لے بافراح	نقل کئے جنت مادی طرف نقل ہے ہمارے سے کنج نکاح	انپہ نبی پر بھی ہمارے مدام دختر عارث تھی وہ قدسی تاب	ہوئے سدا حق سے صلوٰۃ و سلام اکمل عورات زماں با تصواب
اس ہوا ایک پسر اے پہنام اس کو سگیال ذبیح خدا	جسکا بلاشبہ ہے قید آزار نام مثل براہیم وصیت کیا	نور وہ قید اسے لے نیک لئے تا کہ ہوا نور نبی جملہ گر	اُس کی پیشانی پہ ہوا جلوہ گر بیٹے میں جب اس کی کیا نقل ہے
وہ بھی کیا اس کو وصیت دی اس کا پسر جو کہ تھا عبد اللہ نام	یونہی وصیت ہی وہ جاری رہی والد ذی شبان رسول انا	حضرت سالار دعاء لم کانو وجہ یہ اکی ہے سن لے با صفا	عبد مطلب کی ہے پیشانی پر اسکی پیشانی پہ کیا تھا ظہور
چشمہ فرم کو جو ایک ظالم نے در نشان کر دیا اور عبد المطلب اس کے کھونے پر حکم ہونا اور حضرت عبد اللہ کا فرج			
جبکہ ذبیح اللہ بھی لے نیک لڑا بعد کئی سال کے پھر غمخیز	عالم دنیا سے کئے ہیں وفات آپ کی اولاد ہوئی جب کثیر	کعبہ اقدس کی ولایت خدا بعد وہ مکے سے نکل سر بسر	انکی ہی اولاد میں جاری کھا ہو گئے اطراف میں سب منتشر
قوم وہ جہنم کی جو مکے میں تھی	انپہ ہی مکہ کی حکومت رہی	بعد کئی روز کے لے با وفا	بیٹا جو عارث کا غم نام تھا

تابوت سکینہ

وصیت ابراہیم خلیل اللہ

وصیت اسماعیل ذبیح اللہ

کہتے ہیں کئے میں وہ حاکم ہوا
آتے تھے کعبہ کے ہدایا جو تب
قوم سے جرم کے کو بیچ مال
سننے سے تصویر ہرن دونا
اور جو اسباب تھا کعبہ میں تب
چاہ وہ تب سے ہی ہوئی بے نشان
بعضے ملک اس ہی ملا میں ہو
آن کے اولاد ذریعہ خدا
رہتا تھا سردار بھی اہل صدر
چاہ تھی زمر کی مگر بے نشان
چشمہ زمر کے پس اظہار پر
اسکی علامات کے تئیں ڈھونڈ کر
منع کئے انکو قریش کے تب
باپ کی تائید وہ کرنے لگا
اور اگر ہوویں مجھے دس پیر
نذریہ قبول کیا ہے خدا
اور بھی کھوے ہیں وہ جیٹا صفا
جبکہ خدا دس پیر ان کو دیا
ہوئے تھے اس نذر کو اپنی مگر
حکم ہوا اس سے بڑا فوج کر
نخر کئے ایک خیر جلد تر
پوچھے کہ وہ کون ہے اس بڑا
دیکھ کے یہ خواب وہ حیران ہو

اور بڑا فاسق ظالم ہوا
کرنے لگا صرف وہ خود بے ادب
بھاگے وہ انکو نہ پا کر مجال
اور بہت اس میں جو اہر لگا
سونے روپے اور جو اہر کاسب
کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ ہے کہاں
بعضے نکل گئے سے جاتے ہے
کئے کے حکام ہوئی پھر سردار
کے تے تھے شاہانِ زماں اسکی قد
اسپہ بٹھای تھے بناں مشرکاں
حق کا ارادہ جو ہوا سرسبر
کھوڑے پر اس کے ہیں باندھے مگر
کرنے لگے ان کو جلال آہ سب
دیکھ سے باپ کا دل خوش ہوا
فوج کروں ایک تے نام پر
غلبہ قریشوں پہ پس انکو دیا
چشمہ زمر وہیں ظاہر ہوا
کہنے کے نزدیک وہ ایک رات جا
فوج کئے ایک غنم جلد تر
پس وہ اٹھے فوج کئے یک فقر
پھر ہوا حکم اس سے بڑا فوج کر
حکم ہوا نذر جو تو نے کیا
مفسد و غمگین بدل جا ہے

کرنے لگا خلق یہ جو روستم
چند قبائل زغوب ذی وفاق
آ۔ وہ ظالم نے تب اے باخبر
ہدیہ کعبہ کیلئے آشکار
چاہ میں زمر کی یہ ڈالا سبھی
شامت این ظلم سے تب یکٹ
قوم سمیت اسکی وہ ظالم کو جب
انہیں سو پس جسکی ہے پیشانی
یونہی حکومت ہی وہ جاری
عبدِ مطلب غرض اے باصفا
حکم ہوا عبدِ مطلب کو تب
کہتے ہیں اس چاکہ تھو دو بتا
عبدِ مطلب کا پسر اے ہمام
نذر کئے حق سے اے رتِ خلیل
جو نہ کہ براہیم یقین جلد مرا
تھوڑی میں کہتے ہیں کھوئے وہ
عبدِ مطلب ہوئے پس اس سے شاد
سوئے تھے تب خواب میں کوئی کہا
اور سائیک کو کھلائے طعام
اور انہیں حکم ہوا ہے خواب
نخر کئے دس شتر اے باخبر
ایک پسر کیجئے قربان اب
جمع کرو اولاد کو پس اپنی سب

آہ کیا ظلم کا برپا علم
کئے بلاشبہ سبھی اتفاق
رکن سے کعبہ کے نکالا حجر
بھیجا تھا فارس جو اسغنیا
چاہ مبارک کو وہ ڈھانپا بھی
آئی وہ سب اسمیں ہوئے مبتلا
دور کیا شہر سے کئے کے رب
رہتا تھا وہ نوزیبی جلوہ گر
ایک کے بعد ایک کی باری ہی
کئے کا جس وقت کہ حاکم ہوا
خواب میں تاکھوئے وہ زمر کو
چاہ وہ دونو کے ہی تھی دریا
ایک تھا اسوقت کہ حاکم تھا نام
نکلی اگر چشمہ زمر میں
بیٹے کو سمجھ نام پہ قرباں کیا
نکلی ہرن اور وہ اسباب سب
خلق میں انکی ہوئی عزت زیاد
نذر تری بہر خدا کر دفا
دیکھے ہیں پھر بار در در پیغام
اس سے بڑا کیجئے قرباں نشا
پھر کہا اس سے بھی بڑا فوج کر
نذر وفا کر بہ دل و جان اب
صورتِ احوال کہے ان جب

ایک ظالم حاکم زمر کو پشیدہ کرنا

عبدِ مطلب کو چاہ زمر کے اظہار حکم ہونا

عبدِ مطلب کی نذر فوج نذر کرنا

فتح کا وقت حضرت عبداللہ کے نام پر پڑنا

حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سواونٹ روپے پڑنا

<p>سُن کے یہ سب عرض کئے اے پڑ عبدِ مطلب نے یہ دیکھ کر انقیاد سُن میں یہ مثل تھے سب سے وہی عبدِ مطلب نے پھر اُن کا ہاتھ منع لگے کرنے کو سب مکیا لوگ پہ دشوار بہت ہو دیکھا بولے کہ جاپاس اُن کو نہ کباب بولی کہ کل پاس مگر او سب دوسروں پاس گھر اسکے جب بولی وہ دس اونٹ کہیں تکلف اونٹوں کو تب عوض آں سپر اُس ہی طرح قرعہ وہاں باوقا عبدِ مطلب نے یہ سُن بے ہراس ڈالا ہے وہ قرعہ جب کے ماصفا یونہی وہ دس اونٹ بیٹے لگے ڈالے ہیں پھر قرعہ وہ دسین با حمد و ثنا شکر و سپاس خدا تب سے ہی اک شخص کا پس خو پدر پیتیر کو خداے جہاں پس ہیں حقیقت میں وہ ہر ذریعہ</p>	<p>راضی ہیں ہم دل سے سب سے حکم اپنے دل جان سے ہے اُنہ شلو باپ کے تھے سب سے پیارے وہی چرا تو بھی لے ہاتھ میں وہ نیکو خاص جو عبداللہ کے تھے مانو ذبح سدا اپنی ہی اولاد کا صورت احوال کہیں ہم یہ سب جن مرا کیا کہتا ہر دیکھوں سب پوچھی وہ تب اسے اسے جمع عرب انکے مقابل وہ سپر با شرف نخر بلاشبہ کہ وجہ سدا ڈالتے ہی جائے بس بار بار آنکے تب کعبہ اقدس کو پاس نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا تاکہ وہ تھو پورے برابر ہوئے دل کو ہوتا اپنے سکون و قرار اپنے دل جان سے کئے ہیں ادا نہر ہے سواونٹ عرب میں بجا ابن براہیم کے مانند جا اسلئے فرماے پیمبر صریح</p>	<p>سب کو بھی گرنج کرو گے بہم ڈالے ہیں تب قرعہ وہ اک صفا اور پشانی پہ انہیں کے وہ نور لائے میں جب ذبح کی جا آشکار کیونکہ وہ سب کے دلیں آج پکا سنہ یک ہوتی تھی تب درج کہتی ہے اس بات میں کیا بھلا چرخ پہ تب جاتے تھے جنان بھی تم میں ہے کیا خون ہا یک شخص کا ڈالئے تب قرعہ بغیر خطہ قرعہ وہ فرزند پہ ہی گزرتے اونٹ زیادہ کرے ہر بار دس وہ عرض آں سپر با وقار اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا قرعہ پڑا تب وہی سواونٹ پر اونٹوں پہ ہر بار پڑا قرعہ جب اور وہ سواونٹ کو قرباں کئے اور بھی اسلام میں یہ قیل و قال ذبح سے اسطرح کرم سے بچا کہ میں فیجین کا فرزند ہوں</p>	<p>ہوئے فدا نام پہ اللہ کے ہم نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا سرورِ عالم کا کیا تھا ظہور دیکھ کے سب خلق ہوئی بقرار ہوئے بنا کر یہ عمل کا رواج عقل و فراست میں بہت سزا بولے عرض پاس اُن عورت کجا منع نہ تھا انکو وہ جانا ابھی بولے کہ دس اونٹ وہ خون ہا گر پڑے گا قرعہ وہ دس اونٹ اور بھی دس اونٹ زیادہ کر قرعہ پڑے اونٹوں پہ ہی تاکہ بس رکھکے وہ دس اونٹ کو بس آشکار نام پہ پھر اس کی قرعہ پڑا دیکھو ہوئی انکے نہ تسکین مگر عبدِ مطلب ہوئے دشا تب سارے قبائل کو بھی جہاں کئے اسکو ہی شلئے رکھنے کمال فدیے میں سواونٹ مقرر کیا اور میں علی علیہ السلام و لبنت ہول</p>
<p>والد سرگے نہیں ذلک لجلال ذبح کے اُن قصہ نادر سے بھی</p>	<p>بخشا تھا بس غایت حق جمل اور بھی شہر ہے زیادہ ہوئی</p>	<p>عقل و فراست بھی دیا تھا بڑی اسلئے عورات بہت نامدار</p>	<p>ہر کہیں شہرت تھی بڑی حق کی عشق میں تھیں آگے بس جان نثار</p>

پر انہیں محفوظ رکھا ہے خدا
کیونکہ پشانی پہ تھا جس جلوہ گر
آئی جیتے تھے ہلاکت وہ تھی
شام سے تب ایک جماعت بڑی
قصہ کہے آہ وہ سب بد سیر
دیکھا وہ تب غیب سے آئے سوار
جبکہ اس حالت کو دیکھا وہ سب
کہ مری دست کو بغور و مسلح
عبدِ مطلب کو بھی تھی جستجو
بنت وہب آئینہ پاک ذات
عبدِ مطلب نے سنا اس جسے
جبر بھی یک انکو دیا تھا خبر
نورینی اس سے کر گیا ظہور
مختل ترویج طرف جب چلا
جوہں سماوی کتب اے نیک نام
ملکے ز عبد اللہ کہی عمر سے
سنگے جواب اس نے دیا ہے یہ جب
پہنچا وہ جب جا کے بعد پہنچا
نورینی سید عالی وقار
بولی ہے عبد اللہ کو اتم نقار

پردہ عفت میں صبح و سنا
نورِ شمس شد جن و بشر
تا نہوید راہ رسولِ عرب
آئی تھی دشتِ سیلاب میں تھی
تاکہ انہیں قتل کریں جلد تر
دور کئے ہیں وہ جماعت کو مار
شام کو گھر اپنے جو آیا وہ سب
دیو نہیں عبد اللہ کو کہے نکاح
کہ ہو کوئی دشتِ فرخندہ خو
جب تھی یقین متصف ایں صفا
آئینہ خاتون کے اوصاف سب
جبکہ میں کا وہ کئے تھے سفر
یاد تھی ان کو یہ خبر پُر سرور
ساتھ لے عبد اللہ کو اے صفا
بھائی سے اپنے وہ پڑھی تھی تمام
یہجے ترویج میں اپنی مجھے
دیکھے والد کے ہوں ہمراہ اب
اسکا وہ مجلس میں ہوا ازواج
آکے وہ خاتون میں پایا قرار
آہ ترانور کیا انتقام

اور جو اس وقت تھے اہل کتاب
سمجھے تھے وہ ہوئے ہی بیگیاں
نقل ہے اک روز وہ عالی تبا
سارے کتابی تھے وہ اہل کتب
کہتے ہیں اس روز وہ بن سنا
آئے تھے تب وہ جو سوارانِ غیب
دی خبر اس بات کی عورت کتبیں
عبدِ مطلب کے وہ پاس لے گیا
اور عفیفہ ہو شریف النسب
ہالہ جو بھی عبدِ مطلب کی زن
پاک یہ اپنی اجماعت کیا
کہ وہ کہ اپنے پسر کا نکاح
عبدِ مطلب نے غرض لے غیر
نواہر و رقبہ جو بھی تم القتال
جانی تھی اس بات کو وہ بانہر
قدیرہ تھا شو اونٹ تراجو نہیں
اسکا جواب آکے کہوں بعد از اس
اور اسی شب میں ہوا ہے کو فاف
نقل ہے پس روز دوم بے ہراس
تھامر معمود وہی بالیقین
شام میں تھی ایک زن نامور
وہ بھی یقین کر کے تمنا یہی
اونٹ تھو اور گھوڑے بہت کشتا

دشمن ہاں آپکے تھے حجاب
والدینہ سب سے آخر زماں
آئے تھے اک نشت میں بہر کار
ہاتوں میں تلوار تھے انکے علم
آیا تھا اس دشت میں اسیدِ صفا
سب ملائک تھے بلا شاک و شب
اور کہا دل سے یہ چہا نہیں
جلد یہ بھیجا ہے مبارک پیام
اور جمیلہ ہو منیف الحجب
آئینہ خاتون کی چھیری بہن
اور بہت فرح و نشاط کیا
بنت وہب سے یقین بافلاخ
ساتھ لے یک اپنی جماعت کثیر
رکھتی تھی ہر وصف میں انہیں کمال
کہ ہے وہی والدینہ مبر
دستی ہوں شو اونٹ وہیں آئیں
بول کے اس طرح ہوا وہ رداں
آئینہ پاک سے بے اختلاف
جب وہ گیا خواہر و رفق کے پاس
اب مجھے ترویج کی جانتا نہیں
اشہر و ذی حشمت ذی مال زار
شام سے ہے وار د مکہ موئی
لامی بہت باندی غلام اپنے سا

حکایت عورت شامیہ

علم و فراست میں بڑی کاملہ
وادی مکہ میں تھی اتنی عیاں

فنِ کہانت میں بڑی عالمہ
شانِ تجمل سے بہت اکرمیا

حضرت عبداللہ کی حفاظت فرماتے تھے

حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے

کرتی تھی عید اللہ کی وہ جتو انہی پشانی پہ چمکتا ہے نور اور سرسبز پہ بچھ کر دیں سکے کہے اسکو وہ عالیجناب نقل ہے پس بعد نکاح وصال دیکھی نہیں کہ جس پر وہ نور بوجہ مراکلی ہی ہو ہے نکاح بولی نکاح کل ہی میں جا بھی اسکو خدا دیو بیگانہ شان جہیل خطا فلک خطہ ایوان تست بلکے اس طرح گئی سوئے شام	ایسے میں یک روز وہ پاکیزہ نور نور نبی شافع یوم نشور کہنے لگی عجز سے یوں آئیں پدر سے میں پوچھ کے دو لگا ہوا پدر سے اس ن کا کیے عرض حال آہ نہیں جرج بریں پر وہ سور آمنہ اس نور سے پانی فلاح نور ہی مقصود مرا تھا وہی جس کا دو عالم میں نہیں کوئی عدیل گوئے زمین درختم ہو گا نشت اسی تاسف میں رہی صبح و شام رنگ سولاریب دو سو غور میں	آئے اسی رشت میں بہر شکار آگے گئی آپ کے اقدام کر کر تو قبول اپنے نکاح میں مجھے دوسر دن انکا ہوا ہے نکاح کر کے بہت عجز اجازت لئے پوچھی اے عبد اللہ کہا ہے وہ نور بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے نور وہ تا مجھ کو ملے بسر ہر چہ زبیر گانہ خیل تو اند اب مجھے عقد کی حاجت رہی نقل ہے جب شب میں ہوا ہر زمانہ در سے بس مگر میں اس ت میں	دور سے جب بھی محفت شعار لالی بہت عزت و اکرام کر کرتی ہوں میں نذر یہ شمت مجھے آمنہ خاتون اسے ہی فلاح اور تبھی خیمے کو اس کے گئے جہ پر ہوتی رہے کیا تھا ظہور آہ میں غافل ہی کل رات ہوے یقین تیرے سمجھ کو بسر جہلمہ دریں خانہ طفیل تو اند تا بہ لب گوریہ حسرت رہی آمنہ خاتون کا اے سینہ صاف
---	---	---	--

نور چہارم حضرت کے حمل شریف کے بیان میں

حمل نبی سید والا تبار نور نبی سید والا نسب کہ سبھی عالم کو منور کریں حکم ہوا خازن جنت کو نب خلد کے باغات کی خوشبوئی مرکز ان خاک می ماعش پاک صلب آدم کے گئی سال سے سے وہ بلاشبہ خدا کا حبیب آجکی شب آمنہ فاضلہ کہنے کر بکی ہے قسم لاکلام	حمل غائب میں ہے پایا قرار آمنہ خاتون میں کیا نقل جب اور شہادت سے بشت کریں کھولیں جنات کے ابواب سارے عالم کو معطر کرے عش مہلی سے بھی تافش خاک آتا تھا کر نقل جو اجلال سے اب بہت اس کا زمانہ قریب سرور عالم سے ہوئیں حاملہ ہے وہ نبی ساری جہان کا امام	اول شب جمعہ کی ماہ جب ملک میں ملکوت میں اس شب نہ علوی سفلی کے تھے جتنے ملک اور وہ جنات سنوئے تمام مسافر اطباق سموات میں شرق سے تا غرب کئے نذر صلب عبد اللہ کے اب باوقا جانور اس کہ کے جو تھے تمام ہوئے زمین کا وہ ہیں بگیا اور چراغ اہل میں کل ہے سب	بیل رخائب، وہی جان اب یوں ہی ملائکہ نے حکم خدا کرنے لگے فرج باض و فلک خلق کو عالم کو سنگاے تمام ساتون میں کہ بھی یطقیں نور نبی سید کل انبیاء در شکم آمنہ پایا قرار یوں لگے آپ میں وہ کرنے کلام اور بلاشبہ سر سراج زماں ختم کیا اسپہ نبوت کو رب
--	---	---	---

انوار نبوت

ایک روایت ہے کہ یہ کلام
آتی تھی یہ ارض و سما سے ندر
کیوں نہ ہو یہ بات کہ سر کی ذات
اور وہی مطلع انوار ہے
درگہ خلاق کا ایسا صیبت
نقل ہے جس شب میں بغیر و فوا
الٹا ہے اندیس کا تخت اس شب
اور بہت وجہیں تھیں جبریل
اور کئی سال سے قحط عظیم
فصل سے اللہ کے بارش ہوئی
ہر شجر تناس میں شجر لایا بار
منبر ہر گل پہ ہر اک عنایہ
ازراں ہوا جسے زیادہ نایاب
نہیں اس شاہ کے یہ کیا عجب
جب تلک اس نئے کو نہیں تھا جو
چوں زود جوش علم آوازہ یافت
تا بعد دم داشت وجودش رنگ

جانور اس لئے نہیں کے نام
ہو نہیں یہ فز وہ لے خلق خدا
سید لولاک پیغمبر کی ذات
اور وہی منبع اسرار ہے
ہوتا ہے اب جلوہ فراتعقیر
حمل شریف آپکا پایا قسار
تحت سلاطین کے بھی انہو میں سب
فرج و سر سے نشان جلیل
ملک عرب میں تھا بہت فہیم
خلق سے وہ تنگی و غمت گئی
ہر عین تناس میں آلی بہار
فرج و نشانت کا ہوا تھا خطیب
خلق لگے کرنے بہت ابتہاج
جب وہ ایجاد جہاں کا سبب
عالم کو اس کو کہاں تھا نمود
نسخہ ہستی رقم تازہ یافت
بود جہاں برہمہ تاریک تنگ

اور وہ بی بی سے ہے منقول جا
حضرت بوالقاسم والا حشم
مصدر خیرات و کرامات ہے
مبد و پیدائش عالم وہی
کیون ہو مسرور زمین و زما
صحیح کو اس کے بتاں سب یقین
جتنے زمین پر بھی مکانات تھے
ایک علم بنی بھی لا اس ہی شب
شہر بیاباں میں تھے سو کھے شجر
ہو گئے سرسبز بیاباں تمام
ہر گل گوار بھی خنداں ہوا
فرج سے اس سال کے سارے عرب
جو تھے مساکین تو نگر ہوئے
عرصہ ہستی میں رکھا جب قدم
نقش وجود از ہر میگاہانہ بود
سایہ جمش کہ ز گردوں گذشت
نور وجودش بہ جہاں نور داد

حمل کے ہر ماہ میں بھی بنگیاں
لاتا ہے دنیا میں قریب اقبال
چشمہ بفيض ہر برکات ہے
اصل مولیٰ بنی آدم وہی
کیون کریں خرمیں و مکان
اندر سے گرے سارے بدن میں
نور سے وہ سارے درخشاں ہوئے
کعبہ اقدس پہ کئے تھے نصب
ہو گئے لاغر تھے سبھی جانور
اور ضیا بخش گلستاں تمام
فرج سے بس چاک گریباں ہوا
نام رکھے تھے سن فرج و طرب
صاحب اسماں وہ اکثر ہوئے
قحط عدم اس سے ہو معدوم
ہستی اوتابہ عدم خانہ بود
رزق رساں ہرہ آفاق گشت
ماتمیاں رانچر از سوراو

لمعہ ارمصاصات حمل شریف کے بیان میں

آمنہ کہتی ہیں ز حمل نبی
حمل کی بے ذوقی کچھ کچھ تھی
میں نہیں بولی وہ کہا سرسبز
اے وہی شخص کہا کہ خواب
خواب بیدار ہوئی ہوئیں جب

مجھ کو کچھ ماہ تلک خبر تھی
اور نہ کچھ مجھ کو ہو اور بھی
تو ہے یقین حامل بنیا منبر
ایک پسراب تو جینی شتاب
بولی ہو عذر اسے بہ حال سب

ہاں کہ نہیں مجھ کو تھا عذر زناں
خواب میں یک شخص کہا مجھ کو
حمل آیل ہے مجھے تب یقین
خفگی پنہ میں ہے اسے اسے ہام
سننے ہی دو جلتے وہ لائے تبھی

اس کے سوا اور نہ تھا کچھ ظناں
حمل کو یہ تیر سے ہی جانی تو کیا
پھر بھی تولد کے قریب آئیں
اور محنت دہی تو رکھ سکنا نام
ڈالے مے کانیں گروئیں بھی

کلام جانورال آسمان و زمین سے ندر

بجائے حالات شب امتحان ارجح شریف

غائب بی بی آمنہ کا ایام حمل میں

ابنہ کلیمسا بنا کرنا

غیب سے پھر شخص ہی جلد
جان تو اس رمز کو اے ہوش
زشت روم ایسے جہاں ضرور
دیکھو اب غور و مال سے تم
مروی ہے از آمنہ اے باصفا
چار مہینے کا ہوا حمل جب
مکہ اشرف کو پھیرے وہاں جسے
آہ گئے تک وہ شبانی کیست
حضرت عباسؓ کا جو ہے خلف
انکو کہا حضرت رب الجلیل

حلقے وہ دودور کرتے کیا
رم وہ بھی جاہلیت کی نقیں
جسکے پسر سے بھی ہو نیکے دور
آتی ہو ایسے پیہر کے تم
حمل کے آغاز میں دیکھی ہو خواہ
والد ماجد شہ عالم کے تب
راہ میں بیمار ہوئے آہ تب
پدر پیہر نے کیا تھا وفات
اس کو ہے منقول اے شرف
میں ہوں سدا اسکا نصیر

مادر سرور سے وہ اے رجبند
حکم کیا ایک ملک کو خدا
تم نکرو ایسے روم اے جہول
ایک درخشاں ہوا میرے نور
کہتے ہیں مکے سے مدینہ گئے
عبد مطلب یہ سنے جب خبر
غم بھی عبد اللہ کی تپ تپاں
بولے ملک درو سے تپ کے کریم
بھیجیو تم ایسے سدا صبح و شام

حق نے نہ نہ ہار کیا ہے پسند
حلقے وہ مادور کرے جلد جا
جسکے اٹھانیکو میں آئے رسول
آئے نظر نصیر کے مجھ کو قصور
اور وہاں خوشیوں میں کھو گئے
بھیجے وہاں اپنے پسر کو در
اور کہا بعضوں کے تھی پسند
تیرا بی آہ ہوا تب تپ
تحفہ برکات صلوٰۃ و سلام

واقعہ فیل

حمل سے اس شاہ کے اے باصفا
ابوہ ملعون شقی بے حیا
جج کے وہ ایم میں دیکھا ہے یا
بولے کہ کعبہ کی زیارت لے
حکم کیا شہر میں اپنے بھی
اور درو دیوار کو وہ بے حیا
چند مکانات مزین سرا
وہیں بہت اس عقیدہ میں
مکے میں یک شخص ہوشیار
خدمت جار دہشی اگر میں
جلد ہوا شب وہاں سے نوار
ایسے میں پھر ایک علاوہ ہوا

انھوں جب ماہ کی تھی ابتدا
کہ جو وہ محکوم نجاشی کا تھا
خلق چلے کیے کو ہیں بیشمار
جاتے ہیں اور اک سعادت لے
وینسا ہی یک خانہ بناویں بھی
سونے جواہر سے مرصع کیا
گرد کیسے کے ہے بنو ادیا
اکے زاطراف زیارت کریں
قوم کنانہ سے تمنا وہ نامدار
پایا کیسے کی ہے وہ پیش میں
صبح کو یہ بات ہوئی آشکار
طرفہ عجب اور بھی یک گل کھلا

واقعہ فیل بھی رو دیا
والی ہوا ملک یمن کا وہ جب
نذر و ہدایا بھی لجاتے وہاں
ستے ہی اس بات کو وہ دشمن
حکم سے میں اس کے رنگ رخا
اور تباں اس میں بٹھایا ہے
اسپہ بھی چھر کا کے وہ عطر و گل
بات میں شاق ہوئی برونش
جلد نکل ملک یمن کو گیب
قابو وہ پایا ہے نقیں ایک شب
ابوہ یہ سن کے چڑھا ہے بہت
مکے کو ایک وہاں کارواں

قصہ یہ ہوا سکا سن اے باؤ
بلدہ صنعا میں رہا آکے تب
پوچھا کہ جاتے ہیں یہ علم کہا
لایا بہت نخوت و کبر و غرور
ایک کلیسہ ہے بنا اس مقام
انکو جو اہر بھی پایا ہے وہ
حکم کیا سب کو وہ خانہ خراب
اس سے بہت تلخ ہوا پیش
اور وہ ملعون کا نوکر ہوا
کر کے وہ پاخانہ کیسے میں تب
وہیں وہ شہزادہ ہوا ہے بہت
اُتر اٹھا اس شہر کے باہر عیا

اگلی سلاکتھے وہ رات ایک
زیور و پوشاک جو اس پر ہوا
جو رو دیوار تھے بازیب زین
قصہ کیا کے کو جائیں شتاب
کوہ نمائیل بھی تھے چار ہزار
گرتا تھا اقدام وہ ہاتھی جد ہر
کتیاں وہ فوج ہوئے دیکھ دنگ
ابرہہ ملعون سے ہیں وہ جا
عبد مطلب نے تب اس سے کہا
چاہئے تڑانا تو تڑاویگا وہ
گرتا تھا سجود وہ ملعون کو
جلد وہ پھر کہے کے نزدیک
آہ یہ آئی ہے جو فوج عظیم
کر یہ وعازاری سے اور عجز
کعبہ طرف انکو چلا دیا بھی
بیٹھ گیا جلد زمیں کے اُپر
گرچہ بہت مارے اسے وہ نہیں
ابرہہ یہ دیکھ کے حیراں ہوا
عبد مطلب بھی ادھر دل نکار
عبد مطلب نے کہا اس کو دیکھ
کہتے ہیں وہ آنے لگے جوق جوق
جان وہ نکرتا تھا بقدر نچوڑ
ڈالتے نکرتے جب اک بروار

اس ہوئی شہر یہ وہ گھٹا ایک
جو کہ بنائے تھے بتوں کو تمام
سارے سیاہ ہو گئے بے ریت ملین
کعبہ اشرف کو گرائیں شتاب
اٹوٹا گھوڑو نکا نہیں تھا شتاب
جانتے وہ فتح و ظفر ہی ادھر
پائے نہ زہار وہ امکان جنگ
عبد مطلب کی وہ عزت کیا
کعبہ کا مالک ہو بلا شک خدا
چاہے تو بچانا تو بچاویگا وہ
دوسر فیلوں کی طرح پر کھو
کعبہ یہ رکھ ہاتھ کئے یہ دعا
ہم کو نہیں طاقت جنگ اے کریم
وہاں سو نکل ایک جوق گئے
اور اسے جلد و مہلا دیا بھی
کعبہ طرف ڈال دیا اپنا سر
تب بھی وہ زہار ہلا ہی نہیں
کشف میں اس بھید ناواں ہو
نصرت غیبی کئے تھے امیدوار
فتح کی اب ہم کو ہے امید نیک
آئے لگے سارے وہ لشکر کے فوق
زہر کی تاثیر تھی ہمیں نمود
پیٹ سے ہاتھی کو وہ ہوتا تھا پا

بائے سو اس آگ کی بھگاریا
سب جلا لیں میں آگ کی
ابرہہ اس بات کو سنکر شتاب
ساتھ لیا شکر سے صدر ہر
انہیں تھا اک فیل جو محمود نام
اترا وہ جب کعبہ کے نزدیک
چھوڑ کے وہ مکہ میاں گئے
بولا کہ تم سے پہلے جتے ہیں جنگ
کوئی بشر کا نہیں خانہ ہے وہ
فیل سفید اس کا جو محمود تھا
ابرہہ میں چڑھ گیا یہ دیکھ کے
گھر ہے یہ بے شبہ تڑا لے خدا
ہم تو اب اس امر میں لاپا ہیں
ابرہہ یہ حکم کیا ہے تبھی
فیل جو محمود تھا اے باادب
اسکو مڑتے تھے بہت فیلاں
بیٹھ گیا ہاتھی جیب یوں وہاں
بسکہ اُدھر فوج کا وہ حال تھا
ایسے میں اک نور ہوا جلد گر
بس اسی آئیاں خدا نے قدیر
اپنے دو پہیوں میں دو نکرتے
سارے وہ آئے تھوڑے سا شور
آئی ہے پس قہر کی یہ فوج جب

پہنچے کیلئے کہی وہ دریا
اور وہ کفار کے دل جاگ کی
ہو گیا جل بھون کے شل بجا
انہیں بہت اس کے تھے خلی سوار
پیش رفت فوج تھا وہ لاکھام
مکہ دو فرسنگ وہاں سے رہا
عبد مطلب ہی مگر ایک ہے
توڑینگے کعبہ کو مگر بید رنگ
صاحب اس خانہ یگانہ ہے وہ
عبد مطلب کو آسجہ رہا
عبد مطلب وہیں رخصت گئے
تو ہی نگہبان ہے اسکا سدا
گھر توڑ توڑی کچا اسکے تئیں
جلد وہ فیلوں کو سنوار بھی
فوج کے آگے ہیں کئے اسکو تب
لیک جگہ سے نہ ملا ہے میاں
بند ہے پیچھے سمجھی ہاتیاں
سارے اُن اشترار پہ جھجالتھا
گھیر لیا کعبہ کو سب سرسبر
بھیجا ابابیل کی فوجیں کثیر
جو پنج میں کنگر بھی تھا اک جانے
حق نے عجب انکو دیا ایسا زور
پل میں وہ نابود ہوئی فوج سب

کعبہ محل جانا

فوج ابرہہ

فوج کو بیٹھ جانا

فوج ابابیل نازل ہونا

فوج ابرہہ لیا میں سے ہلاک ہونا

جب ولادت پیش آئی

یعنی دفتر اول
کے چار چمن سے
پہلا چمن

فیل جو مجھوٹھا ہے باعفا
بیٹھ لگا اسکی پرندہ بھی ایک
اور وہ ابھی گھوڑے سے اتراتی تھی
ایک پرندہ کہو تھی اُسکے ساتھ
جبکہ ہوئی فوج سب پائمال
العرض فوج جو غارت ہوئی
لاش وہ ناپاک سمیٹتی ہو گئے
کرنے سلاطین لگے انکا پاں
اور وہ کنکر جو تھے شل خود
قصہ یہ ہے جو کربیب غریب
فیل کی سورۃ میں خلائے جہاں
انکو تو یوں خوار کئے ہم قریب
واقعہ کہ بعد یہ اے دل فروز
سورۃ عالم کی ولادت ہوئی
یونہی اُسی وقت میں سب انبیا
اکثر اوقات شہ نامدار
کہ میں اسی روز میں پیدا ہوا
شہ کی ولادت کا مقدس دیا

خاتمہ

جو کہ تھا آغاز مشال لال
چاچمن کو ہے یہ پہلا چمن
اسمیں ہوی ہو دو جو ہو مخط
اپنے پیسہ پر سدا صبح و شام

فضل سے مولک وہی یک بکا
بھاگتا تھا اور بھی اسکو دیکھ
سر پہ پرندہ وہ تھرتھاتی تھی
اسکو بتایا یہ اٹھا اپنا ہاتھ
پائے قریش انکا سبھی نقد مال
کے میں مردوئی ہر بد بو انھی
سارے عرب شکر الہی کئے
ولیں بہت کھتے تھے انسے ہر
کے میں موجود تھے اراہل سو
شہ کی ولادت کے ہوتے قریب
قصہ یہ قرآن میں کیا ہوا
جبکہ معظم ہے ہمارا حبیب
گنہے تھے بجاہ میں پانچ روز
سارے خلائق کو شہادت ہوئی
پائے ولادت میں جس حکم خدا
ہتے تھے دو دن کے دن روزہ دا
وحی بھی اس روز ہی بھیجا خدا
قصہ معراج تلک ارمیاں

بدر بنایا ہے اسے ذوالجلال
بس اسے شاداب کھے ذوالمنن
غفور کے اسکو بلطف و عطا
بھیجے اس آختر صلوٰۃ و سلام

ابرہہ مردود نے یہ دیکھ کے
پہنچا ہے جٹ کے حبش کو وہ
سن کے نجاشی متحسیر ہوا
ڈالا پرندہ نے ہے کنکر وہیں
تھے جو قریشوں میں بہت مالدار
عبد مطلب بھی کہے میں آ
حادثہ یہ جبکہ ہوا درماں
کہے کی عزت بھی ہوئی ہے زیاد
بہشت سالار ملک بھی یقین
حاصل کے برکات میں اسکے جا
اسمیں اشارہ ہوئے اہل دیں
اسکے بھی جو ہو دیں عدو نابکار
پیر کے دن صبح کو اے اہل دیں
اگر طلوع ہو نیلے بس آفتاب
پیر کا جو روز ہے پاکیزہ تر
پوچھا صحابہ نے جب اسکا سبب
اس ہی لئے جان تو اے بااؤ
دوسرے نسخہ میں اگر چاہے رب
شکر ہے از فضل خدائے نام

در شب آدینہ یہ بدر سنیر
اسکو کرے فضل سو اپنے قبول
نورمہ و مہر ہے جب تلک
نور یہ نسخے کا ہے تب تلک

طرف حبش کے ہے لگا بھاگنے
اور نجاشی کو دیا یہ خبر
بول پرندہ وہ کہاں سے دکھا
مر گیا سر پھوٹ دیں وہ لیں
اسکا سبب ہو ہی اے ہوشیار
مانگے دعا مینہ برائے ہو
پائے قریش اس بہت غرور
خلق کو سب اس سے ہوا اعتقاد
دیکھے ہیں اصحاب بہت اراہل
داخل اراہل ہوئے اے میل
کہے کی چاہے میں نہنگ لیں
انکو بھی کر دیو نیلے ہم خوار زار
تھی یہ مولود کی جو بار ہوئی
پائے ولادت شہ عالم جناب
اسکو فضیلت ہے سب ایام پر
انکو یہ ارشاد کئے شاہ تب
پیر کا روزہ ہے ہمیں مستحب
لاؤنگا تفصیل ہے میں بااؤ
پایا رسالہ ہے یہ اب فہم
کامل انوار ہوا بے نظیر
اور کرے مقبول جناب رسول
نور یہ نسخے کا ہے تب تلک

گلزارِ نبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کراد احمد خدا تعالیٰ رسول پہلے نسخے میں کیا میں ارقام اوزبوت لے تا گیا ۱۸ سال	لکھوں احوالِ رسولِ مقبول جس کا انوارِ نبوت ہے نام بھی لکھوں کچھ مبارک احوال مومنوں کو دل جاں سے سنو	خلقتِ نور نبی کا مذکور ابتدا لکھتا ہوں ولادتِ کلید اس رسالے کا بہ اکرام تمام گلزار سے ایماں کے چوڑ	اور اہلِ اصلِ حمل بھی پر نور آپ کی وحیِ رسالت کا بیاں جا لو گلزارِ نبوت ہے نام
---	--	---	--

غنیہ جنابِ سالک کا احوال صحیح پڑھنے اور سننے کے آداب اور اس کی فضیلت و ثواب کے بیان میں

مخفل ذکر نبی کے آداب ذکر میلاد کی ہے جو مخفل صالحین کا ہو یقین ذکر جہاں ہو جہاں ذکر حدیث میلاد جو محدث و محقق تھا بڑا کہیں جب تک میں تھائے اکل ذکر میلاد رسول اللہ کا کہ وہ مجلس سے عجائب انوار کہ وہ انوارِ ملائک کے نمبر پیش مجلس ہے ملائک انس	اور کچھ اس کی فضیلت و ثواب اس میں بت ہے فرشتے نازل رحمتیں حق کی اترتی ہیں وہاں کیوں نہ ہو رحمت حق حد و زیاد وقت میں اپنے شہیر و یکتا درمہ پاک رجع الاول تب وہ مخفل میں پڑھا جاتا تھا لگے ہونے کو بلند اے ہشیار وہی مجلس میں جو حاضر ہو سب میں حقِ ادب ہو جاں رس	پہلے لکھتا ہوں بطورِ مجمل ہے صحیح ایک خبر میں آیا صالحین کی ہو رحمتِ نور کی بات شیخ دینِ قطب زماں علامہ یوں لکھا ہے یہ فیوض الرحمن موضع مولدِ اشرف ہو جہاں میں بھی اس مخفلِ اقدس میں گیا دیکھ میں سہیں تامل جو کیا اور تھے رحمت حق کے انوار یعنی سب لوگ ملوث ہوئیں	تا کریں پیر و ہواں اس پہ عمل کہ شبہ کون و مکان فرمایا کیا نہ ہو ذکر نبی کے برکات شبہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اپنا کشف وہ بے شبہ وین منعقد مخفل مولد تھی ہاں حق تعالیٰ نے مجھے بتلایا حق تعالیٰ نے مجھے پر کھولا جو اترتے تھے وہ مجلس میں آیا دل لگا خوب سنیں اور سمجھیں
---	--	---	---

<p>بے لوب ہو کر آئیں پسینہ بات فندقِ برکت سے بھی مجلس ہے دو مولوی باقر آگاہ اے نیک کہ بلا اصل غلط جہے کلام پس میں لکھتا ہوں احوالِ رسول جسکو اس باب میں کچھ تنگ لے پڑھنے اور سننے بھی دیکھو گم</p>	<p>اور نہ میٹھوہ کریں کچھ حرکات شیخِ سنت سے ہے فانیس نور نسخہ بہشت بہشت اندر دیک پڑھنا اور سننا بھی اسکا حرام مستبر جو ہے کتب میں منقول ان کتابوں میں بلا تنگ دیکھے اور مجھے بخندے لے رہا نام</p>	<p>روشنی بھی کبھی ایسی نہ کرے اور جو پڑھتے ہیں صحیح ہو حال کئی بے اصل غلط نسخوں کا خاص در ذکر رسول والا اور وہ مشہور کتابوں کے نام ذکر سبلا و پیسے یارب بھی ہے امید کہ رحمت کا نزول</p>	<p>کہ وہ اسمرف کے حد کو پہنچے ہوئے اصل غلط کوئی بات نام لے صاف ہر اس طرح لکھا متفق اسپہ میں سائے علما جایجا آگے کرونگا ارقام کروں آغاز یہاں تک میں اب ہوئے از برکت این ذکر رسول</p>
<p>آمنہ سے ہے روایت سن اب بس آواز مہیب ایسا تھا اسکے منے سے وہ سب خوف گیا اور میں دیکھی تب ایک نور بلند وہ کے خوف ہم سے کیجو بس مٹی سننے کو میں آوازیں اور ہوا میں تھے بہت سے مرداں غیب آئے پرندے بسیار کہ جناح انکے یقین یعنی پر اور کہی مشرق و مغرب کو تمام بام کعبہ کے اُپر تھا تسرا انبیا کا ہوا سرور پیدا حق کا مطلوب معلوم پیدا مطلع مہرِ ہدایت پیدا ہوا پیدا گلزارِ خلیل</p>	<p>کہ ہمیر کی ولادت کی شب کہ مے دل کو بہت خوف ہوا بیک پیالہ وہاں شربت تھا حرا اور عورات بھی بیٹھی تھیں چند مریم و آسیہ ہیں ہم ہر دو ایک سے ایک بڑی تھی نہیں آسمان اور زمین کے درمیان تھے زور و سب انکے منتہا دیکھ قرآن سے ہیں ثابت شہر بجھکو دکھلایا خداوندِ انام شانِ عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا اصفیا کا ہوا افسر پیدا خلق کا مقصد اقصیٰ پیدا منع چشمہ رحمت پیدا در کتبائے یم اسماعیل</p>	<p>میں جو تھی اپنے مکالم میں نہا دیکھی تب ایک پرندہ اُجلا تھا وہ اُجلا میں کی نوش اسکو وہیں قد بلند انکے تھے حسن و جمال اور حوراں میں یہ جنت کی تمام تھان ایک با کا دیکھی اُجلا چھا گلین پوئے کے تھے انکے ہاتھ اور یا قوت سے تھے ان کے پر پس پرندو کو جو دیکھی بی بی اور جھنڈے مجھے تین آئے نظر پس ہوا سید عالم پیدا باعث خلقت اکواں پیدا فلاح بابِ صفوت پیدا سب رسولوں کا مبشر پیدا فلاح بابِ شفاعت پیدا</p>	<p>سنی ناگاہ یک آواز بڑا آگے پر اپنا مرے دل پہ تلا پائی تب اس سے قرار و سکین دیکھ حیران میں ہوئی ہوں حلال انہیں از حکم خداوندِ انام درمیان ارض و سما کے لنگا اور مے حجرے میں دیکھی اس یعنے وہ حق کے ملک تھے کسیر وہ بلاشبہ فرشتے تھے سبھی ایک مشرق میں تھا مغرب میں گر اشرف عالم و آدم پیدا ابراہماں یم فیضیاں پیدا خاتم ملک رسالت پیدا دور آخر کا ہمیں پیدا قائم کوثر و جنت پیدا</p>

حق کا محبوب مکمل پیدا
ہر دو انگشت شہادت اشرف
ایسا چمکا ہے مے کی یک نور
نیم شب جبکہ ہے گزری کعبہ
شکر ہے پاک کیا جھکوں
اور تباہ جتنو تھے کعبہ میں گھر
کہ ہوئے شاہ زماں پیدا جب
شمع کا نور نہ آتا تھا نظر
کہ یہ محنت نہ اٹھا تو اس دم
اور کی پشت مبارک پہ نظر
اور عثمان بن العاص کی ماں
دیکھی میں نور ہوا ایک تاباں
تب یہاں تک ہے گماں جھکوں
والدہ اسکی صحابہ تھی
اور میں آواز سنی ایک بڑا
دیکھ اس حال کو میں گھبرائی
کہا میں لیکیا مغرب کی طرف
لیکیا تھا اسے اب بول کہاں
اسکو بتلایا براہیم کو میں
اور اس طرح سو کہتی ہے شفا
حضرت آمنہ اس طرح کہی
انگلی کلمہ کی اٹھایا تھا وہ
اور کعبہ کی طرف سے آگہ

حضرت احمد مرسل پیدا
وہ اٹھایا تھا یقین خرچ طرف
شام کے جس میں نظر آئے قصو
حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
بت پرستی کی نجات سے اب
انہی وہ سارے زمین پر گئے
آمنہ کے میں مکاں آئی تب
نور سے انکے ہی روشن گھر
عسل دیکھ اسے لائے ہیں ہم
نقش تھا ہر نبوت انور
نقل اس طرح سے کی ہر اے جا
ہو گیا جس سے روشن وہ مکاں
کہ وہ گرا بیٹنگ اب مجھ پر آ
نام تھا اسکا شفا وہ بولی
کہ کوئی یزید نکالے
نور پھر سیدھے طرف یک دیکھی
ان مکانات میں جو میں اشرف
کہا مشرق کی طرف لے دیشا
خوش ہوا دیکھ کے وہ اسکے نہیں
کہ مے دلیں تھی یہ بات سدا
جب لاوت شہ عالم کی ہوئی
انگلیاں دوسری کھینچا تھا
حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ

کہی بی بی وہ ہوا جب پیدا
اور کہا لا الہ الا اللہ
نقل ہے عید طلب سہ بات
بول تکبیر اس طرح کہا
ایک آواز ہوئی غیب سے تب
اور صفیہ جو چھپی تھی شہ کی
دیکھی میں نور شہ عالم کا
چاہی تہلاؤں سے با اکرام
اور وہ تھیں ناف پریدہ از غیب
کلمہ طیبہ تھا اس میں لکھا
جب ہوئے پیدا رسول فاخر
اور دیکھی ہوں نظر میں ٹھیک
عبدلحمٰن بن العوف جو تھا
کہ ہوئے سرور دیں پیدا جب
شرق و غرب تلک تھا نور
پوچھا اس نور کو یوں کوئی تب
بعد یک نور ہوا پھر پیدا
سب مکانات معظّم اوپر
اور کیا اپنے وہ سینہ سے لگا
جبکہ مبعوث ہوئے شاہ جہاں
دست پاک اپنا میں برکھا
چو ستا تھا لے انگوٹھا ہاں
اھ ہوا پیدا وہ جب جان جہاں

حق تعالیٰ کو بھی سجدہ کیا
بھی کہا انی رسول اللہ شہ
تھا میں کعبہ میں تولد کی را
کہ محمد کلمہ ہے معبود بڑا
کہ محمد کو جنی آمنہ اب
اس طرح سے ہے روایت لائی
نور پر شمع کے سر غائب تھا
کوئی کہا غیب سے لے میرا نام
اور پیدا ہوئے محتوی بے رب
پانچ آثار میں دیکھی اس جا
آمنہ کے تھی میں گھر میں حاضر
کہ ہوئے تلے زمین کی نزدیک
اپنی مادر سے روایت یہ کیا
اپنے ہاتھوں میں لی ایکوت
شام کے ہمیں نظر آئے قصو
لیکیا تھا تو کہاں اسکو اب
بائیں جانب کوئی ہمیں پوچھا
لیکے گذرا ہوں اسے میں شتر
خیر و برکات و طہارت کی دعا
میں بھی صدق ہو لائی ایماں
اور سر اپنا کیا سوسے سماں
دودھ آتا تھا انگوٹھی سے جا
نور میرے سے ہوا ایک تاباں

اسمیں دیکھی میں عمارتِ شام
فتح سے بے کو ہے دُسر البصر
اور یک غیب سے تَب آلی ندا
اور پناہ ملتِ حقّی کا لباس
بحر یوں میں سمجھی اس شاہ کا نام
اور یک لحظہ گیا جب کہ گذر
کیلیاں ہاتھیں تھیں اس میں
مخزنِ باد کی تسری کیلی
اس مرد و نکی سنی میں تاپیں
اسکو اطرافِ زمیں لیجاؤ
اتولا بروہ اُجلا آ کے
بعد اس شاہ کو پھر لائے میں
قطرہ آبِ زلال بہتہ
حکم سے حق کو یقین ساری جہاں
ایک جھگٹ تھا لیا پوئے کی
گوشتِ چار اسکو تھے ہر گوشہ پر
طشت میں ہاتھ رکھا شاہ ہر
تیسرا آیا تھا جو مردِ جبیر
طشت لایا تھا نذرِ جو دوسرا
سات بار اس کے نہیں غسل دئے
اور جو لایا تھا حیر اس کو اٹھا
بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخر
بوسہ دے اسکی پیشانی کی بھی

اور بصری کے مکانات تمام
کہ ہوئی وقتِ عمر اسکی بنا
کہ اسے مشرقِ مغرب میں لجا
اسکو لیجاؤ برائیم کے پاس
بسکہ مشہور ہو ماحی لے ہما
لئے پھر میں نے نظری اسپر
کوئی یوں کہنے لگا ہر اس میں
کیلیاں تینوں لیا ہے نیکی
طیر اور گھوڑوں کی بھی آوازیں
اور سب روتوں پہ ظاہر کجی
شہ کو غائب جو کیا تھا مجھ سے
پاس میرے اُسے دکھلا کر میں
تھے ٹپکتے میں نظر کی اس
آدھے اس شاہ کے زیرِ فرمان
بجئے شک اس بہت آتی تھی
تھا لگاؤ سفید یک خوشتر
غیب سے میں نے سنی تب یہ ندا
ہاتھ میں اس کے پسیا تھا حیر
شہ کو اس طشت میں وہ بھلایا
اور دئے بوسہ سر و پا پہ اُسے
ایک گھڑی اپنے پر میں رکھا
لایا ہے اپنے پروں سے باہر
کہتا ہو تجھ کو بشارتِ انجمنی

ضم کر ہے بے کی بصر اے حبیب
بعد یک ابر سفید آ کے وہیں
ہر نبی کی جو ولادت کی ہر جا
کر و دریاؤں پہ اسکو ظاہر
یعنے ہے شرک مٹانے والا
صوف پہنائے تھے اسکو اُجلا
ایک کیلی یہ نبوت کی ہے
ابراہیم ایسے میں آیا دیگر
لیگیا شاہ کو یہ ابر بھی آ
بحرِ اطلاقِ رسل میں بھی سب
اور پھر لانے کو عہد جو لگا
ایک پچیدہ حریری پارہ
پھر وہ بولے یہ شہ موجودات
بعد ازاں اُسے شہ شخصِ جیل
ہاتھ میں اپنے لیا تھا دوسرا
بجئے دنیا کی یہ حدیں میں چار
کہ مغرب ہے کعبے کو لیا
ایک خاتمِ بوتھی اس میں پر نور
اور وہ پوئے کی چھا گل سو شتاب
غسل کے بعد بغیرِ تاخیر
یوں کہا حضرت عباس کے جہاں
اور کیا کان میں اسکے باتیں
کہ نقیص علم رسولوں کا تمام

شہرِ شام سے ہر جانِ قریب
لیگیا اس شہ عالم کے تئیں
اُسپہ اب پہنچاؤ با نشانِ عدا
بحرِ مایاں تاکہ ہوں اس ماہر
سائے عالم سے بتا سید خدا
اور بچھائے تھی حریر ایک ہر
دوسری کیلی یہ نصرت کی ہے
ابراہیم سے بڑا تھا انور
اور اس طرح کوئی کہتا تھا
غوطہ دیکر اسے لے آؤ اب
دوسرا عرصہ تھا اس سے بڑا
دستِ الہی میں سرور کو تھا
لایا ہے ساری جہاں اپنے ہاتھ
حیر سے نورِ شامِ سجیل
خوشنما طشتِ زرق و کاس ہر
لیجئے چاہے حوالے پاک شمار
ہم کئے قبلہ ہی کو اس کا
وہ نکالا از حیرِ زند کوز
ڈالنے اسپہ لگے میں تب آب
اس شہ دیں کو پینے بہ حریر
تھا وہ دارِ وعہِ جنتِ رضوان
کچھ مجھے وہ نہیں معلوم نہیں
میں عطا تجھ کو کئے باکرام

اب ترے علم و شجاعت کو علم ذکر تیرا جو ننگا اے رسول بی بی کہتی ہیں کہ کوئی دُسر کہ کوئی شئی وہ اُسے دیتا تھا وہ کہا تجھ کو بشارت ہو اب پھر اٹھا لے اُسے غائب وہ ہوا تجھی ہی درود الم میں ہر اس لیکھا تھا جو اُسے بت وہ کہا اور دعا اسکو وہ برکت کی کر آمنہ کہتی تھیں پھر شہ کو میں جو کوئی پکڑ لگا تیرا داماں ایسے میں عبدِ مطلب یہ خبر کہ میں کہے میں ہی تھا کل کی حالتِ اصلی پہ پھر باز آیا اور پہلج ہے صنم ایک بڑا ابرِ رحمت کو بھی باغِ وقبول خلق کو حق کی مرد سے وہ نبی اور سب خلق طرف بات لیں تم گواہ ہوئے فرشتہ میرے جو ہے دروازہ بنی شیبہ کا اضطراب تھا مرہ کو بڑا اور تھے کے پھاڑاں بھی سب تیرے گھر نے مجھے منع کیا	کیلیاں بھی تجھے نصرت کے دے گر چہ وہ جھکونہ دیکھا ہو کبھی جیونکہ بچے کو کبوتر اپنے کرنا انگلی سے اشارہ بھی تب روغن اس کے سر پر چہ ملا میں کہی آہ اکیلی ہوں یہاں چاندنی اُسکے تھی چہر پر چمک لیکھا تھا اُسے نزادِ آدم میری اولاد کا سرور ہے تو مردہ ہو تجھ کو اے مقبولِ خدا وہ ترے ساتھ ہی ہو گا محسوس واقعہ ایک جو دیکھے تھے ہے مقام اک جو خلیل اللہ کا کہ کیا پاک محمد کا رب غیب ایک اند میں نے سنی طشت بھی قدر کا اب یک لکے اور ہدایت میں انہیں لا دیکھا وہ زمین ہے سراج ایک نیر میں سینکر ہوا حیراں بسیار ناگہاں کوہِ صفا کو دیکھا یک پرندہ بھی سپید یا نظر اور معلق مجھے آیا ہے نظر پھر میں بیٹھا ہوں میں کیلتا	کئے عزت سے نصیب اے اکرم و میں تب اس کے ہو بیت کا نزول شاہ کے لب پہ رکھا اپنا لب شاہِ رغبت سے اُسے لیتا تھا نیک اخلاق دے تجھ کو سب درودِ غم اس کا بہت مجھ کو ہوا لایے بیسے میں اُسے پھر مجھ پاں سب ند میں پر اسے ظاہر میں کیا بولا ہو تجھ کو بشارت اے پسر دے میرے گود میں بولادہ میں اور بچا لاؤ لگا تیرا فرماں سکے خوش ہو کے اے کو گھر دیکھا ناگاہ یہ حالات عجب بول تکبیر وہ بول کہنے لگا دیکھا میں بلند میں پر ہے گرا لطفِ رحمت سے کئے اسپہِ نزول کنجِ غفلت سے نکال دیکھا بھی یہ نبی ہو دیکھا معوث یقین ہم کلید اسکو خزانہ کی دے اس سے بطحا کی طرف میں آیا دیکھ میں اسکو ترے گھر آیا نوسے دسکے دغشاں تھے تب کچھ نہیں تاب توں مجھ میں ہا
---	--	--

۷۵
چمن دوم

کی ہے پھر عبدِ مطلب نے نظر
بولی اے پدر مجھے محل جو تھا
سُنکے بولا کہ تو نہ کا اثر
طیر اُجلا جو تہیں آیا نظر
تب کہا عبدِ مطلب نے اسے
کہا سہ روز ملک رو بہ تیار
کہا کیا آہ تجھے قتل کروں
ہے فلاں حجر میں وہ نورِ بصیر
زجر کر عبدِ مطلب کو کہا
پائے امکان نہ یہ کوئی بشر
ایا باہر وہیں کچھ دیر نہ کر
تین دن تک زباں سے کھلی
دوسرے ملکوں میں نزدیک دور
زورِ نصیر میں کسری کے پڑا
چشمہ اون کا دیریں سو گیا
اور رہا اس عجائب اکثر
اور غبت سے دنیا کے اشہر
دن بدن ایسے عجائبِ عالمیت
تھے پیدا جو نبی اے فیروز
واقعیہ فیل سے فرحت اندوز
وقتِ اسکندرِ رومی کی بس
وقتِ موسیٰ سے مقررِ دوزار
وقت سے نوح نبی کے یکصد

آئینہ بی بی کی پیشانی پر
ایک فرزند ہوا ہے پیدا
کچھ نہیں تیرے سے آتا ہے نظر
ہے جھگڑتا وہی مجھ سے اگر
کہ وہ فرزند کو بتلا تو مجھے
نہ دکھا اس کو کسی کو زہار
یا ہلاک آپ کو جو بکروں
پس اگر جایں تو جایکے نظر
اے فلاں جلدیسا ہے پھر جا
کہ کرے اس شہ عالم یہ نظر
تا فریشوں کو سنائے یہ خبر
سناؤں تک کہ بعض رائے کی
ایسے ہی پائے عجائب میں ہو
گپڑے دل سے گنگوے چوڑا
کافروں کی وہ پستش کی تھی جا
ایسے ہی خلق کو اُسے میں نظر
وہ عجائب بھی دیتے ہیں خبر
نظر آتے تھے تو اتر کے ساتھ
صبح صادق تھی بھی تھا پیر کا
جانے گزری تھی تب پچھن روز
گئے تھے ہشت صدیس ہزار
تین سو سال تھے گزری ہزار
گزرے تھے چار ہزار و نو

نہیں وہ نور نبی نیا رخشاں
میں بہت اس سے عجائب کھی
کیوں میں باورِ کردت تیری بات
شیراب اسکو طائے میں امیر
کہی یک شخص اُسے غیب سے آ
جب سنا عبدِ مطلب یہ بات
دیکھی جب آئینہ یہ خوشِ غضب
در پہ حجرے کے وہ جا کر دیکھا
جب ملک حق کو ملائکے ہما
ہو گیا عبدِ مطلب لرزاں
ہو گئی بندوبس اسکی زباں
اے ایسے ہی عجائب میں کثیر
تھے تیاں جتنے کہ بروئے زمین
آگ گزری کبھی ہے بھی تبھی
سبلاطیں کی زباں بند ہوئی
والہ کفر کی تحقیر یہ ہیں
بلکہ زحل ولادت خوشحال
سب بغت سے خبر دیتے تھے
بارہویں تھی زریع الاول
اور زمانے سے سمجھ عیسے کے
وقت داؤد نبی سے اے یار
اور از وقتِ براہیمِ غلیل
وقتِ آدم سے سمجھنے خوشحال

پوچھا اے آئینہ وہ نور کہاں
پھر بیان اسکا ہے تفصیل سہی
کہی واللہ یہ سچی ہے بلیت
چتا ہے آپ ہی پلوتے تیرے
عسل ہے طشتِ ہر وین و بل
تیغ کو کھینچا ہے غصے کو دست
ہو کے پاچار کہی ہی یوں تب
تیغ راہ میں ہے کوئی گھڑا
دید سے اسکے نہ فارغ ہوئی کام
ہاتھ سے اسکے گری تیغ وہاں
بات کر نیکا نہیں تھا اسکا
ہوے مکہ میں جو ظاہرِ اجنبی
سب گروا ندھے زمین ہی یقیں
نہجی الف برس تھی کبھی
تین دن تک وہ ہے گنگ سبھی
اور اسلام کی توقیر یہ ہیں
تا چھل سال بلا قیومِ مقال
ذکر کچھ آئینا کا آگے
دوسری بعض کہے اک اکل
شش صدیس برس گئے تھے
گزرے تھے ہشت صد و ایک ہزار
سات سو تین ہزار میں قیاس
چھ ہزار وقتِ صد و پچاس سال

نورِ بصیر

ولادت

ولادتِ شریف کی تاریخ

اور اترنے کو صحنی جنت سے ہے روایت کئے اجبار یہود یہ پیغمبر کے تولد کی ہے رات تقل ہے عبد طلب لے جا آمنہ اسکو دکھائی ہے لجا بعد ازاں اپنے سدا ہاتھوں کا آمنہ پاس ہے پھر لے آیا اس سپر ہے یقین رب کریم نجر ایک اونٹ کو بنا و جنت بولے ابامیں ترے لے مخدوم میں نے چاہا کہ ہے یہودود	چھ ہزار ایک صد و ترسٹھ تھے شہر مکہ میں جتھے تب موجود یونہی بس پائے میں ہم از لور بعد شہ روز کے آیا جولاں دیکھ از بسکہ وہ خوشحال ہوا کعبۃ اللہ میں لے آیا خوشتر اور اس طرح اسے فرمایا دیو یگا ہم کو سبھی نشان عظیم وہ تکلف سے کیا ہے دعویٰ کوئی محمد سے نہیں تھا سبوم بالتقیں ارض و فلک میں محمود	ابن عباسؓ کی نقل جمع شاہ عالم کی تولد کی شب عصر آخر کا پیسہ ہے وہی اور درخواست کیا خاتون سے گود میں اپنے لیا جلد اٹھا نہ اور رشک و ثنائے حق میں کہ بہت اسکی حفاظت کیجھے کل اشرف صنادید عرب پوچھے کیا نام رکھا ہے اے ہمارا کیا سبب اسکا رکھا تو یہ نام آمنہ سے بھی کہا ہا تاف عیب	یونہی لایا ہے معراج میں صریح خبر اس طرح دئے ہیں وہ سب انبیاء کا سبھی افسر ہے وہی کہ وہ سالار جہاں کو دیکھے اور سترت سے بہت پیار کیا فرج و بہجت سے بڑھائے بینیں اور بہت اسے شناخت لیجھے تہنیت اسکی بجالائے سب وہ کہا اس کا محمد ہے نام یوں جواب انکو دیا تب ہمام کہ وہی نام رکھے وہ بے ریب
---	--	--	---

شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعت باکرامت کے بیان میں

شاہ عالم کو پلائی ہے دود چارہ روز کے بعد ابھائی یوں کہی آمنہ خاتون گھر حکم آزادی کا جب اُسکو دیا اسکو میں خواہمیں دیکھا اُنک ہاں مگر پیر کی شب جب آئے وہی ثویبہ نے مجھے آگے خبر اس مہر کے عوض رب عفو	آمنہ سات ہون لے مسود تھی پیسہ کی علیہ دانی ہو افرزند تولد خوشتر انگلیوں سے ہے اشارہ دیکھا پوچھا کیا حال ہے تیرا کہہ اب سوئے تخفیف غذا بونہیں مجھے اسکو آزاد کیا میں خوشتر پیر کی شب کو کرے ہے مسرور مجھکو کرتا ہے وہ پانی سیراب	سات دن بعد ثویبہ و لشاد بوسے جس شب کو پیسہ پیدا بولہب اس بہت ہو و لشاد یوں روایت ہے زعباس کا وہ کہا آتش و دوزخ میں سدا اس سبب سے کہ پیسہ حق کا اور آزاد کیا جب میں نے یعنے دو انگلیوں سے لے گیا دور ہوتا ہے مرے تپے تاب	بولہب کی وہ کنیز آزاد بولہب پاس ثویبہ نے جا کر دیا اس کو اسی دم آزاد بولہب جب کہ موالے ایسا مجھکو رکھا ہے غذا بونہیں خدا پیر کی شب کو ہوا جب پیدا کیا انگلیوں سے اشارہ اپنے مجھکو ہوتا ہے میسر پانی
---	---	---	--

بیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکر
الہی بجالانے اور حضرت کا احوال صحیح پڑھنے کے جواز و استحباب کی دیکھیں جو محمد بن کبار

وائمتہ نامہ از صحیح حدیثوں سے قیاس کر کے ثابت کئے ہیں

صاحب صحیح جسٹس الیڈن آئی ہے جسکی بدی در قرآن جو موجد ہے مسلمان دیندار کیا جزا اسکی ندیو یگا کریم اور ایسا ہی بہت اہل کمال خاص در ماہ ربیع الاول صاحب شرح بخاری اے میر کہ مینے کی طرف جبے شریف سید اس روزے کا آنے پوچھے اور سنی کو کیا پارہ ہسم پس وہیں آپ نے روزہ رکھا نہیں ہلال میں آتا ہے اے میر اس معلوم ہوا یہ اے فہیم جبکہ اس روز کا اویگا نظیر پس اسی دن کرے وہ کام ادا اور پردا نہیں یہ بھی سمجھو خیر و برکات جو اسمیں ہونگے یسے سجدہ ہے نماز اور صیام اور بن احسان امام والا شاہ عالم نے جواب اسکو دیا جو فضیلت کے دگر ماہوں میں اچھے مسلم میں از شاہ عرب	کہ ہے جزری سے جو شہوتیں یعنی در سورہ تبت اجماع آتی سرور عالم کا اے یار پس جزا اسکی ہے جنات نعیم اس خبر سے میں کئے ہستلال یا تعین ہے روائے اہل عسقلانی جو محدث ہے شہیر لئے ہیں سرور عالم تشریف تب ہو آپ یوں عرض کئے پس کئے شکر کاروزہ یہ ہم اور انت کو بھی سب حکم کیا بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر کہ کسی روز خداوند کریم تو وہی شکر کے غود اے میر جس سے ہوتا ہے ادا شکر خدا کہ کسی روز ہمیں میں ہو چاہے حسن عمل سے پاؤے اور صدقات بھی اطعام طعام دیکھے نسخہ مدخل میں لکھا کہ میں اس روز ہوا ہوں پیدا کثرت طاعت و خیرات کریں پیر کے روزے کا پوچھ میں سب	عرف تعریف میں لکھا اے یار شاہ عالم کی ولادت کی خوشی جبکہ اسکی ولادت کا سورہ ناصر الدین شقی بھی لکھا اور حضرت کی ولادت کی خوشی کر احادیث صحیحہ سے قیاس اس تعین کے روا ہونے پر تب ہود کو مینے میں جو تھے آج فرعون شقی کو سولی شہ کہے ساتھ کلیم اللہ کے عسقلانی یہا کہتا ہے یہا جبکہ دروز نظیر اے دلبر کسی بندے کے نہیں یک نعمت ہوا جس روز ظہور حضرت تا کہ وہ قصہ سوتی کے ساتھ بلکہ وسعت ہے جس میں یکر سمجھ یہ بات بھی اب شکر خدا اور پر مغنا بھی درود و قرآن کہ کوئی شخص زسالار ہدا پس شرف روز ولادت کہاں اس مینے میں بھی پس صبح و شہ کہے میں ہوا اس دن پیدا	بولہب ایسا تھا کا فید کار ویسے کافر کو بھی جب غامہ ہی مال بھی خرچے بحسب مقدور دعوت صبا میں اپنے ایسا گرچہ لازم ہے سمجھ ہر دم بھی کئے ثابت علمائے دواں یہ صحیحین کی لایا ہے خبر دیکھے عاشورہ کا روزہ رکھے قہر سے نیل میں ہے غرق کیا ہم زیادہ تر اہل میں تم سے کہ ہے سوتی کا جو وہ روز کا شکر یہ روزہ رکھے میں سرور دیوے یا دفع کرے یک آفت کوئی اس سے بڑی نہوت ہو بلاشبہ برابر یہ بات کے مولد کی خوشی اے فرور ہوئے انواع عبادت ادا اور احادیث و سیر کا تمناں پیر کے دن کی فضیلت پوچھا شمال ماہ ولادت بھی ہے جا ویسے ہی نیک عمل لائے بجا وحی حق مجھ سے اسی دن بھیجا
--	---	---	---

امام جزری کا استاذ علامہ شمس

شیخ ابن حجر عسقلانی کا قاضی صحیحین کی حدیث

امام عبد اللہ ابن الحجاج کا قاضی مسلم کی حدیث

اور حدیث آئی شہرہ با ابدال
دیکھے پیر کے دن شاہ عباد
نہیں ہر ہفتے میں آتا اخیر
کئے ثابت بھی کچھ ہی فتویٰ
حسن مقصد میں تو دیکھ اپنے لکھا
اور عقیقہ تو نبی کا فیروز
اور عقیقہ تو سمجھ دوسرے بار
کہ کیا آپ کو پیدا حق نے
پس ہوا ہم کو بھی منسوب آخر
کہا مندوب جو وہ عالیشان
فرح میلاد کی بزم عالی
اور وہ خاتمہ المجتہدین
اور استاد امام نووی
مالکیہ سے سمجھ لو الخطاب
اجتہاد جرنی کا ترے
اور احناف شیخ عبدالحق
کہ محدث جو محقق تھے بڑے
ابتلاک عصر سے اگلے اشہر
عسقلانی کا قیاس مذکور
بس قیاس انکا یقین جان لے
اور سیوطی کا بھی وہ استدلال
اور کوئی مجتہد اے بانصاف
نہیں حالانکہ ہوا ایسا بھی

حکم اس طرح کئے ہیں بلال
رکھتے تھے روزہ بہ شکر میلاد
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر
اسکی تجویز بھی اے اہل وفا
بیہقی سے یہ خبر نقل کیا
بس ولادت سقین ساتویں روز
نہیں کرنے کی ہر حاجت اے یا
رحمت خلق مکرّم سے اپنے
شکر مولد کریں شہ کا ظاہر
سو وہ مندوب قیاسی جان
منکر شیعہ کی سبب ہو خالی
شیخ ابن حجر علامہ دیں
کہ ابو شامہ ہے کنیت حبشی
دوسرے اور کے فضل انصاف
سب رکھتے تھے سمجھ لے آگے
کہ محدث جو بڑا تھا الحق
آئینہ انکابیاں کچھ آگے
علما سے کوئی انکا ہمسر
اور بن الحلاج کا اے اہل شہو
اپنے نسخوں میں اُسے نقل کئے
اور قیاس اسکا بھی اہل کمال
نہ کیا ہے ان ائمہ کا خلاف
لا یجوز ہو وہ کیونکر اے زکی

روزہ مت چھوڑ دو شہنے کا
اور صحابہ کو بھی یہ حکم کئے
کہ قیاس اس ہی خبر سے علما
نویں صدی کا مجدد امام
کہ نبی بعد نبوت کے ادا
اسکا جد عبد مطلب سنئے
دوسرے بار جو پیش لگے کیا
جو نہ وہ ختم رسل اے مسعود
نیک اعمال سے اے نیک انجام
اور وہی شیخ سیوطی والا
بدعت حسنہ مندوب ہے وہ
نعمت کبریٰ میں ایسا ہے لکھا
اور انور دعوہ امام کشہر
حنبلہ سے بھی شیخ ابن رجب
مجتہد ائمہ کوئی فی المذہب
شہ ولی اللہ بھی شہ عبد رحیم
اور ائمہ دی جدیدوں سے قیاس
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
عسقلانی و سیوطی اے فکی
اور جزیری کا بھی بیشک کلام
کئے تہذیب نہ انکا بر شکے
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
ہاں وہ مجمل میں کئے زشت نہا

کیونکہ اس دن ہے تولد میرا
اصل میلاد کا دن تو گل ہے
وہ تعین بھی مہ سولد کا
شیخ و علامہ سیوطی اے ہم
کئے بے شبہ عقیقہ اپنا
شہر کے میں کیا تھا پہلے
تھا وہ اظہار سپاس ہوا
ذات پاک اپنی پر پڑتے تھے
اب ہوا قول سیوطی کا تام
دیکھ مصباح زجاجہ میں لکھا
فعل مشروع و مرغوب ہے وہ
عسقلانی بھی مواہب میں کہا
شافعی تھے یہ ائمہ یکسر
تھے محدث و ائمہ یہ سب
فی السائل تھا کوئی بانصاف
اور اخلاف بھی انکے اے فہیم
کہ کئے ہیں جو صحیح بے سوا
کہ قیاس انکا خطا پر ہی گیا
اور شیخ ابن حجر کی بھی
یونہی وہ مان لئے تینوں امام
نہیں داسکی بھی ہیں لئے آئے
مسئلہ شب یز خلا فی ہوتا
رفق و بدعات کئے ہیں ایسا

امام سیوطی کا قیاس نبی کی حدیث سے

عسقلانی کا قیاس نبی کی حدیث سے

عسقلانی کا قیاس نبی کی حدیث سے

امام سیوطی کا فتاویٰ فج مولد کے بغیر برکات

مولد کی خوشی کرنے سے حضرت خوش ہوتے ہیں

فج میلاد

علمائے اعلیٰ برائی کا بسیار
 ناکہانی بھی وہ بدعات کو دیکھ
 ہے سیوطی نے لکھا اس کا جواب
 فج میلاد نبی میں داور
 قسطلانی نے سواہب اندر
 کھانا کھلائے بھی خیرات کرے
 فضل سے حق کے بشارت ہوا
 صاحب سیرت شامی آگاہ
 عالم خواب میں میں نے ایکبار
 کہے حضرت جو خوشی ہم کر کے
 کہ مراد پر ولی اللہ نے
 ماہ مولد میں رکھا تھا معمول
 حاضر گھر سے منگایا اپنے
 اور اسی شب میں در عالم خواب
 اپنے دوست مبارک میں سول
 قال اب شاہ رفیع الدین کا
 او بیابوں کے توجہ میں منام
 وہ جو ہے حضرت عباس کا خواب
 خاصکوں کے جو صبح سوئے خواب
 عالمکے جو تھی چھپی حضرت کی
 جو تھے ننھے میں اگر چاہے خدا
 آگے بشت کے بھی چھو سیتے
 اور احادیث بہت آئے صحیح

کرتے آئے میں بلا شک گماں
 اصل مولد کو کیا منہ لے نیک
 اصل مولد کیا ثابت بہ جواب
 خیر و برکات رکھا ہے اکثر
 نعمت کبریٰ میں شیخ ابن حجر
 اور احوال و ملاقات کا پڑھے
 جلد برائیں مقاصد اس کے
 نقل لایا زابوعب اللہ
 پایا ہوں ختم رسل کا دیدار
 ہم بھی خوش ہوتے ہیں انوار
 بعضے تصنیف میں لکھا اپنے
 کہ میں از ذکر رسول متبول
 تب کئی سین بجھنے آئے چنے
 دیکھا ہے احمد مرسل کا جناب
 وہ چنے لیکے طبق سے قبول
 ہوا آخر اسے حق دیوے بڑا
 خواب انکے رکھے حکم الہام
 مستند ہے بلا شک بصواب
 اعتبار انکو بڑا ہے دریاب
 خواب کیا بدر کے آگے دیکھی
 انکے خوابوں کا بیاں آئیگا
 دیکھے حضرت نے نہایت ایسے
 حق میں رہیے صحیحہ کے صریح

جو بن الحاج وہ سب منع کیا
 پر وہ بدعات سے جب بے حال
 چاہئے منع وہ بدعات کریں
 تجربہ جو کہ بزرگوں نے کیا
 لکھا ہے فرحت میلاد نبی
 پائے برکات وہ بے شبہ گماں
 اور مولد کی خوشی میں آئے جا
 اور سنا ہے وہ ابو موسیٰ سے
 جو کرے فرحت مولد ہر سال
 اور مولانا رفیع الدین نے
 کہ مراد الدیاجد لے ہنیم
 کھانا لوگوں کے تئیں کھلاتا
 پس مقررہ جمیع حضار
 کہ میں تشریف رکھے وہ نہیں
 زیر وبال اسے کرتے تھے تب
 چند خوابوں کا ہوا یہ جو بیاں
 اور جو ہیں سرور دیں کے اصحاب
 دیکھے کیسے ائمہ ذی شہاد
 آگے ہجرت کے وہ خواب صدیق
 بعض اصحاب اُحد کے آگے
 دیکھے خواب براہیم خلیل
 عالم خواب میں دیکھے جیسا
 یہ حدیث الی انہیں دریاب

اصل مولد کی فضیلت لکھا
 اصل مولد نہیں ہوتا باطل
 فج مولد سے نہ انکار دھریا
 دیکھے اپنی کتابوں میں لکھا
 پاک نیت سے کرے کر کوئی
 اسکو اس سال میں حق دیوے گماں
 مصطفیٰ کی بھی خوشی ہو چکا
 ابو موسیٰ نے کہا یوں سنئے
 کیا اس باب میں تب میں سوال
 ایک فتویٰ میں لکھا ہے اپنے
 شیخ علامہ دیں عبد رحیم
 ایک سال اس کو میسر نہوا
 کیا تقسیم آتی کو ناچار
 اور حاضر ہے چنوں کی وہیں
 اس ظاہر تھا عجب نور طرب
 سرسری انکو تو ہرگز مت جا
 معتمد کیسے نہوں انکے خواب
 مستند اسکو کئے ہیں آئے جا
 ہوا کیسا ہے بیشتر تحقیق
 کیسے روپائے صحیح دیکھے
 اور یونٹ کا بھی روپائے
 ہوتا بیداری میں ظاہر دیکھا
 کہ جو ہے مومن صلح کا خواب

چتر کشش جزو نبوت سے یقین
کیونکہ اس شاہ نے یوں فرمایا
کیونکہ شیطاں کو نہیں یہ طاقت
اور چنوں کو وہ رسول والا
جو نہ جنگ تبرک لے ذیشان
خاص عثمان غنی لے فاخر
وہ ہزار اور بھی دینار وہ لا
منقلب اکو وہیں کرنے لگے
اور در سیرت شامی لے فنا
لیک ہو شمر طوطہ میں آبیار
اور بے شرع ہیں اس میں تہیں
اکو طرح سے پڑتے ہیں عوام
یہ تو ہے کفر نہیں سمیں شبہ
اور الفاظ نہ ہوتے معلوم
پڑھنے سننے میں کہا ایسے خواب
پڑھنا سننا نہیں اس کا ہے روا
اور مجلس سنوارے ایسا
اصل مقصود یہی ہے ہر حال
صدقہ طاعت و اطعام طعام
ہادی سپہ رجاں عبد عزیز
ایک سائل کو لکھا جو جواب
فتق و بدعت سرریگی جب پاک
یعنے ہر سال بجے دو محفل

ایک حصہ ہر شبہ اس میں نہیں
کہ مجھے خواب میں جس نے دیکھا
کہ مری پورے مثالی صورت
جو کئے ہاتھوں سے زیر و بالا
جب کئے قصد وہ سالار جہاں
جلد تر لا کے کیا ہے حاضر
سامنے سرور دیں کے ڈالا
اور اس طرح دعا حق سے کئے
اور کئی خواب میں ایسے ہی لکھا
کام لے شرع نہ ہووے زہار
نام اس شعر کا مولد کہیں
راگ گاتے میں وہ گویا اے ہم
اس سمون کو خدا دیوے بے پناہ
غیر آواز نہ ہو کچھ مفہوم
بلکہ ہے جرم و گناہوں کا نصاب
گرچہ تو اس میں ہو پھر شعر کو کیا
کہ ہو لوگوں کو تماشے کی جا
کہ ہو معلوم نبی کا احوال
و عظم و تذکیر درود اور سلام
عارف نطب مال عبد عزیز
اسمیں اس طرح لکھا ہے دریا
سے بلاریک وہ جائز ہے باک
نہ تو میں میر کہاں لے کامل

اور حضرت کو جو دیکھیگا خواب
جانیو چھکوی دیکھا وہ یقین
جب حدیث ایسی صحیح یہ آئی
یہ نشانی ہے سمجھ فرحت کی
جو مجاہد تھے مساکین و فقیر
مع سامان شتر ایک تیر
شاہ خوش ہو کہ بہت وہ دنیا
لے خدا راضی تو رہ عثمان
اس معلوم یہ ہوتا ہے نہ بھول
کئی بے علم جو شعر ہیں آہ
نہ تو ہے مولد سرور کا بیاں
کھینچے اس طرح سے اللہ کا نام
کہتے ہیں نام نبی میں ہرے
راگ کا شوق ہے کراہیں ادا
گر صحیح شعر بھی اس طرح پڑھے
ہاں صحیح شعر کا پڑھنا ہر جواز
زیب زمیت میں ہی شاعری ہو
اور اکرام میر مولد کا
مخزن علم حدیث و تفسیر
ایک مکتوب ہدایت اسلوب
مجلس اقدس میلاد نبی
کچھ نہیں سمیں قباحت و قفل
درمہ پاک برقع الاول

سیح حضرت کا ہی دیکھا وہ جتنا
اسمیں کچھ شبہ نہیں شبہ نہیں
پھر ہے کیا شبہ کی جلے بھائی
اور علامت ہے قبولیت کی
مدد انکی کئے اہل تفسیر لاد
اور شہداء و ترنگ رہوار
اپنے دودست مبارک سے آویار
میں بھی رضی ہوتے نیک عنوان
فرح مولد ہے نبی کی مقبول
لکھے اشعار غلط خاطر خواہ
نہ تو اخلاق مطہر کا بیاں
جس کا معنی ہو یقین استفہام
اور کئی ہوتے ہیں اس کے شکر
لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا
کہ کبھی راگ کے حد کو پہنچے
پھر نہ راگ کا اسمیں انداز
اصل مقصود نہ کھو دیں گاہے
نیک اعمال میری لائے بجا
فرد علامہ و قیاض کبیر
اندریں باب بہ وجہ مرغوب
خواجہ خلقی محبت مد عربی
اور میر بھی اسی پر ہے عمل
بزم میلاد رسول اکمل

مومن صاحب کا خواب نبوت پر تھا لیسواں حصہ ہے

اشعار راگ و سنا جا نہیں

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ادب

ہوئے سالارِ دو عالم کا عیاں کہ جو وارد ہے نشانِ جلال بالیقین جس سے کہ ہوئے ظاہر میں کبھی اسپہ نہ کرتا اقدام طول ہونے نہ کروں گے تحریر سات دن دودھ پلائی تھی جو مالِ زردی تھی اسکو بسیار تب سنے موتِ ثویبہ کی خبر بولے اب کوئی نہیں ہے باقی دودھ اس شاہ کو دیتی تھی دیکھ آغاز میں کرتا ہوں یہاں	اور اخلاق و فضائل کا بیاں ہوئے اخبارِ شہادت بے یمن درِ دو عالم روحِ نبی کا وافر لاچوز ہوتے اگر ایسے کام اور یہ طلب کے دلائل ہیں کثیر وہ ثویبہ کہ رسول اللہ کو کر کے خاتون بہت عز و وقار جنگِ خلیفہ سے پچھے جب سرور ساکے لطفِ کرم اپنے وہی الغرض اس نے بہت فیروز دودھ اس کو پلانے کا بیاں	مہجرات اور شمالِ خوشتر دوسری بزم ہے اسپسِ مذکور جو کہ دیکھے ہیں صحابہ اس روز ہوئی حصار کو ہر وقت تیب اور لکھے یونہی بہت آفاخر جو تھا آغاز میں لکھتا ہوں یہاں عز و انعام بہت پاتی تھی اسپہ رکھتے تھے بہت شام و سحر اسکے کیا باقی ہیں کوئی اولاد مختلف آئیں روایات بچھاں شاہِ عالم کی ہوئی ہے دلی	جسمیں تذکیرِ احادیث و سیر اور محرم میں بروزِ عاشور اور منامات کہ ورت اندوز آتے ہیں شرح و بیاں اندر جب اب ہوا محلِ مکتوب آخر اب ہی شدہ کی جماعت کا بیاں جب خدیجہ کے کمال آتی تھی اور حضرت بھی شفقت کی نظر پوچھے لوگوں ہو غمگین زیاد اور بہ اسلامِ ثویبہ اے جاں بعد کے کو حسیہ آئی
--	--	---	--

ان اہماصات و عجائبات کا بیان جو حضرت کے ایامِ رضاعت میں ظاہر ہوئے

دانیوں کے تھے حوالے کرتے سلسل میں آتے تھے مکے کو دو بار قبل سید اور رسولِ مقبول شکر ہوا کا بجالاتی تھی ہوئی بیہوش مجھے نیند آئی مجھکو اس شخص نے اس طرح کہا اور ملے دولت کو میں تجھے میں کہی تجھکو نہیں میں جانی رزق کی اپنے کشائش پاس واقعہ یہ تو کسی سے مت کہہ اور بہت دودھ مجھے آیا تھی	کہ وہ بچوں کو مقرر اپنے دانیوں میں انہیں تولیے ایسے ہے وہ بی بی سے روایت بقول چتا جنگل کا ہی میں کھاتی تھی جمل تھا مجھکو میں جنگل میں تھی پانی وہ دودھ کو بھی تھا اہلا دیوے حق عزت دارین تجھے پوچھا وہ مجھکو تو کیا بھجانی جب تک مکے کو یہاں سے جاے اور یوں مجھکو کہا وہ آگے بھوک اور پیاس گئی ہے میری	مکے والوئی یہ عادت تھی تب معتدل انگی ہوا تھی خوشتر آئی مکے کے طرف ہے خوشحال تھی مجھے فاقہ کشی صبح و سہا تین دن رات تھا فاقہ پیہم اور دیا مجھکو وہ غوطہ در آب تا ترادو وہ زیادہ ہووے جہد سے اور پلاتا تھا مجھے تو جو محنت میں کجا لائی تھی اس کچھ ساتھ تھے آئے یہاں ہوئی سیدار میں فرحت کی ساتھ	شہرِ مکہ میں ہو اگر مٹی جب گردِ طائف کے تھے قریے اکثر اس ہی عادت پہ حلیہ اس سال قطر تھا ملکِ عرب میں ہر جا آہ یکبار مرے پر بہ الم دیکھی یک شخص کو یاد خواب نوش اس پانی کو تو اب کیجے پانی پیتی تھی میں وہ خوش ہے وہ کہا شکر ہوں بیشک میں ہی نوریک ہوئے وہاں میں خوش اور سینے پہ مے مارا مات
---	--	--	---

اس عجب خواب کی تعبیر فور
چہرہ خوش یوں تر آتا ہر نظر
دایاں الیہ میں قریب سے مر
ساتھ تھے میرے دو مرگ لاغر
قافلے ساتھ میں ملنا چلتی
اے عیسیٰ یہ بشارت ہو بکھے
مادہ خروہ جو تھی میرے ساتھ
اور کیا حکم مجھے وہ دادار
بہر نیکاب میں دیکھی میں شجر
غریب غنی بنی سعد کی تھیں
اور بہت تھے لگے اسکو طب
تمہی حلاوت مجھے اسکی تنگ
دایاں میرے آگے جا کر
جب بیٹی تھی نبی پر اے فہم
میں بھی تالاش بہت کی ہو جا
پہلے جا اس علی میں اے ہما
دیکھی اس بی بی کو تھی شان کہ
کبھی سہ روز کے آگے کوئی آ
بیت میں سن کے کبھی شکر خدا
لائی اس گھر میں جہاں تھا نور
خواب میں تھا وہ شہر موجود
نور وہ جبکہ ہوائے تاباں
شہر کو لے گود میں جب میں دی

دبدم کرنے لگا مجھ پہ ظہور
ہے کسی شاہ کی گویا دختر
حب معمول جو تک کو چلے
اونٹنی یک دگر مادہ خر
لیک عاجز تھی مل سکتی تھی
خیر و برکت ہو بشارت ہو بکھے
اسکے مارا ہے شکم پر وہ ہاتھ
ہاتھوں تیرے سے شیطاں کو مار
دایاں تھے وہ شجر کے اکثر
سب کھڑی تھیں مجھے گھیر چکی
یک گرا خرماری گود میں تب
سرور میں تھا مرگھر جنک
لے اطفال عرب کو یکسر
نا سمجھ ترسے ان درمیتھم
کوئی بچہ بھی نہیں مجھ کو ملا
اور اکرام سے کی اسکو سلام
چہرہ پاک تھا جوں بدر منیر
غیب سے مجھ کو یہ تاکید کیا
ہے وہی قوم و قبیلہ میرا
صوف اہل تھا اڑائے اس پر
اسکے سینہ پر رکھی ہوئیں ہاتھ
جلوہ گراں سے ہوا ہے وہ سکا
وہ پیادہ ہے جانب سے ہی

بولتے لوگ مجھے تھے دہلی
جبکہ تھا منع کیا وہ فاجر
تب نکل میں بھی ملی اُنکے ساتھ
چل سکتے تھے وہ دونوں بھی
جلی ہر حال سے افتاں خیر
کوہ سے آیا تب یک مر جلیل
اور بولا اے حلیمہ سن اب
اتری پھر آگے منزل میں جا
وہ کیا سایہ مرے سر اوپر
اور وہ کہتی تھیں مجھ کو خوشتر
اور اٹھا لیکے اسے کھائی میں
واقعہ یہ نہ کسی سے میں کہی
حمل جب چار مہینوں کا تھا
دائیوں نے نہ لیا تھا اس کو
اور سنی عبد طلب کو مرگ
دیکھ کر وہ مجھے سرور ہوا
عاقبہ اور خلیفہ تھی وہ
قوم سے سعد کے از آل زویہ
مرحبا کہتی ہوئی خوش ہوا تھی
اور ایک بہر پچھا تھے حریر
کھول اٹھیں وہ بستم ہو گیا
دودھ جو مجھ کو نہایت کم تھا
بائیں جانب میں دی نہ پیا

لیکھی کسی ہی اس طرح پھلی
خواب کو اپنے نہ کی میں ظاہر
تھا مراد بھی تب میرے ساتھ
تھی ہمیں فاقہ کشی شام و بکا
سنی یک غیب سے آواز وہاں
قد و قامت میں بلند اور جلیل
کہ بشارت تھے بھیجا ہے رب
مکہ اُس جاسے دو فرنگ تھا
اور خرمے کا بھی تھا ایک شجر
ملکہ تو ہے ہماری یکسر
شہد سے شیریں اے پانی میں
پیر کے روز بسک پہنچی
تھا پر شاہ کا تب نقل کیا
بے نصیب انکو رکھی طمع کی خو
کسی دایہ کی ہے تالاش اکثر
آستہ سے وہ ملایا لیجا
پاک خواباک سلیقہ تھی وہ
دلی اس طفل کی ہر اے رب
اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی
بچے مشک اس سو کہتی تھی شیر
نور یک اس سے بڑا نب چکا
غیب سے خوش وہیں کرنے لگا
میرے بچے کیلئے چھوڑ دیا

بس یہی اسکا تھا معمول سل
عالمِ حمل و ولادت میں بھی
آمنہ سے پس اجازت پائی
فرہ بخنے بھی لگی مادہ خر
حمل مولد کے عجائب فیروز
سبز پوشاک تھا پہنا تو شحال
ہو کے بیدار میں دیکھی یہ جب
ہوئے بچہ سے برکات و نور
باب میں اس شہیدِ دین کی بی بی
گو میں یکے نبی کو بہ وفار
ہمراں سیر لگے کرنے عجب
تب خدا اس کو کیا ہے گویا
کون ہے دیکھے اب مجھ پہ سوار
جبکہ پہنچی ہوں وطن کو جا کر
اسکا گوارہ ہلاتے تھے ملک
شست و شوئی بھی تھی ہلکھو ضرور
نور یک ہر کے مانند اکثر
اور دُعا پڑھتے فیروز
ایک دن گود میں میری وہ تھا
اور ترقی بھی شہ عالم کی
ہو دو دم کا جب پاک جھٹکا
اسپہ جب گزرے جہینہ ہر چہ
ہوا چھ ماہ کا جب شاہ جہاں

عدل یہ اسکو سکھایا تھا خدا
جو عجائب کہ بہت دیکھی تھی
اپنی منزل کی طرف میں آئی
برکتیں آئیں بہت میرے گھر
مجھے کرتی تھیں سیاہ ہر روز
اس ظاہر تھا جمال اور جلال
مرد کو اپنے جگالی ہوں تب
مفلسی ہوگی ہمارے سودور
عبدلی چند وصیت بھی کی
اپنے مرکب پہ ہونی جبکہ سوار
اور اس طرح لگے کہنے تب
یوں فصاحت وہ مرکب لا
شاہِ لولاک رسول مختار
ہوئی گھر میرے ترقی اکثر
اس کرتا تھا سخن ماہِ فلک
غیبت پاک ہی رہتا پُر نور
بس اترتا تھا ہمیشہ اُس پر
غیبت آتے تھے اُس پر روز
راہ سے بکروں کا مند اگزا
دوسرے بچوں کے مانند تھی
رینگنے کو ہے لگا چوں سانس
تب لگا چلنے پکڑ کر دیوار
ہر طرف ہوتا تھا تب جلد و

میں ہموش اُس سے اجازت چاہی
آمنہ نے کہے تھوڑے اٹنے
اونٹنی کو جو نہ تھا میری شیر
تین دن کے میں تھی میں سرور
ماجر اُسے ہے شب کا نادر
بیچہ اس کے سر ملنے اوپر
وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو
تین دن بعد غرض میں طے
اور وہ مجھ کو بہت دی انعام
کر کے تہ بار طوافِ کعبہ
کہ یہ مرکب تو وہی ہے دُعا
کہ دیا آج خُداوندِ کریم
میر جہاں میں اُترتی تھی کہیں
دیکھتی تھی میں عجائب ہر روز
اور نہ کرتا تھا کبھی بول براز
کیڑا زانو سے سر کرتا تھا گر
اور اُس شاہ کو بوسہ دیکر
اور گریباں میں نبی کے جاتے
شہ کو آسجدہ کیا ایک بکرا
وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
ہوا تہ ماہ کا جب شہ دیں
جبکہ وہ پانچ ہلینوں کا ہوا
اور ہوا سات جہینے کا جب

تاکہ منزل میں مری جاؤں بھی
کسی آئندہ کہوئی دُسرے
دو دو ماہ سے ہی دسی کثیر
جاتی ہر روز تھی خانو کچھ حضور
غیب شخص ہوا ایک ظاہر
بوسہ دیتا تھا اُسے ہونو شتر
اور کہا یہ نہ کسی سے کہہ تو
بولی خانوں سے اجازت دیجے
کی ہے رخصت بھی مجھ باکر
کیا کعبہ کو وہ مرکب سجدہ
جو قدم ایک نہ چل سکتا تھا
لطف سے اپنے مجھے شانِ عظیم
سینہ و شاداب ہوتی تھی زمیں
اور حالاتِ غرائبِ فیروز
فرش میں اپنے شہ پاک انداز
جلد آتا تھا غضب میں سرور
ہوتا تھا پھر تختی یکسر
غیب ہونے نہ نظر پھرتے
بعد ازاں منہ کے ہمراہ چلا
بلکہ اعجاز و کرامت کی تھی
تب کھڑے رہنے لگا ہر زمیں
تب لگا چلنے کو دیوار سوا
ہر طرف ہوا وہ لگا دوڑنے تب

وہ ہوا ائمہ مہینے کا جب جبکہ آغاز کیا بات وہ شاہ اور جب چلنے لگا وہ مقبول اور کہتا تھا یقین ہو کہ خدا شیخ ابوالفتح تم بھی کی کتاب کہ روایت ہوئی کے آپ اس جب گہوار میں آپ کے سرور قصہ کرتا تھا میں جٹ کے کا اوپر ہر موی کہ کہ شاہ عز جتنی سبزی کہ زمیں پر اب یا نبی چشم مبارک سے کر کے است پیمیں شفقت فی عمر حالانکہ قبل روز کی تھی جو کہ لکھتا تھا میں اسکی آواز سکے عباس سے میں چہراں شہ کہ اسکی قسم میری جا کوئی طفلی میں نبوت اپنی کیا کہوں اس عجیب آوزیا کر دیا سات پہاڑوں کو خدا حشر تک جو کہ کریں وہ تسبیح	تب کلام اسکا سمجھتے تھے سب تب کہا لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کھیل بازی میں نہوتا مشغول کھیل خاطر نہ کیا ہے پیدا نام ہے جسکا و لائل دریاں ایک دن کہنے لگے یوں جہاں چاند آتا تھا بلاتے تھے جہر چاند آتے منع مجھے کرتا تھا قصہ رونے کا کیا میں نے جب جائگی نیچے زمیں کے وہ ایک قطرہ بھی گرے گریچے قصہ رونے کا نہ لایا میں اور کہے عباس سے اس طرح نبی خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ راز اور ارشاد کئے شاہ جہاں دست قدرت میں جسکے ہراں غیر عیسیٰ نہیں جانا ہے نبی وہ کہے ہاں تو کئے شہ ارشاد سات الطباہ سما میں پیدا انہی تسبیح کا سب اجر بھیج بھیجیگا صدق سے مجھ پر درود	ہوا تو ماہ کا جب پاک صفات اور الحمد سے کھولے زباں اور جو کھیلے رہتے طفلان میں بہت ایسے عجائب مسطور اس سے لایا ہے معارج میں مگر آپکے جو ہیں نبوت کے نشان شاہ عالم نے کہا تب سے عم نزد گہوار وہ کرتا تھا سجود ماہ بولاکہ ترے اشک سے گر دوسرے بار میں رونا چاہا اور کوئی سبزی بھی تار و ریشما کہے عباس تجب کے ساتھ ہے قسم حق کی بلا شک اعظم عش کے پاس جو کرتے تھے سجود کیا کہوں اس سے عجبت اعظم کہ وہ پیدا ہو کیا ہے دواں دوسرا تیرا برادر زادہ کہ میں پیدا ہوا پیر کی شب اُن پہاڑوں پہ ملک میں آئے دیوے اُس بندہ سون کو رب رحمت حق کا وہ پائے مقصود	تب فصاحت لگا کرنے بات کہتا بسم اللہ بھی ہر کرم پہ جا اُن سے لیتا تھا کنارہ ہر آن پائے جوشہ سے رضاعت میں ذمہ صحت کا ہے جس روتی پہ اُن سے ہے ایک نشان یہ بھی عیاں ہم دونو کرتے تھے بائیں باہم اسکی آواز میں سنتا تھا زود گرے یک قطرہ زمین کے اوپر چاند تب میرے لیے یوں کہنے لگا اس زمیں سے نہ لگی زہار آپکو کیوں ہوئی معلوم یہ بات لوح محفوظ پہ اس وقت قلم ہر وہ حق کو وہ سنتا تھا زود کہے فرمائے اے بحر کرم انبیاء یک لک چوبیس ہزار یعنی میں جانا ہوں از فضل اللہ جانے بیشک وینب اس شب غیر حق جانے نہ کوئی میں کتنے کہ مجھے یاد کر لگا وہ جب
---	--	---	--

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِيْ الْاَوَّلَيْنِ وَالْاٰخِرَيْنِ وَفِي الْمَلَكَةِ الْاَعْلٰى اِلٰى اَيَّامِ الدِّينِ

حضرت سید انام کا احوال فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

احوال نظم

صدر پیشہ کار

اب میں لکھتا ہوں کچھ احوالِ نظام
چار سالہ سادہ آتا تھا نظر
جو عجائب کہ میں دیکھی اس
میں وہ برکات کو رکھ پیش نظر
مصلحت جانی نہیں سوتو اس
الغرض اس سے میں نصحت لیکر
کیا کہوں حال ترقی اپنی
چار دین سل فرشتے آکر
وہ سدا دشت کو اپنے گھر سے
ایسے میں آئے زندے دودھ
کوہ پر ایک بجائے ہر دو
چاک پھر اسکو گئے و اسرو
کہ یہ خون حصہ شیطانی جا
پس ملک ایک دوسرے کہا
آبِ ترالہ سے بھی دل کو دھو
پھر کہا ایک نے دوسرے تب
غلامِ اطہر کو جو وہ چیرتھے
سینہ پاک حضرت عیاں
اور وہاں سینہ بھی چیر کر ہم
جسکو سنتے ہی وہ چھوٹی ہوتی
دیکھ رقت سے بہت رونے لگی
میں قدم پر ترے قربان ہوئی
نکے یہ قصہ وہ حیران ہوئی

یعنی وہ دودھ چھڑائی اے ہما
دودھ اس عمر میں چھڑاؤ گھر
اور برکات مے گھر میں ہو
تمی جدائی سے جو اسکے مضطر
چندر روز اور ہے میر پاس
لائی اس شاہ کو پھر اپنے گھر
کر دیا ہم کو غنی رب غنی
شق کے شاہ کا صبر انور
جایا کرتے تھے چرانے بکرے
شکل گرگس ملک تھے وہ جا
اور سرور کو لٹائے ہر دو
اسمیں تھا خون سید بستہ جو
ہے ہر دل میں انسان کے ہاں
کہ تو اب برف کا پانی لے آ
پھر فرشتے وہ سکینہ لائے
اس دل پاک کو تو سی دے آ
کرنے جلد برابر بھی اسے
نظر آتا تھا وہ سیون کا نشاں
دودھ بھالیوں نے دیکھا جسکو
ساتھ لے کر دوڑی پریش
ہوش کو اپنے وہیں کھونے لگی
میں تصدق بدل جان ہوئی
پس اٹھا لیکے وہ حضرت کوئی

اور علیہ سے ہے سن یوں نقل
آمنہ پاس اُسے لائی میں
کی میں تفصیل سے سب انکابیاں
کی ہوں تب ایک بہانہ لیا
عرض اس طرح کر جب میں نے کی
پھر عجائب و غرائب بسیار
نقل ہو عمر نبی سے خوشحال
یعنی بچے جو سلیمہ کے تھے
شاہ دیں انکے ہی ہمہ یرون
ایک دوسرے وہ پوچھا ایسا
جو بچے سے شکم مبارک چیرے
پس نکال اسکو بھی پھینک دے
آپکے دل سے نکالا ہم نے
لایا ہے برف کا پانی وہ بھی
تھا وہ مانند سفوفِ اطہر
سیکے پھر نبوت سے ہی
خادمِ خاص النس بن مالک
الغرض جب وہ فرشتے آکر
روتے اور دوڑتے آئے مضطر
دیکھی حیراں ہیں کھرے شاہ
لے مے لختِ جگر میں صد
حال سے اپنے مجھے دیکھو خیر
اور حفاظت میں لگی سب اوقات

ہوئی دو سال کی جب عمر رسول
اس انعام بہت پانی میں
آمنہ شکے ہوئی بس شادال
کہ ہے مکہ کی بڑی گرم ہوا
آمنہ پاس وہ مقبول ہوئی
نظر آتے تھے ہمیں یوں نہار
فصل سے حق ہیں گذرے سال
دودھ بھائی وہ بن حضرت
ہوئے جنگل کی طرف جلوہ فروز
کیلہ ہی شخص ہے وہ بولا ہا
دل نکالے ہیں ہیں سینے سے
اور یوں عرض بیمبر سے کئے
تانا و سواس کو جا ہوا سکے
دھوا اس پانی کو وہ شکم نبی
چھٹکے ہیں اسکو نبی کے دل پر
ہر اس پر وہیں دھرنے کی
سکو دیتا تھا خبر وہ سالک
ایکے حضرت کو گئے کوہِ اُپر
اور دے بی بی علیہ کو خبر
رنگ بھی ایک ہے سبز ہوا
لے مے نورِ بصر میں صدق
ماجر اسار کہے ہیں سرور
مثل سایہ کے رہی شاہ کے سدا

ایک حکمت تھی ہیکار میں جا بالیقیں چار برس کی ہوں کھیل کی تاک نہ رغبت ہو کھو جبکہ دیکھی ہے حلیمہ دن رات نشہ کا احوال سہمی کی ظاہر	آگے آگیا وہ ہر سر کامیاں یعنی عمر میں سمجھ اطفال کے سبب اسلئے دہوئے مبارک دل کو الغرض ایسے عجائب حالات آمنہ پاس ہوئی ہے حاضر	شق کے صید فرشتے آ کے یونہی تفسیر عزیزی میں لکھی کھیل بازی کا ہر شوق بڑا طفلی میں بھی کھیلے زہار نشہ کو لے جلد بہ مکہ آئی لے حلیمہ وہ گئی ہے مسرور	چار بار عمر میں آنحضرت کے بار اول میں جو حکمت تھی مخفی دلیں ہوتا کرتب انکے پیدا پس اسی واسطے وہ شاہِ خیار خوف تبیل میں بہت کچھ لائی دئے خاتون اسے مال و نور نقل ہے بعد نبوت یک بار تب دے اسکو خدیجہ مکرم اسکو اور مرد کو اسکے اے یار وہ نہ پایا ہے زمانِ نبوت
کی ہے اظہار جب آنحضرت مختلف آئے روایا میں جا جو تھا ہمیشہ نبی کا اشہر نام شیتا ہے جسے لے ماہر پائے ایمان شرف بہر دو	فقرو فاقے کی شکایت اپنے اور بہ ایمان حلیمہ میاں اور عبد اللہ حلیمہ کا پسر اور اس نشہ کی رضاعی خواہر پائے ایمان شرف بہر دو	آ کے مکے کو حلیمہ ناچار یک شتر نقد بھی چالیں دم کیا اصحاب بعضوں نے شہا کو چکا تبیل نبوت حلت بہن تھی ایک حلیمہ کی جو	
دوسرا گلزار بیان میں پہنچا دیئے حلیمہ کے اس سید الناس کو آپ کے والد ماجد کے پاس حضرت آمنہ کی حلت اور عبد المطلب کی کفالت اور عبد المطلب کی حلت اور ابو طالب کی کفالت بہر وجہ وصیت عبد المطلب کے			
آمنہ پاس تھی یک باتیں نشہ کی خدمت میں تھی میل و نہا اسیہ کرتے تھے قناعت تاشام جب گئیں سوئے مدینہ خوشحال اور آمنہ نزل ابو اپنے بعد پھر ہوش میں آکر دیکھی مشعر بعثت سالارِ احم تھی وہ بیتوں میں صریح تھیں سارے جذبات اور اجداد نبی	شاہ کے والد ماجد کی کنیز یوں کرتی ہر روایت لے یار صبح کو پیتے تھے زمرم وہ مدام آمنہ شاہ کو لے چھوڑیں سال بعد مکے کے طرف جبکہ پھر یک بیک اسکو ہوئی بیہوشی پس کئی بیت پڑھی وہ پُر غم خوبی دین براہیم خلیل اور والد بھی نبی کا یونہی	آمنہ پاس جو لا پہنچائی نشہ کی خدمت وہی کرتی تھی ام نہیں کرتے تھے کبھی وہ سالار بولتے مجھ کو نہیں ہے حاجت تیرا سیکھے وہیں وہ اکرم شاہ بیٹھا تھا سارے مخزون دیکھ کر اسکو لگی رونے وہیں بت پرستی کی بدی سے مقرون اسکے ایمان ہے بے شبہ دلیل	جب عرض نشہ کو حلیمہ دائی اقم امین تھا سمجھ اس کا نام بھوک اور پیاس کا شکوہ زہار دیتے ہم کھانے کی جہدِ غربت یک ہمدینہ تھے مینے میں ہم آہ بیمار ہوئی ہے خاتون کہ وہ بیٹھا ہے سارے غمگین حق کی توحید سے تھوڑے ستھوں پس خاتون کی تقریرِ جلیل

جھکنا

سارے جذبات اور اجداد نبی

وفات بی بی آمنہ

سالوں سال

انھوں سال

وفات عبدالمطلب

تھے مسلمان موحداں شہر
مجتہد شیعہ کے علمائے فحول
ابن شاہین کیسوی لے میر
وہ بہت لائے دلائل مقبول
لئے ہیں اس میں امارت صحیح
اندریں باب رسالہ میں ایک
الغرض حضرت خاتون بہت
یوں تھا مذکور ان ابیات اندر
آئم امین جو تھی ہمراہ رکاب
اسکو جب عبدالمطلب دیکھا
شاہ جب سات برس کا ہے ہوا
بوقبیس ایک جو ہے کوہ پڑا
بہن سے سرور عالم کے خدا
شاہ کو اپنے بٹھا سینے پر
عمر ہے پیری صد تین ہیں
اب میں چہتا ہوں جانور قلیل
آتی حق دیوے تجھے عمر طویل
یوں کہا عبدالمطلب در حال
یونہی شہ کے چچا یاں چاہا
باب میں سرور دیں کے اے یا
ابو طالب کے کہا پس وہ ملول
پس پڑا تھ نبی کا بہت
سے سرور و پند نبی کے کوسے

تھے وہ سب دین برائیم اور
اور حفاظ امارت رسول
قرطبی ابن حجر شیعہ کبیر
کہ مسلمان شیعہ سب آباؤ رسول
روکنے قول مخالف کو صحیح
لکھا تنویر عقول اسکو دیک
کی ہے آباؤ میں اسی روز وفاق
کہ مولیٰ والدہ پیغمبر
وہی تھی شہ کو تسلی دریا
لگا رونے کو گلے اپنے لگا
شہر کے میں بڑا قحط پڑا
اسپہ تب عبدالمطلب نے چڑھا
تب ہی رسات بہت برسیا
آہ رویا ہے بہت ہو مضطر
دہیں کچھ سیر باقی ہے ہوش
کون ہوا اسکا سر کعبہ کفیل
دیکھے تا شاہ کی نشان چیل
گرچہ ہے تھکاو بہت مال و مال
کہ ہمیں اسکی کفالت دیکھ
لطف سے کر کے صحبت لیا
کہ دھایا کومے کر تو قبول
ابو طالب کے دیا ہاتھ میں ہاتھ
ذائقہ اسکے لیا خوشبو سے

گرچہ ہیں مختلف میں اقوال
حق دیا جنکو مدارج عالی
شیخ حفاظ محدث سبکی
مستقل اسمیں رسال مسبوط
اور ماہیٹ معارج میں بھی
کہ دلائل جو ہیں اس مطلب کے
کہتے ہیں آہ بہت سے جنت
تھا بہت سرور عالم دلگیر
بس حفاظت سے بکھلائی
اسپہ الطاف بہت و صفات
لوگ سب عبدالمطلب سے کہے
شاہ کو اپنے بٹھا کندھے پر
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب
خوش و لاو دھمے مع تمام
شوق دلیں تھا یہی شام و سحر
یوہب پس کلال اسکا تب
کیجئے اب اسے سیر بخول
سخت بے رحم ہے پزیر اول
ابو طالب کے سوا وہ دانا
اسکو ہے شہ کی کفالت بخشا
وہ کہا ہاں کہ قبولائے پدر
اور لگا کہنے کو ہر شادال
شہ کی ہی مدح تھی جاری زبا

پر صبح قول یہی ہے بے قال
اولاً قد وہ دین غزال
اور سوانکے بہت علما بھی
بھی لکھے ہیں وہ مطول مقبول
اور مدارج میں بھی لائے یونہی
تجھپہ بے شبہ وہ طاہر سہو
اس کے نوحہ میں بھی ایسا
کہ ہوا آہ یتیم اور سیر
اسکے جد پس اسے پہنچائی
اسکی دلجوئی بہت کرتا تھا
کہ دعا سینہ کے خاطر کیجے
حق سوانگی ہے دعا وہ ہتر
ہوئی موت عبدالمطلب کی قریب
یوں لگا درد سے کرنے وہ کلام
کہ میں کچھ دیکھوں عروج سرور
یوں کیا عرض کرے میر عز
تا دل و جاں رہوں اسکا کفیل
کیوں یتیموں کا تو ہووے کمال
نہ کسی کو ہے مناسب جانا
مایہ گنج سعادت بخشا
ہے گواہ خالق بیکت اسپر
کہ ہے اب موت مر کر آسا
دار دنیا سے سد ہار وہ جاں

حاجہ سعید
سید سعید
سید سعید
سید سعید
سید سعید

سید سعید
سید سعید
سید سعید

<p>اُم امین کبھی سرور گریاں پس چھا شہ کا سگا بوطالب دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز ابن حبان بھی حاکم ایسے شاہ فرمائے مثال انگوٹھیں یعنی ایک آنسے ملک تھا شریل بعد از اس چیر میں میرا شکم ایک سر سے کہا دل کو چیر چیر کر دل مرے پس ملک پس پکڑ میرا انگوٹھا وہ کہے حکمت اس شرح صدر کی کوٹھ اقتضا کی ہے خدا کی حکمت</p>	<p>پچھے تھا اسکے جنازہ کے روال دل دیا اس گکا بوطالب خرق عادات نبی سے فیروز یوں روایت دیتے ہیں خبر خبر و میں کسے دیکھا ہی نہیں اور تھا دوسرا ملک میکائیل خون نکلا نہ ہوا کچھ بھی لم دور کر غل و حسد کو اے خیر جوں وہ بولا تھا کیا ہے شیک جا تو اب فرج و سلامت ہے یوں ہے تفسیر عزیزی اندر کہ جو ہے رنگ غضب اور شہوت</p>	<p>دفن جوں میں کئے اسکو لجا دل تو اس شہ کو بہت چتا تھا جو پیر کو سوئے گیا رہ سال شاہ یزدت تھے جنگل میں کہیں عطر سے انہیں تھی زائد خوشن باس مجھ کو وہ دونوں لٹائے ایسا طشت زریں میں تھا ایک آنا آب خون بستہ کو تو کر دل سے دو خشک تھا ایک سفوف اُنکے پاس شہ کہتے تھے ہی شفقت اکثر کہ جب ایام بلوفیت کے جو جوانی کے لازم ہیں وہ بارہویں سال میں میک صفا کو نہ اور لہر کے دریاں یکجا وہ کتابا نہیں تھا دیکھا اکثر سو کہ اس شاہ کا شتاق نقا کر کے آثار یہ سرور کے نظر اور جب ہر نبوت دیکھا پس یہ اقدام شریف سرور اور اس سرور عالم کا دیں کیونکہ سب قوم یہود مردود ابوطالب نے یہ سن خوف کیا چودہویں سال میں اے اہل ادب</p>	<p>مقبرہ تب وہی مکے کا تھا خدمت اسکی وہ کجا لانا تھا شق صدر اسکو ہوا خوش نوال آئے اس طے پہ دوم رحس تھا پاک نفیس ان کا لباس کہ ہرگز مجھے معلوم ہوا دوسرا ہوتا تھا ساما شتاب مہر و شفقت سے بھی کہیلو پور دل پہ چھر کے مروہ پاک اس خلق پر پاتا ہوں دل کے لندہ شاہ کو نین کے نزدیک ہو تاکہ ہو دور نبی کے دل سے شاہ کو لیکے ابوطالبات صومعہ ایک تھا شہور زرا دور آخر کا جو ہے مغیب آکے اس صمعیں رہتا تھا بولایہ ہو دیگا تیج مغیب اُسپہ رو رو کے بہت بوسے دیا بوسے دے کہنے لگا ہونو شتر ہو دیگانا سخ ادیان یقیں دشمن سخت ہیں اسکے بیسود مال بصر میں ہے اپنا بیجا حرب فجار ہوا تھا ہر عرب</p>
<p>قافلے ساتھ تجارت کیلئے اُمید رہتا تھا چیرا رہب کر سفر آئے یہاں تک یکبار دیکھا جب قافلہ بوطالب ہو ویگی ختم نبوت اس پر اور کہا شادی دینا سو بحق اس پیغمبر کی نبوت بیشک پس کیا شہ کیچا ہے ظہا جو میں جانا ہو وہ جاننے لگے اگر پھر بکیر اسے وہ بیکر نصت</p>	<p>عازم شام ہوا مکے سے جو کہ مدت تھا شہ کا طالب پس ہی واسطے وہ نیک اطوار جلد آئشہ سے ملا وہ راہب سب سولوں کا یہی ہے سرور کہ ہے توحق کا رسول برحق پھیلے گی شمع کے غرب تلک شام تک اسکو نہ لیجا رہا چاہئے اسکی ہلاکت یکسر کیا مکے کو وہیں سے رجعت</p>	<p>بارہویں سال کا احوال عازم شام ہوا مکے سے جو کہ مدت تھا شہ کا طالب پس ہی واسطے وہ نیک اطوار جلد آئشہ سے ملا وہ راہب سب سولوں کا یہی ہے سرور کہ ہے توحق کا رسول برحق پھیلے گی شمع کے غرب تلک شام تک اسکو نہ لیجا رہا چاہئے اسکی ہلاکت یکسر کیا مکے کو وہیں سے رجعت</p>	<p>بارہویں سال کا احوال عازم شام ہوا مکے سے جو کہ مدت تھا شہ کا طالب پس ہی واسطے وہ نیک اطوار جلد آئشہ سے ملا وہ راہب سب سولوں کا یہی ہے سرور کہ ہے توحق کا رسول برحق پھیلے گی شمع کے غرب تلک شام تک اسکو نہ لیجا رہا چاہئے اسکی ہلاکت یکسر کیا مکے کو وہیں سے رجعت</p>

جانبیت میں ہوا تھا وہ جدال ہفتہ سالہ ہے وہ جبکہ پھر یمن بُرکت سے نبی کے کرتار ہمے آئیں برس کے وہ جب تھا ابو بکر بھی شہ کے ہمراہ ایک باب جو وہاں نہ تھا کہا رہا ہے فتم کھا حق پر نیچے اس جھاڑ کے نا بیٹھے گا تھا وہی صدق ترقی میں سدا	ہے معارج میں فصل بہ حال تب چچا اس شہ عالم کا زبیر منفعت اسکو دیا ہے بسیار عازم شام سے شہ عرب عمر تب اسکی تھی سجدہ سالہ وہ ابو بکر سے مل کر پوچھا کہ وہ اس عصر کا ہے پیغمبر اے ابو بکر پیغمبر کے سوا تا وہ ایمان کی دولت پایا اور رسالت سے نبی کی اکثر	طول ہے وہ نہ ضرور اشر فتم جب تجارت کو یمن کی نکلا اس سفر میں بھی کرامات و فو پر مواہب میں کہا ہے یہ سفر بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا بچائے کون محبت دے وہ کیونکہ پہنچی ہے نیر مجھ کو صحیح بت سنتے ہی صدیق رفیق اور اسی سال میں اس سرور کو وہ ملک دیتے تھے آپس میں خبر	اسلئے میں لکھا ہوں کہ فتم سرور دیں کو بھی ہمراہ لیا پائے میں سرور عالم سے طہور بلیسویں سال کئے میں سرور رہ میں تشریف رکھے شاہ کہا ابو بکر محمد ہے وہ کہ یقین کوئی بشر بعدت شاہ دیں کی کیا دیں صدیق نظر آئے تھے فرشتے خوش رو
--	--	---	---

تیسرا گل سفر کرنا سرانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا ایک باب اور ایمان لانا اس کا حضرت پر اور ترویج حضرت صلعم کی اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ چیس برس کے جو ہے ذی نسب پاک حسبِ خوبصال قافلہ اپنی تجارت کے دام آسمانی تھی کتب سے آگاہ خواب میں دیکھی تھی اپنے چند ایک باب یہ کہا تھا تعبیر سارے عالم میں کسے بغیر جبکہ تھا شاہ کو چیسو سال یعنے تن کا نہیں یرتا سایہ ابر اس شہ کے مبارک سرور	تب خدیجہ سے نکاح اپنا کئے صاحبِ مال جمال و اجلال بھیجتی تھی وہ بہت جانبِ شام پر تھی تورات کو تھی شام پکا آیا تھا اسکے اتر گود اندر جو ہو پیغمبر ایں عصرِ اخیر سن یہ تعبیر ہوئی وہ سرور وہ لگی سننے بہت اسکے کمال جسم ہے نور کا ہی سرمایہ دہوپ کے وقت ہر سایہ گستر	مختصر قصہ وہ سن لکھتا ہوں کوئی تو نگرنہ تھا اس کا ہمسر مرد بی بی کا کیا تھا رحلت اور انجیل مقدس بھی تمام گھر ہوا نور سے اسکے معمور وہ تجھے عقد میں اپنے لائے اور تھی مشتاق دل و جان سے جو علامات رسالت اکثر اور اس شہ کے مبارک تن پر اور سدا بول براز شہ دیں	کہ تھی مکہ میں خدیجہ خاتون بلکہ تھی وہ عرب کی انہر کرتی تھی جنگی بہت وہ طاقت خوب جانی تھی بھی پر تھی تمام پس کیا سادی جہاں کو نور پہلے دیں اس کا ترے گھر آئے تا اس امید کو بر لائے خدا ذاتِ اقدس میں شہ کے شہر نہ ہے مجھ کا مجھ کا گذر غیب ہوتا نظر آتا کہیں
--	--	---	---

جیت اوساؤ سننے کو لگیں
اندنوں کھٹے میں یوں ہل سیر
اندنوں ہی میں خدیجہ کجا
تھی بہت شہ میں امانت داری
جب خدیجہ نے سنی یہ حال
نفع میں حصہ اپنا لیوے
کیونکہ اجداد جو تھے اسکے نام
و یکھ سرور نے چچا کا افلاس
غرم باجرم یہ کچھ آخر کار
کے کے آراستہ وہ اپنا مسکا
اور سند یہ انہیں ٹھہلا کر
قافلے کی دے حکومت فی الحال
دی ہے دونوں کو وہ کرنا بعد از
اور کی حکم کہ کر شہ کو سوار
الغرض مکے سے جتنا ہانا
صوبے پاس ہی اسکے جا کر
دیکھ یہ دوز کے راہب آیا
مجھ کو غیبی ہی دیا تھا یہ خبر
سو کھیکے یک جھار تلے بیٹھ گیا
یہاں ایک آؤے گروہ تجارت
اور تب کچھ ضیافت اُسکی
وہ جنانیکے پڑھے تھے ناز
شہ نے کی عرض قبول اسکی جب

پھول نسکین کے چنے کو لگیں
بہت افلاس تھا ابو طالب پر
چہتی تھی ایک امین ذی شان
تھی سوار انہیں سرداری
اور بھی آپ کے پاکیزہ صفات
اور مجھ کو بھی جو چاہے دیوے
سوتے آئے ہیں رئیسانِ کرار
چاہا کرنا یہ سفر بے وسواس
ابو طالب بھی قبولانا چار
فرش یکے بھی کچھو نہیں دیا
لگی تورات میں کرنے کو نظر
بھیجی ہے شام کو وہ نیک خصال
تار میں شہ کے فرماں بردار
میسرہ لیکے چلے ہاتھ ہمار
رونق افروز ہوئے جانبِ شام
قافلہ جبکہ ہے اترا یکسر
کر سلام آپ کو یوں عرض کیا
کہ مستند ہے رسل کا سرو
جھار اُس وقت ہر اہو و یگا
انکا بلشیک وہ رہیگا مدار
اور بجالائے خدمت اُسکی
کفن اور دفن سی دیو یگا نواز
قافلے کو وہ کیا جہاں سب

کہ جو ہے خواب کی اپنے تعبیر
فکر ترویج میں سرور کے مدام
تا اُسے ساری حکومت دیکے
آپ کو ملک عرب پہنچ یقین
پاس اس شہ کے یہ بھی بیگام
ابو طالب کو سنائے شہ دیں
کیوں کے شاہ کو پس تابع غیر
تا وہ افلاس چچا سی ہو دور
جب خدیجہ نے سنی ہے یہ خبر
لائے تشریف وہ جب با ابدال
جو کہ تھی خیم نبوت کی نشان
تیسرہ ایک غلام اُسکا جو تھا
دیکے یک عمرہ لباس اُنکے پاس
خرق عادات جو دیکھیں رہ میں
راہب یک راہ میں تھا اہل کمال
سو کھیکے یک جھار تلے بیٹھ نئی
آپ ہو ختم رسل عالی شان
گنرے چھ سو سے زیادہ کئی سال
ابر کا سایہ ہو سر پر اُس کے
ذات میں جسکے تو پاؤں یہ نشان
تو پڑھے کلمہ شہادت جس آں
خدمتِ عالی میں تو اُسکے سلام
جبکہ فارغ ہوئے کھانے و تمام

سو ظہور اسکا ہے اب بے تاخیر
تھا شہ روز بہت بے آرام
قافلہ شام کو اپنا بھیجے
کہتے تھے آگے نبوت آئیں
کارواں ساتھ لجا دتا شام
سن یہ بیگام ہوا وہ غمگین
جسکے تلب میں دو عالم باہر
تھا یہی سرور دیں کو منظور
شہ کو بلوائیں بہت ہونوش
یا ادب آئی ہیں خود استقبال
پائی وہ شاہیں بے ریب گما
بھی خرمیہ تھا سگایک اسکا
کہی پہنا یوشہ کو یہ لباس
وہ بیاں آکے سب سے کریں
پس دیا سکی تھی از شہ سال
جھار سر سبز ہوئے وہ بھی
مقطر آپکا ہی تھا میں یہاں
آؤے کیا یہاں خوشحال
سایہ اُسکا نہ زمیں پر بھی پڑا
جلد لا اُسپہ تول سے ایمان
کے پرواز ترے جسم سے جا
پہنچا جانے سے مرے با کرار
رو برو شاہ کے آکر وہ تمام

راہب کا قصہ جو امان لایا اور بھی حلت کیا

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا
قافلہ شام کو پس جب وہ گیا
نفع اسکا بھی زیادہ دو چند
تھر پر اپنے خدیجہ خورشید
دو ملک اڑتے ہوئے آتے تھے
الغرض ان کے بی بی کے حضور
دستِ پاک اپنا رکھے اُنہی نبی
قصہ رہا کبھی بولے یکسر
چاہی تزویج میں شہ کی اوں
مال زر کہنی تھی اور جو دو کرم
کئی اُمرا و سلاطین ذی نام
دیکھی جب شہ میں نبوت کی نشا
میں کھی نزویج جاؤں ابھی
ابو طالب اُدھر اس شہ کا چچا
ہوئے تزویج خدیجہ کے ولی
تین چائے تھے نفیس اے شیا
تھا دیا آپ کی تزویج لئے
اور خدیجہ بھی روانہ کی تب
قیمتی تھان بہت دمساز
شاہ تشریف بہا جب لئے
رونق افروز ہوئے جب سالار
مہ خاتون کا با صد اجلال
اور خدیجہ بھی تکلف سے تمام

مرغ جاں جسم سے پرواز کیا
بہمن شہ کے بہت نفع ملا
پائے مکہ میں ہوئے سب خورشید
بیٹھی تھی ساتھ لے عورت کو خدیجہ
سیاہ سرور کے اوپر ڈالے ہو
میسرہ اور خدیجہ سرور
جلد اٹھ چلنے لگے راہ بھی
سُن وہ خاتون ہدیٰ بس مشط
میں ہی اول سعادت پاؤں
نقل عسلم وادب نیک شمیم
کئے تزویج کا اُس کے پیغام
آپ چاہی نکاح لے دیشا
اسکو اس بات پہ لے اوں بھی
ہو اداعی نکاح والا
شہ کو بولائے میں باعیش دلی
مول ہر اک تھا پانصد دینار
شاہ پہنے وہ لباس اس سے
بادشاہانہ لباس ایک عجیب
کردی حضرت کیلئے پاندا
وارئے اسکو قدم پر ان کے
کئے خدام وہ طبقوں کو شمار
چار سوزر کے پس باندھے متقال
اہل مکہ کو ہے کی دعوت عام

پڑھ جانا کی نماز اسکو وہیں
پس مع الخیر یہ مکہ آئے
ہے روایت کہ شتر پہ ہوسوار
شاہ عالم پہ پڑی اسکی نظر
دیکھ خاتون یہ ہوی پھر دلشاد
بولے دواونٹ بہت سست
اور کرامات جو اس سرور سے
اور کی خرم یقیں دل اندر
نقل کرتی ہے نفیسہ بے مین
اور تھا اسکو بڑا حسن و جمال
پروہ خاتون نہ قبولی عاشا
غرم دل سے تب بولی وہ
پس میں شاہ کی خدمت میں گئی
اور خاتون کا چچا جو تھا عمر
تب ابو بکر کیا ہے حاضر
الف مینار بھی لایا خوشحال
مال ابو بکر کا ہی وہ سب تھا
بادشاہانہ لوازم سے بھی
اور جو اہر سے طبق بھر کے گئے
غرض اس عزت شوکت کی شیا
خطبہ عقد پر مہر رسول
سنبائل کے رئیس و امرا
مال خیرات کی اس روز زیاد

دے کفن دفن کئے سیر و دیں
جنس کچھ شام سے بھی لئے
وارد مکہ ہوئے جب سالار
سیاہ ابر سے دیکھی سہر پہ
معتقد شہ کی ہوی اور زیاد
راہ میں یک جگہ بیٹھ گئے
دیکھے تھے رہ میں بیاسب وہ
اس زمان کا ہے یہی پیغمبر
کہ خدیجہ تھی خبیب الطہین
زن تھی عصر میں کوئی کوشا
دل نہ تھا بیاہ پہ ہرگز اس کا
مجھ سے یہ راز نہاں کھولی وہ
اور ترغیب نکاح اسکو دی
ابن عم و رقبہ بھی نفل کا پسر
واسطے شہ کے لباس فاخر
بولایہ عبد مطلق ہے مال
دفع منت کیلئے یوں کہا
گھر کو آراستہ وہ کروائی
بولی ہات اپنی کنیز و نگو
خوش اور بار و نگو لے اپنے
بعد و رقبہ بھی پڑھا ہے مقبول
تہنیت ہر طرف لئے بجا
سار گردوں کو بھی کی ہے آواز

اور وہ مال و متاع اپنا سب پر تم کا بل سوائے شاہ کو کام اور جب عمر شہ عالم کی کام میں اسکے تھو حضرت بھی چل سب قبائل میں عرب کے و حال ہر قبیلے کا یہی تھا دعویٰ جو کرے حکم کریں سب قبول شخص ہر ایک قبیلے سے ایک کریں سب مل کے وکیل اپنا مجھے غایت عقل پر شہ کی بے قیل عین کی سنتے تھے آواز بتی گیا ہوں سال سے تھا تا تیس کہا حضرت نے کہ خلافِ صمد دو وزیران میں نہیک سیر	نذر حضرت کے ہر کردی بہ طرب دو جہا جس کے دل جہا سے غلام تیس پر پانچ برس کی ہے ہوی مثل جد اپنے براہیم خلیل تب بہت آیا خلافِ اجدال سنگ دیوار میں ہم دیویں لگا پس کے حکم یہ ان سب کو رسول کے چادر کو وہ پکڑے بیشک میں ہی دیوار میں رکھ دو لگا اسے علما بولے یہ قصہ ہے دلیل پر نہ آتا تھا نظر شخص کوئی ساتھ اس شاہ کے چیر لائیں کی مری چار وزیروں کے مدد ایک ابو بکر عمر ہے دیگر دیکھتے خواب میں یعنی عیسا	تا نہو شاہ پہ اپنا احساں ذات میں جسکی تھی استغنائی تب نئے سر سے عرب کے ناخبر حجر اسود کے لگانے کو اٹھا تا کہ آپس میں انہوں کے سیما مشفق اسپہ ہوئے سب باہم کہ بڑی ایک بچھا دیں چادر پاس دیوار کے وہ لائیں اٹھا حکم حضرت کا کئے سب قبول عمر پچیس برس اے عقیف تیس ترین کے تاجا سیس اور زینتیں چیل تک سقیل آسمان کے دو وزیران جلیل چھ مہینے زنبوت آگے پاتے بیداری میں اسکو دیا	آپ ممنون ہے سر و عیال مال دنیا سے تھی بے پروائی کعبۃ اللہ کی کئے ہیں تعمیر کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا پہنچی ہے نوبت جنگ بیکا کہ محمد ہوں ہمیں حکم اور رکھیں اسمیں مبارک حجر سب قبائل بھی وہ لگا گویا سنگ پس آپ بگائے میں رسول سال چالیس تلک عمر شریف شاہ کو دیکھتے تھے انوار نقیہ تھا رفیق آپکا بس ہر اہل ایک جبریل دگر اسرافیل خواب ہوتے تھے نبی کو سچے
---	---	--	--

زمان نبوت کے قریب حضرت کی خلوت اور عبادت کا بیان

جب نبوت کے بارگ ایام غار میں کوہِ حر کے شہ دیں تھے کبھی ذکر سبحان اللہ ہوے پھر مکے میں رونق افروز اسی خلوت کے دنوں میں یروز دیکھے سر انیا اٹھا تب سرور تھی بہت شاہ کو تب حیرانی	ہوئے نزدیک آل شاہ انام جا کے تب نے لگے گوشہ نشین اور کبھی لا الہ الا اللہ خانہ پاک میں رد یک دوروز تھے لب آب پہ جلوہ افروز کچھ بلندی میں آیا ہے نظر شخص کیا ایسے میں سن لائی	خلق سے خوش نہیں تھی صحبت وکر اور فکر میں ہتے شاغل رہتی غزلت کبھی یک ماہ کام توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ یکبیک ایسے میں اے اہل نیاز یونہی آواز دوبار اور ہوے تاج یک لڑکا تھا سر پہ دھرا	خلوت حق سے ہی پائی ہمت ذکر لب گاہ کبھو فکر بدل کم بھی کرتے تھے کبھی خند ایام پھر اسی غار کو جاتے تھے شاہ یا محمد سے ہوی ایک آواز چو طرف جلد نظر کرنے لگے سیر لڑشاک بھی وہ بہنا تھا
---	--	---	--

<p>مثل غور شید کے شکل بشر میں ہوں جبریل میں اس کے ایک روایت ہے کہ جبریل بھی اور کیا عرض کہ پڑھ آئیں وہیں صورت و حرف نہیں ہے معلوم کہ بہت شہ کو ہوئی ہے تکلیف دیتے ہی انزل یک شہ پلے عائشہ سے ہر روایت آئی طشت زریں میں زان بزم دل کو بھر اسکے ہی جگہ میں رکھے جیسے برتن میں کسی چیز کو رکھ حکمت اس شق صدر کی ہوئی وحی کا بار اٹھانے کیلئے ہے روایت کہ بھی روح میں شہ کو جبریل میں بستہ پیر کا روز تھا وہ لے اکل انفرض شام تلک شہ کو ہوئی اور خدیجہ کو کہے اے ہاتھوں پوچھی بی بی نے کہ کیلئے احوال عرض کی بی بی نے تے سال جو ضعیفوں پر رحم سرائے اور ایسے ہی صفات اقدس یہی امید نوری مجھ کو ہے اب</p>	<p>آکھڑا جلد بہ پیش سرور آپ اس عصر کے ہو پیغمبر نامیک کے رکھا پیش نبی شہ کہے اسکو کہ اے روح میں اور نہ نامے میں بھی ہے کچھ فرق اور بہت عرق کیا جسم شریف پانچوں آیت بھی نصاحت پر کہ خبر مجھ کو پیغمبر نے دی دھوے میں دل کو مرکہ اسد اور سینے کو مرے وصل کئے منقلب کرتے ہیں اسکو بیشک ہے یہ تفسیر عزیز لکھی تتقیہ سرور دین کا ہو مارا ہے اپنے قدم کو زہ میں سورہ الحمد کا بھی سکھلائے دوسری تھی زربیع الاول شکل جبریل نظر آتی تھی کہ اڑھا جلد مجھ بالا پوش شاہ تفصیل سے بولے سب حال خوف اندیشہ نہ کیجئے زہار اور خوشیوں سے سلوک حاصل ذات میں آپ کی ظاہر ہیں کہ کسے خیر ہی بس بکار</p>	<p>شہ نے تو کون ہے اسکو چھپا لایا پانچ آیت اقرا وہ ہیں تھا وہ نامہ زحریر حجت لکھنے پڑھنے سے نہیں مجھ کو خبر شہ کو جبریل نے سینہ لگا یہی دبا وہ نبی کو سہ بار نقل ہے شہ کو بھی اے شہیاد آکے جبریل بھی اور میکائیل دل سے کچھ میرے نکالے باہر دست و پا میرے پیر کر یہ دب پس کچھ مری نیت اوپر کہ نبوت کا گرامی منصب قوت تازہ بھی پادے سرور چشمہ پانی کا ہوا یک ظاہر اور دور کھت بھی پڑھا ہیں کار ایک روایت ہے کہ تھی وہ قوم اور لرزاں تھا بہت جسم شریف پس لحاف یک اٹھائی وہ لا اور کہا خوف ہے اب میرے تئیں کیونکہ رحمت کی صفات اپنے خدا اور مہمانوں کی مہمانی بھی رحم جو خلق خد پر لائے اپنے ہمراہ وہ بس شاہ گولی</p>	<p>عرض قدرت میں اس طرح کیا اور کیا عرض کہ پڑھ آئیں وہیں درویا قوت سے اسکی تھی نیت میں تو امی ہوں پڑھوں پس کون زور و قوت سے تب ایسا دیا پس کیا عرض کہ پڑھئے سالار شق ہوا صدر کا بھی تیسرے بار شق کئے سینہ کو میسے فیصل کچھ نہ بچا نام میں اسکو آخر سرور گردش میں لے مجھ کو تب قلب میں حکما میں پاتا ہوا اثر جب دیا شہ کو خدا چاہا تب تاگراں بار اٹھاے سرور غسل و استنجاء و وضو اے طاہر ہو کے جبریل امام اے دسار اور بعضوں نے لکھا تھی وہ تم گھر کو نہیں اپنے لے آئے تشریف لرزہ پس جبکہ وہ متوقف ہوا ناہلاکت ہو یہ صدمے سے کہیں ذات والا میں کیا ہے پیدا اور تائید بھی تھا جو نکی رحمت اسپر بھی خدا فرماے پاس در قہ بن نونل کے گئی</p>
--	---	---	--

پیش بار کے شق صدر کا بیان

نارنگہ نبوت

جو تھالی بی کا چھیرا بھالی دین عیسیٰ پہ تھا وہ اہل کمال وہ کہا حق کی قسم لے شہ دیں آپ سرل ہوندا کہ تحقیق کاش تب تک میں ہوں گے جیتا نقل ہے تھوڑی ہی گزری تہ پہنکر سبز لباسِ جنت جلد ورقہ کی ہوئی جو علت راہباں یونہی بہت اور اجا	علما میں تھی اسے یکتائی اُس سے خاتون یہ کہی سب احوال وہ جو آیا تھا ہے جبریل امیں میں دل جاں سے کیا ہوں نصیحت آپ کو نصرت دیاری دو رنگا کیا دنیا سے بھی ورقہ رحلت تھا وہ جنت میں بہت با فرحت کہتے ہیں حق کی یہی تھی حکمت نشہ کی بعثت کا کئے ہیں قرار مختصر اب وہ لکھتا ہوں کیا	خوب تو رات سے انجیل سے بھی پوچھا حضرت سے بھی ورقہ نبوت سب سولو لاق وہی آتا تھا مشرکاں آپ کے ہونگے دشمن دست و پیشانی پہ بوسہ دیکے علما اس کو گئے در احباب گرچہ دعوت کا نہ پایا وہ زمان کہ نہ لائے کہیں کفار گماں جو کہ اس فن میں تھیں مدظل لئے جو نشہ یہ صحابہ ایمان	آگہی اور خبر اس کو تھی آپ تفصیل سے فرمائے سب وہی مولیٰ سے وہی لاتا تھا پس اسی واسطے چھوڑ دے وطن رضخت اس شاہ کو دی ورقہ اسکو دیکھے ہیں ہمیں در خواب پر وہ لایا ہے بلا شک ایمان کہ وہ سکھلاتا ہے نشہ کو قرار انہیں مذکور ہے انکی تفصیل
---	---	--	--

آئم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک خلعت کیا نشہ ف اسکو دیا ہے داؤر کیا لکھوں اسکے مقاماتِ جلیل سومنے پہلی لمبیہ ہے وہ ایک دن شاہ سے جبریل ہمام	نشہ کو پہنایا خدا با عزت کوئی نہ اس امر میں اسکا ہمسر کیا کہوں اس کے کراماتِ جلیل اور ہے پہلی صحابیہ وہ آگہا حق ہے خاتون کو سلام تا ابد اس پر سلام و رضواں	کر خدیجہ نے ہی سب تقدیم سابقہ سارے وہ سباق کی پہلی زوجہ ہے وہی اس نشہ کی جس سے پیدا ہوئی ہر اکمیل مرتبہ بی بی کا بس عند الشہ حق تعالیٰ سے ہو ہر ان زما	پائی ایمان کی اول تکرم سیدہ انفس و آفاق کی ہے پہلی محبوبہ حبیب اللہ کی بس یہی اسکی فضیلتِ دلیل ہوئے کس درجہ میں سجاں بشر
--	---	---	--

امیر المؤمنین حضرت رضی علی کریم اللہ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلا شبہ علی ہے روایت کہ دفعہ میں صغیر ابوطالب کو عیال و طفل انکے ایک ایک سپر کو کیوے ابوطالب نے کہا بے وسواس	لئے ایمان بہ تصدیق دلی ابوطالب کو علانی تھے کثیر پس بہت وہ نہیں کھتری مال خرج اطفال کا تا کم ہووے کہ عقیل ایک چھوڑ مجھ پاس	شاہِ مبعوث ہوئے پیر کے روز قحط مکے میں پڑا تھا یکبار قحط سالی ہے بڑی اسے عم حکم سرور کا قبولے عباس باقی چیتے ہو جسے لیجواب	لئے منگل کو وہ ایمان فیروز کہے عباس کو یوں تب لار چسپا ہے انکی مدد کرنا ہم پس کہے جا کے ابوطالب اس کیا عباس نے جعفر کو طلب
---	--	--	--

اور حضرت علیؑ کو ہے لیا دیکھ یک روز کہ پڑھتے ہیں کاز اے علیؑ تجھ کو بھی اس دین طرف	تربت کرنے لگے صبح و سوا سقطے اور خدیجہؓ بہ نیا ز میں تلوں تو لے اس شرف پس سنتے ہی نبیؐ سے کراؤ	پس علیؑ شہ کے بجائے فرزند پوچھ سرور سے یہ کیلئے فرما ہے خدا ایک نہیں اسکو شریک ہوے ایمان شرف کے یا	تھے دل جاں نہایت خورند کہا حضرت نے ہے دین خدا مجھ کو اسکا ہی نبیؐ جان ٹھیک
حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا			
بعد ازاں زید نے لایا ایمان جب تجارت کو گیا تھا بہ شام وہ خدیجہؓ سے کہا ہو خورند کے آزاد وہیں اسکو رسولؐ	مقبلی پسیر شاہ جہاں شام سے لایا تھا وہ چند غلام لے غلاموں سے جو ہو تجھ کو پسند کے فرزندی میں اپنے مقبول	اسکا قصہ یہی سن لے ہمیں تہنیت واسطے خاتون اس شریف زید کو حضرت خاتون سیکر اور حارث جو پدر زید کا تھا	تھا جعتی جو خدیجہؓ کا حکم لے گئی اس کے مکان کو شرف نذر کی ہے بہ جناب سرور دہونڈھتا اس کو بہت پتھر پاتا تھا
جب خبر پہنچی ہے اسکو آخر اسکو سینے سے لگا کر اپنے کہ اگر چاہے یہیں رہ جاوے باپ کے ساتھ کی ہی دولت وحی حب شاہ پر کی شرف نزل	کہ ہے نزدیک رسولؐ فخر ہو سے دے دیکے لگائے رونے ورنہ اب باپ کے ہمراہ جاوے پس ہوؤنگا جہاں حضرت دین اسلام کیا جلد قبول	جلد خدمت میں نبیؐ کی آیا دیکھ کر شاہ نے یہ درود ملا عرض کی زید نے اے خیر بنبر عذر کر باپ کو پس بھیج دیا زید ہی سون سوم ہے جان	اور فرزند کو اپنے پایا اختیار اسکو دیا ہے فی الحال آپ کی محبت کو غلامی بہتر قصہ یہ آگے نبوت کے تھا رکھکے ایمان یہینوں پہنچا
جناب امیر المؤمنین افضل المخلوق بعد المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا			
زید کے بعد ہی صدیق عتیق دیکھ بوبکر مکرّم یہ خواب یونہی اس کا مبارک ٹکڑا ٹکڑا ایک گھر میں صدیق کے تھا پھر کئی روز کے بعد اوروہ سما شہر مکے میں قریب آکاہر تم وزیر اس کے رہیں میں جیا	ہو ایمان اسکو شرف تحقیق کہ گرا کہنے کے اوپر ہننا گھر میں صدیق معظّم کے گرا انکے ہی گھر میں رہا وہ نہ گیا جب تجارت کو گئے جانب شام ہو دیکھا ایک ہمیشہ سڑا اور خلیفہ ہوں یقین بعد دعا	آگے بعثت کے سمجھ لے بھائی ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پھر اسکے بھی بعد ازاں ٹکڑے وہ پھر جمع ہو ایک روایت ہے وہ ٹکڑے بھی مل بھیر سے کہے اپنا خواب بالیقین اسکی ہدایت کا نور یوں ابھر کہے میں پہچاں	عمر مٹی پیش برس حب اسکی منتشر ہو گئے مکے میں سبھی مثل اول کے گئے حرج بیت جمع ہوئے ہیں صدیق کے گھر یوں کہا اسکی وہ تعمیر شتاب سارے مکے میں کہ شرف فلانو کہ میں اس خواب کو رکھتا تھا ہاں

شاخ جھار کی حضرت کی نسبت سے خیر نما

<p>جب سنا شہ کی رسالت کی خبر شہ کہنے خواب کی تیرے تعبیر آپ کو کس نے خبر دی یہ یقین پس بچے کلمہ شہادت کا وہیں بے تائن تم بھی لائے ایمان نیچے یک جہاز کے میں بیٹھا تھا اُس پہ ایمان تو لا بلا اکر ام جبکہ حضرت نے نبوت پائی جاہلیت میں بھی اُنک انڈیش فرو ایسا ہو مسلمان اول اسکی ترغیب مدد ہی سے شتاب سب صحابہ یہ فضیلت اسکی بنت صدیق معظم اسماء گھر کو آئے ہیں بہت بافرت انکی ترغیب سے اسدن ہی شب بعد ازاں اور بہت یاراں</p>	<p>آپ کے پاس گیا میں خوشتر کہ پھر جو کیا تھا نقسریہ شہ نے فرمایا کہ جبریل ہیں لئے ایمان ابد صدق یقین کچھ چاہے ہیں دلیل و براہ شاخ اُس جھار کی یک ٹھکتی آ میں کہا کیا وہ نبی کا ہے نام پھر اُسی جھار سے آواز آئی تھے ابو بکر زاعیان قریش جب ہوا دیں کا معاون کھل لئے ایمان بہت سے صحاب ہو گئی شرع میں ثابت ازکی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دین کی ہمو کئے ہیں دعوت لئے ایمان یہی پانچ صحاب اسکی ترغیب سے لائے ایمان نسخہ ذکر صحابہ میں لے جا</p>	<p>جب کے مجھ کو وہ دعوت تقبل کیا تجھے وہ نہیں کافی دلیل میں کہا کوئی دلیل اس کے سوا یک روایت ہے کہ وہ باعزت اور دتے ہیں خبر وہ فیروز کہی میرے کہ یک حق کا قی کی وہ پس نام سے مجھ کو آگاہ کہ محمد ہوا مبعوث عیا مہج خلق تھے ہر کام میں وہ جان اور مال سے بروہر سدید جبکہ سابق میں اُسی سے تہر</p>	<p>میں کہا کیا ہے رسالت کی دلیل میں کیا عرض کہ اے شاہ دلیل آپ اور نہ چاہوں اصلا سننے ہی سرور دین سے دعوت جاہلیت کے دنوں میں یک روز بالیقیں ہو دیگا مکے میں ہی کہ محمد ہے بن عبدلہ جلد جا اُس پہ نواب لایا ہاں معتد خاص میں اور عام میں وہ جب لگا دین کی کرنے تائید نفع اسلام کو پہنچا اکثر</p>
<p>اپنے ایمان کا سبب اے دینشاں عتکلاں نام تھا یک خبر کبیر ہر ملاقات میں وہ نیک شعار یا مخالف ہو نہ ہاے دین کا جمع کر اپنے وہ اولاد کو سب</p>	<p>اس طرح کہتا ہے عبد الرحمن کہ یمن پہنچ تھا وہ پیر شہیر مجھ سے کرتا تھا یہی استفسار کہتا تھا میں نہ ہوا کوئی ایسا قوم اور خویش احناف کو سب</p>	<p>کہ نہ تقریب تجارت بہ یمن جب یمن کا میں سفر کرتا تھا کہ تمہارے میں ہوا کوئی پیدا جب گیا تھا میں یمن کو اُس بار مجھ کو پوچھا کہ نسب کیا ہے ترا</p>	<p>میں گیا قبل نبوت زحطن اول اس سے ہی میں ملتا تھا جا جسا وہ شہرت و اکرام بڑا ضعف تھا اسکو زاول سبار میں تمام اپنا نسب اُس سے کہا</p>

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

جذبہ ولادت مبارک فاطمہ الزہراء
تین سال تک نبوت ہے اعلان

<p>سب سنا پس وہ کہا میرے گئے جہنم میں ہوا ہے مہول بے ہمتی کو وہ رد کرتا ہے میں کہا اسکو کہ وہ پیغمبر اسکو تو خبر صادق ہے جان تین ایات مقرر ان سے اے محمدؐ تو نبی ہے حق کا تو دکھا خلق کو راہ اسلام جبکہ میں ملے گا اگر پہنچا جلد جا پہنچ تو اب اس حضور اور مجھے کہ تم سے فی الحال شعر و پیغام کو سب سنو یا بعد ازاں تین برس تک جا کر شاہ پس غارِ حرا میں جا کر کیونکہ وہ وحی سہا پے تم سے آتے اس حال میں جبریلؑ میں ہوا ایسا ہی کئی بار اے یار اور سال تک دعوتِ دین اور بروقت نبوت بے قیل اور پوشیدہ ہی کرتے تھے ادا</p>	<p>ایک تجربی میں بتا ہوں تجھے سارے عالم سے کیا اسکو قبول دین حق ایک نیا لایا ہے کس قبیلے سے ہوا ہے ہنتر اسکا ہونا صراطِ جامع ہر آن میں شواہد و معارج میں رکھے کہ خبر جسکی دیا تھا مسوئی گرفتار غایت سیری در روز قیام پہلے بویگر سے یہ حال کہا اُسپہ لاصدق سے ایسا خبر خیر کی پاتا ہوں امید کمال تب ہی حضرت پر میں یاک وقت وحی ہوئی ہے پہچاں سوتے تھے گوشہ نشین شام و صبح غلبہ جب کرتا تھا بس اسکا شوق اور دیتے یہ قرار و تسکین دی ہے جبریلؑ نے تسکین ہر علی الاعلان کئے شاہ نہیں جو زعمائے تھے و در کنت جبریل مصطفیٰ اور صحابہ بھی سدا</p>	<p>کہ تری قوم سے حق اے ماہر اُسپہ بھیجا ہے خدا ایک کتاب پڑھ سنا تا ہے وہ یک رخ کا کلام وہ کہا ہے وہ بنی ہاشم سے یہ کئی بیت مرآب تو بجھا انکا حاصل ہو رہی سن اے جا اب میں لایا ہوں تم پر ایسا جب بیٹھیں وہ مرے ہاتھ دیا وہ کہا ہاں کہ خداوند جہاں شاہ تب گھر میں خدیجہ کے تھے وہ کہا کیا وہ کہے شاہ انام اور اُسی سال ہوئی ہیں پیدا یعنی اللہ کی طرف سے بتقیل منظور وحی کے رہتے ہر حال کو پر جانے تھے وہ شاہ ہڈ آپ بے شبہ خدا کے ہو ہوں بعد شہ سال کے خلاقِ در بلکہ تھی دعوتِ خفیہ جاری پس وہی فرض تھے دو رکعت جا شبِ معراج میں پہنچ نماز</p>	<p>ایک پیغمبر کو کیا ہے ظاہر سب کتب کی ہے وہ ناسخ دیا کرتا ہے دعوتِ دین اسلام جلد جا دیکھ قدم تو اس کے خدیتِ عالی میں اس کے پہنچا کہ خدا ایک ہے بے شبہ گما تیری تصدیق کیا سترو عیا لیکے میں جلد وہاں سے نکلا کیا معوث محمدؐ کو یہاں میں گیا دیکھ کے وہ مجھ کو نے کس کا لایا ہے تو پہنچا پیغام فاطمہ بنتِ بنی خضر نسار وحی حضرت پر نہ لائے حیران اور اس بانٹا کرتا تھا طلال تا ہلاک آپ کو کر دیوے گرا پس نہو وحی نہ آنے سے طول لطف سے سورہ مدثر بھیجا شہ کو ایسا ہی تھا حکمِ باری صبح اور شام کو بے شبہ گمان فرض مولانے کیا اے وسار</p>
<p>چوتھا گلِ نبوت سے چوتھے سال کے احوال میں اظہارِ دعوتِ انحضرتؐ کی آیاتِ دلنشین سے قرآن مجید کی</p>	<p>سال چارم میں بلا شک و سہارا آیتیں پائے میں یہ شرفِ نزول</p>	<p>یعنی اظہار کر کے پیغمبر</p>	<p>حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر</p>
<p>فاصدغ بما تو مسر و اعراض عن المشرکین</p>	<p>سال چارم میں بلا شک و سہارا</p>	<p>یعنی اظہار کر کے پیغمبر</p>	<p>حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر</p>

اور منہ پھیر لے لے میری بعد ازاں کوہ صفا پر آئے کیا بھی جھوٹ سنے ہو مجھ سے	مشرکوں سے تو بلا شبہ سبھی سب قریشوں کو وہاں بلوائے بوجے والے کبھی ہم نہ سنے تمہیں بھیجے کر دل سے قبول	کہتے ہیں ان کے سجد میں نبی جب ہوئے جمع قبائل کیسر شاہ فرمائے کہ اب میرا رب پس لگے پڑھنے اس آیت کو رسول	دعوت دیں گے ظاہر و باطن تب یہ فرمانے لگے میں سرور مے رسالت کا مجھے پک منسوب
قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رَاقِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُخَيِّئُ وَيُمِيتُ فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأَخِي الَّذِي يُوْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ هـ			
یعنی کہہ دے میں خدا کا رسول کوئی نہ معبود سوا ہے اُس کے وہ ہمیشہ رہے نبی اُنہی اسکے تابع بدل جان ہوو یوں لگا کہنے وہ بے شمار وحیا اور جب آیت آنے کا مل شاہ نب کوہ صفا پر آئے حق کی توحید سنائے اُن کو عقل میں وہ نہ تہمت آئے اور اس کوہ کے پیچھے سے کھڑا کیونکہ کیا بات بھی جھوٹی لگے کہ میں دوزخ سے دُراؤں تمکو اوجھ جانو تم اُن کا رسول ورنہ آئیں گے یقین تم پہ عذاب حق انہی کو جو تمہارا لے بجا نام ہر ایک قبیلے کا لے اے بنی عبد مناف و ہاشم	لوگو تم سب کی طرف کیجو قبول وہی بے شبہ جلائے مارے غیب سے پایا فیوض علی شاید اُس وقت میں تم رہ پاؤ کہ سمجھا مارا دیوانہ ہوا شاہ عالم پہ ہوئی ہے نازل سب اقارب کو وہیں بلوائے اور دوزخ سے دُرائے اُن کو عقل اسکو نہ تمہاری پاؤ چاہتا ہے وہ تمہیں لے آ اپنے ہم نہ سنے میں آہے تم جہنم کے عذابوں سے دُور اور اطاعت بھی کرو میری قبول پاؤ گے اپنا کیا تم بہشت تاب یوں روایت ہو کہ مسلم نے کہا شہ پکار اُن کو یہ فرماتے تھے اے بنی عبد مطلب سالم	وہ خدا جسکی حکومت بدوام لاؤ ایمان پس اب مردم لاتا ایمان ہو خدا پر وہ رسول بولہب کافر ملعون بدکار منت کرو بات کوئی اسکی قبول وَأَشِدُّوا عُقْبًا لِّالْأَقْرَبِينَ	آسمان اور زمین پر ہے تمام حق پر اور اُس کے ہمیشہ پر ہم اور کلام اسکا بھی کرتا ہے قبول جب اس آیت کو سنائے اے بھائی بات یہ سن کے ہوئے شاہ لعل
اے بنی عبد مناف و ہاشم	اے بنی عبد مطلب سالم	اے بنی عبد مناف و ہاشم	اے بنی عبد مطلب سالم

وہی بے شبہ جلائے مارے
غیب سے پایا فیوض علی
شاید اُس وقت میں تم رہ پاؤ
کہ سمجھا مارا دیوانہ ہوا
شاہ عالم پہ ہوئی ہے نازل
سب اقارب کو وہیں بلوائے
اور دوزخ سے دُرائے اُن کو
عقل اسکو نہ تمہاری پاؤ
چاہتا ہے وہ تمہیں لے آ
اپنے ہم نہ سنے میں آہے
تم جہنم کے عذابوں سے دُور
اور اطاعت بھی کرو میری قبول
پاؤ گے اپنا کیا تم بہشت تاب
یوں روایت ہو کہ مسلم نے کہا
شہ پکار اُن کو یہ فرماتے تھے
اے بنی عبد مطلب سالم

<p>اللہ اللہ وہ بشارت اور نذیر یونہی عات اور اعما کو ب بلکہ انذار کئے حق کے نبی آنکو بھی بولے اے میری اختر یعنے بے اذن خدا ستر و عیا کہ کروں تم سے میں نرمی ان کیونکہ دیکھ حق کی جلال عظمت الغرض آئی ہے جب آیت بھڑکی ہے اسکی وہیں نار غضب یعنے اس طرح کہا ہو بے باک شہ کا دل شکے یہ آرزو ہو الغرض بولہب اور اسکی ن بولہب شہ کو ستا تاہی پر خدا آپ کا حافظ تھا دوم اسکی زن جبکہ سنی ہے یہ خبر عرض حضرت ی کئے دیکھ اسے ہے مناسب کہاں ہوا اس آنکر ایسے میں وہ پہنچی ہے یہ خبر پہنچی ہے اب میرے تیں جانے جو کسی کی زہار وہ نہیں آکھو دیکھی ہے مگر اور حضرت کی ہوتیں دو اختر انکا غنہ اور عتیبہ تھا نام</p>	<p>کئے اس روز بہانک تنذیر اور اولاد کو بھی ان کے تب اپنے اولاد پہلے کو بھی جان کو اپنی بچالے ز سفر نہ تصرف کا ہے مجھکو اسکا صلہ رمی بھی کروئیں تم سنا ہوئے نیکو نیکو بھی خوف و ہمت اور نذیر کئے ہیں حضرت اور ماری ہے حماقت کی لہب اے خدا کہ تو ہو جائے ہلاک حق نے پس سورہ ثبت بھیجا ابوسفیان کی تھی جو کہ ہن رج پر رنج دیا کرتا تھا شر سے محفوظ رکھا اسکے ملام آئی ہے لیکے بڑا یک پھر کہ یہ آتی ہے بہت غصے بے ادب آپ تانا ہو اور ابو بکر سے یوں پوچھی ہے کہ مری جو کیا ہے وہ یقین نہیں بینہم حق کا ہے شمار کہا حضرت نے کہ ہاں اب اور ام کلثوم بھی قریب دیگر وہ ملا عین بھی لائے سلام</p>	<p>آپ کے جو تھے چچا اور چچی نار و رنج سے ڈرائے ہیں بہت فاطمہ دختر ان شاہ انا کہ میں اللہ کے خدا بول سکھو ہاں مگر رحم و فراہت کا حق جانے غایت انذار ہے لا ابالی یہی کر حق کے نظر بولہب کا فر ملعون اشتقا پس بہت غصہ میں آوہ مردک کیا کیا جمع ہیں اس ہی لے حق نے لفظ اسکا اسی پر بھیجا باندھے حضرت کی عداوت میں کمر قتل حضرت کا بھی چہتا تھا وہ جب دونوں کی ندرت میں خدا کہتے ہیں نزد رسول فاخر ہے یہ گستاخ بڑی بد اطوار کہا حضرت نے یہ سن اے صدیق کہ اے صدیق ترایا کہاں کہا صدیق نہ شاعر ہے نبی سن یہ فاسوس گئی وہ ابتر یک فتنے کو یہاں بھیجا تھا اگے بغت کے وہ دونوں کے تیں بولہب کا فر ملعون نادال</p>	<p>یعنے عباس و صفیہ کو بھی حق کی تعذیب سنائے ہیں حق کیا نار سفر جن پر حرام نہیں مالک ہوں تمہارا جانو مجھ پہ ثابت ہو تمہارا الحق خوف میں حق کے سزاوار ہے خاصگاں بھی ہیں خوف و خطر کہ جو حضرت کا تھا یاد چچا حق میں حضرت کے کہا تباہک پس تجھے جلد ہلاکت ہوئے اور خبر اس کی ہلاکت سے دیا آپ کو دینے لگے رنج اکشر اسکے قابو میں ہی رہتا تھا وہ کہتے ہیں سورہ ثبت بھیجا تھے ابو بکر بھی اس دم حاضر اور بے کلمہ دراز و بد کار کہ نہ کھیلگی وہ مجھکو تحقیق دیکھے اب تو مجھے اسکا نشانہ شعرتہا نہیں ہرگز وہ کبھی عرض صدیق نے کی اے سرور پر سے وہ اپنے مجھے ڈھانپا تھا اب اس کے میوں کو دے تھے تیں جب ہوا دشمن سالار جہاں</p>
--	--	---	--

نبوت سے جو تم حاصل

جین دوم

اپنے بیٹوں کو تب اس طرح کہا
وہ نہ جنتک میں ہونگا جنتیا
پور جو تھا وہ عیس کا چھوٹا
بے ادب ہو کے کیا زنت کلام
ایک کتے کو ترے کتوں سے
انہیں ایام میں وہ زنت انجام
بد دعا تھ جو کئے تھے اُن
اسکے اطراف بھی سوئے ہیں سب
اُس شقی پاس وہ پس آیا
یونہی مانباپ کو بھی اسکے خدا
جیسا حق سورہ نہت اندر
مال اسکا نہ اُسے کام آیا
اور زن اُنکی بھی ہوئی فتن
یہ عذاب اُنکا ہے بدلہ بے ریا
خازن ادا سن اشرف میں لگیں
اور اُس پشتی کی لمبی رتی
یک فرستے کو کیا حکم خدا
اور باقی ہے عذاب محشر
خوار کر ڈالا انھوں کو مولا
الغرض بولہب اُس کی زن
کافراں دیکھے کہ دعوت میں کی
ابوطالب کی حمایت مگر
عتبہ و شیبہ بوجہل عیس

کہ اگر چہ تو تم میری رضا
منہ نہار نہ کبھی دیکھو ننگا
وہ بھی شرم و حیا چھوٹا
سورے رنجیدہ بہت شاہ انام
اس شقی پر تو مسلط کر دے
قافلہ ساتھ گیا جانب شام
حق میں تھا اُسکے بڑا سکو خطر
ناگہاں آیا ہے اک شیر شب
اور سے پہاڑ وہیں کھایا ہے
دو جہاں میں ہے ہلاکی بخشا
دیتا ہے اُنکی ہلاکی سے خبر
اور جو کچھ کہ کسب اُس نے کیا
آویگی حشر میں دربار حریق
کہ یہ دنیا میں سدا وہ پر عیب
آپ کے پائے مبارک میں چھویر
اپنی گردن میں وہ پٹی تھی
پیٹھ کے پیچھے دیا اس کو گرا
آہنی سلسلہ نار سیقر
دو جہاں میں بھی ہلاکی بخشا
ایسا حضرت کو دے رنج و محن
کیا کرتے ہیں علانیہ نبی
کچھ نہ کر سکتے تھے وہ زنت سیر
مشرکاں اور بہت سے تیریا

جلدیہ رشتہ وصلت تو زو
وہ جو عتبہ تھا بڑا اُس کا سپر
آیا ہے نزد حبیبِ خلاق
حق کی درگاہ میں اُنھا دست دعا
ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا
ایک جگہ میں پہنچے ہیں جب
جمع کر سکا شاماں یکسر
سونگتا سب پہ کیلے وہ گدڑ
الغرض حق نے ہلاک اسکو کیا
کہ وہ حضرت کے سوتے تھے دشمن
کہ ابولہب عین و ناپاک
پس مرنے ہی اُسے بے تاخیر
ہے وہ ہیتم کی اُنھانیوالی
جمع کر گئے جو لے آتی تھی
پشتہ ہیتم کا وہ یک روز بڑا
شگ پر آیا اتاری ہے اسے
پڑ گئی سخت گلے میں پھانسی
یونہی جو کافر و مشرک بدفن
اور دیا غلبہ نبی کو اپنے
ایک حضرت نہیں دعوت چھوڑے
آپ کے ہو گئے دشمن وہ تمام
کہتے ہیں جمع ہو سب بداندیش
متفق ہو کے سبھی پر دوسواں

سرد و سخت کو نبی کے چھوڑ
بسکہ خاموش رہا یہ سنکر
اور دیا آپ کی دختر کو طلاق
بد دعا ایسی کئے ہیں اے خدا
حق تعالیٰ اُسے مقہور کیا
اترے سب خیمہ ہاں کر نصیب
پس عتبہ کو سلائے اُس پر
اور کسی کو نہ دیا رنج و ضرر
کہ دیا تحفہ وہ نبی کو ایذا
اور دے آیکو تھے رنج و محن
ہو گیا آپ تنہا اور ہلاک
خوار کر ڈالینگے دربار سیقر
رنج و فتن میں ہے پانیوالی
رہے حضرت کے کچھ دیتی تھی
سر پہ رکھ اپنے لے آتی تھی
تا کچھ آرام و تسلی پاوے
اسی حالت میں وہ دوزخ میں گئی
آہ حضرت کو ہے تھے دشمن
دن بدن چمکایا دین کو اس کے
بلکہ انہار میں ہی تھے اس کے
اور سورے دشمن اصحاب کرام
یک جماعت زرعیساں فرس
اے غصہ سے ابوطالب پاں

میں نے یہ سب سنا ہے کہ ابولہب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہنا شروع کیا کہ اگر تم میری رضا نہ کرو گے تو میں تم کو ننگا کر دوں گا۔ یہ سن کر وہ بیٹوں نے اس سے نفرت کر لی۔ اور وہ بھی شرم و حیا سے چھوٹا ہو گیا۔ اور سورے رنجیدہ بہت شاہ انام اس شقی پر تو مسلط کر دے۔ قافلہ ساتھ گیا جانب شام۔ حق میں تھا اُسکے بڑا سکو خطر۔ ناگہاں آیا ہے اک شیر شب۔ اور سے پہاڑ وہیں کھایا ہے۔ دو جہاں میں ہے ہلاکی بخشا۔ دیتا ہے اُنکی ہلاکی سے خبر۔ اور جو کچھ کہ کسب اُس نے کیا۔ آویگی حشر میں دربار حریق۔ کہ یہ دنیا میں سدا وہ پر عیب۔ آپ کے پائے مبارک میں چھویر۔ اپنی گردن میں وہ پٹی تھی۔ پیٹھ کے پیچھے دیا اس کو گرا۔ آہنی سلسلہ نار سیقر۔ دو جہاں میں بھی ہلاکی بخشا۔ ایسا حضرت کو دے رنج و محن۔ کیا کرتے ہیں علانیہ نبی۔ کچھ نہ کر سکتے تھے وہ زنت سیر۔ مشرکاں اور بہت سے تیریا۔

عقوبت زین ابی لب

الفرج بے ادبی و اندازے کفار بہ بنیاب رسول مجتہد

یوں لکھتے کہ تہی میر عرب
کہ بھتیجے نے تہو اے آگاہ
پر نیادین وہ بیک لایا ہے
کفر اور شرک ہی رکھا ہے نام
تین سو ساٹھ خدا کے چھوڑو
ابو طالب نے سنا جب اے یار
انکی فریاد کو پر وہ شہیار
ابو طالب کے مکاں پھر آئے
ابو طالب نے مگر اے اکرم
باندھے حضرت کی عداوتیں کمر
کہتے کوئی آپ کو شاعری یہ
کوئی بولے کہ نہیں حق کے نبی
اور کوئی مٹی اڑاتا سر پر
شہ کے ہمسائے میں تھے جو کفار
کہتے ہیں جب وہ شہ خلق نواز
کیسی ہمسائی ہے یہ مہیات
ایک دن شاہ ہذا سرفراز
اونٹ کانے میں قبیلہ میں غل
عقبہ یکافر بدبخت جو تھا
کافراں دیکھتے یہ ہنستے تھے
فاطمہ ایسے میں اس جا آئیں

عرو دانالی میں ہے پیر عرب
یہ محمّد پسر عبد اللہ
قوم سے اپنی وہ باز آیا ہے
اور بتوں کو بھی ہے دینا و تنہا
سر سبر ان سے عقیدہ نورو
انکی یہودہ سرائی ناچار
تہیں حضرت کے کیا گوش گزار
شاہ عالم کی شکایت لائے
بہین چھوڑی ہے اعانت کوئی دم
آپ کو دینے لگے رنج اکثر
کہتے کوئی کاہن و ساحر ہے
اور نہیں وحی کلام اللہ بھی
آپ پر پھینکتا کوئی پتھر
جیتے اقسام کے رنج و آزار
جاتے مسجد کی طرف بہر نماز
کہ ادا کرتے ہیں جو میرک سات
رد برو کعبے کے پڑھتے تھے نماز
کون ستم میں کہ اب جاوے وہاں
جا کے وہ پوٹھا اٹھا لے آیا
ہنسنے اور ایکٹ یک کرتے تھے
دور اس پوٹھے کو حضرت سے کہیں

ہم ہیں ہر کام میں تیرے منقاد
عقل و اخلاق میں ہے گرجہ طاق
باپ دوں کے ہلے دیں کو
کہتا ہے ایک جہاں کا ہے خدا
ہم کو اس بات کا ہے رنج و دم
آتش فتنہ بھجانے کو مگر
دیکھا کفار نے پھر آنحضرت
جدو کہ گرجہ کئے وہ بیحد
ابو طالب ہوئے جب نوید
بہت اس شہ کو ستانے کو لگے
کوئی کہتے تھے کہ دیوانہ ہے
رکے کوئی آپ کے دینا گالی
راہ میں کانٹے بھی دروازے پر
رات کو شاہ گزرنے کی جا
راہ سے وہ خار و خشک سرکا
ظلم کفار میں ایک قصہ عجیب
وہاں بیٹھی تھی جو یک جمع ویش
اونٹ کا پوٹھا اٹھا لے آئے
جب سجدے میں وہ شاہ ہذا
شہ کے تھا پیٹھ پر ہی وہ پوٹھا
کر نماز اپنی تمام آنحضرت
خاص اور چند عین پر بھی گئے
جیتے تھے ایسی ہی اید کفار

اب یہی لائے ہیں ہم سب فریاد
سب فضائل میں شہیر فاق
سب ہمارے یہ قدیم انہیں کو
طاعت اسکی ہی کرد دل سے ادا
کر نصیحت تو اسے اے اکرم
انکو بھیجا ہے تشفی دیکر
ترک کرتے نہیں ہرگز دعوت
تا کرے ترک سرور کی مدد
مکے ناچار وہ کفار عنید
آپ کے دل کو دکھانے کو لگے
اور کلام آپ کا افسانہ ہے
جبریل اور فرشتوں کو بھی
ڈالتے خون نجاست لاکر
ڈالتے لاکے بہت سا کچر
اور زمی سے تھے یوں فرما
کی بخارجی روایت اے لیب
انہیں کہنے کو لگا یک بدکیش
اور محمد کے اوپر رکھد پو
ایکی پلٹ پر وہ رکھ ہی دیا
نہر سجدے سے اٹھا لے اپنا
یہ دُعا انہی کئے بارتقت
کہ ابو جہل بھی بیگیا ان سے
صبر کرتے تھے رسول مختار

اللّٰهُمَّ عَلَيكَ بِقَرْنَيْشٍ

انکو سب بدر میں حق نے مارا

ہوئی مقبول حضرت کی دعا

روایت		روایت	
لیک دعوت سے نہ باز آتے تھے طازنی اس طرح کہا ہے پُرورد اَیُّہَا النَّاسُ نہ ہونم گمراہ پاؤں کو شہ کے تھے گلتے تھے شاہ اس بات پر ہوتے تھے طول تھے شکایت میں ہی حضرت کی تمام تب جو کفار وہاں بیٹھے تھے دوسرے طواف اندر بھی گرجہ لوگ نہ تم میرے لوگوں	حق تبلیغ بجالاتے تھے میں تھا بازار عرب میں پُرورد بولیو لا الہ الا اللہ اور کہتا تھا یہی وہ ابتر اور دعوت میں ہی تھے مشغول اے ایسے میں وہ سالارِ انام نامنر شاہ کو کچھ کہنے لگے نامنر اٹھی وہی من کے بنی فرج بکروں سا کروں مسکونیں	شاہ ٹکین سے چلے جاتے تھے بولہب شاہ کے پیچھے تھا رول کہ محمد کی نہ کچھ تصدیق اور کفار صنادیدِ قریش رکن کر کے اداس وہ شہ شہ کی پیشانی پر تپ لے رہے یوں کہے کہ انکو بے جمع ویش پس سنتے ہی وہ لرزان ہوا عمر بن عاص کا بیٹا آگاہ جمع کفار وہی ہو چکے بند ناگہ ہوئی ہم سب کی زبا آج بے شبہ اگر وہ آئے آہ کفار وہ سب جمع ہوئے شہ کہے ہا کہ میں کہتا ہوں بجا والا اس شاہ کی چادر پر ماتھ یوں کہا اور وہ سب گمراہ شکے بوجہ سے اس بات کو سب نقل ہے جمع ہو یک دن وہ پیام شاہ سننے ہی یہ بات اٹھے خاک ایک مٹھی پیہر لے اٹھا جتنے کفار پیہر پہنچے وہ خاک ہے تر اید میں جماعت اُسکی زیادہ ۱۲	اور لوگوں کو یہ فرماتے تھے بھینکتا جاتا تھا پتھر ناواں بلکہ تکذیب کر دیا تحقیق جمع کیسے میں تھے یکدن بدکیش جب لگے کرنے طوافِ کعبہ ہوئے اتار کر امت ظاہر کفر کا ترک کر دیا بدکیش لگے کرنے کو تعلق سے کلام نام تھا جس کا یقین عبد اللہ اس طرح کہتے تھے با یکدیگر بات کرنے کا نہیں تھا ہکا ہم سے ہاں کل کا وہ بدہ پاک سب کے سب آپ کو آگھیر لئے اور کہتا ہی رہوں یونہی سدا تھا ابو بکرؓ جو تب شاہ کے ساتھ بلے ادب مت ہو رول اللہ وہ مزاحم نہوے شاہ کے تب قتل سرور کی کئے فکرتام اور طرف کعبہ اقدس کے چلے بھینک کر اُٹھ پڑے یہ دعا وہ ہوئے ہر کے غریبیں ہلاک عزت و حرمت و شوکت اُسکی
روایت		روایت	
کہتا ہے روز جب آیا دُمر کل خدمت وہ جو کرتے تھے وہ خدیو کو ہارے دُنیام لائے میں ایسے میں تشریف کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد گرچہ کفار ہے سب خاصوں کہے کہ غصہ بہت اُس ملعون پر تمپہ لایا ہے وہ حق سے تو اس بیک حدیق کو وہ سب بدشا سکے زبانی وہ تدبیر کہیں کافران قتل کچھ تھے خواہیں	کعبۃ اللہ میں بیٹھا تھا اے ایسے میں محمد جس دم دیکھو دیتا ہے علانیہ ملام اور لگے کرنے طوافِ کعبہ سب خدیو کو ہارے بید ایک کتے نے کیا لیکن جوش شہ سے دور اسکو کیا وہ رہبر ایک کہتا ہے خداوندِ جہاں دیئے تکلیف بہت کچھ بہات آکھی روتی ہوئی از شہ دین دیکھ حضرت کو ہے بے امکا	کہتا ہے روز جب آیا دُمر کل خدمت وہ جو کرتے تھے وہ خدیو کو ہارے دُنیام لائے میں ایسے میں تشریف کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد گرچہ کفار ہے سب خاصوں کہے کہ غصہ بہت اُس ملعون پر تمپہ لایا ہے وہ حق سے تو اس بیک حدیق کو وہ سب بدشا سکے زبانی وہ تدبیر کہیں کافران قتل کچھ تھے خواہیں	شاہت الوجوہ الغرض شہ کی ترقی و فیروز دیکھی کفار نے جب روز بروز

مشورت ایسی کئے سبب اشار
اور تقریر میں ہووے مشہور
منتق ہوئے کہ سب گمراہ
بھیجے پس اُس کو حضورِ سرور
امتیاز ایسا کیا تم نے کام
لوگ کرتے ہیں ملامت مجھ
تو زائشرف توفیق اے اکرم
سلطنت آپ کو گر ہے مقصود
شاہدیں تائینت جب اُس سے
شاہ عالم ز شریع سورت
یعنی منہ پھیریں یہ کفار اگر
مثل اُن سخت عذاب لے لوگو
یوں ہوا ہے اثرِ قرآنی
قوم سے اپنے کہا جا کے تمام
اباسی میں ہے صلاح لے لوگو
اسی تم ہو دین کے غالب گزود
اُسکی عزت سو تمہاری عزت
عقبہ آخر اُسی کو ہوگا
کہا عقبہ نے کہ مختار ہو تم
پائے امکاں نہیں کفار یکسر
ریخ و تصدیغ ندے سکتے تھے
ایکافر کا امیتہ تھا نام
جب امیتہ کو ہے پہنچی یہ خبر

کہ کوئی شخص بڑا ہو ہوشیار
بھیجیں ایسے کو پیغمبر کے حضور
شخص ایسا ہے مقرر عقبہ
شہ سے وہ کہنے لگیوں اگر
جس سے گمراہی کا اے الزام
کہ میں سمجھاؤں نہیں اب جا کے
میں کر اوتیا ہوں ترویج بہم
بادشہ اپنا بناویں ہم زود
سورہ فصحت آغاز کئے
پہنچے جنت کہ تائیں ایت
بول انکو لے مرے پیغمبر
آیا تھا عادی و شمود اوپر جو
کہ اُسے ہو گئی یک حیرانی
میں محمد سے سنا ایسا کلام
اسکی ایذا میں نہ زہار پڑو
پائیں بے رنج تم اپنا مقصود
اُسکی عزت سو تمہاری عزت
دین چمکیگا جہاں میں اُس کا
رائے میری یہ کہا لے مردم
کہ رسول اللہ کو پہنچاویں ضرر
دشمنی قل میں بہت رکھتے تھے
تھا بلال حبشی اس کا غلام
باندھا ہے اُسکی عداوت میں کمر

شعرا و سحر میں ہووے پگلا
تا کسی وجہ سے وہ با انداز
تخا و ب میں بڑا ہی عامل
اے پیغمبر مری سن عرض اب
بابِ دواں پہ ہمارے بے پر
گر کریں کام یہ شہوت کے سبب
زر ہے مطلوب دواں اپنا مال
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق
پیچہ پر باندھ کے وہ ہاتھ اپنے

اور کہانت میں بھی ہووے یگا
شہ کو اس کام سے اب لے بان
تھا ہر ایک فن میں بڑا ہی کامل
تیرا عالمی ہے حسب اور نسب
کب روا انکو لگانا یہ عیب
ہووے عورت جو پسند آپ کو اب
آپ ہو جائیں تو نگہ فی الحال
تو میں لانا ہوں طبیب حاذق
غور سے اسکو لگا ہے سننے

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اِنَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ مِثْلَ صَاعِقَةٍ مِّثْلَ صَاعِقَةٍ عَادٍ وَّ ذٰلِكُمْ
کہ ڈرایا ہوں تمہیں میں عذاب
عقبہ یہ سنتے ہی بہوت ہوا
بات کرنے کی نہ پایا طاقت
جسکی غفلت ہو مجھے یاد بھی
حال پر اُس کے اُسے تم چھوڑو
تمہیہ گر ہووے وہ غالب بیشک
یوں مجھے دکھتے ہیں آثار اُسکے
کافران سن کے کہے عقبہ کو
کہتے ہیں جیتا تھا جنتک لیکار
اور اشارت صحابہ کو بھی سب
منفلسا جو مجھے صحابہ میں مگر
جبکہ حضرت پہ وہ ایمان لایا
کہا اسلام سے تو اب پھر جا

تب وہ ملعون بہت سو برہم تھے وہ ملعون کے بار بوجھ ایک لمحہ نہ ہو متوقف آواز گرم کنکروں پہ ہی بس سلوتا ایسی حالت میں بلال آگاہ ناگہاں ایسے میں اس جگہ پر اور کیا جرم و گنہ اس کا ہے تب لگا کتنے کو وہ زشت انجام تب ابو بکر نے خوش ہو کے کہا اور خدمت میں نبی کے لئے خوش بہت ہو کے کمر شاہ پر اپنے ضوا کی بشارت دیا کہ نبی دیکھیں ہر دعا خواہ آسر آکر وہ کعبہ کالے اور ہی سال میں از پیغمبر	سے لگا کرنے بہت ظلم و ستم حکم یہ کرتا تھا وہ اُنہی تمام سے مظلوم وہ در سوز و گداز آگ بھی ہر طرف سیلگاتا بولتے ایک ہے اللہ اللہ ہو اصدیق معظم کا گذر اس قدر ظلم جو تو کرتا ہے اے ابو بکر یہ سب اے غلام بول اب اسکی توقیت ہو کیا ماجر اس کا سبھی عرض کئے حق میں صدیق معظم کے دعا اور اُمیہ کی مذمت بھی کیا خلد میں اپنے ہی ہمراہ رکاب آہ کفار وہیں قتل کئے ہو چکا معجزہ شق قمر	نہیں تفصیل کا اس کے امکاں کہ اسے مچھو سوا میں سب دیکھو پھر دھوپ بہت گرم ہو اور سینہ پر بڑا ایک پتھر اور ایسا ہی بہت سخت عذاب دیکھ یہ حال اُمیہ سے کہے وہ تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے رحم کر اس پر مجھے کچھ آوے مول جو اس کا وہ ملعون بولا اور کئے عرض کہ اسکو دشنا مدح میں حضرت صدیق کر رب فضل سے حق کے بلال نافر اور عمار کے مانباپ کو آہ ہیں اس امت میں وہی پہلے معجزہ شق قمر کا پُر نور	اسے تھوڑا ہاں کرتا ہوں کیا ایک کے بعد ہی اک ساری شب ہاتھ اور پاؤں کو باندھ اسکو لا کے رکھو اتنا وہ ملعون اتر ایک دن دیتا تھا وہ زشت صفا اسقدر ظلم نہ اس پر کیجے یہ تو سچ ہے نہیں اس میں شک مول لے اس کو کہتا ہوں دیکھ صدیق نے نب اسکو کیا یا رسول اللہ کیا میں آزاد بھیجا ہے سورہ وائلیل کو تب پایا یہ ترسب اعلیٰ آخر جب بہت رنج دے وہ گمراہ دیوے حق اُن کو خیرائے جاوید شمس تاباں سے رائد ہو
پانچویں سال میں کفار عرب آوا اسبے ہوا ہے عثمان تھا نجاشی جو جش کا سلطان کہ کئے صلح نبی سے کفار پس بفرمان رسول مختار سب کو بھیجے جش سیدنا کہا ہم جا کے جش جیسے	رج دینے کو لگے بے حد جب ساتھ لے حضرت زئیہ کو روا میں لفظ ہم کیا ستر و عیا آئے تھے کو یہ سنکر ملنگار پھر کئے دوسری ہجرت ناچار سے بو بکر علی حضرت یاس عیش رات سرد ہاں ہے تھو	اپنے یاروں کو جش بھیجے نبی شہ کہے لو طاکے بعد عثمان ہی پائے آرام وہاں خاطر خواہ صلح کی پر جو سنے تھے وہ خبر نکلے سات انکے بہت سی صحابہ اُن مہاجر کا تھا جعفر سردار کافراں مکے کے جسد پر تھے	تھے اٹھارہ وہ زک و مرسو بھی کیا ہجرت ہر لمحہ وہ بی بی سنے ایسے میں خبر یہ ناگاہ تھی حقیقت میں غلط وہ کہیں وہ سمجھی اسی پہ دو تھو بہ حسام ابو طالب کا پسرنیک شعا غم کی آتش میں جلے دل اُنکے

بدل پر اسے کافر کا ظم

عمار کے مانباپ پر کافروں کا ظم

بادشاہ بن نجاشی اور صحابیہ میں قیل و قال

پس بہت گھٹے نجاشی کیلئے طائفہ نام جو تھا ایک امیر تحفے لائے سو وہ سب پہنچائے دل میں سمجھا ہے وہی وہ آگاہ تب نجاشی نے عمرو سے پوچھا تب نجاشی نے کہا اُس کے تئیں غیر دریافت میں کیوں انکو دیو لیکے ہمراہ صحابہ کو بھی غیر حق کو نہ کریں ہم جحدہ اور فی الفور اٹھا کر تقدیم بولیو کیا ہے تمہارا احوال بت پرستی میں ہی تمہارا حال اپنے افضال عنایت سے خدا بہ امانت و دیانت موصوف حکم کرتا ہے نمازوں کو پڑھو اسلئے لوگ ہوسارے دشمن جب نجاشی نے سنا یہ احوال تب لگے پڑھنے کو جعفر اُن میں

اور امیروں کیلئے بھی اُس کے جلد جاتوں سے ملے تو تاخیر اور احوال سب اظہار کئے کہ یہی ختمِ رسل ہے واللہ کو نسا دین ہے ان لوگوں کا جتنا معلوم نہ ہوندا بہت دیں بلکہ انکو بھی بلا کر پوچھوں آئے میں جعفر طیب را تبھی یوں پیغمبر نے ہمیں حکم کیا اسکے علما بھی کئے سب تعظیم تب کہے جعفر فرزندہ فصال اور مردار بھی کھاتے تھے نام یک پیغمبر کو کیا ہے پیدا سب کمالوں میں نہایت معروف صلہ رحمی بھی قرابت سے کرو ہمکو پس نے لگے رنج و عن بولا جعفر سے کہ اے با جلال سورہ مریم کا قرآن میں

عمرو بن عاص وہ عمارہ کیساتھ اور رسالت سے اسی کے وہ سب پڑھا تھا جبکہ نجاشی انجیل آنحضرت بول وہ احوال کو سب پس عاص عمرو بولا تب ویسے لوگ آکے میر ملک اندر علما کو بھی کر اپنے طلب نہ نجاشی کے تئیں سجدہ کئے بس سنتے ہی نجاشی اے یا سب مہاجر کو یا کرام بٹھا اے ملک قوم ہماری یکسر ہم تھے سب کھیلے جو بسیار بسکہ متاز ہے وہ قوم میں سب حق کے ہی طاعت و توحید پر لائے ہم اُسے بلا شکایاں ظلم ہم اُن کا نہ سہکرو اللہ کہ پیغمبر یہ تمہارے جو کتاب جیل میں بیت یہ پہنچے ارمیار اشک و ریش ہوئی اسکی تر پس لگا کہنے نجاشی اُسد میں عمرو عمارہ سے کہا بولا جعفر کو نجاشی بہ طرب جب بن عاص عمر اٹھ کے چلا

دیکھے بھیجے ہیں حبش کو بذات بس نجاشی سے ملے جا کر تب سنتے ہی نام محمد بن قیل اہل ہجرت کو کئے اُس طلب کہ نہیں انکو مقرر مذہب جب پناہ میری لوہوں یکسر اور صحابہ کو بھی بلوایا سب پوچھا جب اس کا سبب پوچھا رعب بیت میں پڑا ہے بیبا اس طرح حضرت جعفر سے کہا جاہلیت میں پڑی تھی شہر اور بہت ایسے ہی تھے بطوا از رہ شرف نسب اور حب وہ بلاتا ہے جھونکو شہر انکے محکوم ہوئے از دل جا لئے اس ملک میں اب کے بنا آئی ہے پڑھ کے سنا مجھ کو نشا لگا رونے کو نجاشی بسیار شوق احمد سے ہوا بس غصہ ہے وہ واللہ رسول اکرم جانیو تم نہ میں انکو دنگا رہو خوش حال تم میں ملک میں راہ میں غصے سے یوں کہی لگا

فَكَلِمَاتٍ وَاشْرَىٰ وَيَعْلَمُ إِنَّهُ

اتنا روئے علما بھی اُس کے پایا سنی نے جو مشکوٰۃ سنو کر دیا تحفے سب انکے واپس ام سلمہ نے روایت یوں کی کہ کتب بھیگ گئے ہیں انکے یہ بھی پایا ہے وہ مشکوٰۃ سنو کر ہو کے شرمندہ اٹھے وہ کس کہ مہاجر میں تھی داخل میں بھی

کہ نجاشی کو کہو نکاح کی بات	جس سے اُن لوگ سب گھٹا	پس بہت زور سے جاؤ سرور	یوں نجاشی سے کہا ہے سرور
باب میں حضرت عیسیٰ کی بھی	ہیں تمہارے بھی مخالف بھی	یو چھا بلو کے نجاشی اُس میں	پڑھا جعفر نے آیت کو یوں
إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهُ إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ			
یعنی عیسیٰ جو ہے مریم کا بیٹا	وہ خدا کا ہے یقین پیغمبر	اور وہ ایک کلمہ ہے اُس کا	جس کو مریم کی طرف ڈالیا
سن نجاشی نے کہا تب اللہ	راست یہ بات ہے شک شبہ	آزں تم یہ ہو اے جمع عرب	اور پیغمبر یہ تمہارے خوشد
میں یہ دیتا ہوں لوگوں کو	ہے بشارت یا عیسیٰ جسکی	بول جعفر کو رہو تم خوش حال	ملک میں میرے نہیں نمک و مال
گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علمائے نصاریٰ کے ساتھ اور ملزم ہونا اُن کا			
علماء جمع ہو اُس کے یکبار	انجاشی سے کئے یوں گفتار	بحث کرو اتو ہمیں جعفر سے	جھوٹ سیج نا بھی ظاہر ہوئے
جمع اجار کو کر کے کبھی	اور بلا جعفر طیار کو بھی	بحث کرو یا نجاشی اُس دم	اُن کو جعفر نے کیا سب ملزم
تھوڑے عرصے کے ہی کے رسول آیتیں پائی یقین شرف نزل			
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَحْجُونَ فِي آبِرَآهِيمَ وَمَا أَنْزَلْتِ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ هَا أَنْتُمْ هُؤُلَاءِ حَاجَتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ هَٰذَا تَرْجُمُ مَا كُتِبَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ وَالْوَاوُءُ أَيْ سِدِّي بَاتٍ بِرَبِّهِمْ أَوْ تَهْمَلُ فِيهِمْ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا مُبِينًا قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي الْكِتَابِ وَلَوْلَا كَلِمَاتُ اللَّهِ فَانِطَرَ لَكُمْ لَوْمَاتٌ مِنْهُ لَخَلَّتِ الْأَرْضُ مِنْكُمْ كُلَّ يَوْمٍ فَانِطَرًا			
آیتیں بھیجے تھے خیر اناس	بہ جوش جعفر و اصحاب کے پاس	بحث میں جعفر و خندہ صفات	جب فصاحت پڑھے یہ آیات
سارے اجار ہو کر ہیں غلاموں	پھر اس آیت کو پڑھا وہ باروں		
مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَٰذَا تَرْجُمُ مَا كُتِبَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ وَلَوْلَا كَلِمَاتُ اللَّهِ فَانِطَرَ لَكُمْ لَوْمَاتٌ مِنْهُ لَخَلَّتِ الْأَرْضُ مِنْكُمْ كُلَّ يَوْمٍ فَانِطَرًا			
تب نجاشی نے کہا ہر قبیل	کہ بلاشبہ براہیم خلیل	نہ نصاریٰ تھے یقین اور نہ یہود	سیج یہ فرماتا ہے دہ رپ و دود

وہیں جعفر نے اس آیت کو پڑھا	جب یہ اقرار نجاشی نے کیا		
ارَبَّ اَوَّلَى النَّاسِ بِابْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ	لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے اُن کو تھی جو اُسکے ساتھ تھے اور اس نبی کو اور ایمان والوں کو اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا		
مستحق اب میں براہیم کا ہوں علمائے نبی نصار کے شہسیر دارِ عہد ہوں گئے ہیں انکے تر	اے خداوند کریم بے چوں بعد از ازل جلد جنس سے میر روئے اسقدر وہ قرآن سنکر	صدق افلاحتیں یوں کہہ لگا اور بھیجا ہے نبی کو بینام انکو حضرت نے سنایا قرآن	جب نجاشی نے اس آیت کو سنا کیا ظاہر وہیں اپنا اسلام اُسے و خدمت سالارِ جہاں
	جانجاشی سے کئے سب بیاں	لئے ایمان بھی سیکھے قرآن	
چھٹا گل نبوت سے چھٹیوں سال کے احوال میں اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہ کا			
لکھے اس طرح سب ارباب آہ بیٹھے تھے بہتے مہل حق دیا اس کو زبان بے تیر آہ اب تلے میں کفار شریر نفع کیا تجکو ملیگا بارے تب حمت سے غضب میں آیا شاہ تب بیٹھے مسجد میں مل کہہ جو چہا ہے نہ کہ اب مخفی ہے بیٹھی ویسی سی مجھ پر حق سو اکون ہے یا ویر خالق ارض سما کی قسم شرط ایمان ہے اول قتال کیا ہے وہ اور لئے وہ کس پڑھے یہ آیت قرآن اُسد	اُسکے ایمان کا سبب دلبر اُنکے نب گونشہ مسجد میں مل ایک آہو یہ چلایا وہ تیر کرتے ہیں قتل نبی کی تدبیر مجھے بے جرم کو گرتو مائے ظلم تو جہل کا ہے جب وہ سنا آیا پس زور رسول مقبول پس لگا کہنے کو یا ابنِ انجی آہ میر کہ نہیں پدر و مادر نہ چچا ہے نہ برادر میرا شاہ عالم نے کہا تب لے غم نفع کچھ تجھ کو نہ دیو وہ جہل صدید کرتے ہو دلوں کو اس پڑھکے بسم اللہ رسول اکرم	حضرت حمزہ نے لایا ایمان ایک دن نشہ کو دیا تھا آزار گیا اُس روز تھا از بہر شکار یوں فصاحت کہا ہے اُسکو پاتا دو جگ میں سعادت اُضیر جلد اُنکے کو پوچھا احوال سناں جا سہرے اُسے زخم لگا ملفت نشہ ہوئے ہیں نہا چھوڑے مجھ کو کہ بکس ہو نہیں کرے اس حال میں تا میری مد بدلہ میں ایک دشمن سے لیا گرچہ کفار کو تو مائے سب آپ پڑھتے ہو کلام مقبول وہ کہا اُس سے سنایا کلام	سال ششم میں بعد عزت و شہ کہ ابو جہل بعین بدکار کہتے ہیں حضرت حمزہ اے یار پھر کے حمزہ کی طرف وہ آہو کاش گر انہ چلاتا تو تیر سچ حیران ہوا وہ فی الحال جا ابو جہل کو ایسا مارا وہ سلام اُنکے کیا دوسرے بار شاہ تب یوں آفرمائے ہیں آہ زندہ نہ رہا میرا جبر تب قسم کھا کے سے حمزہ نے کہا کہ نہ ایمان کا پا کر منصب وہ کہا میں نے سنا ہوا رسول کہا حضرت نے وہ ہے حق کلام
حَسْبُكَ نَزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَاثِرُ الذُّبَابِ وَطَائِلُ النَّهْمِ سَدِيدُ الْعِقَابِ			

ذِی الْقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْبَدِ الْمَصِينُ أَنَا زَنَا كِتَابِ كَاللَّهِ سَہِ جُوزِ رُوسْتِ ہے خُبرِ دارِ گنہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا صاحب کسی کی بندگی نہیں سوائے اسکے اسی کی طرف پھر عذاب			
سن اہل بیت کو کہہ مخزن تب	اس سے معلوم ہوا آپ کا رب	بخشنے والا انہیں کا ہے گناہ	جو کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
شاہ تب آپ کو کہے ہاں ابھی	وہی توبہ بھی قبولے اُن کا	عرض کی حمزہ نے پھر یوں اُشا	کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
نہ پڑھے جو کہ تصدیق شتاب	دیو یگا اسکو خدا سخت عذاب	شاہ عالم نے کہا ہاں ابھی	وہ کہا اور بھی کچھ پڑھکے سنا
	کر شروع سورہ طہ کو نبی	پڑھ سنا ہیں یہ آیات بھی	

طَه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ۖ إِلَّا تَذَكَّرَ ۚ لَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ كَفَرُوا أَجْرًا مِثْلَ أَجْرِكُمْ لَا يُفْعَلُ فِيهِمْ شَيْءٌ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَيَقُولُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ سُبْحٰنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ۚ سُبْحٰنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ۚ سُبْحٰنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ

اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت میں پڑے مگر نصیحت کیواسطے جسکو ڈر ہے اتارا ہے اس شخص کا جس نے بنائی زمین اور آسمان اپنی وہ بڑے بڑے عرش پر غالب ہوا اسکا ہر کچھ گمان زمین میں ہو اور ان دنوں کی بیچ اور نیچے سیلی زمین کے

عرض کی حمزہ نے پھر اسکا	کہ میں نے میں متناں دیکھا	تین سو سات ہیں کہے میں کہے	ایک بالشت نہ حکم اُنکا چلے
آپ کہتے ہو کہ دراض و سبا	ہے جو کچھ سب وہ میرے رب کا	کہے حضرت کہ ہے ایسا ہی ہا	بلکہ اس سے زیادہ پہچاں
تب ہی حمزہ کے ہوا دل کو	عرض یوں کرنے لگا اے سر	فلکیں آج کروں بادل جا	اور کل آپ یہ لاؤں ایماں

گلدستہ بیان میں نزول چار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے ہلاکت کفار کے

شاہ کے پاس اسی روز خدا	نقل ہے چار فرشتے بھیجا	عرض کی ایک نے اے پیغمبر	کہ مٹوکل ہوں میں دریاؤں پہ
حکم اب آپ کا گر میں پاؤں	تو ابھی نوح کا طوفاں لاؤں	مشرکاں آپ کے جوشن ہیں	سبکو یک بل میں ڈبا ہی نہیں
دوسرا عرض کیا اے سرور	میں مٹوکل ہوں یقین بار پر	حق میں اعدائے اگر ہوا رشتاد	قوم سعاد کو کردوں برباد
تیسرا عرض کیا اے سرور	کہ مٹوکل ہوں میں سورج اوپر	حکم گر ہو اُسے اے حق کو بیٹ	سیر کفار کے لے آؤں قریب
تاکہ سر نہ چھوٹ ہی جاؤ اُنکے	مغر ٹکڑے ہو گر یگا نیچے	عرض کی چوتھے نے اُشاہ نام	میں مٹوکل ہوں پہاڑ دنیہ نام
حکم گر ہو تو پہاڑ اک لاؤں	سفر کفار کے اُسکو دلاؤں	حکم یہ ہم کو کیا ہے وہ رب	آپ کا حکم بجا لاؤں سب
سکے دھڑے ہیں یوں شاہ ہلا	بولو آمین میں کرتا ہوں دعا	پس دعا کرنے لگے اے وہاں	دور کر خلق سے تو قہر عذاب
قوم کو میری ہدایت دیجے	نہ انھیں کفرت و زحمت دیجے	ہیں رسالت سے مری وہ ابجا	اسلئے لائے نہیں وہ ایماں
حسب فرمان ملائک وہ یقین	عجز سے کہتے تھے میں آمین	پس لگے کہنے کو یا شاہ اُم	محب ام حبائے بحر کرم

بجائے

جائے تار تار ہونا

حضرت کی رحمت للعالمین کا ہونا

<p>انبا جبکہ سوئے تھے مضطر آپ نے قوم کی یوں بخش خطا الغرض جبکہ وہ گذرے روز شب گزارے ہیں نامی بہ نما در پہ سرور کے بہ حب وافر آئے حمزہ بہ حضور سرور اُس نے کی عرض کہ اے شاہ جہا</p>	<p>ہم کو بھیجا تھا خدائے اُن پر چاہے پھر اُنکی ہدایت رضا شب فیروز ہوئی جلوہ فروز اور کرتے تھے دعا بھی نیاز آج کل بار ہوا ہے حاضر یوں کہے اُن کو رسول ہمبر آج بھی اور سنا کچھ قرآن</p>	<p>قوم یہ اپنی وہ جب چاہے غذا شہ کے خلق کی رحمت کیلئے جب لپاک شہ عالم کا ابن مسعود کہا ہے یہ بات مہر جب ہوئی روشن یہ جہاں اے چچا تم نے کیا تھا اقرار شاہ دین سورہ الرحمٰل سے</p>	<p>قوم مقہور ہوئی اُن کی تشابہ آیا ہوں میں نہیں نہت کیلئے منتقل تھا بہ ایمان چچا کہ یقین حضرت حمزہ اُن رات جہاں ہی ہو روشن جوں جوں کہ میں کل پاؤں لگا ایمان سے تب یہ آیات پڑھے قرآن سے</p>
<p>بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ خَلْقَ الْاِنْسَانِ عَلَیْہِ الْبَیْٰنُ ۙ اَلَا نَسُوْۤا اَنَّهُۥ السَّمۡسُ وَالْقَمَرُ جُجۡسَانِ ۚ وَ الْجَبۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدَانِ ۚ وَ رَحۡمٰنُ ۙ سَکَّیۡا قُرۡاٰنَ بِنَا یَا اَدَمِ ۙ کُوۤیۡسِرَ کَہَا یَا اِسۡ کُوۤبَاتِ ۙ سُوۤرَجٍ اَوۡرِجَاۤنِ ۙ کُوۤاۤیۡکَ حَسَابِ ۙ ہِیۡ سَیۡلَارٍ اَوۡرِجۡہَاۤ زَاوِرۡ دِرۡخَتِ لَکَۢمۡ فِیۡ سَیۡدِیۡکَ مِیۡنِ</p>			
<p>لگے کہنے کو کہ جسی جسی غیر حق گو نہ کریں سجدہ کبھی</p>	<p>یعنی بس مجھ کو بے عقلی نہتی بیسین تھے کلمہ شہادت کا تبھی</p>	<p>عقل کرتی ہے دلالت اے دین کو ان سے ہوئی نہایت زیں</p>	<p>کہ یقین کج و شجر یہ سارے ہو گیا روز وہ کفار یہ رین</p>
<p>گلدستہ بیان میں خطبہ پڑھنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحید رب الوحید کا اور رنج و دنیا کفار عنید کا اس صدیق رشید کو</p>			
<p>نقل ہے اُس کے ہی یکدن آگے کہے ابو بکر نے نبیوں حضرت اور پڑھے خطبہ غر و فصیح چہرہ پاک پہ وہ ناکا سے سُنکے اس صدمے کو ابنا کیم شام تک نہ ہی پڑے تھے مہوش ہاتھ رکھ حاضر ان منہ پر اپنے انہی ماں آئی ہے بیکر کھانا پس دریافت بہت کی جا کر</p>	<p>عرض صدیق نے کی حضرت ہم کو پورا نہ ابھی ہے قوت آسمیں تھی دعوت اسلام آہ اُس روز یہاں تک مارے آچھڑا اُن کو زعدائے لیم آخر روز میں جب پائے مہوش یوں لگے اُن کو ملا مت کرے تا کھلائے تو کہے وہ دانا بولی بوجہ سے پھر یوں آکر</p>	<p>کہ مسلمان ہیں قریب چاس پر بصد جد و کد شہ کو لے کا قرآن سنتے ہی ہوش کجا چہرہ بینی سے لے تا پیشانی لے گئے اُنکو اٹھا کر اسدم تھی وہ اول جو کہے بات ہی جس کے خاطر تو اٹھایا یہ الم جب نلک شہ کا نہ معلوم ہو حال دار ارقم میں شہنشاہ عرب</p>	<p>ہم کریں دین کو ظاہر کریں کعبۃ اللہ میں صدیق آئے سب گرے آگے بصدیق شہ سو جگر کھیاں ہوائے گپانی تھے مرنے کے قریب اکرم بولو مجھ سے کہ ہو کیا حال ہی مارتا ہے تو ابھی اس کا دم نکروں کھانا کھا گزر میں خیال خیر سب نہیں کھانا کھا اب</p>

حضرت عمر کا ایمان لانا

اپنی ماور سے کہنے سے بدلیقہ دن گزر جا کے جب اُنی شنب بعد ازاں انکو لگا اپنے گلے در و در وقت سے لگے روز کو اب یہی عرض ہے ان کو شاہ ہد شہ دعوت میں کہو تب اس کے ہے روایت کہ اسی روز عیا	کہ میں نذر کیا ہوں تحقیق انکو کھانڈو نہ اٹھا لیکر تب جوش الطاف سے بوسہ بھی گئے اشک سونچہ کو لگے دھونے کو ماں سیری آئی ہاں پس کہے دعا اور اُسے دعوتِ اسلام کئے لائے ہیں حضرت حمزہ ایسا	دیکھوں جب تک نبی کر اقام لائے در خدمت سالارِ اُمم اقتدا شہ کا صحابہ بھی کر شہ سے صدیق کی پھر عرض کیا تا کہ حق اس کو مسلمان سے پس وہ ہیں جلد وہ ایمان لائی مومنوں جو تھے ملوث رنج و	نہ کرو لاش میں کچھ کربطام شاہ دیکھ انکو کئے چشم کو نم بوسہ انکے دے سب اعضا پر دید سے ایکے سب بچ گیا بہر دے خلعتِ یمانی سے دو جہاں کی ہر سعادت پائی ہو گئے اس سے زیادہ مسرور
---	---	--	---

گلدستہ ایمان لانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

بعد شہ روزِ عمر بن خطاب مختصر ایک ہیایت کا بیاں یا الہی یہ عمر بن خطاب ہے ابو جہل لعین ابنِ شام جاہلیت میں بھی ہرگز نہ جھو فاطمہ اس کی سمجھ بہن کا نام جبکہ اسلام سنے ان کا عمر ہوئی خاموش نہ کی وہ انکا تب وہ کہنے کو لگی باتوفیق بہن کی جب یہ دلیری دیکھے کئے قرآن کی تلاوت آغاز بہن کے پاس کہے آگے نشا بے وضو اسکو نہ چھونا ہے روا شرک کی تو ہے نجات میں بھلا وہ کہی ہے یہ کتاب ہولی	سوئے ایمان شرف بہ جواب نقل کتا ہوں معارج سے یہاں یا عمر ابنِ شام اب تو شتاب تھا شقی وہ توازل کا ناکام رنج و اندانہ دیا تھا شہ کو تھی بڑی عابدہ نیک انجام جلد تر آن کے وہ بہن کے گھر تب کو بہن کے سر پر ایک وار میں مسلمان ہوئی ہوں تحقیق سو کے ناچار اُسے چھوڑ دے پڑھتے تھے سورہ طہ آبیاز دے مجھے دیکھو یہ کیسی کتاب وصف میں اس کے ہر ذریعہ دو نہیں کس طرح تھے ہاتھ بھلا بے ادب اس کو کہیں نہ ہوگا	وجہ ایمان میں عمر کے اے میر ہے روایت کہ وہ سالارِ ہد دین اسلام کو بس غالب کر حق میں کیونکر ہو دعا انکو قبول بہن بھونائی عمر کے پہاں اسکا بھونائی جو تھا مستعد کیا پوچھے طرح سنا بہن میں حق آہ سر پھوٹ کے تب اسکا پیش تو جو چہتا ہے سو کر محکوم قبول کہتے ہیں سورہ وہ انکو جب سنے جب اسکو عمر ہو بیدار وہ کہی ہاں یہ کتاب اللہ ہے	ہیں روایات و حکایات کثیر حق تعالیٰ سے کئے تھے پیما کیونکہ وہ دونو قوی تھے شہ ہو گئی حق میں عمر کے مقبول لائے تھے سرور دیں پر ایمان جسکو ہے عشر مبشر میں شمار باپ داداؤں کا تو چھوڑی دیں منہم ہوا خون کی اس کے نہیں ہے خدا ایک محمد ہے رسول بہن بھونائی ہو بیدار شہ ہو گئے سنتے ہی بے اختیار جو منزل بر رسول اللہ ہے
---	--	---	--

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

آگے پھر بہن سے اپنی مانگے
ہاتھ میں انکے وہ وحی اسلم

پس وہیں جلد غسل کئے
تب عمر عہد کئے کھا کے قسم

پس وہ ظلم سے لگے ہیں پڑھنے	جب اس آیت پہ پہل کر پہنچے		
وَإِنْ تَجْهَرُوا بِالنُّفُورِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْإِسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ			
اور اگر بات کہے پکار کر تو اس کو خبر ہے چھپی بات کی اور اس سے چھپی کی اللہ ہے جس کے سوا نہیں اسکے ہیں سب نام فاضلے			
پس لگے کہنے کو رورودہ ہوا ہے روایت کہ رسول یارب وہو نہ مٹتے بھی تھے صحابہ کرام اور پوشیدہ ہی پرستی تھے نماز یعنے سب جمع ہو گئے میں شریعہ یہ فقیر ان شکستہ خاطر جاں فدا کرنے پہ حضرت کیلئے تا کہ اس گوشہ سواب جا باہر پہنچے آواز ہماری یکساں رو رو اپنے شہادت پاویں مطمئن دل کو کر و صبر کرو اور حلقوم فرج اسعیل	کہ ہے بے شبہ خدا کا یہ کلام دار ارقم میں ہی تھو تب نہا تا ہلاک انکو کریں وہ ناکام ظلم کفار سے سب اے مسلمان کرتے کہیں قتل نبی کی تیر یہ انبیسان رسول فاجر ہوئے تیار شہادت کیلئے دین اسلام کریں اب ظالم تا بہ ملکوت معلے اس آل مایہ فخر سعادت پاویں اور اتید قوی حق سے دھرو فرج سے جس نے بچا یا قبیل	پس نہ تھے کلمہ شہادت کا یقین کیونکہ سب جمع ہو کفار عرب اسلئے سارے صحابہ فی شاں یونہی اصحاب میں ظلم ادھر اور بجاتے تھے طبل وہ بے دیر جب لگے سننے وہ آواز طبل عرض یوں کرنے لگے میں آ کے اور علانیہ زباں سے یکبار پڑھنے یوں کلمہ طیب بجمار شاہ تب انکو دے یوں شکیں جس کے تھی کو کیا نیل سے پار وہی قادر ہے یقین سے دجھا یک روایت ہے کہ جب نبی ہجر سے عمامہ اتار اپنے دہیں بندگاں تیر ہی انتالیس جب کرتے ہیں عبادت تیری اشک غم آنکھوں سے اٹکے ہو روا ان ضعیفوں کی مدد گاری کو تھے اسی عرض میں وہ شاہ ہوا یوں آئے عرض کہ خفق رسول	پس لگے کہنے کو رورودہ ہوا ہے روایت کہ رسول یارب وہو نہ مٹتے بھی تھے صحابہ کرام اور پوشیدہ ہی پرستی تھے نماز یعنے سب جمع ہو گئے میں شریعہ یہ فقیر ان شکستہ خاطر جاں فدا کرنے پہ حضرت کیلئے تا کہ اس گوشہ سواب جا باہر پہنچے آواز ہماری یکساں رو رو اپنے شہادت پاویں مطمئن دل کو کر و صبر کرو اور حلقوم فرج اسعیل
دیکھے یوں یار و نکو اپنے مضطرب ڈال چادر کو گلیمیں شیش دیں اہل توحید ہیں اور میرے دہیں دل سے کہتے ہیں محبت تیری سوزن دل میں ہے بے تاب و توا انہی غمخواری و دلداری کو آئے ہیں ایسے میں وہ پیکر خدا کی دعا آپ کی ہولائے قبول	یک روایت ہے کہ جب نبی ہجر سے عمامہ اتار اپنے دہیں بندگاں تیر ہی انتالیس جب کرتے ہیں عبادت تیری اشک غم آنکھوں سے اٹکے ہو روا ان ضعیفوں کی مدد گاری کو تھے اسی عرض میں وہ شاہ ہوا یوں آئے عرض کہ خفق رسول	عجز و زاری سے بہت جلد اے خداوند مجیب الدعوات سے سارے میں غمگین دل ریش کوئی معاون و مددگار نہیں نہ سوسو کفار کے دے ہو گناہ دین کو جس سے ہو قوت یارب شہ کی خدمت میں لبشارت	خفگی درگم میں دعا کرنے لیے یوں لگے کہنے اٹھا عجز کے ہاتھ سارے یکساں میں سکین دہیں کوئی سواترے نہیں یار نہیں اپنے ایک فضل کی کرا اپنے نگاہ کوئی جوانمرد کو بھیج ایسے رب یعنے جبریل مضطرب آئے

کفار قتل نبی کی تدبیر میں رہنا

دین اسلام کی اب کرنے لگے کہ کھڑے ہو پورے ازیت حرم آسمانوں کے فرشتوں کو نام اپنے محبوب مکرّم کے پاس لئے ملک میرے کم اب عرش سے یا نبی دیجئے آتا ہے عمرؓ تھے اسی بات میں جبریلؑ بھی والے اس روز سے خوش ہو گیا شاہ خوش ہو کے کہتے تھے تھے جو اصحاب نبیؐ ائمہ الیسّ پیغمبرؐ عرض کئے اے سالار ساتھ حضرت کو لے لیں اس ہی اور عمرؓ سمجھے تھے آگے کرار حضرت حمزہ علیؓ اور عمرؓ انکا سردار جو تھا ایک لعین دیئے حدیث کر کے جب باہر لے صحابہ کی جماعت کو سب پس عمرؓ عرض کئے ہیں اس کعبۃ اللہ میں تب جو تھی بتا کر پڑھے جلد بتاں اور مذہب نے نبی کافی ہے اللہ تجھے لائے جب حضرت فاروقؓ ایما دین اسلام کی عزت شوکت

آپ جو مانگے جو انور کو یک صف بصف تباہ سرے ارقم اس طرح حکم کیا رب انام سید عالم و آدم کے پاس طر قوا طر قوا سب کہتے ہوئے شرف ایمان کا پاتا ہے عمرؓ آئے ایسے میں عمرؓ در پہ بھی کہ گری دست عمرؓ سے تلوار اور صحابہ بھی کہے سب تکبیر ہوئے فاروقؓ سے پوچھے چلین لات وغری کی پرستش کھٹا سب چلے کیے کو فرحت اندوز سکے ہاتھوں میں علم تھے تلوار کر کے حملات وہ کفار اور اسکو فاروقؓ گرائے بزمیں تب کیا شور بہت وہ کافر ظہر مسجد میں گرائے شہ تب چاہیں کیا جانا درون کعبہ یوں عمرؓ کہنے لگے ان کو عیا بھی بھیجا ہے اس آیت کو رب او جو تابع ہیں مسلمانوں سے دین اسلام کی عانت و نشان دن بدن پائے لگی ہر شہر

حق نے اس عرض کو مقبول کیا یوں ہاتھ نہیں مٹیں پر انوار دیکھو تم لے ملائک یہے تاکریں دین متیں کی یاری اس جو انور کو اب رہہ دیکھو منے بھیجا ہے اسے خوشحال آن کے سرور دین استقبال سر جھکا اپنا عمرؓ با آواز سب لگے کرنے سرور و شادی بولے جبریلؑ زایمان عمرؓ کیا کرتے ہیں بلاشبہ علیؓ شاہ کے سید طرف تھے صدیق آئے کعبے کو بصد عتّٰ شہر منتشر انکی جماعت کو کئے چڑھکے سینہ پہ بصد خشم دلی جلد آ اسکو چھڑائے کفار ہے وہی اول روز اے پر نور کہے ہاں پس پڑ اس شاہ کا ہاتھ لے بتاں آیا ہے یخ کا نبی

حکم اس طرح فرشتوں کو دیا تا تب تک کہ کیں اسکو نشان ہم جو انور کو یک بھیجیں دیویں در نشیوں کو وہ لڑائی پاس احمد کے اسے لیجاؤ تو بلا اسکو کر اب استقبال ہاتوں کو ان کے کمر اندر ڈال پس پڑھے کلمہ شہادتینا اور لگے دینے مبارکبادی خوش ہوئے اہل سما اے سرور حقلی طاعت کریں کیوں نہ نہا ڈالیں جانب میں تھو حمزہ عقیق دیکھ کفار ہوئے سب جبرال داد مردی شجاعت کی دے اسکی آنکھوں میں ڈالے انگلی چھو کعبے کو ہوئے سارے فرار جو ہوا دین مقدس کا ظہور لینگے کعبے میں وہ اپنے ست جلد تم سجدہ کرو اسکو ابھی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اہل تفسیر کہتے ہیں کہ یاد کافراں ہو گئے سارے عاجز کافروں اور مسلمانوں کے

تا بعد ازل سے ہے فاروقؓ قوت ظلم نہ پائے ہر گز درمیاں فرق جو ایمان سے

عمر فاروقؓ کی تہذیب کیلئے فرشتے آنا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہو افاروق لقب جانو تم

ساتواں گلِ نبوت سے ساتویں سال کے احوال میں قطع رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرورِ عالم اور حضرت کے صحابہ کرام سے اور حضرت مع صحابہ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفار اسرارِ کعبۃ التشریف ایک عہد نامہ جو لٹکائے تھے غیب سے ایک کٹر اوہاں آنا اور کھاجانا اُن مضمون بد کو اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لایا حضرت کا

ساتویں سال میں کفار تمام اور حبش انکو ہم ہجرت کی جگہ دو جو ائمہ و شیعان عرب اور حضرت کی نبوت کی خبر سارے کفار لگے حملے کو کہ یہ دو کام سے کروں گی کام یا تو کرتے تھے جلد بھی یہ سخن گزرتا کہ وہ قبول ابوطالب جو سنا قتل کی بات پر لگا کہنے کو اے نور العین و شمس جان ہو ہے میں میرے انکے جیون کی موت کروں میں حکم و حق کہہ ہی بس کرتا ہوں کہ طرح ترک کروں حکم خدا ہے یقین اس میں سعادت تیری جت ارشاد کئے سرورِ دیں شاہ عالم کو وہ پھر بھلا کر	دیکھے جب رونقِ دینِ اسلام راتِ عشرتِ فوجت کی جگہ یعنی حمزہ و عمر پاک نسب جو طرف پائی ہے شہرت اکثر ہاتھ حسرت کے لگے ملنے کو یہی مقصود ہمارا ہے تمام تا خدا یوں کو ہمارے وہ بھی ہو گا ہاتھوں ہمارے بقول فکر اور غم میں پڑا کر بہت تیری دعوت یقین حق کی فکر بس اس کی ہے دل کی سر فتنہ برپا نہ کریں تا وہ کہیں لوم لائم سے نہیں ڈرتا ہوں حکم پر اس کے مری جان خدا گزرتا ہو ویکی اعانت تیری جلد مجلس سے اٹھے سرورِ دیں اس طرح کہنے لگا دور و گر	دن بدن سرورِ دیں کی کثرت ابوطالب کی حمایت سے دوسرے بھی مسلمان ہوئے ازول جا ہر قبیلہ میں عرب کے سر جا باندھ کر سارے عداوت میں گھر کہ بھینچے کو ترے ہم کو فے بدنہ بولے بھی اعانت نہ کرے پس بولے سو اٹھے سب شتا شاہ عالم کو وہیں بلوائے یہ ہیں کفار شقاوت معمور رحم کر اپنے تو جاں پر اسدم یوں جواب اسکا دیکھ شاہ انما قوم و خوشنوی رجا کے سبب تو بھی ابلاغ رسالت میں ہے مجھ کو تائیدِ خبر اکافی ہے جبکہ یہ بات شتا ابوطالب ہے دل جان مری تجھ پہ خدا	اور صحابہ کی ہمیشہ کثرت بنی ہاشم کی اعانت ہو اور جن سے اسلام کو ہے فتنہ و شتا دین اسلام نے پایا حیر جا ابوطالب کے کہے یوں اگر قتل کر دیو سینگے بے شہر سے بت پرستوں کی شہادت نکر تاکہ کل دیوے ضرر اسکا جو اب بات کفار کی وہ سنوائے یہ جہالت ہیں ہدایت دور اور اس بوجھے یہ کلف و کرم ایسے حجامین جو کرتا ہوں کام کافروں کی یہ عداوت و سبب گرد دینے دل جان کرے اسکی نصرت ہی مجھے کافی ہے درد و رقت ہو ہی نہیں غاب کر ادا تجھ کو جو ہے حکم خدا
---	--	---	--

بہشتک جاں مکر میں رہے
 دشمنان کرنے سکینے کچھ گھٹا
 بنی ہاشم کا قبیلہ ظاہر
 متفق ہو سبھی کفار قریش
 قطع کر دیوں سلام اور کلام
 اُنسے کوئی شئی نہ خریدیں ہرگز
 عہد نامہ اسی مضمون لکھے
 اسکو لٹکاے ہیں پھر کیسے
 ابوطالب نے یسے اے اکرم
 بولہبک فرملوں صلا
 غار سے گر کوئی آتا باہر
 مکیوں تو یقین بیچ و شرا
 گرچہ پس آتے نہیں تھے وہ مگر
 تاجروں کو بھی ڈرانے کو لگے
 آہ گردیکھتے کفار کٹھن
 آہ پھرتے تھے صحابہ محروم
 اُنکے اطفال جو تھے بخور خواب
 سے روایت کہ حکیم خوشخو
 دیکھ بوجھل اسے تنگ کیا
 بولابو جہل کو وہ اے ابتر
 اور ایک رات ہشام ابن عمر
 بولاباب کیجئے تہ قصہ معاف
 پھر کئے تنگ اسے مردوداں

تیری الفت بھی مکر میں ہے
 مثل سایہ کے رہوں تیرے ساتھ
 اور بنی عبد مطلب بھی درگ
 اس طرح عہد کئے بداندیش
 نہ کہیں اُنسے بھی ہرگز کچھ کا
 اُنکو کوئی چیز نہ پیچیں ہرگز
 شخص چالیس بھی مہر اسے
 ہے روایت کہ جو ملعون ابتر
 جمع کر دو نوں قبیلوں کو ہم
 نہیں وہ دو قبیلوں میں ملا
 رنج دے اسکو ستائے کافر
 بسبب عہد کے موقوف ہی تھا
 سال بھر ہمیں ہی کر وہ گد
 تانہ کوئی چیز انھوں کو پیچے
 کہ خریدی میں ہی کوئی مومن
 یونہی رہتے تھے ہمیشہ مظلوم
 اسقدر روئے تھے ہو کرے نا
 کہ خدیجہ کا بھتیجا تھا جو
 بلکہ وہ اس سے بہت جنگیا
 صلہ رحمی کو تو اب منع نہ کر
 تین مزدور یہ سال لیکر
 اور آئندہ کرونگانہ خلاف
 دیکھ تب اُنکو کہا بوسفیاں

میں مدگار رہو نگا تیرا
 آہ دیکھے میں کفار قریش
 ابوطالب کے ہی تابع ہو نام
 کہ بنی عبد مطلب کے ساتھ
 صلہ رحمی کا شیشہ پھوٹیں
 بیٹا بیٹی بھی دیوں یوں
 اور بیٹ اسکو حریر اندرتب
 عہد نامہ وہ لکھا تھا جہل
 ششہ کو اور یاروں کو اسکے لیکر
 کہتے ہیں غار بھی جا کفار
 حج کے موسم کے سو کوئی ایجا
 حج کو تحت رجا آیا کرتے
 دیکھ یہ حال ابو جہل لعین
 اُنکو دیونگے اگر تم سودا
 جمع کفار وہاں ہو دو چار
 رنج کیا اُنکا لکھو نہیں ایجا
 شور اور غل سہی بس اُنکے سب
 سر پہ مزدور کر دے کچھ اسباب
 دیکھ اس حال کو تب بن ہشام
 تب بھی مانا نہیں وہ ناکار
 جانب غار چلا جاتا تھا
 دوسری شب کو بھی لے دو فرقہ
 صلہ رحمی وہ بجالاتا ہے

یار غمخوار رہو نگا تیرا
 ابوطالب کی مدد میں ازبیش
 ششہ کی تائید میں ہے میں ام
 بنی ہاشم وہ بھی اُنکے صفات
 سب ورم قرابت چھوٹیں
 چھوڑنا مکہ وہ جنگل میں پس
 موسم سے اسکو کئے محکم تب
 حق بھی ہاتھ کیا اسکا شل
 جالگا اپنے کو یک غار اندر
 ہو گئے آہ محاصرہ شرا
 باہر آنے کا نہ پاتے لمبکا
 چیزیں کچھ اُنسے لیا کرتے
 اور کئی دوسرے ششہ بیدیں
 لوٹے جاوینگے تم اب کیے غا
 اسکی قیمت کو بڑھاتے بسیار
 تھی اونھیں فاقہ کشی پس نہ ہا
 مکے والوں کو نہ تھی نیند نہ شب
 جلد جاتا تھا وہ بی بی کے جنا
 گرچہ تھا وہ بھی عدو بد انجام
 پس ابو جہل کو آوہ مارا
 ششہ کاں دیکھ گئے ہیں بلوا
 جانب غار وہ کرتا تھا عبور
 اور بچھلے کام طرف جاتا ہے

عہد نامہ کفار

تیرا دوست

ظلم کفار بابل غار

نام اللہ و نام محمد کو چھوڑ کے تمامی عہدے کو ترک کرکھا لینا

حضرت معصی غار سے تشریف لانا

ہے بھلا اس پر یہ سختی نہ کرو بالیقین موجب رحم و رحم اور ابو العاص نبی کا داماد ہو کے سرور بہت شاہ ہدا ایک ن حضرت سالار ام حقنے کیڑے کو وہاں تک بھیجا ابوطالب کہا ہو حیراں ابوطالب نے کہا اے شہر دیں ابوطالب کو جو دیکھیں میں قیش اُسکو تکریم سے بھلائے لجا پوچھے تم ہر کئے تھے جیسا غیبے کیڑے کو یک بھیجا رب گرنہ سچا ہو سخن یہ بے قیل بات یہ سن کے کہے سب کفار سارے کفار وہ شرمندہ ہو الغرض اٹھکے ابوطالب تب	استغدر اس سے کرختی نہ کرو پائے اسلام کا وہ ملک حشم مرد زینت کا جو تھانیک نہاد حق میں ابو العاص کے کرتے تھو یوں لگے کہنے چچا کے عم عہد نامے کو وہ سب کھا ہی لیا یہ خبر کون دیا تجھ کو یہاں تو بھی سچا ہے تراب بھی نہیں سمجھے ناوالی سی یوں وہ بدیش ابوطالب نے یہ تب اُن سے کہا کیا ہے ویسا ہی کہے ہاں لیا کھا یا مضمون نامے کا سب شہ کو کرنا ہوں تمہارا تجویز کہ ہے انصاف یہی بے تکرار قطع رحمی کو تم بھی قطع کئے ساتھ لے اپنے رفیق کو سب	پس حکیم اور دیگر ابن ہشام خیر خواہی جو کیا بوسفیاں کئی شتر بھر کے گہو اور گجو الغرض آہ بصد رنج و مال عہد نامہ وہ جو لکھوا قیش نام اللہ کا اور سر انا جو جب بل معظّم آیا پس جماعت کو لے اپنے ہمراہ غار میں رنج بہت پایا ہے عہد نامہ وہ تمہارا لاؤ پس وہ کفار سے اس طرح کہا کچھ بھی اُس نام میں باقی نہ رہا اور اگر ہو دیکھی یہ سچی بات کھول نامے کو کئے جبکہ نظر پر ابو جہل و توابع اُس کے آ کے کہے میں اٹھا دست دعا	جو کئے رحم بہ اصحاب کرام استغدر پایا وہ شرف ایماں گاہ کہ لاتا لشب شہ کو حضور غار میں گزرتے ہیں ہی ہستمال اور اُسے کعبہ پہ لٹکا کر قیش چھوڑ مضمون کو کھا یا ہتے کام وحی حق کی طرف سے لایا آباد وہ کہے کو باغرت مجاہ پس محمد سہ وہ باز آیا ہے وہ تم بھی لا بہت ہی خوش ہو ویا آگا ہی محمد کو خدا نام حق نام محمد کے سوا عہد سے تم اب اٹھا دو کلمات پائے بیچ مخبر صادق کی خبر توڑنے عہد کو راضی نہ ہوئے یہ دعا کر کے سوئے غار گیا
--	---	--	--

اللَّهُمَّ انصُرْنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَ قَطَعَ أَمْرَ حَامِنَا وَ اسْتَحْلَ مَا يَحْتَرُمُ عَ كَلِمَتَا

یعنی بار خدا یا نصرت دے ہمارے پر اور کانٹے ہمارے ارھا کو او جلال کئے وہ چیز کو جو حرام تھی ہمارے پر

پس دو فوج ہوئے کفار قیش توڑنے عہد جو جا ہی ہے گردہ معدرت کر کے بہت کچھ ظاہر	ایک ابو جہل و توابع بدکیش وہی غالب ہوئی با نشان شکوہ لائے میں غار سے سب کو باہر	عہد شکنی یہ نہیں چاہے کبھی پس وہی لوگ ہو سب ہتھیار سال سواں ہے ہر جبکہ شروع	لیک چاہی ہو جماعت سہری اُسے میں جلد وہیں جانبا غار واقعہ جان یہ پایا ہے قوع
---	---	---	---

گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفار قیش فال لینا تب نازل ہونا سورہ روم کا کہ
بضع سنین میں رومیوں غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانوں کا اُس خبر سے

اور پہلی سال میں دوفارسوں نے یوں لگو کہنے بہت ہونہو شمال روم کو لوگ ہیں سب اہل کتاب	جب محی جنگ بدل کی ایک ہوا مہنوں کے لئے ہم یک فال اور ہم سب بھی ہیں جہاں کتاب اہل اسلام ہوئے سن یہ طویل	فارس والے ہوئے غالب آخر فارس والے تو نہیں اہل کتاب اور کتابی تو نہیں ہم یکسر پائی آیت یہ بھی شرف نزول	یہ خبر سن کے عرب کے کافر ہو گئے جنگ میں غالب شتاب ہم بھی ہو جائینگے غالب تمہارے
<p>السم غلبت الروم في اذنى الارض و هم من بعد علمهم سيفعلون في ارض سينين دب گئے روم لگتے ملک ہیں اور وہ اس دینے پیچھے اب غالب ہونگے کئے برس میں (سورہ روم)</p>			
یعنے فرمایا خدائے واپس رومیاں ہو گئے غالب تیق اگے دس سال کے بیشک و التشر اس اقرار کئے تب صدیق تب ہو کر دو طرف مضامین جب ابی جنگ حد میں ایا کہ ان اونٹوں کو تو کر دو تیرا اور دروازہ حرب بے سواں	فارسی گرچہ ہوئے اب غالب سنکے اس وعدہ حق کو صدیق روم کو فارس پہ ہو و غلبہ کہ اگر بات نہ ہو یہ تحقیق بیس حد یہ جب صلح کے دن ہوئے مقتول کیا تھا فی النار وہ تصدق کئے تب فرج کیسا بوجہ و محمد کے پاس	اگے دس سال کے در فضیلت بولے کفار کو تب یوں جا کے سنکے اس بات کو مردود بولے سو شتر آپ ابی کو دیوے روم کی فتح سنے جب تحقیق واڑناں اس کے وہ سواونٹ جان صدیق کا تو وہ اقرار عقد فاسد ہیں رواقعین دیکھ اور دسویں برس اباعت موت کے وقت میں اس کے خوش شاہ کی حفظ و حمایت کیلئے اس طرح کہنے لگا اے مردم علماء اور سلاطین فحول ہو سعادت دو جنگ کے ہمدوش تم کو کرتا ہوں حدیت یہ صاف گویا آنکھوں سے یقین اپنے ابی ہے روایت کہ رسول اکرم	طاق برسوں ہی یونہی یقین دید کہا ہو دیں تمہارے جبکہ صدیق کو حجب ٹلا یا ہے ورنہ سواونٹ ابی سے لیوے لئے سواونٹ جناب صدیق آنکھوں سے سرور دیں فرمائے پہلے تھا بعد ہے تحکم قمار یونہی لایا بدراج اے نیک ابوطالب کی ہوسی ہے حلت اور حاضر تھے صنادید قریش اور امداد و اعانت کیلئے بات یہ یاد رکھو میری تم اسکی دعوت کو کریں دسے قبل یک جہاں اسکی ہے حلقہ گوش مت کرو اس بدی اور خلاف دیکھتا ہوں میں یہ حال سبھی بیٹھ کر اس کے سرنے اس دم
<p>ابوطالب کی رحلت</p>			
غار سے نکلے و بعد از وہاں وہ بنی عبد مطلب کو تمام کیا تا کید و وصیت بسیا کہ محمد کو یقین رب کریم شرق سے غریب نیک بھی سکشی اس کے جو پرین باوینکے اسکی طاعت میں تم بھی کچھو گے وہ سب لانا	اٹ جنہو ہی راہوں اکتیس بنی ہاشم کو بھی اکتیس انجام اور فریشوں کو بھی سب ہاشیا دیو گیا جانو تم شان عظیم ہو و گیا اسکی رسالت کو ظہور ہو و گیا خوار و ذلیل دارین دیکھینگے اسکی عداوت سے عن تب مری یاد کر گے یہ بات	اگے دس سال کے در فضیلت بولے کفار کو تب یوں جا کے سنکے اس بات کو مردود بولے سو شتر آپ ابی کو دیوے روم کی فتح سنے جب تحقیق واڑناں اس کے وہ سواونٹ جان صدیق کا تو وہ اقرار عقد فاسد ہیں رواقعین دیکھ اور دسویں برس اباعت موت کے وقت میں اس کے خوش شاہ کی حفظ و حمایت کیلئے اس طرح کہنے لگا اے مردم علماء اور سلاطین فحول ہو سعادت دو جنگ کے ہمدوش تم کو کرتا ہوں حدیت یہ صاف گویا آنکھوں سے یقین اپنے ابی ہے روایت کہ رسول اکرم	طاق برسوں ہی یونہی یقین دید کہا ہو دیں تمہارے جبکہ صدیق کو حجب ٹلا یا ہے ورنہ سواونٹ ابی سے لیوے لئے سواونٹ جناب صدیق آنکھوں سے سرور دیں فرمائے پہلے تھا بعد ہے تحکم قمار یونہی لایا بدراج اے نیک ابوطالب کی ہوسی ہے حلت اور حاضر تھے صنادید قریش اور امداد و اعانت کیلئے بات یہ یاد رکھو میری تم اسکی دعوت کو کریں دسے قبل یک جہاں اسکی ہے حلقہ گوش مت کرو اس بدی اور خلاف دیکھتا ہوں میں یہ حال سبھی بیٹھ کر اس کے سرنے اس دم

<p>آیتیں جبکہ یہ آیتیں آئیں کہ خدا جسکی بخشش چاہا</p>	<p>شاہ موقوف کئے استغفار انہی بخشش طلبی منع کیا</p>	<p>یاں سلماں کو بشارت لطیف مغفرت چہنے مسلمانوں کی</p>	<p>اہل ایماں کو اشارت لطیف جبکہ ماسور ہوئے حق کے نبی</p>
<p>وَاسْتَغْفِرْ لِدَنِّكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ</p>	<p>اُسکے مغفور سبھی عسماں ہو</p>	<p>پس ہے امید قوی رب انام</p>	<p>بخشش گناہ گناہوں کو تمام</p>
<p>جب کچھ شرک و با ایمان ہو ہے روایت کہ جناب عبا دی کچھ نفع اسے کیا ملک اگ گنوں ہی تلک ہو اسکے بھی روایت ہے کہ پیغمبر مغیر سر جوش کر گیا اسکل واسطے تیرے نبی کے یارب پر بہت شہ کی کیا وہ خدمت اسکا لازم ہے عین خطا و اور کیا نفع ہے میں آیار</p>	<p>اُسکے مغفور سبھی عسماں ہو ایک دن عرض کیا آتش نال شہ کو نفع دہی ہاں وہ بیشک جوش کرتا ہے دماغ اب اس سے کہ قیامت میں عذاب کمتر اور اس طرح سے وہ سمجھ گیا نار و وزخ سے بچا ہو سب اور رکھتا تھا بدل وہ الفت باعثِ حشہ ہنشاہ عرب کام عقوبی کا تو بس اپنے سنوار</p>	<p>دیوے یا اسکو نیدو ہے عذاب ابوطالب نے جو ہر ام میں ہاں تھا وہ دکات سقر میں نیچے یک ولایت ہو دماغ اسکا جاں ابوطالب کو رہ گیا بے مین کہ بڑا سخت اُسکو ہے عذاب ابوطالب اگر چہ ایساں مال جاں اپنا کیا شہ پہ نثار کفر و ایماں کی یہاں لا تکرار یونہی آگاہ لکھا اے ذیشان</p>	<p>ہے مشیت میں خدا کے درباب آپ کی ہے مدد از دل جاں لایا باہر میں اُسے آتش سے ہر طرف پاؤں کے کرتا سیلاں کہ میں آگ کے اُس کو غلین اور کیسکو بھی نہ ہو گایہ عذاب نہیں ثابت بدیل برہاں اور کیا دین کی نائید آیار بے ادب اس نہ ہو تو ز تہار نسخہ آتخہ آجباب میں جاں</p>
<p>اُم المؤمنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات اور فضائل و مناقب اُس زوجہ سیدہ کائنات کے</p>	<p>ہو چکا بی بی خدیجہ کا وفات</p>	<p>تسکون بعد ابوطالب کے</p>	<p>گئیں فردوس کو وہ دنیا سے</p>
<p>اور اسی سال میں انیکہ صفا پست دونوں کا بہت اکرم گھر میں خاتون چچا تھے ہر تو امانت ہے مروی یہ بات نکے روئے میں بہت شاہ ہوا تیری مشتاق ہے فردوس ملک خواہاں تیرے ملنے کے ہر خوف ہیبت کبھی کوئی دم نقل ہے جبکہ خدیجہ یہ سنی</p>	<p>شاہ عالم کو ہوا درد و الم مطمئن اُسے تھی شہ کی خاطر کہ وہ خاتون نے وقت و فقا اور بی بی کے کے حق میں دعا اور خاتون کو توجہ کی لغتیں میکم و اسیم ہیں وہ خوشخو حق تعالیٰ نہیں کھائے فہم گرچہ سکران میں تھی لیکن ہنسی</p>	<p>کیونکہ تھے دونوں مددگار و معص اسلئے آپ بہت تھے مغموم موت کی کرتب و سختی کا بیاں بعد حضرت نے انہیں فرمایا بہن اور مال ملے اپنے جا خلق میں مثل تھے جن کے نہیں حق بہت اُنکو دیا تھا عزت اور یوں عرض کی اے امجد</p>	<p>دینے ہر امر میں شہ کو تسکین سال غم سے وہ برتن مغموم عرض کی جبکہ زسالا رجاں اے خدیجہ تو ہے سردار فسا بہن سارہ ہے تری ماں خوا پاک تھے عذر نسا اسکو وہ لقیں سو کنناں ہیں وہ ترک درجنت کہ تراہر دو مبارک باشند</p>

بہر و راستے حق اُن کو کرے
 رشک سوکن کی نہوگی اُن سے
 پس کیا روح مقدس طنت
 اور اولاد یہ بھی اُس کے سدا
 طول نسخہ ہوا اگر تھوڑے لکھو
 تھی بہت اُسکی بی کو خاطر
 بگر تھا جب عقد اس کو بتی
 اور پوچھا یہ خدیجہ ہے طیل
 پانچواں کہ جسے تک وہ کبھی
 دخترال چار سپرد دلخواہ
 ساتواں شہ کو ہیں غنہ اولاد
 آٹھواں اُسکو دیارت انا
 حشر تک جتنے ہوں عالم اُس کے
 ابراہیم کا سبھی پس جتنا
 بہر خوشنودی خلاق و نبی
 دیکھ کر انکو نبی تھے مغمو
 اور ڈولانی بڑی یک انبار
 شخص تھا اس کے جو یک جانب
 جو کہ چاہے سو کرے ہر مختار
 حق میں کرتے تھے بہت سکے دعا
 آئی سوکن کی مجھے بس عزت
 اُس سے ازواج جوان بہتر
 دیکھ وہ غصہ ہوسا میں زل

خوش رہیں آپ بھی اُن ہر دو
 اور ملالت بھی نہوگی مجھے
 وار دنیا سے بسوئے جنت
 ہوئے رضوان تجلیات خدا
 اکتفا دس یہ خصائص کر
 اس رکھتے تھے محبت کا فن
 یہ شرف پائی نہیں کوئی بی بی
 بوسالت شہ دیں کے جبریل
 ایک دم شہ کو نہ از روہ کی
 ایک فاسم سے دوم عبداللہ
 سلسلہ ان کے نسب کا رکھ یاد
 دولت سبقت دین اسلام
 جس قدر انکو جزا حق سے ملے
 ہووے بی بی کو ملے گا اتنا
 خرچ کرتی تھی بہت وہ بی بی
 بات خاتون کو ہوسا یہ معلوم
 تھے زیر سرخ کے سی سبب بنا
 دسے جانب میں آتا تھا نظر
 شہ تصدق کئے وہ سبنا
 ذکر خیر اُس کا بھی کرتے تھے سدا
 عرض کی شاہ میں کجرات
 آپ کو اب تو دیا ہے داور
 اور بخود نہوگری ہو اُس اں

اور کی عرض وہ کر حمد الہ
 خواہاں سیرہ بلکہ دو ہیں
 حق تعالیٰ سے تحیات و سلام
 بے نہایت ہیں فضائل اُس کے
 پہلا حبیب تھے زندہ بی بی
 ہے خدیجہ یہ دوم ابجانی
 تیسرا اُس کو کہے ہیں سرور
 حق تعالیٰ کی طرف سے ہما
 چھٹواں یہ ہے کہ نبی کو اولاد
 دخترال ایک زینب رقیہ
 منہی ہے اُسی خاتون کو جا
 ہے خبر نیک چلن اے مسنا
 اس قدر اجر و ثواب اے دبر
 جان نواں یہ خدیجہ آیار
 قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
 تب قریش کو ٹھلائی ہے وہ
 کہا صدیق نے تھا میں بھی ہا
 بولی تم لوگ گواہ ہو و سبھی
 دسواں یہ کہ نبی صین جیا
 عائشہ بولی کہ وہ شاہ عباد
 یانبی وہ تو ضعیف ہوگی
 آہ جب مجھے ہوئی یہ جرات
 یوں عا کر لگی میں آرب

سوکنای سیر نہیں وہ اُن سے
 اُن سے خوشنود رہوگی بس میں
 روضہ پاک ہو اُس کے ملا
 اور کمالات و شامل اُس کے
 دوسری نہ کئے عقد نبی
 شہ کے وہ پہلے نکاح میں آئی
 ساری امت کو زناں کی بہتر
 بولا ہے حضرت خاتون کو سلام
 بطن سے اسکو ہویں رکھ یاد
 ام کلثوم و جناب زہرا
 بسکہ عظمیٰ یہ خدیجہ کی چھا
 اولاد جو کہ کر گیا آغا ز
 اُس کے بانی کو ملے در محشر
 مال زر کہنتی تھی خاتون لبیا
 خلق تھے نبی و الم میں بسیار
 اور خزانے کو کھلائی ہے وہ
 ایسی انبار پڑی تھی وہ عبا
 ہے یہ سب مال خدا ملک نبی
 اُس کے اور بار بار میں بعد فنا
 جب بہت کرتے خدیجہ کو یاد
 یاد فرماتے ہو بس اُسکو بھی
 اے غصے میں بہت ہی خضر
 جاوے گرتے نبی سے غصہ

بہر و راستے حق اُن کو کرے
 رشک سوکن کی نہوگی اُن سے
 پس کیا روح مقدس طنت
 اور اولاد یہ بھی اُس کے سدا
 طول نسخہ ہوا اگر تھوڑے لکھو
 تھی بہت اُسکی بی کو خاطر
 بگر تھا جب عقد اس کو بتی
 اور پوچھا یہ خدیجہ ہے طیل
 پانچواں کہ جسے تک وہ کبھی
 دخترال چار سپرد دلخواہ
 ساتواں شہ کو ہیں غنہ اولاد
 آٹھواں اُسکو دیارت انا
 حشر تک جتنے ہوں عالم اُس کے
 ابراہیم کا سبھی پس جتنا
 بہر خوشنودی خلاق و نبی
 دیکھ کر انکو نبی تھے مغمو
 اور ڈولانی بڑی یک انبار
 شخص تھا اس کے جو یک جانب
 جو کہ چاہے سو کرے ہر مختار
 حق میں کرتے تھے بہت سکے دعا
 آئی سوکن کی مجھے بس عزت
 اُس سے ازواج جوان بہتر
 دیکھ وہ غصہ ہوسا میں زل

عہد کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی لائی اول وہ میرے برابر ایمان اور دمی مال مجھے وہ اکثر عائشہ کہتی ہیں از شاہ غز	ناکروں ذکرِ حدیث بہ بدی کافراں جبکہ ہم سب لوگ عیا لوگ محروم کئے جب یکسر میں سنی اُس کے فضائل جب پھر کبھی یاد نہ کی بے تعظیم	پس کہے حق کی قسم شاہِ زین اور کی اُس ہے میری قصد اور دیا مجھ کو اُسی سے اولاد عزت و قدر و بزرگی اُس کی نام بھی اُس کا نہ لی بے تحکیم	اُس بہتر نہیں پایا میں نہ لوگ تکذیب کئے جب تحقیق کر بہت فضل و کرم رب عباد بالیقین جائے مردِ دل میں کی
---	---	--	---

ظلم کفارِ قریش کا اور تشریف فرمانا حضرت کا طرفِ طائف کے اور ظلم کفارِ مدینہ کا اور ظلم طائف کے کفارِ مدینہ کا انجام کا

نقل ہے جبکہ نوا ابو طالب ابو طالب کے کانند یقین اسکو بولے کہ کہے پیغمبر متفق ہو کے تمامی کفار گئے طائف کی طرف مکے سے جمع ہو وہاں بھی سارے کفار مثل کتوں کے وہ کرتے غوغا نہ گرے خونِ نبی تابہ زمیں ہوتا اُن حال میں حضرت کا سپر اُس نصیب میں رسول والا	بولہب شہ کی طرف ہو رغب آپکا ہوں میں مدوگار معین ہے مقرر عبدِ مطلب کا سفر پھر لگے شاہ کو دینے آزار دعوتِ دین وہاں کر لو لگے دے حضرت کو بہت کچھ آزار پھینکتے تھے وہ بہت تنگ جفا صدرِ قہر و عذاب آؤ کہیں لیتا تھا آپ پہ ہی وہ پتھر درگہ حق میں گئے مانگے دعا	بولہب سر سے کہ تم مت ہو طول جب لگا کرنے وہ سرور کی مدد سبق سنتے ہی نبی سے بدلا استفادہ جو روحِ جفا آہ کئے اک جہینا تھے بدعتِ مشنول تھے چلے راہِ سربیک دن سترت پامِ اشراف ہے جب خونِ لود زید متبتی پس حضرت کا زید کے سر کو بہت زخم لگے یک عایہ بھی رہا اُس تعلقیں	کام میں ہی رہو اپنے مشنول کافراں کر کے بہت مکر و حسد ساتھ کفار کہے ہی جاکے ملا کہ نبی مکہ میں تبت نہ سکے یر نہ کفار کے کوئی قبول آپکی پیٹھ لگے وہ ابتر پونچے خون کو اپنے وہ زود جبکہ تھا ہمرہ آں شاہِ ہدا اور بہت خون بہا ہی اُس ہے اُس امت کے ضعیف و کمزیر
---	---	--	---

اللَّهُمَّ اشْكُوا إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَهَوَانِي عِنْدَ الْخُلُقَيْنِ أَنْتَ أَمْرُ الرَّاحِمِينَ وَأَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعِفِينَ وَسِرِّي إِلَى مَنْ تَكَلَّمَنِي إِلَى عَذَابٍ بَعِيدٍ يَخْصِنِي وَمَلِكُهُ أَمْرِي إِنْ كُنْتُ لَكَ بِي غَضَبٌ فَلَا أَبَالِي وَلَئِنْ عَافَيْتَكَ أَوْسَعُ لِي أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَفْتَ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلِّمْ عَلَيْهِ أَمْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ يَنْزِلَ بِي غَضَبُكَ وَيَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا اللَّهُ شَكَاتِ كَرْتَا هُؤُلَاءِ فِي دَرْجَةٍ مِنْ تَبَرُّعِ ابْنِي قُوَّتِ كَيْفَ ضَعْفٍ وَأَوْحِيلِ كَيْفِي أَوْحِيلِ نَوَارِ هُؤُلَاءِ كَيْفِي لَوْ لَوْ كَيْفِي يَأْسُ تَوَرُّجِ كَرْنِي وَالْوَلَّيْ زِيَادَةُ رَحْمَتِي وَاللَّهِ أَوْ تَوَرُّجِ رَوْدِ كَرْتَا ضَعْفِي وَأَوْحِيلِ

اور مجھ کو کس پر چھوڑتا ہے ایسے دشمن دو طرف کہ جو مجھے دیکھتے ترش و سوتے اور تو اسے میرا کام کا مالک گردانا ہو اگر غضب تھا مجھ پر نہ تو کچھ خوف نہیں کرتا ہوں بلکہ غایت تیری وسیع ہو بہ لیتا ہوں نور و جہ تیری جس روشن ہو کر اندھار اور درست ہوا کا دنیا اور آخرت کا اثر ہے تیرے غضب اور ناخوشی کے مجھ پر کچھ کو پہنچتا ہے عتاب کرنا پیش ہونے تک اور حول قوت نہیں مگر تجھ ہی سے

یہ عاۓہ کہ جب وہ رسول اور کیا عرض کہ اے خیر آنکو نکرادوں ابھی میں لا کر آنکے اصداۓ شاید کہ خدا الغرض شاہ بصدر بخ و الم آہ اتار پریشانی کے ایک نصرتی جو تھا آنکا غلام جب کچھ خوشہ انکو یہ ہاتھ نہ کسی بھی سنا تھا واللہ بولاہے دین و النصرتی کہے ہاں ہے وہ برادر میرا کہا تو ریت و بخیل میں صفا اسلئے آپ کر نیگے ہجرت ہاتھ اور پاؤں پہنچتے کہ ان کے وہ کہا حق کا ہے وہ پیغمبر ایک منزل ہے رہا سے مکہ ناگہا پہنچے ہیں جہات و ہا شہ کا دنیا میں ہوا جبکہ ہو مشورت یوں کی قتال کیمیر اسلئے نکلے وہ قتال کیار	ہو گئی درگہ حق میں مقبول آپ کا تابع ہوں از حکم خدا ہوں ہلاک آپ کے دشمن کیمیر ایسی اولاد کر گیا پسدا چلے طائف سے ہمکہ جس دم اور علامات بھی حیرانی کے تھا جو عداس یقین اسکا نام کہے بسم اللہ شہ موجودات کیا عجب ہو یہ کلام و خواہ نینوا میرا بلداے گیانی سیر مانند پیغمبر حق کا آپ کے دیکھے ہیں میں نے اوصاف آپ کو اپنے ہے آخر نصرت جلد بوسہ دے وہ لایا ایسا لایا ایمان بدل میں اس پر جب ہو رات وہاں آگ تو نفر تھے وہ بھی نیک عنوا جن ہو چرخ کے چلنے سے دو کچھ نیا عاۓہ ہے جگ میں مگر ہر جگہ کرتے ہوئے ہفتا	بھیجات ایک ملک کو داوڑ حکم کر آپکا ہواے اکمل شہ کہے یہ نہیں جتنا ہوں وہ عبادت کریں مولائی ٹھیک رہیں یکیش میں پہنچے ہیں آ دیکھ کہ چہ اقدس یہ مگر ہاتھ دے اسلئے طبق یک انگور شہ کا سنہ دیکھ کہ تباہ غلام پوچھے شہ کو نسا ہے شہ تر شہ کہے قریہ یو کس ہے تو پوچھا کیا آپکا ہے نام ہما آپ کو مکے میں بھیجی گا خدا آپ کا دین مقدس پر نور پس گیا عتبہ و شیبہ سردو الغرض آگے روانہ ہو رسول سو کہ تب شاہ نے مشغول نما آئے تھے شہ نصیبین سے کو جانے اوپر ہے وہ جب جہت تھے شرق و غرب تلک دیکھو جا اے اس وقت میں اس دن ناگاہ	جو مولیٰ ہے پہاڑوں اوپر دو طرف مکے کے جو دیوین بلکہ امتیہ رکھتا ہوں نہیں نہ کریں اس سے کسی کو وہ شہ یک باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا لائے کچھ رحم قرابت شہ پر جلد بھیجے ہیں وہ حضرت حضور اس بلد میں کبھی ایسا کلام بول اور دین بھی لکھتا ہوا کیا پوچھا کیا جانتے ہو یونس کو شہ کہے میرا محشر ہوا نام مکیاں آپکے ہونگے اعدا سارے آفاق میں پاؤں گا ٹھہرو پوچھے کیوں بوسہ دیا تو اسکو بطن نخل میں کئے شرف نزول جبکہ کی قرات قرآن آغاز سبب آپکا یہی ہے ان کے رہتے تھے شعلہ آتش تپتے وجہ کیا اسکا ہے تم پاؤں جھلا اور سنئے شہ سے کلام اللہ
---	--	---	--

علا

یوں لگے کہنے کو آپس میں کام کہ یہ قرآن سے کلامِ رحمان اور جناتِ ملک پہ چرانا کہ جہاں پہنچ جو ہو دینگے کام ذکر رہتا ہے ملک میں اُس کا انقضا حقیقی یہ کی ہے حکمت الغرض اُسے تھے جو نہ جنت	ہم کبھی ایسا سنے تھے نہ کلام میں نبی اسکا ہوں لاؤ ایمان جو کہ موقوف ہو اے دانا یک برس آگے وہ ہونے کو تمام شہرہ عامِ ملک میں اُس کا کہ نہ آیات میں ہوئے سرت لاکے حضرت یہ ایمان اُس کا	ہے یہی حادثہ دنیا میں نیا وہ تھی دل سے سلمان ہوئے اپنی تفسیر میں اے تہیز جو ملائک ہیں مدبر بہ فلک یونہی از پیشِ نزولِ قرآن اسلئے چرخ یہ چڑھنے سے خدا قوم سے اپنے کہے ہیں جا کر	شہ سہی پوچھے وہ انہیں فرمایا شہ یہ قربان بدل جان ہوئے یوں لکھا قلبِ زباں عبدِ عزیز اُنسے وہ سوتے ہیں آگاہِ بشیک ذکر تھا اُسکا فلک پر سہاں منع جنات کو سب کر ہی دیا چونکہ قرآن میں آئی یہ خبر
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الْهُدَى فَأَمَّا يَهْدِيهِ وَلَكِنْ نُشِيرُكَ بِرَبِّكَ أَحَدًا ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجب بتلاتا نیک راہ پھر اُس پر ہم ایمان لائے اور ہرگز شریک نہ لیں گے اپنے رب کا کسی			
پس وہ جنات کی یک فوج بڑی آئے اُن سے خبر شہ کو دیا دارہ کیچنے کے تب یک اُس جا ابن مسعود یہ دیتا ہے خبر پس ہمیں ہوئے مشغولِ نماز جبکہ حضرت ہوئے فارغِ نماز نقل ہے چاہے وہ تب لگے آگ بھی روایت ہے کہ وہ حضرت کرے آپ مقرر یہ تب اسبہ قدرت سے خدائے قادر تاکہ سرگین پہ ہو دانی پیدا دیبا سرور نے انھیں ایسا زود یونہی جنات بہت سوائے اور فاروقِ معظم فی شان	شہ سے ملنے کو بہ مکہ آئی آئے مکہ سے بروں شاہ ہدا ابن مسعود کو اس میں بھلا کہ وہ جنات پہنچی میری نظر اور کئے سورہ طہ آغاز لئے ایمان وہ سب نیا طراز شاہِ عالم کی رسالت پر گواہ توشہ برطور سب تک مانگے استخوان انکے لئے پڑا عجیب گوشت کرتا ہے ہویدا وافر ذائقہ لیوے دو اب اس سدا کام آتا ہے جو تالیوم تباد سرور دین پہ ایمان لائے اس روایت کا کیا یوں تبیاں	اُنکے حجون میں آئے یکسر ابن مسعود بھی نکھتا تب ہمراہ بولے دیکھ انکو تو کچھ خوف کر ایک اک شخص تو ہی بھل تھا وہ بہت شوق سے ہی سننے لگے سے روایت کہ وہ تھے سب تک یک شجر سو کے وہاں تب گویا واسطے اپنے وہ سب آکاہر ہے حدیث آئی کہ جس ہار اوپر چار پاؤں کے لئے اُنکے یقین یمن سے شہ کے دعا کی کرتا پس اسی واسطے اے اہلِ حفا	تب حرم پہنچ جو تھا ایک شجر جبکہ حجون میں پہنچے وہ شاہ وائے سے بھی نہ باہر ہو مگر اور سیاہ رنگ بہت تھا انکا اور سعادت کے ہی گل خینے لگے الف بار اتھے روایت اک شاہ ہی شہ کی رسالت یہ دیا اپنے بھی جانوروں کے خاطر سوور بولا گیا بسم اللہ اگر بھی ہوا زود تفسیر کر گئیں لذت ہر دو میں رکھا ہیسیا منع ان چیزوں کو کہ سب تنجا
ابلیس کا پونا نامہ ایمان لانے کا بیان			
ایک دن کو وہ تہامہ اوپر			

چھ لاک جنات ایمان لانا

<p>دے جواب اسکا کہ شہادۂ انام ہم ہے باپ مرا غیر کلام ہشت گزیمیں ہی بی بی میں طفلی میری سنو اے شہیں اور پھر تاتھا پہاڑوں میں بدسلو کی تھی مری خلق کرپاں کہ مجھے اب نہ ملا امت کیجے انہی مسجد میں بھی ساتھ انکے رہا بھی کیا مجھ کو متیہ معبود میں کہا ہوں بجناب عیسیٰ اور امتیہ ہی دھرتیا ہوں سورہ واقع اور سورہ عم</p>	<p>آکے حضرت کو کیا جلد سلام وہ کیا عرض مرا یا مہ نام شہ کے تیری اور ابلیس کے بین جیونگا آخر دنیا تک میں بات لوگوں کی سمجھتا تھا ہا ڈالتا لوگوں کے دین سوس عرض یوں کرنے لگا حضرت نوح سے بھی میں ملاقات کیا صحبت یوسف و یعقوب ہوو اور تجیات و سلام سوس آپ سے عرض ہی کرتا ہوں اسکو سکھلائے رسول اکرم آ تو نزدیک بلا شک میرے</p>	<p>چل دیا ہاتھ میں لے اپنے عصا پوچھے نام آکا شہ خلق نواز باپ لاقیس کا ہوگا ابلیس وہ کیا عرض لے سالار خیار بچپنا مجھ کو تھا لے سرور ت میں پڑتا تھا بہت کسے نراج اور طفلی بھی بدی میں گزری اور خدمت سے سعادت پایا تا ایک سال رہا در سجدہ اور توریت کو اُسے سیکھا خدمت عالی میں لے بی بیام مجھ کو اب کیجے کچھ یک تعلیم کہے حاجت تجھے گر کچھ ہوو</p>	<p>یک بیک ایسے میں تب بیک بیک اسکا آواز ہے چن کا آواز ہم کا باپ ہے بیشک لاقیس عز گزری ہے تری کس مقدار مارا بیل کو فایل نے جب اور لوگوں کا طعام اور نراج شہ کے تیری جوالی میری توبہ کرنے کیلے میں آیا ہاتھ پر ان کے کراول توبہ اور متی سے ملاقات کیا اور عیسیٰ بھی تجیات و سلام یا رسول اللہ زقرآن کریم</p>
---	--	--	--

بشارت دینا جنات کا بغت سے سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتجیات کے

<p>یوں روایت سی یہ دیتا ہوا پیٹ سی اُس کے یہ آواز ہوا نذر اور فوج بتوں کے نزدیک فکر و حیرت سی ہوا ہے و ساز ہوئے مبعوث محمد میں یہاں</p>	<p>ہے ازا جملہ سعید ابن عمر پاس کت کے اُسے فوج کیا کر دیا منع و حرام اُس ٹھیک جب سنا باپ مرا یہ آواز کہ صدیق بلاشبہ و گماں</p>	<p>شہ کی پشت سے بشارت دے نذر یک بت کی کیا تھا بکار یک ہیبت کو کیا ہے پیدا اور جنات فلک پر جانا جا کے پہنچا بہ جناب صدیق لاؤ اب جلد تم اس پر ایماں کہ مریاس بھی تھا ایک صنم مجھ کو پہنچا تا تھا لے آسما کہ ہے نکلا بہ عرب ایک عجبا</p>	<p>اور جنات بہت لوگوں سے جاہلیت میں یقین باپ مرا کہ بنی عبد طلب سے خدا اور ممنوع ہوا اُس سے زنا آیا نکلے کو یہ کرنے تحقیق آپ پر بھیجی ہو حق نے قرآن نقل کرتا ہے زباب اکرم روز و شب ملک عرب کی اجبا لے مرزا نام کیا مجھ کو خطاب</p>
<p>اور یک دم بت بھی تھا میرا چن یک بیک مجھ کو بکارا دہ چن اُس کو قرآن دیا عزوجل</p>	<p>اسکا کرتا تھا میں پوچھا دل بت کے نزدیک میں ہوا یک دل یعنے نکلا ہے عسدر مسل</p>	<p>روایت</p>	

نذر آواز ہوا

<p>شہر مکے میں ہے دعوت اُسکی جب یہ آواز سنا میں ظہر بت کو پس اپنے وہیں پھویر سرگرمیت اپنی کیا عرض تمام یہ روایات ہویں جو مذکور اور اسی سال میں یافوز فلاح اور اسی سال طفیل ابن عمر کہ نہ ملش نہ سن سکاکلام نقل کرتا ہے طفیل فیروز یک بڑی اس سہلا لایا معجزہ سات سر کی ہونش دریاں سیر دوار کو عیا التجارتی سوتجہی میں لایا جب پدر گھر میں ملا پہلے تو ہے کافر بھی تڑپیں بطل غسل کریاک وہ پہنا کپڑے اور قبیلے کو کیا جب دعوت قوم میں سیر ہوئے دو فرقے کردغا انکی ہدایت خاطر جب ہو لہا کے میں خبر کو رو مجھکو یک قوم پہنچے منتہ</p>	<p>بسکہ سچی ہے نبوت اُسکی قوم کو اپنی دیا اس سے خبر رشتہ کفر وہیں توڑا میں اور اسی وقت میں لایا اسلام ہیں یہ تفسیر عزیزی مسطور عائشہ سے بھی کئے اپنا نکاح دوس کی قوم کا جو تھا ہتہر اُسکے جادو کا پڑے تجھنیہ دام گیا سبھی میں میں ناگہ یکروز جلد پس شاہ پہ ایمان لایا دیکھتا قوم بھی لائے ایمان ہو گیا نور عجب یک رخشاں نور وہ فحی میں میرے آیا میں کہا دور تو ہو میرے سے دین سچا ہے مرا اور کامل ہوا ایمان سے مشرف پہلے تھوڑے ایمانگی پائے دو گت ہنیں ایمان قبول کے بعضے یوں کئے حکم مجھے وہ فخر شہ کی خدمت میں سعادت اندو توڑ ڈالا میں تباں انکے سب</p>	<p>ہو رسالت کا ہے اُس کو منکر ایسے میں مکہ سے کوئی آیا اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوار ایسے ہی آئے میں قصے بسیا اور اسی سال سوڈہ لے جا آیا جب مکہ کو جا استقبال اُسکو جب بتاتا تھا سب پر گزر شاہ تب پڑھتے تھے قرآن نہا پس کیا عرض وہیں اسرور دو دعا شاہ نے کی ہر خست میں در قوم مری دیکھ اُسے مثل فذیل کرتھا بس رخشا یاب حیراں ہو سب کیا پوچھا تب کہا باپ حج دیں ہے تیرا پھر کہا زن کو وہ لائی ایمان بعد چند روز کے جا پھر شہ پار کیجئے انکی ہلاکت کی دعا جاتو کر زمی سے دعوت اب ہا تب مر ساتھ تھے اسی گھر بار آگ میں ان کو جلا ہی ڈالا</p>	<p>جائے دوزخ میں یقین وہ کافر کیفیت سرور عالم کی کہا آگے پہنچا بہ حضور سار ہیں تفسیر و سیر میں آیا اپنی ترویج کے شاہ جہاں طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا یوں کہ اسکو قریشین بلحال اسلئے رکھتا تھا روئی کان کان میں میرے پڑا کچھ آواز میں قبیلے کا ہوں ایسے ہتہر جب چلا سوئے وطن باعث کہیں آنکش کا گمان لائے لوگ وہ دیکھ کے ہوتے حیراں میں کہا کہ میں سلمان ہوا میں بھی ابل سے قبول اُسکو گیا پھر سلمان ہوئے سب بخوشا یوں کیا عرض کہ اے خیر انکار بد دعا پر نہ کئے شاہ ہدا میں کیا ونہی وہ لائے ایمان مردوزن لائے تھے ایمان بسیا فتح و نصرت مدینے کو گیا</p>
<p>اور اسی سال صناید قریش جمع ہو گئی میں سائے بدیش یوں کہ عرض کئے شاہ انام تم جو دیتے ہو بتوں کو و شہام</p>	<p>سوالات یہودہ کرنا کفار قریش کا جناب التاب میں اور شرف نزول آیات قرآن مذمت میں کافروں کے</p>		

عاصی لو کہ تمہارا تو نبی بولادو تجھکو ملے جب جنت	وعدہ جنت کا دیا تم کو سبھی جھکو تیرے نہیں کم تر و سخری ایسی کیا جب وہ لیں	چاہے جو چیز ملے وہاں ہر کہ میں بھی جنت میں کہ جب اونگھا حق نے بھیجا اس آیت کو وہیں	بولانخاب کہ ہاں ہے بیشک قرض سیرا وہیں پہنچاؤنگا
اَفَسَرَّ اَنْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَاؤَتَيْنِ مَا لَاؤَدَا اَطْلَعَمَ الْعَيْنِ اِمَّا نَحْنُ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عِندًا بھلا تو نے دیکھا جو سکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا جھکو ملتا ہوا مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لے رکھا ہر چمن کو یہاں			
بحث یکر و زکیا شہ سو لضر کافراں ہو گئے شرمندہ نام یعنے کافرو تم روز جزا جازا تعری سے کہے تب کفا جائینگے آتش و وزخ اندر	اور کفار تھے حاضر اکثر تب اس آیت کو پڑھے شاہ نام اور کم پوچیں جسے حق کے سوا وہ کیا شاہ سے ایوں تکرار کہ انھیں پوچتے ہیں لوگ اکثر اپنے پوجے سمنہ راضی ہیں بھی آپ کفار سے یوں پوجا صد رحمت میں رہیں زبیر افرا	شاہ عالم نے دلائل سہم انکو وما اتبعون من دون الله بصب جحمت انتم لہا و لہم دون یہ بھی جائینگے دربار سقر کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا شہ کہے اپنی پرستش اوپر بعد موت انکو وہ شیطان تیرے خشم میں ہیں اسی شیطان کے شہ یہ بیاں شہ سے سنے جب کفا	کردیا اس کو اسی دم ملزم اور وزخ میں تمہارا ہو گزر کہ ملک اور عزیز و عیسیٰ جھے راضی سو وہ جاوے سقر ایک ہر کے خباہی تصویر جاوے وزخ میں وہ کرتے سہا پائے ہر گز نہ مجال انکار
اور لضر جبکہ تجارت خاطر شاہ جب پڑھکے سنا تو آں چند اوباش ہو عاشق اس پڑھ سناے تو سقر اب ہم	ملک فارس کو گیا تھا فاجر لوگ سوتے تھے وہ سنکر و باں فخر اس طرح کیا کرتے تھے پڑھتے ہیں قصہ شاہان عجم	ان الذین سبقنا الحق اولئک عنہما مبعوثون قصہ رسم و اسفند شہ بعد ملعون وہ کہ یک محفل کہ نبی کر قصص عاد و ثمود تب ان آیات کو جبریل میں	لایا ملے کو وہ ملعون شہ بس سنا تا تھا وہ قصہ جاہل اور لیماں و شیب و داؤد لایا ہے حق سے اس سرور میں
اور ولید ابن ہبیرہ بکار اسطرح کہتا تھا اکثر ایے بار کہ ہے مکے میں مرسا مہتر اور طائف میں ہر مسعود شہر	وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُحِبِّينَ وَإِذْ اٰتٰنَا ذٰلِكَ مُسْتَلٰمًا كَانَ اَمْرًا يُسَمَّيْنٰهَا كَانَتْ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَدْ اَنْبَشْنٰهُ بَعْدَ اَبِ الْيَمٰنِ اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بھلا وہیں اللہ کی راہ سے نہ سمجھے اور یہ اول سکوسنی وہ جو ہیں انکولت کی ماری اور جب سنا اسکو ہماری باتیں پیچھ دے جائے غور کر گیا انکو سنا ہی نہیں گرایا اسکے دوکان بہر کہیں تو تو تو خبری دے اسکو دکھ والے ماری اسکو لقا		

یہ تجب بہ بہت پڑوسواس جبکہ قرآن کو وہ مردود و نسیم	کہ نہ جبریل ہے آیا ہم پاس یوں کیا ہو دو بلبل پر نسیم	ابو طالب کا جو ہے ایک یتیم پس نہت میں ملعون کو خدا	آئے کیوں اسپہ بہ حیرت و عظیم آیت پاک یہ نازل ہے کیا
اور ابی بن خلف کافروں تم جو کہتے ہو کہ مردوں کو خدا جمع کر پھو کے وہ سارے اجزا جمع کر جان بھر اٹھج کو اٹھا	ہارے بوسیدہ اٹھا کے ملعون حشر کے روز اٹھا دیگا جلا اسمیں پھر لاوینگے اس جان کو کیا نار و فزع میں یقین بھیجے گا	پھونک دیتا تھا رگڑ کر رہا ہوا جبکہ اجڑے بدن گرد ہو یوں شہ کہے ہاں کہ تھے سب اجزا حسب فرمان رسول اصدق	اور حضرت سرور کیوں کہنا تھا جان اس گرد میں پھر کو کیوں جبکہ گلجاویں تو ان سب کو خدا تب ان آیات کو بھیجا ہستی
اَو لَمْ يَرِ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَادَّهُوْا خَصِيْمًا مُّبِيْنًا وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقًا قَالَ مَنْ مِثِّي الْعِظَامُ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُخَيِّئُهَا الَّذِي اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ كَيَا دَجَّهَا نَهِيْسُ آدمی کہ ہم نے اس کو بنایا بوند سے پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑا بولتا اور بٹھایا کھاوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلا دیگا ہاڑوں کو جب گھر کرے ہو گئے تو کہہ ان کو جلا دے جس نے بنایا ان کو پہلے بار اور وہ سب بنائے جانتا ہے (سورہ یسین)	کیا اسباب ضیافت تیار میں تھے گھر کو نہ آؤں نہ ہا دوست عقبہ کا بڑا تھا اکو بار دین آبادی کو تو کیوں چھوڑا مجھ کو زہار گوار نہ ہوا پر نہ مانا ہے وہ ملعون نہا دوستی گرمی چہتا ہے تو اور کیا جلد وہیں زور رسول عقبہ کا کافر ملعون شقی سوتنک اسکو وہ دوداغ ہے	جبکہ سرور کو بھی وہ بلوایا تب پڑھا کلمہ وہ کہ حکم قبول یہ خبر سن کے وہیں منھ پھوڑا وہ کہا میں نہیں چھوڑا رسول اسلئے کلمہ کہا ہوں مجبور بے ادب ہو کے بہت وہ حق روبرو جا کے محمد کے اے یا سن وہ کافر کا کہا یہ کافر وہیں از حکم خداے قہار غزوہ بدر کے دن پس گراڑا	شہ نے اس طرح اُسے فرمایا اپنے گھر تاکہ قدم لاوے رسول رشتہ الفت عقبہ توڑا پر ہے ہمسایہ محمد سے مجھے مجھ کو اس بات میں کھ تو خدا بولایک بات بڑی نالائق تھوک کر اتو ضرور اب اکبا آہ تھوکا ہے رکھ اسکی خاطر تھوک ہو جائے وہ شعلہ نار مار کر اسکو کیا داخل نار

پس میں جلد وہ ایمان لائے
ہوئے یہ چہ ہی زانصار کرام
سیکھ کر شاہِ ہدین کے احکام
ہوئے انوارِ نبوت روشن
پس یہ حرمین کے اگلے ہی باب
ہیں اس بیت کے مبشرِ کیم

دولتِ سبقتِ ایمان پائے
سابقِ دولتِ دینِ اسلام
جب مدینے کو گئے ہیں کرام
پھولا از بارِ نبوت کا چمن
جو ہیں انصار و ہاجر بصواب
کہ ہوا راضی انہوں سے داور
اور ظلو و انکاپے دارِ نعیم

یعنے اُس ٹیلے پہ سیلے و ساز
بیعتِ عقبہ اولیٰ اے امین
جو طرف ڈالے ہیں سلامِ کمال
سابقین جیسے ہاجر میں تھے
تابعین انکے بھی تا یومِ قیام
اور کیا انکے لئے حق تیار
انکو ہے حق سے یہ بے عزِ عظیم

ہوئے نبوت سے نبی کے ممتاز
بولتے ہیں اسی نبوت کو یقین
جو گلستاں میں گلشنِ پربل
سابقین یہ بھی زانصار ہوئے
جو کہ ہووین گے زائلِ سلام
نعمتیں دارِ جہاں میں بہار

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (سورہ توبہ) اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کی پیروی آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ اُس سے اور رکھے ہیں انکے واسطے باغ نیچے آہستہ ہیں نہریں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

شہر

شہر

شکر اللہ یہ گلزارِ ہرام
مغزِ ایماں کو معطر ہے کے
ہے ولادت سے یقیناً معراج
شہ کی ہجرت سے برس بارہ
ذکرِ معراج کا انشاء اللہ
تیرا ایک بندہ ادنے ہو نہیں
میرے اعمالِ پرست کرتو نظر
اپنے الطاف و کرم سے یار
تو مرا ہو بھی مجھے تیرا کر
تیرے محبوبِ مکرم کے لئے
بھیج میرے صلوٰۃ اور سلام

اب لیا رنگِ بہارِ انجام
اور دلِ جان کو معطر ہے کر
جہیں کشورِ نبوت کا راج
ساتھ پر پانچ برس تھو کر
اب لکھوں تیرے چمن میں خواہ
تیرے بند و نہیں کہ نہ ہو نہیں
کر نظر اپنی کریمی کے اوپر
میرے حاتمِ رواجیجے اب
خاتمہ خیر پہ ہی میرا کر
محیٰ دینِ غوثِ معظم کیلئے

جس سے گلزارِ نبوت کی نسیم
جس سے احوالِ رسولِ کرم
حسنِ انجام کی پائی ہے ضیا
اسکے ابیاتِ تامی لے انیس
لے خداوندِ کریم کی تار
عمر میری ہوئی گرچہ سیال
بخشدے میرے گنہ سر و عیان
جب تک ارضِ فلک میں قائم
مصطفیٰ واسطے لے رہا نام
ہے یہی عرضِ دعاؤں احقر

اور از بارِ رسالت کی نسیم
سیدِ عرب و عجم شاہِ امام
رنگِ بوختم کی حقِ یکو دیا
ایک ہزار اور ہونو سو بیس
بحرِ رحمت کو نہیں تیرا شمار
نہ ہوئے میرے کچھ نیلِ اعمال
نام تیرا ہے رحیم و رحمان
فیضِ شمع سے یہ پنچا دایم
واسطے اَللّٰہِ صحابہ کے شام
اب تو بلایہ رجائے احقر
روح پر سرورِ عالم کے مدام

مستمر

چمنِ سوم

در بیان

معراج شریف

الموسوم بہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

<p>حمد اور نعت کرا داؤل یہ بڑا معجزہ تھا حضرت کا بازہاں سال تھا نبوت سے اور یہ رتبہ دلیل و برہان سے</p>	<p>لکھوں معراج احمد مرسل اور نصایص سے اس بنائے تھا بست و ہفتم جب کی شب تھی ہو ہو اثبات حدیث و قرآن سے</p>	<p>رتبہ معراج کا کرم سے خدا نہی صیغہ شاہ دیں کے سوا قول کثرے عالموں کا یہی حق تعالیٰ بہ سورہ انشرا</p>	<p>جو کیا شاہ انبیا کو عطا انبیا سے نہیں کسی کو ملا اور ساک محدثوں کا یہی دیکھے اس طرح سے فرمایا</p>
---	---	--	--

سُبْحَنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهِ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہٖ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (سورہ بنی اسرائیل)

تفسیر :- پاک ذات پاک کیلئے جو سیر کر وایا اپنے بندہ اکرم یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شب مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے وہ ایسی مسجد ہے کہ برکت دی ہننے اسکے اطراف میں جو زمیں شام ہے برکت دینی جو اسکو ہم نزول وحی کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادت گاہ ٹھہرائی اور برکت دنیوی جو وہاں بہت سے اشجار اور باغات میوہ دارا اور معیشت کی فراخی حاصل ہے ہم اپنے رسول مقبول کو وہاں لیگئے تاکہ کھلاویں ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں جو وہاں سب انبیاء عظام سے ملاقات ہوئی پھر وہاں سے آسمانوں پر لیگئے اور عالم بالا کے عجائبات و غرائب بتلائے مقرر وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا سنایا اپنے صیب کو اپنا کلام اور بتلایا اپنی قدرت کے نشان

<p>از حرم تا بہ مسجد اقصیٰ اور سموات کا جو سیر کئے</p>	<p>سیر سرور کو حق جو کروایا ہو اثبات وہ سب حدیثوں سے</p>	<p>نصّ قرآن یہ ہو گواہ اسپر وہ احادیث پاک ہیں مشہور</p>	<p>اسکا منکر ہے کافر اکفر چھ کتب میں حدیث کے مسطور</p>
--	--	---	--

ہر کا منکر ہے بدعتی گمراہ ہو اخبار احاد سے معلوم یہی قول صحیح ہے مشہور یعنی بکر اور عمر عثمان ابن ادنیٰ و ابن عامر ہے اور حذیفہ جو ہے یحییٰ ہے مالک بن نوید اور بلال ام کلثوم بنت نعیم	ہمکوا شد اس سو دیوے پناہ اس کا منکر ہے جاہل محروم اور اسی پر متفق جمہور چارویں مرتضیٰ علی بن جان بوہریرہ ہے اور جابر ہے جسکو حضرت کی رازدانی ہے اور عمران بن حصین ہلال ادریابی بن کعب نکو محضر	اور حضرت بہ عالم بالا اور یہ معراج روح و تن کیا تھ اور معراج کی حدیث کے بھی ابن مسعود اور ابن عمر اور ابو ذر زقوم غفاری اور عباس عم مصطفوی ابو ذر دا و ابوامامہ ہے عائشہ زوجہ شہ دوران	دیکھے جو جو عجائباتِ علما حالِ بیداری میں ہوئی اس تیس صحب کرام ہیں اوی اور ابن زبیر پاک سیر ابو ایوب جو ہے انصاری اور انس خاص خادم نبوی ابو سلمہ ہے اور اسامہ ہے ام ہانی علیہم الرضوان
---	---	---	---

حاضر ہونا جبریل کا حضور نور میں سید المرسلین کے اور لیجانا آپ کو مسجد اقصیٰ تک

ہے روایت کہ پیر کی تمہی شب جلد از بارگاہ رب جلیل اور احاطہ کا رکھ تو سر پر تاج کیل رزاق ہو ذرا ہو باز تکلموت کو بھی کہ یہ بات اور مالک کو بولکہ یہ بات اور دریا کو بول بافت آسمانوں کو بول دیجے اب اور زیور سے آنگو دیکھ سنوار چرخ طلسم کو خوب نیت سے آدم دوزخ اور ظلیل کو اب اور روح سے قدس کے کیسر اور اس مغزِ جنت سے حق تعالیٰ کو سلام نہرایا	بت و ہفتم تھی وہ زیادہ جب حکم ایسا ہوا ہے بر جبریل آج کی شب ہو لیلۃ المعراج خدمت احمدی سے ہوممتاز قبض روح سے ذرا رکھ تھ بند دوزخ کے تاکرے درگاہ موجزن تا ہووے یک عست باز گردش تیار ہیں وہ سب صف بصف سب کھڑے ہیں لقطاً تا مقدس لباس پہنا ہے موسیٰ و عیسیٰ جلیل کو اب انجی ارواح کو معطر کر برق رفتار یک برق کو لے اور درگاہ میں اپنے بلوایا	کئے آرام پڑھ عشا سرور چھوڑ کر صومعہ عبادت کا اور دیکھے خبر بہ میکائیل اور سرافیل کو یہ کہدیکھے اور رضوان کو یہ کہدے اب شعلہ زن جو ہے گدوزخ کی اور کہدے ہوا کو تانہ چلے اور حوروں کو بول جنت کے عش کے حاملوں کو اے جبریل اور کرسی کو حکم یہ کیجے اور سہا بنیائے اکرم کو ساتھ شتر تیز آریکے ملک پاس میں صبیحے اب جا ہے تجھے آج یہ شب معراج	ام ہانی علی کی بہن کے گھر اب مکر بند باندہ خدمت کا کہ وہ تیار ہوئے باجمیل ایک دم ہاتھ صورت سے رکھے تاسنوائے وہ صہبوں کو سب بس نبجھا دیوے جلد آکو بھی تھوڑا چلنے سے آج باز ہے پہن لیتا لباس عزت کے بولدے جا کے اب تو باجمیل زیب دین سر کو تاج اقدس سے اس بشارت ہو کر مبشر تو اب توجہت کو جا طرف بیشک اور کر عرض یاد رسول خدا ہو مہار کہ یہ منصب معراج
---	---	---	---

<p>الغرض حکم سن یہ روح ہیں اور انکی پشانیوں میں تمام پوچھے جبریل کیا ہے غم کا سبب آپ کے شوق دیدہ کی لہریں پس اُسکے تئیں وہ اے فاخر کہ ادا کر کے میں نماز عشا دیکھا بسترِ سواٹھ کے تعہیل اور بلکا کر امتیں اسی میں اٹھا اور وضو بھی چل گیا مجھ کو جبریل پیکِ ربانی سرخ یا قوت کا بھی یک ٹپکا چاڑھ دو انہائے مروارید آپ زمرم سے کروضو میٹھا لائے تھے وہ بہ کوڑھ جوہر اور وہ دستارِ پاک پر از نور منظرِ اول میں بیوئے آگاہ اور صیبِ نثارِ اظہارِ اند خلقِ ارض و سما کے آگے سے لیا رضوان وہ عمامہ تب پس مشرف تو کیجئے آج کی شب پس جولائے تھے سلسبیل کا آب اور اس نے دیا بہ عزرائیل حکم حق نے کیا بہ حور العین</p>	<p>جبکہ پہنچے ہیں آبدِ خلدِ بریں دیکھے مرقوم ہے محمد نام اس طرح کہنے وہ لگی جو تب تب سے اسی کھڑی ہوئیں غمگین شہ کی درگاہ میں کٹو حاضر اُمّ ہانی کے گھر میں خواب کیا پاس میر گھڑا ہے آجبریل پاؤ گے اور نعمتیں اسی اور دو رکعت کیا نماز ادا ایک چادر اڑھائے نورانی اسنے میرے کمر میں باندھ دیا تھے منور لگے اُسے اے رشید آگے کعبہ کا میں کیا ہوں طواف طشتِ یا قوت بھی تھا یکا کھر چار سطرین تھیں با صفا سطو تھا محمد لکھا رسول اللہ تسری چوتھی میں تھا لکھا دلخوا وہ ملا یک درود پڑھتے تھے عرض حق سے کئے ملک و سب اُسکی دیدار سے ہیں یارب اُس حضرت وضو کو ہیں تیار اسنے پہنچا دیا بہ سرائیل تر کر لیا اُن سے اپنے منہ کتیں</p>	<p>دیکھے اُس مرغزارِ مشتاق پر بہت نہیں ایک براقِ حنین کہ میں گزریں چل ہزار برس داغِ عشقِ محمدی بے قیل ابن عباس سے روایت ہے قلب بیدار خواب میں آنکھیں مجھ کو پہنچا طرف حق کے سلام کوئی پایا نہ آپ کے آگے میں جو داغِ نماز سے ہو کے اور زمرہ کے سبز لافعلین تازیا نہ ہر از مرد کا، پس پڑ جبریل ہاتھ مرا یک ایت ہے سلسبیل کا آب اور سند کا حد و دستار تھا ہر ایک سطر میں محمد نام دوسری سطر میں گرامی جاہ لایا رضوان اُسے پاک صفا حکم حق سے بہ صاحبِ ستار یا الہی بہ صاحبِ دستار حقے مقبول کر کے انکی دعا پھر وہ پانی بحکم حق جبریل اور کیا وہ حوالہ رضوان تازیا وہ ازل سے ہوئے</p>	<p>چر ہے میں چل ہزار براق سر جہا اپنا ہر کھڑی غمگین سکے نام محمد اقدس دیکھے میں لپٹا سکے جب جبریل کہ کہے سرورِ رسالت ہے آئی آوازِ روح ایسے میں بعد عراج کا کیا پیغام نہ کوئی بعد آپ کے پاؤں آیا باہر جب اپنے حجرے سے میر پہنائے پاؤں میں بلالین ہاتھ میسے ایک اُس نے دیا گھر سے بیت الحرام میں لایا لائے جنت سے تھے ملکِ یاب لائے تھے سبز رنگ پر انوار یک لقب بھی تھا اُسکے ساتھ ارقام تھا محمد لکھا نبی اللہ اور ملا یک چل ہزار تھے ساتھ پس وہ آئی جورات جب یار پڑھ رہے تھے درود ہم بچار پاس حضرت کو نکو سب بھیجا لیکھ پہنچا دیا بہ سرائیل اور رضوان لے گیا بہ جنان حسن اور اللہ اللہ کا خور و کھان</p>
---	--	--	--

جو تھے بالمشق صدر و بونا حضرت کا

یوں ہونہر آریاض میں مذکور تب یہ ہر دو فرشتگان جلیل میر دل کو نکال کر باہر جو ہوا شوق صدر یہ لے یار سیر ملکوت اب تو کرنا ہے اور ملا یک بٹے قوی سہیل اور ایک قوتِ عظیم و خیم وہاں کچھا کھڑے ہیں میکائیل وہ مجھے دیکھ سب ملام کئے پس دبا یار کا ب کو جبریل منتظر آپ کے ہیں ہل فلک یعنی اتنی ہزار سیّد طرف حکم حق کا ہوا بروج امیں ایک پردہ کو وہ اٹھا کتب میں کہا یوں کہ اگر امی جا کہ یہ میری بڑی سعادت ہے پس کمالِ کرم تو اپنے رب کو دے ہے لگی براق وہیں چہ حبیبِ خدا محمدؐ ہے جلد اس قدر ہو گئی ہے خم بمقیل ز جہل ہزار برس بھی سواری سے اپنے روزِ جزا پھر وہاں ہی براق لے آیا	روضِ فکر میں بھی ہے مسطور یعنی خبرِ ییل و رمیکائیل طشت میں زر کے دھوئے وہ ما اس شہِ انبیا کو چوتھے بار عرش کے بھی پے گز رہا ہے اور عظیم و مہیب لے کھل قلب میں پاؤے وہ رسولِ کم اور میں ساتھ انکے اسرافیل اور بہت سی نشانیں بھی دئے باگ پر طے اسکی میکائیل حور و غلمان مقربین ملک اور اسی ہزار چپ کے طرف کہ جو نور محمدی کو یقین ہوں بے نورِ شعلیں سب تم ہو بیشک مقرب درگاہ ایسی خدمت سے بھگو عزت وہ عنایت کیا ہے آجکی شب بولے یوں اکو جبریل امیں سرورِ انبیا محمدؐ ہے کہ لگا اسکا جاز میں شے شکم میں تھی مشاق اپکی ہی بس کچھ غروشان مجھ کو عطا مثل سجلی کے اسکی تھی رفتار	الغرض مصطفیٰؐ نے فرمایا حکم حق سے مجھے سلا بن زمین پھر رکھے دل کو اسکی جا میں اسکی حکمت بھی کیجئے معلوم اور انواع کے تجلیات شاہِ عالم کو جبکہ آئے نظر الغرض شاہِ دین نے فرمایا ساتھ ہر نیکے تھے ملکے یار اور میں کچھا براق ہو حاضر اور اس طرح وہ مرے کہے میں ہوا ہوں براق پر اسوا انکے ہاتھوں میں شعلیں تھیں تب ہم رکھے ہیں ہزار پردوں میں ہاتھ رکھے رکاب پر جبریل پس میرے ہو غاشیہ بردار حق سے چہتا تھا میں کہ کیست ایک دے ایسے وہ شہِ اکرم ہاں خبردار بادب ہشیار ہو گئی سن براق یہ لرزاں یک دے ایسے آپ لے یار شکر ہے آج فضلِ باری سے الغرض عرض اسکی کر کے قبول بکڑے اسدم رکاب سے جبریل	جب میں بہت احرام کو آیا میرے سینے کو شوق کئے ہیں وہیں وصل سینے کا کر دئے ہیں تب یوہو فتح الغریز میں مقوم اور انوار دیکھنا اس رات خوف و دہشت نہ آئے تا دل پر بعد باہر سرم سے میں آیا آئے ستر ہزار تک ہر شمار لئے مجھ پاس سکو وہ فاخر ہو کے اسپر سوار اب چلئے تھے ملا یک مکر میں و یار نور سے عرش کو درخشاں سب ایک پردہ کو اب اٹھا دیوں غاشیہ کو اٹھائے اسرافیل تب وہ میرے یوں کئے اظہار تا بجا لاؤں آپ کی خدمت رکھے جب رکاب پنا قدم کون ہوتے ہیں دیکھ تجھ پر سوار عرق اسکے ہوا بدست رواں کی وہ یوں عرض کاشیا بار لی شرف اپکی سواری سے ہاتھ میں جب لے ہیں باگِ رسول باگ پر طے تھی اسکی میکائیل
---	---	--	--

جب مینے کے پاس جا پہنچے
پس دو رکعت اتر نماز پڑھے
پڑھو دو رکعتیں یہاں بھی اتر
پوچھے یہ کون ہے اے روح ہیں
پوچھے یہ کون ہے کہے جبریل
یوں کو نہیں سلام اے مہل
کہے جبریل دو جواب سلام
سب جوانی گذر گئی اسکی
ہے بھلا جو نہیں جواب دے
اور کرو فریب سے ابلیس
بھی روایت تھی کہ وہیں گذر
کہے اس شاہدین پر کر کے نگاہ
الغرض بعد ازاں نبی حق کے
پھر وہاں چلے رسول خدا
اب بھی باب محمد اسکے تئیں
اور ملایک بہت بااجال
اور اس شاہد و سرا بہ تمام
پھر ہوئی آذان بخوش آواز
یوں دئے ہیں خبر وہ خیر بشر
سرخ یا قوت و تھا اسکا پر
دو پران سبز تھے زمرہ کے
ہر مقام ایسا تھا بڑا جمبو
اور ہر اک ملک کے تابعدار

عرض کی جبریل نے شہ سے
اور مدین کو جبکہ آ پہنچے
پڑھے دو رکعتیں ہاں سرور
بولے وہ آگے چلے اے شہدین
چلے آگے یہاں نہ کر دینے ہیل
السلام علیک اے اول
تب دئے ہیں جواب ہ انام
عمر اتنی ہی اسکی ہے باقی
آپ کا جواب گر دیتے
کرنا گمراہ ان کو پڑ تبلیس
راہ میں جبکہ قبر مٹوٹی پر
اشہد انک رسول اللہ
نیک بد قوم پر کئے گزرے
پہنچے اگر بہ مسجد اقصیٰ
اسلئے ہی سمجھ تو کہتے ہیں
وہاں آئے تھے شہ کے استقبال
بھیجے ہیں صدق صلوة و سلام
اور اقامت ہوئی بلے نماز
کہ میں فارغ نماز سے ہو کر
اور زمرہ کا سبز تھا دیگر
آسمان زمین تھے میں چھپے
راہ ستر ہزار سال کی ہو
بھی تھے ستر ہزار اے ہمشیار

آپ کی ہوئے گی یہاں ہجرت
کہے جبریل اے رسول خدا
بعد اثنائے راہ اے بھائی
اور آگے بھی روٹا اشرف
آگے گزرے جب اک عجت پر
السلام علیک اے آخر
کہا جبریل نے کہ وہ بڈہیا
جو پکارا ہے آپ کو اے رئیس
اتنی سائے آپ کے اے رسول
جو کئے وہ سلام آپ کو آ
قبر میں نماز پڑھتے تھے
پہلے آ کر کئے سلام وہ جو
اپنے اعمال کی جزا و سزا
باب مسجد کا ایک تھا حلقہ
آکے مسجد میں سرور امت
اور پیغمبراں بھی سب آئے
فضل کا آپ کے کئے اقرار
کئے اس شاہد انبیا کو امام
دیکھا مسجد سے جبکہ باہر آ
ایک پایہ تھا اسکا روپے کا
جان معراج ہے اسی کا نام
اور ہر یک مقام پر بیشک
میری جانب اشارتیں کر کے

پڑھو اسجا نماز دو رکعت
ہے یہ بے شبہ مولد عیسیٰ
اک طرف بوڈھی اک نظر آئی
کوئی پکارا نبی کو ایک طرف
روبرو آپ کے وہ تب آ کر
السلام علیک یا حاشر
جو نظر آئی ہے وہی دنیا
تھا وہ ملعون اور شقی ابلیس
کر تے دنیا کو آخرت پر قبول
ہیں براہیم و مٹوٹی و عیسیٰ
پس وہ فارغ نماز سے ہو کر
روح آئی مگر مجسم ہو
اپنے برنج میں پاتے تھے سجا
باندھے سکھو براق اے آگ
تب تحیت کے دو پڑھے رکعت
حق کی حمد و ثنا بجالائے
اور بشارات بھی دئے بسیار
مقدمی تھے رسول ملک بھی تمام
کہ کھڑی اک سترھی ہوتا بہ سما
پایہ سونے کا اسکا تھا دسرا
کہتے ہیں سکے تھے پچاس مقام
تھا معین یقیں ملک یکایک
وہ بشارات سائے دیتے تھے

پس سواری ہوئیں براق کے جان سات آسمان بھی ستار زمین بیس پر پانچ ہزار سال آگے شکر ہے فضل سو خدا کے آج وہ معلق وہاں ہو میں تھی نیلگوں رنگ تھا وہ دریا کا اسکو ستر ہزار زنجیریں رکھ کر اس بادا و پر اپنا قدم اور دامن زمین کو اسکا لگا حکم حق کا ہوا اُسے یوں تب	جبکہ اسپر ہوا میں لگے رواں ہاتھ میں پتہ وہ لیا تھا یقین میں مقرر بیان ہوئی دم سے کشور آرزو پہ پایا راج اسکی دوسو برس کی گہرائی آسمان یہ اسی سر رنگ لیا تھے لگے بند تھا وہ باد سمیں اس فلک پر چڑھا ہوں اُس دم ہر سما کو فلک سے یک ایسا ایہ فلک جلد ہو تو ساکن اب	سر پہ معراج کے نظر میں کیا اُس نے اگر مجھے سلام کیا منتظر آپ کا تھا تب سے مدام اور میں اُس سو آگے جبکہ بڑا جانور خشکی اور تری کے شہر اور بھی اُس سے آگے جب میں ہا اور ستر ہزار حق کے ملک مثل پردے کی تھا وہ دریا اور وہ بحر فلک میں میں دکھا وہ کھڑا اسپر میں قدم کو رکھا	یک معظم بڑا ملک ایسا اور اس طرح سے کلام کیا بھیجتا آپ پر درود و سلام ایک دریائے قاصیہ دیکھا پیرتے تھے وہ بحر میں خمیر خازن باد پر وہیں پہنچا اسکی زنجیر کڑے تھے ہر یک آسمان پر فلک پہنچا تھا پیرتے تھے ستارگان سما جلد تر پہلے آسمان پہ گیا
---	--	--	--

احوال آسمان اول

حال پس آسمان اول کا شاہ فطرت ہیں کہ جب میں جا میں ہوں جبریل اگر اسی ذات جبریل میں یہ جب بولا اور ہر یک ملک کے تابعدار ہر دو جانب میں اُن کے تھو دو در پوچھا یہ دیکھ مینے اسکا سبب دیکھ جنت میں پتہ وہ اولاد جھکو جبریل نے اشارت کی پھر جماعت پر گزرا ایک آگے یعنی بدلے میں ایک دانے کے صدقہ بند جو یک دم دیویں	جو کئے ہیں بیان سوا خدا پہلے اُس سماں تک پہنچا اور محمد نبی میں میرے ساتھ در کو وہ آسمان کے تبت کھولا تھے بلا ملک بھی اتنے ہی ہنسا گاہ دیکھے ادھر بھی گاہ ادھر جھکو جبریل نے کہا یوں تب خوش ہوں دوزخ میں دیکھنا مارا یہی طاغوت ہے ان فرشتوں کی کہ تمہیں تخم کو وہ بوتے تھے سیات سودانے اُن کو چل تھے سات سوا ایک کے عوض لیویں	اسکو لکھا ہوں مجھ لے قیل اُس کا دربان جو تھا سمیع پوچھا وہ کیا نہیں بلایا رب دیکھا بارہ ہزار حق کے ملک حق کی تسبیح سب کرتے تھے ہوتے مسرور دیکھ سوئے میں ہر بہشت اُن کے سید جانب پر اور جہاں ملک کی یک دیکھا جھکو خوش آیا حق سے میں جا ہا ہوتے اُس تخم کے تھو جہاں تبھی پوچھا جبریل میں اُنکا حال یہ جو دیکھے وہ سید اکواں	پر معراج میں اُسکی ہے تفصیل کون ہو چھا پس کہا جبریل بولے ہاں حکم حق سے آؤ میں اب تا بعاں اُس ملک کے تھے بیشک اور وہاں میں ملا ہوا آدم ہوتے بائیں طرف وہ دیکھ خزیں اور بائیں طرف سے اُنکے سقر کہ صفین باندھو میں تھو ہوا سجا فرض امت پہ تب قیام ہوا تبھی خوشی وہ کاتے تھے بھی کہے ان بندگوں کی ہوشیال دیکھ اسپر گواہ ہو تو اُن
---	--	--	--

مَثَلُ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَمِثُّ مِثْلَ بَذْرِ الرِّجَالِ الْمُسْلِمِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَمِثُّ مِثْلَ بَذْرِ الرِّجَالِ الْمُسْلِمِينَ
 میں پنا مال مکمل حبہ اُنبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ جیسے اچھی زمین میں ایک دانہ
 بودیوں اور اس سے ایک جھاڑ اگے اور اسے سات شاخیں لگیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشہ
 میں ساسودانے ہیں پس ایک دانے کے عوض ساسودانے حاصل ہوں (سورہ بقرہ)

میں کیا اور اک گروہ پر نظر کر رکوع و سجود میں جلدی اب تو قرآن حدیث سے دریا ب	کہ ملک اُنکے تھے کچلتے سر ہنیں تبدیل کرتے ارکان کی ثابت ایسا کا عذاب عقاب	کے جس جبریل یہ کہالت سے اور کرتے تھے سستی و تاخیر قی تعالیٰ کہا ہے قرآن میں ویل ہے اُن نماز لوگ تئیں	سست تھے جمود اور جھٹلے یعنی پڑھتے نماز وقت اخیر دیکھتے ایسے لوگ کی شانیں جو نمازوں کے اپنے غافل ہیں
کہے حضرت مراد ساہوں سے ویل ہے مراد سخت عذاب کوہ ذیل کے آئیں گرد آلیں اور رسول خدا نے فرمایا بانکتے تھے ملائک جب آ دل کو اپنے نہ نرم کرتے تھے	ہیں ہی لوگ باقیں سنئے ایسے لوگوں کو جو روزِ حساب اسکی گرمی سے سارے گلجاویں کہیں آگے وہا سے جبکہ چلا اور بجاتے تھے انکو جانبِ نار مفلو پڑھم کرتے تھے	کرادے نماز میں تاخیر کہا بعضوں کے سطح سن لو ویسے لوگوں کو خالق اکوان اور دیکھ قومی پر کیا میں گزر کہا روح الامیں ذمیر ساتھ کہا قرآن میں پ موجودات	کر کے سستی پڑیں بوقتِ اخیر ویل کہتے ہیں جان وادی کو ڈالے آں ادنیٰ عذاب میں لجا بھوک اور پیاس تھے وہ مضطر کہ میں یہ بے نیکی والے زکوٰۃ شانیں لکھے جو نہ دیوں کات

وَلَا يَخْشَبَنَّ الَّذِينَ يَخْلُقُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُمْ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ
 مَا يَخْلُقُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (سورہ آل عمران)

یعنی کہتا ہے قادرِ متعال سو نہ سمجھیں لوگ یہ اصلا ہوگا انکو قیامِ مال و زراعت جب گلے کو لپیٹ لیوے گا آئیں ایسی کوئی حدیث اے یار نغمتیں ایسی وہ نہیں کھا کے یونہی مرد کو چھوڑ کر عورت	جنکو ہم فضل سے دیئے ہیں مال نخل یہ اُنکے واسطے ہی بھلا اور گلے میں لپیٹ لیوے گا کاٹے گا اور عذاب دیوے گا غرض ارشاد کرتے ہیں سالار گوشت مردار اہ کھاتے تھے آہ فعل زنا میں تھو ذرات	نخل کرتے ہیں میں وہ ذرت بلکہ یہ اُنکے واسطے ہے بُرا اور آیا حدیث میں اے یار اور بولی گائیں ہوں تیرا مال کہ میں گذرا ہوں کج بعت پر کہا جبرئیل یہ ہیں بد حال رکھ کے مالِ حلال بد انجام	یعنی دیتے نہیں میں ایسی زکات کیونکہ نزدیک ہے کہ روزِ جزا مال و زراعت لیکے صورتِ مارِ زہر اور اگر کہیں ہوں زشت خصل نغمتیں اُنکے پاس تھیں بہتر چھوڑ کر اپنی عورتانِ حلال کھایا کرتے تھے اہ مالِ حرام
--	---	--	--

<p>حق تعالیٰ کہا ہے قرآن میں یعنے نزدیک مت زنا کی کرو اور جماعت پہ یک کیا مگر کہ وہ لوگوں کے پھاڑ دیں کپڑے اور کنا بھی طعن کرتے تھے ویل یعنے کمال خواری ہے</p>	<p>پس ناکار لوگ کی شانیں کہ بہ تحقیق فاحشہ ہے وہ تھے وہ آتش کے سیوین و پر کہا روح الامیں نے میکے سے اور اشارے سے گالیاں دیتے اور خرابی عذاب پاری ہے</p>	<p>اور بلاشبہ وہ جبری ہے راہ سویاں آتشیں تھیں وہ ایسے بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا دلیل لِكُلِّ ظَنَمَةٍ لَمَزَةٍ (سورہ ہمزہ)</p>	<p>دیوے حق اس مومنوں کو پناہ رہ میں کانٹوں کے ہوں شجر حبیبے آہ دیتے تھے خلق کو ایذا</p>
<p>اور فرمائے ہیں وہ خیر و را باوجود اسکے بولتا تھا پکار</p>	<p>کہ وہاں سے میں گے جب گذرا اور میکے پہ لاچرٹا و بار خلق کے رکھتے اپنے سر</p>	<p>واسطے اسکے جو کہ طعن کرے یعنے ہر راہ میں نہ تم بیٹھو ایسے یک شخص کو وہاں دیکھا مجھ کو روح الامیں نے دی ہے خبر پھر بھی کرتا تھا ظلم لوگوں پر</p>	<p>اور لوگوں کا عیب ہیں ہو کہ کہ ڈراتے ستاتے لوگوں کو بارتھا اسپہل نہ سکتا تھا یہ امانت میں تھا خیانت گر</p>
<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُذُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُذُوا أَمَانًا تَكُمُ (سورہ انفال)</p>			
<p>یعنے اللہ نے کہا ہے سنو اور فرمائے سرورِ والا کہتے تھے درست ہوتے تھے کرتے تھے انکے فعل بد پہ نظر یعنے وہ ہیں مشائخ و علماء آوایک قوم کا تراش کے گوشت وچھو تشبیہ رشت غیبت کی کیا تمہارے سے یہ کھے کوئی دوست یعنے حاضر نہ بھائی جب ہوگا تو جو مردار گوشت اُسکا ہے تیری سب نیکیاں اُسے جاوے ہونٹ اوپر کے تھے لگے برسر</p>	<p>مت خیانت کرو مسلمانو میں ہاں یک قوم کو دیکھا یوں غدالوں میں ٹھہرتے تھے منع کرتے نہ تھے انہیں ڈر کر اور فضات طالب دنیا تھے کھلاتے ملک انہیں دوست الحکم مردار سا تھے حق نے دی کہ مے بعد اپنے بھائی کا گوشت وہ تو رکھتا ہے حکمِ مری گھا کاٹ کھاتا ہے کاٹ کھاتا ہے اور گنہ اسکے سب تجھے آوے ہونٹ نیچے کے انکے پاؤں پر</p>	<p>حق تعالیٰ کی ورنہ کی کبھی کہ فرشتے خدا کے حکم سے تب کہا روح الامیں نے میکے سے بات بے شرع وہ جو کرتے تھے جو امیروں کے تھے خوشامد گر دیا روح الامیں مجھے یہ خبر</p>	<p>اور امانت میں ایک سر کی پس انہوں کے لب زبان کو ب یہ امیروں کے پاس جاتے تھے اس کو سنتے تھے یہ خوشامد حق نہ کہتے تھے آہ ان سوڈر کہ یہ غیبت گراں میں رشت سیر</p>
<p>آيُتِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ</p>	<p>نفس سے اسکے کاٹ کر کھانے بات ہرگز نہ وہ تمہاری سنے کے ارشاد یوں خدا کے نبی اور فرمائے قوم یک دیکھا ریم اور فون اں تھا ہونٹوں سے</p>	<p>تم ہی کروہ میں کھو گے اُسے پس بدی سو جو انکو یاد کرے کہ تو غیبت کبھی کرے جس کی چشم اَرْزَق تھے منہ سید انکا اہل دوزخ کا خون پیتے تھے</p>	<p>نفس سے اسکے کاٹ کر کھانے بات ہرگز نہ وہ تمہاری سنے کے ارشاد یوں خدا کے نبی اور فرمائے قوم یک دیکھا ریم اور فون اں تھا ہونٹوں سے</p>

	شور کرتے تھے وہ گہ ہوں سابت	بولے جبریل پشمالی ہیں سب	
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَنْزِلَامُ رَجِسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورہ مائدہ)			
یعنے اللہ نے یہ منہ مایا ہے پیدا اور عمل و شیطاں کے چار چیزیں جو یہ نہیں مذکور الغرض وہ رسول جن بشر کہا جبریل نے یہ ناکارے ہیں کبیرہ گناہ یہ ہر دو اور کہے ایک گروہ میں دیکھا طوق گردن میں ہاتھ میں تھوڑے	کہ مقرر شراب اور جوتا کرو پر ہیز ایسی چیزوں سے کرتے ہیں درگہ خدا سے دور اور اس طرح سے دئے ہیں خبر دیتے تھے جھوٹی شاہی سار سخت اسکا عذاب سمجھو زرد تھا رنگ انکے چروں کا اٹھے اوندھے بھی منہ پر کرتے تھے	اور کھڑا کر کے پوجے جو چیزیں ان سے جب پکوبچاؤ گئے ایک کا بھی جو مرکب ہوگا کہ میں دیکھا گروہ یک بد حال شاہی جھوٹی جانے دینا	اور ایسا ہی فال کے تیریں دو جہاں میں فلاح پاؤ گئے سخت پاؤ گئے وہ عذاب اسکا کہ تھے سب انکو فوکے انکال شاہی راست بھی چھپا لینا
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا سَعَمًا يَتَذَكَّرُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورہ بقرہ)			
یعنے جو لوگ کھا دیں مال ربا یعنی سب جبکہ شیطاں کا حشر کے روزائے نکو منوال ہے خبر سود خوار زشت خصال وہ نجا دے کبھی بہشت اندر اور جماعت کو میں نے دیکھا ایک	نہ کھڑے رہ سکیں گے وہ سیدھا ہو کسی کو بہ عالم دنیا سود خواروں کا سب ہی بھال جانیوت پرست کے ہے مثال جب تک اس کو نہ کھا دئے یا سقر نشتر آگ سے انہوں کو ملک بولے جبریل یہ سب اہل جفا	مگر سطح وہ رہیں گے کھڑے کھڑے رہنے ہنیں سکتا ہے شب معراج میں بھی سرور دیں سود کے مال سود بن جس کا ایسی ہی آئی ہیں حدیث کثیر مارتے خون سیہ نکلتا تھا خون ناحق کے مسلمان کا	خبط ہو جس کو ترش شیطاں سے جبکہ اٹھتا ہے گہری جاتا ہے اسی حالت سے دیکھے انکے تئیں جو کہ دنیا میں پرورش پایا الغرض یوں کہے رسول شیر پھر جلاتا بھی انہوں کو خدا
وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ كَآفَهِمْ مَّا خَالِدًا فِيهِمَا (سورہ نسا)			
یعنے قصدا کسی مسلمان کو یعنی مومن کا قتل جانِ حلال اگر کرے قتل پر نجانے حلال اہل سنت کا ہے یہی مذہب	قتل ناحق کرے کوئی بد خو اگر کرے قتل کوئی زشت خصال ہے حوام و کبیرہ درہر حال معتبر ہے کتب میں یہ مطلب	پس جہنم ہے جانو اسکی جزا تو ہمیشہ وہ کافروں کیساتھ تب خلود متقر سے ائے ل شاد اور کہے یک جماعت عورت	پاؤ گئے وہ عذاب اس میں سدا پاؤ گئے دوزخ میں رنج سب اوقات ہوئے گی مدت طویل مراد کی نظر میں نے اس بُرائی کیسا

نافرمان عورت کا عذاب

مفانقوں کا عذاب

مانباپ کی نافرمانی کا گناہ

لہ باطن کی چیزیں

منہ تھے کالے بہت ہی اگے سمجھی
خوک و سرگ کے مثال شت طرازاور آنکھیں تھیں گارے اُن کی
سرب روتے تھے کہ بلند آواز

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ (سورہ نسا،

کہتے حضرت کہیں کیا ہوں نظر
کہ وہ مرد نکو دیتی ہیں گالی
آز کہے قوم اک نظر آئی
دو ملک انکو حکم سے حق کےکہ تھو دوزخ میں عورتیں اکثر
اور کرتی ہیں انکی ناشکری
دنیا عقبی کے دریا قیدی
مارتے تھے غم و آتش کےاور ہر ایک شاخ ایسی تھی
یعنے کہلانے مومن ظاہر
یعنے جبکہ منافقوں کی یقین
دیکھا اور آگ میں عجا یکراکہ کر دے کئے پہاڑ کو بھی
اور باطن میں تھی یہ سب کافر
ہے جہنم میں طبقہ پائیں
تھے جلاتے جلاتے انکو ملکانکو پہنا کے آتش کی پڑے
بولے جبریل یہ ہیں عوراتچاہئے عورتوں کو ستر عیاں
پوچھا یاروں نے یا رسول خدا
اس سب سے ہی عورتیں اکثر
تھی معلق ہو ایس آذیراں
اس کے ہر ایک غم و کو رکھ یا
میں کہا کون ہیں کہے جبریلمارتے تھے بھی گزراہن سے
دئے مرد و نکو رنج جو بہت بات
رہیں مردوں کے تابع فرماں
کیا سبب سکا ہے تو فرمایا
سخت پاویں عذاب رستقر
چشم و بینی سو جھڑتی آگ عیاں
میں دیکھا کہ شاخ تھے مفاد
ہیں یہ سارے منافقان ضلیلانہن اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَةِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
انہن اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَةِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
انہن اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَةِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
انہن اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَةِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (سورہ بنی اسرائیل)

یعنے مولانا تیرے حکم کیا
دیکھ عطا کے ساتھ اپنے خدا
اور فرمائے ہیں رسول خدا
اور جہت سبکی آوے یقین
الغرض مصطفیٰ نے فرمایا
ضرب کرتے تھے گزراہن سے
ہے روایت انس سے یہ کہ یاد
اُس کے کانوں میں حشر میں مولا
کہ خدا سے ہوا ہوں میں مامو
ایک دیکھا بہت بڑا دریا
پانی اسکا ہی حق نے برسا کرکہ کریں بندگی انہی کی سدا
انہی نیکی کا حکم فرمایا
رنج مانباپ کو جو دیوے گا
اور مدفول کے اُسے ہر زمین
اور آگے وہاں جب میں چلا
سخت تر دے عذاب پاتے تھے
کہ رسول خدا کئے ارشاد
شیش ڈلو اوگیا یقین بچلا
طلبل مزمار توڑ دو نہیں ضرور
پانی اسکا تھا دودھ اُجلا
مردگوں کو اٹھا دیکھا کسیرطاعت غیر حق کریں نہ کبھی
پدرو مادر کی سب حقوق کی شہا
تو گنہگار وہ ہوا حق کا
قبر ایسا گرگی تنگ اُس کو
یک جماعت کے دیکھا سینے پر
بولے اے اللہ میں سے نہیں
جو کہ نزدیک گانیوالے کے
ابن عباس سے روایت ہے
آورشہ انبیاء نے فرمایا
بولے اس طرح جبریل امین
الغرض ہیں وہ بحر سے گذرااور مانباپ سے کریں نیکی
دیکھ کسی بلند ہے ایجان
اور اُس کے رسول برحق کا
اُسکے لمبائیں پسلیاں ہر دو
رکھ فرشتے طبق زما رستقر
کہ یہ گانے بجانے ولے ہیں
جائے بیٹھے کہ راگ اُس سے سنے
کہ کہے سرور رسالت ہے
کہ میں گئے وہاں جبکہ چلا
بحر حیاں یہی ہے شہ دیں
دوسرے آسمان پر پہنچا

احوال آسمان دوم

آسمان دوم تعالیوں نور
مثلاً دل کے جبریل میں
وہ بھی اور اسکے تابعا بھی تمام
کہ ملک جب سے یہ ہے پیدا
اور ملے مجھ سے عیسیٰ دیکھی
تیسرے آسمان کا احوال
ہے بنایا اسے وہ رب حید
اسکے دربار کے تابعا ملک
اور جانب حق تعالیٰ کے
پورے سطح مجھ سے روح زمین
فرض ہیں جو جو بہ نماز
سرگنا وہ دے جواب سلام
اور ملے مجھ سے یوسف داؤد
کہ تھے ستر ہزار اسکو سر
جلنے راہ دولک و نو
نار و تکریم ہی ہوتے تھے وہ بھی
حشر ملک کو یونہی ہو و غدا
یعنی از شرق تا بہ غرب یقین
ہی دریا کا یک ذرہ آس آب
چارویں آسمان کا احوال
اس کو تھا نور کا ہی دروازہ
در کو روح الامیں نے کھلوا یا

حال یہ آسمان دوم کا
اس کا دروازہ ایک معنی کا
اس کے دربان ایک بڑا تھا ملک
یک جہا رکوع میں تھی وہاں
میں بھی طاوہ حق سے توبہ جا ہا

احوال آسمان سوم

چرخ سیوم پہ جبکہ میں آیا
نور کا قفل اور نور کا در
میں کیا ہو سکلام میں قدام
یک گروہ ملک بھی دیکھا تب
وہ بھی جب میں طلب کیا حق سے
تھے جو سجد میں ملا ملک سب
جب انہوں کے ہو ہیں دو سجدے
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا
شرق سے غرب تک تھا ہر یک پر
ایک جہا کو مارے تھے تب
کہ روح الامیں نے یہ بدکار
تھا وہ ایسا یقین بڑا دریا
کہا جبریل نوح کا طوفان

احوال آسمان چہارم

جبکہ میں چوتھے آسمان پہ گیا
اور اس قفل پر بھی تھا مسطور
اسکے خازن کا نام موصایل
دیکھا وہ آسمان تھا دیے کہ
کلمہ طیب بہت پر نور
وہ ملا مرے سے با تحصیل

وضیعت رکوع

دو سجدے فرض ہوئے سبب

السلام اللہ علیہ وسلم

خبر قعدہ کے فرض ہونے کا سبب

ملک الموت سے حضرت کا استفسار

تھے جو تابع فرشتہ گاہ کے
مے بشارتاً مجھ کو بولے تب
درگہ حق تو آپ کو جو ملے
پھر میرا گے وہاں جسکے چلا
پوچھا جبریل سو تو بولا تب
بعد ازاں اے میرے استقبال
سیچ باز و ملک تھے نورانی
خفگی تسبیح سرب کرتے تھے
اُسکے ہاتھوں ایک تختی تھی
گاہ دیتا ملک کو سیچ طرف
کہ یہ آیا ہے احمد مرسل
مر جا مر جائے خیر بشر
میں کہا اُنکو تب اے غزیریل
ہے اجل نامہ تو تختی اہل
سیدھے جا ملک میں رحمت کے
دوسرے جانب بھی سعادت ہے
موت آئے تو ٹوٹا ہے وہیں
انکے ارواح کو میں بیٹا ہوں
علم اتنا مجھے دیا ہے خدا
یونہی ہر اک کو اتنے میں ناز ہے
وہ کہا جب سے حق بٹھایا ہے
اور ہر ملک کے تابعدار
ملک الموت کا پیکر ہا تھا

چار لکھے وہ سب مجھ سے
یا محمد حضور کی ہے پیشب
حصہ اُمت کا بھی طلب کیجے
اور ملائی اک گروہ دیکھا
کہ عبادت ہی ہے انکی سب
مریم و آسیہ بہت خوشحال
اور بائیں پہ اُسکے ظلمانی
اگ جھڑتی تھی اُنکے منہ سے
پس نظر اُنکی سب اُسی پر تھی
کبھی دیتا تھا اپنے چپکے طرف
جلد اٹھا مسکرا کے وہ اکمل
اپنی اُمت اُمم سی ہے بہتر
خوش کیا تم نے اب مجھے قیل
اور ہے روز نامہ یہ دفتر
بائیں جانب عذاب و زحمت کے
یا کھی انکی سب شقاوت ہے
اور گرتا ہے لوح پر یہ یقین
سیچ جانب ملک کو دیتا ہوں
قبض جاں کرنے ایک بند کا
یونہی تار و زحشاویں گے
نہ یہاں تو مجھے اٹھایا ہے
بھی میں ستر ہزار اے سالار
میں بولا کہ ہر مری کیا بات

اور موسیٰ وہاں مے سے ملے
اپنی اُمت کے نالوں کو
اور تفتیف ہونے در اعمال
کہ دُزخ اودا ہے بیٹھے تھے
آپ بھی چاہو حق تو میں چاہا
ملک الموت کو بھی میں دیکھا
سیچ باز وہ تھے ملک خف شیخ
ملک الموت کے بھی پیش نظر
اسکے آگے تھا ایک جھاڑ بڑا
ڈر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا
مجھ سے تعظیم سے ملا بسیار
اُنکے ماننا ہے بھی شام و سحر
اب خبر دیجیے یہ کیا ہے حال
اور نشان زندگی کا ہے یہ شجر
اور تپوں پہ جھاڑ کے یہ تما
جبکہ بیمار کوئی ہو دے فرد
یہ نشانی میں دیکھتا ہوں جب
میں نے پوچھا کیا ملک کا عد
جاتے رحمت کے میں ملک جھٹک
میں کہا قبض تو کسے ہے سمجھی
میں ملک میرا بعاں بسیار
گھنچ ارواح کو وہ لاؤں
وہ کہا مجھ کو جاؤ دل سے قبول

اور ملنے سے میرے شرک کئے
آج لطف فرم سو مت بھولو
بارگاہِ خدا سے کیجے سوال
اور تسبیح حق کی کرتے تھے
فرض تب قعدہ اخیر ہوا
کہ وہ کسی پہ اپنے بیٹھا تھا
روسیہ زشت تھا چپ کو
طشت تھا یکدہر بھی یک دفتر
چیز کچھ طشت کے اٹھاتا تھا
اُسکو روح الامین نے جاکے کہا
کہا آپ بنیا کے ہو سردار
میں زیادہ رحیم ہوں ان پر
وہ کہا طشت ہی جہان کے مثال
اور ملک میں سیدھے بائیں پر
ایک جانب مجھے میں خلق کے نام
نام کا اسکے برگ ہوئے زرد
قبض کرتا ہوں اُنکی روح کو تب
وہ کہا حق ہی جانے ان کا عد
اور چھ لک عذاب کے بھی ملک
یا کہ ہر دخل دوسروں کو بھی
کہ ہے ستر ہزار ان کا شمار
قبض کرتا ہوں اُنکی روح کو تب
کیا ہی فرماؤ اے خدا کے رسول

میں کہا قبضِ جب کریم جان
خلعتِ ختمیت پہنایا ہے
کہ محمدؐ کی خاص امت پر
بیتِ معمورین ہاں دیکھا
اور تھے آویزاں کھنزار سہیں
اور طولِ منار لے آگاہ
اُس کے ہر در سے اکاہروز
کہاروحِ الاین کے سے
اس جماعت کو میں دیکھا
تیری امت میں بھی جہاں ضرور
اور اُس آسمانِ چارم پر
کہ ہے اس آفتاب کا مقدار
تحتِ یا قوتِ مسخِ یک ہوا
بیچ زورِ ق کھر کور کھا
اسکو بحرِ فلک میں ایجادیں
پھر اُسی آسمان پر وہ سب
کرتے اس کام پر میں کے قیام
اسکی تفسیر میں لے نیک انجام
عرش کے نیچے لاکھ بعدِ غروب
صاف اسی حدیث سے آئی
پانچویں آسمان کا حال نقیص
درکھلایا ہے ہکا پر جبریل
اُس فرشتے کو جب کیا میں سلام

میری امت کے کیچے آسمان
اپنی درگاہ میں اب بکلیا ہے
رحم و آسانی اور شفقت کر
کہ وہ کعبہ ہے سب ملائکہ کا
لعلِ یا قوت کے بھی قدیں
تھی یقین پانچویں کی را
عابدانِ ملائکہ فیروز
یاں مامت ملک کی اب کیچے
آرزو میں یہ ہوئی ہے تب
ہوئے یہی جماعتوں کا ظہور
دیکھے ہیں آفتاب کو سرور
راہِ اسی ہزار سال کیار
تین سو ساٹھ پائے اسکو لگا
پھر وہ زورِ ق کو تخت پر دہرا
اور ہر صبح شرق میں لاویں
رہتے ہیں شاغلِ عبادتِ رب
ہے تاحشر بس یہ جاری کام
لکھے بعض مفسرین کرام
اسکو سجد میں ڈالتے ہیں خوب
جو مدار کے درمیاں لکھی
یوں کہ ہیں بیاں سرورِ دیں
اُسکے دربان کا نام سقطائل
وہ دیا ہے جواب با اکرام

کہا کیچے نہ فکر ان کی کبھی
حکم کرتا ہے روز و شب میں سدا
اسلئے اُنہی ہوں زیادہ شفیق
دور و مرد کے ہر دروازے
اور زرخ کا تھا یک منبر
اور جس روز وہ خدائے خیر
جاو ستر ہزار جاتے ہیں
پس کو کت پڑا ہوں پس ہوام
کہ ہوا امت میں سیکر الیا ہی
ان فرشتوں کی طاعت کا ثواب
ابنِ عباس کی روایت سے
جبکہ پیدا کیا اُسے جبار
اور اُنھانے کو پائے کے ہر یک
بھی کیا حکم ان فرشتوں کو
یونہی ہر شام لاکھ مغرب میں
دس گردن پھرنے ملک کیار
اور دلائسِ تجزی اے فیضان
کہ مقر آفتاب کا لے فہیم
صبح کے وقت شرق میں لاویں

ہے قسم کی جوتھیں لے نبیؐ
مجھ کو ستر ہزار بار خدا
انکے مانبا ہے بھی بالتحقیق
خانہ پاک کو تھے اُسکے لگے
بھی روپیلی منار تھا انور
کی وہ کعبہ کی اُس جگہ تعمیر
حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں
مقتدی تھے مرے ملک تمام
حق نے ارشاد یوں کیا ہے بھی
پاؤں امت تری بحمدِ شتاب
لائے علما کتب میں ہیں اپنے
زورِ ق زریں یک کیا تیار
ہے مقرر کیا ہزار ملک
تین سو ساٹھ ہزار ہیں جو
غرقِ اس آفتاب کو کر دیں
تین سو ساٹھ ہزار پاک شعار
جو کہ لائی ہے آیتِ قرآن
ہے بلاشبہ زیرِ عرشِ عظیم
غرب میں شام کو ڈبا دیوں

احوالِ آسمانِ پنجم

سرخ یا قوت کا تھا وہ دیکھا
اور ہر ہر کے تابع پنج ملک
پھر وہاں سے میں آگے جبکہ گیا

پانچویں آسمان پہ جبکہ گیا
اسکے حکوم پانچ لاکھ ملک
اور مجھ کو بشارتیں وہ دیا

بہارِ نبوت
چمن سوم
احوالِ آسمان
۱۴۳

سب دے ہیں جواب باکرام جاہو اُمت کے واسطے تخفیف پاؤنکی انگلیوں پر کے نظر کی خشوع نماز حق نے عطا	ایک جگہ تھو سب کیا میں سلام اب تو جاتے ہو در حضور شریف تھے وہ بتیج میں کھڑے کیر آپ بھی جاہو حق سے میں جاہا	لوٹا و یعقوب اور اسرئیل کے صیا کہے تھو آگے کلیم پھر فرشتوں کی یک جماعت پر کہا طاعت ہی ہے انکی سب	ملے مجھے خلیل و اسمعیل کہ مصافحے سے ابراہیم اور آگے مرا ہوا ہے گذر میں نے روح الایں سے پوچھا تب
یہ دے مومنان خیر و صلاح یعنے خوف خدا رکھے دل کہ چپ راست کن ہیں اپنے اور فرمائے ہیں ہاں دیکھا	پائے ہر دو جہاں فیروز و فلاح تاکہ ہو دے حضور دل حال نہ وہ حال نماز میں جانے ایک عظیم و بڑا ملک ایسا	اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَرَمَا پائے ہر دو جہاں فیروز و فلاح تاکہ ہو دے حضور دل حال نہ وہ حال نماز میں جانے ایک عظیم و بڑا ملک ایسا	جیسے قرآن پاک میں مولا یعنے دے مومنان خیر و صلاح یعنے خوف خدا رکھے دل کہ چپ راست کن ہیں اپنے
انکو قید کی تھی یک ہاں موجو انکو بید عذاب دے دیکے سخت ہے یہ عذاب نکو تیس اُسی دریا سی ہوتے ہیں ظاہر	خوبیاں وہاں کے وہ پاویں اور معنے خشوع کے اے یار اور ہو ساکن حواس و اعفا سب جہاں کو وہ اکر الکر	اور قدم انکے تھے بہت نرخی جامہ آتشیں بھی پہنائے باہر آتی تھی آگ بھی اُن سے ایک دریائے آتشیں دیکھا	سر تو انکے لگے تھے غش کو جا اُنکو لٹے وہاں تھے لٹکائے جنگڑے ٹکڑے بہت ہوتے تھے اس جماعت سے جبکہ میں گذرا

احوال آسمان ششم

اسکو دیکھا کہ تھا وہ موتی کا پس میں دگر گیا بوجھکے ہیں اور ہر ہر کو اتنے ہی اہلاک طاعت حق میں شریف تھے تمام	چھوٹی جب سماں پر ہیں گیا در کو اسکے کھلایا روح ایٹن تا بجاں اسکے تھو ملک جھلاک باخضوع و خشوع تھے بہ قیام	یوں کہے ہیں بیان تہول خدا اسکے درباں کا نام روحائیل تب وہ اکرام سے جواب دیا نابدوں کی گروہ یک دیکھا	ذکر ہیں سماں ششم کا نام عاد و اس کا ہے بقیل انکے درباں کو میں سلام کیا اور بھی آگے جب میں اسکے گیا
عیش اعظم سے تابہ تحت ترا جبریل میں سے پوچھا تب اُس میں انواع کے عذاب کھا چاہے حق سے پناہ سب لچا	آستانہ بڑا تھا اُس در کا دیکھ اسکو کیا ہوں میں عجیب حق نے دوزخ کو کہے جب پیدا آسمان وزین کے اہلاک	ایک کافور کا تھا در اُفلا تفضل اسکو لگا تھا اے ہشیار بابا یمام ہے نام اُن کا آہ گرنے لگے ہیں جب اکثر	اور آگے چلا تو میں دیکھا آسمان وزین کے مقدار جبریل میں نے بھتہ کہا اور چنگاریاں زوارِ صفر
تا پندہ ان سمجھو کو ہو حاصل تا پندہ ان سمجھو کو ہو حاصل	دریہ کافور کا کیا حاصل دریہ کافور کا کیا حاصل	دوزخ و کائنات کے درمیان دوزخ و کائنات کے درمیان	تب کمال کریم کو وہ رحمن تب کمال کریم کو وہ رحمن

میں کہتا ہوں کہ تو کھلاؤ در یہ شب آپ کی کرامت کی تیری انگشت کے اشار سے یک فرشتہ ہیب میں دیکھا ایک لہے کا تھا دھڑلہ تھے سب پوش و بہ خشم آلود کوہ مانند تھے شر اس کے آیا حیت بن بیکہ اس کو وہیں یہی داروغہ سقر ہے یقین بولے جبریل اس کو میرا نام گوشت اور پوست پکا کر نبی نہ ہوئے آپ کے جو تابعدار دوزخی لوگ کو بھی سب دیکھا اور وہاں ملے ہیں میکائیل اس ترازوی جو کبھی ڈنڈی اس ملک میں جب سلام کیا دیا اُمت کو آپ کی جو خدا اور دریائے سبز نورانی	دار دوزخ پہ تاروں میں نظر آپ کی جاہ و عزت کی لے کرے دوست در کھل جائے ہیں کوئی فرشتہ اس سے بڑا پائے اسی ہزار تھے اس پر انکے ہاتھوں میں آتش تھے عہود اور نکلتی تھی آگ بینی سے میں ڈلوچھا جبریل ہیں جب پیدا ہوا ہنسائی نہیں سر تھا تب مجھے کیا وہ سلام آپ کے سالے تابوں کا بھی دوں میں انکو عذاب سخت بنا اس فانی ہو جبکہ آگے چلا یک ترازو تھا انکے ہاتھ میں شرق و غرب تھی لہنی اٹھکے اس نے مجھے جواب دیا برکتیں وہ نہیں کسی کو دیا دوسرا بحر ایک ظلمانی	کہا جبریل نے اے شاہِ انام اسکو پھر دیکھنا ہی میں چاہا پس اشارہ کیا ہوں نے جب اس ملک کا تھا منہ بہت ہی بڑا اس پہ بیٹھا ہوا تھا غصے سے حق کی تسبیح میں تھو وہ کیسر شعلہ زن کی چشم ہی دراز کہا جبریل یا رسول خدا اس فرشتے کو میں سلام کیا جلد اٹھ ہاتھ وہ مرا پکڑا نار دوزخ پہ حق کیا ہے حرام اور داروغہ کے سب رکات نوح ادریس آملے مجھ سے اس ترازو کا بس ہر یک پھلدا اور وہاں یکا یک کا طومار ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا اور گراں تر ہے انکا میزان بھی جا کے آگے کیا ہوں میں جو نظر	دار دوزخ سے آپ کو کیا کام درگاہ حق سے تب یہ حکم ہوا جلد دروازہ کھل گیا وہ تب یعنی مقدار ہفت ارض و سما اسکے آگے کئے فرشتے تھے اور جھڑتے تھے منہ سے انکے شر مثل دنیا کے جس کا تھا انداز نام مالک سے اس فرشتہ کا کام میں ہی اپنے شاغل تھا دے بشارت مجھ کو کہنے لگا حکم مجھ کو کیا ہے رب انام سر سب میں نظر کیا اس رات مجھ سے ملنے کا بسہ شکر کئے تھا بلاشبہ مثل ارض و سما رو برو ان کے تھا دہرائے مر جا مر جائے خیر و را آپ کے تابوں کو ہوئے خوشی ان میں موجود تھے ملک اکثر
---	---	--	---

احوال آسمان ہفتہ

ساتویں آسمان کا مذکور اوپر اس کے گیارہ در دیکھا میں نے اسکو کیا سلام کتاب اسکے تابع ملک تھے ستر لک	یوں کئے ہیں شفیق روز نشور وہ سما جو ہر سفید کا تھا بس خوشی سے دیا وہ مجھ کو جواب انے ہی تابوں ہر یک کے ملک	ساتویں آسمان کا دروازہ اس کے خازن کا نام روحیل دیکھ مجھ کو وہ خوش ہوا بید ایک ایسا بڑا ملک دیکھا	جبریل ہیں نے کھلوا یا وہ کیا ہی بہت مری تجھ میں اور بشارت بھی دیا بید عش کے ساق کو برسر اسکا لگا
---	---	---	---

<p>اُس پہ بٹھلائے مجھ کو رُوحِ تین اُن پہ تورت تھی تمام کبھی کریاں سیر طرف میں بھی سرخ یا قوت کے بہت رشتاں گرد کسی کے جانے ہر یک کہ دور کھنٹ یہاں دیکھو اور دیکھا بھی چار نہروں اور دنیا میں رُوحاں میں عیاں اُس پہ یا قوت اور زبرد کے آب تھا اس کا دودھ اجلا دو جماعت وہاں بھی آئے نظر بولے جبریل ہے یہ انکی مثال تین کانے وہاں کھے مجھ پہاں دودھ اسلام ہے یہ بس آنور یک فرشتے کوین وہاں دیکھا اور ہر موتی میں حکیم کریم پُشت پرانے تھا لکھا دُخو اگے آدم کے دس ہزار برس یوں تھا مشغول بہ طاعتِ رب آسمان وزین کو ڈھانپ لیا کہ دیا آپ کو فضلے جہاں نور کے فضل لاکھ ہر سر پر میں نے پوچھا تو وہ مگر سے کہا</p>	<p>از رہ شان و عزت دلیکن اُنکے دُسر طرف بھی اتنے ہی تھے زبرد کے سبب اتنے ہی بھی تھی چودہ ہزار کسی جاں پس مودب چل ہزار ملک تا کہ میرے مکان میں برکت ہو دو عیاں اور دونہاں تھے رُوح یعنے وہ نیل اور فرات ہواں اور موتی کے تھوڑے ہرے اور لذت میں شہد سے بیٹھا منہ سفید ایک رسیا تھی دگر اپنی امت میں کرجو اعمال شہد و شیر و شراب خوش ہاں نوش فرمائے آپ ہی بہتر قد و قامت میں تھا بہت ہی بُرا کیونکہ ال نور کا تھا بحرِ عظیم کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کیا پیدا بقدرتِ اقدس کہ پنا یا خبر میری مطلق پھر مجھے لے نعل میں وہ چوما خیر و برکاتِ روزہ و رُضاں تھے مجھ لگے ہوئے انور جو ہیں اُمت کے آپ کے سُلحا</p>	<p>یک طرف اسکے تھے زمر و اید کریاں ہنر تھیں زمر د کی تھی لکھی اُنہ سب کتابے بور اُنہ کچھ ہوا تھا سب قرآن تھے تلاوت میں مشتعل بے قیل میں دو رکعت ہاں گدازا تب میں نے پوچھا تو بولے رُوح میں اور یک نہر مجھ کو آئی نظر کہا جبریل نے یہ ہے کوثر اسکی خوشبوئی شکست تھی زیاد روسیہ نہر میں وہ غسل کئے کرتے ہیں پھر وہ لوگ جب توبہ چھوڑ دو نوں میں نے دودھ پیا امت پاک آپ کی بدوام اسکو ستر ہزار گیسو تھے تیرتے ہیں تھے کئے ماہی مجھ کو جبریل نے یہ دی ہے خبر اب سلام اس کو لے نبی کیجے اُس کو جبریل جا کے تب بولا اور کہا آپ کو بشارت ہو میں ہوا شاد اُس بشارت کے پوچھا جبریل سی یہ کیا بشارت انکی سب آتش سقر سے نجات</p>	<p>کریاں ہنر دس ہزار سفید اُن پہ انجیل پاک لکھی تھی جو تھے جانب میں اسکے بس پُر نور کریاں تھیں دس عظیم الشان بولے تب اسطرح مجھے جبریل تختہ دی سدرہ کے گتے سب میں اُن دونہاں نخلدیں سبز بیٹھے پرندے تھے اُس پر جو عطا آپ کو کیا داؤر یک پالہ پیامیں ہو کر شاد منہ بھی گئے سب سفید ہوئے پاک ہوتے ہیں یوں زجر و گنہ دیکھ جبریل نے میرے سے کہا رہے قائم بجا دے اسلام موتی ہر ایک میں بھی اتنے تھے سال دو سو کی انکی لمبائی اس فرشتے کو خالق اکبر میں جاکر کیا سلام اُسے میری تعظیم کو وہ پرکھو لا اور اپنی تمام امت کو دو تھے صندوق اُنکے پاس وہ کہے پوچھو اسی سے اب یہ دو صندوق ہیں کیا بابرکت</p>
---	---	--	---

یہ بشارت ہو آپ کو خوشتر
الغرض یوں کہے ہیں فرزدیوں
اور خست کٹو میرے طلب
بولے میرے جبریل وہاں
حق کی ہدایت وہ بولے لرزا
یک قدم آگے اور گر آؤں
تو بلا ویکھا جھکو شوق وصال
قطع کربل اس کو تمام
یکے دس کرجاب تک مقدار
مثل فرید وہ منور تھا
آگے اس طرح ہوئے سے کہا
آپ آتش کے پھر بہت دیا
رہ گئے تپ ہاں ہی میکائیل
کٹے پردوں کو اور قطع کیا
ارض افلاک سے زیادہ تھا
تھا وہ آواز با صفا ایسا
عظمت حق میں دو جاگیا
عمر دنیا تک بھی صف کرے
وہ جباباں جوتے تھے آگے
جب کیا قطع دونوں باجیل
کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اپنے اوپر وہ مجھ کو بھلایا
ان جبابوں کو بھلایا شرف

اور امت کو آپ کے کیسر
کہ پڑ میرا ہاتھ روح امیں
میں اس طرح ان کو بولتا
آگے بڑھنے مجھے نہیں امکاں
اور یوں بولنے لگے گریاں
ہدایت حق سے اب ہی جلیاؤں
پس اشارہ کیا میں یک دنیا
جلد پہنچے ہیں جگے اپنے مقام
پانسو سال کی تھی رہ ہتھار
ہو سوار اس پر عرش تک پہنچا
کہ ہر ابقت میری خدمت کا
اور بہت سے حجاب قطع کیا
جلد حاضر ہوئے ہیں اسرئیل
سات دریا سو اور آگے گیا
الغرض اُسے جبکہ آگے گیا
کوئی ملک سے نہیں سنا دیا
مضمحل ہو گئے ہیں کچھ نہ رہا
حرف اک اس سونا ادا ہوئے
جلد گزریے ہیں جھکولے اُنے
رہ گئے عذر کر کے اسرئیل
اور حجان اندر آئے آگاہ
ساق تک عرش کے پہنچا یا
لیکے گزرا یہ جلد تر رفوف

اور جو دیکھے عجائبات وہاں
بڑھکے اپنے مقام والا سے
کہ اے میرے رفیق اہل وفا
ہاتھ اٹھا پکڑ لے میں اُسم
یا رسول اللہ جلد ترجمہ کو
کہا میں سُنکے بات یہ اُن کی
راہ بانہد بڑس کی ازسدرہ
پھر چلا ہو جائے میں تنہا
پس اسی جا پہ رہ گئی ہر براق
یک روایت ہے جس جگہ جبریل
میں نے اُس پر قدم کو اپنے رکھا
ایک پردے سے دس کمرنگ بہ نگاہ
شرطِ تعظیم وہ بجالائے
پاٹ ہر بحر کا وہ اے ہشیار
وہاں بیج کی سنی آواز
اور میں اُس مقام میں لا ریب
ایسے پردوں پہ اور میں گذرا
غرض اپنے پروں پہ اسرئیل
پھر ملایا حجاب قدرت کا
بھیجا رفوف کو جلد پھر زرداں
وہ جو کہتا تھا اُکی صورت تپ
ایک حرکت میں عرش تک پہنچا
جھکو زکر کے وہاں ملے جو حجاب

ہے بہت اکا طول شرح وہاں
آخر سدرہ تک ہیں لے آئے
کیا مجھے چھوڑے ہو اب تنہا
جبکہ آگے گیا ہوں یک قدم
میری اُس جاک پہی پہنچا دو
پیچھے گریخت قدم ہوں میں بھی
یک قدم میں ہی ہیں جو آیا تھا
جلد ستر حجاب قطع کیا
بھیجا رفوف کو تپ ہاں خلاق
رہ گئے تپ ہی جلد میکائیل
پس آگے ہی جلد چلنے لگا
تھی مقرر ہزار سال کی راہ
اپنے بازو پہ جھکو بھلائے
درجے ستر ہزار بے تکرار
اور تھیل کی اے اہل نیاز
اس طرح خلق سے ہوا ہونجب
اور عجائب بھی ایسے میں دیکھا
مجھ کو بھلا بے نشان جلیل
بعد اُسکے حجاب عظمت کا
صلہ نور سے تھا وہ رخشاں
وہاں ملکوت کو نچتا تھا سب
کے پردے ہوئے وہاں پیدا
تھے وہ ستر ہزار تک بحباب

اور ستر ہزار نیل کے
 اور ضخامت ہر ایک پر کی
 جانو ستر ہزار تھے وہ حجاب
 انے ہر ایک بڑا تھا ایسا ملک
 بعضے پر تھے وہ خراپہ
 اور طازم حجاب پر ہر ایک
 جبکہ روف یہ سار پر دوں سے
 میکر زیر قدم سب روف
 یاد کرتا تھا حق کو یا کی سے
 عرش کے ساق پر گیا ہوا
 حق کی درگاہ سے ہوا خطاب
 جب کیا قطع میں تھے بھی حجاب
 جبکہ ایسا خطاب آتا تھا
 اس میں سو ہاں تک سن تو
 پھر پہنچا دنی کے رتبہ کو
 ہوا آدمی کا پھر میں محمد از
 اور شہد کا جو ہوا الہام
 وہیں پیچھے رہے تھے جو جبریل
 راہ ہفتاد سال کی شمار
 اور کئے انے تھے زمرہ کے
 اور فرشتوں کی فوج پاک صفا
 کون ہے پردہ دار نے جو چھا
 کھول کر پردہ کے آگے آئے کھڑے

اور موتی کے بھی ملے اتنے
 راہ ستر ہزار سال کی تھی
 اور اتنے ہی تھے ہر ایک کو طاب
 ایک شانے سے اسکے دستر تک
 رنگ نکاہت تھا فوب سفید
 جان ستر ہزار بھی تھی ملک
 جلد تیار کر دیا ہے مجھے
 ہوا ناگاہ غیب لے اشرف
 نور کرتا تھا منہ سے تباہ سکے
 کبریائی کا ایک ہا ہے حجاب
 گر گذر اس حجاب سے بھی ثواب
 پھر یہ درگاہ سے ہوا ہے خطاب
 میں قدم ایک یکا ٹھاتا تھا
 میں کیا تھا جو طے مسافت کو
 فتدائی کے پایا درجے کو
 راز و اسرار سے ہوا دسار

اتنے ہی نور اور اندھیرے کے
 ان جہانوں سے جبکہ میں گذرا
 اپنی گردن پہ طاب ہر ایک
 راہ ستر ہزار سال کی تھی
 سرخ یا قوت کے بھی تھے بعضے
 اور ہر ایک ملک کے بھی تابع
 باقی پردہ ہی یکے ہا ہوا
 جلد بھیجا ہر تہ رتبہ وحید
 پیٹھ پر اپنے مجھ کو کر کے سوار
 ہوا ایسے میں غیب وہ رہوار
 میں ہاں جبکہ یک گاہ کیا
 اُون ممتی اے میرے محبوب
 آئے ایسے خطاب ایک ہزار
 اس قدر ہی مسافت لے اکرم
 قاب قوسین کی جو تھی خلوت

آب آتش کے اور بارے کے
 پردہ داروں پہ خوش کے پہنچا
 لئے ستر ہزار بھی تھے ملک
 انکے اجسام تھے بلند وقوی
 اور کئے انہیں تھے جو اہر کے
 تھے دس ہزار لے سامع
 میر اور عرش پاک کے درمیان
 خوشنما ایک سب مروارید
 کر دیا اس حجاب سے بھی پار
 تہ ہاں گیا میں بے سوا
 یک گاہ میں گذری اس گیا
 یعنی نزدیک ہو میرے خوب
 طے کیا میں مسافت بسیار
 قطع کرتا تھا میں بہ ایک قدم
 اس میں داخل ہوا میں باعتر

بیان شہد

نقل ہے شاہ دین نے فرمایا
 پرے ستر ہزار میں دیکھا
 بعضے یا قوت کے تھے وہ پردے
 اور ہر پردے پر حکم خدا
 پہلے پردے پہ پہنچا جب جا کے
 اور پوچھا ہے کون تیرا ساتھ
 اور لوگوں سے اسراہیل

جب میں بتایا عرش کو پہنچا
 چل تھا انے ہر ایک پر کی کا
 اور بعضے بھی تھے جو اہر کے
 ایک معظم ملک موکل تھا
 اور اسراہیل نے ہلایا اسے
 وہ محمد کہا ہے میرے ساتھ
 تھا مرا وعدہ گاہ ہی بقیل

کر دیا اسکا بیان کچھ ارقام
 اور ہمراہ ہوئے تھے اسراہیل
 اور دو پردوں میں اسی مقدار
 سیم کے اور اندر کے تھے بعضے
 بھی تھے ستر ہزار اسکے ساتھ
 تب اسراہیل بنا نام لیا
 بس خوشی سے بے گیا اندر

اور بھی آپ میں ایک اشارہ ہے
پس ہر حکم بھی یہ قویٰ امید
پس ہمارے بھی ربِّ دوسلام
تو دو دوسلام لا معدود
نقل ہے حق کہا زینبِ صبر
کہے حضرت جو کچھ عنایت ہو
اپنی اُمت کو دے انیک انداز
الغرض مصطفیٰ آشہ والا
چشم سے سر کے پائے میں بیدار
لب کشائی کا یاں نہیں اچھا
اس لئے عالمانِ نیک طوار
پس مقفل یہ باب راز نہاں
کئے اسنے لطائف اور نکات
ہے از انجملہ جو کہے سالار
میں کیا عرض تو ہے دانا تر
تباثر انکی لطف و رحمت کا
پوچھا پھر حکمِ ربِّ رضیٰ فلک
کہ وہ طاعت کو نئے ہونگے
میں کیا عرض حق سو کفارت
شوقِ دل سے بموسمِ سرما
اور فانی ہوں یک نمازِ سب
پاک ہو یوں گناہ ہم گویا
پس کیا حکم یوں ناک کو

ساری اُمت کو یہ بشارت ہے
کہ کرمِ نبوی اپنے ربِّ وحید
شہ کو پہونچا نیکابر و قیام
و مہدم صبح و شام لا محدود
جب کہ کوئی مراجعت ز سفر
میں بجاؤنگا اپنی اُمت کو
تا ہمیشہ پڑھا کریں یہ نماز
جب معزز ہوئے بہ قربِ خدا
اور سنے گوشِ سرور بھی اسرار
عقل حیرت ہے زبانِ زبان
اصطیاط ہمیں کہتے ہیں بسیار
کیوں کھلے آہ از کلیدِ بیاں
لائے ہیں شرح اور بیاں کے ستار
کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار
دست بے کیف اپنا تہِ او
اپنے سینے میں میں بہت پایا
کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک
آدمی کے گناہ جن سے مٹے
ہیں بلاشبہ تین وہ طاعت
تا ہوتی بہ نفسِ صبح و مسا
منتظر دوسرے رہنا تہ
کہ ہوا ماں کے پیٹ سے پیدا
پوچھو احمد جو تم جو چہتے ہو

کہ یقین جبکہ وہ خدائے نام
ہم جو اُمت کے خاکسار ہیں
یا الہی زبندہ احقر
بہج ہاں بادشاہِ عالم پر
تخت کچھ دوستوں کو لیجئے
حق کہا جو کہ آج میں نے کہا
یہ شہد تبھی سے اے رب
آپ کا حق کیا بہت اکرام
شرح میں جسکی ہے زبانِ قاصر
آئے ہیں اس ہاں میں جو آیات
مجھلا اس کی کرتے ہیں تفسیر
لیک بعض عالموں نے بالتقریح
کئے اقوال اسے لاؤں بیاں
پوچھا اس طرح حق ذمہ تیری
دونو شانوں کے دریاں سیکر
اور مجھے ہو گئے ہیں کشفِ غیوب
میں کیا عرض ہاں سو جانیں
حکم پس یوں کیا رب مجھ کو
پہلے آپ وضو جو ہے اپنا
اور جماعت کیسا پڑھنے نماز
کرے ان تین چیز پر جو قیام
کہا اللہ نے سن کے میرے سے
کہ یہ میرا صبیبِ فی اجمال

ہنر ضائع کیا قلم کا سلام
آتی شکے جانِ ثاراں ہیں
خاکِ نعلین اُمتِ سرور
خاص اپنے صبیبِ اکرم پر
کیا لجاوے فی صبیبِ مرے
اور ملک جو کہے بھی تو جو کہا
ہو گیا ہے نماز میں واجب
اور بلا واسطہ کیا ہے کلام
حدِ بشریٰ ہی ہے یقین باہر
وہ بھی ہم میں بسے نیک صفات
اور عین ہے لفظ بھی تحریر
جو کہ پائے رویتیں ہیں صحیح
جو ہیں ثابت حدیث سے بجاں
کس بحث میں ملک جھگڑتی ہیں
رکھا اپنے کمالِ رحمت سے
جو تھے ارض و سما کے درمیان خوب
وہ کفارت میں بحث کرتے ہیں
کیا عبادت ہیں وہ بولاب تو
سب مقاموں پہ اسکو پہنچانا
جل کے مسجد کو جادے یہ نیاز
دو جہانیں ہوئے نیک انجام
سچ کہا تو اے صبیبِ مرے
بے یقین شکات کا حلال

ملک میں خارا لاکھ سال ہو چا رہا رسول اکرمؐ بحث تھا آنحضرتؐ نے انکا جواب دے

اس است کی شکایتیں جو اللہ تعالیٰ نے نہیں

<p>پس ہر افسانے کے یوں پوچھا اے محمد تو سچ کہا ہے قیصل میں بولا کہلانا پہلے طعام حق کہا سچ کہا تو یہ بھی یقین میں کہا اسکو ہر زمان ہر اس اور خوشی اور غصہ کے حال اندر اے نبی ہلکات کیا ہیں یقین جلد خواہش پفس کے دوم نقل کرتے ہیں پس یہ چار ملک شب حراج میں سن کے اکمل ہے روایت زہر زہرا کہ حضرت کہ حق نے میرے بس یہی ہے شکایت اول تیری امت مری ضمانت پر اور ارشاد یوں کیا ہے خدا پر بلا شبہ یہ تری امت اور دونوں کو ہم کئے پیدا یعنی ہوتے ہیں پیکرنا فرمان نرم مہر سو کچھ نہیں کرتی پردہ مہر سے رزق برسوں کا پر مرے غیر کو مری طاعت</p>	<p>کیا ہے کفارہ اب مجھے فرما تب سوال کیا ہے میکائیل اور ایک دوسرے کو کرنا سلام تب کیا اسوال روح امین حق و کہنا خوف سرو عیاں راتی رکھنا اپنے پیش نظر میں کہا اس ہلکات میں تین نیک اپنے کو جاننا سوم چار ملک سال سے یقین بیشک شاہ عالم سے ہو گیا ہے حل کہ میں پوچھی ہوا رسول خدا کے شکوے کیا اس امت کے کہ کہا یوں خدا نے غرض اعتماد دلی نہ کی ہے مگر کیا ہم نے بہشت کو پیدا نہیں کرتی ہے خواہش بہشت آئین داخل ہوتا ترے اچھا خوف رکھتے نہیں سقر کا جان خوف خلوت میں کچھ نہیں ہرتی مانگتے ہیں بحر ص صبح و سنا دیو کی گھرنی سے یہ امت</p>	<p>میں نے اس سے کہا تو ہی سہ چیز یا نبی کو کس میں وہ اعمال اور آئے نماز کرنا تب کو کس میں عمل نیک صفات بہم حال میں ہو میا نہ رو کہا حق نے تو سچ کہا بقیل تجمل کی انقیاد ہے اول بولایہ بات سن کے رہنا نام بخت کرنے تھے اکادہ جہونا شہ کی علاج میں یقین کرنا شب حراج میں اے بابا جان</p>	<p>تب کہا ہی مجھے وہ رب غریز جن کے درجے بلند ہوں ہر حال سو ہے ہو ویں لوگ شب و تب کہ عذابوں حق کی دینے نجات فقر ہو یا فراغت اے بھائی تب سوال کیا ہے عزرائیل کہ کریں سکے ہی کہے یہ عمل اے محمد کہا تو سچ یہ کلام پہنیں جانتے تھے اسکا جواب حکمتیں اسی رکھا تھا بسیار باتیں کیا آپ کے کیا حزن</p>
<p>شکر سر ہے تمام عصیاں کا</p>	<p>شکر ضد ہر نشان ایمان کا</p>	<p>لے پیمبر تمام بندوں کا رزق کی فکر میں ہے وہ بسیار واسطے تیرے اک صیغے یعنی کرتی نہیں عمل ایسے تیری امت یقین شام و سحر اور فرمایا یہ تری امت اور کہا میں نے تیری امت سے اور کہا جو کہ انکی ہے روزی غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک شرک سارے گناہ سے ہے خراب شرک سے جادے دولت اسلام</p>	<p>ضمین رزق میں توں صبح و سنا ہستے ہیں بھول بھکاو ل و نہا واسطے اور تیری امت کے جن کے باعث بہشت میں جاؤ دل سے رکھتی ہے شوق و اسفر کرتی ہے بس گناہ و خلوت آج چتا نہیں عمل کل کے غیر کو انکے میں دیوں کبھی دین اسلام پر نہ ہستے ہیک اور ہر سخت شکر کو کو عذاب دار و دوزخ ہے شکر کا انجام</p>

تنبیہ

نہیں مشرک کو شکر گاری ہے	اُس کو دائم عذابِ خواری ہے
مَادُون ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ	
گروہ چاہے تو بخش دیو گنا حق تعالیٰ کے جوہرِ خاص صفات درد و غم رنج و مرض اور رحمت خاص ہیں ایسی کام حق کو ہی شہید کئے آگاہ بعض غیبیوں پر یہ نہ عادت ہو خرقِ عادت سے غیر حق سے اُسے بجا لانا ہے وہ ہر اک عباد ایک جدا جب یہ ادا سے زیارت کے	پر کبھی مشرک کو نہ بخشے گا شکر ہے انکا غیر میں اثبات صحت و فرح و بہجت و راحت کوئی نہیں نہیں ہے اسکا شریک دیکرتے ہیں وہ ان سے خبر نہیں غیب انکو وہ شہادت سے بوجہ شکر صلی ہے اے دانا ہے مدائح میں دیکھ لو یہی لکھا اور نہیں راہ سے عبادت کے
شکر کے انواع	
شکر فی الذات و فی الصفات جو جان اور شکر صلی و شکر خفی حکم ہر مشرک کا جدا ہے مگر شکر اکبر تو کفر ہے بے مین اس کے اقسام نام اور احکام سارے اقسام مشرک سے یارب رہ گئیں جو شکایتیں باقی سب کو دیتے ہیں ہم یقین عزت پھر کہا حق گنہ وہ کرتے ہیں مومنو اب تو غور و فکر کرو	شکر فی الفعل تیرا ہے پچکان اور آیا ہے شکر اخفی بھی کوئی اکبر اور کوئی صغیر شکر اصغر کبیر ہے پر مشین دھونڈے معتبر کتب سے تمام مومنوں کو پناہ دیکھے سب اُس شراب بیاں کا ہوسا فانی جانے ہے غیر سے تری امت نہیں کرتا شکایت انکی میں ان شکایات کو نظریں نہ دہرو
نو شریطیں	
کہ میں نو شریطیں دینی و دنیان آجی طاعت نہ زکرو نکاح تب	تیری ہمت اور سے درمیان طاعت کرو گناہ کی طلب

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ لَٰكِنْ يَغْفِرُ

حق نہ زہار مشرک کو بخشے

اور گنہ جو کہ مشرک سے ہیں ورنہ

شکر کے معنی

جیسے دنیا کسی کو نفع و ضرر
مینہ کا آسمان سے برسانا
ہاں پروردگار چاہے جب
وحی الہام اور کرامت سے
اور اپنے لئے ہی رب انام
جیسے سجدہ قیام اور رکوع
پر زیارت میں مصطفیٰ کے قیام
ہے رواں بہتے آئے میاں
شکر کے جان چند ہیں اقسام
شکر فی العلم شکر فی الطاعت
اور ایسے ہی شکر کے ہیں نام
شکر اخفی آیا ہے جانو شہید
شکر کوئی قسم کا ہو جو وہ خد
سر بسر وضع اس رسالے کا
احقر اب عنان استسلم
الغرض شہ کہے کہ رت متنبہ
بعض کہتے ہیں رزق مال و مال
اور اگر ان پر کچھ بلا آئے
دلیں خوف خدا رکھو جید
اور حضرت کو میں یوں رشاد
شرط اول جو امتی شہدا
اور جو انکی سب عبادت کامال اولاد و رزق روزی زر
اور آگاہ نازین سے دانہ
انبیا اولیا کو اپنے تب
راہ اعجاز اور فراست سے
خاص فرما دیا ہے جو جو کام
نذر و منت جنوع اور خضوع
دست بستہ خضوع با کرام
پاس چاروں مام کے بھی جا
رکھئے ان سے احترام ادا
شکر فی القسم شکر فی العاد
کتب اعتقاد میں ارقام
ہے وہ جو نبی کے پاؤں باریک
کہ جو متوجہ عذاب عقاب
بالیقین اس بیان ہے جدا
پہلے میدان میں پھر جلد بہم
شکایت کیا ہے پھر حصوں
بادشہ ہی دیا ہیں فی الحال
ہیں میری شکایتیں کرتے
ان شکایات کہ نہ ہو مہمورد
کہ کیا وحی مجھ پر رب عباد
جب عبادت مری کر گنا ادا
قدر طاعت پر ہی نہیں دنگا

یہاں شکر کے معنی بیان کیے گئے ہیں جو کہ حق تعالیٰ کے لئے ہے اور جو کہ انسان کے لئے ہے۔
یہاں شکر کے اقسام بیان کیے گئے ہیں جو کہ حق تعالیٰ کے لئے ہے اور جو کہ انسان کے لئے ہے۔
یہاں شکر کے اقسام بیان کیے گئے ہیں جو کہ حق تعالیٰ کے لئے ہے اور جو کہ انسان کے لئے ہے۔

بلکہ اُس کو مرے بہ قدرِ کرم اور وہ اس گنہ سے ہونا دم گناہ ہی نہیں کیا گویا، مبتلا گر وہ سب گنہ میں ہیں شرط چوتھی یہی ہے اے آگاہ اسکے عصیاں ہیں تھی بہ کرم دو گنا بیماری اور رنجِ اُسے سُدی گرمی کے یعنی موسم میں حشر میں پھر نہیں ہوں فات فضل تو ہی معاملہ میں کروں گر عبادت زیاد ہو اُن کی اکھویں اُنہی مہ کئے فاضل شرط نویں حساب بھی اُن کا	دو گنا بیشک جزا بفضلِ اعم اس بچنے کا ہو دے گر عازم پاک یسا میں اسکو کر دوں گا اور یکا نہ ہو عبادت میں دل پہ بند کے میں کروں گنا عفو بخشش کا کھینچ دوں گا قلم تا وہ کفارہ گنہ ہو دے تا کہ دنیا کے ہی یہ عالم میں ان دونوں کے عذاب ہو نجات کر کرم اُن پہ عدل سے گزروں دو گنا انکو جزا بھی زائد ہی نیک راتیں کروں گنا میں نازل میں بہ ساں ہی فضل سے لوں گا	شرط دوم جو کوئی با ایمان اسکے توبہ کو میں کروں گا قبول شرط سوم، میں کروں گا نظر تو بدل یکے چھ کو بخشوں گا گر گنہ کر کے وہ پشیمان ہو پانچویں گناہ پر بندہ چھویں دوبارہ برکتِ نذر دو رخ وز مہرِ برکتِ تاثیر ساتویں یہ کہ تیری اُمت سے گر کروں فضل اُنکو ہو نجات اور گناہاں زیاد ہو ویں اگر تا زیاد اُنکے نیکیاں ہو کر فضل سے اُنکے جرم کو بخشوں	گر تیرا انتی کرے عصیاں پاک اس طرح کروں قبول اے نبی اسکے سات اعضاء پر ساتو رخ سبھی بجاؤں گا اور نہ اُمت سے سرگیاں ہو نامُصر ہو ہے گا شرمندہ ہا وہی کا کھلاؤں گنا میں در پہنچے اُمت کو تیرے تاثیر حشر کے روز تیری حرمت سے در کروں عدل باوینکے اُفات تو کھوں اسکو اُنکی گردن پر ہو ویں غالب اُنہو کے عصیاں پر اُن کو رحمتِ خلدیج پاؤں
---	---	---	--

پانچ پیغام حضرت رب العالمین کے جو بہ وساطت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اُمت کو پہنچے

اور ایسا کہا ہے رب انام کہ تم احسان کے سب سے اگر دوسرا یہ کہ کسی سے ڈریں شیر امید کسی سے رکھیں اور مانگوں سامنے سے دعا رات دن اس ہو ویں شرمندہ پانچواں کہ کسی کی تم خدمت جسم و جان سے اپنے ہو قاصر شکر کشہ یہ نسخہ والا ذکر سیرِ خفاں سے تا آخر بھیج احقر ہے اب و دو سلام	یا محمد یہ پانچ ہیں پیغام دوست رکھتے کسی کو میں اکثر تا کہ میں اسکے ناغضب میں پڑیں تا کہ اپنی مراد کو پہنچیں جا جئیں میں کروں تمہاری روا تو رکھو شرم مجھ سے اے بندے مالِ جاں سے کر نیے با خدمت	اپنی اُمت کو تو بجا پہنچیا تو رکھو دو مجھ کو ستر و عیاں تو ڈرو مجھ سے باطن و ظاہر تو ہے لائق رکھیں میرے جواب اور پیغام ہے یہی جو تمہارا ہو تم سے بہت جفا کاری تو کرو صرف میری راہ میں مال	ان سے پیغام ہے یہی پہلا کہ کیا تم میں ہیں بہت احسان کہ بہت تم میں ہیں ہی ہوں قادر میں ہی ہو نچاؤں گنا مرا دیں سب حق میں تم کو کسی کے کرے جفا ہوئی ہم سے بہت وفاداری صرف میں اسکے کچھ نہ لاؤں مال میری خدمت میں ہی ہو حاضر ختم ہوں کر یہی اس کو کیا اس رسالے کو کچھ مقبول بہ محمد و آل و صحبِ کرام
خاتمہ			
جسکے سیرِ خفاں تلک پہنچیا شکر مند میں کھو گئے فخر		میں یہاں خامہ بیاں رکھا یا الہی بہ بین جاہ رسول	
تتمت			

مکملہ ہمارے نبوت ﷺ

سوالات حضرت رسالت و جوابات و عطیات رب العزت و سیر گلستان جنت و ملاحظہ درکات و درخ و دیگر حالات معراج مبارک کے بیان میں شرف نزول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
<p>درج ہے وہ سب سی غنائیں اور یہ سب راہِ فرقان ہے دین کے ہر امر کا ہوا فتح باب حرف سے چار اسکے جا دی ہوئیں اگے بیان لکھا اُس کا قریب منزلتیں کر کے عرفان کے جاس کل کتب آسمان بخیزہ باقی تو رکھا درجہاں سرو عیا اُس رکھا فیض یاب نعت نبی نہیں ترے دم بدم</p>	<p>قرب الہی کے جو ہیں نعمتیں ، بسملہ یہ پایہ قدس ان ہے اور اسی مفتاح سے بے ارتباب نہیں بھئی چاروں جہاں میں جانو اگر چاہے خدا کے عجیب نعمتیں سب دین کے ایمان کے ایسی کتاب پنی جو ہے بیگماں اور وہ قرآن کا بھی جاوداں اور آیت کو سدا بالانصواب شکر و ثنائیں تے عاجز ہیں ہم آپ پر اور اُلّیٰ صاحب پر تمام ساتوں سما کے وہ عجائب کثیر جنت و دوزخ کی مگر حالتیں</p>	<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ دین کے سب در و در و اہر خدا کنگرہ قرب پہ کرنے عروج اور بلاشبہ ہی زردباں اور شب معراج میں آنکے نشیں شکر ہے یارب طفیل نبی درج ہیں ہر حرفین کے یقین جو تو ہمیں سب کو ہمارے دیا کر اُسے برہان نبوت مدام نعمتیں ایسی ہیں ہی بکراں</p>
<p>سرد رو کے اور عرش کے بھی ہے خیر آپ جو دیکھتے ہیں باقی رحیم</p>	<p>تسلیہ میں سب در و در و سلام تسلیہ میں سب جو ہیں لکھا اسی وہ تفصیل سے ہے آچکا</p>	<p>قصہ معراج رسول خدا دیکھتے ہیں اُس شب جو شب انبیا</p>

اور سوالات رسول کریم لکھتا ہوں اس خط ثانی میں	اور جوابات خدا کے علیم تکمیلہ تیسرے جن کا ہے از پی قرآن و جواب رسول	اور جو درگاہ خدا سے رسول کیلئے مقبول تو اے میرے رب و زنی اولاد و صحابہ رسول	عالم دنیا میں کئے ہیں نزول اور روا کر کے حاجت سب آمین
فَاَوْحِيَ اِلَى عَبْدِي مَا اَوْحِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ			
معنی میں اس آیت قرآن کے کہ شب معراج میں بفضل رب پہلے کیا عرض کہ اے دادگر پاس مے ایک تراموئے سر حشر کے دن کہ شفا طلب پس مے نزدیک غریزہ جلیل اور میں کیا عرض زرب و دود نور مقدس ہی ترا جلوہ گر نور محمد کے بدل اے غفور اور میں کیا عرض زرب الورا تجھ کو بھی امت کو تے رسول احقر عاصی کو بھی پاک ذات کہ کئے ارشاد شفیع الورا حق نے کہا اُس سے بھی بہتر کہیں سائے تلوات کے ابواب پر نام ہم پیر کا ترے اے خدا تا بہ ابد کہ نہ جدا اے قدیر حق دکھا اُس سے بلند تر مقام قرین تو سین اے سر صیب	بعض مفسر نے لکھا بسط سے پہنچا ہوں درگاہ مقدس میں تو دیا جبریل کو چھ لاکھ پر اُس پر شش لکے بھی خود گیس کا پاک اپنے تو کھولے گا جب گیس تو مے یا ہیں پر جبریل جو کئے آدم کو ملائک سجود تھا یقین آدم کی پیشانی اوپر دیجے مے چشم بصیرت کو نور خلدیں دم کو تو داخل کیا ہو دیکھا جنت میں سمجھ جہنم خلدیں لچا کر فر کے ساتھ میں نے مے رب سے کیا التجا نعمتیں میں تجھ کو دیا ہو یقین جنت مادی کے ہر اک باب پر جو نہ کیا نام سے اپنے جدا اُس پہ مرا کیجے کلام اخیر میں نے عطا تجھ کو کیا لاکھ نام خاص ہوئی ہی یہ بھی کو نصیب	کہ کئے ارشاد رسول خدا میں جو کیا عجز سے کتنے سوال اس کے مقابل تو مجھے کیا دیا کھولے اگر اپنے پران جبریل شرق و مغرب جو ہر عاصیاں احقر حیران کو بھی اے مجیب اُسکے عوض تجھ کو عطا کیا کیا اصل میں بھیگے ہی سجود تھا تا کہ تری ذات ہی شہود ہو حق نے تب ارشاد کیا ہے مجھے پھر نہ میں باہر انہیں لاؤں کبھی اور خلف حضرت عباس کا تو یہ قدرت بنا یا اُسے نام نشان بھی تھا آدم کا جب اور سر اذوق و حجب پر تمام یونہی مے دل سو وہ ڈونا کو اور کہا میں زخا کے جہاں یعنی عطا میں نے کیا تجھ کو بوج حالت تیری میں کیا ہوں روا	ختم رسل شافع روز جزا تجھ کو جواب سکے یا ذو الجلال تب مجھے ارشاد خدا نے کیا شرق و مغرب تک اے جلیل بخشش گماں میں ان کو بہر و عیاں کیجے حضرت کی شفاعت نصیب خالق متعالی نے تب یوں کہا وہ تھا وسیلہ تو ہی مقصود تھا غیر نظر سے مے مفقود ہو لے گیا باہر بھی لے آیا اُسے بلکہ رکھو تل با بد اس میں ہی دیکھئے اس طرح روایت کیا سجدہ و شتوں تو کرایا اُسے تجھ کو و شتوں نے پچھانا تو تب قصہ یہ ہر ایک لکھا تیرا نام کلمہ طیب کے سر انجام کو تو دیا اور میں کو عالی مکاں وحدت ذاتی تک اپنی عروج اور تری امت کی بطف عطا

اور کیا دور بہت آفتیں ذکر کو پتیرے میں نعت دیا اور سدا ذکر نبی میں سیر صدۃ طوفان سے بچایا تو عرش سے تافرش تو لمحے میں ایک جب ہو فقر حشر میں شعلہ فگن اور ساجد کے تئیں آنکھ سب صدۃ طوفان غدا ب بلا کیا یہ بڑی یا ہے بڑی نجات مسجد نبوی میں مجھے دخل دے سرد تو گلزار کیا بے مثل گرچہ کیا اسکو میں اپنا خلیل اور براہیم کو اے مصطفیٰ لینے کریں بعد گنہ تو بہ جب بندۂ احقر تیرے خدا تو یہ یہ کرا سکا کرم سے قبول فدیہ بھی بھیجا تو اُسے کر پسند گرچہ دیا فدیہ اُسے گو سفند آہتی یک یک کا ترے فدیہ کر آحق تشنہ کو بھی بے نیاز اور میں کیا عرض کہ اکبریا اور کیا مال غنیمت حلال موت مجھے اُسکے مدینے میں دے	میں تری امت سے بڑی رحمتیں دیکھ دَعْنَا لَكَ ذِكْرًا کہا دل کو مرنے کے سے ہی اُس نے لطف سے پانی پہ چلایا تو شرق سے تا غرب تو گدرا رہے دیکھ قلزم آتش ہو بہت ہو جزن نوح کی کشتی کے ہی مانند تب شعلہ امواج یم اہستہ یہ کہاں کہاں ور کہاں ہو وہ با حشر میں کرا پار وہ پل تو مجھے اور کیا اُسکو تو اپنا خلیل تجھ کو کیا اپنا حبیب جمیل بعد عبادت کے میں خلعت دیا دوست یقین انکو میں کھتا ہوں جو ہے گناہوں میں ہر پاب بھرا اپنے محبوں میں کرا سکا شمول جنت فردوس سے یک گوسفند روز قیامت میں بے لطف و چند بھیجو نکاد آتش دارِ سفر زفرم و کوثر سے تو کرا سرفراز صالح پیمبر کو تو ناقہ دیا جُب تری امت کے دیا دل میں مال چین و سکوں اُسکے سینے میں دے	گرچہ ادیس کو عالی مقام میں سے اُس نے کر کے اے میر رب اور کیا عرض مے سے میں حق نے کہا تجھ کو دیا میں براق اور ساجد تری امت کے تئیں تب تری امت کو اے میر رسول قلزم دونخ پہ کرو نکارواں انکو نہ پہونچ گیا سمجھ کچھ وہاں احمد مسل کے بدل اے کریم اور میں کیا عرض کہ اے دادگر حق نے کہا میں ہی امت اوپر کیا وہ ابراہیم کی خلعت بڑی دونگا یقین پر تری امت کے تئیں	جسم میں اس کے دیا لاکلام ذکر میں رکھ اپنے مجھے روزِ شب نوح پیمبر کی وہ کشتی کے تئیں طے کیا جس سے یہیلی رواق عالم دنیا میں دیا ہوں جو میں انکی ساجدیں ہی یوں دفول برق سے زائد وہ رہ گئے دولا انکو یہ طوفان دو گنا اماں شرع کے رکھ پل پہ مجھے مستقیم آتش فرو دابر اہستہ پر آتش دونخ کو کیا سرد تر یا یہ محبت کی فضیلت بڑی بعد گنہ درجہ محبت کا میں
---	---	---	--

اللہ اللہ تعالیٰ ان اللہ یحب التوابین ۵۶

اُمّتِ حاسد سے دیلے نجات
احقر عاجز کو بھی لے کر دکار
اور میں کیا عرض میجو دے
حق نے ہمارو ز قیامت میں جب
کافر گمرہ کو سقر میں گرا
بات کیا اُس کو سر طور پر
اور میں کیا رہے مے التجا
اور میں کہا بحر سے اس کے تیں
اُمّتِ اطہر کا ترے بس گذر
احقر عامی کو لے رب کریم
اور یم دنیا سے چلا یوں لے
حق نے جواب اُس کا دیا یہ مجھے
اور میں کیا عرض کہ لے کہریا
مجھ کو کہا حق نے کہ در روزِ حشر
اور ملے انورِ جنتِ شباب
رہتِ نبوتی سے لے رب العنا
حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے
اسکو زمیں کی ہے خلافت ملی
اپنی عبادت میں مجھے گرم کر
حق نے کہا مجھ کو بصدِ مرحمت
اور میں کیا عرض کہ رب لورا
حق نے کہا مجھ کو بدوش ملک
سیرِ لہاں کو یہ سرعت کہاں

مجھ کو کہا خالقِ کل کائنات
پہنچا اُس غارتلک ایک بار
باد کو تابع تو کیا ہوؤ کے
برسرِ خلقِ سب آویں میں تب
پارسلماں کو کر گچا اڑا
بات کیا تجھ سے سر نور پر
اسکو تو ریتِ عنایت کیا
قوم سمیت اُس کے اتار یقین
حشر کے دن ہو گیکجا جب سقر
رکھ تری توحید پہ بس مستقیم
کہ نہ قدم آجے اسکے بھگے
درجہ شفاعت کا دیا میں تجھے
موتی کو یک سنگ تو ایسا دیا
لاکھوں گنگار ٹھینکے ز قبر
شیر و شہدائے خرب حساب
حشر کے دن مجھ کو وہ کوثر پلا
سورۂ انعام دیا میں تجھے
ہونگے خلیفے تری اُمّت میں بھی
دل کو مے ڈر سے تے نرم کر
میں تجھے جنت کی دیا مملکت
باد کو تو اُن کا مستحکم کیا
میں نے بھامائے تلک یلک
اور یہ رفعت بھی یہ قربت کہاں

مجھ کو بھی محفوظ رکھوں غار میں
غار میں بھی کسے ہر زمان
سارے ہلاک اس سے ہوئے کافراں
قعرِ جہنم سے چلاؤں گا باد
اور میں کہا تو کیا مٹوئی سے بتا
تھی جبل طور پہ وہ باجان
حق نے جواب اُس کی مجھے یوں دیا
انکے قدم کو نہ لگا اس کا آب
دامنِ ترانہ کا تب لے مصطفیٰ
آیت کسی کے بھی برکات سے
اور میں کہا اسکو دیا تو عصا
جس قیامت میں ہزاروں گناہ
بار اچھر ہوتے تھے جس رواں
اور وہ بتیاں ہیں شند لب
کیا یہ مشارب میں معظّم پڑے
اور میں کیا عرض زربِ الغفور
زرم کیا ہاتھ میں اس کے کہا
حُرمتِ انعام سے لے دادگر
اور میں کیا عرض دیا لے کریم
دیکھ سلیمان کی وہ دوت کہاں
ایک شب روز میں بے اشتباہ
راہ کئے لاکھ برس کی بخیر
احقر ناداں کو بھی لے خدا

شر سے شریروں کے شبِ تار میں
تنگی و تغذی سے دیکو اماں
راحت و آرام لئے مومنماں
باد سے برباد ہو سب بد نہاد
حق نے کہا مجھ سے ملطف کیسا تھے
بات یہ تیر سے ہے در لامکاں
کہ میں تجھے آیتِ کرسی دیا
حق نے دیا مجھ کو تب ایسا جواب
خشک نہواں تو خوش ہو گیکجا
اسکو بچا شکر کے آفات سے
ساحر و کسحہ سے جس سے گیا
ہوں تری اُمّت کفنا اور تباہ
بار اقبیلوں کیلئے بے گماں
کوثر پاک انکو ملائے تو سب
یائیں بڑے سنگ کے بار اچھر
تو دیا داؤد بنی کو زبور
زرم بھی اُمّت پہ ترادل کیا
مجھ پہ تری نعمتیں اکرام کر
تو نے سلیمان کو ملکِ عظیم
اور یہ جنت کی ریاست کہاں
ہوتی تھی طے ایک جہینے کی راہ
اپنے کرم سے میں کر لیا ہوں سیر
یمن سے اس سیر نبی کے سدا

سیر فی اللہ فی اللہ ہے حق نے کہا تیری اُمت تیری بندہ احقر کو بھی رب جل اور میں کیا عرض لے رب الورا چشمہ حیواں کہاں یہ کہاں ذکر میں بھی اپنے اسے زندہ رکھ حق نے کہا لطف سے تیرا مجھے طاعتِ اخلاق میں اعمال میں مجھ کو کہا حضرت پروردگار اے نبی اس بات سے رہ فرمند میں سے ان پانچ اذانوں کے رب اور میں کہا مائدہ ان کو دیا حشر لے اس کو ذخیرہ کیا مائدہ احقر کو تو عرفان کا سر پہ لپٹیں ابر کا سایہ دیا نعمتِ داین دیا ہوں بہت احقر عاصی کو بھی آوازِ الجلال اور کہا آلِ سر ایل میں اور تیری اُمت سے گنہ اگر دل کو بھی احقر کے بل و صاف بد کہ نہیں جسکی ہے کتب میں مثال باب سے اور اس کے بھی اسکے شتاب اسکو بھی مہربان کے اسکے نجات	سیر فہ سیر بقا دیکھئے قبر کی اور حشر کی آفت میں ماہی گناہوں کی گئی ہے محل خضر کو تو چشمہ حیواں دیا یہ ہے حیاتِ ابدی بے گماں نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ سورہ اخلاص دیا ہوں تجھے اور سب اعمال میں ہر حال میں صبح و سنا نام ترا پنج بار ذکر کو تم پر کئے ہیں بلند پانچ حواسِ احقر عاصی کے اب حق نے ارشاد مجھے تب کیا نعمتیں ایسی نہ کسی کو دیا دے لے خدا قوت ہو تاجان کا اور من و لوی بھی عنایت کیا فضل و عنایات کیا ہوں بہت رزق بلا واسطہ دیکھ صلال مسخ کیا لوگ کی میں صورتیں شامتِ عصیان سے انہوں کے مگر بہر نبی مسخ نہ کر لے صمد اسکو پڑھے جو غلو ص کمال لطف سے تخفیف کرونگا عذاب دیکھ جہنم سے تو رحمت ساتھ	میں کہا یونس کو پچایا ہے تو پل کے بھی آفات و دیوں پچا بطن سے جلد اسکے تو باہر نکال حق کہا جنت میں تجھے اعلیٰ قلبِ احقر کے بھی آپا کذات اور میں کیا عرض جنابِ خدا یمن سے اس سورہ اخلاص کے اور میں کیا عرض کہ تو کر پسند ساتھ مے نام کے بس در اذل جسم کی پایا ہے بندی مسیح اپنی عباد میں ہی مضرو رکھ مائدہ فضل اے میرے صبیبت مائدہ وہ عالم دنیا کا ہے میں نے کہا آلِ سر ایل کو حق نے کہا تجھ کو اے میرے صبیبت حشر میں بھی دو نگاہیں انکرتیں بہر نبی فضل کا سایہ ترے یعنے کئے جب گنہ بیکراں مسخ نہ دنیا میں کرونگا شتاب اور یہ ارشاد کیا حق مجھے فضل سے پس لے سکے بدن کو تمام تن بھی احقر کے لے رب الانام جنتِ ماویٰ میں عطا کر دخول	پیٹ سے ماہی کے نکالا ہے تو داخل جنت کروں روز جزا دودہ اسے عفو کا دے پیر پال دونگا میں چشمہ خوش سلسیل فضل کا دے پیر تو آبِ حیات عیشی کو انجیل مقدس دیا بندہ احقر کو بھی اخلاص دے لے گیا عیشی کو جو پیچ بند لیوے بل واز بند در جہاں اسم کی ہے یہ تو بندی صریح خیر کے کاموں کی مالوف رکھ دونگا میں اُمت کو ترے غریق مائدہ فضل عیقبی کا ہے فضل سے اپنے ہی بیبا نہیں تو اور تیری اُمت کو بھی خوش نصیب سایہ ممد و دبہ خلد برس رکھ دو جہاں پہنچ تو سر پر مے خوک بند رکے بنے صورتِ ماس حشر میں ہی ان میں لونگا حساب سورہ الحمد دیا ہوں تجھے آتشِ دوزخ پہ کرونگا حرام فضل کو آتشِ دوزخ حرام بہر رسول اور عیسیٰ و بنو
---	--	---	---

روایت		روایت	
خلد میں جب تک کرے تو خرام	سارے رسولوں پہ جانا حرام	میں تیری امت کو بہت پسند دیا	دل نہ دینا یہ تہی محکم کہیں
عمر و رازان کو میں بخشا نہیں			
روایت		روایت	
میں نے کیا بخشش امت طلب	حق کہا یک ثلاث میں بخشا ہوں اب	پوچھا خدا اور تو کیا چاہے اب	میں نے کیا بخشش امت اے رب
اور کہا مانگ تو جو چاہے اب	میں نے کیا بخشش امت طلب	راوی کہا آپ کو درگاہ سے	یہ کیا بخشش امت ہے
حق نے تبارشاد مجھے یہ کیا	ایسے خطاب ہے میں تبت سائے	مجھ کو تبت اس طرح سے فرمایا اب	کب تک ایسا ہی تو مانگے بھلا
بخش تو مجھ کو تیری شفاعت قبول	بخشوں اگر آج ہی امت کو سب	آریہ فرمائے نبیؐ اور	روز قیامت میں امیر رسول
کہ میں تیری عرض قبول ہوں اب	عرض کیا میں بہ حضور خدا	لطف سے یوں لگا حساب انہوں	اور میں کیا عرض کہ اے میرے رب
حق ہی جو باتیں ہوں معراج میں	کہ نہ خبر تجھ کو بھی ہو دو وہاں	کہ وہ گنہ کرتے ہیں خلوت میں جا	کیجئے ارشاد کچھ ان سے ہیں
پوچھے شلی کے نبیؐ کے حضور	اور عباد مری جلوت میں آ	تبت کئے ارشاد شدہ انبیا	کہ شب معراج میں بت الغفور
شامت عیسا سے انہوں کی	غایت رحمت سے خدائے کہا	پر تری امت گناہوں کے تین	میں نے دھسایا ہے بقعر زمین
لے نبیؐ امت کرتے بد عمل	قعر میں پیچ دھساتا نہیں	پر تری امت پہلے میرے رسول	کرتا ہوں جنات سے آخریدل
	بعد گنہ ہوتی ہے رحمت نزل		
روایت		روایت	
وہی وہ ستارہ ام پر کیا	اور شب معراج میں بت الورا	سارے ام پر بھی ہے جانا حرام	جائے نہ جب تک ہی امت تمام
دیو گنجائت میں بہت کچھ بتا	تانا قیامت میں ہوزا حساب	قبر میں تیا بکشت ہے ان کا کم	اور کیا ان کو میں فیہ امم
کہ مجھے ارشاد کئے یوں رسول	کہتی ہیں یوں حضرت زہرا بتول	اور یہ فرمائے رسول انام	بخش تو مجھ کو ثلاث روز قیام
بخشش امت ہی زور گاہ رب	مجھ کو کہا لطف سے پروردگار	بخشش امت ہی زور گاہ رب	فضل سے پھر مجھ کو کہا کردگار
خلق پہ سب عزت و محترمی	آپے ہر بار کیا ہے طلب	میں نے کہا مانگنے والا ہوں نہیں	ہو نہ عیان بخشش و رحمت مری
روایت		روایت	
ہو مرے تخیل ہو ایہ خطاب	حشر میں امت کا حساب کتاب	حق مجھے اس طرح دیا تب خبر	حشر میں امت کو نصیحت نہ کر
کہ میں کیا عرض آخیر البشر	حضرت فاروق نے دی ہے خبر	حق نے اس امت کی شکایت کیا	تبت کئے ارشاد رسول خدا
اور نہیں ہوا انہیں کرتا نہیں	وہاں گناہوں ان گناہوں میں	اس کچھ ارشاد ہیں کیجئے	لطف سے جو باتیں کیا آپے
قہر و عذاب نہ تبت ہی آگئے	امتیال گلے گنہ جب کئے	قعر میں پیچ دھسایا ہو جا	امتیال گلے گنہ جب کئے
مسخ کیا شومی اعمال سے	قوم کو جو عدا دے میں بے گما	بر سے ہیں پتھر تباہوں پر ہم	صور میں امت داؤد کے
بر سے دہل نہ مری رحمتیں	نفل گنہ جب کئے اگلے امم		یعنی وہ جرم سے توبہ کریں

روایت	حضرت صدیقہ قدسی مآب	آن کے کی اسے عرض جناب
<p>کہ شبِ مہراج کے اسرار سے ہوئے اگر لائق ناسرقتہ حق میں اس کے بفضلِ کریم خوف نہیں حق کا بستر و جہار اصل میں اس کے خوف میں مایاں حال پہ فاصلہ کے کریں کچھ نظر باپ مے حضرت صدیق جب کہتے تھے جب دیکھیں پر بند گتیں ہوتے تھے جہاں بھی ایسے وہ تب اور تھے اک روز شتر پہوار اونٹ سوارے پر غر جلد تر روتے تھے عثمان غنی اس قدر نفس جو بس لیتے تھے اپنے عساکر ایسا ہی صحابہ شہِ انبیا اور وہ چالیس برس اکمیاں اور ہر اک تمیں وہ پاکذات خلق میں جب قحط پڑے یا بلا موت مری آتی اگر آگے ہی اس طرح فرماتے رسولِ حبیبؐ پیدا کیا جبکہ جہنم کو رب کیونکہ وہ سمجھے کہ انہیں کیلئے دلوں میں لگے جو ہوتا تھا جوش</p>	<p>اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے تو وہ مے پاس لے پیغامبر آئے بشارات ہیں ایسے عظیم اور میں فضل کے اُمیدوار ایسے بشارات کے مورد میں جا خوف خدا رکھتے تھے وہ کس قدر پڑھتے تھے قرآن بکمالِ دب کہ نہیں کیے سا ہوا آدہ میں آتے عبادت کیلئے لوگ سب نیکے اس آیت کو ہٹے بقرار جا کے گرے ایک وہ دیوار پر ریش شریف ہوتی تھی ہر انکی تر درد سے روتے تھے خوفِ عذاب ایسا ہی پر خوف تھے سب دیا آہ نہ دیکھے میں سوئے آسمان دیکھتے چہرے پہ پھر اپنا ہاتھ بولتے اس طرح سے وہ بر ملا خلق ان آفات سے بچتے بھی آئے نہ مجھ پاس کبھی جبریل رونے لگے خوف سے اُمک سب ہے یہ جہنم نہ ہمارے لئے کوس تک سنو تھے انکا خوش</p>	<p>آپ نے فرمایا کہ مجھ کو خدا اُمّت سابق کے بہشتی سے بھی ایک نظر اس پر کر لے باشعور جانو ایمان بغیر گماں اور طفیلی ہیں انہوں کے عوام آئی بخاری میں حدیث صحیح روتے تھے تب خوف سے یوں زار سننے سے قرآن کی گرا تیت عمر نہ اور رونے کے سبب سے کثیر</p>
<p>ان عذابِ دہک کو افع (سورہ طور)</p>	<p>لوگ اٹھلائے میں نیکے کان رات کو محراب میں جا کر علیٰ یونہی امین حسین و حسن شیخ عطا حق سے تھے خائف بڑے چرخ پہ اکبار نظر جب کئے شامت عصیاں سے حکم خدا میرے گناہوں کے جویشا متیں ایسے ہی پر خوف تھے سب لیا انکے بدنیں مگر از خوفِ رب اور جب انسان کو پیدا کیا اور بر اسیم ظلیل کریم خود کی تھی حضرت یحییٰ کو جب</p>	<p>ایک مہینہ رہے بیمار جان ہاتھ میں لے ریش مبارک کو بھی حق سے تھے یوں خائف سر و علن وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے بس میں دہشت سوز میں گرے چہرہ کہیں مسخ ہوا ہودیکا اسکے سبب سے ہی یہ ہر افسان بلکہ مقرب ملک و انبیا لرزہ بہت رہتا تھا بے شبہ تب چین و سکون سارے ملک کو ہوا کرتے جب آغا ز غارے فہیم بیت مغذ میں وہ آروز شب</p>

حق کی عبادت میں ہی ہے مدام کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کئے رہنے لگے دشت بیابان میں اشک کی کثرت سے نیکو سیر جب ہو یہ حال ملک و انبیا کہتے تھے اس طرح عمر با صفا کہ نظر افضل خدا پر وہیں خوف سے تبت حق کے ہر سنا ہوں	انکو نعمتی خواہش آب طعام پیدا کئے بلکہ عبادت لئے ذکر طاعات میں ہر آن میں گوشت نہ باقی تھا دو خسار پر کیسا ہیں چاہئے خوف خدا حشر کے دن گر یہ کرینگے ندا سمجھو گناہ و صفتی میں ہوں یقین دوزخی میں ہی ہوں گنہگار ہوں جو نظر اس شب کئے حضرت ہاں	کھیلنے گراں کو مالتے شباب آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوئے اور وہ از خوف عذاب خدا دانت نظر اتنے زسور اخ جان خوف خدا چاہئے سیل و نہار آجکے دن جنت ماویٰ میں جا اور منادی یہ کرے گر ندا جنت و دوزخ کے نعیم و عذاب دیکھئے کرتا ہوں میں کسا بیاں	بزرگوں کو اس طرح دیتے جو اب خلق سے دنیا کے کنارہ لئے روتے تھے اس طرح صباح و مسا بھرتی تھیں فی سہیں میں انکی مال اور ہیں رحمت کے بھی امتیاز ایک سماں ہی یقین پائے گا ایک ہی عاوی بہ سقر جائے گا جہنمیں اور جہنمیں ہیں بے حساب
--	---	---	---

سیر گلستان جنت

شہ نے خبر دی کہ کیا حکم رب میں لگی کیسے تب عرض کی، کیا تو کیا اسکو قبول کر سول اسکے لئے جنت ماویٰ ہے گھر پاس مے تو ہے گرامی زیاد تیرے لڑو اور تیری اُمت لئے حکم کیا حق نے سر اُٹیل کو پس مجھے آروح میں لے گیا اسکی درازی تھی رہ الف سال دیکھے گا بے شبہ اُسے بال ضرور صلقہ یا قوت بھی تھا میں ایک اور ہر انگ نگرے میں با صفا پوچھا میں حال اُنکا کچھ جبریل	تیرے پہ بھی اور تیری اُمت پہ فرض نمازیں ہوئیں کچھ ہی میں کیا ہاں کہ کیا ہوں قبول جو کہ کے شرک سے اسکو مقرر خلق سے اور تب یوم النناد نعمتیں جو ہم میں ہتیا کئے حکم یہ پہنچائے جبریل کو جلکے میں جنت میں تماشا کیا خانہ بالا بھی تھا اک بے مثال اور نظر اوں کے عور و قصو قصر تھے چالیس ہزار سہینیک ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا کہ یہ فرشتوں کو نشان جلیل	فرض میں پہنچا نمازیں دوم تین مہینے کے مقرر صیام حقنے کہا جو مجھے جانیکا ایک اور غضب پر مے رحمت مری ایسی کرو گناہیں عطا نعمتیں کیا تو اُسے دیکھنا چاہتا تھا اب احمد مرسل کو کجبت بجا پانے برہنہ کی مسافت کا دور سال پہنچا ہزار کی راہ میخ زمرہ کے بھی موتی کے جان اور ہر اک قصر میں چار سو مین نور کے جلے کے عجب دو طبق آگے ہی آدم کے برس یک ہزار	سال میں چھ ماہ کے رکھا صیام پوچھا میں میرے رب نام شرک سے اپنے کو بچا وہ نیک جانے سبقت کی لے میری خلق انہیں دیکھ تجب کریں عرض کیا میں کہ ہاں امیر رب اسکے عجائب و غرائب دکھا اسکو زرخ کا تھا فو بہتر قبر سے اُنکے گرے مومن نگاہ چار صد اس در کو لگے تھے عیاں کنگرے چالیس تھے بازرب زین ہاتھ میں ہر اک کے تھے حکیم رب پیدا کیا حضرت پر در گار
--	--	--	---

اور اسی خدمت یہ مقرر کیا
تاکہ کریں نہ طبق نہ شمار
روح میں اسکو کہا میرا نام
اور کیا مجکو خوشی سے سلام
آٹھ خلیفے ہیں جو ضوان کے
سیر جنت کا کرنے لگا
جنت مادی کے جو دیوار ہیں
لوہے برصیا کی بھی اک خشت تھی
اسکی جو چوڑائی ہے وہ شمار
اور مکانات بھی دیکھا وہاں
بعضے کا بونے کے اُبلے بھی تھے
بعض محل انکے تھے جو آفتاب
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار
اور ہر اک خانے میں اک تخت تھا
فرش ہر اک تخت پہ تھرا بچھا
رنگ وہ محلے کا ہر اک تھا جدا
مغز بھی آتا تھا نظر جسم سے
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار
مٹکے خوشبوؤں زیادہ تھو سب
دیکھا شجر ایسے بڑے آشکار
پیرھہ زرخیز سے اشجار کے
ایک ہی پتے سے یہ سارا جہاں
اور ہر اک میوے کی دانے کی جا

آپکی امت کو برور جزا
عزت و شان انکی ہوتی آشکار
سننے ہی ضوان ہوا شاد کام
اور بشارت یہ دیا وہ ہمام
آٹھ وہ دروازوں چنکے تھے
اور بشارت سنمانے لگا
نور سزا مطلع انوار میں
سبز زبرد کی بھی تھی دوسری
راہ برس کی وہ ہے ستر ہزار
سرخ تھا یا قوت کا کوئی کھاں
سرخ تھے سونے کے اُسے لنگرے
لنگرے گویا تھے اُسے ماہتاب
بھی تھے سراجا نور و شمار
زر کا کہیں اور کہیں یا قوت کا
اور ہر اک فرش نئی طرح کا
پوست بھی شفاف تھا یوں کا
تاج مرصع بھی تھے سر پہ دہر
نہیں مصفا تھیں ان آشکار
اور چہچہے بھی میں دیکھا ہوں تب
سائے میں کجھاڑ کے گر کوئی سوا
ڈالیاں یا قوت دوزخ کے تھے
ہو گیا پوشیدہ بنیاد گماں
بیٹھی تھی اک حور خباں باصفا

بھیو گیا جب خلد میں زحمت
روح نے پس رکھ دیا سب
روح سے حمید بھی بولا ہے وہ
آپ کی اور آپ کی امت لئے
تاج تھے ہر اکے ملکات لائے
نعمتیں جنت کی جو ہیں بکراں
سونے کی اک اینٹ روپے کی ایک
مشک بھی کافور کے کچرے سے سی
اور اُسے شفاف ہیں ایسے بناے
لنگرے اُس قصر کے سب خوشما
بعض کھاں سرخ جو اہر کے تھے
بعضے مکانات تھے مثل قمر
جرے تھے اتنے ہی بہر اک سرا
اور کہیں قی کے ہر اک تخت پر
حور ہر اک فرش پہ زحمت شعا
گوشت تمام آئے نظر پوست
نہیں بھی جنت میں دیکھا چہا
رنگ میں کافور سے زاید سفید
ایک قیق اور دوم سلسبیل
تیز رواں ہو گیا ہفتاد سال
برگ تھو سب بندن دیباچ کے
اور ہر اک میوے میں اس خلد کے
جنتی جب خوش ہو کرے

کر کے ادابت یہ ملک تہنیت
پوچھا ہے ضوان کہ ہے کون تب
پس جنت میں کھولے وہ
اکثر جنت ہی خوشی کیجئے
پس مجھے تحریم ہو ضوان پاک
گر کروا عمر ہوئے بیاں
سرخ ہو یا قوت کی اک خشت نیک
اسکے ہی دیواریں بناے بھی
افس و سہاوش نظر جس سے آئے
لوہے برصیا کے عجیب شاما
سبز زمرہ کے جسے لنگرے
لنگرے تھے ہر برس خوشتر
خانے بھی ہر حجرے میں اتنے بجا
خیمہ زلفیت کھڑا پاک تر
پہنی ہوئی طے تھی ستر ہزار
جسم بھی سب آئے نظر گوشت سے
شیر و شہد آج خمر خوشگوار
شہد سے شیریں بہت اسعید
تیسری تسنیم اور زنجبیل
پہنچے نہ آخر کو بلال و قال
اور وہ پتے بھی تھے ایسے بڑے
حق رکھا ہفتاد عجیب ذائقے
شاخ شجر نہ ملک اس کے جھکے

بہار جنت

بہار جنت

بہشت بہشت

مقامات خلفائے راشدینؓ

گو کہ شجر ایسا ہو ہے قیل و قال
شتر کے مقدار طیور جہاں
پس بہشتی کے تبھی آئے گا
تیسری ہے جنت ماویٰ عظیم
ساتویں جنت ہو وہ دارالقرار
روح کہا ہے یہ فلاں کا محل
بولے اے بوکر میں تیرا مکان
صاحبانِ قصر بھی اور قصر بھی
ہمیں بہت عورتیں ہیں اباصفا
اور کہے عثمان سے میں تیرا نام
اور علیؓ سے کہے خیر النوری
اے نبیؐ دیدارِ شلی کے ملک
تا کہ ملک اس کی زیارت کریں
اور ترے قصر میں داخل ہوا
چہرہ پہ وہ کھینچی تھی اپنے نقاب
کہ میں شلیؓ آپ کے جو ابنِ عم
شیر و شہزادؓ ہر جہاں
اسکے گناہ تھے زہد سے ہی
تطرف رہے پہلی تھی دہرے خوبتر
دارِ جہاں میں نہیں کوئی بوستان
روح میں مجھ کو دئے یہ نشان

اسکی درازی ہو رہے الف سال
شاخ و پتہ نصیب لیتی خوش بولیں
کھاتے ہی پھر جھاڑ پھاڑے گیگا
اور چہارم ہے بہشت نعیم
آٹھویں ہے خلد ہمیشہ بہار
اور یہ فلاں کا ہے دگر بے بدل
تھا زرا حرم کا میں دیکھا وہاں
آپ پہ ہر دم ہو خدا اے نبیؐ
میں تری غیرت و نہ تنہیں گیا
دیکھا سموات پہ لکھا تمام
کہ تری تصویر کو اے مرتضیٰؑ
جبکہ میں مشتاق ہوئے برفلک
فرح و طرب اسکی زیارت کیسے
پہلے ہاں تو راہنویں اک جھاڑ
اسکو میں اس طرح کیا ہوں خطاب
زوجہ ہونیں انکی اے شاہِ اُم
جاری تھے از قدرت پروردگار
اور تھے مگر زے جو اس پر بھی
جیسے تارے ہیں لگے سپر پر
نہر پر یکایک سوئی تھیں لٹاں
آپ کے ازواج کے ہیں یہ مکان

ہوئے ہر اک میوہ ملت عجیب
چار گنا جب کوئی بہشتی نشاب
جنتی وہ آٹھ ہیں جانو یہی
پانچویں ہے جنت دارالسلام
دارِ عدن میں ہی بہت مہر یاں
چاروں غلیفوں کے بھی اپنے نکلاں
اسکے لطائف بھی میں دیکھا ہوں
اور کہے فاروقؓ میں جناب
سکے عمر روئے لگے اور کہے
اور ترا قصر بھی اک اے اس
چرخِ چہارم پہ نظر میں کیا
ایک فرشتے کو خدا نے جہاں
اور میں جنت میں بھی اے مرتضیٰؑ
سو گناہیں اسکو وہ ہوا شوق وہیں
کسکے ہے تو کہا سے کہہ دیجئے
اور عجب نہر بھی اک درجہاں
بہتے تھے وہ چاروں بھی کجاے پر
مٹی بھی مہر سے تھی اسکی وہاں
روحِ ابنِ ولے ہے کوثر بہی
اور کناہے یہ بھی اس نہر کے
اور میں نہا بھی دیکھا ہوں تب

کھانے کی جس جگہ ملے لب لب
ہو کے وہیں مرغ ہوا پر کباب
ایک سے فردوس عدن دوسری
چھٹویں جو دارِ جلال کا نام
میر صحابہ کے میں دیکھا عیاں
دیکھے بترتب شہ انسِ جاں
حضرت صدیقؓ نے کی عرض
دیکھا ہوں یا قوت کا تیرا مکان
سب بھی غیرت ہے سو آپ کے
دیکھا ہے میں نے بہشت بریں
میر سے جبریلؑ میں نے کہا
پیدا کیا علیؑ پر یہاں
دیکھا ہوں اک قصر کے نام کا
نگلی ہے حور اس بس لک نازیں
بولی ہے وہ حور تب اس طرح سے
دیکھا جو تھی عرشِ بریں رواں
اور نہیں ملتے تھے بایک دگر
اور گناہ اسکا تھا از زعفران
جو کہ دیا آپ کو قی اے نبیؐ
خیمے کھڑے تھے دو قیوت کے
ذرا ازل میں کیا جنگار

فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّادِيَّةِ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى

(سورہ محمد، ۱۲)

شیر و شہدائے خمر پاک تر
پوچھائیں خبریں ہے انکی خبر
کیجئے درگاہ خدا سے سوال
اور بہت اسکو تھے پر لاکلام
میں نے رکھا اسکے پروں پر
محکمہ نظر آیا شجر اک بڑا
اویگا اس طرح سے جانو نظر
پس اسی قبہ سے وہ نہیں جہا
چلے یہ قبہ میں نظر کیجئے
کوئی بھی انکی تو پاس آئے
میں نے پڑھفل دیں کھل گیا
قصیدیں جنت کا وہاں کیا
کوئے پہ اک میں نے کیا جنت
سیم سے اس سیم کو بے اریا
اور تھی رواں شہد کی ہر عظیم
جو کہ ترا امتی اخلاص سے
اور کہے جنت میں کیا میں نظر
کھولے اسکو بھی گیا میں اندر
حق کے ارے سے اٹھنے حبیب
جلین پیچیدہ عجب خد ایک
میں نے کیا کو خدا سے طلب
دوست میں جس نیکو میرا رہا

اور تھی ہر ایک بڑی اسقدر
آئیں کہاں یہ چلے ہیں کدھر
عرض میں نے کیا تب خیال
بولا ہر یوں کر کے وہ جگہ سلا
پس فرشتے آ رہے ہم
قبہ در زیر شجر ایک تھا
بیضہ اک مرغ ہو جوں کوہ پر
بہتی تھیں ز قدرت پروردگار
آپ یہ تا انکی حقیقت کھلے
پوچھائیں کیا وہ کہا تب مجھے
اسکے اندر جاکے نظر میں کیا
پھر فرشتے نے مرے سے کہا
”بسم“ تھا مرقوم دہان غیب تر
حکم خدا سے تھی رواں جواب
حکم سے خالق کے ز سیم رحیم
یاد یہ کلمہ سے کرے گا مجھے
قصر تھا یا قوت کا اک مسخ تر
ایک تھا صندوق وہاں پاکتر
اک ہی صندوق میں سر عجیب
دخل صندوق تھا بار و فہمیک
حکم ہوا جگہ ز درگاہ رب
فقر اسی کو میں عنایت کروں

تنبیہ

روبر و اک نہر کے یہ سب جہاں
لوئے وہ کوثر کی طرف میں چلے
ایسے سیل کا یا فرشتہ بڑا
اپنے قدم بازو پہ آپ کھمرے
جبکہ گیا ایک ہی لمحہ گذر
قبہ وہ ایسا تھا بڑا لاکلام
سبز زبرد کا تھا ایک اسکو باب
قصیدیں پھرنے کا وہاں سو کیا
میں نے کہا فضل ہے اسکو لگا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کوئے سے اس کے چاروں وہاں
غور سے کچھ اور یہاں دیکھئے
”سکر یہ“ اللہ لکھا لے سلیم
ہاں وہ اللہ کے روان جئے شیر
قدرت حق کو میں دیکھا ہوں جب
چار یہ نہروں سو بھی روز جزا
کھولے دروازہ میں اندر گیا
پوچھائیں خبریں ہے وہاں کیا
چاہا میں دیکھوں تو بحکم خدا
جگہ ہوا درگاہ حق سے خطاب
اے نبی یہ خرقہ تیرے پیر لئے
پاس مے لے مے پیغامبر
اے ہی لئے وہ شہر عالی مکان

اک سر سوزن کے میان اند عیاں
آئے کہاں نہ خبر ہے مجھے
جسکی جہانت کو نہیں انتہا
چشم بھی اب بند ذرا کیجئے
کھولے انکھیں میں کیا ہوں نظر
اسپکھیں گریہ جہان کو تمام
فضل ز سرخ کا باب تاب
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
اسکی ہے بے شبہ کلید عظیم
چار طرف چار میں نہیں ال
اور تامل سے نظر کیجئے
”تسکر یہ“ جن بہ چارم رحیم
تیم و جن کے خمرے خبر
جگہ ہوا حکم ز درگاہ رب
بس اسی سیراب میں کر دیوں گا
خانہ تھا اک سکے اندر دوسرا
جگہ خبر روح میں یوں دیا
خود ہی صندوق میں کھل گیا
خرقہ ہے یہ فقر کا بے اریا
اور تری امت ہے اس کے لئے
اس کوئی چیز نہیں دست تر
دوست بہت فقر کو رکھتے تھے جہاں

بسم اللہ کے چاروں طرف سے جو چاروں طرف میں

لہ فقر و غیری (صدیق)

ملاقات ادیس علیہ السلام

لہ لآلہ اللہ محمد و آلہ

فقر کی تفصیل میں بس اضمحلال زمرہ اصحاب عالی وقار فقر کو جو دست لکھے ہے خدا کا فرعون کو. مردود کو مال کی اُنت میں نہیں ہے سیر اسی تھی ہر ایک میں سعت عیال سات قدم گر کوئی لیجائے گا بلے بلاشبہ یہ پہنچائیے، اور وضو کے بعد و نیاز اور کہا حضرت نے دین کے پھر کہا اس کے تئیں مرحبا کاش کہ سب خلق کی سکران بھی پوچھائیں کیا اسکا ہر ما سبب ایک نذا جکو یہ ہوتی ہے تب اور مجھے ادیس نے دی یہ خبر مشک بھی غبر سے بنا ہے تمام برق سے مرکب پہ ہو کوئی ہوار کہ یہ سب کون پیسہ کا ہو امت احمد سے کوئی بانبار کاش یہ دریں اُصیب خدا	دیکھے آئیں، میں صلیب میں کھڑے جو کہ تھے فقرائے ہمارے یار اپنے رسول کو کیا ہے عطا اور بہت ایسے ہی مردود کو تو ہے حقیقت میں بیشک فقیر مشرق و مغرب جو ہیں درمیاں ہڑیاں حشر میں وہ پائے گا اور یہ بشارت بھی نہیں دیکھے فخر کی پھر جلد گدا سے نماز مجھے ملاقات کی ادیس نے ایسے مکان بیچ تو پہنچا ہے آ پائیں سب کے صوبات بھی یوں کہا ادیس نے میرے تب کہ تو گذر جلد تر اس جاے اب کہ میں کیا ایک حبیل پر نظر اور میں لگے اسکو درجیم غام پانسو برس ہو دو ان برق وار یا کسی صدیق و ملک کا ہو فخر کی بے شبہ دورکت نماز آپ کی اُمت کو اگر دیکھتا	فخر کی ہے ایسی فضیلت بڑی صاف صریح انکے بھی شان میں صرف غنا اسکا ہے مغضوب جب ہاں جسے اللہ دیا ہو کمال اور کہے حضرت کہ بدرجہاں کہنے لگے روح میں میرے ساتھ پوچھائیں خبر سے اے با صفا صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار خلد میں اتنی اُسے جائے ملے اور کیا مجھ کو ادب سے سلام سخنی سکران سے پایا نجات آپ کی اُمت کی بھی دیدار سے میں کروں جس قدر کی جانب نظر کیونکہ یہ حصہ ہے بحسن عمل کہ حبیل رحمت اُسے بولتے بارہ ہزار اسکے میں دروازے جا پہنچے نہ رک در سے دوم کشتیں آئی نذا ان سے کسی کا نہیں ساتھ جماعت کے کریگا ادا انکے ہی زمیں ہو محشور کل	دیکھے ثابت ہوئی قرآن مجید آیتیں اُن کے قرآن میں زمرہ اعدا کو دیا اپنے سب خیر میں صرف کئے بے ملال دیکھائیں ستا ایسے بڑی ہارٹیا کہ کسی اندھے کا پڑ کوئی ہاتھ مردہ یا مت کو میں پہنچاؤں کیا کلمہ طیب کی پڑ سے ستا بار مشرق و مغرب وہ بگھیرے میں نے جواب اسکو دیا شاد کام در دے نبی اس نے کہا میرے ساتھ ہو تا مشرق تو بھلا تھا مجھے اور نظریں دل جس حور پر امت احمد کا ز روز ازل سروہ حبیل کا ہے لگاؤش سے اتنی مسافت سے دو در کے میان اسکو غرض دیکھ کے پوچھا نہیں بلکہ یہ ہو کہ وہ اُسی کے نہیں فضل خدا سے یہ حبیل پاوے گا جنت ماویٰ میں یہ پانا حبیل
--	---	---	--

جماعت کی فضیلت

نقل یہ طبرانی کیا اوس سے جادو کا جو نفل جماعت لئے	اوس نے بولا کہ نبی لویں کہے عمرے کا اکر جو ملے گا اُسے	فرض جماعت لڑو جو جاوے چل احمد و سلم نے ہی عثمان سے	جج کا اسے اجر ملے بے خلل لئے روایت کہ نبی لویں کہے
--	---	---	---

پاؤں جماعت سے عشا جو ہما لایا ہے ماجہ کا پیر از عمر رکعت اولے ز نماز عشا اور صحیحین میں فی خبر انکے مکانوں کو لگا دیوں نار کوئی لکھے دن کو ہمیشہ صیام بولا انہوں کہ اگر وہ مرے بیٹھا تھا ضوان جو اک تخت پر بولے کیا ہے میری امت کا حال انکے سوا جو ہیں انم دو سر پوچھائیں کیا ہوتی اسنے کہا اور خدا افضل لگا دے اُسے اور کہا حضرت کہ جب خیر سے حق نے کیا مجھ کو خطاب اچھے میں کیا تب عرض اے رب العز تب مجھے ارشاد کیا از کرم اور جو عدوتیرے میں شر لانا	رات کیا نصف وہ گویا قیام کہ ہمیں فرمائے ہی خیر البشر فوت نہ زہنا رکھی وہ کیا کہ کئے ارشاد شہ بخرو بر دلے پنے اس ہمیں کر دگار اور کرے شب کو ہمیشہ قیام اپنی جگہ نار سقر میں کرے گرد ملک اسکے کھڑے تھے دگر تب کہا میرے وہ فرخندہ فانی تیسرا حصہ ہے انہوں کیلئے امتی اک صدق سوجب آپ کا کبھی کرے اسکی حوالے مرے گلشن جنات کی میں سیر سے آج مقامات عجیب و غریب میں ترابند ہوں تو مولیٰ مرا عزت و اجمال کی میر قسم سب یہ مقامات ہیں نہ حرام	صبح جماعت سے کیا پھر ادا کوئی نمازیں پڑھے از بہر رب اسکے سبب کو خدا کے کریم کہ میں کیا غرم یہ اے مومنو! اور بن عباس کی خدمت میں آ پر نہ جماعت سے پڑھے وہ نماز انقضیٰ لیا کہ شاہ جہاں شرط وہ تعظیم کی لایا بجا حصے خدا تین کیا خلد کے اور بہشتوں کی جو ہیں کنجیاں کلمہ طیب کو پڑھے درجہاں حشر کے دن جبکہ اٹھے مومنوں فضل سے مولا کے لیا جب فراغ اپنی جو امت کے تو دیکھا تما بندہ جو ہے اپنے خداوند سے جو ہیں دل جان کرتے دستان اب تھے اعدائے مقامات بھی	گویا وہ سب بات عبادت کیا ساتھ جماعت کو ہو چالیس شب لکھے ہر آزادی زنا رجم لوگ نہ آویگئے جماعت کو جو کہتے ہیں یک شخص سوالوں کیا ویسے کا کیا حکم ہے اسر فزار اور میں دیکھا ہوں بدرجہاں پوچھائیں ضوان کو اے بھٹا تھے ہیں دو آپ کی امت لئے رو برو ضوان کے دہر تھے ہاں قصر نے اسکے لئے ایک یہاں قبر سے میں دیوں انہیں کنجیاں حاضر درگاہ ہوا باغ باغ اپنے دل جان سے خوش و مدام اپنے دل جان سے نہ کیوں خوش ہے انکے مقامات ہیں یہ بے گماں دیکھئے دوزخ کے عقوبات بھی
---	---	--	--

درکات دوزخ ملاحظہ کرنے کا بیان

سرور عالم نے کہا جبرئیل زیر قدم دیکھئے اپنے یہاں اور جہنم کے بھی درکات سب ایک فرشتے کو میں دیکھ عجیب اک سربوزن کے ہی مقدار پر	مجھ کو فرمانِ خدائے جلیل میں میں دیکھا تو پشما آسماں آئے نظر اہل عقوبات سب کہ تھا نہایت وہ طویل و ہریب کھولا ہے مالک نے جہنم کا در	لیگیا جب مالک دوزخ کے پاس آئی نظر مجھ کو زمین جلد تر نفل ہے فرمائے شبہ انبیاء ارض سما کے تھا کھڑا درمیاں ہو گئی شوق پہلی زمین بگیاں	کہنے لگا میرے یہ وہ حق شناس بیت مقدس بھی تب کیا نظر دارِ مقر میں نظر جب کیا ہاتھ سو وہ آگ اچھالے عیاں دیکھائیں جہنم کی خلقت ہاں
---	--	---	---

چیرے گئی بعد زمیں دوسری چیرے گئی پوٹھی زمیں بعد ازاں چٹکئی بعد اسکے زمیں پانچویں چٹکئی بعد اسکے چھٹیوں زمیں حشر یہ اُن کو دئے جائینگے چیری گئی بعد زمیں ساتویں آپا سے دیکھ سکو گئے نہ اب اگ جہنم کی دود آئی نظر درمیاں دود کے جوتھا فاصلہ	پھٹکئی بعد اس کے زمیں تیسری اس میں بھی پتھر کے پہاڑاں کلاں اس میں بہت سانپ بچھوٹھے یقیں کہتے ہیں سچین اُسی کے تیش دیکھ کے وہ روئیں گے پتیا شینگے نام اسی کا عجبا ہے یقیں کیونکہ اس اُمت کے گنہگار سب تھی شب تاریک سے تاریک تر پانسے برسوں کی وہ ہو گی راہ	طوق بھی رہے تھی ہاڑاں تیش کافور و شکر کے جلیں گے جوساتھ کاٹیں بدکاروں کو روز شمار نامہ اعمال بہت بیکراں کافور و شکر کے بھی روئیں تمام اس میں تھے آتش کو ہی یا برے پاؤں سی طبقے میں رنج و کمال اور نظر آئے ہیں دوزخ کے در جب در اول پہ نظر میں کی	پہنائے جو دوزخیوں کے تیش انکو نہ آتش سے کبھی ہونجات زہر ہے انکا برس یک ہزار اہل جہنم کے دہرے وہاں رہتے ہیں سچین میں ہی لا کلام مالک دوزخ نے کہا تب مجھے کھولا پس اس سببوزن مثال بعضے تو نیچے تھے بھی بعضے اُپر اُسے تھی یہ آیت قرآن لکھی
قَوْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (سورہ ماعون)			
یعنے کہما حق نے اے فرضہ پے ویل کے منے ہر عذاب شدید	ایسے غازی کو یقیں میں ہے یا کہ ہے وہ عذاب رشید	اپنی نمازوں سے جو غافل ہے دوسرے دروازے پاس کے یقیں	کرنا ادا وقت پرستی کرے ویل ہی مرقوم تھا لہذا کہیں پاویں ہمیشہ وہ عذاب سقر
وَلِيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ			
اور درسیوم پہ نظر میں نے کی یعنے جو ہے حکیم خدا و رسول باب چہارم پہ بھی لکھی ہو ی یعنے کوئی ماہ میں اور تول میں ڈالیا دوزخ میں خدا انکو جال پانچویں دوازے پہ دیکھا ہم یعنے جو کوئی طعن کرنا یہ کریں اور در ششم پہ نظر میں نے کی یعنے کہ دل سخت ہوں جوئی کے اور در ہفتم پہ بھی اس کے لکھی	آیت قرآن یہ مرقوم تھی اسکو جو جھٹلاوینے کے قبول آیت پر نور یہ قرآن کی حق ہو نہ ذکر کم و زائد کریں تو میں آتش کے پہاڑاں وہاں آیت قرآن یہی تھی رستم اور اشارت سے بھی دشنام دیں آیت قرآن یہ مسطور تھی ذکر سے اللہ کے غافل ہے آیت قرآن معظم یہی	دلیل لِّلْمُكَذِّبِيْنَ انکو بھی دوزخ میں بلا اڑیاب دلیکا حق تحت عذاب عقاب	دلیل لِّلْمُطَفِّفِيْنَ لیوں زیاد آپ خریدیں اگر سخت عذابوں میں ہیں زوشب دلیوں بھی کم اور کو بچیں اگر دلیو مسلمان کو بنہ اس سے رب
قَوْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ الْكِتَابَ بِآيَاتِهِمْ (سورہ بقرہ)			
دلیل لِّلْمُكَذِّبِيْنَ انکو بھی دوزخ میں بل اڑیاب دلیوں بھی کم اور کو بچیں اگر دلیو مسلمان کو بنہ اس سے رب	دلیل لِّلْمُطَفِّفِيْنَ لیوں زیاد آپ خریدیں اگر سخت عذابوں میں ہیں زوشب دلیوں بھی کم اور کو بچیں اگر دلیو مسلمان کو بنہ اس سے رب	دلیل لِّلْمُكَذِّبِيْنَ انکو بھی دوزخ میں بل اڑیاب دلیوں بھی کم اور کو بچیں اگر دلیو مسلمان کو بنہ اس سے رب	دلیل لِّلْمُطَفِّفِيْنَ لیوں زیاد آپ خریدیں اگر سخت عذابوں میں ہیں زوشب دلیوں بھی کم اور کو بچیں اگر دلیو مسلمان کو بنہ اس سے رب

یعنی جو لکھ ماتھے پر اپنے کتاب کرتے تھے منسوب اسے سوائے رب مالک دوزخ نے بہ زمان رب ہاویہ جو افضل درکات ہے پہلے یہ درجہ کو نظر آیا جب اور ہے ہا مان لیں اسکے تھے ایک ہی امت کے منافق تمام طبقہ پنجم نے حجیم اسکا نام اسکے بھی اتباع و محوس لیں طبقہ دوم تھا ظلی مشہر دوسرے درکات میں جو تھے عذاب ایک میں گرفت زمین سما جوش و خروش کا دنیا اگر سر کو جھکایا ہو زمین پر مال اے نبی مالکھے پہا عذرا مالک دوزخ نے یشکر وہیں کیجئے امت کو نصیحت ضرور اور نہ بولڑھو نہ رعایت کروں درگہ حق میں بنیاز و خضوع روح ہیں در ملا یک بھی تیری شفاعت میں در کجا قبول الغرض ارشاد کوئی نے جب لے نہی سب جنت دوزخ کا حال

حق کی کتاب اسکو کہیں ماصوب ہوئے عذاب انکو وہاں دوزخ پر وہ جہنم کا اٹھایا ہے جب اور وہی پائیں مقامات ہے مالک دوزخ سے کہیں کچھ ہوں تھا جو وزیر اسکا شقی بدصفت پادیں عذاب سہی جگہ پر دم بولا ہیں میں ہی صابی تمام انکے جو مانند ہوں بولند دین بولا نصاری کا یہی ہے مقرر اسکے بہ نسبت تھی یہاں تم تھا ڈالکے گر بولے ملک کو خدا آئے نہ جتیا ہے کوئی بشر اور وہی اس سے کیا میں سوال دے نہیں سکتا ہی جواب اسکا آہ بولا ہے ناچار مے سے حزیں تا وہ کہیں کو دوزخ سے دور اور نہ جو الونہ بھی شفقت کروں گریہ فریاد کیا میں شروع جلد مے سے میکر موافق تبھی روز قیامت میں رہ تو لول دیکھا جہنم کے وہ درگاہ سب دیکھا تو کیا بول تمام و کمال

یعنی یہود اور نصاری اسدا دوسری آئی یہ روایت جہا اہل جہنم کے عذاب عقاب دوسرے درکات کے جو ہیں عذاب قوم یہ منزل کی تو کہہ کون ہے کافر و کفر و بھی مفضوب رب طبقہ ششم جو ہے سچین یقین طبقہ چہارم ہے مقرر ستر طبقہ سوم ہوا حکمہ نمود طبقہ اولی کا جہنم ہے نام بحر بے آگ کے ستر ہزار دہونڈوہ دہونڈیگا برس کیہنرا پوچھائیں کون ہیں ہیں کہہ کتاب بولا ہے مالک نے بہ روح میں میں کہا کیا حال ہے کیجے بیاں ایک ہی امت ہیں جو عاصیاں کہ میں کسی پر بھی بروز جزا منکے میں یہ بات ہوا بے قرار عجز سے زاری ہویدرگاہ رب بارگہ حق سے یہ آیا خطاب بخشین ہائے شامی امت کو ہم حاضر درگاہ الہی ہوا میں کیا تب عرض لے رب حیم

حق کی کتابوں میں بڑا اور گھٹا کہ کئے ارشاد شدہ اس و جاں سارے نظر آئے ہیں کجا کتاب سخت ہیں ان سب وہاں کے عقاب وہ یہ کہا منزل فرعون ہے ماندہ عیسیٰ کے بھی لوگ سب بولا بھی اس میں ہیں شریکین منزل ابلیس لیں شریک بولا کہ سب میں ہنگے خود جبکہ میں اس طبقے میں دیکھا تمام ایسے نظر آئے مجھے آشکار پاوے نہ وہ اس کا نشان نہ ہاں اسکا نہ مالک نے دیا ہے جواب روح ہیں نہ کہا سیکر تیش فکر گر آج ہو اسکی یہاں حشر کے دن ہوئیں گے داخل یہاں رحم نہ زہار کروں گا ذرا جلد میں سر عامہ اتار کرنے لگا بخشش امت طلب لے نبی تیری دعا مستجاب کہ تو بدل ہو دیگا رضی بہم حق نے تباہ ارشاد مجھے یوں کیا دیکھائیں تو کہ عذاب نعیم

نہی بچائے زعقوباتِ نار معصیت و مار سے ترہیبے	جلنے ہے اُن دونوں کا تو ہی نہ مار جنت و ایمان سے ترغیب دے اب نورِ نصرت کا یہ تھوڑا سیال	یونہی جہنم کے ہیں بیدِ عذاب دیکھے خیرِ خلق کو دونوں سے سب پس مجھے نصرتِ دیارِ جہاں	نصرتِ جنت کو نہیں ہے حساب حق نے کہا جاکے تو دنیا میں اب
ذکرِ نصرتِ آنحضرتؐ از بارگاہِ ربِّ العزت			
لے بنی تو ہو دیکھا نگین جب اُسکی دعا کے بھی مے دریاں دور تو رہ کر سے درہرِ زماں وہ تو ہے غدارِ سیرِ الزوال اور میں تا ہوں گنجی ہے دوام میں ہوں لے جانِ بندہ ترا کر تو نماز دل کو ادا وقت پر اُسکا بیاں کیجئے امتِ کسب عزم جو رحمت کا وہاں کیا ہمنے مقرریہ کیا ہے تو جاں لیکھے نوشنودی ہی میں مری عالمِ ناسوت میں مضطر کرے خواب کے عالم میں بھی ہو کامیاب اُس نے تحریت مری لایا بجا مجھے ملاقات کرنے کا مقام فرض ہو سالِ پیشِ مہِ صیام عرض میں تخفیف کی خاطر کیا یہ بھی اک امتِ پسہ باغِ عظیم سال میں دو ماہ کے روزے سدا	پہلی نصیحت ہے یہی جانو اب دعوتِ مظلوم سے ڈر ہر زماں صبرِ صیبت پہ تو کھاد و داں خزینہ کر اُسپہ کہ بے قیل و قال بندگی کرتا ہوں ہی ہی مدام کہ ہے تو ہی خالق و مالک مرا پھر کیا یوں حکم مجھے داد گر اور جو دیکھا بھی سنا آج شب شرط میں تعظیم کی لا کر بجا کہ اے مے دستِ ازل سے ہی ہاں پس ہو لیا کیونکہ اقامت تری لیک مرا شوقِ لقاب جب تجھے تب میں کروں لطف سے رفعِ حجاب عیش کے جب پاس میں پہنچا ہوں پوچھا ہے مویٰ نے علیہ السلام میں کہا پناہِ نمازیں دوام پھر وہیں درگاہ میں مولائے جا اور میں ہا تو کہے ہیں کلمہ فرض کیا میں نمازیں خدا	لطف سے تب چند نصیحت کیا کہ میں ہی جان تو بھی ہو قیام مے پاس کی دعا مستجاب اور نہ آرام لے اُس سے کبھی عرض کیا میں کہ اے خالق مے اور جتنا ہوں یقیں میں یہی تو ہی شرف کیا مے کے تیش دین میں کا ہے ہی برقیام بول اے بکر صداقت لقب روئے لگا میں تو خدا نے کہا واسطہ سے تیرا ہے درجہاں راہ نمائی تو انہوں کی کرے پاؤں گامِ معراج کا تو اُس میں راز درد سے ناچار میں جوت کیا اُنرا باطباقی سما بعد ازاں کیا کیا فرض وہ فرماؤ اب کیجئے تخفیفِ خدا سے طلب فرض بھی ہر سال میں مہِ صیام عرض بہت مجھ سے میں نے کیا	نہ کہے جب حق مجھے نصرت دیا یاد مجھے کیجئے اے مے صیبت جلنے زہار نہیں ہے حجاب اور نہ ہو دنیا پہ تو مغرور بھی میں یہ نصائح کو دل جان سے رکھتا ہوں ترے ہی سے اُمید بھی اور نبوت کے شرف سے یقیں امر و نہی خالق پہ کر بال دوام میں کہا تصدیق کے کون لے رب تا بجدائی کا نہ باقی رھا کہ مے اور بندوں کے سب درمیان کہ مے بند نہیں میں پر رہے تب تو خوشنول نماز و نیاز پس میں ہوں لا مجھے نصرت دیا بعد میں گذرا ہوں بکر و بیاں آپ پاؤں کی امت پہ رب بول ضعیف آپ کی امت سے سب حق کیا پچیس نمازیں مدام اور میں درگاہ میں حق کے گیا

اور کہا توئی نے مل مجھے تب اور صیام کلمہ رمضان کی ہی کر کے قبول اسکو جو میں آگیا پانچ غازیں میں لیکن نہار تو اسی پنجادہ کا پاؤے ثواب ایک روایت یہ کہ دس ماہ کے اجر میں دس ایک ہی کی گویا	میں بھی کروائے تخفیف اب موسیٰ کہے چاہو کسی اور بھی عش سوتا فرش ہو یہ ندا اور مہ رمضان صیام شکا جس کا مقدر تھا ازل میں نصب صوم کا حق اربعین دے اُسے صوم کا اک سال کے ہوا جزب	یونہی کئے بارگیا بانیار میں کہا بشیرم ہے لے باوقار فرض کیا حق نے محمد پہ اب تب یہ یونہی غیب سے مجھ کو ندا ایک مہینے کے جو روزے رکھے اوپر چھ روزے مہ شوال میں ایسے عبادات و ثواب کب شیر	تاکہ یہ غرض ہوں پنج نماز غرض یہ کرنے کے لئے بار بار اور مدام اسکی بھی تہمت پر سب پانچ غازیں جو کرے یہ ادا اجر وہ چھ ماہ کا اسکو ملے جب کئی رات رکھے سال میں کچھ عطا ہم کو لے رب قدیر
--	---	--	--

رسول مقبول کے شرف نزول کا بیان

آنرے جو دنیا میں نہ دیکھا اکھے روایت ہو ابرار براق تھی وہ کرامت نشان کی جانا شکر کے سجد میں رکھے سروہاں عش معلیٰ تک اس فرش سے	مختلف ہیں روایات جہاں پہنچے سموات پہ لے باوقاف اور یہ حق قدرت کی نشان فرش پہ تھے سروہاں گئے ایک ہی دم میں گئے اور آگئے	بر پریشیلہ حقے رسول اور وہیں چھوڑ براق لے آئیں ایک روایت یہ کہ وہ لطف لب فرش بھی گرم تھا اس شاہ کا جانا اور آنا تھا وہ آں کا	عالم دنیا میں کئی ہیں نزول شرف نزول آپ کے بر زمین دیکھے وہاں حق میں نبی اپنے جب آپ وضو پکا جنبش میں تھا تھا یہ فرس کہ عجبتان کا
---	--	--	---

دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

مادر ہانی بنے کبھی میرے گھر کیجئے نہ آپ کا کسی سو بیاں پس میں در مسجد بیت حرام اور ابو جہل عین بد گہر کہتے محمد ہیں کہ کلات میں بیت مقدس کا ہی ذکر تھا ذکر ہے کیا بیت مقدس کا ہاں پس کہا ابو بکر نے شہ پاس آ بولے نبی ہاں وہ کیا عرض تب	پائے میں مہراج وہ خیر البشر تاکہ نہ تکذیب کریں کافراں آگے بیاں سکائے ہیں تمام دوڑا ابو بکر کے گھر جلد تر آیا ہوں جا بیت مقدس میں تھا نہ ابھی ذکر سموات کا گر کہیں جا آیا میں برآسمان میں نے سنا ہے رسول خدا اسپہ بدل لایا میں یان اب	صبح کو جب سکائے ہیں بیاں آپے فرمایا خدا کی قسم سکائے ہنسنے لگے کافراں کہنے لگا کیا نہیں تم نے سنا قوم میں ہی اپنے ہوا بیکھ لیں سکے وہ دوڑا تھا ابو بکر پاس آپکی تصدیق کرونگا میں اب بیت مقدس تک ان حکم رب اور جو حالات میں تفصیل سے	میں نے کی عرض اور میرے گھر نیز اسو ظاہر سی کرونگا بہم اور بجائے کو لگے تالیاں ایک غریب اور عجب ماجرا کیسا گئے آنے ہولناک رات میں بولو ابو بکر صداقت اساس ہو گیا ابو جہل پشیمان تب لیگئے تھے آپ کو بس کل کی شب اسکابیاں میرے اب کیجئے
---	--	---	--

لے یہ کہ زنا کی سزا ہے۔ لقب صدیق

بیت مقدس کو خیر میں قبول پر لانا

سے پیش رو۔ اے اللہ کے چلنے والا

حالِ سموات کا شاہِ جہاں
دیکھ یہ فرمائے خدا کے نبیؐ
روحِ امین کو جو بلا شک خدا
وہ کیا معراج کی تصدیق جب
جمع ہوئے گئے کفار تب
جو کہ گئے بارگئے ہیں بہ شام
آئی روایت کہ نبیؐ نے کہا
روح میں مسجدِ قصبی کو تب
پس میں نظر کر کے دینا تب
قافلے مکے سے ہارے اُدھر
جانیو یک قافلہ روحا میں تھا
قدح وہاں پانی کا تھا یک ہرا
نام ہر ذی مرہ جو یک جاکا
ایک نفر ان سگرا بر زمیں
اونٹ تھا خاکستری کچھانے
انہ پٹے دار تھے دو قربیاں
میرٹی آواز پھلانے میں تب
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ جہاں
مردی ہے فرمائے تھے خیر الورا
کھینچے طنائیں میں یک کے وہیں
تہ کیا تھا وہیں خورشید کو
قافلہ نہی ہے غرض صبح دم
اگے جو فرمائے تھے خیر الانام

جبکہ لگے کرنے کو یک یک بیاں
کیا کرے تصدیق تو ہر امر کی
چرخِ سولا کے بہ زمیں بارہا
تسے ہی صدیق وہ پایا لقب
اور کئے عوض یہ حضرت تب
دیکھے وہ مسجدِ اقصیٰ تمام
بات یسین انے میں غلین ہوا
پر پہ لے اپنے وہیں زحکم رب
جو کہ وہ پوچھے سو کہا ان تسے
جو ہیں گئے دیجئے ان سو خبر
انے وہاں اونٹ تھا یک گم ہوا
تب میں پیاسا تھا لے اسکو پیاسا
دیکھا وہاں قافلہ میں دوسرا
ٹوٹ گیا ہاتھ بھی اسکا وہیں
اسپہ فلاں ورفلاں تھے چڑھے
اونٹ تھے وہ پیش رو کارواں
پوچھو تم ان سو یہاں وہیں جب
آیا اسی روز ہے وہ کارواں
صبح یہاں قافلہ وہ آئے گا
قافلہ تا جلد کرے طے زمیں
ناکہ طلوع اسکا نہ تب جلد ہو
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ اُمم
راست تھے سچے تھے وہاں تمام

کر کے وہ تصدیق دلِ جات
بولے ابو بکرؓ نے مقبول رب
یونہی محمد کو زمیں سو وہ رب
نقل ہے جب کہ یہ معراج کا
ہمکو نہیں آگئی از آسمان
اسکا بیاں کیجئے ان سے بھی
کیونکہ مجھے یاد نہ تھے خوب تب
مکے میں جلد بلا قال و قیل
سنہ علامات کو قایل ہوئے
انکو تب ارشاد کے شاہِ دین
قافلے والے سبھی حیران تھے
لوگ اُس دھونڈ کے جب گئے ہیں
دو نفر ایک اونٹ پہ ہوا رتھے
خاص تھا راجھے کا رواں
اور تھے دو اونٹ سفید سیاہ
انہ گزر جبکہ ہوا ہے مرا
اور فلاں وہ آویں یہاں
پیشرو ایک تھے وہی اشتراں
قافلہ وہ گھر ابھی دور تھا
ایک روایت ہے کہ بر آفتاب
اور زمیں کو تھے لپٹے ادھر
قافلے والوں کے وہ کفار تب
قافلے والوں نے خبر یہ بھی ہی

لے صدقت و صدقت کہے
کیوں نہ میں تصدیق کروا سکے
چرخ پہ لیجائے تو کیا ہے عجب
مکے میں مشہور ہوا جا بجا
لیکتے مکے کے کئی تاجراں
آپ ہاں تو نہ گئے ہیں کبھی
مسجدِ اقصیٰ کے علامات سب
اسکو رکھے نزدیک عقیل
پھر وہیں میرے وہ میل ہو
قافلے تین ایسے میں دیکھا یقین
دھونڈتے ہیں میں سکے پریشان تھے
قدح میں پانی نہیں پائے ہیں
دور وہ مرکب کو مرنے لکھ کے
دیکھا میں تنعیم میں اسکو عیاں
غلہ لدا انہ تھا لے اشتباہ
دیکھ سلام انکو وہاں میں کیا
منتظر تھے ہی تھے سب کافراں
جن پہ پٹے دار تھے دو قربیاں
روح میں جلد بحکم خدا
تھا جو مکمل ملک و باصواب
پہنچے وہ جا قافلہ تا جلد تر
پوچھے میں تفصیل سے حالات
ایک بیان میں تھے ہم سبھی

<p>دیکھئے محمدؐ کی سواری وہاں جبکہ ان اخبار کو سچ پائے ہیں سچ کہے کہ اشتقاوت کے ساتھ اور شبِ معراج کو بعد اے غلیل دوسرے دن کعبہ کو پاؤں کا خیر</p>	<p>برق کے مانند موی جو رواں ایمان کئی شخص بھی لائے ہیں لائق و درخ ہوئے لعلت کیساتھ دوسرے دن آکے نقیض جبریل پانچوں نمازیں پڑھے وقتِ خیر</p>	<p>اور کمان ہاتھ دیکھتے شخص کے لیک بوجہ بل عین نابکار جو کہ ازل میں تھے سعید المیاں ساتھ لے حضرت کو یہ پانچوں نماز اول آخروہ ہر کیفیت کا</p>	<p>جبکہ گری ہو وہ اٹھا کر دئے تالیاں اسکے بھی جو تھے بدشمار وہ کئے معراج کی تصدیق جاں اول اوقات پڑھے بانیاز تاکہ ہو طاهر برتول خدا</p>
<p>اور سموات پہ اے با صفا شاہوں کا معمول ہوئے با خبر یونہی پیغمبر کو دکھایا وہ رب حکم سے مولا کے زین یہ بھی بعد ازاں حضرت کے خدائے عروج جنت و دوزخ کی بھی کئی خدا</p>	<p>سیر ہوا شہ کو جو معراج کا کہ وہ رکھیں دست کسی کو اگر پہلے فریخے جو زین کہیں سب میرے لڑکے جانیو لپٹی گئی بخشا سموات پہ ہی سب تلوچ اُس شہ عالم کو عنایت کیا</p>	<p>حکمتیں ہمیں ہیں بہت جانو جو ہیں فریخے و دینے نہاں جیسا کہ آئی ہے حدیث صحیح اس کے مشارق بھی مغارب تیں اور سموات کے ملکوت بھی حشر میں تا آپ شفاعت کریں</p>	<p>کہتے ہوں بے نسیب ایک دو آگہی دیتے ہیں سے اُسے جاں یوں کہ اور شاہ وہ سرور صبح فضل سے انشر کے دیکھا ہوں کر دیا اس شاہ پہ ظاہر بھی مومنوں کو داخل جنت کریں</p>
<p>جب ہو پیدایہ زمین آسمان بولی زمین بسط ہو میرے لئے اس در پر آب کو لیتا ہوں جب چرخ کہا کہ مجھے انوار ہیں تاروں سے ہو زینت زینت مجھے کیا تونہ قرآن پڑھا ہے ابھی میرے کیا خوشنما اشجار ہیں منبر گل پر بھی ہر یک شاخ کے باتیں یہ جب چرخ زمین سے سونا کچھ نظر فرج ملک کے طرف</p>	<p>بحث ہوا دو فلک کہے در بیان حقے بساطا کہا حق میں سے رکھتا نہیں بخش ہی دیتا ہوں بولی زمین کیسا ہی بارگراں آسمان بولا کہ زشمس و قمر اسکو زمین بولی کہ انڈرنے مجھ پہ کس رنگ کے باغ و بہار ہر گل غنچے کا ہی یک طور ہے قمر ماں در دوسرے طور آسمیاں کہ تو پرندوں کے ہی آواز سے دیکھئے عباد فلک کے طرف</p>	<p>اور بھی یہ حکمت معراج ہے چرخ کہا حق مجھے رفعت دیا آسمان بھر کہنے لگا میرے تیں بولی زمین کیسا ہی بارگراں آسمان بولا کہ زشمس و قمر اسکو زمین بولی کہ انڈرنے مجھ پہ کس رنگ کے باغ و بہار ہر گل غنچے کا ہی یک طور ہے قمر ماں در دوسرے طور آسمیاں کہ تو پرندوں کے ہی آواز سے ذکر ہی اللہ کا صبح و مسا</p>	<p>کہتے ہیں علما جوئے فرخندہ پے رفعتہا قرآن میں کہا ہے خدا جلنے یک در جو دیا کرتے ہیں ڈالیں جو مجھ پر تو اٹھاتی ہوں جاں روشن و پر نور ہوں میں خوبتر دی ہے نباتات سے زینت مجھے کیا نہیں دیکھا تو مرالہ زار رنگ و بو ہر ایک کی کچھ اور ہے میں بہ ہر یک صبح تر تم کناس کب تلک اس طرح ہڑائی کر دو کرتے فرشتے ہیں بہ سوز و ادا</p>

۱۔ وصا علی الارض نبوت

غل کہیں تہیج کا تمہید کا
ذکر میں شہ کے مشغول ہیں
پر کیا وہ صوت ملک کا غل
گو گل و گلزار تہیج کے لئے
شکل تہیج کی جو ہر رک جہا
پس کہاں یہ نور کے کوکب مے
دیکھئے دیتا ہے فلک کیا بہار
عالم ملکوت ہے عالم مرا
چرخ سے باتیں سننے جہیں
بعد ازاں پیدا ہوئے وہ شاہین
خوش ہوز میں سارے سموات پر
شان میں جسکے کہا لولاک رب
لیک تہیج قالب پاک پاک
الغرض نسبت عالی سے ہی
بارگاہ حق میں ہزاروں سال
حق نے کیا اسکی دعا مستجاب

ہے کہیں تہیج کا تمہید کا
انہی سبھی طاعتیں مقبول ہیں
گو تہیج ہیں جس سے سموات کل
مجھ پہ حدائق ہیں بس انوار کے
مختلف ہر اک کی ہے تاثیر بھی
اور گل و گلزار کہاں وہ ترے
جسہ ہو صد گلشن خنداں شمار
عالم ناستو ہے عالم ترا
ہو گئی شہ زندہ بہت اور خیر
ختم رسل رحمۃ اللعالمین
فخرنگی کرنے کو یوں بیشتر
جسکے لئے ارض بھی فلک اسب
خاک کے مرکز سے ہی پیدا ہوا
فخرز میں اس طرح کرنے لگی
زاری کیا آہ بدر دو ملال
اسکے یہ مقصد کا کیا فتح باب

ایک وقت کی بھی جگہ نے زمین
صومے پرانے میں ہر چرخ پر
تیرے پرندوں کا ترنم کہاں
نور کے ہی شاخ و گل و برگ سے
تجہ پہ میں جیسے کہ نگارنگ گل
چرخ کی سات پہ جب آباخبر
پس کہا گلزار کا میرے بہار
مجھ پہ ہے روح کاراز و نیاز
ابھی خجالت میں ہزاروں سال
باعث ایجاد جہاں جسکی ذات
کہ یہ نبی خاتم پیغمبراں
گو ہر پاک شہ کو نین کا
میرے نسبت بسرا کا پ کی
آسمان بس ساکت و ملزم ہوا
کہ قدم پاک سے اُس شاہ کے
پس شب مزاج نبی کو بخیر
اپنی مزاج میں ز بعض عارفین
حق میں وہ مخلوق کہے اے میاں
کیونکہ حجاب ہو و محیط اے عزیز
انکے معانی بھی جو ہیں باصوب
اور اسی طرح سے اک پاک مقام
عرش کے اطراف ملک جہاں
ہے وہی بے شبہ انہوں کا حجاب

خالی ملک سے ہر فلک پر نہیں
حق کی عباد میں ہی شام سحر
تہیج و بلبل کا نغمہ کہاں
پھولا ہے گلزار مرا دیکھئے
میرے یہ دیسے ہی ستار ہیں گل
شکوہ تہیج ہوں مے جلوہ گر
اور کہا وہ تیرا جو ہے لالہ زار
تجہ ہی اشباح کا ہی تک تاز
گزلے ہیں بس اس پہ بدر و ملال
سرور عالم شرف کا سنات
جسکے طفیلی ہیں یہ کون بکال
ارض سما کے ہے اگر چہ سوا
آپکی بعثت بھی ہو میرے ہی
ہو کے خجل سر کو وہیں خم کیا
آپ کو اکبار کی عزت ملے
سارے سموات پہ ہشتا ہے سر
دہلوی نقل کیا ہے یقین
حق میں وہ خالق کے ہیں پہچان
ہوئے محاط امین و ہستی ہر چیز
خفے وہی خلق کو ہو ہیں حجاب
حق میں مقرر ہیں انہوں کے تمام
اور مقرب جو ہیں کرو بیاں
انہیں مجبور ہیں اے کامیاب

آیا جو مزاج میں ک باصفا
حق تو منزہ ہے بلا ازنیاب
جو کہ میں اسماء و صفات خدا
خلق سے ہر اک کو ہے بے ازنیاب
حصہ بھی اک ایک سے ان کیلئے
جانئے اللہ کی عظمت کا نور

ذکر وہاں رفع جنابت کا
کہ اُسے ڈھانکے کبھی کوئی حجاب
اور جو افعال ہیں ک باصفا
ظلمت انوار سے اک اک حجاب
معرفت و دانش و ادراک سے
اُسکے حلال اور بہابت کا نور

مختلف انکے سبھی طبقات ہیں خلق میں محبوب خدا کے بھی اور کوئی ایسا ہی سمجھ گیا کوئی باوجود زور و نقد و مال	اور خدا انکے مقامات ہیں مختلف انکے ہیں حجابات بھی علم و خود سے ہو محبوب جان جائے محبوب ہے در کل سال	درجہ بھی ہر اک کا معین و جان جائے نعمت ہو کسی کے نہیں اور کوئی شہوات مباحہ کیتا دنیا وہ عقبیٰ میں ہیں سے	وہ اسی درجے میں ہے جاوداں ہو گئی منعم ہی حجاب اے ہیں ساتھ معاشی کے کوئی بد صفت لطف سے محبوب خدا مارے
خاتمہ			
شکر ہے صد شکر خدا نے انام از پئے اصحاب ہمہ اولیا	کہ یہاں تک مدد حق تمام وز پئے اتباع وہمہ اتقیا بھیجے اس حق سے درود و لا	حق کرے قبول بجا و رسول خاتمہ بانخیر ہمارا کرے وہمہ اس سرور میں پر دم	از پئے اولاد بتول و بتول غایت الطاف و عنایات سے
ضمیمہ			
ان فضیلتوں و نعمتوں کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم آخرت میں دیئے جائینگے			
گلدستہ			
اس بیان میں کہ بعث و نشر و اعطاء کسوت و دخول جنت میں حضرت کو سب انبیاء پر اولیت علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ			
جانو سب خلق سے پہلے خدا بعد کیا انکے خطاب شکار پہلے دیا ہے جو جواب کامیاں عالم ارواح میں بیشک سبھی دیو بگاڑ میں پروردگار آئی اس شہید روایت یقین اور بدرگاہ خدا آویں جب اور لو الحمد کالے اہل دیں یعنی نہیں کہتا ہو یہ فخر سے انکے قاید ہوں پر و نشور	روح کو حضرت کے ہے پید کیا کیا میں تمہارا نہیں پروردگار احمد میں کای ہی روح جان اول بنیا مبراں ہے وہی اس شہد دیں کو ہی جزو قار کہ کئے ارشاد شہد ملیں میں ہی ظلیب نکار ہو جانوت ہاتھ میں سے ہی رنگ یاقین واقعی ہیں سب یہ فضائل مے جمع وہ جب نینگے حق کے حضور	خلق کے ارواح کو سب جدا ازاں لفظ طے آئے سب ارواح تب اور یہاں عہد جب از انبیاء جیسے یہ اولیت آپ کی آئیں میں باب میں دیکھو صریح تو نے جب اپنی انھیں مردگان اور وہ مایوس ہو اس رنج اکرم اولاد ہوں دم کا میں آئی ہے اور ایک روایت لے یار اور ظلیب نکار ہوں نیز در رب	پیدا کیا اپنی ہی قدر کے جان یعنی کہے تو ہی ہمارا رب عہد وہ مقرر سے ہی پہلے لیا اولیت روز قیامت میں بھی سرور عالم سے حدیں صحیح پہلے انھوں میں ہی سمجھوئے عیا جانو بشر میں نکھو نکا ہوں تب پاس مے رکے یہ کچھ فخر نہیں کہ کئے ارشاد شہد باوقار ہوینگے جو وقت وہ خاموش سب

اور شفیع اٹھا ہوں لاکلام خبر و خدام یقین اک ہزار جنت مادی کے بھی سید طرف او کہے حضرت کہ اٹھاؤ گناہیں میرے جنت مادی کا دور جتنے زین و لیل و راتیں اور میں پہنائے بھی جاؤں لباس دوسری حدیث لئی پر اسی شتاں پس مجھے اعزاز سے بلوائیں گے پس مجھے جنت میں بغر و شرف بات یہ لازم نہیں آتی کبھی اور ہے اس بات کا بھی احتمال حد جنت انھیں پہنائیں جو اور ملے گا جو براہیم کو پوشش پوشاک میں بھی کس ظالم و غمرو دینے نابکار اور وہاں میں زان عمر نزدیق آؤ گناہیں بعد ازاں کے مدینے کے ہی میں دریاں حضرت صدیق و عمر با شرف اور ہے مروی تو سن کا وفاق ناقہ دو حضرت جو تھیں ہم ناقہ جنت پاک لے یکمال	قید کئے جاوینگے جب تمام وہ بصدف ہوں در مسافت و تب میں کھڑا ہوؤ گا آبا شرف حشر کے دن حمد کے جھنڈ کیتیں جانے کھلی جائے گا جب جلد تر فخر نہیں انہیں ہوں کرم یقین اس ہوا ظاہر لے نیکو اسان پہلے براہیم کو دیوں لباس حد جنت مجھے پہنائیں گے کسی پڑے عرش و سیدھی طرف کہ یہ فضیلت انہیں حضرت پٹی کہ شہ کوین بلا قیل و قال واسطے تکمیل کے ہے جانیو برہنگی کا ہی سبب جان تو پوشش سرور ہو نہایت نفیس ڈالا تھا ان کو برہنہ بنار مروی ہے فرمائے شہ بحر و بر سارے وہاں بھی اٹھیں مردگان ہوؤ گا محسوس غیبی رگماں آج کے تھے داہنے بائیں طرف ہوؤ گئے محسوس نبی بر براق غضباً و قصوای یقین گناہم ہو کے سوارائیں گے اسدن بلال	ہاتھ میں میرے ہو کر کم کا لوا اور شہ ابرار خبر یہ دے میرے سوا خلق میں سب لاکلام اور در جنت پہ جو حلقہ رہے زمرہ فقرائے مسلمان سب اور یہ فرمائے کہ از حکم حق آپ ہی مرقد سے ٹھیں و آ کسی بھی کلاوینگے بعد از یقین حد پاکیزہ وہ ایسا رہے جان وہ تخصیص براہیم سے خروئی فضیلت ہے لے با صفا قبر سے جب پڑائے پاکذات برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب وہ شہ دیں بعد براہیم کے بعض کہے اولیت کا سبب اسکی جزا میں خداوند ناس پہلے انھوں قبر میں حشر میں پس میں ہوں منتظر کیاں اور اسی راوی نے کہا ایک روز تب کئی ارشاد رسول امین یونہی نبی اپنے مراکب پر سب حضرت حنین بغر و وقار اور ہے روایت کہ ملک با وقار	اور مکر اطراف پھرنگے وہ آ حد جنت مجھے پہنائیں گے نا ہو میرے وہ کسی کو مقام پہلے یقین میں ہی بلاؤں سے ساتھ میرے آئینگے جنت میں تب پہلے میری قبر ہی ہوگی شوق پہلے باس آپ ہی کو دیکھا خدا اسکو کھیں عرش کے سونے میں کہ اُسے قیمت کبھی نا ہو سکے انکو جو کسوت میں تقدیم ملے کلی فضیلت ہی رکھے مصطفیٰ اپنے انھیں جائزہ اشرف کے ساتھ عزت و شان کا وہ یقین ہے سبب اولیت خلق پر سب پائینگے ہے یہ براہیم کالے با ادب اگے سبھوں کے انہیں بخشے لباس بعد البوکر و عمر بھی انھیں تاکہ وہ سب کے ملینگے وہاں دیکھا میں حضرت ہو رونق فروز حشر میں ایسا ہی ٹھو گنا یقین حضرت صالح ہے نا قہ تب آوینگے ان دونوں پہ ہو کر سوار اتے ہیں صبح کو ستر ہزار
--	---	---	--

یہ حدیث البیہق پر ہے جو قرآن کا نام ۱۳

پھرتے ہیں طرفِ مزارِ نبی آتے ہیں پھر دوسرے دن آشکار قبر سے نکلیں وہ شہِ نامدار اور کہے حضرت کہ میں یومِ دین اول شافعِ بقیامت ہوں میں کثرتِ اتباع کس سے بھی سائے رسولؐ کے مقدم ہوں میں کھولنا دروازے کو چاہوں گا جب کہ مجھے اس طرح تو فرمانِ رب اپنے صحابہ کو کہے شاہِ دین یعنے براہیمؑ و مسیحؑ گزین حق سے کیا تمھارے دعا جانے اوکھیں عیسیٰ کہ رسولؐ تمام بھائی ہو عیسیٰ تو مرا بیگماں چرخِ سب عیسیٰ کا ہو گزول بندہ جو ایسا مے سے ملے کون ہو فرمائیے احمدؑ رب اس بزرگ اور کوئی دوسرا میں نے لکھا عشق پہ اسکا ہی نام جانے ظاہر یہ خیر سے ہوا جبکہ ہو ہماں مطہر عزیز کیونکہ رسولؐ کو کبھی اے میں	مارتے ہیں اپنے وہ بازو سبھی یونہی ملکِ چرخ سے ستر ہزار ساتھ ملک ہوینگے ستر ہزار سب بنی آدم کا ہو سید یقین اولِ مقبول شفاعت ہوں میں میں میں یقین بڑھکے رُسلِ سبھی ٹھوکوں گا دروازہ جنت کتیں پوچھیں گا دارِ وغر جنت یہ تہ اے شہِ ابرار تم سے ہی سبب کہ تم اس تپا پہ کیا خوش نہیں میرے امت میں ہیں رُسلِ یقین کلمے میں مبعوث مجھے تاکرے واقعی بیمار ہیں بھالیا تمام میر بھی اور اسکے یقین سمیلا ہو ہی امت میں تب اسکا دخول احمدؑ رسل کا وہ منکر رہے حق نے کہا حضرت مٹوئی کو تب جان یقین میں نہیں پیدا کیا نام کے نزدیک مے لا کلام بسکہ یہ امت ہی فضلِ خدا ہوئے بھی مقرر غریز جان امت کو فضیلت نہیں ملتِ اسلام کا یہ اعتقاد	کہتے ہیں حضرت پہ درودِ سلام حشر تنگ آینگے یونہی یقین شان و تجمل سے بہت باادب پہلے میری قبر ہی ہوئی گئی شوق اور یہ فرمائے شہِ اس جاں یعنے میری امت نیکی کو نہاد اور یہ فرمائے ہیں خیر الورا کون ہو بولوں گا محمدؐ ہونیں کھولوں زہار میں جنت کا در روحِ خدا اور خدا کے خلیل اے براہیمؑ کہیں مجھ حضور پس تو مجھے آج کے دن آشکار باپ سے یکا در بہت مادران کوئی ہوا ہے نہیں پیغامبر اور یہ فرمائے شہِ انبیا ڈالوں گا میں اس کو بنا رحیم احمدؑ رسل سے زیادہ یقین اور یقین خلعتِ ارضِ فلک خلد میں جنبت کسے وہ حرام حشر کے دن آگے رسولؐ سب یہ بھی پہ محمول تو رکھ خوب یاد ہو گیا کیسا ہی معظم ولی جان ہوا جمائی تو رکھ خوب یاد	جانے میں پھر چرخ پہ جب ہو سکنا تاکہ بلاشبہ ہو شوق یہ زمین لاوینگے حضرت کو بدرگاہِ رب یعنے اٹھوں سب میں کہے سبق حشر میں ہو میر بہت تابعاں حشر میں ہو سار اُمم سے زیاد خلد کے دروازہ میں ونگا بولیں گا اس طرح وہ تب میریں آپ سوا اور کسی شخص پر ہوئے نہ ہا کہیں ہی بقیا قلیل تو یہ یقین میری دعا کا نطو کیجئے امت میں ہی اپنے شمار پھر کئے ارشاد شہِ اس جاں میں ہی طرف اسکے ہو نزدیک وحی یہ مٹوئی پہ خدانے کیا عرض کیا حق و دہر تب کلیم کوئی مے پاس گرامی نہیں ہونیکے آگے ہی بلاشبہ شک ساکر ضائق پہ حجتِ حرام جاگی جنت میں نہیں ہے جب خلق سے غیرِ رسولؐ مراد ہوئے فضل وہ نبی کو کبھی
---	---	--	---

بیان ان عطیات و کرامات کا کہ قیامت کے روز مخصوص حضرتؐ کو ہی عنایت ہوں گے

۱۲ یعنی تمام حکام اس برائے اتفاق ہے کہ وہ کو فوادہ کنتی ہی برا ہو کسی غیر برائے نصیبت نہیں ہے

اس میں پانچ نسایم ہیں پہلی نسیم ہوائے حمد کے بیان میں

سرور عالم کو عطا یاے رب
پس ہوا حمد کا حکم رب
لاوینگے تشریف شفیع اُمم
واسطے ہر ایک کے با احترام
سرور عالم کے کہیں سر پہ جب
اور ہوا لاوینگے ستر ہزار
حمد کا جھنڈا وہ نشان جلی
اور وہ غلام ہوا آشکار
اُن کی اس طرح روتا تو جان
پہلے بناوینگے تجھے از کرم
طول ہوا جس جھنڈ کا بقیل و قال
تین اُس نور کے گیسور ہیں
سطر یہ پہلی ہو کبھی اے فہیم
سطر دوم کلمہ طیب جلیل
اسکو تو نے دیگا جان من
جلد جنت بھی ہاں لائیں گے
سایہ جھنڈ کیا وہی پائیں گے
بعض تغیر میں اسکا سبب
حکم رب تھا کہ کئی چمنیک
کہتے ہیں دم کی پشانی پہ تب
بیکہ آواز سے اس طسوج
حق کی کمان کو اے فخر دہے
نور محمد سے تیس دیکھتے

جو کہ میں حشر میں اے با ادب
حشر کے میدان میں ہکلا دیں جب
یونگے خود ہاتھ میں اپنے علم
لاوینگے اک تاج و لباس ہام
نور فشاں ہو وہ عالم پر سب
اور ہو غلام بھی اُس ہی شمار
ہو گیا در دستِ علی ولی
جو کہ جلوں میں ستر ہزار
کہ کو ارشاد شدہ اُس د جان
ہاتھ تے حمد کا دیوں علم
فاصلہ شش صد اک الف سال
شرق میں اک دورا ہو غریب
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور ہر اک سطر ہو ایسی طویل
ہوویں چوتھیں صحت و صحت
اور تجھے اکرام سے پہنائیں گے
جلد میں حضرت کی ساتھ آوینگے
لائے ہیں اس طرح سے با ادب
جلد وہ الحمد کہے بسے تہیک
نور نبی سید و الانسب
موتی کو موتی پہنچیں جہلج
یہ تے فزند کی آواز ہے
آرزو جب حضرت آدم کے

حمد کا بے شبہ ہوائے عظیم
ایک سادہ یوں کر گیا ندا
زیرِ لو آویں رسولان تمام
واسطے حضرت کے حکم خدا
لاوینگے اک ستر مقرر حریر
لاویں وہ حضرت کے جلوں تمام
اور وہ افواجِ رسل کے سبھی
حمد کے جھنڈ کے ہی نیچے ہوں
مورے بشارت یہ تجھے اے علیؑ
دھونڈ سینگے تب آدم عالم تمام
سرخ ہو یا قوت و اسکی سنان
یکے میں ہو گیسو سو م یقین
آیت اول جو ہے الحمد کی
کہ ہو درازی میں وہ الف سال
میکر ہر اہم کے درمیان تو آ
جو بطریق سنن احمدی
اور ہوا حمد کا لے نیک خو
کہ تن آدم میں حکم خدا
غیب سے تب آگے یوں یا جواب
تھا تو کہ نہ اُسے تھا قرار
حضرت آدم میں کئی عرض تب
ہو گیا پیغمبرِ آخر زمان
اُن کی پشانی سے وہ نور نبی

ہے وہ عطیات سے ہی انہم
کہ ہیں کہاں خاتم کل نبیا
صالح و صدیق و فہید اہتمام
لاوینگے اک تاج و عجب نور کا
آپ کو پہنائیں نشان کبیر
شان و کمال سے بعد احترام
صالح و صدیق شہید کے بھی
عجز و شرف خضر بڑا پس تب
مرزہ فرحت یہ تجھے اے علیؑ
سایہ وہ جھنڈ کا مے لاکرام
قبضہ فقرہ ہو سفیدے میاں
لکھی ہوئی ہیں یہ سطر تین
سطر ہے سکی سمجھ دوسری
اور ہو چوڑائی بھی سہی مثال
عرش کے سایہ میں کھڑا ہو گیا
جل کے سعادت میں لے سڑی
ساتھ ہوا حمد کے منسوب جو
کہتے ہیں جب نفع ہو روح کا
رحمت حق ہو کہ ترے پر کتاب
چھینکے ہیں جب آدم عالی قار
کس کی یہ آواز ہو فرمائے رب
نام محمد ہے یقین اسکا جان
کلمے کی لکھی ہیں ہے آیا بھی

دیکھا ہے اُس نور کو ادم زہب اُن کو خطاب حق ہو رہا ہے وہیں عرض کئے حضرت آدم ایتب اجرا سی حمد کا اکتے سبریا	کلمہ شہاد کا وہیں پڑھکے تب گر ہو سپر ایک سی کے تئیں کلمہ الحمد کو اے میکرب میں نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا	چشم پگشت کو اپنے رکھا ہدیہ وہ دیوے عوضاں سپر تو جو مے لب سے جاری کیا جر سے اُس حمد کے رب لورا	شوق و تمنا سے ہے بوسہ دیا ہدیہ تر کیا ہے یہ دل بند پر اجر کا بھی اسکے تو وعدہ کیا ہے وہ لہوا حمد کا پید کیا
ف			
بعضوں کے نزدیک لے لے پیر بحث یہ چھتا ہر طوالت بڑی	تھریگی موضوع اگر کوئی خبر پر نہ سما وہ یہاں لے لے فکی	اُس نے لازم ہو یہ حق شناس ہر سفر سعادت کی شرح کے اخیر	کہ یقین موضوع وہ ہو سکے پاس دیکھ یہ بحث کی لکھا دل پذیر

دوسری نسیم مقام محمود و شفاعت محمدی کے بیان میں

اور جو محمود مقام عطا وعدہ دیا اُن کو خدائے عظیم آیا احادیث میں کینک نام بولا شفاعت کا تمام ہما	دیو گیا حضرت کو کرم خدا آپ کو قرآن میں دیکھ لے فہم کہ ہر شفاعت کا وہ علی مقام ہے ہی حضرت کا بوم القیام	ہے وہ مقام ایک عظیم و جلیل عسیٰ اَنْ یبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (بخاری)	خاص حضرت کو ہی بقا قل
آپ سو اور کوئی اس مقام حمد و ثنائی کی وہاں مصطفیٰ ایسے غرض کے تحاد ادا مانگ جو چہتا ہو دیا جائیگا	روز قیامت نہ کر گیا قیام ایسی کہنے کہ نہ کوئی کیا سر کو کہیں سجد میں خیر لورا اینا جو قصہ یقین پا بیگا	لوگوں نے پوچھا بن مسعود سے عش علی کے ہی سید طرف بسکہ تمام اولیا و آخرین بلکہ نہ دنیا میں لے آپ بھی	جب وہ مقام شرف اندوز سے آپ کھڑے ہو گئے بہ غر و شرف دیکھکے وہ رشک کر گئے یقین ڈالے گا حق آپ کے دلیں سمی
ہوگا شفاعت کا ہی فتح باب کہتے ہیں غلطی بھی اس کو بیان جہانے انواع شفاعت کسب قسم شفاعت کے میں بے شبہ بیان	جو کرے سرور عالی جناب خاص حضرت کو، وہی بیگان آپ کو ثابت ہیں بدر گاہ رب پہلی شفاعت ہی کبریٰ و جان	لب شفاعت ہیں بھولیں سول پہلی شفاعت ہی عامہ شرح میں شکوہ کے یوں ہلوی بعض شفاعت ہیں حضرت کے خاص	اچکی ہو گئی شفاعت قبولی کہتے ہیں کبریٰ بھی کہتے تادمہ دیکھئے لکھا ہو بوجہ قوی بعض میں ہو گئے شریک اور خواہ
عظمتی بھی کہتے ہیں سیکو یقین دوسری شفاعت ہو بغیر حساب ایک گروہ شر کے دن ہو دیگی چونکہ شفاعت ہی یاد رکھ	پہلی بھی کہتے ہیں اسی کے تئیں جانے گروہ ایک بخت شتاب نیکی بدی جکی برابر ہو مستحق نہ ہو قیوم ایک	ہوئے لے جلد صاحب کتاب ہے یہ شفاعت شہ عالم کو فہاں وہ بھی ہو مخصوص شہر مسلیں اسکی شفیعہ کی شفاعت ہو جب	جو کہ کر رہا خدائے مس کتاب آپ ہی رہتی ہو اس خاص تسری شفاعت ہی ہی یقین جنت مادی میں نہ جائیگی ثب
		اُن کو جہنم کی بجا آگ سے	بھیجے جنت میں شفاعت کے

شفاعت کبریٰ

دوسری شفاعت

شفاعت صوفی

پہلے پانچ جہاں کو دیکھ کر

پانچویں وہ ہے خدا کرپند
جان شفاعت میں یہ مشترک
ساتویں ہونگی شفاعت سنو
انکی شفاعت بھی کریں درج
قبر ہمسیر کے جو ہیں زائرین
پہلی نبی در در شری شفاعت یا
باقی شفاعت میں چھوئے مشترک
آپ شفاعت نہ کریں جنت تک
عجز ہیں لاکے بدرگاہ رب
کعبہ قرآن بھی روزہ نماز
بچے مسلمانوں کے جھوٹے سمجھی
خاکسرازاں صاحب نبی
کہ بن عباس روایت کیا
چھوٹے تم جانو ستر ہزار
کہ کہنے حضرت کہ بروز جزا
حشر کے دن انکے عدد پر بچان
پروہ شفاعت میں داخل سمجھی
اس شہ عالم کی شفاعت کے بعد
اسکا بانی و مفضل اے نیک
سورہ کوثر میں وہ رب العدا
حشر میں حوض مبارک سنو
بلکہ تمامی رخصل و انبیاء
ایسا بڑا ہے وہ بلا اشتباہ
مشک سے خوشبو میں زیادہ ہے

نیکوں کو دے خلدیں دے بلند
سارے نبی اور رسول ملک
کھلنے لئے جو درجہ کے ہو
تاکرے خفیف عذاب کا سبب
دسویں شفاعت انہو کو یقین
نویں بھی دسویں شفاعت چہار
سارے شفیعوں میں بلاشبہ شک
پاویں نہ امکان کو قیامت تک
کھولیں گے سب باب شفاعت لب
نیک عمل و سرکے بانیاز
وہ بھی شفاعت کریں بناپ کی
حشر کے دن ہوگی شفاعت بڑی
یوں کئے ارشاد شہ انبیا
فضل سوقی انکو کرے تکرار
ہو دے شفیع امتی یک مرا
انکی شفاعت اٹھیں عاصیاں
احمد مرسل کی شفاعت میں ہی
گر شفاعت کے کوئی سعد

تیسری نسیم حوض کوثر کے بیان میں

سروریں کو یہ بشارت دیا
ملک میں اس سرور دیکھی ہو
اسکے ہوں محتاج بروز جزا
انکی سافت ہے ہنسے کی راہ
ہو درو یا قوت کا بحر اسے

چھٹیوں گنہ گار جو ہویں بہ نار
عالم و حفاظ و ہمدان بھی سب
انکھوں میں جان وہی لاکھام
نویں شفاعت ہو وہی جانے
ہر دو شفاعت بھی یہ بااختصاص
خاص میں حضرت کی خاطر یقین
سرور عالم ہی بعد عروشان
جب شفاعت کا کریں فتح باب
جو ہیں مقرب ملک و انبیا
کعبہ کی دیواریں جو ہے حجر
نیک غرض حق کے میں جو بند گال
لایا صوفی میں ہے ابن حجر
حشر میں عثمان کی شفاعت سے جا
احمد حسن ہے روایت کیا
سعد و مضر کے دو قبیلے بڑے
ایسے ہی اخباریہ مرسل کے سب
کیونکہ شفاعت کا یقین فتح باب
پس شفاعت بحقیقت یقین

انکو شفاعت نکالیں خیار
ہوویں شفاعت میں داخل تیب
مستی نار ہونے جو دوام
ہوویں جو اہل مدینہ لئے
سرور عالم کے ہی خاطر بخصاص
خل یقین میں کسی کو نہیر
اول شافع و شفیع ہیں جان
دوسرا خیار بھی اے باصواب
اور شہیدان علماء اولیا
اور مساجد بھی اے نیکو سیر
ہوویں گنہ گار و نگے شافع وہاں
ابن عساکر سے صحیح یہ خبر
لائق تعذیب جو ہیں عاصیاں
شیخ حسن بصری سے اے باصفا
لوگ بھی ان دونوں جتنے کہ تھے
ہوویں شفیع اکے بدرگاہ رب
پہلے ہوا آپ بے ارباب
عین شہادت کی شفاعت یقین
لایا ہوں تحقیق شفاعت میں دیکھ
فضل سو ہم چہنمہ کو تر دے
ہوونگے محتاج اسی حوض کے
آیا ہر اس حوض کا ایسا بیان
شہد سو بیٹھا ہر بلا ارباب
موتی کے خمیں ہوں جو قی کھڑے

<p>کوئے پہلے بھی زور و سیم کے سونیکی پیر اُنکی رہے بیگیاں جتنی درازی ہے اُس جُز کی گھونٹ بھی یک لکس بقیں پیو ایک ہو بوجہ نہ دوم عمر و اُس کو ابو کر صد انصاف پانی نہ دینے اُسے مرنے کی دشمن صدیق کو بے ارباب آئی ہے بے شبہ حدیث صحیح دوسری حدیث کی ہے باصفا بھی روایت کہ بکف الوقور یونہی تھامی رُسل انبیا مضطرب و ناجار ہو سب آہ یہ مری اُمت ہو لے رب کریم واسطے اُس کے مرا ہے سوال تو لینے میزان میں اعمال جب اُنکی مقبول ہو یہ بھی دعا کرتے دینگے یہ دعا اے خدا پُل کی کشت وہ سنو در شمار پنچہ راس کا بھی ہموار ہو بال سوا یک ہو بل سر بسر طویل قوف حشر میں ہر مضطرب جان تفاوت یہ یہ اعمال کا جلد تر اس پُل کو گزر جائیگا</p>	<p>مثل تاروں کو ہوں پُر پھر اور زمرہ کی رہیں ڈالیاں اتنی ہی پس کی ہو چوڑائی بھی تا پاد نشنگی اُس کو نہ ہو ہوویں بے عثمان و علی دو دگر جانیوز نہا ندیو گیا آب شرف نبوت میں ہی یونہی لکھا پانی نہ دینے وہ عالیجناب کہ کئے ارشاد ہمیں صریح کہ ہو کھڑے پُل پر شہ انبیا تب توں کھڑے پُل کچھ راست حق میں کریں اپنے اُمم کے دعا جلد پکارینگے کہ وا احمد انکو بچا پُل سے بلطف عظیم فضل ہو اُس پُل سے ہو کونجھال یونہی شفاعت وہ کریں رب بھاری کرے نیک عمل کو خدا جلد اس اُمت کو سلامت لجا راہ لے سال کی پندرہ ہزار اُس پہ گذر خلق کو دشوار ہو تیزی میں تلوار سے بھی تیر تر بعضوں کو سال ہو پنجاہ ہزار قوت ایمان کا لے باصفا آفت و قلعہ نہ وہ پائے گا</p>	<p>گر کبھی اس حوض کے لے باصفا کنکر و پتھر جو اُس حوض کے ہو و غمق اُسکا بڑا در شمار یوں کٹو ارشاد شہ نامدار جنے اکھا دست ابو بکر کو اور جو ہو دوست علی کا مگر ساقی وہ کوثر کے بہر شان جلی</p>	<p>ایسے ہول شجار عجب خوشنما خوب ہوں بہر تہی دیا قوت کے آیا ہے تا فرسخ ستر ہزار رکن مے حوض کے ہوویں چہا اور عمر کا ہے دیکھن عدد دشمن عثمان ہے وہ بد گہر ہوینگے اس روز علی و علی</p>
<p>جو تھی نسیم صراط اور میزان کے بیان میں</p>			
<p>پہلے میں گزروں میری اُمت بھی کر سلامت مری اُمت کو پار سب کریں درگاہ رب العلام پھسلنگے اس پُل پر چبے باصفا حق ہے یہ فریاد کرینگے لے رب میں نہیں چہتا ہوں کچھ رب مے پار کرے پُل سے اس اُمت کو سب بھاری کرے لطف حق اُنکی پُل کے دو جانیں کھڑی ہوں ملک لایا روایت یہ بلاشبہ جان پنچہ راس کا رہے گا اتار جلد وہی ہو و گچا اُس پُل سے پار دشمن پھر اُٹے کشادہ مثال ہو یقیناً ذکر کم کار ساز صدقہ رہتی ہیں جو مے مرد نیک ہو دیگی مجدد جو مسلمان کو گھر</p>	<p>پُل کو کھیل لاکے جہنم پہ جب عرض کریں حقے کہ اے کردگار حق میں مسلمانوں کی یونہی دعا اور روایت کہ اس اُمت کے پا آہ سینتے ہی رسولِ عوب بمیر لے اور مری دختر لے کر کے دعا آپ کی مقبول رب جو کہ عمل نیک اس اُمت کے ہیں آئی روایت ہو درگاہ رب اور فضیل بن عیاض لے میاں اسکی بلندی ہو رہے پنچ ہزار خوف سے جو حق کے تھا لا غر زار بعضوں پہ ایسا ہے بقیل قال بعضوں کو برقرار رکعت نماز اور خبر ایسی صحیح آئی ایک اور یہ آئی ہے حدیث دگر</p>	<p>پہلے میں گزروں میری اُمت بھی کر سلامت مری اُمت کو پار سب کریں درگاہ رب العلام پھسلنگے اس پُل پر چبے باصفا حق ہے یہ فریاد کرینگے لے رب میں نہیں چہتا ہوں کچھ رب مے پار کرے پُل سے اس اُمت کو سب بھاری کرے لطف حق اُنکی پُل کے دو جانیں کھڑی ہوں ملک لایا روایت یہ بلاشبہ جان پنچہ راس کا رہے گا اتار جلد وہی ہو و گچا اُس پُل سے پار دشمن پھر اُٹے کشادہ مثال ہو یقیناً ذکر کم کار ساز صدقہ رہتی ہیں جو مے مرد نیک ہو دیگی مجدد جو مسلمان کو گھر</p>	<p>پہلے میں گزروں میری اُمت بھی کر سلامت مری اُمت کو پار سب کریں درگاہ رب العلام پھسلنگے اس پُل پر چبے باصفا حق ہے یہ فریاد کرینگے لے رب میں نہیں چہتا ہوں کچھ رب مے پار کرے پُل سے اس اُمت کو سب بھاری کرے لطف حق اُنکی پُل کے دو جانیں کھڑی ہوں ملک لایا روایت یہ بلاشبہ جان پنچہ راس کا رہے گا اتار جلد وہی ہو و گچا اُس پُل سے پار دشمن پھر اُٹے کشادہ مثال ہو یقیناً ذکر کم کار ساز صدقہ رہتی ہیں جو مے مرد نیک ہو دیگی مجدد جو مسلمان کو گھر</p>

وہیے کا ضامن ہے خدا بے نیاز	کہ اسے رحمت ہو کرے سرفراز
روایت	
<p>لاؤینگے میزان کو پھر بعد ازاں ہو گیا دونوں کے مقابل وہاں کہ کہئے ارشاد شہر مسکین ماں کی تمام امت اجماع کہاں عز وجل کہیں جس کے تئیں دیوینگے رہ ہم کو بغر و شرف کہ ہو یہ امت بھی پیغمبر اں ہو تو یقین خود کے پہلے سوال اگے اٹھاویں نہ قدم بند گال علم پہ تو اپنے عمل کیا کیا نیکی میں یا فل بدی میں کھول</p>	<p>جنت و دوزخ کو کھینکے عیاں کفہ سیات جو ہے اُسکا جاں لایا ہے اس طرح روایت یقین ہوئے نہ اتب کہ محمد کہاں اثر وضو اٹکا ہو ظاہر وہیں امتیں سب ہوینگے تہا کطرف بات یہ نزدیک تھی بس بگیاں اور قضایا میں باقیوں کا قال اپنی جگہ سو جو کھڑے ہو جہاں ہوئے سوال علم سے پھر دوسرا اور کہاں سکو تو خرچہ بول</p>
روایت	
<p>پہلے اسے پوچھنے ایمان کا حال گر ہو گا ذرا بخل و حرص و نیاز جو تھے میں ہو گیا سوال کات پوچھنے بدو سے ملک جاں تو کیونکہ ہے بیشک یہ حقوق اللہ جبکہ پڑے اس خصوصیت وہاں ساتھ سے مقبول ہو اسکے نماز کلمہ توحید بوجھ کا لے میر کہ کہئے ارشاد شہر بحر و بر پاس میں میزان کو کھڑا ہو ونگا</p>	<p>ساتھ جگہ میں ہو صلیک سوال دوسری جگہ میں ہے سوال نماز روزہ رمضان کی پوچھنے بات موضع شہر میں غفل و وضو سب سے ہی سخت رکھ خوب یاد آدھی ہی مٹری کیلئے ایساں واسطے کہ اگے کے لے بانیاں اور خبر ہے کہ کلام خیر اور روایت ہے زابن عمرہ وزن کریں گے جب اعمال کا</p>
<p>جو ہے مسجد میں ہی اکثر مدام راحت آسانی ہو دیوے گزر عرش معلیٰ کے سین و لیساں ہو گیا جنت کو مقابل بجا یعنی پھر حضرت عباس کا حکم کے خلق پہ تا کر دگار پیچھے سے ایسی امت مری دست و پا اور چہ درخشاں ہے حشر کے دن لوگ کھینکے یہ تب ہو گیا لوگوں سے سوال نماز پوچھنے جنت یقین چار چیز عمر تو کس چیز میں فانی کیا پیدا تو کس طرح کیا ہے مال ترندی ہے اکی روایت کیا پل سے نہیں جاو گیا کوئی گزر اگے بڑھ گیا بہ مقام دگر تیسری جائے میں جب آئیگا حج سے بھی عمری سے یقین ہو سوال پوچھنے لوگوں کے مظالم تمام گر رکھتے تھے فساد نبی کا ثواب خصم کو صلیک وہ رضی کرے اس پہ نہ دیکھیں کر دگار بہر یہ دولت میں ہے خدا تھا کیا دنیا میں جو کوئی باصفا</p>	<p>یعنی عبادت کیلئے صبح و شام اور بھی اس پل سے اسے زود تر اور حدیث آئی ہے روز شمار کفہ حسنات وہ میزان کا اور جو بن العمیر شہر ناس کا چاہینگے جب حشر کے دن اٹکا سُن یہ نہا ہوؤں کھڑا میں بھی یعنی یہ پانچ اعضا یقین جانے دیکھینگے امت کی فضیلت جب پہلے عبادتیں لے بانیاں اور یہ منقول ہے لے باتمیز عمر سے ہوئے یہ سوال اولاً مال تھے ہو گیا تسرا سوال ہے یہ حدیث حسن لے باصفا قرطبی لایا یہ روایت دگر لایا ہوا خدا میں ایمان اگر اگے وہ جائے گزر جائیگا موضع پنجم میں سن ابا کمال ساتویں منزل میں یقین لکلام اور کوئی بالفرض بروز حساب داخل جنت نہ کریں گے اسے خصم کو دلو اٹینگے بس شکار دیو گیا مولا اسے جنت میں جا بھائی مسلمان کی حاجت روا</p>

چار سوال درج

سات سوال درج

پوچھنے لوگوں سے

روایت

دیکھے اس شخص کو بچھالے پار
اسیوں کی تھیلی پڑی ناگہان
مٹی تھی کیمیت ہی نہیں نیک
کفہ میزان میں کسی شخص کے
لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک
جانب دوزخ لے چلیں اس کو تب
کس لئے پھرایا ہمار تو پاس
اس کو بھی لیجاتے تھے سوئے سقر
عز میں اس کی ہنسی کا خدا
یعنے کیا دنیا میں اس سے بدی

روایت

ہوئے اسے حکم زد رگاہ رب
جا کے وہ مانگے گا سمجھو س مگر
بولینگے ہم تجھ ہی میں محتاج تر
ایک ہی نیکی ہے کھئی ایمیاں
نفع و شایکہ تجھے دیوینگی
حالانکہ رکھتا ہے خبر اس رب
نیکی دیا تو مے مندے کو اب
جاؤ دونوں خلدیں فرحت کیشا
صاحب میزان حکم خدا
وزن بھی اعمال کے متقی و قال
مخلصی بندوں کی عنایت کرے

اور شفاعت میں کرونگا وہاں
خواب میں کس شخص بغیر گمان
مسکے گناہ آہ زیادہ ہوے
کھول میں تھیلی کو وہ دیکھا اٹھا
دیکھو مواہب میں صحیح ائی ہے
تجھ کو نہ جنت ہے نہ دوزخ مقر
کفہ سیات ہو غالب وہیں
پوچھ گیا یوں اس کو وہ رب اورا
دیکھا ہوں باہ میں اسکے تئیں
چھوڑ مے باپ اب از عقاب
عقی میں اب بار والد ہوا
جنت ماوی میں دونا جواب
کفے برابر ہی دو نو ہوینگے
تا کہ تجھے دیوں میں جنت میں جا
ایک جو انمرد ملے اس کو تب
پس وہ تجھے اب میں ہبہ کر دیا
پوچھ گیا تب اس کو وہ رب العباد
اسکے وہ سب حضرت رب اللہ نام
ہوگا زیاد اس کو نہایت نہیں

روایت

تو لے وہی ہر کے عمل کے تئیں
شاہ امم ختم رسل کے حضور

خوش ہوں اگر کی بریں کیاں
آیا ہے اخبارِ شاخ میں جان
کہنے لگا وزن عمل کا کئے
کفہ خضات وہ غالب ہوا
اور یہ روایت بھی آفرندہ پے
صاف اُسے بولینگے تب لے بشر
اُن کا بھی اک لفظ ہو ستم یقین
لائینگے پھر اس کو حکم خدا
عاق جو تھا باپ کا دنیا میں تیں
کر تو مے پر ہی دو چنداں خدا
عاق تو دنیا میں جو تھا پدر کا
ہاتھ پڑ پدر کا اب باطرب
اور کتنی شخص کے میزان کے
مانگے اک نیکی کسی سے تو لا
ہو گیا مایوں ہر ایک سے جب
فائدہ اس سے نہ تجھے ہووینگا
نیکی وہ لیجاوینگا بس تو کے شاد
بولینگا تب حال وہ اپنا تمام
میرا کرم تیرے کرم سے یقین

حشر کے دن ہو دیکھا روح الامین
ہو دیکھا اس سرور گل کے حضور

پانچویں سیم وسیلہ کا مقام اور دیدار الہی جل شانہ کے بیان میں

دیوینگا حضرت کو وسیلہ خدا ہے وہ ہمہ ایک مقام علما اس سے بلند تر نہیں کوئی مقام خاص ہے حضرت کو وہی لاکلام

بخاری ہونا پڑتا ہے

یہی وہ ہے جس نے
لوگوں کو حق کی راہ
دلائی ہے اور ان کو
سچائی کی بات
سنانی ہے

مصطفیٰ فرمائے کہ نزد خدا
اور ہے روایت ز عیسیٰ ولی
فاطمہ زہرا بھی حسین و حسن
کو فے کی سجد میں عالیجناب
جانیو یک قسم سفید اس سے تم
اور اسے غفے میں ستر ہزار
احمد مرسل کو خدائے انام
زرد جو لوٹو ہے دسرا مقام
جنت فردوس ملے آپ کو
شمہ کیلئے خاص ہے یک مکان
تحت جزاؤ کا یک عمدہ ترین
اور بھی دیدار خدائے کریم
کوئی نعیم اسی جنت نہیں
شوقی نقاسیر فنا و بقا
غرق ہو کوئی لذت دیدار میں
انہیں کو ایسے رہن خاص گال
ہم کو سبھی فضل سے اللہ کے
شکر ہے یہ نسخہ با احترام
اسکے نسائے معطر مشام
بخش گنہ میر صغیر و کبیر
قاضی حاجا ہے جب تیر انام
بدرد راہ یقینی مرا

جالو و شیلہ تو ہے درجہ بڑا
لوگوں نے کی عرض ارضی کے نبی
اور عیسیٰ شیر خدا پاک تن
بر سر منبر یہ کئے ہیں خطاب
اور یقین زرد ہے قسم دوئم
نور فرا جلوہ نما زیب دار
لطفے ہو گیا وہ مبارک مقام
وہ بھی ہر اتنا ہی سمجھ لا کلام
ہے وہی جنات میں غلام
موتی و یاقوت کا ہی بس ہاں
اسپہی تشریف لکھے شاہ دین
ہو گئی حضرت کو نشان عظیم
بدنہ تجلی میں تفاوت یقین
جذب شہود اور فناء الفنا
بھول گیا جنت کی سبھی نعمتیں
کہ جو کہیں حالت کرو بیاں

اُس ہی بڑا اور کوئی درجہ نہیں
آپ کے ساتھ اور ہیں حسین کون
ابن ابی حاتم والا گھر
جنت ماویٰ میں یقین مومنو
جو کہ سب سے محمود سے مقام
خانہ ہر اک اسکا ہی تائیں میل
اور وہ سالار کے سب اہل بیت
پاؤے براہیم وہ از فضل رب
ساتھ رہیں آپ کے ازواج بھی
خیجے بھی اطراف ہیں ہوں کھرے
نور کا ایک تاج بھی سر پہ ہے
پھر بطفیٰ آپ کے رخصاں عا
علم و عمل و ورع و تقا معرفت
ایسے کمالات ہیں جس قدر
ایسا ہو کوئی عاشق نور جمال
اول نظر اہ دیدار میں

خاتمہ

ہو گا فضائل کا نبی کے اے یار
کیجے مقبول اسے اے کریم
اور روا کر میر حاجات سب
دارم امید یکہ بخود خوا نیم
جز غم تو با توجہ گوید کسے
سرور عالم یہ سدا صبح و شام

پایا ہے اب رنگ بہار ختام
ہوویں محبان نبی کے دمام
بہر نبی شاہ بشیر و نذیر
لکھتا ہوں امید ترے سے دمام
چارہ کنی زانکہ تو سستی مرا
بفصیح اس آحق سے درود و سلام

میر نے مانگو وہ حق سے یقین
تیرے ارشاد و سارا کون
دیتا ہے اس طرح علی سے خبر
لوگوں میں دو قسم کے بہتر سونو
ہے وہ زولوئی سفید ہے ہما
نام اسکا ہے وسیلہ جلیس
پاونکے فردوس میں پاک بیت
اور بھی گھر والے سمجھ اسکے سب
فاطمہ زہرا بھی ہیں و عیسیٰ
جسکو چار الف ہیں موتی لے
خاص ہے یہ اس شہ دین کیلئے
ہو گئے بد اسکے مشرف تمام
قرب در ایمان کی نورانیت
لذت دیدار ملے اس قدر
مست کے جسکو ہر جام صال
شفیقتہ و ہامیم و بخود رہیں
لذت دیدار کی نعمت ملے
ایک یگزار ہمیشہ بہار
غایت رحمت بلطف عمیم
لطف سے دے میر مراد آسب
دست تہی باز نہ گردانیم
از کہ بغیر از توجہ جوید کسے

اخبار نبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد و نعت کے اے مومنو آپ کی میلاد سے بشت تلک اور برس نکھا بار ہواں بشت خوب ہیں چمن میں بیکر تہا ہوا رقم	اب بیاں ہجرت کا لکھا ہوا بعد گیارہ سال کی مدت تک شاہ عالم کو ہوئی معراج تب کہ پہل ز معراج سالار اُمم	خلقت نور پیسبر کا بیاں جو ہے احوال شہ جن و بشر پس مفصل و بیاں معراج کا جو قانع روئے ہجرت تلک	میں لکھا پہلے چمن کے دریاں وہ لکھا دس چمن میں مختصر بسط و تسر چمن میں نہیں لکھا اور زحمت آج کی رحلت تلک
--	---	---	--

نبوت سے بار ہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر کے نیکو شعرا پانچ شخص نہیں تھے ایمیاں او حضرت کے بیعت بھی بھیجے اپنے یک صحابی کو بخیر او چل نہو چن و ان باصفا ایک دن ابن زرارہ نیکند سن و شہد ابن محاذ باصفا کہ وہ بھکاتا ہو گوگوں کو بھی	بعد معراج رسول با وقار گیا رہو چن سال میں آؤ تھے جا عقبہ ثانی کی بیعت بھی نام پال انکا ہر مصعب بن عمیر ہے نماز جمعہ کو قائم کیا حضرت مصعب کو لیکر اپنے ساتھ اوس کے جو قوم کا سزا تھا منع کر تو جا کے پڑنے سے ابھی	شخص بارہ از مدینہ آئے ہیں ساتھ خاص اور تھے انکے سوا انکے سکھانے لئے احکام دین جب دینے کو وہ پہنچا آن کر کام میں دعوت کے ہی میں نہا ایک باغ اندر ہوا رونق فرا وہ نہ ایماں ابھی تھا بہر باب جاکے تب مصعب کو وہ غصہ کیا	سرور عالم پہ پوچھا لائے ہیں لئے وہ ایمان بشارہ انبیا تھا انکے وہ امام المرسلین دعوت اسلام میں باندہ حاکم تھا بہت سرگرم عالی وقار اور وہ قرآن ہاں پڑھنے لگا بھانجے کو اپنے لیے بولاشتاب اسکو مصعب اس طرح کہنے لگا
---	--	---	---

کہ ذرا تو بیٹھ کر سن یہ کتاب ڈال دے پتھیار کو بیٹھا وہ جب اور ماموں کے بھی جا اپنے کہا گر پسند ہو تو اجابت کیجیو	گر ہو بہتر کر قبول اسکو کتاب چند آیت ہی پڑھا مصعب نے تب وہ بھی مصعب پر غصہ کیا ورنہ جو ہو دے مناسب کرو ڈال کر پتھیار وہ بیٹھا وہیں	ورنہ مجھ کو منع کر اپنے پیش میں سنی ہی یا لایا جلد تر اسکو بھی مصعب کہا اے نیک نام سعد پس اسکو کہا اے نیک ذات تب یہ سورۃ کو پڑھا مصعب یقین	وہ کہا یہ بات بہتر ہے یقین قوم کو پس جا دیا اپنے خبر بیٹھ کر انصاف سے سن یہ کلام تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
---	--	--	---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَمْدُہٗ ۝ وَ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَ اِنَّہٗ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَدَیْنَا لَعَلٰی حَکِیْمٌ ۝ اَمْ نَضْرِبُ عَنْکُمُ الدِّیْنَ کَوْصَفَحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝ وَ کَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَدْلِیْنَ ۝ ذَمَّ اَیَّامَ یَہِمْ ۝ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَا نُوَابِیْہِمْ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَ اَهْلَکْنَا اَشَدَّ مِنْہُمْ بَطْشًا ۝ وَ مَضٰی الْاَوَّلِیْنَ ۝ اِنْ اٰیٰتِ کَا خُلَاصَہٗ یَہِ ۝ کہ قسم ہے کتاب میں کی لینے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہیں ہم اس قرآن کو عربی لغات پر تاشاید تم جو عربی زبان والے ہو کو سمجھیں اور مقرر یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس لبتہ بزرگ تراور محکم کیا گیا ہے یعنی اس میں تناقض نہیں اور اگلے کتابوں کا نسخہ ہے، آیا کیا ہم پھر لیونگے تمہارے سے قرآن بہ سبب تم شرک ہونے کے یعنی تم شرک میں گرفتار رہنے اور قرآن سے منہ پھرنے کے اور اسکو جھٹلانے کے باوجود ہم وحی نہیں پھیر لیونگے۔ قرآن کو پھر سہل پر نہ لیجا دیونگے کیونکہ ہم اپنے علم قدیم سے جانے ہیں کہ ایک قوم آویگی کہ اس پر ایمان لاویں گے اور اس کے احکام پر عمل کریں گے اور بھیجے ہم بہت سے انبیاء کو اگلوں میں جو مشرک تھے۔ اور ان کے کفر کے سبب ہم پیغمبروں کو بھیجنا موقوف کئے نہیں۔ آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر اس کے ساتھ کفار ٹھٹھا کرتے تھے۔ پس ہم ہلاک کر دئے ان کے سخت تر دشمنوں کو انکے قصے جو انبیاء سے دشمنی کئے اس قرآن میں گذرے ہیں (تفسیر صنی، سورۃ زخرف)

سعد جب اس کو سنا ہے بانیا ز عبدالہل کے قبیلے کے تمام اور تھا مشغول دعوت میں ام کوئی گھر ایسا نہیں تھا زینہار اور لوگ سن شہر کو بھی ہگیاں نیز میں سال انداز بعثت یقین	جلد ایمان سے ہوا ہے سرفراز لائے ایمان لوگ اسی دن لا کلام لوگ بھی لاتے تھے اپنا صبح و شام جہین ماہوں چند مومن نیک لڑ ہو کے مشتاق رسول انس جا قافلہ حجاج کا ایک اے امین	قوم میں پس جلد اپنے وہ گیا حضرت مصعب جو با شان عظیم اوس خراج کے قبیلے سے وہیں ملت اسلام با شان علما ذکر میں تھے آکے میل نہار جب مدینہ سے چلائے طرف	اور انہیں ترغیب پائی دیا گھر میں تھا ابن زرارہ کے مقیم لوگ لائے میں بیت ایمان یقین مشہر شہر مدینے میں ہوا اور جدائی سے تھے سارے بقرا حضرت مصعب بھی با غر و شرف
---	--	---	---

ساتھ ایک انصار کی جمع کثیر
اوس خراج کے مقرر قوم سے
نقل ہے گذر گئی جب ثلث رات
وہ جل نزدیک اسی عقبہ کے تھا
گرچہ وہ ایمان بھی لایا نہ تھا
الغرض حضرت کے دست پائے
جانتے ہو تم کہ یہ سالار دین
پر کیا ایک جسے یلایا دین
پر ہمارا وہ کہا نامان کر
ورنہ اب بھی جو کہ چاہو بولیو
بولے یا عباس تم نے جو کہا
آپ جو چاہتے ہو لو ہم سے قرار
کر نصیحت انکو فرمائے ہیں
اور یہی ہے عہد میرا کلام
منع جو اسکو کینے بد نہاد
تم سنو فرماں مرا لاؤ بجا
امرا بطور و کیجو جادوں
شہ سب باتیں سننے انصار
آپ کو اس تاکی تو ہے خبر
پر ہمارا اور یہودیوں یقین
اور ہمارا یہی یکے غرض اب
مرد عالم سننے یہ تاج
تن تین اور بجا ہو چکا کشتا

لیکے آیا نزد سالار بشیر
پاٹھو جو شخص اس دم آئے تھے
ہو نہاں کفار سے وہ پاکذا
کہ جہا بیعت لئے تھے مصطفیٰ
لیک تھا جہا قلع و دانا بڑا
شرف یا مال ہوے دے بہرور
کیسی عزت ہم میں کھتا ہر یقین
قوم سب فروش ہوئے یقین
متفق ہوتا ہمسے سرسبر
تا کہ آئندہ پشیمان تم نہو
راست ہم سب سے سمجھے بجا
بہر ذات خویش بہر کردگار
کہ یہی ہے عہد ادب پیمان رب
میں جو پہنچاؤں سالٹ کا پیام
کیجو نہ تم ان سے جہاد
بے خور شادی و غم میں سدا
نہی منکر بھی کرو سرعیاں
بادب ہو یوں کہ وہ عرض سب
جد و آبا سے ہائے سرسبر
عہد پیمان قدیمے شاہ دین
آپ کو بفتح و نصرت دیوے رب
مسکرائے اور فرمائے ہیں تب
ہو تمہا کہیں مری ہو و حیات

خدمت عالی میں شہ کے بانیاں
یک جہا انیسے کی یہ عہد تب
ایک ایک دو دوہ منزل سے نکل
لئے پس شریف سالار امم
ساتھ لائے تھے اسے خیر لانا
یوں لگا کہ انہیں عباس تب
اسکے ہاتھ رئیسوں سرفراز
گرچہ اسکو منع بچید ہم کئے
عہد جو اس سے کریں تم بر ملا
اور نا ہو و عداوت کا سبب
پس کئے سب عرض زخیر الورا
عرض کو جب انکی حضرت نے سنا
تم کرو اسکی عبادت دل سوٹھیک
آمین میری نصرت یاری کرو
اور کرو بیعت بھی تم اس باپ
حق کی رہیں مال و زر و چودہا
اور جو حق بات سے اسکو کہو
آپ کے احکام حق کے رسول
ہے ہمارا کام ہی جنگ جہال
عہد اب توڑتے ہیں ہم بھی
ہم کو تہا چھوڑ کر لے شاہ دین
کہ کہو ایسا نہ ہو گا بیگماں
کھر تہا کہیں میرا ہو آشکار

سب مہاں ہوئے ہیں سرفراز
کہ میں کر نبی سے وقت شب
ہو گئی میں جمع اگر درجہ بل
ساتھ تھا عباس بھی اس کام
کام کو تا دیوں میں انتظام
جانیو اس پاکو اے قوم اب
اسکے میں محکوم سب اہل جہاد
باز آؤ تاکہ وہ اس کام سے
گروفا اسکو کریں تو ہے بھلا
اور نہ تم ہم کریں بدلہ طلب
یا رسول شہ فرماتے ہو کیا
چند کتابیات قرآنی پڑھا
مت کرو تباہی و سرکوشتریک
جان اور دل سودا گاری کرو
میں کہ جب کم تم پر جلد تر
اپنی تنگی اور فراخی میں دوام
اس کے کہنے میں سچی مت ڈرو
جاؤ دل سو کر چکے ہم سب قبل
اور پیشہ ہی ہمارا ہے قتال
آپ سے دل جوڑتے ہیں ہم بھی
قوم میں اپنے جہاویں خود نہیں
میں میں تم سے میرے جادوں
اور تمہا کہیں میرا ہو مزار

ایمان انصار رضی اللہ عنہم

عہد و پیمان و میان آنحضرت و انصار کرام

اور تمہارے کرینگے جو جنگ اور کئے یوں عرض شاہ ام شہ نے فرمایا کہ جنگ جہا س کے آیت بہت ہی خوش ہو دست اہل رب دے خیر البشر	جنگ میں انہی کو دنگا بید رنگ اپنی آفت میں جب جائیں ہم اور تب یہ آئیہ اشرف پڑھا اور یوں عرض حضرت کے ہو گئے بعیت وہ سب ہرور	اور کرینگے صلح قوم سے عیاں مال حاجت تمہہ کر دیوں فدا جَنَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	صلح میں اُن سے کرونگا بیگیاں کیا ہے پھر فرمائے اسکی جزا تو تے میں بعیت اب ہم سرفراز آئیہ اقدس یہ پائی تب نزول
إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآثَرِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ سَوْفَ يُعْطِيهِمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۚ			
عقبہ کبریٰ اُسے کہتے ہیں جا انیں بارہ شخص کو شاہِ انا انکو ہی حضرت ٹھیرایا امیر یا رسول اللہ اکثر کافراں شہ کہے حق سونے میں مامور ہو واسطے نصرت پھر آئے ہیں جب پس مینے کو بھی رونق دیجئے ہم بھوکے وہیں چشم انتظار شہ کہے اب تک درگاہِ خدا پس دواع انکو کئے شاہِ جہاں حکمِ ہجرت کا ہی تھا جو انتظار پس صحابہ کو کہے یوں شاہِ دین تکے ہما جگے سے نہاں تھے حرم میں کافرانِ جمع ہو وہ کہے اب آئے میرے جد جلد شہر مدینے کے طرف غیر مدینہ و علیٰ مرتضیٰ	اور اسی کو نا لاشہ کہتے ہیں بروری بخشے بر انصار کرام انکو بھی انصار میں شانِ کبیر آج حاضر ہیں مناکے درمیاں تا جدال جنگ بانسور کا عرض خدمت یوں کہے ہیں باادب اسکو اب شکِ گلستاں کیجئے ہی قبول عرض کے اُمیدوار حکمِ ہجرت کا نہیں مجھ کو ہوا وہ مدینے کو ہوسا لے رو خواب دیکھ ایشب شاہِ خیال ہے وہ ہجرت کہ مدینہ کی زین ہو گئے شہر مدینے کو رو انکویں کہنے لگے اے کافرو بات کر نیکانہ کوئی پایا مجال باشجاعت باشہما باشرف کوئی جلیل الشان نہ رہا ہوا	سہ ہینے آگے ہجرت کے یار ہے روایت آگے جبریل میں نقل ہے ایک شخص تبا انصار سے حکم دیجئے تا کریں ہم اُسے جنگ سکے یہ سب تابع فرماں ہوئے آپ کے شتاق ہم سر و جہاں جانِ دل سونڈہ فرماں میں ہم عرض ہے ہم یہ حضرت کی طرف جطرف جب حکم دیوے کر دگار کافروں کو جب ہوئی یہ خبر دوسرا دو کوہ کے گلستاں ایک اور بعض اصحاب خیر البشر حضرت فاروق لیکن آہیں زن کو بیوہ کرنا چاہے جو نسیم کر طواف کعبۃ اللہ سات بار اسطرح اعیانِ اصحاب کبار پرسائیں تب کے صحتا سے	یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار نامِ جن کے کئے ظاہر یقین یوں کہا ہے سید ابراہار سے قتل کر دیوں جھو کو بید رنگ حکم لیکر اپنے دیروں کو گئے ماہی بے آب سا ہیں بقرار آپ کی ہی نظر یہاں ہیں ہم گر قبولِ فتنہ ہے عرض شرف میں کروں ہجرت یہی انتظار ڈالے خاکِ اہ و حشر اپنے سر شہ کئے ہجرت وہاں بروہنیک حکمِ ہجرت کا کہے ہیں جلد تر ہے علانیہ کہے ہجرت یقین اور جو اطفال کو اپنے یتیم اور دور کویت پڑھکے باضہ قرار سب مدینے کو گئے باضہ قرار رہ گئے اس شاہ کے احباب سے

معارف کا حجت کرنا

انکو بعد ہجرت شاہ زمان	رج پھر دینے لگے ہیں کافراں	تب مانگیں میں مطلوبانِ دعا	حقنے قرآن میں اشارہ یہ کیا
دُنَا اٰخِرِ جَنّٰتٍ مِّنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا	منظروں میں بھی حق کے حکم کا	الغرض صدیق از خیر البشر	جبکہ چاہے آپ بھی اذنِ سفر
انکو فرمائے نبیؐ اُٹھو ذرا	فکر ایذا میں پڑے پھر سر بسر	مشرکان دیکھے کہ صحابِ کرام	عازم شہر مدینہ ہیں تمام
سمجھے پیغمبر بھی جاؤ گئے اکہر	شکل پر یک شیخ نجدی وہیں	دارِ ندوہ یک مکان شوری کا تھا	مشورت کرنے لگے سب سیمیں
آیا ہی ایسے میں شیطانِ لعین	نکلوں تباہی کا تدبیرِ تہیک	کون سے پوچھے اُسے کفار تب	وہ کہا میں نجد ہی آیا ہوں اب
نامہاری شورت میں پشوریک	ایک یک کرنے لگے اُس سے یہاں	کافراں اسکو غنیمت جان کر	سرگروہ اپنا اُسی کو مان کر
راے پی او زبیر نہاں	جنگ کر اسکو چھڑائے گئے شتاب	یوں کہا تب ہشام ابنِ عمر	کہ محمدؐ کو رکھو تم قید کر
بولا ابلیس لعین اُسکے صحاب	راے بھی تیری مناسب یہ نہیں	دوسرا کافر کہا یہ سُنکے تب	اس کو تکیہ کریں خراج اب
یوں کہا تب اسکو ابلیس لعین	پھر کر گیا جلد اگر تم سو جنگ	کیونکہ میں اُسکے بہت شیریں کلام	جو نیند شیفہ ہو گئے تمام
کثرتِ اتباع سے وہ بید رنگ	جمع ہو کر جاویں سب بے سیر نہاں	تب لگا کہنے ابو جہل لعین	یہ مجھے تدبیر و جہی ہے یقین
ہر قبیلے سے ٹکڑیک جواں	کسلج مانگیں بنی ہاشم قصص	اور چلاویں ملے سب گیا تیغ	قتل کر دیں اسکو بل میں بد تیغ
ایک قبیلے سے نہیں جانتے قصص	اُس لعین پر تب کیا ہے آفریں	خوں بہا پر تب رضی ہوئی گئے	خوں بہا تب اسکا ہم سب دیوئی گئے
جبنایہ با ابلیس لعین		متفق اس پر ہوئے کفار سب	قتل کر دیں دغا سو وقتِ شب
وَاذِکُمْ بَرَآءَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِمِیْثَقِکُمْ اَوْ یَقْتُلُوْکُمْ اَوْ یُخْرِجُوْکُمْ وَیَمُحُّوْنَ ذَنْبَکُمْ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا کَرِیْہٌ			
حضرت صدیق اکبرؓ بالصواب	ہو روایت ایک شب دیکھے خواب	آسمان ماہِ نور لے پسر	شہر میں مکے کے آیا ہے اُتر
مکہ اشرف کا میدانِ ہمام	نور پیرا ہو گیا اُس سے تمام	پھر ہاں آسمان پر چڑھ گیا	پس مدینے میں بہم نازل ہوا
سب مدینے کو منور کر دیا	نور سے اپنے زمین کو بھر دیا	اور اس شہر مدینے کی زمین	تھی منور جلوہ گریو نہی یقین
آیا جب مکے طرف وہ ماہِ تابا	پھر نور ہو گیا مکہ شتاب	کہ کے یوں مکے کو روشن کیا	پھر ہوا سونے مدینہ وہ روپ
عائشہؓ کے گھر میں اجاڑ یقین	کز میں کوشق گیا اندر وہیں	جب ہو بیدار وہ عالی وقار	درد و غم سے ہو گئے ہیں ارزار
علم میں تعبیر کے وہ اے ضمیر	تھے یقین ملکِ ب میں بے نظیر	پس بو بکر مکہ مے زکی	سمجھے یوں تعبیر اپنے خواب کی
وہ مہ تاباں ہیں لا ارا نام	اور ستار آپ کے صحتِ کرام	ساتھ پیغمبر کے ہو کر جاں نثار	غبت و ہجرت کر گئے اختیار
یعنی مکے سے نکل کر جائیں گے	اور مدینہ میں قامت لائیں گے	پھر کے جو مکے کو آیا ماہِ تابا	ہے دلیل فتح مکہ بالصواب
عائشہؓ کے گھر میں کرجا دال	جو ہوا غائب میں کے دریاں	گھر میں جانا اُکاٹے نیکو نہاد	شریف خلوت سے ہی نبی کے مراد

۱۲
 (سورہ انفال) مسطورات کفار قرآن حضرت ص ۷۷ داؤد زہد ایک شعر تھا جہاں قریش مجھ کو آفروری معاملات ملے تھے

جو ہوا غائب نہیں میں پا وفات اور یقین تب تک ہجرت پر ہوا متفق ایسے میں ہو کفار سب	دفن اسی گھر میں شاہ کا ثنات کہ نبی کو حکیم ہجرت آئے گا قتل پر نہ کہے ہو تیار جب	الغرض صدیق اکبر لے میں اور چاہے آپ ہی خدمت گزار لئے اس ایت کو حیرت میں	ہو گئے اس خواب کے اندوہیں اس سفر میں توفیق جاں نثار حکیم ہجرت نہ کو سوائے وہیں
قَالَ رَبِّ ادْخُلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِّنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّاصِرًا			
اور اس ہی شب کو کفار لعین خواب گاہ خاص میں کشادہ دین جمع ہو ایسے میں کفار سب	مشورت میں قتل کے تھے جو یقین اسرا آپ نہ فرمانا نہیں اور باہتیار ہو اشرار سب	قصہ انکا سبب جائے جلد تر ہو دینے کی طرف رونق فرا در پہ تیر کے کھڑے تھے ان کر	اور کئے یوں غرض از خیر البشر آپ کو نصرت دہا سے گھا خدا تا کہ جب سو جائے شاہ بکردر
دخول دولت سرا ہو کر تمام حکم ہجرت کا مجھے بھیجا رب کافران سب جمع ہوئے نہ اب	قتل کر دیوں غاسے لاکلام میں دینے کی طرف جاتا ہوں اب قتل میرا آج وہ چہتے ہیں سب	جسے آواز ان کی مصطفیٰ جو ہیں لوگوں کی اما میر کیاں پس ابھی جاتا ہوں میں باہر شتاب	اس طرح فرمائے ہیں بامر قضی سب کی پہنچا دے نہ کو بے ہراس کہ نہیں ہو حق سے جھکوک خواب
سبز چادر یہ تو میری اوڑھ کر اور دینے کو تو بعد از جلد آ حکم میں کہ بہت شاداں ہو	جلد ہو جاوے یہ میری فروش پر حافظ و ناصر تر اس ہے خدا جان دل شو شاکر یزداں ہو	اور وہ بیفکر خاطر جمع رکھ شاہ مرداں شیر یزداں مرقضی اور طمانیت با خاطر فراغ	سچ کچھ پادے نہ تو بے شک جان نثار شاہ اکواں مرقضی بستر اطہر پہ سوئے باغ باغ
یہ تو قل ان کو تھا اندر پر آئے تب انکی حفاظت کو ہیں بولتے تھے اے علی تیرے مال	کہ انہیں نیند آگئی ہے جلد تر جلد میکائیل و جبریل انہیں کون کہہ تجھے خوش ہو ذوالجلال	جب ہوئے حضر یہ ایسا جانثار تھے سہانے انکے بیٹھے جبریل ملاء اعلیٰ کے ملائک میں تمام	خوش ہوا ان سے بہت پروردگار اور میکائیل پائیں خلیل کر رہے خراب وہ لاکلام
جب سوال شد پر شیر خدا کہ دئے یوں نفس کو اپنے خدا	کہ انہیں نیند آگئی ہے جلد تر جلد میکائیل و جبریل انہیں کون کہہ تجھے خوش ہو ذوالجلال	آیہ اشرف بہ پائی ہے نزول	شان میں اس با صفا کردار
لَمْ يَمْنَحِ النَّاسَ مِنْ يَّمْنٍ تَرَى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ			
اور مگر حضرت کی چادر کو علی پھیک ڈالے کافروں و پرہی شاہ عالم جب نہ ہو چکے	فوش پر جب سوئے با شان جلی وہ اُسی دم ہو گئے اندھے بھی یوں کہ ایک شخص کفار سے	گھر سے باہر آئے سالار عرب ہے روایت کہ پڑی چہرہ خاک منتظر کس یہاں ہو تم کھڑے	اور میکائیل ایک مشت خاک تب بدر کے دن ہو گئے وہ سب ہلاک وہ کہے قتل محمد کے لئے
وہ کہا صدائے تم پر اے کرو سر پہ دیکھے ہاتھ اپنے پھر سب	اب تو آگے سے تمہارا باشکوہ جوں کہا وہ پائے وہ مٹی کو تب	ہو گیا رونق فراحت کا نبی پس لگے ملنے کو وہ حسرت کا ہاتھ	اور تمہارا سر پہ ڈالاکا بھی سر پہ ڈالے خاک پھر وہ بد صفا

اور کہ جسے سب
پہنچا دے نہ کو بے ہراس
کہ نہیں ہو حق سے جھکوک خواب
سچ کچھ پادے نہ تو بے شک
جان نثار شاہ اکواں مرقضی
بستر اطہر پہ سوئے باغ باغ
خوش ہوا ان سے بہت پروردگار
اور میکائیل پائیں خلیل
کر رہے خراب وہ لاکلام
شان میں اس با صفا کردار

ہجرت نبوت

جائے پھر دیکھئے کہ سوتے ہیں علیؑ
وہ کہے وائے علم بالصبوب
بولی بی بی عائشہ دو پہر کو
کسلے ہن ہو ہیں انکو ہوا
پوچھیں کیا ہوؤں ہمراہ رکاب
تیز رو تھے اونٹ انکے پاس دو
اور کئے یوں عرض و خشکے رُتل
وہ کئے ہیں گچہ عمر و اکسار
ہے سو قصو اسی ملتے کا نام
اور امانت اسی تھا وہ خیر
اور تھا یک شخص عبد اللہ نام
اور شب کو آکے غارِ ثور پر
اور ہم سفرہ پچھائے لا بھی
پھاڑ کر اپنا کمبند جلد تر
پس شاہِ شب شاہ کو لے اپنے ساتھ
خوف سے اعدائے صدیق زکی
آہ جب شاہِ عالی جاہ کو
شاہ کے بابے مبارک نازیں
اُس سے صدیق اکبر دل نگار
پاؤں بھی صدیق کے زخمی ہوئے
غاریں سوراخ تا ہفتاد تھے
بند سب سوراخ پٹروں سے کئے
پھر کو یوں عرض اے مقبول رب

شہ کی چادر اور ہوا نشانِ جلی
جائے حق حالِ نبی بے ارباب
سرورِ عالم نہ آئے تھے کبھو
کیا ہوا اب فرمائے اس کا سبب
شاہ فرمائے کہ ہاں با صواب
تھے فریدی انکو تنوید ہم سے جو
جو پسند ہو ایک بکچے قبول
پر نہیں حضرت قبولے زمینار
قول دوسرے جدِ عائشانام
اس سفر میں اُس کو ٹہرائے جبر
عقل و ہشیار وزیر کا کلام
حال سے کفار کے دیئے خبر
پس تنوید ہو فانیغِ نبیؐ
نصف باندھی اور دی نصف دگر
اور وہ پیسہ بھی لیکر اپنے ہاتھ
آگے رہتے شاہ کے پیچھے کبھی
راہ چلنے کی نہ تھی عادت کبھو
جس سے پایا تھا شرفِ عرشِ بریں
اپنے کھاندوں پر کئے شہ کو سوار
پر نہیں حضرت سے وہ ظاہر کئے
دیکھ وہ صدیق بس مضطر ہو
ایک دو سوراخ تب باقی ہے
لایئے اس غار میں شریفِ اب

تب اٹھا کر انکو پوچھے کا فراں
پس ہوئے میں شہ بوقتِ نیمروز
یوں کہے صدیق اے شاہِ ہا
شاہ سب حوال گدرا سو کہے
اس قدر صدیق جب شاداں ہو
اور کھلا کر فریاد کر کے تھے رکھے
شاہ فرمائے کہ قیمت دیوں گا
پس کوئی ہیں یک شتر اے زید
شخص کا نامی جو عبد اللہ تھا
تا دو شتر بعد نہ دن جلد تر
کردئے اس کو مقرر تب یکام
عائشہ کہتی ہیں سامانِ سفر
باندھنے تو شہ نہ تب کیڑا ملا
نقل ہے تب نقد ہم پنجہزار
ثور کے جانب ہوئے گھر سواروں
اور کبھی سید کبھی بائیں طرف
تھی اندھیری رات راہِ خار دار
ہو گئے زخمی ہو اے خوں رواروں
انگلیوں پر ہی لگے چلنے بہم
یونہی پہنچے غار پر وہ آکے جب
بیش قیمت وہ جو پہنچے تھے بس
اپنے دو پاؤں سے بند انگوٹھے
غار میں شریفِ لا پیغا مبر

اے علیؑ کہدو محمدؐ ہیں کہاں
گھر طرف صدیق کو رونقِ فروز
آپ پر مانباب ہو میک فدا
حکمِ حیرت بھی آگاہ کردئے
غایت شادی سے بس گیل ہو
چارہ سی انکو تب حاضر کئے
اسکو بقیہ نہیں میں یوں گنا
قیمت نہ صد درم سے اے رشید
رہبری کے فن میں بس آگاہ تھا
لاکرے چھارہ کوہِ ثور پر
دن گذار کا فروغِ نہیں تمام
ہم کئے تیار اُس دن جلد تر
جلد تر آسمان می خواہنے آ
گھر میں صدیق کے اے ہشیار
آہ تھی وہ شب اندھیری ایمیاں
دوڑتے ہو جانِ ادہ با ترف
ٹھوکریں لگتی تھیں اور چھتے تھے
آئے لرزے میں زمین و آسمان
تا نہ ظاہر ہو کہیں نقشِ قدم
پہلے اترے غار میں صدیق تب
بارہ بارہ کر اے وہ حق شناس
غار کو جا رہے تھے تب دئے
انکے اکھ زانو پہ سوتے اپنا سر

احوالِ ہجرتِ شریف

۱۲ تب ہی سے آپ کا نام ذاتِ انطالقین ہو گیا

آنحضرت کے ساتھ رفاقتِ صدیق اکبر کی

غازی صدیق اکبر کے پاؤں کو سانپ کا کاٹنا

جیل کا شربت لے آنا

پاؤں کو صدیق اکبر کے وہاں
تا نہو بیدار سالارِ خیار
ہو گئے بیدار شاہِ مرسلین
دلے حضرت زخم پر انکے لعاب
شاہِ دیں فرمائے تباہ مار کو
منظر تھا آپکا شام و سحر
تا کہ آپ سے غازیں کے نزول
حضرت صدیق لے شاہِ اناام
روکتا تھا جھکوس باکمال
پر وہ اپنے پائے اشرف کتیں
آفریں سپر ہزاراں آفریں
جبکہ ایسا آزمائے ہیں گئے
حق کہا صدیق اکبر کو سلام
اور اچھے پاک مروارید سے
پس بہت مسرور ہو خیر البشر
اسیں شربت برف سے تھا سرد تر
نوش فرمائے اسے صدیق جب
یہ روایت گریہ نادر ہے ولے
وہ لعاب پاک در سر و جہار
جب پئے صدیق وہ شربت شفا
ایک تھی کشتی وہ دریا میں میل
لے ابو بکر مکرّم باوقار
نوعی اُبّے روائے بحساب

کاٹا تھا سانپ کا کر نہاں
نیند میں ہوا غفل کچھ زینہار
اور کہے روتا کیوں کہ ہیں
وہ شغافی الفور پایا ہے شتاب
کیوں دیا تو رنج میرے یار کو
آپ کے تادید سے ہوں بہرہ ور
رشتہ جنت جب دے گئے اے رسول
پر کیا جب بند یہ روزن تمام
اور بڑھتا تھا مجھے شوقِ دُعا
یک سرِ موعی ہلایا ہی نہیں
رحمتِ حق اُسپر ہوتا یومِ دیں
ہیں پسند آئے بہت اللہ کے
اُنکو پہنچا اور یہ فرمایا پیام
یک پالیہم وہ پھر میں رکھے
یہ دئے صدیق اکبر کو خیر
شہد سے میٹھا زیادہ اے پسر
حق دیا ہے چین اُنکے دل کو تب
کچھ عجیب سپر نہ ہرگز کیجئے
آب کوثر سے بہتہ لاکھ بار
ہو گیا ہی اُنسے تب کشفِ حجاب
اور اس کشتی کے اندر یک جہول
دل کو اپنے تنگ مت رکھ زینہا
اسیں دیکھئے صنعتیں حق کی شتاب

آہ تب صدیق اکبر لے ہیں
اشک انکھوس روانِ انکھوت
عرض تب صدیق ذشتہ سے کیا
سانپ بغداد آکے باہر جلد تر
وہ کیا یوں عرض آسا لارِ دیں
اور یہ شہر دیکھے چو طرف
بندر کر دیوے اک روزن کتیں
ہو گیا مجبور اور لاچار میں
میں سو بتاؤں تو ان کو بیقرار
کیا ہی اُنکی شجاعت بعدیل
یکے ایسے کہ صدیق ہمام
جلد آئے غازیں روح الامین
اُنکے اوم کے یقین چار افسال
اور پیالہ سے وہ شربت سے بھرا
سنگ وہ فی الحال حاضر ہو گیا
اسیں تھی کافور سے خوشبو بڑی
پس معین الدین ہر می ذریعہ
کیونکہ ڈالے شاہ جو اپنا لعاب
پس وہ شربت اُنکو ملنا کیا عجب
شق وہیں اک غار کا کونا ہوا
اور وہ دریا کے کنار باغ تھا
گر تو جہا سے تو اس کشتی میں
جب غاص صدیق اُس سے یہ ندا

پاؤں کو اپنے ہلائے ہی نہیں
آپ کے رخسار پر ٹپکے میں جب
سانپ میرے پاؤں کو ایدا دیا
پائے بوسی سے ہوا ہے بہرور
کہ میں عیسیٰ کے زمانہ سے یہیں
میں بنایا تھا پہلے باشراف
اُوں بیشک دس سر روزن کتیں
پاؤں کو اسکے دیا آزار میں
پاؤں کو کاٹا ہوں سکے بار بار
کیا ہی اُنکی صداقت کی دلیل
باب میں حُب نبی کے لاکلام
اور کئی میں عرضوں کا شادیں
ہم کئے اک سنگ پیدا باکمال
ہے وہی تریاق اسکے زہر کا
اور بھی حکمِ خدا سے شق ہوا
اور بہت بہتر تھا اس کا رنگ بھی
یوں کیا اپنی معالج میں بیاب
وہ روایت تھی صحیح کامیاب
یہ قدرت تھی اے اہلِ ادب
اور نظر آیا ہے اک دریا بڑا
وہ جواں کشتی سے کرتا تھا ندا
تا تجھے اس باغ میں چھوڑ دیا
جلد تب اسکو جواب لیا دیا

ایک دیدار نبی پر بے گساں ان کو فرمائے یوں سالاروں وہ کئے ہیں عرض لے شاہ نام اور وہ کشتی محبت ہے پچھان غار سے گرم نکلنا چاہتے ہو وہ گرد پئے ہماری کشتی اور روایت ہے کہ حضرت نے	ہیں مہالیس ہزاروں لٹاں لے ابو بکرؓ مکرم پیش ہیں آپ ہی کیجے بیاں اس کا نام اور ضواں ہو تھا اسمیں جان بلغ میں وہ تم کو لیجا چھوڑتے ہم یہ روزن سے نکل جاویں یس جب کہ غار ثور میں داخل ہوئے آکے اک مکھی بھی از حکم غنی	انرض صدیق جب لے باشعور واقعہ تم پر کہلا ہے جو یہاں تب کئے ارشاد یوں شاہ دیں اور تم دیکھے جو وہ باغ و بہار ہے روایت دوسری شاہ خیار اور اس کشتی میں چڑھ کر حلد تر حکم حق سے ایک کیکر کا سحر غار کے سر پہنچتی اک بالاتنی	آئے ہیں غیبت سے در حال حضور تم کہو یا میں کو دل کا بیاں خوض کوثر ہے وہ دریا با یسین ہے وہ جنت کا بلا شک مرغزار یوں کہ صدیق حملے باؤ قار باغ جنت میں کریں گے اب گذر ہو گیا پیدا تبھی اس غار پر
<p>ڈھونڈنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر میں صدیق اکبر کے اور غار ثور تک جاتا اور سر غار پر کھڑکی جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ جو ایک ہی شب میں قدرت الہی سے موجود ہوئے تھے دیکھ کر واپس ہوتا</p>			
ذکر صدیق اسما پاک ذات صبح کو سب فراں پر اضطراب میں کہی اس کی خبر مجھ کو نہیں پھر وہ ملعون اس طرح کہنے لگا جو کہ ان ہر دو کو لاویگا یہاں ڈھونڈنے شہ کو طبع مال و زر لے قریشوں کی جا چاہتے راستہ لیک کچھ آثار انگشت ہم پس قریشوں کو کہا ہے وہ یس وہ کہانت سے یہ جانا ہوگا جلکہ وہ کفار دیکھے غار پر ڈال ڈال کر آج تھے بیٹھے ہوئے	یوں روایت کی ہے نیکو صفات ڈھونڈتے آئے ہماری گوشتاب سننے ہی یہ بات بوجہ لعین شہر مکہ میں کروا لیں ندا یا کہ دکھلائے ہمیں اس کا نشان کوہ و صحرا میں ہے ہیں منتشر جب چلا تھے سے باہر بصفات دیکھ کر اس راہ میں لے محترم آئے ہیں دونوں ہاں تک بالیقین کر دیا بایں اسے حق بے خبر کہ کھڑا ہے اس پہ کیکر کا سحر کافروں کو دیکھ وہ ہر دو آؤ	کہ مراد الہی اور شاہ جہاں مارے مد کو پس میں ہر آنی جب اک طمانچہ مجھ کو مارا بے حیا کہ رسول اللہ اور صدیق کو اس کے ہم تنوا و نڈیوں کے یس شخص اک قائف جو اس کا نام تھا راہ میں صدیق کا وہ نقشہ ظن غالب ان کے وہ جانے کر پر نہ جانوں وہ گئے یہاں سے کہاں قول دسر ہے کہ وہ بولا وہاں اور میں مڑی کے جلے بھی ہاں کافراں بولے یہ کیکر کا سحر	اے جس شب کو ہو گھر سے رواں پوچھے وہ والد کہاں تیرے اب کان سے جمہ کامرے نیچے گرا عند لیب گلشن تصدیق کو یہ ندا سن کر بہت سے شکیو ڈھونڈتے نکلا ہے جیہ و بیجا گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا غار تک آیا وہی کرتا نظر میں میں میں یلگئے برآسمان کہ ہیں وہ اس غار کے ہی درمیان اور اک جنت کبوتر بے گساں عمر احمد سے بڑا ہے سر بسر

حضرت مرثیہ کی طرف عازم ہونا

پہلی دودھ دی سو بھجورہ

حضرت امت

دیکھ مخلوقات جنہیں اے شریف
جبکہ وہ چھڑے وہ قہار پاک
ہے روایت تب ابو بکر گویا
کہ غلیس ہو تو ای فرخندے
حق کیا نازل سکینہ جلد تر
اور عبد اللہ ہمیشہ لاکلام
ہے روایت بادشاہ انبیا
جو کبوتر جب میں ہی بچیاں
تین دن گندے کے بعد اسے خیر
تھا بیچ اول وہ اے ہفتا
جو وقائع راہ میں پائے ظہور
ام مہدی اسکی کینت اے سعید
جبکہ گندے اس کے خیمہ پر رول
اس نے کی تبع ضل و شاہ کیم
ہوئے گر حاضر یہ چیزیں قصو
اس کیوں پوچھے رسول اللہ ص
ہے وہ مدت سے ضیف ناتواں
وہ کہی گرد و دھکچ آئیں نہ
بول بسم اللہ پڑھے ہر دعا
سرور عالم یہ کرتے ہیں دعا
وہ گھڑا بھر کچھوڑا اس سے دودھ
پھر پھینڈے دودھ دوسرے جاہ
کرو ضو کاٹے پڑے تھ جو وہاں

کہ ہے بکری ایک مخلوق ضیف
کر دیا فرد کو پل میں ہلاک
سن کے وہ آواز کفار میں
حق تعالیٰ تو ہمارے ساتھ ہے
قلب یہ صدیق کے اے باخبر
کافروں کے ساتھ ہی ہٹا دے
اس کبوتر کے کئے حق میں دعا
اس کے ہی اولاد سے ہر گمان
اشتراں حاضر کیا ہے وہ جہر
غزہ تھا یاد و سرورن پیر کا
اک عجیب ن سے یہ اے شہور
راہ میں تھا اگل خیمہ در قد
اس کی منزل میں کئے شرف نول
ہے یہاں اس سال میں محمد عظیم
یہ ہمانی پس میں کی ہوتی خضو
باندھ رکھی کیوں تو اس کی گواہی
دودھ کا آئیں ہونا نام و نشاں
میں فدا ہوں آپ پر بس عجوب
دینا باریک لہا فی شاتھا
کاس میں کا دودھ کیوں بھریا
خیمے والوں کو پائے سب دودھ
گھر کے برتن بھر گئے ہیں سب
اس پے ڈلو اے وہ پانی یہاں

ایسے اک مخلوق سے حق بگیا
معجزہ ہے یہ بڑا اس شاہ کا
ہو گئے ہیں مضطرب رہ بیکار
جب میت یہ سنے وہ یارغا
الغرض ہو کر پشیمان و حزیں
اور شب کو آس کے غار ٹور پر
حق نے دی ہو اس کو جگہ حرم
بھی رہی جاری وہ تا یوم القیام
سرور عالم نکل کر غار سے
شاہ قصویٰ پر ہو اپنے سوا
ایک عورت عاتکہ تھا جس نام
تھی وہ عورت بس خلق عاتکہ
شیر خرا گوشت سالار عرب
اور مند بکریوں کا دور ہے
اس کے پھر خیمہ میں کچھ ہیں بجا
بولی لاغر ہو کے یہ بکری اقیس
شہ کہے کیا اذن تو دیتی ہر زور
پاؤں بکری کے ملایا اک دگر
یعنی اس بکری میں عالم کے رب
پاؤں اس کے ہو گئے ہر دوجہ
اپنے ہمار ہوں کو پلو بعد لزاں
بعد ازاں خیمہ میں کچھ آرام کر
صبح اس جا پہ آگاہے اک شجر

یوں دیا فتح و ظفر کا فراں
وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا
ان کو فرمائے رسول باوقا
دل کو جب ان کے ہوا چین قرار
غار سے واپس ہو جب مشرکین
کافروں کے حال کو دیتا خبر
فضل سے اس کو کیا ہے محترم
اور ہر کھانا اس کا امت پر حرم
تب مدینہ کی طرف راہی ہو
اور تھے چھپے آپ کے وہ یارغا
دختر خالد مروت الیتام
اور وہاں دوست تھی وہ کاملہ
ام مہدی سے کئے دریافت جب
اس لئے یہ عاجزہ معذور ہے
لاغر اک بکری تھی بن بانی ہو
ساتھ منہ کے ہے جاسکتی نہیں
تا پھر ڈول بیل اس بکری کو دھو
دست اطر اس کے پھیر کا پھر
دیجے برکت ام مہدی کو تواب
شاہ دیں منگو اے اس وقت اک گھڑا
خود کئے ہیں نوش سالار زباں
سرور عالم اٹھے ہیں جلد تر
بھی کرامت سے ہوا ہے شہر

اس شجر کا طول ہے قصہ بڑا شام کو گھر اپنے آیا بوسعید وجہ پوچھا اس کی حیران کے جب وہ کہا واللہ پیغمبر ہے وہ گرمی ہوتا اسق ہوتا جان نثار مل کے آنحضرت سے ہر دو جلد تر نقل ہے بکری سے وہ لے باخبر قحط آیا عصر میں اس کے زیاد دودھ دیتی تھی بہت اچھل ب ہاتھ غیبی کئے دن بعد آ جانیو وہ کون ہیں ہر دو فتن اور اس خیمے میں برکات و فور دست پیغمبر کی برکت سے عیا جلد جا کر قلع انبائے کعب اور مذمت میں بھی کفاروں کی سب لیکھاں سمجھے کہ وہ سالار دیں وہ ابھی ایمان لایا تھا انہیں طے کیا ہوں جلد اکٹھے فرمائیں میں میں پر گر کے پھر ہو کر سوا دونوں اگلے پاؤں میرے آپ کے بینہ طاق تھی گھوڑی کے تئیں دیکھ کر صدیق نے مجھ کو قریب اور کہے حتی سے میرے کرکھ گاہ	میں نے گلزار شہادت میں لکھا مرد جو تھا ام معبد کا رشید ام معبد ہیں کہی وہ قصہ سب سب سولوں کا یقین سرور ہے و اور کرتا اس کی صحبت اختیار شرف ایماں سے ہو ہیں ہر پر دیکھتے تھے برکتیں شام و سحر سال اک کہتے جسے عام الزام سیر تھے بس اہل خانہ اس سوچ بیتیں اس مضمون کی کے بیچ ہا میں محمد اور صدیق عتیق شاہ کے مقدم سے پاؤں ہیں ہر دودھ دی ہے اس قدر وہ بگیاں بہن سے اپنی یہ پوچھو حال سب اور کئے بیتیں تھیں ہاتھ نہ سب عازم شہر مدینہ ہے یقین پس وہ نکلا ڈھونڈھنے شہر تئیں اور ملایا شاہ کو جاراہ میں جلد دوڑایا ہوں پھر بے اختیار قدرت حق سے زمیں میں نہس گئے کہ نکالے پاؤں باہر از زمین مضطرب و حیراں ہوا ہے لے لبیب یا الہی اس کے شر سے دے پناہ	الغرض وہ بادشاہ دو جہاں دیکھا برتن گھر کے ٹھہرے کی ہے حضرت کی شمال کلبیاں ہے محمد کا نام اس کا شہر ساتھ لے پس اپنی عورت کو پنا اور کئے دن تک وہ خدمتیں تھی نہ ملے تک عمر کے وہ یقین تھی بڑی تصنیع عالم پر تمام دختر صدیق استایوں کہی کہ جزلے خیر رب العالمین ام معبد کے وہ خیمے تک گئے ایک بکری ام معبد کی حقیر اس کے گھر تھے تھے برتن تمام معجزے سے شہر کی دیو کی خبر حضرت اشما کی بے با صفا جا سراقہ پاس کفار عرب نقل یوں کرتا ہے وہ اکا بوقا ہو جب ہوا نزدیک شاہ سطلین اس قدر نزدیک سرور کے ہوا پھر زمین جلد تر میں گر پڑا مصطفیٰ کے اور میرے درمیان شہر کہے اس کو نہ ڈاری باد یہ دعا کرتے ہیں وہ سالار دیں	جب خیمے سے ہوئے آگے روں شیر خالص سے بھری ہیں اور ہر اور اوصاف و خصال کلبیاں اس کے جو یا ہیں قریش سیر جلد اپنے خیمے مدینے کے تئیں بعد ازاں پھر اپنے خیمے کو گئے دودھ میں اس کے کی آئی نہیں لیکن بکری ہمیشہ صبح و شام کہ مدینے کو سدھار جب بنی دیوان ہر دو رفیقوں کے تئیں اور وہ شرف نزول اس کے کہ نہیں دیتی تھی جو اک قطرہ شیر بھر گئے اس دودھ سے ہی لکلام شاہدی بکری بھی دیگی سرسبز ہاتھ غیبی یہ بیتیں جب پڑھا بیچھے ہیں سوئے مدینہ کو تبا کہ میں گھوڑے پر تبا پڑ سوا اسپ میرا ہو گیا سرسبز میں آپ کی آواز قرأت میں سنا غصہ اپنے اسپ کرنے لگا قاصد تھا ایک نیز کپاہی جان رب ہمارا ہے ہمارے ساتھ آ پاؤں گھوڑے کے دھننے جاؤں
---	--	--	--

سراؤ کا گھوڑا زمین میں دبائیں گیا سو مجبور

شرف نزول رسول مقبول کا قبائیں اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کر نا پھر وہاں سے نکل کر داخل مدینہ ہونا۔ اور گھر میں ابو ایوبؓ کے نزول فرمانا اور مسجد نبویؐ بتانا

اس طرح لایا روایت ہے کہ یوں مدینہ میں کھلے انوار تب اور جس دن شاہ کی حلت ہوئی ماہ مولد پیکار دن سے فصیح بست مہتمم شب تھی از ماہ صفر پس فضیلت ایسے ماہ و روز کی تین دن کے بعد آئے ہیں علیؑ دست پاک اس پر پھر آئے مصطفیٰ لوگ ملنے کے لئے آئے کثیر با ادب کرنے لگے ان کو سلام پہنچی تھی دہو پے پریشہ کے جب ہے وہ ارباصات سے لے ہٹا مسجد اول ہی ہے بالیقین ہے خبر جو کوئی وضو کا مل کے کہ یہ مسجد دور تر ہوئی اگر سعد و قاسم معظم پاک باز الغرض حضرت قبلہ کے درمیاں اور نماز جمعہ وہاں قائم کئے پس نماز جمعہ بعد از ہوسوار اور مدینہ میں ہوئے داخل وہ جب شاہ نے تب حق میں سے کہے کر دھا	اندولن تھی عمر میری نو برس ہو گئے روشن درو دیوار سب سب نے میں اندھیری چھا گئی بارہویں تھی جان بر قول صحیح غار میں داخل ہوئے خیر البشر دوسرے ایام پر ثابت ہوئی ان کے ملنے سے ہوئی شہ گونجی جلد وہ فی الحال پائے میں شفا تھا ہجوم خلق بے حد سے خیر گرم تھی تب ہو پ بھی لے نیکام اس لئے سایہ کیا وہ با ادب دیکھ ایسا ہی مآرج میں لکھا کہ بنا جس کو کئے سالار دین اور نماز اگر جو مسجد میں ہے ہم زیارت کے لئے کرتے سفر بولے اس مسجد میں دو رکعت نماز جانو چودہ دن رہے پیش دماں اور بلاغت سے بہت خطبہ ہے جل دیئے سوئے مدینہ با وفا عرض یوں کرنے لگا ہر شخص تب حکم اور ارشاد یوں سب کو کیا	یا ہے جس دن کہ سالار دین جس طرح ہوا طلوع آفتاب جوں غروب ہر سے ہو بے گما مولد و بعثت ہجرت اور وفات اور پہلی کو وہاں سے ہو روپ الغرض اس دن قبائیں ہی ہوئی وہ پیادہ جلد تر آئے تھے تب شہ قبائیں پہنچے جس دن ان کو جب پچھانت شہ کی گوگوں کو بھی پس کھڑے صدیق تب ٹھکرواں اب جو کرتا تھا سایہ آپ پر اور اتنے ہی پیمبر در قبا یہ وہی مسجد ہے قرآن میں خدا تولے گا اس کو عمرے کا ثواب پس عمر اپنے مبارک ہاتھ سے دوست تر رکھتا ہوں میں وہاں پس نکل کر جمعہ کے دن ہی نکل در فغانی یوں مواظب میں کئے قوم سے انصار کے سب شیخ و شاہ لائے تشریف میرے گھر میں حق سے ہے مامور یہ ناقد مرا	پس مدینہ کو کئے رشک چمن آسمان سے تاز میں روشن تاب شب اندھیری از زمین تا آسمان اسی ہی ماہ وہ نہیں ہر لے نیکذات بارہویں پہنچے مدینہ شادماں جلنے آکر کئے شرف نزول آبلے لائے تھے پاؤں لکے تب بیٹھے تھے خاموش زیر اک شجر وہ سمجھ صدیق اکبر کو کئی شاہ پر کر اپنی چادر سائیاں آگے بعثت کے وہ تھکے باہر ایک مسجد کی کئے اس جانا مسجد تقویٰ سمجھ جس کو کہا اور کہا فاروق اعظم باصو جانئے جا ربوب ہیں سن کو دیے جانے سے بیت المقدس کو دوبار بطن وادی میں کئے آکر نزول نور ایماں لوگ سب جس سے تھے خواص عام ہمراہ رکاب میرے گھر کو کبجے بیت شرف میں ہاں اتروں جہاں بیٹھے جا
---	--	---	--

حضرت کے دست مبارک کی بکثرت سے علی مرتضیٰ کے پاؤں کے آبلے شفا پائے ہوئے

وہ معجزات جو نبوت کے آگے ہوئے

مسجد نبوی کی بنا

اصحاب صفہ کا عدد

<p>رشتہ درگروم افگندہ دوست پس ویاں پٹی ہے وہ بے غتیا آگے چل کتنے قدم وہ پھر گئی تھا ابو ایوب انصاری کا گھر اس لئے انصار میں سب فہم آگے مسجد کے جہاں قہ نماز خشک خرمے کو کرتے تھے وہیں پر نہ بے قیمت نبی ان سے لئے اور وہاں تھا ایک انصاری کا گھر اور ایک جانب نخلستان وہاں اور کھدوے قبور مشرکین کہ زمیں کو صاف کر قبریں کھدا الغرض بر حکم سالار خیار شاہ عالم اور اصحاب یکے اسکی دیواریں تھیں کچی اینٹ اینٹ وہ اپنے طرف سے ایک تھی اک گروہ باغیہ پس عنقریب وہ لڑائی میں معاونیہ کے جان اور ز مشرق تا بحر عرب میں اور یہ محراب مسجد بے گمان وہ مجدد اور بڑا حامی دین جو ہو ا خالی سمجھ انہی اصواب بوہرہ بھی انہیں صحابہ سے</p>	<p>میں بروہرہ جو کہ خاطر خواہ آست سزور میں تھے ابھی اس سزور آگے بھی موضع اول یہ ہی رو برو اس چائے کہ لے باخبر تھی ابو ایوب کو شان عظیم ہو وہاں کرتے اداسب بانیہ چاہے مسجد کے لئے وہ شہر میں بلکہ دس مثقال زراں کوئے اس کو عثمان نے خریدا جلد تر اور ویرانہ بھی گورستان ہاں اور لئے مسجد کی خاطر وہ زمیں باندھنا ہے مسجدیں بیشک و اینٹ ڈالے اسکے صحابہ کما اینٹ لاتے تھے سب اپنی ہاتھ سے برگ خرماسے کے سایہ سے اور حضرت کے طرف سے دوسری قتل کر دیوگی تجھ کو بے حسیب ہو گیا مقتول بے شبہ گمان عرض کل ساٹھ گز تھا بانیہ ابسا ج میں جو ہے معمول جان تھا ز اعلام گروہ تابعین اس میں ہوتے تھے کئے ایسے صحابہ ہے مسجد اس شاہ کے احباب سے</p>	<p>اونٹنی پس پچی گذری وہاں وحی کی حالت ہوئی ہر تب نو مسجد نبوی کے بے مقدار سے آگے تبع ض وہ حق کے رسول بعد اس کے وہ شہ عالیجناب اور اک میلان ہاں تھا لے فہم تب کئے پیر ض وہ ہر دو تہم مال و صدیق کے ای پاکذات دیکھے قیمت اسکی در ہم دس ہزار قطع کروانے ہیں پس شجارب بولتا ہے یوں مبالغہ میں یہاں ہاں قبور کا فراں پر ہی مگر آج بھی ان پر بقیع میں مکان اونٹنی سرور کی بھی مٹی جہاں ہر صحابی اینٹ اک لاتا تھا شہ کہے ہر ایک کہ ہے اجر ایک یعنے تو پاوے شہادت کا صواب طول مسجد کا ز قبلہ تا شمال اور بعد فتح خیبر جانے تب وہ مسجد میں تھا لے باتمیز جب ہوا تحویل قبلہ با شرف جو تھے فقر اور مساکین کمال کہتے ہیں ہفتاد تن تھے وہ بھی</p>	<p>مسجد نبوی بنی ہے اب جہاں پھر اٹھی ہے اونٹنی اس چائے و تھا اشارہ جلسہ و رفتار سے گھیر میں نکے ہی کئے شرف نزول مسجد خاص اپنی بنوائے شتاب مالکان تھیں اسکے دو لڑکے یتیم ہم نہ لیوں قیمت لے شاہ کریم وقت ہجرت کے چولائے تھے ساتھ داخل مسجد کیا وہ با وقار اور کروانے زمیں ہموار سب کہ ہوا معلوم اس سے بے گمان حکم رکھ سکتی ہیں پس یہ منحصر بہر مسجد اینٹ ڈالے تھے جہاں منبر مسجد بنا ہے اب وہاں اور دو عمارت لانا با شرف اور بیشک ہی تجھے دو اجر نیک پس کہے تھے جیونکہ وہ عالیجناب جان چوہن گز کا تھا بقیع قال دو طرف سے اسکو صد در صد اس کا بانی ہے عمر عبد العیز ایک صفہ قبلہ اول طرف اور نہیں تھے انکے تیس الی اٹھ چار سو تھے ہے روایت دوسری</p>
--	---	---	--

ان سے جیسے تھے یا کرتے کھانچ
جنگ میں بیر معونہ کے سعید
باصفا اصحاب صفہ جو کہ تھے
او کسی کو تو فقط معنی اک ازار
آدھی پنڈلی تک کسی کو وہ گلم
کام جب مسجد کا پایا انصار
زید و بوران جو تھے بااختصاص
اور زن و اولاد بھی صدیقی کے
تب بنی گھر سے ابو ایوبؓ کے
اور وہ تھا اولاد میں سب سے جان
کہ مدینہ کو جب آئے مصطفیٰ
لے مسلمانوں تحیات سلام
اور شہ کے لوگ سب سے تھے جن
پندیرہ مجھ کو بہت آئی پسند
کوئی پیغمبر سوا لے باصواب
دوسرا یہ اہل جنت کو تمام
وحی تب آئی حضرت پرشتاب
جانب مشرق کی آتش پڑی
مومنان جنت میں جٹا دی تمام
اور کبھی ماں کی مٹی ہو کر زیاد
جب تینوں جواب باصواب
ہے روایت وہ مہ شوال تھا
میں نے اک دن لڑکیوں کے سائل

انہیں ہوتی تھی کی لے بافلاج
ہو گئے ہفتاد مردان سے شہید
میں ملا ہوں ان سے شہر شخص سے
یا کسی کو ایک کلمی تھی شمار
رہتی ٹخنوں تک کسی کو اے سلیم
پہلوئے مسجد میں تب شاہ نام
سرور عالم کے وہ مولانا خاص
جو تمام شہر کے میں ہی تھے
اپنے وہ دولت سرا میں آ رہے
شاہ پر لایا ہے ایمان یگان
آپ سے ملنے کی خاطر میں گیا
تم کرو بر خویش و بیگانہ تمام
تب گذارو تم نمازین ادب
میں گیا پس پنے گھر کو فرج مند
بالیقین دے سکے انکے جو
حق تعالیٰ دیوی کیا پندار تمام
اس طرح فرمائی وہ تینوں جواب
حکم سے نوالہ کے ظاہر ہو گئی
دیو گیا حق انکو جو پہلا طعام
باپ کی ہو مٹی گلہ ہے زیاد
شرف ایماں سے ہوا میں کامیاب
عمر سے بی بی کے نواں سال تھا
کھیلتی تھی باقرغ جان دل

اور داخل دو سر ہوتے تھے جب
یوں بخاری میں یہی فرخندہ پے
آہ ایسے تھے وہ سارے مغلیں
آہ وہ کمل کے تئیں وہ باصفا
وقت سجدے کے ستر کے واسطے
ہے روایت اپنے دو بنواؤ گھر
ہر سچ کے کو نہیں لے باکمال
ان کے بھی صدیق اکبر کے خلف
اور اس ہی سال میں ابن السلام
اپنے ایماں کا سبب با ادب
اور حاضر تھی وہاں خلق کثیر
اور محتاجوں کو کھلو او طعام
تھی ہی پہلی نصیحت اے امین
آزمائش کے لئے پھر میں گیا
ان سوالوں سے یہی پہلا ہے جان
تیسرا کیا ہے سبب دختر یہ
ہے ہی پہلا قیامت کا نشان
ہا تلتی لیجاوی وہ عالم کو سب
ہووی ماہی کے جگر کا وہ کباب
پس مٹی جسکی ہو زائد امین
اور اس ہی سال میں باصواب
عائشہ سے نقل ہے لے محترم
لائے ہیں تشریف لے سے میں نبیؐ

تو عدد میں وہ زیادہ ہوتے جب
بوہرہ سے روایت کئی ہے
کہ نہ بھی چادر کسی کو بھی نہیں
اپنی گردن میں ہی تھا بن پھٹا
دو کناروں کو کپڑا تا ہاتھ سے
عائشہؓ سوڈہ کے خاطر جلد
اپنے بلواری میں سبیل و عیال
ساتھ لے آیا دینے کے طرف
جو یہود ان کا تھا عالم اور امام
اس طرح کہتا ہے وہ عالمی سب
اس نصیحت میں تھے سالا بشیر
صلہ رحمی کجیہ خویشوں مدم
جو مدینے میں گئے وہ شاہ دین
اور سوالاں تین حضرت سے کیا
کہ ہے کیا پہلی قیامت کی نشان
مثل مادر ہو کبھی مثل پدر
ہوویگا واقع بلا شک و گمان
قہر سے مغرب جانب جان تب
جو اٹھائی ہے زمین اریاب
اس کے ہوا مذبحہ بھی یقین
عائشہؓ بھی ہو ایشہ کا لاپ
جبکہ بچے ہیں مدینہ جاکے ہم
مرد و زن انصار تھے ہمراہ بھی

محمد الشاہ ابن سلام کا ایمان لانا

حضرت کی پہلی نصیحت

حضرت کی غلویت بی بی عائشہؓ سے

ناگہاں پکڑی مری مادر مجھے
پس پکڑ کر ماتھ میرا شاداب
جب تسلی میں نے پانی تجھے
عرض کی لے باوشاہ انبیا
اور اس ہی سال میں شاہ جہاں
اک علی مرتضیٰ باقی رہے
اور اس ہی سال میں اک لالہ لگا
اور اسی سال میں لے بانیان
اس کے آگے نہر اور عہد عثمان
یکے جب فجر میں قرأت راز
یونہی لایا ہے مواہب میں تو کچھ
نقل عبداللہ بن عباس سے
قوم سے رہقانیوں کے تھا جان
ایک دن دیر نصاریٰ پر گذر
پڑھتے تھے انجیل وہ سب نیاز
دین ہر مہیسی تو کر قبول
میں نکل کر قید سے اسکے نہا
جب ہوا وہ شام میں لے باخبر
اس کے مرتے دم کہا میں رد سے
اسکی جاہت میں وہ تو با ادب
ایک عابد سے دیا مجھ کو نشان
ہے بلک روم یک استغفٹا
پوچھا جب مر جائے تو لے نامو

خوف تب یا بہت ملیں مگر
لے گئی ہے نزد شاہ دو جہاں
لیکن مجھ کو پتیر کے حضور
کہ مبارک ہو یہ جوڑا آپ کا
باندھے یاروں میں خوش حال
لطف سے تہان کو یوں فرمائیے
ایک چرویا سے آباتیں کیا
ہو گئی مشروع اذال بہر نماز
فرض تھے دو وہی رکعت تھیں
دو وہی رکعت فجر کی پڑھی نہ
اور بھی اقوال آئے ہیں نیک
آئی ابن عم خیر الناس سے
شہر تھا اس کا بہ ملک صفہاں
ناگہاں میرا ہوا لے باخبر
اور تھے بعض ان میں مشغول نماز
جان و دل سے میکا اسکو قبول
شام کی جانب ہوا وہاں رول
جانشین اس کا ہوا استغفٹا
پاس کس کے میں ہوں بعد از تر
پس ہا میں جا کے اسکے پاس تب
تھا وطن اس کا نصیب ایماں
اب یہاں ہی اسکی رہت تھی
پاس کس کے میں ہوں اب خبر

شاہ کر مجھ کو سنواری بے ہراس
تب بہت ملیں مے دشت بٹی
تھے بنی اک تخت پر رونق فرا
آپ ہر دو کا ہو حافظہ لڑکار
تھے ہاجران میں پتیا لیس تن
کہ تو میرے برادر بالیقین
اور دیا ترغیب وہ ایمان پر
اور نماز فرض اس ہی سال میں
دو مہینے بعد ہجرت کے یقین
اور مغرب طاق سکت کی تھی
اور اس ہی سال سلمان بھلا
دی مجھے سلمان فارسی نے خبر
تھی ہمیں آتش پرستی صبح و شام
سن کے میں آواز مکی با صفا
طوریہ ان کا مجھے آیا پسند
باپ میرا اس سے جب آکا ہو
ایک راہب سے ملا جا کر بہ شام
تھا وہ استغفٹا بدوزا بد بڑا
وہ کہا موصول میں نے ابھ ایک
وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعار
پاس اس کے بھی میں چند روز
اسکی صحبت میں ہا پس جاکے میں
وہ کہا پیغمبر آخر زماں

منہ دلا بہتر سنیائی ہی لباس
میری مادر نے مجھے تسکین دی
آپ کے تب گو میں مجھ کو بٹھا
خوش رکھے ہر اس سدا دل نہا
اتنے ہی انصار سے تھے پاک فن
دنیا و عقبی میں بیشک لے آئی
تب مسلمان وہ ہوا جلد تر
چار پڑے ہیں حفر میں کتیں
فرض پڑے چار رکعت لے آئی
اس لئے اس میں افزائش ہوئی
شرف ایماں سے مشرف ہو گیا
کہ تو کچھ تھا بڑا سید پد
دیں جلنے تھے اسی کو لاکلام
شوق سے اس دیر کے اند گیا
میں نے پوچھا وہ کہے لے محمد
جلد تر تب قید مجھ کو کر دیا
شرعی عیسیٰ اس سے سیکھا تمام
میں کئی دن اس کی صحبت میں
ہے بڑا عابد یقین وہ مرنیک
موت آئی اس کو بھی جب شکار
وہ کچھ وقت بلویوں بہ سوز
انقرض جیتے تکی اسکی تیں
ہو گا ہی ہر غم میرے بھائی جا

اُنکی ہجرت کہ مدینہ اے این
ہو دیکھا نہ نبوت کا نشان
پہنچا دادِ حقِ قرنی کو آنکر
باغ میں اپنی رکھتا تھا وہ عنید
بجر مقصد کے سیف نے گو گیا
جب مدینے کو کئے رشکِ جنال
یہ یہ صدقہ کیجئے اسکو قبول
جو کہا میرے سقف بگیاں
او صُحابہ کو دئے اپنے سبھی
سب صحابہ پیش پا پیش تھے
تخم کا اُس کے کیا مینے حساب
میری پیشانی یہ تب بوسہ دئے
پر سر اپنا مجھے پہنا دیئے
بعد از ازل پیچھے گیا اے نیک نام
میں لگا رنے خوشی سے دیکھ کے
ماجا اپنا کیا سارا بیاں
باوجود اُسکے وہ مرد باصفا
کہ مکاشف مجکو از راہ عطا
اوقیت چالیس بھی لا دیوے زر
بھائی کی اپنے کرو تا ئید اب
جلد دے مجکو خبر اے نیک نام
رُوپ دست پاک سے سب بُدویا
سال اول میں تھی وہ بار و

<p>بعد از اُن باغ کو خیر البشر تبغرض عرض کی یوں بالیقین فرق دینو نہیں ہے ایسا بچپان ہو گیا فی الحال وہ بھی بارور تب بان پاک سے وہ شاہدیں پھر کئے ہیں برکت کی دعا اُسکو پہنچا کر ہوا آزاد تیں نقل ہے حضرت کے بعد انتقال اور بخارس یزدجر کے ملک پر مملکت نوشیروان کی وہ کام اور تین تیس ہجری میں یقین</p>	<p>اگے فرمائے نظر ہر جہاں پر میں لگایا تھا یہ نخل کشاہدیں جو نہ کہ ہے فرق زمین آسمان اور کثرت سے ہے لایا وہ ثمر پھر کر فرمائے ہیں میر تیں بولے بس یہ تجھ کو کافی ہو گیا شہ کی خدمت ہو دلشاد تیں ہوئے تھے عرب عجم جن جہاں پائے ہیں جب منان فتح و ظفر ہاتھ میں سلمان کی لاکھ لاکھ وہ ہوا ہے عازم خلد بریں</p>	<p>اور پوچھے کس لئے لایا نہ پھل جو ہیں مغیر کے اعمال کرام الغرض حضرت زین سے پھر نکاح اور ایک انٹے برابر کوئی زر اور کہے یہ زر تو دے اگو لجا میں ذوالشہر کو دیکھا تولک اور عمرہ رکاب مصطفیٰ حضرت سلمان انھیں شریک بادشاہان عجم کے تخت گاہ عمر باقی اپنی بس آئیندات عمر سلمان کی بوقت انتقال سال و م میں ہوا ہے بافلاح جو حاج میں کیا ہے نقل جان النفات اپنہ فرمائے نبی بس بوکر و عمر سعد ہمام تھکو ایسی قدر زرد شاہ دین بات سینکڑے ملے مرتضیٰ دے نہیں تسکین صدیق خیر اور کئے سالار عالم کو سلام انکو فرمائے ہیں تب خیر البشر اور پوچھے پاس تیرے کیا جواب شاہ فرمائے کہ تو غازی ہو جب میں بھی تیا ہو بشارت یک تجھے</p>	<p>جھاڑی بھی دیکھ جاؤں کس نخل اور امت کے عمل اے نیک نام ہاتھ سے اپنے لگائے وہ نہال لا کیا ہے نذر سالار بشر آپ کو اکی غلامی سے چھڑا اوقیہ چالیس نکلا وزن زر تھا بت غرور آپس کا باصفا جنگ کفاروں کرتا تھا وہ ٹھیک حضرت سلمان بائی عروجا بادشاہی وہ کیا خوبی کیتا تھی مقرر شدہ صدیجاہ سال حضرت زین کا حیدر سے نکاح ترجمہ کرتا ہوں اُس کا یہاں بیتے ہیں بوکر اور فائق بھی مرتضیٰ سے جاملے اے نیک نام ہے یقین دسی کسی کو بھی نہیں یوں کہ صدیق سے باصفا عقد کی رغبت دلائے ہیں شیر سر جہا بیٹھے ادب کر سلام جو کہ چتا ہے تو کہہ مت شرم کر عقد کا جس میں تیا ہو سب تجھ کو لازم تیغ اور تازیاب مژدہ فح و بشارت یک تجھے</p>
<p>صفوہ الصفوہ سے اے فرزند نقل ہر عیان صحاب کرام لئے اُس کا ذکر نزد مصطفیٰ یوں کہ صدیق اکبر اے نبی کیجئے پیغام زہرائے تولد تنگہ تھی ہے مجھے شام و صبح بس علی ثنبا نے گھر آکر کتاب بونا جہتے تھے اپنا مدعا تجھے ظاہر وہ پیغام تولد تجھے وہ عرض یوں کشادہ تیں پنج یک بکتر فقط اے بافلاح</p>	<p>دوسرا سال ہجرت سے ابن جوزی جو وہ تصنیف ہے نام سے بی بی کے جب بھیجے پیا شہ کہے میں منظر ہوں جی کا ہے ہمیں ہر ام میں شان جلی ہے مجھے امید ہو گیا قبول پھر کرو غل کس طرح قصہ نکاح شاہ عالم کے ہوئے صہر جناب پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا مسکرائے عرض و شکر رسول اس بکتر تیغ یک میر پیاں کرہیا اُس کے اسباب نکاح</p>	<p>دوسرا سال ہجرت سے ابن جوزی جو وہ تصنیف ہے نام سے بی بی کے جب بھیجے پیا شہ کہے میں منظر ہوں جی کا ہے ہمیں ہر ام میں شان جلی ہے مجھے امید ہو گیا قبول پھر کرو غل کس طرح قصہ نکاح شاہ عالم کے ہوئے صہر جناب پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا مسکرائے عرض و شکر رسول اس بکتر تیغ یک میر پیاں کرہیا اُس کے اسباب نکاح</p>	<p>دوسرا سال ہجرت سے ابن جوزی جو وہ تصنیف ہے نام سے بی بی کے جب بھیجے پیا شہ کہے میں منظر ہوں جی کا ہے ہمیں ہر ام میں شان جلی ہے مجھے امید ہو گیا قبول پھر کرو غل کس طرح قصہ نکاح شاہ عالم کے ہوئے صہر جناب پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا مسکرائے عرض و شکر رسول اس بکتر تیغ یک میر پیاں کرہیا اُس کے اسباب نکاح</p>

حضرت فاطمہ کے نکاح کا بیان

کہ ترا عقدِ نخاح باندھا خدا تہنیت لایا بجا اس امر کی اگے میرا پس وہ عالی مقام میں بوجھا اسکو یہ مہر ہے کیا منعقد حق نے کیا بر آسمان اور ہوا حور و دل فرمان ہم پھر کیا ارشاد مجھ کو یہ خدا ایک خندہ ہر منبر نور کا یک ملک جو بسکہ خوش آواز ہے تا کرے حمد شائق کی ادا پس کہا حق مجھ کو یوں کہ جبریل حکم و خالق کے باخیر و صلاح اور فرشتوں کی گواہی بھی بہم آگے کر پہلے منظورِ نظر منتشر تاحلہ زیور کریں ہیں وہی حلقہ ہی زیور قریں اور بھی انکو بشارت دیجئے آسمان اوپر نہ رکھا ہو قدم اور ملے رہیں بوبکر و عمر جمع سب جہیں آکر جب ہوئے اب نہ تم اے گروہِ مسلمین حکم حق میں بھی اس علم میں کہ ہر باندھو تب علی کا شاہ دیں	فاطمہؑ کے ساتھ بالائے سما حق تعالیٰ کی طرف سے اے انبی با ادب بٹھایا بجا لاکر سلام مجھے تیرے روح الامیں یوں کہا یا رسولؐ مٹھئے یہ بیان پہنیں یور اور فرین ہوتی کام تا کر وں سارے فرشتوں کی ندا جسہ تھا آدم صغی خطیبہ پڑھا اور فصاحت میں بہت ممتاز ہے پس کیا ہے وہ ادا خدا حیدر و زہرا کا اب عقدِ جلیل میں بھی پس باندھا ہوں عقدِ نخاح نامہ اشرف پہ یہ کردار رقم دیوں ضیوانِ خیاں کو جلد تر حور اور غلمان انکو چون لیں پس لگے کہنے کو یوں روح الامیں دو پہ علیؑ قدر حسینؑ سے آیا تو مجھ پاس ایسے میں بہم پہنچے ہیں مسجد کو جب سب ان کے تب رسولؐ اندر منبر پر چڑھے آخر مجھ کو دئے روح الامین تازہ کرتا ہوں عقد ازدواج چار شور و پے کے دریم ہا یقین	تو ابھی آنیکے آگے یک ملک کر رہا تھا وہ ابھی قیل قیل لایا تخت سے کیا جد حریر فاطمہؑ زہرا کا پس عقدِ نخاح حکم فرمایا ہے ہر جنت کو رب شجر طوبی کو ہوا یہ حکم رب جب فرشتوں کو ندا کی میں کہ تب بیت معزز و عظم پاس جان یوں ہوا تب اسکو حکم کر دگا سنگے وہ لذت لئے سار ملک میں باندھا ہوں بوجہ احترام اور فرشتوں کو گواہ اسپر کیا حاضر خدمت کیا ہوں کہے منعقد عقدِ نخاح جب یہ ہوا تھے اور ہدئے جو انیں بگیاں بعد ازاں مجھ کو کہا حق اب جا پس کہو یوں شاہ دیں کہ ترضی پس علیؑ کو ساتھ لیکر مصطفیٰ بولے حضرت بابائے نیک نام کہ ادا احمد و ثنائے کردگار کہ نخاح فاطمہؑ بامِ ترضی اس نکاح پر تم رہو اب سب گواہ اور علیؑ ترضی کے منبر پہ تب	میرا پس کر لایا وہ ان فلک ناگہاں سے میں یا جبریل آئیں تھی دو سطر نوری بے نظیر با علیؑ ترضی اہل صلاح تا سنو آکر جائے ہر یک جلد نور کے حلقے ہوتی اوراق سب ہو گئے چوتھے سما پر جمع سب منبر اقدس ہر ایسے وہ عیال نور کے منبر پہ ہو کر وہ وار آئے ہیں جنبش میں ارض و فلک کہ موکد تو ملک میں بھی تمام واقعہ وہ اس حریر اندر لکھا اور کیا ہے حکم یوں خالق مجھے شجر طوبی کو یوں حق ذکر کہا حشر تک جاری رہینگے جاوداں تہنیت اسکی نبی سے کرا دا کہ ابھی روح الامین با صفا جانب مسجد ہوئے رونق فرما جمع انصار و ہاجر کہ تمام یوں لگے کہنے باصحاب کہا خانہ معزز میں باندھا خدا پس ٹپے خطبہ نبی باغ و جاہ یک طبق خرا اڈائے باطرب
---	---	--	---

یہ بھی افسوس کرتے ہیں اس قوم کو کہ بہترین با خال ان کے ہیں کہ جس میں اس کو کتے ہیں کہ وطن اور اور تیرا تیرا ملک جانتے ہیں ۱۱

سب کے سب کئے گئے ہیں دیاں
تھا وہ ایسا تیغ جو ہر دار بھی
پھر وہ بکتر لیکے آئے جلد تر
آپکو ہدیہ ہے جانب سے مے
جب کئے یہ قصہ شاہ انبیا
تا جہیز فاطمہ بت اسے سعید
ہے روایت دوسری نے نیکام
تاخریے اسے خوشبو اسے صیب
دونہا ہی تھیں کتاب کے اشکار
یک کٹورا اور چکی اور گھڑا

دے دو لو جانب مبارک دیاں
کارگر سپر نہ ہوتی تھی کبھی
یوں لگے کہنے علی سے سرسبر
دو شرف اسکی اجا بکے مجھے
حقین عثمان کے کو خوش ہوا
جلد تر لاوے وہ پیسوں خرید
قیمت بکتر کے وہ درہم تمام
کہ عرب میں بولتے ہیں حکو طب
چار باش حنہ تھانہ میکانار
مشک بھی ایک شربہ کا بھافا

نقل ہے وہ بکتر شیر خدا
جبکہ وہ بکتر کو عثمان نے لیا
یا علی رضی عنہ عالی وقار
قیمت و بکتر کو تب شیر خدا
اس سے بکشت درہم شافے
یوں کہے صدیق وہ درہم بھی
چار سو سی ہی تھو قلیل قال
الغرض صدیق اکبر اے رشید
اور باز وہ بندھے دو نفری
اور کچھ مٹی کے بن مصطفیٰ

چار سو درہم کو عثمان نے لیا
اسکی قیمت شاہ مردان کو دیا
نجلو یہ بکتر نہیں ہے سازوار
حاضر خدمت کئے حضرت کلا
ہاتھ میں صدیق اکبر کے دئے
میں گنا تھاتین سو پور ساٹھ ہی
شہ کو بکشت تو لیل بلال
یہ جہیز فاطمہ لائے خرید
یک قطیف ایک تکیہ لے آئی
دیکھ لڑکے اور کئے میں یہ عا
رکھتی تھی ام سلمہ محترم
پانچ درہم کا بھی روغن اوحید
اسپہ کھیں مبارک لپٹا ہاتھ
لا بلا سفر کے پیہ کھانا کھلا
اور وہ سفر کے پٹھا کھانا کھلا
کھائے ہیں سیری سی بیشک وہ طعام
خانہ شیر خدا تک لے گئے
یوں کہو ارشاد شاہ کائینا
نیک شوہر ہے تریہ اے بتول
یوں عاق سے کئے اے میر رب
انکا حافظہ تولے رب کریم
پھر وہی مانگے دعا تھے شباب
اور ہوں بے شبان دونوں میں

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِقَوْمِ عَلِيٍّ اَرِنَتْهُمْ الْخَدَفِ

انے تیاری ولیسے کی کئے
اور یک درہم کا ستوے میاں
اور یک سفرے پہ چنگ وہ طعام
جمع تے ہیں صحاب کثیر
بڑے دس دس کو بلانیکو لگے
پس بڑے ہاتھ خیدر کا رسول
اور زہرا کو لگا اپنے گلے

بے تکلف شاہ مردان فرج ہو
اور بنائے جسٹن تینوں جل
رضی کو یوں کہے شاہ انام
غرض حضرت کئے اگر امیر
اور وہ سفرے پر کھلانے کو لگے
اور دس ہاتھ سے دست بتول
انکی پیشانی پہ تب بوسہ دئے

چار درہم کا کئے خرم خرید
یمن کی خاطر رسول کائینا
جاتو باہر رہیں جب کو پائے گا
شاہ فرمائے کہ دس دس کو ملا
سات سو تک وزن کائینام
انکے وہ دولت سر تک لیگئے
اور علی کے ہاتھ میں انکا ہاتھ

ان درہم سے تھے باقی دس
چار درہم کا کئے خرم خرید
یمن کی خاطر رسول کائینا
جاتو باہر رہیں جب کو پائے گا
شاہ فرمائے کہ دس دس کو ملا
سات سو تک وزن کائینام
انکے وہ دولت سر تک لیگئے
اور علی کے ہاتھ میں انکا ہاتھ

یا علی یہ نیک جوا ہے تیرا
دست زہرا سے منگایا کاسہ
اسکے اور اولاد کو اسکے تمام
فاطمہ کو بچہ کہے وہ با شرف
بعد یونہی کر کے با شیر خدا

ہے یہی جنت میں سردار نسّا
شاہ اپنا ڈال کر اسیں لجا
میں پیہ میں تیر دیا ہوں ام
پھر اپنی پیٹھ تو میری طرف
پس خدا سے لیل کو میں التجا

یونہی زہرا کو بھی فرمائے رسول
سینہ و سر پر چمک پرانکے تب
بالیقین از شر شیطان جیم
ڈاکو خاتون کے کھا دو شیر آب
یا الہی یہ دونوں میرے ہیں

یونہی زہرا کو بھی فرمائے رسول
سینہ و سر پر چمک پرانکے تب
بالیقین از شر شیطان جیم
ڈاکو خاتون کے کھا دو شیر آب
یا الہی یہ دونوں میرے ہیں

ہر پیدستی گمایا جوں مجھ کو پاک
اور کی اُس وقت اے رب العباد
ہے روائے ضروری گھر کے گنا
اویا ہر کے جو کچھ تھے ہر کام
نقل ہے وہ دختر سالارِ ناس
اور چھلے آئے دستِ پاکِ ناس
کیا تھے یں یوں یک بہر کینہ
شاہ فرمائے کہ یردِ دہام
اور کہ تکریم تو چوتیس بار
حسن میں میزان بھاری تورا
جگ صفیں کے بھی شب میں یقین
حال شوہر کے انکے سوال
لیک بعضے کے عورتِ اقریش
تکے ارشاد یوں خیر البشر
جب نے ان میں سے کسی بے
میں جو جانا ہوں تو جاگی اگر
یعنی سب سابق الایمان ہے
یک پدر تیرا ہے اے لختِ جگر
بعد از ان حضرت علی کو کطلب
اے برادرِ بچہ اسکو خوش رکھے
یہ وصیت کے وہ ہوا
یوں مے تک اس وصیت پر ہے
حضرت خاتونِ جنت کا نماح

کیجے ان دونوں کی ایسا ہی پاک
دے محبت تو یہ دونوں میں یاد
شہ رکھے زہر کے ذمہ پر تمام
رکھے ذمہ پر علی کے لاکلام
بیٹھے سے روز و شب جو کچھ
آوہ درگاہ شہِ لولاک میں
یا کینہ کے بھی بہتر کوئی چیز
وقت سونے کے پکار بالدام
جملہ یہ تھے میں کیسود شکار
اجر ہی تجھ کو مولا دیوے گا
فضل حق سے مجھ سے وہ چھوٹا نہیں
حضرت زہرانے کی یہ عرض حال
یوں طامت تجھ کو کرتی میں ہمیش
اے مے نورِ بصیرتِ جگر
عرض میرے کہے از حکمِ رب
تجھ کو دنیا بدتر آوے گی نظر
اور علم و حلم عالی شان ہے
دوسرا شوہر ترا نیکو سیر
لوں کو ان کو وصیتِ طرب
خوش رکھا ہے تو حقیقت میں مجھے
سونپ دے انکو گئے ہیں رضا
کہ کبھی مجھ کو نہ آزدہ کئے
ماہِ رمضان میں ہواے بافلاح

بس کہے دونوں کو اے نور البصر
اور کیجے انکو اولادِ کشیر
پینا آٹا پکانا روٹیاں
اونٹ کو پانی پلانا اے عزیز
گردِ اودا کے کپڑے ہوئے
اپنے خاطر ایک مانگی خادمہ
عرض کی زہرانے اے شاہِ عرب
یعنی پڑھ لکھ تو تیس بار
تو علمائے میں اپنے سگیاں
کہتے ہیں حضرت علی سالارِ دین
ہے روایت شاہِ عالم ایک روز
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ علی شوہر تھارے میں فقیر
کہ بلا شک باپے تیرا فقیر
میں نہیں اسکو قبول از پنہار
ہے قسم حق کی ترا شوہر یقین
اور سب اہل زمین سو کر دکار
نیک شوہر ہے ترا وہ باوقار
کہ یہ زہرا ہے مری لختِ جگر
گر اے غمگین کر گیا تو کہیں
بولے میں علی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہیں میں بھی کیا انکو ملول
عمر تبی بی بی کی از فضلِ لا

جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر
پاک کر انکو بھی اے ربِ تقدیر
جھاڑنا دستِ مبارک سے محال
اور دکاں لے آنا کوئی چیز
اور مبارک نگ بدلتا ہے
تب کہے حضرت انہیں کا فاطمہ
کیا وہ بہتر چیز ہے فرماؤ اب
اور پڑھ تحمید بھی اسی شمار
پاکی یک ایفہ بیشک نیکیاں
یہ وظیفہ میں کبھی چھوڑا نہیں
فاطمہ کے گھر ہے رونقِ فروز
مستصفیٰ ہوا کمالاتِ علی
فقر میں ہونگے سدا تم جاگیر
اور شوہر بھی ترا ہوگا فقیر
وہ قبولاجو ہے نزدِ کردگار
اقدام اصحابے از رئے دین
بس کیا دشخص کو ہی اختیار
اسکی بے فرماں نہو تو زہرا
اس میں خوش ہو بہت م و سحر
تو حقیقت میں کیا مجھ کو حزن
کہ خبا فیاطمہ خیر النساء
تا نہوے باعثِ رنج رسول
تھی پندرہ برس و ربانچ ماہ

خاتونِ جنت کو باندی کے عوض جو وظیفہ عطا کیا ہوا

حضرت فاطمہؑ نے اپنے شوهر کے بعد حالات کی یہی ایک سالہ نظر کیا کہ تمام گھر میں مقبول درخشاں ہو گیا

جول بند

حکم جہاد

اور تھی عمر علیؑ اکیس سال
تیسری تھی وہ مہ رمضان کی
کہ رسول اللہؐ کے بعد وفات
وقت رحلت یوں کہے کہ اسے
یہ وصیت مرضی لائے جا
ہے روایت حشر میں کہ با ادب
موجہ لگے آنکھوں کو اپنے سب ہیں
اور معین الدین ہروی کہ میں
مثل سبعیات اور انکے سوا
یا نبیؐ جب میرا ہے قلیل
تب خدا سے بتا یہ چاہے رسول
تھا ہی مضمون یقین اس میں لکھا
نقل ہے وہ دختر سالار اس
دفن کیجو اسکو میری قبر میں
یہ بیان ہر سب معراج میں لکھا
ابن جوزی تو حدث تھا بڑا
عدم صحت اور صحت کا جواب
او فضائل کا بیان ہے یہ بیان
یا الہی از طفیل فاطمہؑ
یعنی جب آئے مدینہ شاہ دیں
شوق کعبہ کا تھا پر لیل نہاد
با جماعت ظہر کرتے تھے ادا

اور ہمیں پانچ زائد با کمال
اسپہ رحمت ہو سدا رحمان کی
ناکبھی ہرگز ہنسی اور کی نہ بتا
غسل اپنے ہاتھ سو دیجے مجھے
اور لقیع اندر کئے دفن آنکھوں
یوں کہ گیا خلق کو حسب کم رب
اہل عشتراولیں و آخریں
فرو علامہ رئیس الواعظین
جو میں دیکھا ہوا نہیں ہے لکھا
مانگئے از درگاہ رب العزیز
فضل سحر نے کیا انکو قبول
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا
رقعہ دایم رکھتی تھی وہ اپنے پاس
تاکہ میں جہدم انکو کی حشر میں
وہ بھی ہے دوسری کتابوں سے لیا
اور علامہ بڑا تھا عصر کا
ذمہ راوی پہ ہی بے انتیاب
نہ ہے احکام عقیدہ کا بیاں
کہ ہمارا خیر پر خاتمہ
سولہ یا سترہ ہمیں تک یقین
اور حکم وحی کا تھا انتظار
کہ کوی وہ دوسری کو لکھا تھا

قَوْلٍ وَجْهَكَ مَشْطَرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورہ بقرہ)

بکدشش ماہ از وفات مصطفیٰؐ
درد و غم میں شاہ عالم کے یقین
چھ مہینے آہ وزاری میں کئے
دفن مجکورات ہی میں کیجیو
پر نہیں ہے قبر کا ان کے نشان
موجہ سب آنکھوں کو اپنے جلد تر
حضرت زہراؑ کی نگے تب گذر
یوں معراج میں یہ اپنے ہے لکھا
کہ جناب فاطمہؑ خیر النساء
تا اس امت کی شفاعت ہی خدا
ایک صریح قطعہ بہتر ہیں
مہر زہراؑ دختر خیر الورا
وقت رحلت یوں کہی خیر النساء
تب اس امت کی شفاعت پر وہا
صفوة الصفوة اور سبعیات
پس اسی پر عہد اسکا ہوا یار
جب تصنیف و مصنف معتبر
ہیں وہ بی بی کے فضائل جیسا
اور اسی سال بیشک و گمان
قبلہ بیت المقدس کی طرف
ایک صحابیہ کے گھر میں مصطفیٰؐ
تب یہ آیت پائی ہے شرفی نزل
اور اسی سال میں لے با و داد

پانی رحلت حضرت خیر النساءؑ
فاطمہؑ اسی سہی غموم و حزن
بہقاری اضطرابی میں کئے
تا بخارے پر کوئی ناظر نہ ہو
تا نظر سے خلق کے ہونے نہاں
تاکہ خیر النساءؑ پر گذر
داخل فردوس ہونگے جلد تر
کہ کتب تذکرہ کے اے با صفا
عرض کی حضرت یوں کی و فورا
حشر کے دن ہر کر دیوے مرا
لئے نزد مصطفیٰؐ ارفح الاثین
بس اس امت کی شفاعت کر دیا
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا
لاؤ اس نامے کو حجت بگیاں
ابن جوزی کے ہی تصنیفات
ضعف و قوت کا وہی کا ذمہ دار
ہم کئے ہیں نقل اس کے سب
گر لکھوں تو ہو طول یک کتاب
ہو گیا تحویل قبلہ لے میاں
پس پڑھتے تھے نمازیں با شرف
یا نبیؐ سلمہ کی مسجد ہی میں جا
پھر گئے کعبہ کی جانب تب رسول
شلو عالم کو ہوا حکم جہاد

شاہ جن جنگوں میں لڑا کرتا
جنگ غزوات میں واقع ہوا
انکا سینا لیس کرتے میں شمار
تھوڑے غزوے اور بڑا کابیل
بدر کے آگے پہلے واقع اے یار
اور عثیرہ بدر اولیٰ یہ چار
انہی پہلی فوج بے شبہ و گمان
لایا تھا مکہ میں ایمان رسول
یک علم اجل بھی اسکے تھوڑے
فوج یہ اس کا رواس جاملی
آٹھ تیر تھیں چلایا وہ بھی
اور ہے حمزہ کا سر پہ دھرا
تین تھوڑے کا فران بے وفا
اور جدی شخص کی تھوڑے شفیق
پس گیا مکہ طرف وہ کارواں
لے ہا جو میں سعد نامور
اور عبداللہ جیش کالے مین
کہ عمر بن حضری کا کارواں
جبکہ نکلا ہے حکیم مصطفیٰ
حضری مار گیا جب تیر سے
مومن سمجھے تھے اس دن تین
روز پہلا وہ جب کا تھا مگر
تب یہود ان اور دوسرے مشرک

ہیں ہی غزوات اپنے کو صفات
سب دش غزوات میں کھنکھن
اور ستاون کہے بعضے خیار
دیکھ باجمال لکھتا ہو پہل
چار غزوے اور سب بھی چار
بہرہ چاروں میں ہوا ہے کارزار
بے عثیرہ ابن حارث کی پچپن
دار ارقم کے یقین پیش دخول
قافلے پر بھیجے یوسفیان کے
تیر اندازی ہو دو لوگوں ہوئی
نہ خطا کی اسکی کوئی تیر بھی
کافروں کے کارواں پر جو گیا
اور ابو جہل عین بھی نہیں تھا
تھا وہ ہم سو گندیں ہر دو فریق
اور مینے کی طرف سب مومن
کافروں کے کارواں قصدر
جانے چوتھا سر پہ یقین
جب ہوا طائف سے مکہ کو روپ
بطن نخلہ میں ملایا اسکو جا
اور اسیران کافروں کے دو ہو
بے جادی لافزہ کی تیسویں
چاندانتیسا نہ آیا تھا نظر
مومنوں کے طعن میں کھولے زباں

یعنی سب غزوات ستائیں ہیں
شہ جو فوج کے انہیں ہمراہ تھے
شرح ان سبکی ہے طومار عظیم
سال دوم میں زہرت جانے
اسے پہلا غزوہ البوا ہے نام
اور سبب یعنی فوجیں جنگ پر
شاہ دیکھ وہ چھپا بھائی تھا
پس ہاجر ہوئی ساتھ ہی اب
تھا علم بردار مسطح با صفا
جو چلایا راہ حق میں پنا تیر
جنگ سے عاجز ہو بھاگے مشرکین
ساحل دریا تلک وہ کارواں
غازیاں ستائیں تھوڑے کیساتھ
دریاں ہر دو گروہ کے جلد آ
اور سر پہ سعد کا ہے تیسرا
پہنچا تاخرا پر وہ کارواں
وہ پھوپھیر بھائی تھا شہ کا یقین
تب یہ عبداللہ جیش و الا صفات
تاخت لایا کارواں پر جلد
بھاگے باقی کافران بجمال
اسلئے جلدی کو وہ بید رنگ
جب جب کا ماہ ہے ماہ حرام
کہ نبی اور مومن بے یقین حال

اور وہ سب قول سے جو ہیں ہیں
انکو کہتے ہیں سبب یا جانے
مگر لکھوں تو ہر دے اک دفتر ضخیم
چند غزوے اور سبب یا روئے
اور بواطان سے ہے دوسرا ہمام
جو کہ بھیجے حضرت خیر البشر
اور بڑا تھا شاہ دس سال کا
دیکھ برداری اسے خیر البشر
عالمشہ کا جو خلیفہ بھائی تھا
تھا صحابی سعد و قاص خیر
پر نہیں بھیجا کئے ہیں سلمیں
پہنچا تھا جا کر طائف مومن
جنگ پر تیار تھے سب نیکذات
جنگ باہم وہ نہیں ہونے دیا
جو سوئے خرا رہے مصطفیٰ
ہو چکا تھا ایک دن آگے روپ
بہن زینب اسکی ام المومنین
آٹھ یا بار اوصحابہ کو لے سنا
حق دیا اسکو وہاں فتح و ظفر
اور غنیمت میں آیا انکا مال
تانا واقع ہو جب میں انو جنگ
جنگ امینا روا تھا لاکھام
کردئے ماہ جب کہ تین صلا

غزوہ دوسرا

پہلا سر

دوسرا سر

تیسرا سر

چوتھا سر

بدر کے نزدیک پہنچے ہیں جب تم چلو اسکے طرف اب جلد تر کہ پیادہ ہیں یہ سب اگر دگار حق کیا مقبول حضرت کی دعا بہر استفسار حال کاروں اور اہل کاروں بھی اکسیاں بدر کو بائیں طرف ہی چھوڑ دے کہ نبی رکھتا جو قصد کاروں یہ خبر ضمضم سنایا جا کے جب کہ ہوشیاری یہ ہمارا کاروں کہتے ہیں مکے میں کیش نہ گاہا کہ یقین در شہر مکہ آشکار قتل کہ پر اپنے تم آؤ شتاب یوں کہا عباس سوا زگر ہی کرتے ہیں عوی نبوت کا ابھی خواب کچھا ایک شبہ ببقار کہ قریشوں پر صیبت اک بڑی کہ گواہ ہے خواب اسکا بیگماں سب مے رضی ریشیا قریش جانے مکے سے نہیں رضی ہوا ماریگے میرے صحب باصفا برا بوجہل لعین ناق حق شناس جہنم تلے تو قیاس کہو شیار	یہ خبر پہنچی بہ سال عرب تکو کچھ ساماں خدا دیجے مگر فضل سے اپنے تو کر ان کو سوار وہ جو مانگے انکے یاروں کو دیا ترکے شہر مدینے سے رواں پاسواروں کے تحس کے نشا رہ سو سال کے وہ مکے کو چلے کارواں میں متاع بیکراں سکے یوں کہنے لگا بوجہل تب کارواں حضری سا بیگماں اگے اس ضمضم کو آنے کو ہی جا آنکر ابطح میں ایک شتر سوا اور کیا اپنا یہاں پاؤ شتاب تم میں یہ عورت پمیر کب ہوئی کیا وہی عوی کریں عورت ابھی کہ خواب کے نٹ کا اوپر آ آجکل بے شبہ ہو گئی کھڑی عائکہ کو صدق رویا پر عیا عذر لیکن بولہ بکے لاکے پیش کیونکہ پایا تھا خبر دے وفا نار دوزخ کا وہ کندہ ہو گیا یوں لگا کہنے کو جا کر اسکے پاس کوئی نہ نکالے ادا دی زینہار	تب صحابہ کو کہے حق کے صیبت یک رو ایسے کہ وہ شاہ ہدا بھوکے ہیں تو سیر کر انکو لے رہا دو صحابی جو تھے طلحہ اور عقیل برق سا ہر سواراں جلد تر خوف و ہشت سے ہراسا ہو گئے اور ضمضم بن عمرو کو جلد تر قافلے سے آلو تم جلد تر کہ نبی اور اسکے یاران پا جا جانو واللہ یہ ایسا نہیں خواب کبھی عائکہ والا نسب یک ندا ایسی کیا وحشت فزا جستہ یہ خواب بوجہل لعین کیا تم اب اس بات سے رضی ہیں نقل ہو ضمضم بھی جب کہ جدا اور بیابان فوج رنگین ہے سن بنی ہاشم نے ضمضم کا خواب اور بوجہل لعین ذبے درنگ عاص کو اپنے بدن بھیجا وہیں سعد سے فرمائے تھے شاہ خیار جانتے تھے سب یہ کفار لعین لے ابو صفوان تو سدا رہے جبکہ پھسلا یا ہی بوجہل لعین	قافلہ کفار کا آیا قریب یوں صحابہ کے مکے و حقین غا ہیں برہنہ دیجے پوشاک انکو سب انکو وہ پیغمبر رب و حید کارواں کی جاکے لے آئے خبر پھر گئے میں جلد سیدی راہ سے بھیجے میں مکے میں تا دیوے خبر اور پی لہجو تم اپنا مال وزر بالتقیں ایسا کیوں ہو گئے خیال اس غار ہو گئے ہم بالتقیں بنت عبد المطلب نے یہ عجب لے قریش مگر ہاں بے وفا مسخری کرنے لگا نکبت قریش کہ تمہارا بعض دوس سے یقین قافلے سے اپنے مکے کو چلا جب ایدار وہ سمجھا ہے تب ہو گویا شادان فرحان شہنشاہ جادیا ہر یک کو ترغیب جنگ اور امیہ بن خلف بھی آئیں کہ امیہ بن خلف کو آشکار کہ نبی کی بات سچی ہے یقین قوم تیری تیری تابعدار ہے وہیں بھی ہو گیا رضی ہیں
--	--	---	---

ایکے دینت ہو کہ چڑھ کئے سپ جمع آئے تب پیادہ اور سوار عزیز گمانے بجائے زبایاں خویش گاتیں بجائیں باطرب خجرتے دس شتر سرن شتاب تکے میں شورت اٹھاتے فتح پائیو تم بکفار قریش مصطفیٰ فرمانے انکا کارواں بعض یار اے خدمت یوں کئے تھ کھڑے ہو کر کئے بہر کلام آپ کے انصار ہو سب تابعدا عدن آمین تک بھی گشت خلیفہ یاروں نہ چھوڑا جس شتاب کہ حکایت جس کی خلاق کریم	یکٹ ایسی کیا وہ بے ادب جلد تر مردان جنگی ایک ہزار انہیں تھے انکو مہمانے والیاں ہجرتی تھیں مسلمانوں کی سب کھاتے تھیں سب بہت پیٹے شرب اور فرمانے میں یوں جواب دے یا وہ مال کا فراں ہاتھ اوٹھ ہو چکا ہے راہ سال سے روپ جنگ مار کارواں ہی لیجئے شہ کئے انکو دعا ہو شاد کا کام حکم عالی پر سار جاں فشاں جان دے وہ بھی ہمراہ ہیں آپ کے میں بھی ہمراہ رکاب یہ کیا ہے جو بہ قرآن عظیم	کہ چلو تم جلد سب آئے کیاں اور لگے چلنے کو با صد کرو فر پہنچے پانی پہ چبائے راہ اور ہر دن ایک سردار قریش جگے چلنے کوٹھ وہ بدگھر کہ کیا ہے تم سے وعدہ اتوار سُن یہ مژدہ بعض یاروں نے کہا فوج بیکر یک ابو جہل لعین بات یہ نہ کر بنی غصہ ہوئے سعد عبادہ جو تھا تب اٹھ کھڑا آپ جانینگے جہاں وہ آئیں گے کی تب اس کے تھیں حضرت نے دعا ہم نہیں نہار وہ بولینگے بات	اور بچاؤ اپنا مال کارواں باغزور و بانگسیر بد سیر وہ اتنے دیکھے خیمے خواہ مخواہ با تکلف کرتا مہمانی جیش شہ کو دی جبریل نے انکی خبر ایک دن دو باتیں پروردگار تنگ کرنا کارواں کو انکے جا جنگ کرنے تم سے آتا ہے یقین تب بوکر اور عمر حاضر ہوئے اور کہا حق کی قسم ہے سیدا دین دنیا میں سعاد پائینگے پھر کہا مقداد بھی رکھ کھڑا قوم ہوئی جو کئی ہوئی کے ساتھ
اِذْ هَبْتَ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هُمْنَا قَاعِدُونَ	بلکہ یوں کہتے ہیں ہم انے نکذات	چلے اور تیرا خدا ہم بھی ہیں تھسا	اِذْ هَبْتَ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هُمْنَا قَاعِدُونَ
آپ گرجاؤ گے نابرگ عماد اور عد بن حاد آپا گدیں حق کی گائی تھیں خنک فتح و نصرت کی بشارت ہے تھیں ہیک ان سے مقرر کارواں اور اشارہ کئے شاہ جہاں بولتے تھے اس خبر کا وفلاں	ہم بھی ہمراہ ہوئینگے بانقیاد غمد انصار جو تھا یقین راہ حق بن جان بن غیر شک فرح و عزت کی بشارت ہے تھیں اور اگر قوم قریش لے مومناں کہ فلاں جا پر مے کا وفلاں اور فلاں کجا میگلے گماں	مُسکرائے سنکے یہ شاہ ہدا یوں کہا اے سرور اہل کیاں خوش بہت اس بت سے ہر ہو حق تعالیٰ مجھ کو وعدہ کیا اب میں گدا دیکھتا ہوں با یقین بولتا ہے یوں اس فرخ صفات اور لیتے تھے صرحت ہر سر کا نام	اور کئے ہیں اس کے تھیں تب دعا کا فروں سے کرینگے ہم قتال اور یوں رشاد یاروں کو کئے با یقین طائفوں سے ایک کا بار میں جائے ہلاک مشرکین کہ پتھر رکھ زمین پر اپنا ہاتھ بس خبر خبی دے شاہ انام

اے ایک جگہ کا نام ہے جو بہت دور ہے
عربانہ خلق کا طرف اٹھنا شہر سالک

<p>اُس جگہ پر ہی مے وہ کا فرال خواب میں دیکھا ابھیم باوقار کہ مقرر ابو الحکم ابن ہشام پس گلے پراونٹ کر اپنے دہیں خواب یہ جو چلنے سن کر کہا اور یوں بولا ابو جہل لعین تب ابوسفیان اموی جلد تر کارواں تو اب خطر گھٹ کر تم مجھ سے تعرض مت کرو اور ایسا ہی وہ عداس ہام عقبہ و شیبہ کو مانع ہو کہا اور اقسام بالآلزام جو لیکھ ہر سر کو ابو جہل لعین بالضورت بد ترکہ جائیں ہم تا ہمارے شان و شوکت کی خبر یہ نہ بولا وہ زبانِ قال سے کافی اور شرکی میں تھے سدا یہ ہماری قتل و خواری کی خبر الغرض وہ لشکر کفار سب ساتھ لیکر اپنے فوج مہناں تھے صحابی جو رسول اللہ کیساتھ عذریہ جاری و رقیہ کے طول یہ تھا جن میں اور انصار پنج</p>	<p>دھل دوزخ ہوئے وہ نکراں مردیک تاتا گھوڑے پر سوار عقبہ و شیبہ اُمیہ لاکلام مار کر چاقو گیا وہ اے ایں کہ پیہر ہے یہ شاید دوسرا کون ہے مقتول جانیں یقین ہے قلیشوں کی لکھ بھیجا خبر ہے رواں بے دغدغہ شام و سحر غرم بدخواہی کا اُسکے مٹھو جو کہ تھا عقبہ و شیبہ کا غلام کہ نبی حق کا مصلح ہے بجا مستم عادت تھی انکی زشت خو جدو کہ کرتا تھا جنگ پر بکریں تین دن تک ہاں قالا ایں ہم ہو بلا طرف قبائل منتشر بلکہ وہ بولا لسانِ حال سے فسق یہ اُس پر زیادہ کرا دا جا بجا ہوئے جہاں میں تشر بدر کو آ پہنچ کر اتر ہے جب بدر کے جانب چلے باغ و شال تین سو تیرہ تھے وہ سب بکذا رکھے عثمان کو مدینے میں رسول بدر میں حاضر نہ تھے اے فرجِ سنج</p>	<p>نقل ہی فوج قریش بے وفا اونٹ بھی تب اُسکی ہمراہ تھا اور سوا انکے فلاں کا جو تھے کا فرال کہ جتنے دیئے تھے کھڑے یعنی از انباتے عبد مطلب نقل ہے اُن کا فروں کا کارواں کارواں کی ہی حفاظت کیلئے جب تعرض کوئی نہیں ہم سے کیا عاقلاں و رشوندان قریش چھوڑ کر نصرا نیت و پیش میں جنگ پر اُس کے ہرگز جاؤ تم وہ بھی مانع آئی اُنکو بار بار اور کہتا تھا نہ ہم آئیں گے باز نحر کر اونٹوں کو سوا دیں کباب ڈر ہمارا سب کھینکے بعد ازاں یعنی اب ہم بدر کو جانا ضرور قتل ہو خاک مذلت میں چلیں پس ملعون جو کہا و وہی ہوا تب مدینے میں وہ شاہِ انبیا باڑیوں مضامی تھے مقبلِ قال تھے ہاجر ستر اوپر ستا جان مشرکوں کے قافلہ کی جستجو لشکر کفار تھا مکے طرف</p>	<p>منزل جحفہ میں جب تری ہے آ وہ توار اس طرح سے کہنے لگا ایقین مارے گئے مارے گئے قطرے اکے خون کسب پر پئے تھا وہ عبد مطلب سے منتسب جب خط لگے ہوا انکے رواں شہر مکہ سے مسافر تم ہوئے تم بھی مکے کو ہے پھر جانا بھلا یونہی کیسے منع میں آئی قریش لایا تھا ایمان بہ شاہِ سلیس مت غضب میں تھے ہر دم و دم گر فیعل شرک سے وہ آشکار مصطفیٰ کے جنگ سکر احزانہ جشن کر گاویں بجایوں پی شرا کوئی تعرض نہ ہو ستر و عیاں اور وہاں کرنا بہت فسق و فجور اور ہمیشہ نار دوزخ میں چلیں عاقبت بد سے نہ دیوے غذا نائب اپنا بولیا بہ کو بن اور ستروں میں بولوا جانا بھلا دو صد چھتیس انصاریا تھے مکے کے لئے سعید و طحطا فرج پیغمبر مدینے طرف</p>
---	--	---	---

لے قال کا فوں کی جو جاہلیت کے یام میں دیکھتے تھے ۱۲ لے یعنی عثمان و سیدہ و طلحہ ۱۳ لے یعنی اور پانچ انصار کو حضرت روانہ کئے تھے ۱۴

جس نے تیری تھی فوج میں شریک
و سوہنے الہ ہے شیطان لعین
کرنے میں غسل اہل جہنم
ہو روایت بدر کے میدان میں تب
کہ میرے اس جائے پر کافروں فلان
بھی روایت ہے کہ سعد بن حذافہ
خود کھینے شریف ہم لڑتے ہیں جا
ہو کہ اپنے خاص میں کب پر سوار
حکیم عالی پر رہینگے جان قدا
ہے ابھی مجھ میں ان کی کیا نام
لشکر کفار میں ظاہر ہوا
کبر سے اتنے ہیں لڑا بکے درنگ
پس تو اب اس لشکر کفار پر
لشکر کفار سے اول یقین
لشکر اسلام بھی اے ہمام
کافروں پوچھو انہیں تم کو کون
ہم چھپے بھائیوں کو اپنے اب
سے عبیدہ کا تھا اسی کی زیاد
دست حیدر سے ملے تپ لید
حیدر و حمزہ کے اسکی مدد
ساقی کرتا تھا اسکے مغرب
بدر کہتے ہیں جب جہت کیا
دیکھ بوجھ میں لعین کو کرنہ دیر

چشمے پانی کے تھے کچھ کی زین
ہو گئے تب حکم سب ملیں
چار یا یوں کو دئے پانی تمام
گشت کرتے تھے وہ سالار عرب
اور فلان اس جام گیا بیگیاں
جو تھا انصاروں کا ملجا اور طا
اور یہاں مر گیا بگیاں کا
ہوں میں اس سوئے مدینہ باوقاف
شہ کے بت سعد کے حق میں دعا
جو نہ تار مبارک میں تمام
شاہ تب کرنے لگے میں یوں دعا
تجسس اور تیر سنی سے کرے جنگ
ممنون کو دیکھئے فتح و ظفر
آئے ہیں میں ان میں تیوں لعین
جلد نکلے تین انصار کرام
لو اے ہم انصاریں اکافرو
یعنے کرتے ہیں فہاجر کو طلب
وہ کیا عتبہ کی جنگ ای باودا
ہاتھ سے حمزہ کے وہ شیبہ پلید
ہو گیا مقتول عتبہ مرد بد
وہ کیا تب عرض زشاہ عرب
وادی صفر میں وہ جلت کیا
جاگے ہیں سپر ہر دوشل شیر

لشکر اسلام میں پانی نہ تھا
حق نے برسیا ہے بارش بکرا
اس میں ف ہوی سخت بالو کی زین
دست شرف رکھکے اپنا برزین
وہ مقرر جو کہ فرمائے تھے جا
یوں کیا عرض شاہ ام
فتح گرد لیے خدا ہم کو سمجھی
دہان جو میں بھائی ہمارے مسلمین
پس ہاں اے میں منڈ و اجلد
ہیں بنائے ایک ایک مسجد ہاں
اے خداوند کریم کار ساز
منتظر نصر کے تیرے ہم ہیں اب
لشکر اسلام بھی باغ و شاہاں
عتبہ و شیبہ و لید نابکار
یعنے وہ خوف و محاذ نامدار
تب کہے کافران رشت فام
حکم سے تب شہ کے باشان جلی
حضرت حمزہ نے شیبہ سے لڑا
اور عبیدہ ضرب عتبہ پر کیا
زخم زانو پر عبیدہ کے لگا
یا رسول اللہ نہیں کیا شہید
پس ہوڈ اور معاذ بن جبر
ضربے شمشیر کے وہ اہل میں

اور تھی بالو کی زین کا صفا
پھر لے مشکوئیں پانی مومناں
اور ہوا کچھ بسوئے کافروں
اس طرح ارشاد کرتے تھے یقین
یک جہاں سے نہ زائد کم ہوا
کہ یہاں ایک منڈ و ادا میں ہم
ہے بہت بہتر و گرنہ اے نبی
آپ کی الفت میں ہم کی کم نہیں
بعد یک مسجد بنی اس جائے پر
تا ہوا تار مبارک کا نشان
یہ قریشی کافران باخرونا
جو کیا میرے تو وعدہ اکرب
پس ہوا ظاہر بنیدالامیاء
جنگ چاہے مومنوں کے آشکار
اور عبد اللہ رواصہ باوقار
کہ نہیں کہ شیبہ کو تم سے کام
نکلے حمزہ اور عبیدہ اور علی
اور ولید یہ حیا سے مرضی
ضرب عتبہ کا بھی یک اسکو لگا
پاس سرور کے اُسے لائے اٹھا
سرور عالم کہے ہاں رشید
یعنے عفر کے جو تھے ہر دو پسیر
مار کر اسکو گرائے برز میں

بولتا ہے یوں معاذ باصفا
پر مے پہلو سو وہ لٹکائی ہا
لیک باتی تھی ابھی کچھ لکھی جا
اسپڈ الا شاہ نے اپنا لب
اور جنگ بدر ہی میں کشید
تب گیا ہے ابن مسعود دیر
شہرت خوش نوکے شکر خدا
یک ایسے کہ دور کو نماز
تب صحابہ کی کی آئی نظر
یا الہی مجھ سے جو وعدہ کیا
کوئی موعود تو راعا بد کہیں
کہ گری ہو دوش شرف روا
دیکھتا منڈے میں پھر ہر بار
کہتے ہیں منڈے میں تھو شاہ جب
اے ابو بکر کرم دیکھ اب
مصطفیٰ منڈے سے باہر کج
تب غمیں ابن الحمام بانثور
اب نہیں کچھ واسطہ اسکے سوا
ہے روایت از علی مرتضیٰ
باد دوم جان میکا نل تھا
انکے کپڑے اور علم تھو سفید
اٹل ایماں کے معاون یقین
اور کسی کا ذکا پچھلے میاں

مار کر ساق اسکی میں نے کی جدا
با وجود اسکے میں لٹا ہی ہا
آئے حضرت پس ہر دو غازی
ہو گیا ہے صل وہ تب ہی شتاب
ہو گیا آخر معوذ بھی شہید
اور چرما سینے پڑ سکے مثل شیر
اور جو شکر بھی لائے بجا
شکر یہ حضرت پڑھے میں بانیاز
اور کثرت کا فروغی بیشتر
فتح و نصرت کا اسے کیجے وفا
اب سوا انکے نہیں ہی برزیں
دوش پر صدیق نے ڈالا اٹھا
شاہ یہ سجد میں کرتے تھے دعا
آپ کے ہمراہ تھے صدیق تب
فتح و نصرت آئی ہر ازل اب
جنگ کی ترغیب میں دینے لگے
ہاتھ میں چنڈ کھاتا تھا ہجور
کہ شہاد پاؤ نہیں بہر خدا
تین بائے بدر میں بھیجا خدا
باد سوم بوج اسرسل تھا
پیٹھ پر تھے انکے شملے آئے سعید
جنگ کرتے تھے زکھار لعین
جبکہ کرتا کوئی مومن بیگماں

عکرمہ سکاپسر مارا مجھے
تب معوذ نے کیا ایک سپہ ار
جب معاذ آیا ہے نزد مصطفیٰ
تا زمان حضرت عثمان وہ
الغرض مروی یوں بولے نبی
سرتن ناپاک سے کر دے جدا
اور فرمائے ہیں مقبول اب
بھی روایت ہے شاہ دیں بنا
آگے تب دے میں ہاتھ کو اٹھا
یہ گروہ اسلام کی جو ہے قلیل
اور دعائیں مقدور غزویا ز
بولے ہیں یوں علی با کمال

ہاتھ میرا کٹ گیا تب وٹس سے
تب گرا بوجہ ملوں نابکار
ہاتھ اٹکا آہ وہ لٹکائی تھا
نقل ہے زندہ رہا با نشان
کون اب لائے خبر بوجہ کی
شاہ کی خدمت میں اسکو لار کھا
کہ اس امت کا مرفوعون اب
جب صفیہ میں انہیں فرمائے نگاہ
رو بقبلہ یوں لگے کرنے دعا
گر ہلاکت پاوے اے رب الخلیل
درو سے اس دن کئے وہ فرما ز
بدر کے دن حجر کتا تھا قتال

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

نیز تھوڑی سی اس شاہ کو
آئے جبریل میں اے نامدار
بہر حق جو جنگ کر ہو شہید
منگے یہ کہنے لگا خوش ہوویں
وہ کجوراں پھینک کر لڑنے لگا
سخت زبار تھے وہ آپیش میں
ساتھ ہر ہر کے ملک تھے ہزار
اور سوا انکے ملائک دو ہزار
سنتے تھے آواز اسپاں شکریں
ضر کے آگے اُسے پاتا وہیں

مسکرا فرمائے پس بیدار ہو
آسمان ہو گئے کھوڑے پر سوار
جاوداں جنت میں ہو وہ سعید
کہ مے میں ورجت میں یقین
اور وہیں پایا شہاد باصفا
باد اول تھا یقین روح آلاں
ابق اسپوں تھو وہ کیم سوار
تین ہزار آئے میں جملہ باوقار
پر نہ آتے تھے نظر آنکو کہیں
کہ پڑا ہے سر کشا وہ برزیں

ابو بکر کا مار خانہ

۱۲ سات ہجرت خیرۃ الامة

ماتے تھے گردنوں پر وہ ملک یہ خبر قرآن میں حق نے دیا جو تھے مقتول ملائک کا فراں غازیاں بدر کو بائیمینت بلکہ کفار و کفیل پاتے تھے ہم کاتے تھے انکے سر ہم جلد تر اور فشتے ہی مارے سبکو جان بولہب بھی اور دسر کا فراں جو بھی ایمان نہیں لایا تھا وہ وہ کہتا ہی چچا میں کیا کہوں رہے ہیں خشک ہم ایک جائے پر اور ہاتھوں کو ہمار جلد تر اور پہنے تھے سب اجل لباس یوں بول افغ کہا نے نیک نام مار میر نہہ پاک گمھی وہیں زوجہ عباس ام فضل تب سادن کے بعد وہ رب العلام اور ہماری کو اسکے سب عوب دست مزدور اس پس کو اٹھا جو تیا تھا نبی کو وہ لعین الغرض اس جنگ میں کجائی اور شہاد پائے جو وہ موناں بدر میں تھا کجائیں کنا فراں	اور ہر مفصل پہ انکے یاد رکھ دیکھ اس ریت میں فرمایا ہے کیا گردن و مفصل پہ انکے یہ نشاں جب کئے اہل مدینہ تہنیت کہ ہوئے ہیں انکے سرن سے قلم سکے فرمائے نہیں خیر البشر بلکہ میں بعضوں کو مارے غازیان سکے متعجب ہوئے ہیں سب کراں بھاگ جنگ بدر سے آیا تھا وہ حال جنگ بدر کراں ہوا کوئی گویا ہم کو باندھے سر سر باندھے ہیں کئی ہمار کشت پر اہل سپوں پر چڑھے تھے دہراں حضرت عباس کا جو ہے غلام اور گرایا جلد مجھ کو برز میں سکے یہی ہے گھر کو غضب اسکو عدا میں کیا ہے مبتلا جانتے تھے شوم اور منوس جب شہر مکہ سے ہیں باہر چا یہ سزا اسکی تھی دنیا میں لعین ہو گئے مقتول شہر کا فراں حق ہے راضی انہوں کو جاوداں اس میں ڈالے ان پلید و نکوشتاب	قتل انسان وہیں جانے تھے جب لہ فاضلہ فوق الاعناق و اضربوا منہم کل بنان یہی ہی مقتول تھے وہیں کثیر زور بازو سے ہمار ہی نہیں انکے گویا مشکیاں باندھے ہوئے اور کرتے تھے تہ بازی و کھک شہر مکہ میں ہوئی جب شہر ابن عم حضرت خیر البشر اے بھتیجے کہہ کیا جو تو نظر جب قابل ہم ہوئے ہیں اے چچا چھین لیتے ہیں کوئی دشبہ تب ہم کو مرد و نو دیکھ میں عیاں ان سو طاقت جنگ کی کھنچا بولہب یہ سن کے آیا و غضب میں تھا لاغراں اس لڑ سکتا تھا ہلویشیاں تب وہ اپنے گھر گیا اور قرینا سقر میں کر گیا سرتی اور کلتی پڑی تھی لے بھرنے پھر و اسکو جلد تر تا ابد ہے سخت تر اسکو عذاب اور بھاگے جو تھے باقی انے خیر سخت کافرانہیں جو وہیں تھے کافروں پر بوجھ فتن و ظفر
---	--	---

یہ اپنے تھوڑے باروں کے گردنوں کے اوپر اور کافروں کے چڑھوئے (سورہ انفال)

بولہب کا خاری سے مرنا

تین دن اُس جانیے میں کئے قیام نام یک یک لکے اُن کفار کا آرزو اسلام کی گرا کیس یوں کھینچا نیا میں نہ ہوتے خراب شہ کے سنتے ہیں لایعیا یقین قبیلان شتر جو تھے اے باصفا اور عقیل بن ابی طالب گر آئے ہیں اکراہ اس جنگ کو کہتے ہیں کیا لائے تھے یقین بوالیسر تھا کیا صحابی حقیر کیوں کیا بولے اسکو اسیر اکیا میری اعانت باقیں نقل ہے جب بنان باخبر کیونکہ باندھے تھے اس پر سخت تیک ہا یاروں کے اے عالیجناب سن کے یہ انصار جلد سچی گئے تب صحابہ یوں خبر شہ کو دئے پس حکم رحمتہ لعلیں قیدیوں کا باب شاہ عرب تب کچھ صدیق ایشیہ وہم اور کو ہیں عرض حضرت عمر پیشوا ہیں یہ تو سب کفار کے پس بڑھے یہ آیت قرآن نبی	بدر میں بھی پس رہے تین دن تمام اس طرح کرنے لگے اُن کو ندا فائدہ ہرگز نہ دیوے وہ ہیں حشر میں بھی تم نہیں پاتے عذاب اے عمر اس طرح تم سنتے نہیں انہیں تھے عباس حضرت کے چچا ہو گئے ایمان سے یہ سب بہرہ ور قتل میں تم انکے جلدی مت کرو لیکے کھتے تھے نہاں از مشرکین وہ کیا عباس کو اُس دن اسیر تو تو بے حالانکہ لاغرا و حقیر میں کبھی دیکھا نہ اسکو کہیں قیدیوں کو لائے ہیں سب قید کر در در روئے تھے وہ اے باخبر آپ کیوں ہوتے نہیں مشغول خواب بند کو عباس کے ڈھیلے کئے بند ہم عباس کے ڈھیلے کئے بند ڈھیلے کر دئے سب کے وہیں مشورت کی اپنے ہی یاروں کو چھوڑیں انہی کے ذریعہ زکرم قتل ہی کو یوں سب کو جلد تر پس کیا پروا انہوں کے مال سے حق سوا براہیم ذجو عرض کی	تین دن کے بعد نکلے ہو سوار کہ خدا وعدہ کیا تھا تم سے جو تم اگر حکم خدا حکم رسول عرض خدمت کی عمر نے تبت ہاں پر نہیں کہتے ہیں اے کامیاب اور نوفل ابن حارث اے پسر نقل ہے یاروں کے بولے تھو رسول خاص جو عباس ہی میرا چچا اور وہ مکے کے خبر جاوداں اسکو پوچھا مصطفیٰ نے اے فہیم بوالیسر بولا کہ اے خفکے صبیح شہ کہے اے بوالیسر وہ تھا ملک دن گذر جب آئی شب پس دسے آہ اسکی آہ وزاری کے سبب شہ کہے میرے چچا کا درد و غم پھر نہیں دانہ آئی انکی جب شہ کہے سب بند یوں بند بھی سرور عالم کو آئی نیند تب کیا بلا شک قتل ان سب کو کریں شرک سے آئندہ شاید اویں باز اور معاذ باصفا کی رائے بھی شہ کہے صدیق کو اے باکمال	آئے ہیں اس صبح پہ شاہ نامدار آج کیا پہنچا نہیں تم کو کہو جان اور لے کے کو موت قبول یا نبی سنتے ہیں کیا یہ کافراں کہ زبان سے اپنے دیوں بجا ابن عم مصطفیٰ آخر البشر از نبی ہاشم جماعت یک ملول اسکو لائے ہیں بصد جو رجھا شاہ کی خدمت میں لکھتے تھے نہاں کہ قوی عباس ہی مرد جسم خبر و یک مرد با شکل مہیب اکیا تیری مدد وہ از فلک حضرت عباس ہی رونے لگے نیند حضرت کو نہیں آئی شب خواب مانع ہی میرے قلم پوچھے یاروں سے نبی اکا سبب لطف سو کر دیکھو ڈھیلے ابھی شب گذری اور ہوی صبح جب یا کہ فدیر کے انکو چھوڑ دیں دولت اسلام ہی ہوں سرفراز پس موفقی تھی عمر کے رائے کی حال براہیم سائیر اے حال
--	--	--	--

ملے پس جو میرا بیچ ہوا سو وہ میرے لوگوں میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اہلی تو بننے والا ہے کہ تو غفور و رحیم ہے (سورہ ابراہیم)

5

لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فِي رِوَايَةٍ فَقَدْ حَبَبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ

ہے روایت ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بلایا اور فرمایا کہ میں نے تم کو جہنم سے چھوڑ دیا ہے اور تم کو جنت عطا کر دی ہے۔ اس جگہ ان کی حکایت اک غریب کہ جبال بدر ہے اک حبیل کہتے ہیں جو بدر میں کانا مور اور بعض عالموں نے یوں کہا اور مواہب کا مصنف باصفا اور بھی تاویل کرتا اسکے تفسیر اور بھی ہیں بدر وہ شاہ جب اور اسی سال میں اکبا خبر پائے تو شہر بھی اک کا غلام سال سوم میں ہوئی جنگِ اُحد شہر کو قبضہ کر کے یہ حبیل نقل ہو وہ کافرانِ زشت و عکرمہ بن ابوجہل لعین سب بوسفیاں بولے جا بھی اور بوسفیاں کھلایا تھا تم بدر میں کھڑے اسکا پسر نے جنگ بدر میں جو پائے ہو پس یا ترغیب بوسفیاں تب

اگر میں عرض لے سالادیں باقیوں فضل ترین ہوناں افضل الممالک گنتے ہیں انہیں آپ سیف ذوالفقار اس لئے کہ بہت شہو ہے وہ لے لیب اس کے ہے سمیع آوازِ طبل مومنوں کو حق دیا فتح و ظفر کہ ہر اس میدان صلیبی اک ہوا یعنی شیخ قسطلانی یوں کہا پس مدینہ کو گیا ہوں جبکہ میں حضرت رقیہ نے ولت کی تھی تب جنگِ فرقہ کو گئے خیر البشر مومنوں پائے غنیمت لاکلام ہے اُحد اک کوہ لے اہلِ خرد دوست اکو ہم بھی کہیں یہ صل کہ نہر میت بدر میں پائے تھے جو او صفواں بن امیہ اک ہیں کہ تو دے ترغیب لوگو کو کوسھی کہ جنیک ہیوں بدلے جاکے ہم تھا تو ا قیدی ہوا دوسرا عمر تم وہ مکہ میں لوگوں کو کہو شہر اور دیہات کے لوگو کو سب

بدر کے غزوے میں تھو جو موناں تب کہے یوں عرض جبریل میں بدر کی جب فتح ہو شاہِ ہدا غزوہ خندق میں اس تلوار کو

انہی کے طرح تم میں غزو شاں ہم بھی یوں ہی لے امامِ اہلسنن وادی صغرا کتیں پیچے ہیں شہ دے میں حیدر کرار کو

حکایت

یعنی جیسا وقت فتح و نصر کے پس ہی یہ فتح و نصر کا نشان اُس سے آوازِ طبل ہے از تباب کہ بہت سے حاجیوں کے یہ خبر بدر میں یک دن کیا تھا جاتھا اول بعثت میں با فوز و فلاح بدر نہ جنگ تھیں تو کفار سے

بادشاہاں پس نقار بجے حق تعالیٰ نے رکھا ہر جا و دل آئے ہر و اللہ علم بالقصوب میں نہا باور نہ کرتا تھا مگر میں نہا آواز وہ اس دن تمام کر دے تھے انکا عثمان سے کناح کہ وہ سب نہاں ہوئے تھے خوف

اُحد کا غزوہ

وہ مدینہ کے یہاں اکا بوداد اب یہاں قصہ جنگِ اُحد اس سب سے تھو مذا مت میں تمام اور اسی ہی صنادید قریش تاکریں تا ئید از مالِ خطیر سر کو ناروغن لگاؤں تبتک ہا وجود اُسکے وہ لوگو کو شدید تا شامت ناکریں سن شمنال مکہ اشرف میں تب اکا کھار

فاصلہ و میل ہی کچھ زیاد دیکھے لکھتا ہوں محل مستند فکر اسبابِ اوت میں تمام بدر میں مارے گئے تھے جکے خوش تا فراہم اس کو فوج کشیر میل قرین لادوں تبتک یوں کیا تھا خوب تاکید اکید نا خوش و بزدل ہو دیں و سب جمع مرداں ہو گئے تب سہ ہزار

۴۰
یہی فقرہ مطلع ہوا
حق تعالیٰ اب بدر
اور کبھی تھے ہم
جائے جو کہ یہاں
تہجی بن شد
اور کب روایت
میں کہ کہ نہاں
خشت کو واجب
سیا ہوں

غزوہ اُحد

ایک جماعت نوہ گجرات کی
گرچہ بوسفیاں چنلے سپر
بدریں مارا گیا تھا اسکا باب
سات سو تھے نہیں بکتر و شسب
اور ہزار انکا بوسفیان تھا
یہ خبر سنتے ہی حضرت بیدارنگ
لشکر کفار کا تب وہ حساب
بطن وادی میں اُحد کے پاس
ہوئے باہتھیار اصحاب کرام
جمعہ کے دن وہ شہ عالم جناب
وانت اک لٹا ہے اس تلوار کا
جو مئے مذبح گائیں اوزکی
وانت جو تلوار کا ٹوٹا شدید
اور بکتر میں جو بکتر استوار
پر جو اندواں کئی اصحاب سے
ہم ہیں گر نہ ہی کے دریاں
تب صحابہ میں غلامی آیا بہم
اور عبداللہ ابی ابن سلول
سجد و عبادہ زانصار کرام
ضعف پر ہوگا ہمارا کت گم
شکر حق اسے ہمیں فوج عظیم
فتح و نصرت یا شہادت لے رسول
ناروں کفار میں جب تک

کافروں نے اس سفر میں تھلی
اولا رضی نہ تھا اس مرہر
اسلئے کینہ بہت کہتی تھی آپ
تین ہزار اشرت تھے اے اہل اب
پس مدینہ کو وہ شکر لے چلا
ہیں لگے کرنے کو تیار رہی جنگ
دیکھ آظاہر کیا شہ کے جناب
لشکر کفار تھا اتر ہوا
تھے حفاظت میں نبی کے شہ کام
یوں کہے میں شکواں دیکھا ہو خوا
ایک زدہ مضبوطیں پر بھی تھا
اسکی حضرت نے یہی تعبیر کی
میر خلیشوں کوئی ہوگا شہید
ہو وہ یہ شہر مدینہ باوقار
بدر کے غروب میں جو حاضر تھے
ناواں جانینگے ہم کو کافراں
بعض لوے شہر میں رہتے ہیں ہم
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول
دو قبیلے اوس دفریح کے تمام
کافراں پاؤنگے جرات بکیاں
آرزوئے جنگ سے ہم کو قدیم
دوست ہیں بدوین ہر قول
بالیقین روزہ کہوں تنگ

کشتگان بدر پتا اپنے سب
بنت عتبہ ہند کی زن جو تھی
الغرض تھے اہل لشکر تھے ہزار
اور ہونے عورتوں کے آشکار
یہ خبر عباس کے سے تبھی
ذوالحلیفہ میں آئے ہیں جب
تھا وہ حسب خط عباس جلیل
دشوں تھی تاریخ وہ نول کی
اور باہتھیار ہو بعضے خیار
کہوے میں فوج کا دواں آشکار
اور بہت قوت و ایک بکتر کتیں
کہوے مرداں میر اصحاب سے
ضرب جو میں سخت بکے پر کیا
پس مدینہ کو ہی مان پائیں ہم
چاہے مردی اپنی ظاہر ہو شہاب
پس یہی بہتر کہ ہم بے قیل و قال
گر یہاں کفار آئیں گے ہم
حضرت حمزہ مگر عسّم نبی
یوں کہے میں عرض شاہ کریم
بدر میں تھی تین سو تیرہ نفر
یوں کیا عرض ملک بن سنان
لوے حمزہ ہے قسم اللہ کی
اور نعمان بن مالک نیک نام

وہ کریں نوہ ہمیشہ روز و شب
جد و کد اس کام میں یاد ہو کی
انہیں سب گھوڑوں کے تھوڑے ہو تو
انہیں تھے پندرہ مقرر در شمار
لکھے خدمت میں رسول اللہ کی
ابن منذر کو نبی بھیجے ہیں تب
حسبنا اللہ شہ کہے نغم لو کینل
اور روز جمعہ کی وہ رات تھی
تھے مدینہ کے نگہاں ہو شیار
اور مری تلوار جو ہو ذوالفقار
ایک ٹکرت تھ ترمارا ہو نہیں
فی سبیل اللہ شہادت پائینگے
کوئی مارا جائے گا کافر بڑا
جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم
اسلئے کرنے لگے عرض جناب
حاکمے میدان میں کس جنگ جدا
چڑھ گھروں پر تیر و تھو ماریں ہم
اور ہمارا جی جماعت یک بڑی
گر مدینہ میں ہی ہم ہو یوں مقیم
ہم کو با ایں حق دیا فتح و ظفر
ہم کو دو نعمت یک ہی بیگیاں
کہ نبوت آپ کو ہے جس نے دی
جو دلاور تھا با انصار کرام

یوں کیا ہے عرضِ حضرتِ جناب شاہِ عالم کو سکو بوجھے آئیں معرکے میں جنگ کے اڑکاواں الغرض باعث ہو اکثر صحابہ جمعہ کا پس شاہِ فین خطبہ پڑھے تکو دلو گنا خدا فتح و ظفر پس نماز عصر پڑھے خیر الورا سر پہ دستارِ مبارک باندھ کر اور کہے شہداء سیدِ باادب ابو کعبہ جبر و اکراہنا کریں دیکھیں میں ستار و بکتر آب پر دیکھ کر صحابہ حیراں ہو گئے حکمِ عالی کا ہو کب ہم سے خلاف شہ کہے پہلے ہی میں تم سے کہا اُسکے اور اعدا کے اُسکے درمیان اب بجالاؤ جو کچھ بولوں تمہیں پس مہاجر کا علم شاہِ اُمم اور قومِ اوس کا جہنمِ اقیقین تھا جو عبد اللہ صحابی بصیر لشکرِ اسلام میں اکا نگار سعدِ عبادہ صحابی نیک و ہب جب نبیِ نجا کو پہنچے ہیں آ اور پہنچے ہیں اُحد کو جبکہ آ	آپ نبی کا وہ دیکھے جو خواب کس سے پائے توجہ توفیق میں منہ پھر نکالے شاہِ زمان جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب اور بہت وعظ و نصیحت بھی کئے حکمِ تیاری کئے پس فوج پر لیگے تشریف در دولت سرا پہنچے ہیں بکتر بھی اس دم جلد تر وحی حق سے آتی ہے حضرت پر جب بلکہ رائے پاک کے تابع رہیں اور فوالی کو بھی باندھے ہیں کمر اور بہت دل سے پشیمان ہو گئے ہم سے جو بات ہو ہی کیجے معنا تم نہ مانے جد و کد لائے بڑا حکم جب تکنا کرے حق نیکیاں کچھ صبر استقامت جنگ میں ہاتھ حیدر کے دئے ہیں زکرم سعدِ عبادہ کو بخشے شاہِ دین اُمم کو تم اسکی مادر ہے شہیر تھے مجاہد غازیوں سب کھنڈ اور سعد ابن معاذِ باادب وہاں بڑھے مغربِ مام لاینا وقت تھا وہ نماز صبح کا	قتل وہ میرا ہے اے شاہِ جہاں وہ کہا رکھتا ہوں میں شام و سحر شہ کہے تو سچ کہا ہے باخود لا اعلیٰ آخرو ہے رضی رسول اور فرمائے اگر صابر رہیں عازم میدانِ جہتھے صحب کرام بھی گئے ہمراہ بو بکر و عمرہ اور درجہ ہے پر اک خلقِ کثیر ہکو لازم ہے زمامِ اختیار انہی باتوں میں صحابہ تھے سمجھی اور حامل بھی ہے تیغ ذوالفقار عرض سب کرنے لگے با انگار جہے ہی رائے اشرف کیجئے اب پیغمبر کو نہیں یہ ساز و ار بھولے اپنے تن سے وہ ہتھیار کو فتح و نصرت دیتے ہیں الجلیل ہے روایت دوسری خیر الورا اور سر قومِ خزرج کا بوا شہ مدینہ میں اُسے ناسکئے اکیس سو سب اُممیں بکتر پوش تھے پہنکر بکتر یہ دو سعد کرام کہ کے شبِ شب ہی ہاں ائے خرد سبا ذال بولابلال بنیاساز	ہر قسمِ غفلت میں پانچا جہاں حق کو اور تھکے نبی کو دوست وہ شہاد پایدار جنگِ اُحد اور کر اہستہ کئے اُسکو قبول اور پرین ثابت قدم تھجک میں ہو گئے سر و شادانِ عمام ہو گئے تیار جب پیغامبر منتظر اُس شاہ کے تھے اے ضمیر ہاتھ میں دیں آپ کے سرو جہار لائے ہیں تشریف ایسے میں نبی اور نیزہ ہاتھ میں ہے آبدار یابی ہے آپ ہی کو اختیار ہم دل جاک ہیں تلج آپ کے کہ وہ ہاتھیار جو جہاں تیار چھوڑ دیں بے جنگ اُن کفار کو ہو گئے کفار سب خوار و ذلیل ہاتھ مضبوط کئے دئے ہیں بوا ابنِ منذر کو ہیں فرمائے عطا فوج لے جانبِ اُحد کے جلدیئے وہ دلیری میں بہت پرجوش تھے شاہ کے چلتے تھے آگے لاکلام دوسروں کے چلے سوائے اُحد پڑے حضرت نے عجائبات نماز
--	---	--	--

پہنا پھر بکتر پہ بکتر دوسرا تھی شکافِ کوہ جو جائے خطر اُن پہ سب تم تیر اندازی کرو گرچہ مار جاؤں تم سب جنگ میں پھر صفیں راستہ کرفوج کے بو عبیدہ سعدِ وقاص ایسا اور طلحہ بن ابی طلحہ کے ہاتھ فوج سے اُن کا فروغ لے کر اوس کے تھا وہ قبیلہ سیقیق جب ملوں اُنکو پھیریں بیدار پس کیا رقوم کو اے اوسو اُنکے ٹھنڈی ناک تیری خدا وہ بھی اور اُسکے جو بھی بچاؤ غلام ہندہ اور ہمراہ اسکے عورتیں اور ابو عامر جو تھا وہ بدگھر بعد بعثت کے عدو ایسا ہوا الغرض طیفین سے جنگِ جہال	اور مبارک سر پہ خود اپنے رکھا وہاں کھڑا اُسکو کے خیر البشر راہ میں مولائے جان بازی کرو سیاہ پٹے لیکے ہم سب کو اڑیں فوجِ اعدا کے مقابل کر دئے تھے مقدم فوج کے باغوشاں وہ نشانِ پناہ دئے تھے بدھشتا مومنوں پہ پہلے پھینکا جس تیر جاویشوں کے بلاتھا وہ لعین بول یوں اُنکو دیا ترغیب جنگ میں ابو عامر بول اہب جاؤ تب کہلے یوں ملعون بھی تیر اندازی لگے کرنے تمام دَف بجا کر صلہ ترکانے لگیں قبل بعثت بارہا شام و سحر اُسکو فاسق بولتے تھے مصطفیٰ ہو گیا جب گرم اُنکو فصال	جو کہ عبد اللہ تھا ابنِ جبیر اور فرمائے بہ تاکیدِ اکید تکوجب تک میں نہیں ہوا ونگنا یا ہوں غالبِ شمنوں پر مال مہمہ پر تھا عکاشہ با صفا کاواں بھی فوج کو تیار کر مہمہ پر اُنکے خالد بن ولید تھا وہ ابو عامر لعین ذاتِ خا اور کہا تھا اُنکو یوں بے ادب جاکے مکے کو مدینہ سے وہیں اُسکو لو لے اوس کے یوں مہل قوم میری یہ مکر بعد از شباب مومنوں بھی جب لگے ہیں مارنے اور وہ کھڑے ہونے کو دلیر تھا وہ سرور کی نبوت کا مقرر جانکر شہ کو نبی اکشر بیود ہاتھ میں سرور کے اک تلوار تھی	دے سپاہِ پنجہ ستا اسکے خیر اوس گراں سے کفارِ عنید تم یہاں سے مت ہلو ہرگز ذرا اور یہاں کر دیں نہیں تم ہاتھ تھا ابوسلمہ بہ سمتِ میسرہ آئے سرور کے مقابل بدگھر میسرہ پر عکرمہ تھا اے رشید ساتھ لے آیا تھا جو پنجہ غلام قوم میری لائی ہے سلام اب اُنکو لایا تھا اُحد تک لعین لَعَنَتُ اللہَ عَلَیْكَ اَفْلَا ہو گئی ایمان لا کر سب خراب تا بنا لا کر گلے بھا گئے بیتیں وہ پڑھنے لگی ہیں نہ دیر اور تھا بعثت کا ہر دم منظر رنگے ہیں یونہی در کفر و جود اور عجب یہ بیت تھی اسپر کھی
--	---	---	---

لَعَنَتُ اللہَ عَلَیْكَ اَفْلَا وَالْمَرْءُ بِالْجَبْنِ لَا یَنْجُو مِنَ الْقَدْرِ	اور بزرگی ہو بڑی درکار زار کون جو حق ادا اسکا کرے کیا ادا کرنا ہے حق فرمائے دو جھے اُسکو دئے شاہِ ہدا واہ یہ تیار مرنے پر ہوا	یعنی نامریٰ بن کسنگ عار مصطفیٰ فرمائے یہ تلوار سے بو دجانہ نے کی عرضِ شاہ سے دہا کرتا ہوں حق اسکا ادا دیکھ یہ انصار بولے مرجبا	وہ مقدّر سے نہ چھوٹے گا کبھی پڑھیں اُنکو دئے شاہِ عرب کہ بلا شکاب یہ خم موہائے تیغ سر پہ باندھا اپنے ازبہ طلال جنگِ بیشک سخت تر کرتا تھا تب
---	---	--	---

<p>اُسکے جوتے تھے آگے مگر کس دف بجاکا تھی سب کینہ ور نگ کے پھر لگا کھنے کو حیف شیر قی یعنی علی رضی خواب میں مارے جو ٹکڑے اُس پہ ایسا ضرب حمزہ دیا سعد بن وقاص فر دنا مو پھر کے حار بن طلحہ ذی نفل ایسا ہی بار کا فر ایک دن عمرہ تھا جکانام چل ہو گئی بل میں شکست منکر ہاتھ و سب فٹنگ بزر شکر کفائے تباہ و شدید نیرانہ اراں فوجِ مسلمین الغرض پائے مسلمانانِ ظفر آہ ایسے میں کیا یک مہل آہ کے وہ بھی طبعِ مانور حکم شہ کا یاد دلایا نہیں نزدِ عبد اللہ فرزندِ حبیب پس یہ فرصت کو غنیمت جگا پس لگے میں قتل کرنے شقی غازیوں میں بپیشانی ہوئی مومنوں ہی مومنوں کے ہاتھ سے</p>	<p>قتل کر دیتا تھا وہ انکو وہیں اور تین بولتی تھیں نوحہ گر خون و عورت کے ہوا و دہ سیف ضرب کا سپر کے تلوار کا ایک بکر کو سودہ شخص تھا پھسلیاں کٹ پھینسا ظاہر کر دیا آقتل اسکو جلد تر قتل اسکو بھی وہی غم کیا یکے بعد از یکا نکلتے وہ نشان فی نشان آخر بھوج کا فراں بھاگنے کو میں لگے سب کا فراں ہیں لگے وہ بھاگنے اندو گیں اک عجت لیکے خالد بن ولید جو کھڑے تھے وہ شگاف اندھین کا فراں پائے ہزیمت سرسبز تھے شگاف کوہ میں جو مونا لوٹنے میں جاکر جات کی تھی چو تاکید یہاں سے نہیں رہ گئے ہیں دس صحابی بھی جلد تر آیا سواراں ساتھ لے کر کے بچا لشکرِ اسلام کا آہ بید انگو حیرانی ہوئی ہیں خطا آہ تب مارے گئے</p>	<p>جب گیا زبیل وہ پاکذات بو دجانہ دیکھ کر ہندہ کو تب طلحہ حیدراں میں کیا اگر ندا مفر کرنے کو لگا اسکا زمر بھائی جو اسکا تھا عثمان امین آٹھایا وہ نشان پھر بعد ازل پھر مسامح ابن طلحہ نے لیا پھر اٹھایا لو طلحہ کا کلاب قتل کر رہے تھے صحابہ کبار بعد از اسب موناں مل سرسبز بھولکر گانا بجانا عورتیں ساق او پھیں لگے آنے نظر چاہا اگر وہ شگاف کوہ سے ماریوں سے دئے اسکو ہٹا پس مسلماناں لگے لوٹنے دیکھنے اپنے بھائیاں مہلبیں تب جو تھا انکا امیر ابن جبر یہ نہ ہرگز کچھ دیا ہے انکو سود آہ تب ایسے میں خالد بن ولید کر کے عبد اللہ پر حملہ شدید لشکرِ اسلام میں اکامیاب معرفت خوشی دیکھانہ کی بھی آہ بعضے غازیوں بطن مال</p>	<p>تھی وہاں ہندہ کو عورت نشا قتل کرنا اسکو جا با پر غضب جو اٹھایا تھا لو اکفار کا تھوڑے عرصہ میں گیا در بقر کا فروغ کا وہ لیا آ کر نشان تھا جو بعد ابن طلحہ بچاں قتل اسکو حضرت عاصم کیا اسکو مارا ہے زیر با صواب انکو بھیجے ہیں قرین ایکبار لئے حملہ شکر کفائے تباہ نعرہ کرنے پلانے کو لگیں کوہ کے جانب بھاگے جلد تر لشکرِ اسلام کا بچھا کرے چاہا وہ کی بار ایسا ہی ہوا لشکرِ اعداں لگے پھوٹنے لوٹ میں مشغول ہیں فرحت گریں ان کو اس منع فرمایا بخیر لوٹنے کو آہ وہ دوڑے میں زد جو کہ قابو نہ ہوتا تھا اسید کر دیا اسکو بھی ان دس کو شہید چڑ گیا ہر تڑا اک اضطراب آو آپس میں کچھ باقی رہی لوٹے جلد تر کر کے خیال</p>
---	---	---	---

جب خلافِ حکم پیغمبرؐ کے پر عنایاتِ خداوندِ غفور اور بہت صحابہؓ علی اقتدار خاص وہ شیر خدا شیرِ رسول یوں کہتے ہیں کہ اس غزو میں جب میں گماں لیا کیا ہوں آتہا اب یہی بہتر کہ کے کارزار ناگہاں آئے نظر شاہِ ہدا ہے روایت اب گردہ کا ذرا اور بہت مشرکوں کو قتل کر کر اعانت آجکی وہ سرسبز بولے جبریلؑ میں شاہِ دیں میں کہ یہ حضرت نہایت خوش ہوا تب کہ جبریلؑ شاہِ انام خامہ عاجز ہوئی تھی فیصل سے ابنِ قیس نے چلایا تیغ جب کہ چلایا تھے پاک کا فتنہ تیر کہتے ہیں روزِ اُحد وہ نامور اور جو اس شاہِ بر آتا تھا تیر تب گرا پیش وہ نیکو سیر حالِ شرم کیا دے زخندِ ہلے اور کہا اب مصیبت اورالم معد لے بولا اُحد کے کوہ سے	ہو گیا بالکس قصہ جلنے اُن صحابہؓ سے گئی ہرگز نہ دو شرطِ اخلاصِ سول کر دگار شاہِ مردانِ قرضی ازوجِ بٹول کا ذرا غلبہ کئے ہیں بلکہ سب اب غضب میں آئے شاید یہ پیر راہِ حق میں جاں کروں اپنی نثار میں کیوں سمجھا کہ شاید خدا قصہ فرماتے تباہیاں کرتے ہیں سرنگوں وہ در سقر دور کرتے مشرکوں کو مار کر یہ نہایت ہوا نمودی یقین اِنَّہٗ یَمِیْنُ اَنَا مِیْنُہٗ کہے میں ہوں تم دونوں کے شیک لاکھا خوف اس نسخہ کی ہر قلوب سے طلوچہ پھیرا شاہِ بر سے آتہا ہاتھ پر اپنے لیا تہ وہ خیر طلوچہ اتنی زخم کھایا سخت تر اپنے لیتا تھا بدن پر خیر دیکھ یہ صدیق آئے جلد تر وہ کہا بانٹھے میرے باخیر سہل و آساں مجھے لے محرم بولے خوشِ جنت کی آتی ہے مجھے	وہ شکست آئی ہوا جو بظہر کہ وہ تھا اقلے یا مکتا بہ کر ادا و شجاعت دے چکے دیکھے اسی جو نمودی کی داد میں دیکھا چو طرف جا کر ہیں اپنے پیغمبر کو از روئے زیں پس کیا ایک حملہ ان کفار پر بھیجا کر اپنے دوستوں کو یہاں تب علیؑ قرضی ایک حملہ کر اور کھڑے جبریلؑ و میکائیلؑ آ ہے روایت حیدر والا نژاد اور مواسا و مروت ہر کمال یعنی یوں فرمائے شاہِ سلسل الغرض اس دن علیؑ والا نژاد اور طلحہؓ ہاتھ اپنا لے پسر زخم سے اس کے ہوا مثل کھا ہاتھ اسکی کن انگلی بہت زخمی ہوئی باوجود اسکے وہ فرود آمد اور دو کا واہ دو تلوار سے چہرہ اقدس پہ مار اسکے آب اور تیرے پاس بھیجا ہے مجھے اور اس بن نصرؑ نے باوداد بولکریوں جا کر اکفؑ را پر	تھی وہ بے حکمی کی مست سیر انکے توبہ کو کیا مقبول ب اور کو نقد شہادت دے چکے کہ قیامت تک مانہ کو یاد سرورِ عالم نظر آئے نہیں لیکھا قدرت سے بر رخ بریں ہو گئے ہیں شرکاں سے شتر شہ کی کرتا ہے حفاظتِ حیل کرتے انکو پریشاں جلد تر بریں بریں مصطفیٰؐ جب دئے ہیں یہ جو نمودی داد آپؐ لکھے جو حیدر خوش خصال میں اس کے وہ کہے تھیں جو شجاعت کی دئے ہیں اپنی داد کر دیا تھا شاہِ عالم کا پسر اور روایت آئی ہوا ایک لذت اور تیری وہ کام جاتی رہی شاہِ پر ہوتا تھا ہر دم جانثار دو طرف سے سر پہ مار کہیں آئے ہوش میں کر دینے چھا شتاب وہ کہا الحمد للہ فرح سے بھی دیا یوں تھا جو نمودی کی داد جنگ کر پایا شہادت جلد تر
---	--	---	--

لے لیے ہیں اس کی ہوں اور علیؑ کو لے گئے ہیں

اور سعد بن ابی وقاص نے
لشکر کفار پر اے پاکِ خو
دیتے تھے ترغیب انکو شاہدین
اور کسی کے حق میں وہ سالارین
اور ابو طلحہ جو یکا نصرا تھا
تیرا مارا ہے یہاں تک ایمیاں
یا رسول اللہ کر دیوے خدا
اور کہتے لے ابو طلحہ یہ تیر
دیدہ چشم قادیلے خیر
اول سوز یادہ روشنی
شاخِ خرم کی دئے اکوئی
تیغِ عبداللہ کا عروں تھا نام
خظلہ تھا جو صحابی کا چیل
وہ اسی شب میں ہوا تھا خدا
غیب سے آواز ناگاہ ایک سنا
کافروں کے جنگ دہ کر عظیم
نفس پر اکی کو حضرت نظر
وہ لگی کہنے جب تھا وہ یقین
کہ تم تک سکوی لے نیک نام
نقل کرتی جو جید نیک نام
میں نے تعبیر اکی کی سطح پر
نفس کو جا اکی میں دیکھا تھا
ابن تمیہ اسکو مارا بے حیا

بحرِ مودی کے عجب غواص نے
ہے ہی اول چلایا تیر جو
تیر اندازی پہ کر کے آفریں
گلے ایسا لفظ فرمائے نہیں
تیر اندازی میں تھا ماہر بڑا
تین اس کے ہاتھ میں ٹوٹے کمان
آپ پر یہ جان تن میرا خدا
کافروں پر پھینکا فضلِ قدیر
آیا باہر جب لگا ایک اسکو تیر
اُس کی اکھوں میں دیارِ بغنی
ہو گئی ایک تیغ بہتر وہ تہی
عون اُس تیغ کا شکار تھا نام
جسکو کہتے ہیں ملائک غفیل
اور اپنی زن سہم بہتر ہوا
کہ سوارا ب ہوئے فوجِ خدا
بھیجا کہتوں درنا رحیم
غسل دیتے تھے ملائک انکو
غسل کی فرصت گر پایا نہیں
بوصیفہ اور کبود سر امام
کہ اسی شب میں دیکھی در نام
کہ شہادت پا دیکھا وہ جلد تر
ریش و سر تھا ایسا اس کے آب
ہاتھ سیدھا آہ اسکا کٹ گیا

یوں کیا ظاہر شجاعت بھٹیں
تیر سے ہی اس کے کفارِ شریر
اور کہتے تھے کہ تو تیریں چلا
کون پھر ایسا جلیل الشان ہے
وہ کھڑا تھا شہ کے آگے باوقر
جب چلا تا تیر وہ کفار پر
دیکھے حضرت تیر حیا خرمے
لے کہاں میں اسکو وہ کھتا تھا جب
شاہ دیں اسکو لگا اپنا لعاب
اور عبداللہ حجش کی تیغ بھی
بد میں حبیب کا شہ کو دئے
معتصم باند کیا عروں خرید
نقل ہو جس شب میں صفر فوج لے
غسل کرنے صبح کو وہ نامور
سنگیہ واز بے طاقت ہوا
آپ بھی پایا شہادت بعد ازاں
اسکی بی بی تھا جمیلہ جس کا نام
شاہ فرمائے فرشتے اس لئے
غسل دینے کے ہیں قابلِ خرید
کہ پڑا سوراخ یک در آسمان
بولتا ہے بوصیفہ سعدی
آہ مصعب بن عمیر اے محترم
دست چپے وہ اٹھایا تھا علم

کہ نبی کہتے تھے جیسے آفریں
دارِ دوزخ کو گئے اسدن کثیر
ہو میرے مانباپ تیر پر خدا
یوں کہے جسکو شہ کو ان ہے
اور کیا تھا اکو شہ کا سر پر
ایک نعرہ سخت کرتا سر پر
جو لے لڑی اٹھانے لگے
تیر ہی کی شکل دیتی تھی تب
لکھے حد قہیں شفا پائی شباب
ٹوٹی اسی جنگ میں جب زکی
ہو گئی وہ تیغ جب عجاز سے
مول دے دینا رد و آسعد
جو طینے سے اُحد جانب چلے
جب بھگایا ایک جانب اپنا سر
چڑھ دیں گھوڑے پہ جانشہ ملا
اُسے ہو رضوان و رحمت جاودا
اُس سو پوچھا بھیجے حالِ انکام
آسمان سے اس کے غسل سکودے
جب جنابت کی لکھے شہید
خظلہ اُس گیار آسمان
جب یہ حالِ خظلہ پوچھے نبی
جو ہاجر کا اٹھایا تھا علم
وہ یوں پھر اسکو آمارا بہم

کلامی تاہم از ہی ہر چو

خظلہ کی شہادت

خظلہ کی شہادت جو دے قہس دے

خظلہ کی شہادت

خظلہ کی شہادت

حضرت حمزہؓ کی شہادت

نہ ناکہ دو کلن کاٹنا

ہاتھ بائیں آہ اسکا کٹ گیا
پھر وہی ملعون چلایا اسپہ تیر
جنگ سے فارغ ہو سالارِ انام
سرورِ عالم کہے بے شبہ و شک
ایک کا فر تھا طیمہ بن عدی
تھا جبر اس کا بھتیجا زنت فام
گر کر گیا قتل تو حمزہؓ سے تئیں
کہتی تھی حمزہؓ کو تو مائے اگر
جب صفیں باندھے اُحد درمیاں
آکے حمزہؓ جلد میدان میں ہیں
پس کیا اک ضرب سپر وہ مَوا
نیچے یک پتھر کے وحشی اس زما
حضرت حمزہؓ کے وہ سر کو لگا
ناما ہرگز لگا ہے بھاگنے
آہ وحشی آنکر حمزہؓ کے پاس
اور دیا اسکو جا ہندہ کے ہاتھ
یا کہ خود وحشی سیاہ و سخت دل
منشہ کے آہ حمزہؓ کو تبھی
اوبنا کر مارا ان کے خواہ خواہ
ہی روایت پلنچ کفار لعین
ابن قیسہ لغنتی نے اسقدر
خون آلودہ ہوئے اس ضرب سے
اسکے دودن ان پیشیں کے ہام

تب بھی وہ چوڑا نہیں ہرگز لولا
تب گرا پایا شہادت وہ خیر
جبکہ مصعب کو کالے لیکے نام
یہ علمبردار تھا حق کا ملک
تھا سراپا غرق در بحرِ بدی
ایک وحشی نام تھا اککا غلام
تجھ کو کر دو گنا یقتیں آزادیں
دونگی تجھ کو میں بت کچھ لاوندر
تب بے باغ دون فوج کا فراں
اسکویں کہنے لگے تب کے لعین
سرنگوں دارِ جہنم میں ہوا
دیکھتا قابو ہی ٹھٹھا تھا نہاں
پار سر کے دوسری جانب ہوا
حضرت حمزہؓ زیں پر گر گئے
انکے چیراے شکم کو بے ہراس
اسکو وہ چابی بہت زور کشتیا
طمع سے ایسا کیا باغش و غل
گوش دینی اپنے ہمراہ لی گئی
اپنے دل میں گلوں آہ آہ
یوں کئے تھے عہد پس میں یقتیں
سنگ اندازی کیا اس شاہ پر
اسکے کٹیاں خود کے دودن کہیں
گر پئے پایا سعادت کا مرام

پس لے چند کو سینے پر کھڑا
یک فرشتہ صورت مصعب میں
وہ فرشتہ تب کہا ہوں میں
آہ حمزہؓ کی شہادت کا بیان
حضرت حمزہؓ نے اسکو قتل کر
نکلے جب جنگِ اُحد کو کا فراں
ہندہ بوسفیاں کی زن بھی پر
آہ پس وحشی بطیع مال و زر
آکے میدان میں ندا ایسی کیا
آہ کیا اڑتا ہے تو اب خاکے سنا
درمیاں دو فوج کے ٹوٹل شیر
جب ہوا نزدیک حمزہؓ کا گذر
باوجود اسکے وہ شیر کیر یا
نوش فرما کر شہادت کا وہ جام
اور نکالا اس عظم کا جگر
آہ ہندہ اسکو بولی تھی مگر
نفس حمزہؓ کی کہا پوچھی وہ جب
یونہی سب شہد کی بنی اور کا
آہ اس غرور میں سرور کو بہت
کہ کر قتل پیمر بالضرور
جسکے رخسار مبارک باصفا
بو عسیدہ ابن جراح با ادب
اوپریشانی دشمن کی امکیاں

دادوہ مردانگی کی ہے دیا
اس ہمارے علم بے کھڑا
یا رسول اللہؐ میں مصعب نہیں
کیا لکھو لرزاں خاک و زبا
بد میں بھیجا تھا دنا سقر
بولاد وحشی ہی جبر بد نشان
راہیں وحشی ہی ملتی تھی جب
قتل پر حمزہؓ کے باندھا تھا
کون ہے میرے مقابل ہو کا
اور اس کے قتل رحمت کیتھ
ہاتھ میں لے تیج پھرتے تھے دیر
انہ وہ پھینکا ہے حربہ جلد
جلد وحشی کا وہاں ہیا کیا
باغ جنت میں کویں پس خرام
عمر سالارِ دو عالم کا جگر
کہ تو لا دے مجھ کو حمزہؓ کا جگر
وہ لجا اسکو دکھایا نفس تب
قطع کر ہندہ دسر عورتاں
بچ پنچا ہے پیمر کو بہت
تا ابد بولعن حق اپنے صدور
واضحیٰ جسکی قسم کھایا خدا
دانست اپنے اسے کھینچا تو تب
بھی ہوا خون مبارک تباہاں

ریشِ اظہارِ نیک پہنچا خون جب ان کتنی سالانہ وہ پیغامبر	پونچھے اسکو گرناتے تھے تب تھا بلا تاق کی سیدھی راہ پر	آہ کیوں یہ قوم پاؤ گی نجات تباہی لیت کو وہیں بھی خدا	جو کئے یہ اپنے پیغمبر کے ساتھ منع یوں کہنے سے حضرت کو کیا
لَمْ يَمِشْ لَكَ مِنَ الْآخِرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝ (آل عمران)			
تب لگے یوں عجز سے کئے دعا اور اپنا چادر اپنے وہ رسول	اے خداوندِ کریم کس بریا پونچھے تھو اور کہتے تھے ملول	بخش میری قوم کو نادان پونچھا ہوں خوں مرا اس واسطے	حال سے میری بہت انجان ایک قطرہ بھی زیں پر گر پڑے
آسمان سے ہو گیا نازل غذا پتھر اک پھینکا ہے بروئے نبی	نازیں سے کچھ آگے بے اریاب لوک ٹوٹی یک مبارک انت کی	سعد بن وقاص کا یک بھائی تھا پتھر اک پھینکا عیسیٰ بن شہاب	یعنی عقبہ وہ شقی بے حیا شاہ کی کہنی ہوئی زخمی شہاب
بوسعہ صذری بولا اے میاں خون میرا خون سے جھکے ملے	باپ میرا یعنی مالک بن سنان نارِ دوزخ اسکو ہرگز نا لگے	خونِ اقدس شاہ کا چوسا تھو اور زہری روایت الی ایک	یوں کھو ارشاد سالار عرب ہو لکھا شرح بخاری میں تو دیکھ
آہ شتر زخمِ اسدن تیغ کے اور کہتے ہیں کہ ستر سے مراد	چہرہ اشرف پہ پڑو کے لگے ہو حقیقت یا ہو کثرت کھ لویا	شر سے اعدا کے بجائے کو رہا جنگ کے آگے ہی اس میں نہیں جان	ہو گئے فی الفور چنگ زخم سب چند کھو دیکھ گئے وہ کافران
ایک گئے تھے یہ ہر در گر پڑے اور دئے اوپر حیدر اپنا ہاتھ	اور نظر سے خلق کے پنہاں ہوئے تب تر پڑے اوپر وہ شاہ کا نسا	حضرت طلحہ گئے ہیں تبا تر آپ کے بغاوت جو تھو بیچ انقیا	شاہِ عالم کو اٹھائے جلد تر تب کئے ہیں حقین انکے بد دعا
وہ دعا پائی اجابت کا اثر اور شقی کا فرج تھا ابن خلف	بعضے اسدن ہی موئے پاسقر بالیقین کم طرف تھا ذکا خلف	اور بعضے کافراں ہی سال میں کر کے قصد قتل شہ پر چل دیا	مر گئے ہو مبتلا جنجال میں اور زباں سے ناسزا کہنے لگا
عرض کی صحابہ نے تب شاہ سے مالے میں گردن پہ اس کے جلد تر	عکم دیکھ قتل تا کر دیں اُسے بھاگا وہ ملعون گھوڑا پھیر کر	شہ کے جب نزدیک یا وہ عین بیل کماند چلانے لگا	چھین لے اسکا ہی زہر شاہ سر پکھنے اور چلانے لگا
کافران کہنے لگے یوں دیکھ کر ہے قسم حق کی اگر وہ شاہ دیں	زخم پہ ایسا نہیں کچھ سخت تر تھو کنا گر مجھ پہ میں مرنا و میں	انکوں یوں کہنے لگا وہ بیچیا زخم میرا اگر بخلق ذوالمجاز	منقسم ہو تو مرغیے بانیاں تب وہ کافراں دھل دوزخ ہوا
نفل ہے جب ہاں سے فوج کافران	عازم نہ ہوئی ہے امیال	شہر مکہ ایک ہی منزل پہ تھا ہے مواہب میں وایک پسر	واقوری راوی از ابن عمر ڈر گیا میں دیکھ کر اسکو وہاں
روایت			
ایک شب میں اس بیانیں گیا مرداں اس لگ سی ٹھلا اسیر	کہ جہاں بن خلف ملعون ہوا کھینچتا زنجیر روتا اے ضحیر	ماری ایک لاش کی بجلی ناگہاں کرتا تھا فریاد وزاری ہیاں سے	کہتا تھا ایک شخص سر دیکھ اُسے

۱۲ یہ ہے تیرا انتہا بھی نہیں مانتا کہ تو نہ دیکھتا یا ان پر عذاب کہے کہ وہ ناحق تیرے ہیں

کہ اسے پانی نہ دے تو کچھ ذرا
اور غبار نہ جو تھا ابن حمید
نقل ہے حضرت خدا کے فضل سے
شاہ جب چڑھنے کو چاہے کوہ پر
طلحہ آبیٹھے رسولِ محترم
ضعف تھا اتنا رسولِ بند پر
شاہ فرمائے نہ دو اس کا جواب
کیا عمر ہے میں پھر پوچھا وہ تب
ہوتے گزندہ تو وہ دیتے جواب
تب بوسفیان کھولا ہے زباں
اپنے یاروں کو شہرِ عالیجناب
تب صحابہ سب بہ آواز بلند
یعنے غزنی ہکو ہے تک وہیں
یعنے حق مولا ہمارا ہے سنو
کہ یہ بدلہ بدر کا ہے سرسبز
سالِ مندہ یقیں بے قیل و قال
پس بوسفیان لشکر ساتھ لے
شاہ فرمائے کہ سعد ابن ربیع
سعد کو پایا ہے وہ درگشتگاں
بول پیغمبر کو تو میرا سلام
اور کہ اصحاب کو بعد سلام
آئیں اگر تقصیر تم ہو کہ میں
شاہ کی فرستیں کہ کمال

کہ نبی نے قتل ہے اس کو کیا
قصہ حضرت کا کیا وہ بھی عنید
اس گڑھے سے جب نکل باہر پڑے
ضعف ہی آکھو تھا تب مگر
چڑھکے رکھ پشت پر اُنکے قدم
کہ گزائے ظہر اس دم بیٹھ کر
بار دیگر پھر وہ پوچھا یوں تھا تب
شہ کہے مت دو جواب کا بھی اب
تب عمر کہنے لگے نالا کے تاب
شادماں ہو کر یہ توصیف بناں
حکم فرمائے کہ دو اس کا جواب
حمدیوں کرنے لگے ہیں فوجِ محمد
غزنی یکد یون عرب میں تھی یقین
کوئی نہیں بولا تمہارا کافرو
ہے کبھی تم کو کبھی ہم کو ظفر
پھر تمہارا اور ہمارا ہے جدال
عازم مکہ ہوا اُس جائے سے
جسکی تھی انصاریں شانِ رفیع
یکد ق باقی تھی لیکن اسکی جاں
اور کہ یہ سعد بولا ہے پیام
انصاری حضرت خیر الانام
عذر تم کو پس شکے کچھ نہیں
پس انصاری کیا سبغہ نوال

ہے بی ابن خلف اُس کا نام
بود شاہ نہ اسپہ کی ضرب تیغ
دیکھ اُس شاہ کو بعض صحاب
کیونکہ پہنے تھے دو بکتر مصطفیٰ
اور فرمائے کہ طلحہ سرسبز
اور پوچھا آکے بوسفیان ہاں
کیا ہے ابن بوقحافہ یا نہیں
تب بوسفیان یوں کہنے لگا
اے عدو اللہ تو بولا مجھو اب
یوں کہا اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ
بولیو اللہ اعلیٰ و اجل
پھر بوسفیان کہا بار دوم
شاہ فرمائے جواب بوجو تم
یونہی یاروں کے کہا فوجت کیسا
گرچہ حکم اسکا نہیں میں نے کیا
شاہ فرمائے کہ ہے بہتر کہو
پس لگے کہ نے صحابہ میں تلاش
ہے کہاں لے آؤ کوئی اسکی خبر
اسکو پہنچایا سلام مصطفیٰ
یا نبی حق آپ کو دیوے جزا
جان و دل سے تم بجا لاؤ سدا
پس یہ بولا سو وہیں حلت کیا
حق میں اسکے کی حضرت ذی دعا

لَعَنَتُ اللہَ عَلَیْہِ بِالذَّذَّآ
اُس کو دلا ہزیم پر بیدیع
دوڑ کر اُسے میں ضمتیں شتاب
اور بڑا ہی توب بھی خمونکا تھا
کر یا جنت کو واجب آپ پر
کیا یہ لوگوں میں محمد ہے یہاں
پھر کہے منع جواب شاہ دیں
کوئی اب نہیں نہیں باقی رہا
سب یہ زندہ ہیں یقیناً رضی اللہ
یعنے ہوا چاہتا ہوں و چاہتا ہوں
ہے بزرگ اللہ و برتر ہے ظل
کہ لٹا غزنی دلا غزنی لکھ
اللہ مولانا و لا مولیٰ لکم
پھر بوسفیان کہا آخر یہ بتا
اور نظر آیا نہ وہ مجھکو بڑا
ہم بھی سب تیاریاں پس پرکھو
لشکر اسلام کے مردوں کی تلاش
ایک انصاری گیا تب جلد تر
سعد نے اس طرح تب اس کو کہا
کہ دے حق رسالت آپ دا
تم رہو حکم نبی پر جان فدا
میرے روح پر واز جنت کو کیا
سعد سے رضی ہوا رب ورا

پس شہیدوں پر کھڑے ہو کر دیکھو لوں کو بہت غمگین ہو قیام اللہ کی بے انتیاب جب کہ اس طرح وہ شاہِ ہدا	آہ جب حمزہ کے پہنچے نعش پر اور تب اس طرح فرمانے لگے گر قبشوں پر توں ستیا جلد یہ آیت خدا نازل کیا	تھا شکم چیرا ہوا ان کا یقین کہ کبھی غصہ نہ آیا اس قدر در عرض حمزہ کے میں کمونیں	اور انہیں مشکہ کو تھے مشرکین مجھ کو اب آیا غصہ جب قدر شخص شہر کو کروں مشکہ یقین
وَلَكِنْ صَبَرْتُمْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ هـ کہ کیا میں صبر کر چکا نام اور جو زائد ہو پڑھا تو اس سے دفن ہو کر حضرت حمزہ کی تھا کوئی پہچان نہیں اس کو گر بات چکا اس کا بڑا ہی مالدار عشرون عشرت ناز و نعمت چھوڑ شاہ کی خدمتیں تھالیں نہا کیا کیا تا ئیدین و شرع کی نور سے اسلام کے ہر سرسبز الغرض سیاہ و فودنا مور کہ ہوا اس جنگ میں جب وہ ایسی چھوٹی تھی وہ چادر سرور دیکھ کو شاہ کی ذی چشم نم	میں گواہ ہوں ان شہیدوں پر اسکی نعش پاک آگے کیجئے کرنے یک قبر میں ان کی کفالت ہن اسے پہچانی انگلیاں کھل کر سخت کا فو دشمن شاہِ خیار رشتہ پداری بھی اسے توڑے آپکی الفت میں ہی تھا جانشار دین احمد کے ہول و فرج کی ہو گیا سارا مدینہ جلوہ گر فقر میں فی فقر تھا شام و سحر دیکھ جاں جنت کیا وہ خرید بس اتنی پاؤں کے تباہ سر یوں کیا یہ حکم بادرد و الم	جب آیت پائی ہو شرفِ نزول حکم فرمائے کہ یک یک قبر میں حضرت حمزہ کا تھا یک بھانجا اور انس بن نصر نے باخبر اور علبر امصعب بن عمیر جبکہ وہ لایا ایمان بالکمال سر سبز تارک الدنیا ہوا حکم شدہ سے جب مدینے کو گیا دعوتِ اسلام میں نامدار رہنمائی سے اسی کی اے خیر داخل صحابہ صفہ تھا سدا کہ کفن کے خاطر اک چادر ہوا پاؤں کو ڈھانپے تو رہا سر کھلا کہ اسی چادر ڈھانپوا اسکا سر آہ شیطان لعین اس روز جا خبر شیطان گر یہ سچی نہ تھی آہ پر غم حضرت زہرا بتول شاہ کے زخموں کو دہتی تھیں شتاب اگل سلکا اور جلا کر یک حصیر	اس طرح کہنے لگے حق کے رسول انہے دو شخص کو مدفون کریں یعنی عبداللہ حبش کان رضا آہ زخمی ہو گیا تھا اسقدر جبکا کچھ گزرا ہے آگے ذکر خیر باپنے اسکو دیا گھر سے نکال جان دل سوطالب علی ہوا کیا وہاں اسلام کو رونق دیا جبکہ باندھنا ہے کم لیل نہار لائے ہیں ایمان انصار شیر بنیو ایسا رکھا اسکو خدا پاس اس کے اور کچھ کپڑا نہ تھا سر کو ڈھانپے تو کھلے ہتھے پا اور ڈالو گھاس اس کے پاؤں پر یہ خبر شہر مدینے میں دیا دہوم محشر کی مدینے میں مچی آئیں حضرت پس مخروں ملول ڈھال میں پہن علی لاتے تھے آب راکھ دابی زخم اوپر کھیر
کہ یہ غزوے میں سوائے ان کے بی بیایں اطفال ہو کر بھرار کیا لکھو میں اس خاتون کا غم خون پاک انکا نہیں تاتا بند	آہ پائے ہیں شہادت بے گماں دوڑے ہیں سوئے اُحد بے اختیار بس یہاں ہی عاجز و قاصر سلم دیکھ کر اسکو بتول دردمند		

روایت

الغرض کہ دفنِ شہداء کو تمام شاہ فرمائے اُسے بھائی ترا بولی عبد اللہ کو بخشے خدا بعد فرمائے اُسے شوہر ترا شہ کہنے شوہر محورت کو بیاں موت شوہر چہ بنی وہ لفکا اکھڑی تھی بھی رہی لفکار دیکھی تہ کڑی میں جان پدر اُسے چوچی فاطمہ لے ذوالوڑ اشک بھرائے رہا ہرگز نہ تاب آئی ایسے میں سواری شاہ کا شاہ کے مرکب کی کڑی جگہ کہا آہ پینتے ہی اُن لگیں گے سنکے یکلین ہو کہنے لگے غم کو اُسکے دیکھ صحابہ کبار شاہ فرمائے اے بی بی کیا کہوں آگے جب چلنے لگے شاہ زمن سب ہماری تختیاں آسان ہیا ایک ن کے پدر شوہر اور پسر تب مینے سوئے نہ کربیاں راہ میں یک شخص مل اُس کہا کیا خبر ہے کہ رسول اللہ کی پس پڑی اُنکی نظر حضرت چہ

جب مینے کو چلے شاہ انام یعنی عبد اللہ جیش مارا گیا اُسکو پھر فرمائے وہ شاہ ہدا یعنی مصعب بھی یقین مارا گیا کیا قوی ہوتی ہ الفت بگیا ہو گئی بے صبر اور بے اختیار پدر کا کرتی تھی اپنے انتظار حضرت حمزہ نہیں اے نظر پدر ہے میرا کہاں دیجے خبر اور نہ غم سے لیسکے ہکا جواب سرور عالم رسول اللہ کی عرض یوں کہنے لگی ہ دردنا اشک بھرائے رسول اللہ کے آتی ہ اس بات بوفوں کی آہ یکسر ہو گئے ہیں شکبار گریباں اکی شہاد کا کروں ہر قبیلے کے تمامی مردوزن آپ پر کشت تگاں زبان ہیں تھے مرے جنگِ حدیں سرسبز دوڑے میں سوئے اُحد کے تے فغاں باپ اور بھائی بھی او بیٹا ترا اُس نے بولا خیریت ہیں نبی بولی وہ الحمد للہ رطرب

راستہ میں شہ سے حمزہ آ ملی واقعہ میں پڑمردہ دروں کہ ہوا ماموں ترا حمزہ شہید ہو گئی تھیں بے صبر قرار بھائی اور ماموں کے حلت کئی فاطمہ حمزہ کی بی بی کا الم ٹکڑیاں اُس شکر اسلام کے فکر زائد پھر سوئے اسکے سنیں نام حمزہ کا ہے لی جب یتیم بولے اب شرفیلا تے میں رسول آتے تھے یاراں جو ہمراہ آپ کے یا رسول اللہ پدر میرا کہاں اُسکو فرمائے کہ اے نخت جگر پس بہت ہی درد رونے لگی بولی اے پیغمبرِ رب وحید تجہین طاقت ریگی زینہار بس یہی کہتے تھے استقبال آ

جو چھو پیری ہیں تھی شاہ کی ہے پڑھی انا الیہ جوں پھر کے ویسا ہی کہی اے سعید اور وہی رونے لگی ہے زار زار سنکے وہ ساکت رہی صبر کر آہ کیا بولوں کہ لرزان قلم ایک کے بعد ایک جب آنے لگے آئے میں ایسے میں صدیق گزریں دل ہوا صدیق اکبر و نیم کہے یوں کہے بڑھیں بول حضرت حمزہ جبا نہیں بھی تھے والد علی قدر میرا کہاں میں پدر تیرا ہو گا غم نہ کہ منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگی کس طرح والد ہوا میرا شہید سنکے یہ پھر بھی ہوئی ہ زار زار جب سلامت آپ کو لایا خدا

روایت

جب کیا شیطاں مینے میں ندا انیں وہ عورت بھی تھی جبکا پدر لے فلاں اس جنگ میں مالے گئے وہ کہی تھلاؤ حضرت کا جمال اور کہی بانجیر جب لائے قدم کہ شہاد پائے شاہ انبیا جان یا تھا اور شوہر اور پسر بولی پیغمبر یہ وہ صدقے ہوئے دفع ہوئے تمام درد و ملال آپ مجھ پر ابھے آسان ہر الم

<p>عبداللہ کے گھرو پر رسول سُکے یہ فرمان انصار کے شاہ دیں لچھے میں پس بیدار تب کہو ارشاد شاہ انبیا دوسرے دن منع فرمائے یقین فضل شہدائے اُحد میں خیر فاطمہ جو ہے خراعی لے سپر میں سنی ہوں قبر حمزہ جو کہ زیارت کو اُحد کے اے ہمام کہ شہیدوں کے اُحد کے تم تمام میں سنی بے شبہ تب اُسے جو جلد ہو کہ اپنے مرکب پر سوار ایک دم سے کھلے بعض قبور جب سرتاز خرم سیٹھے میاں</p>	<p>جب چلے روئے تھے عورت مول بھیجے اپنی عورتوں کو لاکلام کسی یہ وارزونے کی کہو کہ یقین مقصود میرا یہ نہ تھا نوحہ کرنا مردگوں پر مسلمین آئے ہیں خبار و آثار کشیر یاد رکھ اس طرح دیتی ہے خبر رحمت اللہ بھی کہا وہ بالخصوص میں گئی تھی ساتھ میرے دو غلام کیجو جا کر اے مسلمانو سلام اور یوں بولے میں رحمت تاب میں معنی اس سوراہہ آشکار لاش تھے تانے انہوں کے بقصو خون پاک نکاویں تہو رواں</p>	<p>سُکے وہ آواز فرمائے حزیں وہ زناں حمزہ کے گھر کو آئے سب بولے میں انصار کی عورتاں سے کہ دعا پس حق میں ان عورتاں کے اور ہر سال میں شاہ انام جاکے یکدن میں اُحد میں کہی اور یونہی ابن خالد باصفا میں سنی تھی مصطفیٰ سے یہ خبر ہیں زندہ اور دیتے ہیں جواب تم کچھ پہنچتے ہیں بالیقین نقل ہو چالیس چھ سال جب اور کئے انہیں شہیدان سرسہر حق ہے رضی انہوں سے بالذکر اور دوسرے روز از جنگ اُحد وہ لگے کرنے ملامت سرسہر لوٹ ہم جاویں لینے کو ابھی شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر اور شریکیا نہیں ہو کر دوسرا اور اُحد کو لیکے تھے جو نشان شہدین سے میں نکلے بیدار حضرت طلحہ پہ ستر زخم تھے جا کے پہنچے میں بہ حمراء الاسد</p>	<p>روئے والے کوئی حمزہ پر نہیں نوحہ زاری اُس پر کرتے تھے شب نوحہ کرتے ہیں چچا پر آپ کے جلد تر سب کو میں نصحت دے انہی جاتے تھے زیارت کو مدام السلام علیک یا غم نبی اپنی خالہ سوراہے کی کیا کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر میں بھی جا کر کی سلام اُپہر شتاب آئی میں رنے میں سینہ کرو ہیں گدے از جنگ اُحد لے باادب ہاتھ کو اپنے رکھے تھے زخم پر بھی رکھے جنت میں ان کو شاد کام نکلے بہر جنگ حمراء الاسد راہ میں آپ میں سب با یکدگر مومنوں کو قید کر لاویں سمجھی حکم فرمائے تب بھی خیر البشر حکم یہ کرتے ہی شاہ انبیا وہ ابھی کھولے انہیں تھو مومنوں تا کریں ان کو ذوق جاکے جنگ عبدالرحمن کو زیادہ بیٹ سے ہفت میل دہریو وہ لے باخود</p>
<p>اسکا یہ قصہ ہے کفار لعین کیوں مسلمانوں کو چھوڑا ہے اور کر دیں قتل سب کو جلد تر جنگ میں حاضر تھو کل کے روز جو باوجود زخم و جسم ناتواں پس فہند امر لڑنے کے ہارے غازیاں ستر وہی تھے نامدا ایسے ہی نہیں بہت مجروح تھی</p>	<p>جب کئے مکے کو جنت آئین فتح ہوئی لیکن پشیمانی اٹھائے بند تاجنگ جلد کا ہو کر در آج بھی نکلیں وہی تیار ہو ہو گئے ہیں جمع آسب غازیوں اور شتر غازیوں کو ساتھ لے کل اُحد میں جو کئے تھے کارزا نکلے میں تب حکم پر اس شاہ کے</p>	<p>اور ہر سال میں شاہ انام جاکے یکدن میں اُحد میں کہی اور یونہی ابن خالد باصفا میں سنی تھی مصطفیٰ سے یہ خبر ہیں زندہ اور دیتے ہیں جواب تم کچھ پہنچتے ہیں بالیقین نقل ہو چالیس چھ سال جب اور کئے انہیں شہیدان سرسہر حق ہے رضی انہوں سے بالذکر اور دوسرے روز از جنگ اُحد وہ لگے کرنے ملامت سرسہر لوٹ ہم جاویں لینے کو ابھی شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر اور شریکیا نہیں ہو کر دوسرا اور اُحد کو لیکے تھے جو نشان شہدین سے میں نکلے بیدار حضرت طلحہ پہ ستر زخم تھے جا کے پہنچے میں بہ حمراء الاسد</p>	<p>انہی جاتے تھے زیارت کو مدام السلام علیک یا غم نبی اپنی خالہ سوراہے کی کیا کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر میں بھی جا کر کی سلام اُپہر شتاب آئی میں رنے میں سینہ کرو ہیں گدے از جنگ اُحد لے باادب ہاتھ کو اپنے رکھے تھے زخم پر بھی رکھے جنت میں ان کو شاد کام نکلے بہر جنگ حمراء الاسد راہ میں آپ میں سب با یکدگر مومنوں کو قید کر لاویں سمجھی حکم فرمائے تب بھی خیر البشر حکم یہ کرتے ہی شاہ انبیا وہ ابھی کھولے انہیں تھو مومنوں تا کریں ان کو ذوق جاکے جنگ عبدالرحمن کو زیادہ بیٹ سے ہفت میل دہریو وہ لے باخود</p>

لہ سر یہ اس جنگ کو لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے طور پر مقرر کیا ہے اور وہ جس کو چاہے اسے مار دے۔

عجبے خاطر بہ حکم شاہ دیں
وہ بھی ایمان لایا تھا مگر
انکو یوں کو لا معبدائے فہم
لیکے لشکر ساتھ اپنا اے میاں

ہاں سو ملگائے چو ملے مسلیں
دوستی رکھتا تھا باخیر البشر
کہ نبی آتا ہے ہا فوج عظیم
جلد مکے کو ہوا ہاتھ رواں

یک خزاں قوم کا سردار تھا
جا ابوسفیان کے روحا میں ملا
اور بدلہ تم سے چتا ہے یقیں
رہے حضرت نظر وہاں تین روز

نام عبد اسکانیک اطوار تھا
لوٹنے کا قصد بوسفیاں کیا
سکے بوسفیاں ہوا رزاں میں
پس مینے کو ہوئے رونق فروز

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سر یہ سرچ کی طرف جانا

کہ شہادت جہیں عاصم کی ہوئی
ابن خالد پیشواے شقیہ
تہنیت جنگ صد کی کی ادا
تیسرے کو طوطی چوتھے کو زبیر

اسکا یہ قصہ ہے کہ جنگ احد
ایک جماعت کا فوجی لیکے ساتھ
سعد کی بیٹی سلفہ جو تھی بد
اُس کی تھی نذران تیوں کے سر

جو سرایا حکم سے شہ کے کئے
آئے جب مکے کو کفار اشد
جلد تر مکے کو آیا بد صفات
اُسکے دو بیٹوں کو در جنگ احد

ایک سر یہ اُسے ہوا نوہی
آہ وہ سفیان ہدی بے حیا
اور کفار قلیثوں سے ملا
کر دیا تھا قتل عاصم اہل خیر

سر کے کا سہ میں خمر بھر ہوئی
سات بد اطوار بد کردار کو
شرف ایماں ہوئی ہے بہرور
شفق اکثر ہوئے عاصم کیساتھ

جب سنا سفیان ملعون یہ خبر
مکے کی سکھلا کے بھیجا شاہ پہا
پس ہیں قرآن سکھانے لئے
اُس سے کہتے باتنا بار بار

کوئی لا دیوے مجھے گر کاٹ کر
آہ اسکے توشتر پر طمع کر
یک صحابہ کی جماعت بھیجے
گر تجھے بھیجے رسول باوقار

کیا نے قیمت ہماری ہو یقیں
اور امیر زبیر کے عاصم کو ہی
یک منافق اُسے تب ہو کر جدا
پس صحابہ نبی بے قیل و قال

سیکھیں تا تیرے ہم احکام دیں
پس مینے سے نکل کر وہ بھی
یہ خبر سفیان کو جا کر دیا
ہو گئے تیار بر جنگ جدال

الغرض ہمراہ انکے مصطفیٰ
جب ہدہ پرانے پہنچے ہیں جا
ساتھ لے دو صدیوں کو وہ شہر
وہ کہے ہم نہ کیجیو کارزار

بھیجے دشمن صحابہ کو اے باصفا
مکہ اور غصفاں کے جوہر دریا
اُکے چاہا انکو سب کر دیں اسیر
تم ہیں تھوڑے نا ہو طاقت زینہا

حضرت عاصم کہا از بہر دیں
بولا عاصم کوئی مشرک کی پنا
اور کیا ہوں حق تو میں یہ التجا
سر کا سے میں مرے پیوئے شراب

جہاں تیری ہو ہیں آسان یقیں
میں نہیں لیتا مجھے بس اللہ
کہ نہ چھوٹے کوئی کا فتن مرا
ناکے حق ہنگو اُس کا میاں

کافراں بولے کہ تو جلدی کر
میں کیا ہو عہد الیاسی کے تھیں
اور سنا ہو میں سلفہ نابکار
یہ خبر ہو چکا دیگا سرور کو کون

ہم مال تجھ کو دے ہیں سرسبر
ہاتھ میں کافروں کے نادوا اپنا ہاتھ
نذریوں کی ہے بلا شکر آشکار
یہ سنا دیو گیا پیغمبر کو کون

پس دعا کے لگا وہ پاک باز
حق کیا اسکی دعا کو مستجاب

بارگاہ کبریا میں بانیاز
اور دیوے یہ خبر شدہ کو شتاب

یہ ہمارے حال ہوئے دادگر
پس لگاڑنے کو عاصم تیرے

تو پیغمبر کو ہمارے دے خبر
تیر بھی خباں کے سب خرم ہوئے

جنگ نیزے سے ہی کرتا تھا تب
یا الہی تن کو میرے رکھ گناہ
کاواں چاہے کہ کائیں اسکا سر
قصہ جب کرتے تھے اسکا کاواں
اتھن اُن دن وہ دس اصحاب سے
بدر کے غزوے میں بے شک ریب
زینہ مارا تھا امیب کے تئیں
ماہ ذیقعدہ تھا وہ اکیلنا
کہتی تھی عمار کی بیٹی آشکار
قیدیں انکو رکھنا تھا سدا
بے بخاری میں جو یہ خبر صحیح
موضع تنعیم میں لاسر بکر
ڈالا انکے دلیں رب العالمیں
اور کہا پڑھتا زیادہ میں نماز
پڑھ کئے ابیات وہ براشقیہ
تھوڑے عرصے میں بہ فائز کثیر
منہ کئے اسکا مدینے کی طرف
جبکہ فی الواقع مدینہ اے میاں
آئینہ میں عشق کے وہ باصفا
اسکو لو لے کاواں بے حیا
گر مجھے دیونگے سب روئے زمین
پھر کہے کفار تو چہتا ہے کیا
میں چاہوں گا کبھی یہ جانیں

نیزہ بھی لوٹا ہے اسکا آہ جب
بالیقین از شر کفار تباہ
لیوں سو اونٹ جا کر جلد تر
کاٹی تھیں انکو اگر مکھیاں
پاشنا ددار جنت میں گئے
قتل عمارت کو کیا تھا جو ضیبت
اسکا جو بیٹا تھا صفوان لعین
نقل ہے گزرتے تلک شہر حرام
کہ تھا قیدی جب ضیبت باوقا
غیب سے یہ کو دیتا تھا خدا
لائے ہیں اہل سیر بھی سب صرک
لج دے بید چڑھائے دار پر
سب قبولے یہ سخن وہ شریں
باخصیع و باخشوع و بانیا
لعنت و نفرین کیا اور بدعا
مبتلا ہو پائے ہیں نارعبس
تب کہہ لے یوں ضیبت باشراف
اسکا تھا قبلہ حقیقی بے گماں
تھا نظر کرتا جمال مصطفیٰ
ملت اسلام سے تو باز آ
ناپھروں زہارا ز دین متیں
کہ ہو تیری جائے پر اب مصطفیٰ
کہ چیمے کا ثنائی کے پاؤں میں

تج اپنی کھینچ کر وہ باصفا
پس اسی دن داہم دینی حکام
مکھیوں کو شہد کے بھیجا خدا
شام کو اسدن بڑی بارش ہو
اور ضیبت وزید کو وہ شقیہ
اسکی قیمت تترہ تھر تھی جب
وہ شقی اسکو خرید لے ہر اس
کا فوں نے انکو رکھا قید کر
بیریاں لوہے کی باپیں سخت تر
اور نہیں تھا موسم انکو تب
الغرض گزرتے ہیں جب حرام
السنے تب بولا ضیبت سرفراز
بس گذارا آہ دو رکعت ضیبت
پر کہو گے تم کہ یہ مرنے سے ڈر
پس خدا نے کی دعا کی قبول
پس جوٹا مئے دار پر اکو وہیں
کچھ ضرر اس سے نہیں میر ہوا
کہ وہاں تھے وہ رسول ذوالجلال
اسکو تب صال تھا دایہ ریشی
انکو بولا ہے ضیبت مخترم
دوست کئی اطر نہیں اک جافدا
او سلامت تو ہے اپنے مکاں
اور مسلمان میں ہوں تب اپو گھر

رو قبلہ ہو کیا ہے یوں دعا
وہ پیا آخر شہادت کا ہی جام
وہ ہوئے اسپر نگہیاں جلد آ
حکم حق تو نغش عاصم بہ گئی
قید کہ بیچے ہیں پس کے میں لا
مول لی عمارت کی بیٹی اسکو تب
اونٹ دیکر اسکی قیمت میں پچا
اور دے انکو بہت رنج و ضرر
بند تھا پھر قید خانہ کا بھی در
دیکھ یہ ہم اسکو کرتے تھے عجب
تب ضیبت وزید کو کفار عام
چھوڑ دو رکعت گزارا نماز
چھوڑا مقول انہیں سنت ضیبت
باندھا ہے طول عبادت میں کمر
تھے وہاں حاضر تھے کفار جہول
اسکا منہ کچھ طرف نہ کھلے نہیں
منہ جدہر اول و ہر رب مرا
پوچھے کیا اور اس عاشق کمال
دل سے حاضر تھا برباری نہی
خالق ارض و سما کی ہے قسم
سو ہزاراں جان میں یہاں فدا
وہ کہا حق کی قسم اے کاواں
جامری اُنہر فدا شام و صحر

۵۰ وہ بیٹے میں جنگ ناما تھا

احوال ضیبت رضی اللہ عنہ

۶۰ فانی تورو افسانہ وجہ الملو

اور بہت سکو ڈرائے مشرکین
تب غضبِ محترم اے باصفا
تاما پہنچا دے حضرت کو سلام
زید بن اسلم نے دی ہو یوں خبر
وحی کے آثارِ اشرف ناگہاں
اور فرمائے غضبِ باصفا
دار پر چڑھ وہ کیا مجھ کو سلام
نیز لے ہاتھوں لڑ جلد تر
آہ نکمے مارے نالکے تاب
تب کہا الحمد للہ باطرب
پر نزعیت اور طریقت اسکے تب
پشتِ اشرف سے ہوا وہ اسکے پار
تا ابد اس سے خدا راضی ہے
کہ غضبِ باصفا کی اقتدا
پس شہید ہو گیا اے نیک نام
کہ محمد کے ہیں یہ جیسے صحاب
تا کہ خبر قتل ہوئی اے ہمام
نہ صحابہ کو کئے تب یہ خطاب
جب سنی حکمِ مقداد و زبیر
یونہی وہ تعلیم میں پہنچے ہیں جا
قتل ہو گیا اسکے دن چالیسوا
اسکو آہستہ اتارے دار سے
ننگے چھپا کر کے ستر کا فراں

دین حق سے پروہ دل بھی نہیں
یوں لگا کر نے خدا سے التجا
خاتمِ صد نبوت کو سلام
کہ مدینے میں شہرِ جن و بشر
ہو گئے ظاہرِ بشارت دو جہاں
جو مقتید شہر میں مکے کے تھا
اب کہا آج مجھ کو جبریل ہمام
ضرب کر نیکی غضبِ پاک پر
دار پر کرتا تھا از بس اضطراب
رو بقلبہ کر دیا اب مجھ کو رب
ظاہرِ باطن کیا ہے جمع رب
وہ پڑھتا کلمہ طیب پکار
اسکو شہدائیں ہر فرازی ہے
وہ بھی دو رکعت کیا ہے تبا
جیسا نطاس صفوان کا غلام
کسکے میں دیکھا نہیں ایسے صحاب
منستر ملک میں ہو تمام
کون تم میں کہ اب جاوے شتاب
ہو گئے تیار وہ دونوں بخیر
دار پر ہی تھا غضبِ باصفا
خون بھی تھا اسکے زخموں سے روا
کوئی خبر یا نہ ان کفار سے
جا ملے راستہ کے درمیاں

آہ اسکے قتل پر کفار سب
یا الہی یہ تو سب میں دشمنان
تو ہی اب پہنچا دے اے رفیع
مجلسِ راتھے کئے یاروں کو سنا
شہدائے تسلیم کا اسکے جواب
دار پر اکو چڑھائے کا فواں
نقل ہے چالیس مشرک بھیجا
جسم میں سکے چبانے کو لگے
آہ جو کرتا تھا حرکت اکمیاں
گر چہ تھا حال میں باشراف
الغرض سینے پہ اسکے لے اس
کلمہ توحید ہی پڑھتا ہوا
زید بن دنہ کو اسکے بعد ازاں
جو غضبِ او پر کے جو رجفا
جب شہادت پا کر زید غضب
پس غضبِ باصفا کو سرسبر
اسکا سب حوالہ اے باصفا
اور غضبِ محترم کو دار سے
پس وہ نکلے شہوتے تھے رواں
کا فواں چالیس گرد اس کے
بوائے مشک میں سسکتی تھی عجب
لاش باند ہا اپنے کھوڑ پر زبیر
نفس اسکی وہ اتارے برز میں

ہو گئے ہیں متفق اشراج
دوست اب میرا نہ کوئی یہاں
مصطفیٰ کو میری تسلیم اخیر
میں بھی حاضر تھا وہاں کنکذات
درد و رقت سے لگے رونے شباب
اور کئے سپر جھائے بکراں
بد میں جنکے مرے تھے اقربا
آہ دل اسکا دکھانے کو لگے
رو بقلبہ ہو گیا ہے ناگہاں
بس حقیقی اپنے ہی قبلہ طرف
مارا نیزہ ایک مردود لعین
وہ خراماں باغِ جنت کو گیا
دارینے لائے ہیں جب کا فراں
زید پر بھی کر گئے وہ بیوفا
یوں بوسفیاں کہا بیشک و رب
کا فراں چھوڑے ہیں یونہی دار
وحی سے معلوم سرور کو ہوا
وہ اتارے تو اسے جنتِ علی
دن کو اندر غار کے ہستہ نہاں
اکے سوتے تھے حفاظت کیلئے
اور تر و تازہ تھا اسکا جسم سب
پس مینے کو چلے دونوں بخیر
ہو گئی غائب میں وہ ہیں

وہ دونوں حملہ کے تقاریر پس بفتح و نصر فرود شہج کئے ہیں فخر و مباہلہ کثیر	غایت مروی سے مثل شیر نر آئے حضرت کا شان رفیع آسمان پر اے بشیر ولے نذیر	کا فراں طاقت نہ پاکے زینہار اکھا جبریل نے سالار سے شاہ ان یاروں کتنے بھگتے جو	ہو گئے ہیں جلد ترسائے فرار کہ ملک یہ ہر دو اپنے یار سے تھا ہینا وہ صفر کا جانو
عبداللہ بن ابی اسحاق		اور عبد اللہ انیس باصفا ایک شکر جمع کرتا تھا وہاں اس کا جب پیچھا کئے ہیں فراں	
جو وہاں سفیان ہنہی تھا قہیم کا ماعبداللہ نے غیا کا ہر مکڑی لک جلاتی ہے اُسے آ	قتل صائم کو کیا تھا وہ لہیم اور چلا سوئے مدینہ جلد تر غارِ حیرت میں تھی جو نکہ جا	دھونڈ کر وہاں ہے سب کا فراں خوش ہوئے پیغمبر اور یاراں تمام ہے امام دین حسن پیدا ہوا	پس ٹھکر غار سے وہ بعد از اں اُس سے بس اضی ہے رب اللہ نام
ہجرت سے چوتھے سال کا احوال بیر معونہ کا جنگ جس میں شتر قاریاں قرآن شہید ہوئے			
سال چارم میں صفر کے درمیان اسکا یہ قصہ ہے عامر بوبرا ابا کی صحاب کو لے رہا میں بھی انکے ساتھ چلا دنگا وہ کہا اندیشہ کچھ مت کیجئے اپنے تب شتر صحابہ کو رسول عمر گان نجد کے بنام پر اور تمہے سارے فقیرانِ غلام رات کو کرتے عبادتیں قیام مکہ اور غمساں کے بیچ انے نیام جلد آگے لگییا عامر کے پاس اور بنی عامر کو وہ مردود خر وہ شقی دس مقابل سے ہیں	فوج اک اصحاب کی باغوشان نجد سے آشاہ عالم سے ملا آپ سوئے نجد بھیجے گئے اگر جا وہاں ہی یہ شرف میں پاؤنگا میں بھی ہوں انکی حمایت کیلئے بھیجے ہیں عرض کو اسکے قبول ایک پروانہ لکھے پیغامبر عابدان پر بہر کاراں خلاص طاعت و ذکر و تلاوتیں ام آئے ہیں بیر معونہ پر تمام نجد کا سردار تھا وہ ناسپاں ان صحابہ کے بلایا جنگ پر جمع اک لشکر بڑا کر کے لقیں	نجد کے جانب ہیں بھیجے مصطفیٰ شہ دئے ترغیب یاں سکوجب ہے قوی امید نجد کو یا نبی عرض سینکر کہے وہ شاہد ہیں میں پناہ دیکر لجاؤں انکو سب اور منذر بن عمر کو اے خبیر آہ وہ ہفتاد اصحاب کبار لکڑیاں لانے دن کو وہ گرام جب دینے غرض وہ اتقیا اک صحابی نام تھا جبکا خرام دیکھتے ہی نامہ خیر الوراء وہ کہے انکو پناہ دے بوبرا آہ وہ شتر صحابہ پر گسیا	نجد ہاں بیر معونہ کا ہوا وہ کیا یوں عرض خدمت باادب کہ ہماری قوم یاں لا لگی نجد کے لوگوں میں امن نہیں خلق کی تا ہو ہدایت کا سبب شاہ عالم نے کیا انپر امیر قاریاں قرآن کے تحفہ نامدار دیتے قیمت اہل صفہ کو تمام ہو گئے رہی حکم مصطفیٰ لیکے وہ پروانہ خیر الانام اُس شقی نے قتل قاصد کو کیا لایا ہے پس نازیں ہم نے جا ہو محاصرنگ ان سب کو کیا

تشریف آریاں قرآن کی شہادت

عامر بن فہرہ کی لاش آسمان پر جانا

کینچ تلوار دنگو یہ بھی بید رنگ
ایک مندر بجگیا تھا، کافراں
وہ بھی تنہا کافروں سے جنگ کر
ناگہاں دیکھے یہ لشکر طرف
دیکھے دونوں چڑھکے اک ٹیپے پہ
پوچھا کیا تجویز حارث از عمر
ہیں وہ کافروں کو مار کر
اور کہا پچھتا ہے کیا تو اب
پوچھا عامر کیا تر تھا کوئی یار
انہیں تھا لیکن نظر آتا نہیں
تھا ہمارے فضل نامدار
اور بوقت دفن شہدا ایسا
تھا جو عامر بن فہرہ نیک نام
اک رطل سونے سے کر اسکو خرید
جب کئے ہجرت شہ عالیجناب
بے زد و یہ کرامت دیکھ کر
جبکہ جینے سے پہلے سنا امید
اسکو پہنچائے تبھی روح الامیں
کہ لجا نقش اسکی بالائے فلک
نقل ہے وہ بوہرا نجدی جو
جو تھا عامر بن طفیل بے حیا
تھا بے بوہرا کا جو پسر
ہیں کیا طاعون میں اسکو مبتلا

پس شجاعت کے تیار تھے جنگ
بولے اب دیتے ہیں تم جھکواں
پایا ہے آخر شہادت کا ثمر
آہ اڑتے ہیں پرندے صف بھٹا
پائے ان صحاب کو مقتول سب
وہ کہا جاشاہ کو دنیا خبر
آپ بھی پایا شہادت جلد تر
خوب اپنے کشتگوں یار دنگو
جو نظر نہیں آئے زینہار
منکے یہ پوچھا عمر سے وہ نہیں
اور عابد متقی پر ہیز گار
نقش کا اسکی نہیں پائے نشان
تھا بنی جدعان کا پہلے غلام
کردئے آزاد صدیق سعید
اس سفر میں تھا ہمراہ رکاب
شرقیایاں سے ہوا وہ بہرور
یوں کہو رور کے ابو بکر مجید
شہ جو اب اسکا دے ہو کر حزیں
پھر میں پر جلد لے آئے ملک
لیگیا تھا ان صحابہ کو بلا
نہا بھتیجا بوہرا کا یردغا
عامر ملعون کا قصہ قتل کر
مثل طاعون شہر رہا علما

اور شہادت پائے آخر وہ تمام
وہ کہا مجھ کو نہیں ہرگز قبول
اسے حارث اور عمر بھی بچکے
پڑے آپس میں یا رنا طور
اور پڑتے ہیں لہو میں تمام
بولا حارث نے عمر کو بھائیجا
اور عمر کو لیکے پشانی کے بال
وہ کہا ہاں و ظہر ہر کے پاس
بولا ہاں صدیق اکبر کا غلام
بول اب مجھ کو وہ کیسا شخص تھا
بولا عامر جبکہ وہ مارا گیا
حکم سے چھکے ملک اسکے تئیں
نقد ایماں کا وہ جب پایا گنج
سابق الاسلام تھا وہ باوقا
اسکا قاتل جبکہ دیکھا ہے عیاں
ہے روایت جبہ شتر قاریا
ہمچے پچا اب تحیات و سلام
اور عامر بن فہرہ کی خبر
روح علیہ میں اسکی لیگئے
ہو بہت اس واقعہ سے شرمسار
گر چہ ایماں بوہرا لایا نہیں
کہتے ہیں مارا اسے نیز سے جا
جبکہ تھا گھوڑے پہ اپنے وہ ہوا

کعبہ کے خمی پڑا تھا اے ہمام
یہ پناہ رشت کفار جہول
کہ تھے وہ اونٹاں چالے کو گور
فی الحقیقت کچھ نہیں آفت دور
اور کھڑی ہو فوج کفار لیام
پہر شہادت اسی میں پاؤں کہاں
کر دیا آزاد عامر رشت حال
کہدیا نام و نسب احق فناء
یعنی عامر بن فہرہ نیک نام
تب عمر اسکی یوں کہنے لگا
آسمان پر لیگئے اسکو اٹھا
کردئے تھے دفن لازریں میں
مالکال نے تھے اسکو در دفن
اور تھا از اولیائے نامدار
نقش اسکی جو گئی بر آسمان
ہو گئے محصور فوج کافراں
در حضور حضرت خیر الانام
یوں دئے ہیں حضرت خیر البشر
لازیں پر دفن جتنے کو کئے
ان دونوں ہی مرے آشکار
پر ہوا اس کام و اندوہیں
اسکی مجلس میں گروہ نہ مرا
مر کے دوزخ کو گیا وہ نابکار

ہے روایت جب سنے خیر البشر
مشرکان رعل اور ذکوان
آکے جو بیرونہ میں لڑے
یوں مو اہم میں کھاسکی خبر

اپنے یاروں کی شہادت کی خبر
اور غصہ فغان اور بنی لحيان
مشرکان تیون قائل کے سی تھے
آئی حضرت ہاں ایک ہی وقت

بنی نضیر کا غزوہ

وہ قبیلہ ایک یودود نکاتھا جان
میں سمجھتا ہوں کہ ٹکودے نرا
انہم ایمان لاؤ جلد تر
لوے دیں ہوئی کا ناچھو گئے ہم
لیکے اتنا رخت بے ہتھیار اب
بعضے خیر کو گئے بعضے بنام
جلد بازار مدینہ سے گئے
خود بخاہ انکے پیجاہ بکتر
ہے روایت جب مہاجر پاکتن
غربت و کربت کو انکے لاکلام
اپنے باغا و مکانات و زمین
انہے بعضو کو دینا تھا طلاق
جب یہود و نجی وہ باغا و زمین
اب یہ باغا و زمین آئی جو ہما
جو دئے ہیں انہم اے اہل دیں
میں مہاجر کو ہنی تیا ہو تلام
یا رسول اللہ یہ اموال سب
اور دئے ہم انکو جو کچھ اشکار

جب وہ بد عہدی کو شمشیر
وہ بنی فزائین کے حکم جلا
دو جہان کی ہے سعاد سر بسر
دل وطن سے بلکہ سب توڑ گئے ہم
تم جیلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب
دوسرے ملکوں طرف بعضے یام
سب پریشان اور سرگردا ہو
اور زمین باغا و اسباب و گھر
آئے تھے مکے سے چھوڑ اپنا وطن
دیکھ کر حضرت انصار کرام
حصہ کر آدھے دئے ان کتبیں
تا نکاح انہے کریں با دفاق
ہاتھ آئی شاہ عالم کے تئیں
حصہ چاہیں تم بھی گئے نیک ذات
اپنے باغات و مکانات و زمین
یہ زمین باغ و مکاں سب لاکلام
دیکھے قوم مہاجر کو ہی اب
وہ کبھی واپس لیں ہم زینہار

آہ غمگین خزیں ایسے ہوئے
اک ہینے ننگ کوڑیں بد دعا
اور لڑے جو عاصم ذیشان سے
اسلئے وہ سب قباہل یقین
اور بیع اول اندر اے خبیر
تھا کائنات جبراک ان میں بڑا
وہ تو ہے بے شبہ ختم اکملین
یا کہ تم ہو جاؤ سب جزیرہ گزار
حکم پس بھیجے میں شاہ بحر و بر
لائے چھوڑا وٹ پر ساما لا
سب ناہنجاپنے کو سنوار
ہو گئی ہر تہ ناپاکوں سے پاک
تین سو چالیس کبیر انکے تیغ
چھوڑ کر گھربار اور اہل عیال
انہے کچھ ایسا بجا لاکسلوک
بلکہ انصاری کوئی عالی قدر
یوں کئے حق اخوت وہ ادا
شاہ انصار و کو اپنے یوں کہے
لیجو حصے اپنے تمہے قیل قال
اسیں حصے اپنے ناچاہیں اگر
تب کی ہیں عرض سعیدین ہمام
کہ وہ آئے چھوڑ اپنے خانماں
وہ مکاں میں ہمارے ہی ہیں

کہ کسی کربت میں ایسے ہوئے
در قنوت فجر وہ شاہ ہدی
تھے بنو نجیان بے ایمان سے
بد دعا ایک ہی کو شاہ دین
شہ کئے ہیں غزوہ قوم نضیر
وہ کہا تم جو کئے ہیں یہ دعا
ذکر ہے توریت میں نکال یقین
اور وطن اپنا نہ چھوڑ زینہار
کہ اٹھا میں بالا و نشان خبیر
تین تین شخص میں اک اونٹ تھا
دف بجا گاتے بجاتے نابکار
اُس نواح پاک کی پاکیزہ خاک
خالصے میں شہ کئے اے بید یغ
محض از بہر رضا و دلجلاں
کہ جہان نام ہیں اہل اور ملوک
عورتیں کھتا تھا متعدد اگر
تا اب انکو جزا دیوے خدا
تم مہاجر بہت احسان کئے
اور مہاجر بہر کہو یونی بحال
لیجو واپس انہی اپنے باغ و گھر
ہر دوسرا ان انصاری کرام
اور زن اولاد و باغا و مکاں
خیر و برکت کا سبب ہو گا ہمیں

۱۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۲۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۳۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۴۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۵۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۶۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۷۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۸۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۱ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۲ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۳ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۴ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۵ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۶ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۷ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۸ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۹۹ جو سرزمین مدینہ میں تھے ۱۰۰ جو سرزمین مدینہ میں تھے

اور وہ مالا اونٹ کے نیچے ہی تھا
برخواب پاک ام المومنینؓ
آہ اُس قصے کا نشر سرسبر
مختصر لکھا ہوئیں کچھ وہ بیاں
راہ میں آئے تھے ہم سب کیشب
آئی تک ہوؤ ادا تھا جو وہاں
پس میں بھی اپنی جا پان کے
پہچے شکر کر کے تھو شام اُسے
سننے ہی آواز اُنکی میں اُٹھی
میں ہی تنہا ہو گئی اُسے سوار
تھا اُڑا اُنکا بی ابن سُلول
ہے عجب تریہ کہ بعضے موناں
تھی خلیزی ہن جو ضلیق کی
بولی ہے عائشہؓ بآداب
اور مجھے صبا تھی اُس سے خبر
ایک دن مسطح کی مادر سوخفا
وہ کہی مجھ کو اے نادان ابھی
پس زیادہ میری بیماری ہوئی
تھا ہی مقصود باطن کا مرا
وہ حکایت کیا میرے باب میں
زن بہت محبوب شوہر کی جو
اور غالب پہلے تے میں شدید
میں ہی سجان اُنہ آہ بھر

جب اُٹھائے اونٹ کو تب وہ ملا
نوجو مجوبہ سلطان دینؓ
پارہ بارہ کرتا ہے دل و جگر
اب روایات صحیحہ سے یہاں
کوچ کا اُس شب ہوا اعلام جب
باندھ اُشتر پر بے آگے رواں
سمجھی ہوانے مجھے کوئی آئینگی
لاوے تارہ میں جو چیزیں ہو گئی
اپنا منہ چا کر اپنے ڈھانپ لی
پس چلا وہ اونٹ کی لیکر ہمار
باندھتا تھا افترا وہ بوالفضول
بھی شریک نہیں ہو پائے میں یاں
اسکا بیٹا تھا یہ مسطح اے زکی
ہم سب پہنچے مدینہ کو ہیں جب
حال متغیر نبیؐ کا تھا مگر
حق میں اس مسطح کے کی ہر دعا
کیا نہیں اُنکی سنی ہو وہ بدی
بیقراری اور ناچاری ہوئی
یہ حکایت تا کروں تحقیق جا
دل ہو میرا اُسے پہنچ و تاب میں
اور اُسکے پاس عالی قدر ہو
صبر کر تھے ہی میں کھئے امید
کیا یہ تہمت ہو گئی ہے شہر

اور اُس ہی سال میں باوفاق
یعنی بی بی عائشہؓ پہلے سلیم
خامہ رزاق کے یہاں تحریر سے
ہے روایت عائشہؓ شریعے میں
تب اکیلی ہی قضا حاجت کتنی
اُسکے حمالوں نے سمجھا تھا یہی
نیندانی ہو گئی میں ناگہاں
دیکھ کر مجھ کو وہاں دلفگار
پاس میرا اونٹ کو بھلا دیا
دو پہر کو پہنچی میں لشکر میں جا
لوگ جو تہمت کی خوف باک
ایک حسان ابن ثابت اُسے
اور ام المومنینؓ زینب کی بھان
اک جیسے تالقی میں بیمار تھی
النفقات اگلا تھا وہ مجھ پہ
میں کہی کیوں اُسے کی تو بدعا
میں کہی کیا ہو دے مجھ کو خبر
میں تب کی عرض رضیر البشر
حکم جانیک دئے مجھ کو نبیؐ
بولی اے دختر نہ کر تو فکر و غم
اور انبازاں بھی ہوئیں سکون
پاس خفکے پاں ہوئے جو مگر
کیا اتول اُنہ اور میرا پدر

آہ مردوداں کئی اہل نفاق
باندھے تہمت اور بہتان عظیم
اور رزاق کے یہاں تقریر سے
کہ مجھے اُس جگہ سے جلا دین
تھی گئی باہر نخل لشکر سے میں
کہ میں سمجھی ہوں ہی ہو دین ہی
صبح کو صفوان آ پہنچا وہاں
رانا شہر کی پڑھا آیت پکار
جا کھڑا دور دورہ مجھ سے کہہا
باندھے بہتان مجھ پر بعضے اشقیاء
حق تعالیٰ نے کیا اُنکو ہلاک
اور مسطح آہ نہیں تھا دگر
حمنہ بنت جحش بھی تھی نہیں جا
مطلق میں شہرت تھی اُس بہتانی
فکر تھی یا رب کیا اسکا سبب
وہ تو حاضر بد کے غزو میں تھا
قصہ بہتاں کہی وہ سرسبر
اگر اجازت ہو تو جاؤں مالگوھر
ماں سے جا چوچی کہ امداد میری
اے مری بیٹی خدا کی ہے قسم
باتیں اُسے کثر ایسے ہوتے ہیں
ہے بدی و خلق کے کیا اُسکو ڈر
سُن چکے اس فاک بہتانی خبر

قصہ افلاک بہتان عظیم رحمت عائشہ صدیقہؓ

درد و غم غالب ہوا میرے تپ
دوسرے گھر میں مرا پدر سعید
اور کہا اے عائشہ کہ صبر اب
اور میں تیری تھی ہمیشہ اس قدر
اور کہ جب شورت خیر البشر
کیونکہ بیٹھے وہ نجاست پر سدا
بولے یوں عثمان کہ چھاؤں کی
کتب حافظ آپ کے ازواج کا
اور نماز اندر ہی دی اسے خبر
جمع رکھے خاطر اشراف کو اب
اور کہ اہل نفاق دہل کیں
ہے وہ عابد متقی پر ہیزگار
غرض ان دنوں نے کسی نے مجرم
عرض یوں حضرت کی وہ پاک ہوا
تھے ہم چھکی کہ اس میں یقین
روز و شب کرتی تھی میری ہمراہی
محض بے فضل سے رب محمد
عائشہ کہتی ہے دو شب بیک روز
آئے ہیں ایسے میں سالارِ انام
عصہ ایک ماہ سے سوئے نئی
پس کہتے میرے وہ خیر البشر
گر گنت تیرے پایا ہو صدور
تب کہی میں باپ کے اپنے شباب

اور رونے میں بھی گزری وہ شب
بیٹھ کر پڑھتا تھا قرآن مجید
تاکے کہ حق میں تیرے حکم رب
کہ کہاں تھا میرا بچہ چاہے جگر
اپنے پیاروں کے کہتے تپ یوں
پاک اس سے آپ کو رکھا خدا
اس میں پر تو نہیں پڑتی بھی
ہو دیکھا اور عرض کی خدیجہ نے آ
آپ پاؤں سے نکالے جلد تر
آپ کو دیکھا خیر البتہ رب
بچ کو لایا دے میرے تئیں
اس سے زود ہو گئی یہ نشکا
حکم دے تامل کر دیں نکو ہم
میں نگاہ کرتی ہوائے شہم و گوش
خیر و خوبی کے سوا دیکھی نہیں
پر حسد حق رکھا اسکو بری
ہے بجا یا اسکو از شر حسد
جھکوا رونے میں ہی گزریں بسو
اور کہے الطاف سے ہم پر سلام
وحی میرا بابتی نہ تھی
پہنچی تیرے حق میں اک ایسی خبر
ماگن بخشش جلد از غفور
دوبئی کو میرے جانب سے جواب

روز بھی گزرا نہ رونے میں تمام
سُن مری آواز رونے کی وہیں
گھر میں ہی رہتا تھا اکتھ وہ حویلی
دیکھ کر اس طرح جھکوا شکبار
پارستول شد مبارک جسم پر
آپ کے ازواج کو پس کر دگار
تا نچس جاگے یہ ہرگز نا پڑے
کہ روارکھا نہیں وہ کار ساز
بات یہ سچی اگر ہوتی بجا
جب ستول شد یہ باتیں سُنے
حق میں میرے اہل کے دنگ نام
تھے قسم حق کی کہ میں پاتا نہیں
اور زینب جو تھی بیٹی حبش کی
بات یہی بولنے سے لے نئی
یہ وہی زینب سے درجن جمال
وہ حسد کر نیکی جو پر جائے تھی
ہو گئے ہمت گراں جو سب ہلا
پدر و مادر بھی مرے یہ دیکھ کر
بیٹھے آجہ پاس بیٹھے نہ تھے
پوچھے میرا حال بولی میری ماں
گر فراق پاکھے تو اور بری
جب کے ارشاد یوں شاہ دیں
وہ کہا والدہ میں پاتا نہیں

ایک لمحہ بھی نہ سوئی لاکھام
آپ بھی رونے لگا اندو گیس
وحی شد پر دیر تک آئی نہیں
پدر و مادر بھی تھو میرے زار زار
آپ کے کتنی کونا ہو جب گذر
نا کرے ناپاک اللہ زینہار
حق نگہاں جیسے سایہ کا ہے
ہو نچس غلین والادرنماز
اس سے آگاہ آپ کو کرتا خدا
جاگے مجھ میں تھی خطبہ پڑھے
اور کہ صفوان پر جو اتہام
اہل سے اپنے بدی کچھ باقیں
اسکو میرا حال سے پوچھے نئی
عائشہ سے جو نہ دیکھی اور سنی
اور نبی کے پاس درجہ جلال
جمنہ سکھلائی تھی اسکو پہن بھی
ہو گئی جمنہ بھی تب انیس ہلاک
ساتھ میرے روتے تھے شام و سحر
جب سے مجھ پر لوگ وہ ہمت کئے
کہ تپ رزہ ہو اسکو بیکراں
حق بیاں فرما دیکھا پاکی تری
بند آسٹو ہو گئے میرے وہیں
کہ کہوں کیا درجہ آشتاہ دیں

بعد مادر سے کہی تو مجھے جواب
میں ہوں خیر میں نہیں میری
گر کہوں میں پاک ہوں از فضل رب
تھے ہم لشکر کی بے قیوں قال
تھے ابھی اہل ہوا پہ شاہ عرب
ہوش پائے وحی کی حالت جب
تیری پاکی پر گواہی وہ دیا
خوش ہو میرا بد زب نہج کو کہا
حالت سستی جوں فرحت کیساتھ
ہے وسیلہ سے رسول اللہ کے
الغرض جھوٹوں کا منہ کالا ہوا
یعنی انہ ان الذین اسلم
پس بہت خوشحال ہوا شاہ ام
اور بجا تہمت گرو کو سب میں
اور حسان اور سطح ہے دگر
اسکو بد کہتا عروہ اے میں
یعنی درجہ رسول اللہ میں جاں
حلم پر بی بی کے یہ کچھ نظر
اور عجیبے حال سحر حسان کے
لیک حسان تا ب نادام ہوا
لیک بائیں اسکو دنیا میں خدا
اور طفلی ہی میں سطح کا پدر
جب کیا بی بی کو یوں وہ مہم

وہ بھی ویسا ہی کہی پر اضطراب
اور نہ قرآن سے زیادہ بھی پڑھی
شاید اسکو تم نہ سچ جانو گے اب
بس یہی میری تمہاری مثال
وحی کے ظاہر ہوئے آثار تب
مسکراتے تھے وہ بانج و طرب
یا کس بہتان کہ تجھ کو کیا
شکر کرتا تو آپ رسول اللہ کا
اُس غلبہ بھی کہی بی بی یہ بتا
اور طفیل اس شاہ عالیجاہ کے
رتبہ بی بی کا خدا بالا کیا
نور کے سورے میں تارنق کر نہ
جلد مسجد کی طرف لائے قدم
مارے میں حد قذف انکے تئیں
جمنہ ہے اور ابن ابی ہریرہ
عائشہ اکدن کہی اسکے تئیں
شعر جب کہتے تھے بعضے کا فہم
عفو اور برداشت ہی کیس قدر
کہ وہ دیکھو باوجود اس شان کے
اُنہ حد شجہ بھی قائم ہوا
بعد اس قصہ کے نابینا کیا
مر گیا تھا وہ تھا فلس سخت تر
حضرت صدیق تب کھائے قسم

میں ہی تب کہنے لگی ناچار ہو
تمہنے واللہ جو تہمت میری
جاننا ہی بات یہ پروردگار
پدر یوسف جو کیا صبر جمیل
مثیل مرورید قطرے عرق کے
اور کہے اے عائشہ زبا علما
آیت قرآن تیری شانیں
میں کہی کرتی ہوں بس شکر رب
ورنہ یہ ظہیر کی ذات کی
پس سمیر کی وساطت کا سپا
پس لگا پڑنے کو وہ حق کا رسول
وہ اٹھا آیتیں موتی ہیں سب
جمع کر اصحاب کو خطبہ پڑھے
چار تھے ٹھکے مقرر قاز قال
اور حسان ابن ثابت بر ملا
کہ اے عروہ تو نہ کہہ یوں کہو بد
انکار کرتا تھا حسان بارہا
حق شناسی اکی ہویشان کی
یوں فریب نفس میں آیا ہے وہ
تھتھالی جب سے غفار و حیم
بدلہ دنیا میں ہیں لیکن بعض سے
پاس خویشی کے صدیق جلیل
کہ نہ نفقہ دو گنا میں سطح کو اب

سخت محزون و ردل انگار ہو
وہ دلو نہیں دے تہا کجائے کی
پاک ہو نہیں پاک ہوں سر ہمار
غم سے بھولی نام یعقوب جلیل
وحی کی سختی سے حضرت پر گئے
پاک نہج کو فضل سے اپنے کیا
حق نے نازل کی یقین میں نہیں
وحی سے پاکی جو وحی مجھ کو اب
اور بھی سنزلان آیات کی
پہلے واجبے یقین کی حق شناس
آیتیں قرآن کی جو بائیں نزل
یونہی ہضای کہا ابا ادب
آیتیں قرآن کو وہ نوا دئے
ملے ہیں ہر اک کو اسی فحیاب
جب ہوا ہے بتلائے اس بلا
کیونکہ وہ کفار کو کرتا تھا رد
اور بیاں کرتا تھا نفعت مصطفیٰ
محض از بہر خدا بہر نبی
نفس بد سے بکھو یا رب پناہ
تا بونکو بخشے از لطف عظیم
سختیوں سے تاقیامت کے
کھانے اور کپڑے کا تھا اسکا فیل
تب اس آیت کو وہیں بھیجا رب

اٹھا وہ آیت کہ میری بی بی عائشہ صدیقہ کی شان میں نازل ہوا

حدائق

وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا
وَالْيَصْفَحُوا أَلَا يُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
یعنی اور چاہئے کہ سوگند نہ کھاویں صاحبانِ فضل تمہارے سے یعنی تم سے جو لوگ دین میں بزرگی رکھتے ہیں اور دنیا میں مال
کی کشائش اور فراخی رکھتے ہیں۔ اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں (کذا قال البغوی) سو ایسے لوگ قسم نہ کھاویں
اس بات پر اَنْ یُّؤْتُوا اُولٰی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی نفقہ نہ دیویں اپنے قریب داروں
کو اور مسکینوں کو اور ہاجرین کو جو ہجرت کئے ہیں راہِ خدا میں۔ مسطح ابوبکر صدیق کا خویش بھی تھا اور مسکین بھی تھا اور
ہاجر بھی تھا وَالْیَعْفُوا وَالْیَصْفَحُوا اچاہئے کہ عفو کریں اُن کی تقصیر کو جو اللہ نے صادر ہوئی اور درگزر کریں اُن کے
بدلے سے اَلَا تُحِبُّونَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم اس بات کو کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو پس تم بھی دوسرو
کے گنہ سے درگزر کرو اور بخشو وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور مہربان۔ حالانکہ وہ پروردگار
گنہگاروں اور بدکاروں کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے اور باوجود کمال قدرت کے بخشتا ہے پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے
اخلاق سیکھو کہ اُس سے کمالِ ایمانی حاصل ہے جب یہ آیت شریف نازل ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں
اللہ تعالیٰ کی بخشش کو دوست رکھتا ہوں پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تھا جاری کیا اور فرمایا کہ میں اسے موقوف نہیں کروں گا۔

درجہ صدیقیت اے نیک نام کردیا آگاہ بھی پروردگار باز اے ہیں قصہ انتقام	گرچہ بڑے زقصد انتقام کہ نہیں صدیق کو سیا زوار اور کہے بخشے ہیں بالنام	پر حکم بشریت وہ محترم جبکہ صدیقوں کے تھے وہ مقتدا نفقہ مسطح کا جو معمول تھا	ناہاں مسطح کھائے قسم سنے ہی حکم قرآن خدا جلد تراجم کئے وہ باصفا
خندق کا غزوہ			
اُس کا قصہ انبائے لفظیر آکے وہ مکے کو لوے از قریش خوش ہو بوسفیان کہا ہے مرجا تم کو بہتر بہلا سکے ہیں حاجیوں کو دیتے ہیں آبِ طعام آہ وہ کذا آب بکسر بے خود	جو تھے مردوداں بیواں شری اے قریش تم کرو تیار جدیش اور اُن سے اس طرح کہنے لگا یا ہمارا محمد کا یقین طاعتِ صنم کے ہیں ام بیکر دنیا سے دین کو پرچہ اُنہی حق لعنت کیا قرآن میں	اور مشوال میں اے کامگار کر دیا تھا شاہ نے جنکو جدا عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوا اے یہود و تم ہو سب اہل کتاب کرتے میں تعمیر کعبہ ہم بجباں اور محمد اک نیا لایا ہے دین اُنکو لوے تم ہی حق پر مدام پس یہ آیت اُنکی شائیں	اور مشوال میں اے کامگار کر دیا تھا شاہ نے جنکو جدا عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوا اے یہود و تم ہو سب اہل کتاب کرتے میں تعمیر کعبہ ہم بجباں اور محمد اک نیا لایا ہے دین اُنکو لوے تم ہی حق پر مدام پس یہ آیت اُنکی شائیں

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أَوْتُوا ضَيْبًا مِنَ الْكُتُبِ يَوْمَنُونَ بِالْجَنَّةِ وَالطَّاعُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنَ اللَّهُ فُلْنُ خَدِرٌ لَّا تُصْلِيهِ رَاٰ

الغرض کہ مشرکوں سے عہدہ
اور انہیں ایک سال ضیبر کے کھجور
تین گھوڑے تھو اور اونٹن نہ
اور سو اس کے قبیلے دو سکر
یہ خبر جب رسولِ عالم سے
ہے مینے پاس کوہِ سلیمان
تب کہا تھا کہ از شاہِ ام
شاہ کو تدبیر یہ آئی پسند
لشکر کفار کو پس بے خطر
کھینچ اک مقدار خندق پر لکیر
کہ میں خندق کے باغ میں نفس
اک زانچہ روایت ہے صحیح
جائے ہم عرض حضرت شباب
پہو ما اس پیچہ کا حصہ تیرا
تے قسم حق کی کہیں دیکھا یہاں
شہ کہے اللہ اکبر بے گماں
اور بیاں کنے کے اوصاف کا
کہہ کے جب بسم اللہ پھر مارچیں
بے قسم اللہ کی اہل صفا کے در
ایک لڑکی تھوڑے لڑکی کھجور
اک پہا چادر وہ ڈلو اس پیچ

جانب غطفان گز رہیں یہود
ہو گئے دینے کو راضی بالضرور
ساتھ ان کفار کے بس شکار
جو طرف سے بہت افسوس
آپ بھی شکر کی تیاری کئے
لشکر اسلام وہاں اتر تمام
یار رسول اللہ ہے دستور عجم
دی اجازت انکو تب ہو فرزند
اس طرف ممکن نہ تھا ہرگز گز
یہ مقرر کر دئے شاہِ بشیر
آپ بھی دخل تو نہ لے لیں
آئی جا بڑے بخاری میں صبح
لئے پس تشریف دے عالجیاب
تب کہے اللہ اکبر مصطفیٰ
شام کو اب سرج جو ہیں محاذِ یاب
جھکوفارس کی ملیں کنبیاں
تب قسم کھا حقیقی سمان نے کہا
باقی تقریبی وہیں پہو تے تب
دیکھتا ہوں اس جگہ میں سرسبز
اسکو لوے شافع روز نشور
اہل خندق کو وہاں ہوا ہے

اک قبیلہ جو کہ قوم قیس سے
پس میں مکے سے نکلے ہی قریش
مڑ پھراں میں جب پہنچے ہیں آ
سب قبائل کی ملائیں کشتار
غازیاں سب جمع آئے سہ ہزار
کثرت کفار سے لے ہوشیار
کہ زیادہ دشمنان ہونے میں
بعض اطراف مدینہ اے ضحیر
سُلع جانب ایک میدان تھا مگر
کہ اٹھا رہے تھے مکر مومنین
نقل آئی ہو کہ اکثر معجزات
اک دن ایسا پتھر اک نکلا بڑا
اور بسم اللہ اس دم بول کہ
اور فرمائے دئے ہیں اب مجھے
ضرب نہ پھر کہے ہیں جب نبی
تے قسم حق کی مکانات بلند
واقعی ایسے ہی ہو گئے وہ بھی
تب کہے اللہ اکبر شادماں
جوں کہ وہ کئی امت کو رب
کہ اے لڑکی کیا ہوئے آہاں
حکم فرمائے ہیں سب کو کھاؤ اب

تھا وہاں کو بھی یہ غواہے
لیکے جنگی اک خیر امرہ حبش
وہ قبیلہ آ کے غطفان کے بلدا
ہو گیا جملہ مقرر دس ہزار
انہیں گھوڑے تھے سب ہوار
پائے کچھ تشویش اصحاب کبار
کھو دیں گرد شہر خندق ایک تب
تھے عمارات و مکانات کثیر
پس لگے ہیں کھوئے خندق کو
کھو دیں اب جائیں گے وہ زمین
تب ہے ظاہر شاہ کا میناں
پھوڑنے کا وہ کسے یارا نہ تھا
غریب بیل سے کہے اس سنگ
کنبیاں بے شبہ ملک شام کے
لوا لہ حصہ و طاک پھر بھی
اب مدائن کے نظر آئے ہیں چند
تھے حقل کی ہوم حق کے نبی
اب دئے جھکومین کی کنبیاں
لطف سے اپنے دیادہ ملک سب
پاس حضرت وہ تبار فی دوا
پت پھر کھائے ہیں سب از فضل

راوی

نہجہ

کھائے پر بے نیکی ہے پھر کچھ اور شکر پر شاہ پتھر باندھ کے باوجود اس کے وہ سب پر خدا کہ خبر دینا ہے جا بڑا بھقا کیونکہ میں پرچہ خیر البشر میں کیا ہوں جلد فحاشی نہیں اور کیا یہ عرض لے شاہ ہدا لائے تشریف با اصحاب چند گوشت اور آٹا نہایت کم ہے جب کہ ضیافت اب تمہاری ہے نو اور فرمائے گھر رکھو خمیر بس خمیر و دیگر ہم لائے شتاب ساتھ اک عورت کو لیکر بیگیا ہے قسم حقیقی صحابہ اک ہزار پس وہاں مدارج دریا حضرت جابر کے تھے تپ پھر پوچھا چھوٹے بیٹے بھائی زکیا باندھ چھوٹے بھائی کو تپ دے یا مال اپنی ڈر کے وہ بھائی بڑا آہ دونو کو سلائی لکے مال پہلے نا ہو ضیافت میں کہیں یہ دو فرزند و نکولے جابر کیساتھ پوچھا جی بی تو جا وہ پاک زاد

پہلے تھے جتنے ہی اتنے بے قصو کام میں خندق کے میں شغل تھے جنگ کے تھے ساز و ساماں میں ایک دن میں جاکے عورت کے کہا بھوک کا اب سخت پانا ہواں اور وہ آٹا جو کا پیسی ہے میں فحاشی اک بکری کا پیس میں کیا دو جہاں میں جھک کو کیے بہر مند آہو جابر کے گھر لے مومنو آئے تک میں گھر تمہارے خمیر ڈال اس میں شاہ نے اپنا لعاب تم دونو ملکر کچا وروٹیاں کھائے ہیں سیری سے کیر آشکار یہ خبر مذکور ہے اتنی ہی جاں مر لقا کم عمر دونو البصر فحاشی کر دو بھوکو برنام خدا فحاشی کر ڈال اسے بھائی بڑا ہائے گھبراہٹ وہ ہاڑی پر پڑا اور اڑھا کبیل نہیں کر دی تھا شاہ نا افرامت میں کہیں کرتا وول و رسول کائنات ہر کہاں بچے کی حضرت میں باد

نقل ہے اس جنگ میں کینکام آہ تھی فاقہ کشی سرور کو تب یوں بخاری و سلم میں صبح کیا ہی تیر و پاس کچھ کھانے کی تھے لائی وہ آٹا صلح جو گھر میں تھی گوشت کی میں دیکھتے پر پڑا اور جو گھر میں مے اک صلح تھی اسلئے مقدار بھی وہ کہہ دیا جب نہ اس عرض کو شاہ ہدا اور فرمائے مجھے شاہ خیار لائے پس تشریف سالا خیار بعد اسکے کر کے برکت کی دعا اور لیا کر دیکھ سے سالن مگر دیکھ تھی پر جوش و رباقی خمیر عارف جامی محقق نے ولے پدار کو دیکھے تھے اپنے جب یقین بولا چھوٹے ڈالے بھائی کا کام میں تھی ماں باہرائی جب دوڑتی ماں بھی ہاڑی پر گئی اور کسی رازیہ بولی نہیں اس کے گھر تشریف جب لائے رسول پوچھ میں شاہ تیر شاہ جہاں وہ بھی یوں لول تضرعے جا

بچ میں تھی حضرت اوصحاب کرام یونہی اس اسلام کے لشکر کو سب یہ روایت آئی جابر سے صحیح دے خیر اب جلد لے فرخندہ ہے اور لائی بچہ اک بکری کا بھی جلد تر حضرت کی خدمت میں گیا بیٹی ہے اکو اب عورت مری تا بہت یار و نکول لافے بلا اہل خندق کو پس کر ڈائے ندا دیکھ کو چوٹے ہی اپنے مت آثار ساتھ لے اپنے صحابہ اک ہزار حکم عورت کو مری ایسا کیا مت آثار اسکو نہ کر سہیں نظر معجزے ایسے نظر آئے کثیر یوں شو آمد میں لکھائے دیکھے جو کیا فحاشی بکری کے تئیں میں یوں حاضر فحاشی کیے بیگیاں دیکھ حیات ہوئی حیران تب مگر یا کو ذکر وہ بھی تبھی اور گرہ اس بھید کا کھولی نہیں وحی سرور پر ہوی حق سے نزول کہ ترے ہر دو جگر پائے کہاں ہر دو غائب ہیں جالیونہی کہا

شاہ فرمائے کہ ہے حکم خدا
تب کہی سب حال بادردوالم
وحی پھر اس شاہ پر پائی نزول
باقر آگاہ اے فرخندہ پئے
کہ شواہد ہیں یقین تفصیل سے
ہے غرض یہ اختلاف اکامیاب
پس بوسفیان بھڑا قریش
اور یہودی ابن اخطب جیجا
گھیراؤل وہ نہیں اضی ہو
وہ نہیں مانے نصیحت کو مگر
یوں اکٹھے ہوئے کفار لمیم
زید کے ہمراہ وہ شئی صد نفر
قصہ خیمہ کے تھے ہر شب کا فراں
نقل ہو اُس جنگ میں شیر خدا
نفل اکدن اپنے گھوڑے کو کدا
شاہ فرمائے ہر لاش اُسکی جس
ایک دن گھوڑے پہ چڑھ آیا عمر
اٹھ کے مانگا حکم از شاہ ہدا
پھر بکا را وہ تو چاہے مرضی
انکے سر پر باندھ کر دستارِ فدا
جا کیا پس مرضی لے کارزار
وارجاس پر کئے شیر خدا
اور یہ سمجھے کہ اس کا فر کا کام

ڈھونڈھ کر تو جلد آن دو نوکولا
اور دکھائی انکے لاشوں کو ہم
کہ عا کر حق میں انکے اے رسول
بولتا ہے قصہ یہ بے صل ہے
قصہ یہ مذکور ہے تطویل سے
عاقبت وادئہ اَعْلَمَ بِالصَّوَابِ
آ۔ رغابہ پاس اتر ایسے جیش
جا کے ابنائے قریطہ سے بلا
لیک آ خر عہد شکنی کر دے
عہد شکنی پر ہی سب باندھے مگر
جب کئے برپا یہ بولائے عظیم
بھیجے بر حفظِ مدینہ جلد تر
لیکھے خندق سے عاجز وہ خول
داد بس اپنی شجاعت کی دیا
آنا چاہا اگر کے خندق میں مرا
اور بے قیمت سب کی بھی جس
جو کہ بھاری تھا ہزاروں مرد
شاہ بولے وہ عمر ہے بیٹھے جا
شاہ عالم نے نہیں لایا کہی
اور حائل کر نہیں تلواریاں
وہ عین دل کیا اک آنہ دار
وہ گیا دوزخ کو ہو کر سر جدا
مرضی نے کر دیا ہوا ب تمام

پس کیا جا بڑے جا عورت کو تنگ
آہ تب بجا بڑے ہوئے اختیار
جا سر مانے شہ کئے انکے دعا
دہلوی اپنے مدارج میں مگر
یوں حوالہ وہ شواہد کا دیا
الغرض جانو کہ خندق کا کام
اور بہت آئے قبائل جلد تر
اور انکو در غلا یا جنگ پر
تب کیو یار نوکھیجے مصطفیٰ
پس یہ بنائے قریطہ کے یہود
انکی سب اخبار سن شاہ جلیل
اک صحابہ کی جماعت باادب
تھے محاصرہ کا فراں چوبیس روز
حق میں انکے کرد عا شاہ خیار
کا فراں بولے درم لے دس ہزار
ہو کو قیمت سے انیس کچھ کے کام
اور پکارا کوئی بہر جنگ
پھر بکا را وہ یہ چاہے حکم تب
پھر کیا جد و کد از بس علی
پس دعا مانگے میں ہاتھ اپنے اٹھا
مرضی لے ڈھال پر اکو لیا
اور کہنے نکیر باصوت بلند
دیکھو اسکا قتل دسے شتر کیں

کہ تو حاضر کر انہو کو بید رنگ
عرض کی ہوا کی حالت زار
تب ہوئے زندہ وہ از فضل خدا
کہتا ہے یہ قصہ لا کر مختصر
اور نہیں یقین دہا کی کیا
ہو گیا چوبیس دن میں وہ تمام
اور محاصرہ ہو گئے سب سرسبز
وہ کئے تھے عہد از خیر البشر
تا کہیں بند نصیحت انکو جا
جلال میں ان قبائل میں ہی
حبنا انہو بولے اور نعم الوکیل
شہ خیمہ کے گہاں تھے ہر شب
اور ہے دس قول تائیس روز
کی عنایت اپنی انکو ذوالفقار
دیکھو ہم کو اُس کی لاش نابکار
لیجو تم مردے کو اپنے لا کلام
تب علی مرضی نے بید رنگ
پھر کہے یونہی نہیں شاہ عرب
تب شہ والا از الطافِ دلی
کر اعانت مرضی کی لے خدا
ڈھال کسکر زخم کچھ سر پر ہوا
شاہ وہ سکر ہوئے میں فرزند
بھاگے دہشت سے گدہوں سا سب

مجوزہ جابر رضی اللہ عنہ کے دو فرزندوں کو زندہ کرنا

۱۰

<p>پیش رو</p> <p>الغرض اس جنگ میں شہید خدا کہ شجاعت خیر کرار کی</p>	<p>واہے اسی شجاعت کی دیا غزوہ خندق میں عطا ہوئی</p>
<p>روایت</p> <p>صبح کو تھی شام تک جنگ دراز بدعا پسوں کو تھکے رسول</p>	<p>آہ ظہر و عصر مغرب کی نماز حق ہیں ان کفار کے بوکر مل</p>
<p>عن صَلَاةِ الْوُسْطَى الْعَصْرِ</p> <p>کہ نماز عصر ہی وسطیٰ ہر صفا وہ نہ پائے یہ حدیث اے باددا</p>	<p>پر کیا جو عالموں کے اختلاف پر کہے ہر اکل روئے اجتہاد</p>
<p>ہے وہ تکرر فضیلت کا سبب عائشہ فرماتی ہیں بادر دوسو تنگ کو تہہ تھا وہ بکتر استفاد جلد جا توں نبی سولے پسر دست پا کو نالگے تا اسکے تیر الغرض ابن معاذ باوقار رگ سے وہ کہنی ہیں کایونیکذا پشت ہیں ابھر رہے کھل مائیں الغرض یہ رگ ہی جیبتی ہو جا یوں دعا کرنے لگائے ذوالجلال کہ وہ پیغمبر کو جھٹلائے تھے جنگ اگر باقی نہ ہو اس قوم سے موت مجھ کو تو نہ دے ہرگز شتاب</p>	<p>جو کئے افسوس اس پر شہادت غزوہ خندق میں میں نے ایک دست اور یا باہر آتے تھے نظر میں کہی تباہ سکولے نیکو سیر میں یہ ام سعد بولی اے خبیر آہ آیا جبکہ خندق کے کنار ہیں کہا کرتے جیسے عرق الحیات لان میں تو نساء اسکو کہیں ساکر ت کا خون ہوتا ہر روز جھکو کوئی قوم و جنگ جلال رنج و ایدائے نکالے شہر سے زخم سہی یہ شہادت دے مجھے حق کیا انکی دعا کو مستجاب</p>
<p>صل یوں کرتا می جا بر خبیر بہر تہذیب و شکست کا فراں</p>	<p>غزوہ خندق کے ایام اخیر حق ہو گئے ہیں عائشہ جہاں</p>

[illegible]

یَا صَرِيحَ الْمَكْرُومِينَ وَيَا حَيْثُوبَ الْمُضْطَرِّينَ أَكْشِفْ	دیکھ لایا ہے بہ بنو قریظہ الحیات	یہ دعا ابن ظفر نے نیکذات
هَمِّي وَعَجِي وَكَزَنِي تَرَى مَا نَزَلَ بِي وَأَصْحَابِي أَلَهُمْ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَسِرِّيَعِ الْحِسَابِ احْزَمِ الْخِرَابِ	اللَّهُمَّ احْزَمِ لَهُمْ دَرَارَ لَهْمُ دَانِصْرَ نَا عَلِيْهِمْ	
یہ عاتب شدہ نہیں سکھائیے کہ اجابت اپنی رحمت خدا کاٹتے تھے انکے ڈیر کے طناب کچھ نہ سو جی بھاگ جانیکے سوا	اب میں کوئی دعا سکھائیے الغرض اس شاہ عالم کی دعا اور فرشتے پر خ سے اگر کتاب رعبا کے پڑ گیا دل میں بڑا	ہم نہایت سنج میں ہیں صبح و شام اللَّهُمَّ شَرِّعُوا لَنَا دَارَ مَنْ رَوْعًا تَنَا سنگوں انکے کیا دیگوں کو سب میخیں ڈیں انکھاڑ انکے بھی
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ	دیکھئے قرآن میں تیا ہے خبر	اُپنی ایسی خدا کے مجبور
إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا أَلَمْ تَرَوْهَا ذَاكَ نِعْمَتُ اللَّهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرَةٌ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا (سورہ احزاب)		
سخت تھا یہ باد بادِ عدا سے بتلانہ قہر و آفت میں ہوئے ہوں دہشت میں پڑے کا فربھی چھوڑے سامان لگوں بھاگنے پھر نہیں آئے وہ کا فربج پر فتح مکہ سال ششم میں ہوا انہ رضوان خدا ہوا بالدام آن کر پہنچے مدینہ شاہ دیں غسل و فاع ہوئے شاہ عرب اور کرو قوم قریظہ ساتھ جنگ گویا اندام مرغ کا مارین سنگ شہ مدینہ میں نہا کروا دئے دیں بائیں شہ کے صدیق عمر	یونہی مرتے کا فراں بس باد سے بج گئے بیکراں بھی اس لئے اور بھجی آتش گر و دیئے تبھی بس بٹا شہ کا فراں اُس جئے سے مخبر صادق نے دی جوت خبر پس ہی تھی فتح مکہ کی بنا اور شہادت پائے چھے حب کرام ماہ ذیقعدہ کی تھی تیسیوں یعنے اگر غزوہ خندق سے جب حکم حق کا چلو اب بید رنگ زلزلہ لانا ہوں نہیں بید رنگ بولکر جبریل تب ایسا گئے تھے علمبردار حیدر پیشتر	کہری جوں باد سب قوم عدا انکی رحمت گھیری ہو عالم کو سب اور لگی پٹنے کو انکے منہ بہ رنگ سر بیکر میں اپنے جا بجا وہ نہ آویگئے ہماری جنگ قصہ صلح حدیبیہ ہوا غزوہ خندق میں پائیں سقر
بنو قریظہ کا غزوہ		
		جنگ پر قوم قریظہ کے گئے کھولے تم ہتھیار کم کھولے نہیں ٹھوکتا ہوں جا کے میں انکا حصا زین پوشا سپر تھا دیا کا پڑا شہ چلے گھوڑے پانچ ہو سوار
		اُس ہینے میں ہی پہنچیل سے اکھا جبریل نے او شاہ دیں قیم حق کی بھی لائے ہریار ایک چپر پر وہ تبا سوار تھا ہو گئے تیار اصحاب کبار

بنو قریظہ کی جنگ

جملہ انصار و ہاجرہ ہزار
سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو
اُجلے خچر پر چڑھا تھا وہ لقیں
اور پندرہ روز تک لے نامو
کہ غنائ کرتے ہیں ہم بھی اختیار
شہ نہیں اُسی ہوئے اس بات پہ
حکم بھیجے ان کو سالارِ عرب
کہ محمد ہے نبی اللہ کا
وہ کہے ایمان نہیں ہم لائینگے
گردن اوپر ہاتھ کو مردوں کی سب
ایک ہزار و پانسو تلوار تھے
قوم ابنائے قریظہ جانے
قینقلع کی قوم لے شاہِ اناہ
عہد شکنی سے اپنے لاکلام
تاکرے اس باب میں وہ حکم جو
متفق رہے پر اس کے ہوئے
پس بھائیجے اُسے شاہِ خیار
کہ طرفِ سردار کے اپنے اٹھو
اُسکو فرمائے رسولِ بندرت
اُسکو پھر فرمائے شاہِ بحر و بر
سعد نے اس طرح تباہ کر دیا
اور بیٹھے تھے جد ہر شاہِ عرب
سعد بولا حکم میں کرتا ہوں اب

ساتھ تھے چھتیس گھوڑے برق دار
پوچھے کس نے دی خبر تم کو کہو
شہ کہے وہ روح تھا وحیہ نہیں
تنبہ ہی اُن پر تھا صفتِ تر
مثلاً بنائے نصیر اب شکار
اور وہ بھیجے ہیں پیغامِ دگر
اُو تم قلعے سے میرے پاس سب
ذکر حق تو ریت میں اُس کا کیا
ملتِ اسلام میں نہ جائینگے
باندھو اور مال نکالو کجا کجا اب
دھال بھی ان کے سہی مقدار تھے
اوسیاں کے جبکہ ہم سو گند تھے
جو تھی ہم سو گند خراج کی تمام
پس پشیمان ہو گئے ہیں اب تمام
کیجیو ایسا ہی تم لے اوسیو
تاکرے بے شبہ وہ جیسا کہے
سعد آیا ہو کے خچر پر سوار
سب اٹھے اور لا بٹھائے سعد کو
حکم کر اس باب میں اور سعد اب
حکم حق تجھ کو کیا ہے حکم پر
تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا
اسطرف نا دیکھ با حفظِ ادب
کہ کریں مردوں کو ان کے قتل سب

جب قبیلے پر بنی خجستار کے
وہ کہے اب وحیہ کلہی نے آ
الغرض قوم قریظہ پر عیاں
رعاب نکلتے گریا دل میں تمام
جس قدر و نشان اٹھا دے لیکے مال
ہم اٹھائے ہاتھ از ہتھیار و مال
کعب جو اس قوم کا سردار تھا
اب چلو ایمان اسپر لائیں ہم
پس ہیں جب دقلعہ سے نزول
ہاتھ انکے باندھے گردن پر شتاب
تین سو کبوتر تھے نیزے دو ہزار
اوس کے سارے مسلمان کھراس
جو نہ کہہ جیتے اُنکو پس نکلو بھی اب
مصطفیٰ فرمائے دیکو اختیار
تھا جو سعد ابن معاذ با وقار
غزوہ خندق میں سعد با صفا
آیا جب نزدیک مسجد لے ہام
مصطفیٰ کے پاس جب بیٹھا آ
سعد بولا حکم لے شاہِ خیار
اور یہود و بنی سفارش میں رہا
کہ جو میں بولوں کہ وہ اب قبول
سعد پوچھا کیا اور بھی قبول
اور زن و اطفال کو ان کے تمام

آکے دیکھے وہ بھی سب تیار تھے
حکم یہ پہنچا نہیں آگے گیا
پہنچے مغرب اور عشا کے درمیان
شاہ کی خدمت میں بھیجے یہ پیغام
ہم چلے جاتے ہیں بال و خیل
اذن دو جاتے ہیں اہل و عیال
اُن سبھوں کو سطح کہنے لگا
تاسعد دو دو جہانچی پائیں ہم
یوں کہے ارشاد وہ چکے رسول
اور کہے سامان کا انکے حساب
اونٹ اور گھوڑے وغیرہ بیٹھا
یوں سفارش کی لائے شاہِ پاس
بخشیں ہم سو گند ہمارے سب
اب تہا لے یہ کسی کو اختیار
اوس کا سردار تھا وہ نامدار
ہو کے زخمی جب ہاں یا نہ تھا
یوں کہے ارشاد سالارِ اناہ
بند اس کے زخم سونوں ہو گیا
حق کو اور حق کے نبی کو ساز و آ
کھولے میں ہر غازی سے اوسیاں
وہ لگے کہنے کہ ہم سب کو قبول
ہے قبول ہو بھی فرمائے رسول
بالیقین کر لیوں اب باندی غلام

اور سب انکا متاع و مال زر علم پس بیشک ہی تو بھی کیا ان یہود و نکور کھائے قید کر ابن خطاب بھی کو باندھ کر قتل بعد از اپنے تاکوئی بنے تب بھی وہ اپنی بدی چھوڑا عزت اپنی چاہتا تھا میں سدا اول ہجرت میں اس فر کے پل ذکر ہے تو بیت میں حکایاں کعب کو بعد اسکے لائے جلد تر یہ یقین حالانکہ تجھ کو بگیاں لوگ بولینگے کہیں مرنیے ڈر تھے وہ تھو لائے تلمی چار صد انہیں ریحانہ جو تھی بنت عمر گر چہ زخم اسکا تھا چنگا ہو گیا تب کئے ارشاد شاہ انبیا اس برس میں ہی ہال نکلا	مومنات تقسیم کر لیں سر بسر پس مدینے کو انام الانبیا اور کھدوا ایک خندق جلد تر لئے جب خدمت خیر البشر سرور عالم نے فرمایا اُسے دل اپنے کفر سے توڑا نہیں پردیافتح و ظفر تم کو خدا روز و شب رہتا تھا آدھ ناسپا برعدا و انگلی جو مجھ میں نہاں ہاتھ کو گردن پر اسکی باندھ کر کہ ہوں میں پیغمبر آخر زماں کعب نے ایمان لایا سر بسر لَعْنَتُ اللہ عَلَیْہِمْ تَاَبَدَ شہ کئے اسکو نخل آزاد کر پر شہادت کی وہ مانگا جب عا موت اسکے ہمارے خدا حارث غزنی کا بیٹا بالکمال	شہ کئے سنا سماں و پر اب پانچویں کو شہر ذوالحجہ کے آ قتل کر دئے ہیں سبکو بعد از ان ایک پہنا تھا گلانی وہ قبا اے عدو اللہ وہ رب قدیر بولا کہینہ سے تمہارے میں کھجو لَعْنَتُ اللہ عَلَیْ کُفْرَانِہِ بھائی کو کہتا تھا اپنے سر بسر پس علی رضی اللہ عنہ و الفقار اسکو یوں پوچھے ہیں لاریعاب اور کہا بیشک میں تم حقے رسول اسلئے جاتا ہوں بر دین یہود انکا سماں و راولاد و زناں اس ہینے میں کسعد با صفا زخم پھوٹا اسکا پھر یقیل و قال اور جانے ساتھ اسکے باوقا چار سو شخص خاص سے لے باخبر	جو کیا تھا حکم سب عالم کا رب دختر حارث کے گھر لے باصفا انکا خوں ہوتا تھا خد قیں و ل پھاڑ کر پرنے کیا تھا بے حیا دیکھ اب تجھ کو کیا میرا سیر ناکروں ہرگز علامت نفس کو لَعْنَتُ اللہ عَلَیْ خُسْرَانِہِ کہ محمد ہے وہی پیغمبر قتل کر بھیجے ہیں اسکو نئے نار کیا نہیں ایمان تو لایا ہے اب شرف ایماں میں کیا ہوتا قبول قتل اسکو کر دئے یہ سن کے زو مومنوں پر کر دئے حصہ وہاں دار دنیا سے یقین حلت کیا وہ کیا خلد بریں کو انتقال آملک حاضر ہوئے ستر ہزار شرف ایماں ہوئے بہرہ ور
---	--	---	--

ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال ان الرقاع کا غزوہ

سال ششم میں یقین واقع ہوا جمع آئے تھے کئے کا فو وہاں مومنات انکے نہ متعزز ہوئے	غزوہ ذات الرقاع کا صفا قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہاں پھر مدینے کی طرف رجعت کئے	سال سو صحابہ حقے رسول بھاگے سنکر یہ خبر وہ بنصال اوصلوہ الخوف شاہ انبیا اور بیع اول ندرے میاں درد و غم میں انکے تھے حضرت مدام	نخل میں جا کر کویں جنوں چھوڑ کر اپنے وہاں ہل عیال ہو اسے غزوہ حین اول پڑھا بھی ہو غزوہ بنی لحيان کا جاں اور بہت کھنے تھے فکر انتقام
بنو لحيان کا غزوہ		بنو لحيان کا غزوہ	
اس قبیلہ سے ہے عام و حبیب		آہ جو مالے گئے تھے پافریب	

بنو لحيان کا غزوہ

لیکے ہیں ہمراہ دو سوغاتیاں
پہنچ اُس جانشہ کو اُن پر دُعا
کر کے پُر دن اقامت ہاں تھی

اُس قبیلے کے موئے جانبِ دواں
مغفرت بھی اُنکی مانگے از خدا
دہوڑ دئے چو طرف اُنکو سبھی

ذی قرد کا غزوہ

تھا عینینہ ایک کافر بد صفات
شاہ کی چالیں اُتارے چلا
سلمہ بن اوع اور دُر رباح
بہ پیادہ اور وہ تھے سب سوار
تیر سے زخمی اُسے کرتا دھیں
تنگ آ کر اُس سے یکسر کافراں
پھینکنے اُن پر لگا تیر و سنگ
وہ نہیں نیرے اٹھانے میں لگا
وہ جو بھیجا تھا رباح کو جلد تر
ساتھ ہو صحابہ کئے اپنے ساتھ
پہنچے ایسی میں سواراں شاہ کے
دیکھتے ہی اُن سواروں کو وہیں
صبر کرتا آئے سالارِ اُمم
چھوڑ ڈالا اُسکو سلمہ اے سپر
پر نہیں نیرہ ہوا وہ کارگر
بقائدہ جلد تر تب پہنچ کے
پھر کیا سلمہ نے بھیجا ایمیاں
خوف سلمہ سے نہ ہاں میں بحال
پیچھا اٹھا شام تک کیساں کیا

اے سواروں کی وہ چالیں تو تھیں
قتل چرواہے کو بھی اُنکے کیا
آئے تھے اُس دن ہال با فلاح
مارتا تھا اپنے تیریں بار بار
یوں ہوئے زخمی بہت کافریں
بھاگتے تھے چھوڑ دیکر اُتاراں
وہ سواراں جاں سے آئے بتنگ
بلکہ ان کو مارتے ہی چل دیا
سرورِ عالم کو تادیوے خسبر
جلد نکلے تھے رسول کائنات
جو مقدم شاہ کے لشکر کے تھے
بھاگنے لگے ہیں کفار عین
یوں کہا سلمہ کو اُخرم نے بہم
جاگرا وہ لشکر کفار پر
وہ چلا یا اُس پر نیرہ جب دگر
چھین لے نیرہ وہی مارا اُسے
پہنچے اک چشمہ کے اوپر کافراں
تنگ ہو بھاگے ہیں خروشتِ حال
انے نیرے تھیں دو گھوڑے لیا

جس جگہ میں وہ صحابہ و نصیر
اور بنو لحيان سُنے جب یہ خبر
پر کہیں اُنکا نہیں پتا لگا
اُس ہمیں میں ہی لے اُلوفا
اُکے غابہ میں کافر بد نصیب
اور ابوذر کے سپر کو قتل کر
سلمہ بھیجا ہر باج کو شہ کے پاس
جب پلٹا اُسہ کوئی بھیجا
اور پہاڑ اوپر وہ چڑھ جاتا بھی
اُتراں سوئے مدینہ جلد پھر
ڈالنے تیریں لگے ہیں بر زمیں
جب چڑھا اک پہر دن لے باخرد
نکلے حضرت یکر وائی ندا
جب کفار فرارہ لے یہاں
پیش رو نہیں تھا اُخرم صفا
جلد سلمہ کوہ سے پائیں آ
اے برادر جلد بھکو چھوڑے
جو عینینہ کا سپر تھا اک سوار
پانی اُخرم نے شہادت با وقار
وہ عینیں پس دخل دوزخ ہوا
ذو قرد و جان ہیں چشمہ کا نام
نقل یوں کرتا و سلمہ نیک ذات
ذو قرد پر جس جو پہنچا پھر کے آ

ہو گئے تھے آہ قتل اسیر
بھاگ کو نہیں ہوئے یہ منتشر
پس کو رجعت امام الانبیا
ذی قرد کا بھی سمجھ غزوہ ہوا
ہے جو اک جاتے مدینہ کا قریب
ہے لگا وہ بھاگنے مردود و خر
خود کیا بھیجا انہوں کا بے ہراس
جھاڑ کا وہ جلد لیکر آسرا
پھینک تپھر مارتا اُنکو سبھی
پھر کیا بھیجا انہوں کا وہ دلیر
تا وہ شغل ہوا اٹھانے میں ہیں
آئے کفار فرارہ بر مدد
کہ سوار اب ہوئے اے فوج خدا
رخ کئے سلمہ کی جانب وہاں
اور پیچھے بوقائدہ اُسکے تھا
باگ گھوڑے کی پکڑا اُسکو کہا
تو نہ مانع شہادت سے مجھے
اُس پر نیرہ چلایا اک بار
وہ ہوا اُخرم کے گھوڑے پر ہوا
بقائدہ اُس کے گھوڑے پر چڑھا
پانی پینا اُس وہ چلے تمام
میں تن نہا وہ ملعون کے تھیں
تھا وہیں لشکر رسول اللہ کا

تب کہ خوش ہوئے سالارِ انام سلمہ ہے بہتر پیادہ نامو اور اس ہی سال شاہِ با شرف	کہ سوار و نہیں ہمارا لاکلام حق جزا دیو کہ اینہیں شام و سحر ہیں بہت بھیجے تیرا چو طرف
حدیبیہ کا غزوہ	
واسطے عمرے دیکھنے کو چلے اور اونٹوں کے گلے میں ایلیاں ساز و ساماں کے بہر کارزا سامنے سوشہ کئے اسکے گزر جا ملا در فوج کفارِ لعین تشنگی سے لائے ہیں فریاد جب ہو گئے سیراں سے تشنگاں الغرض در فوج کفارِ لعین اسکو فرمائے رسول ذوالجلال میں تو آن یا کچھ نہیں میں خط کا فراں سبات کو نہ قبول عودہ کو رہی آنکھ سوشہ کا ادب قیصر و کسری نجاشی سے ملا جو بجاتے ہیں ایسا ادب اور تبرک جانکر ملتے ہیں تب تو بزرگ قوم ذی عزت بڑا اور وضو کرتے ہیں سالارِ جب بال انکے پیش و سر جو جب گے مصطفیٰ آچہتے نہیں ہیں خجاست	اور پندۂ موصی بہ ساتھ تھے نعل لٹکائے ہدی کا کر نشاں اترے تھے بلدیہ میں کر آشکار پر نہ خالد کو ہوی ہرگز خبر اور حدیبیہ میں اترے شاہِ دین تیرا رو نکو دئے اک شاہِ تب آدمی اور جا نور خرد و کمال تھا بدیل کمردِ عقل و مشین میں نہیں آیا ہوں زہرِ قتال وہ قریشوں کو دیا جا یہ خبر بھیجے پھر عودہ کو نزدیک نہ ہو دیکھ کر یاروں سے کرتا تعجب انکے دربار و نہیں جا اکثر رہا جو محمد کے صحابہ با ادب اپنے منہ اور چشم پر وہ با ادب دوڑتا ہی تاکہ خود لاوے بجا ایک پر یکا جاکے یوں گئے تب اسکو رکھتے ہیں اٹھا کر ام سر تم نہ مانع زیارت سے بھی اب

۱۲ ایسی جگہ جہاں رسول اللہ شکر تہ نہ فرمائے

ظہور معجزات

مسیحیہ کا ادب حضرت کے ساتھ

جو کہ اونٹاں میں بدھ کی لاکھا
دیکھ کر ان اونٹوں کو وہ رونے لگا
منع انگو مت زیار سے کرو
منزل بلح میں جا کر اے ہما
پس باا بن سعید کا نامو
بولو بوسفیان کے عثمان پیام
کہ تو گر چتا ہے اب کجوط
کا فراں سب سے سب چڑھ گئے
انکا رہنا جب ہوا کئے میں طول
جب سخی ہیں یہ خبر تھکے رسول
تاہیں جنگ میں ثابت قدم
دست چپ پر اپنا سید ہا ہاتھ رکھ

انکا وہ کرتا تھا عرواحرام
شہ سونا مل جاویشو ک کہا
خوف سے تم حق تعالیٰ کے ڈرو
شاہ کا عثمان پہنچا اے پیام
عزت و کرم تب عثمان کی کر
اور صنادید قریشاں تمام
وہ جواب نکو دیا طرح صفا
جانے عثمان کو نہیں بھٹکے
یوں ہو مشہور در فوج رسول
ہو گئے از بسکہ خروں طول
پس کوبیت وہ سار محترم
مصطفیٰ بیعت لے کر بڑے شک

شاہ فرمائے ان اونٹوں کو اٹھاؤ
کہ زیار کیلئے وہ آئے ہیں
وہ نہیں ہرگز کئے یہ بھی قبول
کا فراں بولے رسول اللہ کو
اپنے مرکب پر اسے کرو سوار
تنگے یہ وہ بھی نہیں رضی ہوئے
ناکرے جب تک رسول اللہ طواف
آرائی ہو روایت اک دگر
کہ کئے کفار عثمان کو شہید
بیر کے اک جہاڑ نیچے بیٹھے تب
جب نہیں عثمان اس جیت میں تھا
بیعت رضواں ہی ہاے پسر
یہ خبر بیعت کی سن کر مشرکیں
صلح تب طرفین میں دس سال کی

اسکے آگے تبلیہ کہتے لجاؤ
اونٹ قربانی کے ہمراہ لائے ہیں
بھیجے لنگہ پاس عثمان کو رسول
سم نہ آنے دینگے مکے میں کبھو
لیگیا مکے میں باغ و وقار
پر تسلی دے کے عثمان سے کہے
میں بھی ہرگز ناکرو و اللہ طواف
ساتھ عثمان کے گئے تھے دس نفر
اور اسکے دس فقاہ کو شہید
اپنے یاروں کے کئے بیعت طلب
تب کہے یہ ہاتھ ہے عثمان کا
حق دیا قرآن میں حکمی خبر
مضطور ترساں ہو ہیں تب ہیں
چند شرطوں سے مقرر ہو گئی

اور ہیل بن عمر کو بھیج کر
یہ بھیجی اے اک شرط ان شرطوں ہی
اور جو چاہے قبیلہ دوسرا
اور ابا بکر بولے سبھی
دینگے خالی کر کے مکہ ہم نہیں
پس بسم اللہ لکھتے مرتضیٰ
بائیک اللہ ہم لکھیں میں اب
پس علی نے نام پائیں شاہ کا
سم یقین گر جانتے ہیں قال
کہ بلا شک میں رسول اللہ ہوں

صلح چاہے مصطفیٰ اے جلد تر
ایک سرے سے نہ رکھیں دشمنی
وہ قریشوں کے رہے ذمے میں
ہم قریشوں کے رہے ذمے میں
تین دن کی نائنا نہا حیں
پس ہیل بن عمر کہنے لگا
کہ قدیمی ہے یہ دستور عرب
ہے محمد اور رسول اللہ لکھا
اس سونا کرتے کبھی جنگ جلال
اور مقرر ابن عبد اللہ ہوں

جو قبیلہ چاہتا ہے بے گماں
بولے ہیں قوم قراۃہ کے سب
اور یہ بھی شرط تھی لے باادب
صلح نامہ پس وہ لکھنے کے سنیں
کہ نہیں ہم جانتے رحمن کو
بولے تھکر لکھ دو تو یونہی علی
پس ہیل اسکو نہ مانا اور کہا
لکھ محمد ابن عبد اللہ کر
غایت عشق و محبت سے علی

شاہ کے ذمے رہے لیکر اماں
مصطفیٰ کے ہم ہیں ذمے میں اب
آویں گلے سال واپس جاکے اب
حکم فرمائے علی کو شاہ دیں
پس ہرگز لکھیں اس عنوان کی
کیونکہ جو دونوں کا معنی ایک ہی
کہ محمد کو رسول اللہ کا
تب کئے ارشاد سالار بشر
یوں لگے کہنے کو باجوش دلی

نبوت
الصلوات

محکوم طاقت وہ ٹٹانے کی نہیں
خیر و بخیرین اور عمدہ صحابہ
کے تجھے بھی میرے بعد اے باوقار
تھیں صفین میں آنکیزات
تب معاویہ کہا یوں سرسبر
کر امیر المؤمنین کو محسوس
الغرض وہ صلح نامہ لے ذکی
شاہ فرمائے نہ چھوڑے ہر اس
آئے ہیں عثمان ذوالنورین جب
باقی مکہ کو گئیں بھیجے جلد تب
اکے اک بار انجکیم ذوالجمال
تب صحابہ کے اکثر اڑدھام
مٹوں میں توتے کوئی بیمار اگر
اور حدیبیہ میں شاہ انور جن
سورہ انا فتحنا کو خدا

ہاتھ پس تلوار پر ڈالے وہیں
شاہدی اُسپر لکھے ہیں باصوبہ
کام ایسا ہی پر گیا ایک بار
صلح جب ٹھہری معاویہ کیٹھا
کہ علی رضی کو میں اگر
لکھ علی ابن ابی طالب ہی بس
جب حدیبیہ میں لکھوئے نبی
جب تک عثمان آئے میرا پس
انکو تب نصرت دئے شاہ عرب
نا کریں مروہ میں تو با انکو سب
جلد پہنچا یا حرم میں سبے بال
جن لئے موئے مبارک کو تمام
آب میں وہ موئے اشرف ڈالکر
نقل کرتے ہیں تھے ایس دن
سرور عالم پر تب نازل کیا
بعضوں نے صلح حدیبیہ کہا

آپ ہی اس کو ٹٹا شاہ ام
ہے معالج اور ثواب میں لکھا
مخبر صادق دئے جیسی خبر
صلح نامہ میں لکھا کا تب یقین
جاننا بیشک امیر المؤمنین
بولا خیر ریح کہے حق کے رسول
تب سہیل بن عمرو کو لا کلام
تب کہلا بھیج بوسفیان کو
خلق کر کے سر کو پھر اُس شاہ نے
اور منڈا سبھی اصحاب کرام
اور ڈلوئے شہ جن و بشر
نقل یوں اُم عمارہ نے ہے کی
میں پلائی تھی وہ پانی باصفا
پس رواں ہو کر مدینے کی طرف
کہتے ہیں بعض مفسر ذی رشاد
فتح ضمیر لے لے بعضے باصفا

ابن عبداللہ کو دئے رقم
تب علی سے یوں کہے خیر الورا
کام ویسا ہی پڑا کر اڑ پر
نام خیر پر امیر المؤمنین
جنگ ان سے ناکیا ہوتا یقین
لکھ تو ویسا ہی کیا ہوں قبول
اور بھی سکے رفیقوں کو تمام
جلد ترنگے میں عثمان کو
بیں شتر آپ ہی تو باں کئے
آئے ہیں حرام سے باہر تمام
اپنے موئے پاک کو اک جہاڑ پر
چند وہ موئے مبارک میں بھی لی
حکم سے حق لے وہ پاتے تھے شفا
منزل صحابا کو پہنچے باشراف
فتح سے یہ فتح مکہ ہے مراد

پرو انجات ہدایت سہد کائنات علیہ علی آلہ فضل الصلوٰۃ والسلامین کیرط بشف صد پانا

اور اسی سال شاہ کائنات
ان گلیں زر کی بنائے مصطفیٰ
بھینکڈ لے وہ گلیں سر بھی
یعنی اللہ اور محمد اور رسول
اور جو قاصد رسول اللہ کا
بات اس سلطان کی قاصد ہیں

بادشاہوں کو لکھے پرنجات
اور صحابہ میں بھی جو تھے اغنیا
اور پھینکے میں صحابہ بھی
یہ تھی صورت اسکی تو ہرگز نہ بھول
پاس جس سلطان کا نامہ لگیا
کرتا تھا الہام رب العالمین

نامہ بے مہربانے باخبر
آکے تب عرض جبریل ہمام
مہرپ روپے کی بنوائے نبی

پاسش ہوں کہ نہیں ہے معتبر
پہننا سونا ہر مردوں کو حرام
تین طریق اسیں لکھوئے نبی

رسول
محمد

نجاشی کے نام کا پروانہ

لہ والہ اللہ علیٰ مین اللہ اللہ اللہ

نجاشی کی عرضی کا مضمون

معجزہ تھا یہ شبہ کونین کا
اسکو پہنچا دیا وہ مکتوب جب
کھولا اسکو لگا پڑنے دبیر
وہ منزہ از نقصان عیوب
دینے والا ہے امان با یقین
اور محال ہے چیزوں کی وہی
اور کلام اسکا عیسیٰ با شرف
یونہی عیسیٰ کو بھی وہ رب العلما
حق تعالیٰ کا ہو نہیں پیغامبر
تا تو راغب ہو مسلمان طرف
ویسے بندوں پر مہر سوئے سلام
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر
بس لکھا یا اک غرضہ در جواب
ہے نجاشی کی طرف سے با یقین
یا رسول اللہ تحیات و سلام
ہے وہی ہادی مرا اسلام پر
آپ جوق میں عیسیٰ کے لکھا
سکتا میں حق کی اور پیغمبر
ہاتھ پر اسکے مسلمان ہیں ہوا
رو بروی آگوا ہی دیو و نگا
باب میں ام جیبہ کے دگر
زن تھی عبداللہ جیش کی یقین
ہو کے نصرانی مرا پایا سقر

فخر آدم سید ثقلین کا
تخت سے اترا نجاشی با ادب
تھا یہی مضمون اسکا دلپذیر
اور سالم ہے زافات و لغوب
حشر کی دہشت سے بند و نکوش
اور ہے جبار و مست کبر وہی
کہ اسے القا کیا مریم طرف
بے پدر قدرت ہے پیدا کیا
تو رسالت کی مری تصدیق
دولت جاوید ایمانی طرف
جو ہے تلخ ہدایت کا مدام
دیکھنا شبہ کے قدم جا جلد
اور بھیجا اسکو حضرت کی جناب
یہ عریضہ در حضور شاہیں
رحمت برکات خلاق انام
ملت اسلام کے احکام پر
حق دہی حق وہی ہے میرا
آپ کی تصدیق میں تھی ترزا
شکر اس نعمت پلا تا ہوں بجا
راست اور حق ہو ذماں آچکا
اسکو پہنچا نامہ پیغامبر
مردوزن ہو کر مسلمان ہیں
تھی وہ بی بی ملت اسلام پر

نامہ وہ نام نجاشی کا جو تھا
اسکو لکھوں لگا بوسہ دیا
حق کی میں کہتا ہوں اب حمد ثنا
انبیا کو اپنے دے کر معجزے
اور ہے پہنچانے والا وہ خدا
اور گواہی میں دیتا ہوں صحیح
جو خدا آدم کو بے مادر پدر
بعد اسکے میں بلاتا ہوں تجھے
اور جعفر جو ہے ابن العم میرا
چھو دے تو اب غرور و خود مری
جبکہ یہ مضمون نجاشی نے سنا
اور سعاد دو جہاں کی بگیاں
بعد بسم اللہ نیکو طراز
یعنے خدمت میں رسول اللہ کے
آپ پر ہوا ائما صبح و مسا
آپ کا نام مجھے واسل ہوا
میں دیتا ہوں گواہی با یقین
ابن عم کے واسطے سے آپ کے
اب مے فرزند کو بھیجا ہوں میں
اُمتی ہوں اُمتی ہوں آپ کا
قصہ ام جیبہ ہے یہی
دوسری ہجرت کے سونے جیش
شاہ اپنا اس پیغام بخاح

وہ عمر ابن امیہ لے گیا
اور اسکو حکم پڑھنے کا دیا
بے نیازی اسکو اور غنا
کی ہے تصدیق انکی خود انہ
اپنے بند و نکو بدرجات علما
کہ روح اللہ نبی جیسا مسیح
دست قدرت سے بنایا سرسبز
اب طرف اس ملت اسلام
اسکو تیرا پس میں بھیجا تھا
سن نصیحت اور طاعت کر مری
بے تحاشا کلمہ طیب پڑا
میں لیا ہوتا یقین سے روح عیاں
تھا یہی مضمون اسکا بنیاز
انبیا کے شاہ عالی جاہ کے
کوئی نہیں معبود خالق کے سوا
مجھ کو فخر و جہاں حاصل ہوا
آپ ہو بے شبہ ختم المرسلین
آپ کی بعیت ہوئی حاصل مجھے
حکم کر ہوئے ابھی آتا ہوں میں
السلام لے بادشاہ انبیا
کہ وہ دختر تھی ابوسفیانکی
آہ مرتد ہو کے عبداللہ جیش
تب نجاشی کو لکھے ہیں با فلاح

اور کہے اکو مدینہ کو روں ہو کے خالد بن سعید اسکو فہر اسکا چار سو شقال زر پس بی بی اور تہا جگر کو بھی اور بہت تعظیم اور تکریم سے جب تک نیامہ اقدس میں وہ بجالاتے ہیں انکا احترام اہل حیرت کا مدار جو کیا بادشاہ دوسرا نجاشی جو ہوا	سب تہا جگر کو بھی یونہی ایسا آیا ہر زور نجاشی لے غلیل وہ دیا اپنی طرف سے جلد تر وہ چڑھا دو کشتیوں میں با ادب وے مبارک ہر نامہ شاہ کے خیر اور برکت ہے اس میں بلکے روٹی ہے انکی وہ ماک اسکو دعوت لکھے شاہ انبیا اسکو بھی نامہ لکھے خیر الور	بادشاہ بھیجا ہے پیغام رسول مومنوں کو سب نجاشی جمع کر اور تکلف سے دکھلوا یا طعام ساتھ دو شرجیل کو بھی با نرف عاج کی ڈبی میں کھا تھا گنا کہتے ہیں رسول کے ہر ناجات یوں ہو آہ میں کھا شیخ جلیل سال نہم میں مرا وہ با نیاز پر نہیں معلوم ہے یہ بالیقین اور ہرقل جو تھا سلطان م نامہ وہ لجا کے پہنچا یا ہے جب کہ یہ نامہ سوئی کا لاکلام ہو سلام شہر مقرر لاکلام ہو مسلمانان سلامت تو رہے مبتلا تو آفتوں میں ہو و یگا	جان دل سو کئے اپنے قبول شاہ کا بانہ صا کھل پاک تر ساز و ساماں بھی سفر کا کر تمام انکو بھیجا ہے مینے کی طرف اور یہ کہتا تھا نجاشی بادشاہ ہیں بھی اس ملک کے شاہوں کو یہ نجاشی ہو وہی بے قال قلیل شہ جنانے کی پڑھے اکی ناز کہ مسلمان ہو یا ہے یا نہیں نامہ لکھے اسکو بھی شاہ ہدی اسکو پڑھوا کر سنا ہرقل نے بت جو محمد ابن عبد اللہ نے نام جو ہدایت کا ہے تابع مدام حق تعالیٰ اجر دونا دے تجھے دو جہانیں اپنی رات کھو یگا
فیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ			
ہاتھ میں دھتورہ کلہی کے دے بعد ہم اللہ و تحمید خدا نام ہرقل کے پاتا ہر صد بعد اسکے ہوئے ظاہر اب تجھے گر نہ ایمان لائے تو بے شہادہ بعد اس بیت کو لکھے شاہ انام	روم کو بھیجے رسول شہر اسے تھا یہی نامہ کا مضمون با صفا جو عظیم روم ہے وہ بشعور میں ملتا ہوں طرف اسلام کے ہو و تجربہ سب عایا کا گناہ اپنے نامہ کو کئے تھے اختتام	<p>قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ لَأُنْزِلُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخِذْ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ</p>	
عق چہرے ہوا اسکے رول اس نبی کی قوم کو کوئی عرب اس کو اور اسکے رفیقوں کو بھی پوچھا ہرقل ہو کو باخیر البشر بولہ ہرقل اکامیں حوال سب	اور ہو مجلس میں کثرت و فدا گر ملے تو اس پوچھو سب لے ہرقل پس بلو کے تبھی تم سے کوئی خویشی میں نزدیک تر پوچھا ہوں رات کہ میری آ	جبکہ اس مضمون کو ہرقل نے سنا اپنے سب کان دولت کو کہا انفاقا تب بوسفیان ہاں ابن عباس گرامی شان سے تب بوسفیان بول لے لے سبب پوچھا اول کیا ہو کہہ اسکا نب	پس نہایت خوف و ہشت میں دہونڈ و میر ملک میں تم جا جا آیا تھا بہر تجارت لے میاں نقل لایا وہ بوسفیان سے میں نہایت ہو قربت میں قریب میں کہا والا نسب علی حسب

پوچھا آگے اسکے کوئی بھی جہاں
میں کہا کوئی بادشاہ نہیں تھا
میں کہا کہ وہ مساکیں میں تمام
پوچھا اس دعویٰ کے آگے وہ کہیں
پوچھا کیا اس کے ہوتے جہاں
پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے تمہیں
باپا دلوں کی چلن کو چھوڑ دو
مجھے پس کہنے لگا ہرقل یہ تب
اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی
اور بھی آبا میں اسکے تو کہا
تاریخ اسکے تو کہا فقرا ہوئے
پہنچے تاغایت کو وہ تیرج سے
اور اس دعویٰ کے آگے بھی نہیں
اور تو بولا کہ وہ کرتا نہیں
اور کہا تو جنگ میں فتح و ظفر
اور کہا تو شرک سے وہ منع کر
تھے تم حق کی کہ پیغمبر ہے وہ
مملکت اس روم کی بن عقیب
یہ گمان مجھ کو نہیں تھا زینہار
ہے شواہد ہیں کہ بوسفیا وہیں
مسجد اقصیٰ کو آیا اولاً
تب کہا ہرقل نے سکوائے ہیں
اک نشان یہ بھی ہر سرسیر

کیا کیا دعویٰ نبوت کا عیاں
پھر سوال ایسا وہ میرے کیا
پوچھا کم ہوتے ہیں یا زائد مدام
جھوٹ بولا تھا کہا میں نے نہیں
میں نے بولا ہاں کیا ہننے قتال
میں کہا وہ حکم کرتا ہے نہیں
انکے بد افعال سے منہ موڑ لو
پہلے میں پوچھا تجھے اس کا نسب
نا کہا ہے دعویٰ پیغمبری
بادشاہی بھی نہیں کوئی کیا
اکثر اتباع رسل ایسے ہی تھے
اور قوی دین اسکا ہوتی تھی سے
تو کہا جھوٹ اس میں پایا نہیں
مگر سے ہانک ہیں سب سرسیر
یہ یقین گاہے ادھر گاہے ادھر
سیکو بلواتا ہے پس توحید پر
انبا کا سب یقین مڑے وہ
لیو گیا بے شبہ وہ حق کا صیب
کہ تمہاری قوم سے ہوا شکار
یوں لگا کہنے کو ہرقل سو یقین
اور ساتوں آسمان پر بھی گیا
یہ بھی جی بات چھوٹی نہیں
بند کرتے مسجد اقصیٰ کے در

میں نہیں بولا۔ وہ پھر سوال ہوا
کیسے لوگ اسکے ہوئے تیرا بدل
میں کہا ہوتے ہیں اندوہ یقین
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہے بھلا
پوچھا ہرقل فتح و نصرت کس کو تھی
کہ خدا لاکھ نہیں اسکا شریک
اور صلوة و صوم اور وجود و سخا
تو کہا اسکو نسب میں بھی شریف
تا کہا جائے کہ یہ بھی سرسیر
تو کہا ان کو ترقی ہے سدا
تو کہا اس نہیں کوئی پھرا
جونہ باندھے خلق پر سرگز دروغ
طالب دنیا سے ہوئے مکر جاں
انبا کا جنگ سے ایسا ہی بوج
اور نماز و روزہ صدق و صفا
توصفا اسکے کیا جو یہ بیاں
اور دین بیکھا کتا نہیں بھی تھا
جاننا یہ ورنہ سکتا اگر
کہ وہ کہتا ہے عجب تر ایک بتا
اور ملا میں حق ہے پھر واپس ہوا
میں بھی اس کے علما کا جلیل
بند دروازے کے اک ات سب

اسکے آبا میں کوئی کیا شاہ تھا
ہیں فقیراں یا تو انکر عداں
پوچھا کوئی پھر تیرے میں لائیں
میں کہا وہ مکر تو نہیں جانتا
میں کہا اسکو بھی ہم کو کبھی
تم کروا کی ہی ملتا دسے ہیک
صلہ رحمی جو اور صدق و صفا
انبا ہوتے ہیں ایسے ہی شریف
دعویٰ کرتا ہے وہی تقلید کر
کرتا ہے دعویٰ نبوت عیاں
کا مہر ایسا ہی جان یاں کا
ذائقہ ایسا ہی ہے ایمان کا
حق پر کیوں باندھے دروغ و بیوقوف
طالب دنیا نہیں پیغمبر ایں
لیک نصرت انکو ہی خرچ ہو ج
حکم بھی کرتا ہے صلہ رحم کا
فی الحقیقت گروں اسکے دریا
اک نبی مبعوث انہیں ہو گیا
اسکی پاؤں سے ہوتا بہرور
کہیں مکہ سے نکل کر ایات
سیر سی ایک لمحہ میں کیا
دیکھا ہوں سب سی پر میں دل
پرندہ دروازہ ہوا اک بند تب

<p>ٹھیلے مردم جمع ہوئے ہر کے یوں بوسقیاں کہاں ایمیاں وہ قہقہے بھگوزیادہ تھا سدا مصطفیٰ کے کربوت کا بیل دیکھ کر اُسے کہا از خوف جہاں و حقیہ کلی کو خلوت میں لجا رومیوں سے خوف سے بھگو مگر اسکو وحی نے دیا جاہ خبر اسکے اوصاف مبارک اور نام آیا باہر ہاتھ میں لیکر عصا اسکا پروانہ نہیں پہنچا ہے آہ یہ سنتے ہی کفار عنید رومیا اس طرح مارے اسکو جب واسطے دنیا کے ہر قل آہ نام اک خسرو کو لکھے مصطفیٰ اسکو پھاڑا ختم سو وہ بگہر جبکہ پھاڑا ہے وہ فرمان رسول وہ گیا خلوت میں ایسا بول کہ تھر تھرتا آیا باہر جلد تب دوسری شب کو دی پھر شخص آ بار سوم وہ عصا کو توڑ کر چیر ڈالا اسکا سینہ امیاں حاکم ملک میں باذان کو تب</p>	<p>پڑ نہیں ہرگز ہلا وہ جائے سے جبکہ ہر قل سے سنائیں یہ بیل ناکایاں کی دیا دولن خدا سب کو دی ترغیب یا مکی میاں میں تھیں پوچھا زوئے امتحان ہر قل سو وقت اس طرح کہنے لگا جان مارینگے بھگو بے خطر سنتے ہی وہ نام احمد جلد تر پہنچے پائے ہیں کتابوں میں تمام رومیوں سے اس طرح کہنے لگا میں دن جاں سے سلماں ہو گیا کردے ہیں مارا اسکو شہید جان چھوڑینگے آخر بھگو کب کر لیا ہے آخرت اپنی تباہ کہ وہ حاکم ملک پر فارس کٹھا شہیدین میں دئے اسکی خبر خوف و دہشت میں رہا بالافضل اک عرب ناگہ وہاں آیا نظر پوچھا دربانوں سے کیو آیا عرب سر پہ خسرو کے اٹھا اپنا عصا ہو گیا خلوت سے غائب جلد تر آپ بیٹھا تخت پر اسکے عیاں لکھا دو قاصد مدینہ بھیج اب</p>	<p>بند تھا در صبح جا دیکھے وہاں ہو گیا بھگو میں صدق و نور سے روایت شہر میں ہر قل نے ہو گئے سنتے ہی سارے ہر قار دین پہ راسخ اپنے تم ہو یا نہیں میں دن جاں کیا ہوں یہ قبول اب یہاں سے تو صاعیر پاس جا لاکے ایماں اس طرح کہنے لگا تن سے اپنے دور کر کا لالہ اس شاہی دیتا ہوں میں اک خد تم بھی ایماں سپاہی و شباب جلکہ ہر قل سے یہ حیثیت کہا اسلئے معذور ہوں پر ضرار</p>	<p>یہ نشان اسکے آنے کا ہی جاں خوب ہو گیا محمد کو ظہور کر منادی سب کو بلوایا ہے تب شور غلغلیاں ہوئے ہیشمار اسکو وہ عجز کئے خوش ہوئیں کہ محمد ہے یقین حق کا رسول وہ نصاریٰ کا بڑا ہے مقتدا کہ بلا شک سے وہ ختم الانبیاء پہنا منگو اگر تبھی اجداد اس ہے نبی اسکا محمد مصطفیٰ ورنہ تم پاؤ گے دوزخ میں عذاب بولاترسل وہ بڑا تھا پیشوا ورنہ میں ایمان لاتا آشکار</p>
		<p>حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ</p> <p>اسکو عبد اللہ خدا فہ لے گیا کہ مرانا مہ وہ نادان شق کیا حکم کروایا ہے اپنے ملک میں یوں کہا وہ ہاتھ میں لیکر عصا ہم کسی کو بھی کہے چھوڑ نہیں بولایا ایماں لاندہ لٹے تک عصا شیر و یہ جو تھا خسرو کا پسر نقل ہو جب خسرو بے عقل دیں قید کر منگو انہی کو بے ہراس</p>	<p>دست پر خزان خسرو کو دیا یونہی سینہ اسکا بھاڑ گیا خدا کوئی عرب کو بھی یہاں آنے نہیں کہ محمد پر تو ایماں جلد لا انکو ناحق قتل کروایا وہیں تب بھی ایمان نہ لایا بیجا باپ کو اپنے اسی شب قتل کر شق کیا و شہ کئے نامہ کتبیں بھیجا وہ دو شخص کو دوسرے پاس</p>

خسرو کا سینہ چاک ہونا

مغیہ

<p>عرب حضرت کا بہت اُنکو ہوا کہ کیا حق نے خسرو کو ہلاک شیر و تیرہ اسکو مارا جانو تم ہو گیا ملک عجم میں منتشر قتل کروا دو گنا جھکو جلد تر شیر و تیرہ کا بھی اک نامہ ہیں مارا خسرو اور لگا کرنے ستم اب تابع ہو مرا سر و جہاں اسکا تھخص نہو نو کوئی دم</p>	<p>شاہ فرمائے کہ کل آؤ بھلا کل کی شب سبینہ ہوا ہے اکاچک تھی جمادی الآخرہ کی شب ہم پس تو ایماں جلد لاو گنا اگر قاصداں یہ جاڈے سکو خبر پہنچا ہے ایسے میں باڈاں کتیش تفرقہ ڈالا جماعت میں بہم اور مری شاہی کا دیو شہار نامہ جتیک کر دں سرار قم</p>	<p>دوسرے دن آئے چند متین شیر و تیرہ جو ہے خسرو کا پسر اور تم باڈاں کو بولو یہ پیام ملک یہ تیرا تجھے میں یو و گنا نکسے یہ باڈاں حیران ہو گیا تھلا ہی آہیں لکھا ہے شہناہ اسلئے میں قتل کر ڈالا اُسے اور نبوت کا وہ دعویٰ دروغ لایا ایماں جلد باڈاں پاہن اور مقوقس کو بھی لکھے مصطفیٰ جوں بیای عیسیٰ کو تھے اوزین پس کہا یہ جو وہی پناہ مبر یہ کہا ایمان مگر لایا نہیں کہ یہاں حاکم تے آگے جو تھا یعنے فرعون شقی تھا وہ لعین دعوت عیسیٰ یہودوں پر چل وہ کہا بیشک وہ حق کا نبی پس لکھا یا شاہ میں یوں جو آ میں بھی جانا ہو یہی برو جینک پر شرف ہیں قبط سو دو جاہیہ ہدیہ زرباد شاہ انبیا ملک پر اپنے بھیلی وہ کیا شاہ نے اپنے تصرف میں رکھا</p>	<p>شہ کہتے تم جاکے باڈاں کو کہو سونپا اسپر کو ہی حق جلد تر تھوڑے دن میں دین میرا لکلام ورنہ حاکم بھیج دو گنا دوسرا اور ہر اسان و پریشاں ہو گیا کہ بہت عہد گوں کو بے گناہ تار عیا ظلم سے اُسکے بچے صاحب دلت جو اک کرتا اب اہل فارس و رسل میں ایک نامہ اسکو حاطب لے گیا نوٹ اوصاف امام المرسلین دے چکا تھا جکی روح اللہ خبر دولت عقیقی کو وہ پائیا نہیں آہ جو دعویٰ خدائی کا کیا جو ہوا اسوا دو عالم میں یقین دعوت احمد نصار پر چلیوں لیک میں کچھ فکر کرتا ہوں بھی آپ کے نامہ میں ہو بہر یاب کہ پیغمبر با یقین باقی ہو ایک ایک میری ورد سری ماریہ ساتھ حاطب کے روانہ وہ کیا اور نہی سلام عزت لیا اس سوا براہیم ہے پیدا ہوا</p>
<p>جب مقوقس کو وہ پہنچا لاکلام اور کیا جو کہ حاطب نے بیان ہو گیا غالب یقین با وقار ہے ہوا ہب میں حاطب نیک نام پس اسو کیا رب جلیل اس عبرت و تورو کہ خوف خدا جبکہ تو پاتا ہو عصریں سول علاج کی ڈبی میں بس با احترام آپ کے قاصد کا عزو احترام پرگماں یہ تھا مجھے اے نیک نام بیس کپڑے ایک فجر راہوار جبکہ پہنچا شاہ کو اسکا جواب پر قبولے اسکے ہدیہ کو رسول</p>	<p>وہ بجا لایا بہت کچھ احترام وہ مطابق اُسکے پایا نیگماں بہوینگے اصحاب اسکے یہ دیار یوں مقوقس سو کیا ہو تب کلام دنیا اور عقیقی میں کخوار ذلیل ناکرے عبرت تے سے دھوا جان دے اکی کر دعو قبول رکھا یہ وہ نامہ خیر الانام میں بجا لایا ہواے شاہ انام اسکا ہو و گنا خراج از ملک شام اور زرخا لہس کثقال بکھزار یوں کو ارشاد وہ عالیجناب جبکہ کی ہے ماریہ ایمان قبول</p>	<p>بادشاہ اسکندر یہ مقوقس کے نام کا پروانہ</p>	

ضمیمہ بن جواہر مقوقس

اور میری جو کچھ دوسری کنیز
پانچ کپڑے اور نو انتقال زر
نام ہے دُبل اُسی کا اشکا

اُسکو حسان کو دئے ہیں عزیز
شاہ حاطب کو دئے اے باخبر
بعد ہوئے تھے علی اُس پر سوار

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحد شام میں تھا
تھی حکومت اُسکی در سرحد شام
سُنکے اوصاف و علامات نبی
حارث تلون غصے سو وہیں
اور بھی ہر قل کو لکھ بھیجا تھا
دیکھتے قاصد کو سو انتقال زر
رویا اور بولایا اوصاف ہاں
اور شجاع با صفا کائے ہمام
پس شجاع اُس کو بھونکتے ہیں
جو نہ فرمائے تھے صبیح

حاکم پیامہ ہوزہ کے نام کا پروانہ
اسکو یحیٰ کر سلیمان بن عمر
آپ بیشک ہوا مالک مسلمین
دینوں کو کجابت ہری
پہنا اُتق قاصد کو ایک بہتر لب
فتح مکہ جب ہوئی روح الامین
دالی بحرن کے بھی نام سے
اور اُس ہی سال میں با صفا
شاہ دین سورج گہن کی تراز
خود اتر کر قبریں شاہ انام

اُس سے پایا ہے تولد اک پسر
اور وہ خچر تھا اُجلار اہوار
اور علی کے بعد حسن مجتبیٰ
نامہ حارث کو بھی لکھے مصطفیٰ
پہنچا جب ابن وہب غطے کو آ
وہ ملایا اسکو حارث سے لیجا
اور بولائیں کہ دیکھا اُس جنگ
تھر تھوڑے روز میرے پاس
لیکھا حارث شجاع نیک نام
گرچہ حارث سے تھا اُلو جان کا ڈر
اور ضیافت بھی تکلف سے کیا
عرض سب احوال حارث کا کیا
اور اُس کے ملک پر اے با صفا
لکھے ہوزہ کو بھی نامہ شاہ دیں
وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی
لیک میں حق تعالیٰ کے صبیح
کچھ حکومت اپنی اب مجھ کو عطا
دیکھ غرضی اُسکی فرمائے نبی
میں یہ چٹھے نام کو وہ علم نواز
بادشاہوں کو سوا بھی جانئے
اور اُس ہی سال میں نیک فن
اور اُس ہی سال میں با کمال
اور اُس ہی سال میں لے نامدار

عبدالرحمان بن حسان با وقر
اُسپہ حضرت آپ ہوئے تھے سوار
پس وہ در عصر معاویہ مرا
وہ شجاع ابن وہب لے گیا
پہلے وہ حارث کے صاحب ملا
ہاتھ میں حارث کو وہ نامہ دیا
فعل پس گھوڑوں کو باندھو ننگ
تا کریں جو ہے مناسب بھلا
جو سنا اوصاف سالار انام
وہ ہوا ایمان بایں بہرہ ور
توشہ اور کپڑے بھی چند اسکو دیا
شاہ فرمائے کہ ملک اسکا گیا
جلنے جلد بھی حاکم ہوا
تھایا مگر وہ حاکم لے ہیں
اور جواب پایا دیا شہ کو بھی
قوم کا اپنے ہوں شاعر و خطیب
کیجئے تابع رہوں تا آب کا
کہ نہ دو گنا غورہ اک خرما کا بھی
جس سے شاہوں کو کیا ہو سرفراز
دوسروں کو بھی کئے نام لکھے
ہے لگا کہتے ہیں سورج کو گہن
بادر صدیقہ نے کی انتقال
اُس عورت کو کیا اپنی ظہار

اول

لے پئے حضرت عائشہؓ کی والدہ آپؐ کی ماں ۱۲

بہارِ نبوی

<p>لنگے جگڑے ہیں ہی جانور رسولؐ سالِ سفیم در محرم لے میں از وقوع فتح ضلّاق وحید حکم یاروں کے ہیں بید رنگ جسکو ہے حطام دنیا کی طلب اور دس قلعے تھی انہیں کا ہام</p>	<p>ہو گیا سورہ مجادل کا نزول غزوہ خیبر کے ہیں شاہ دیں اپنے پیغمبر کو بخشا ہے نوید کہ کرو تم جلد تیاری جنگ ہاں آئے وہ تہا ہے ساتھ ہا ہیں ہی جان ان قلعوں کا نام</p>	<p>ہجرتِ ساتویں سال کا احوال خیبر کا غزوہ جب مدینہ سے شاہ رجعت کی اور کیا وعدہ غنائم سے زیاد غزوہ خیبر کو اب جاتے ہیں ہم کہتے ہیں خیبر بڑا تھا شہر ایک</p>	<p>رہیں سورہ فتح اتر جانے شاہ سمجھے فتح خیبر ہے مراد اور کئے ارشاد یوں شاہِ امم تیس کو پر تھا مدینہ سے تیک</p>
<p>و طح - لطاة - برا - سلام - ابی تین گھوڑے خاص تھے اس شاہ کے وقت شب خیبر کو پہنچے شاہ دیں پس دو جانب ہیں جنگ جلال جب محاصرہ کے تھی موناں فتح قلعہ سب کا تب ہو گیا یونہی تھوڑے روزیں کا ادب تھے محاصرہ زیاں شام و سحر ہاتھ میں اسکے علم دو بھیجتے ایک دن فاروقِ اعظم لے علم اپنی ایک فوج و علم ہمراہ لے ہو محاصرہ کر کے ہیں کارزار حق یہ رہے شاہِ مرداں کو دیا حقِ تاملی اور بھی اکارِ ستول یہ بشارت تھیں انکے اصحابِ کرام اس توقع پر کہ شکر کا علم لیک میں اس روز چہتا تھیں</p>	<p>اور بہت سے اونٹ بھی ہمراہ تھے پر یہوداں یہ خبر پائے نہیں جب ہوئے ابتداء قیل و قال انکو تھی کھانے کی تنگی بیکراں مال و زر غلہ بہت انہیں ملا ہو گئے مفتوح بیشک قلعے سب تھا رسول اللہ کو تب در دہر جنگ کرتا تھا وہ جا کفار سے جا بہت کوشش کئے محترم جا کیا ہے سخت جنگِ شرار سے فتح اس دن بھی پائے زینہار شاہِ مرداں شیر زیاں کو دیا دوست کہتے ہیں اسی کے قبول منتظر تھے اور متوقع تمام بھکود لے شاہ از لطف و کرم کہ مجھے دیوں مائے شاہ دیں</p>	<p>ساتھ تھے اس شاہ کے دو ہتھوڑا کہتے تکیں بہ آواز بلند اور جب وہ صبح کو پائے خبر پہلے آیا قلعہ ناعم ہی ہاتھ کہتے ہیں سب سے مرنے کے قریب ہو گئی تنگی راحت بدل لیک باقی رہ گیا تھا اک قموص عمدہ اصحاب لے نامدار فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہیں فتح وہ قلعہ نہیں پایا مگر پر نہ پایا فتح تب بھی سر بسر فتح لیکن اسکی بردست علی نقل ہے اک شب کہ شاہِ امم قادرِ متعال اسی کے ہاتھ پر سعد کہتا ہے کہ نزدِ مصطفیٰ اور کہتا ہے عمرِ عالی وقار کہتے تھے بعضے قریش کے باوقار</p>	<p>اور پیدل چاڑھ اور کپڑا جلد میں غازیوں نے جہند جلد قلعے کے کئے ہیں بندور اور اس کے بعد دوسرے قلعجات حق سوت مانگے دھاکے حبیب ہو گئی سختی و سخت بدل سخت تھا سب میں ہی قلعہ خصوص کر کسی کو شاہ ہر دن اختیار ہاتھ میں اسلام کے آیا نہیں بعد ازاں صدیق نے روزِ دگر تیس دن چاکے پھر حضرت عمرؓ جبکہ تھی موقوف بروجہ حلی کہ میں کل بخشو گنا ایسے کو علم فتح کر دیو گیا خیبر جلد تر جادو زانو بیٹھ کر پھر میں ٹھا میں چہتا تھا امارت زینہار کہ علی البتہ ہوئے کامگار</p>

ہے روایت چشم تب کرار کے

ایسے پراشوب اور پرورد تھے

اللہم لا مانع لما أعطیت ولا معطل لما منعت

ڈالے انکے چشم میں بنالعباب

حق نہ بخشا ہے شفا انکو شتاب

اور کمر میں انکی باندھے ذوالفقار

اور علم انکو دئے ہیں باوقار

پوچھا تب میں جنگ کرو گس چیز

یوں کو ارشاد شاہ بحر و بر

پس علی آپس قلعے کے بہم

ایک ٹیلے پر کئے برپا علم

پوچھا تو ہے کون اسے اہل لوا

وہ کہیں ہوں علی مرتضیٰ

ہے قسم بے شتاب توریت کی

ناپھے بے فتح ہرگز یہ کبھی

باہر آیا پہلے اس قلعے سے جو

سو وہ حار تھا ہنوی زشت

پس علی مرتضیٰ یک ضرب کر

سنگوں اسکو کئے ہیں فی السقر

پہن دو بکتر علمہ باندھ دو

اور حائل کر کے دشمنیر کو

سر پہ دستار اسکے جو تھی کٹی

کٹ گیا زانو اور اسکی زین بھی

اور باقی بھی لگے ہیں بھاگنے

اور علی بھی انکا تھا پیچھا کئے

ایک یہودی اسکو بے بھاگاؤں

شاہ مرداں ہو گئے تب خٹکیں

ہو گئے اک جست میں خندق پلے

اور در قلعہ پہ پہنچے آشکار

جسے توڑے ہمارے سب حصا

پس ہوئے مشغول جنگ کا زار

روضۃ الاحباب میں مذکور ہے

اور عیاج میں بھی یوں مسطور ہے

اور وہاں ہیں لکھا اے سپر

کہ ہلائے اسکو آتش تر نفر

ہے علی کی یہ کرامت کا ظہور

انکی مردی اور شجاعت ظہور

وہ لگے کرنے کو فیا د فغاں

بولتے تھے انا ماں سبا لا ماں

کہ اٹھا سکتا ہے جو ہر تر نفر

لیوے اپنے سر پہ غلہ اسقدر

بال زار پناہ میں سب چھوڑ دیا

اور کوئی شئی نہ پوشیدہ کریں

اور چھپائے تھی خزانہ اک بڑا

مطلع اسپر خدا شہ کو کیا

کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی تھا

الغرض انکو ہلا خیر البشر

بکتر خاں بنا حضرت لطف سے

اور کہے جا جنگ کر صبت خدا

کلمہ طیب ہی کے اقبال پر

دیکھا ایک جبر ہودا کے مکار

بولا اپنی قوم کو تب ہلکا نہ

کیونکہ اوصاف شجاعت کا بیلا

اسکے نیرے کاساں تھاتین میں

بعد اسکا بھائی مر حب آگیا

آکے چاہتا کرے حیدر پہ وار

غانیاں حملہ کئے سب جبکہ زود

کوئی کیا اک ضرب نکلے ہاتھ پر

تب علی از قوت رہا نہ

ایک لہے کالگا تھا اسکو در

نقل کرتے ہیں کہ از بعد قتال

کہ اٹھائے اسکو آچالیں تن

وہ نہ ہرگز اپنی جاگ سے ہلا

الغرض کہتے ہیں ہل قلعہ سب

مرتضیٰ از حکم شاہ دو جہاں

اور لکھے بعضے کہ اپنے اونٹ پر

گر کریں پوشیدہ ظاہر ہوئے جب

ایک دیرانہ میں تھا وہ لا کلام

سُن بشارت یہ پڑھت دعَا

رکھکے انکے سر کو اپنی ران پر

دستِ اطر سے نہیں پہناتے

فتح نادیوے نہ پھرے مرتضیٰ

انکو بلو اور اُسے جنگ کر

شاہ مرداں کو زبالائے حصا

اب ہوئے مغلوب تم اور خوار وار

اسکا وہ توریت میں لکھا تھا جلا

ہو گئے مقتول اس سو چند تن

وہ یہودوں میں مہار تھا بڑا

جلد مالے اسپر حیدر ذوالفقار

پائے دوزخ سات سردار ہود

دستِ حیدر سے گئی تب سپر

پائی ایسی قوتِ روحانیہ

یکے اُس در کو بنائے ہیں سپر

اسکو ڈالے بر زمین و پر اچھال

وہ نہیں ہرگز ہلا اس جاسے پن

پر شقت و بہت اے با صفا

دیکھے ہیں ایسی شجاعت اس جب

تب دئے اس شرط سی انکو اماں

لیوے سامان اٹھاوے جہ قدر

نا ہے باقی امان ہرگز یہ تب

حکم سرور سے زیر ابن العوام

میں نے یہ سب سنا ہے کہ شاہ مرداں نے اپنے ہاتھ میں اپنے بیٹے کو لے کر اپنے گھر میں بیٹھ کر دعا پڑھ کر ان کو بلو اور اُسے جنگ کر دیا

میں نے یہ سب سنا ہے کہ شاہ مرداں نے اپنے ہاتھ میں اپنے بیٹے کو لے کر اپنے گھر میں بیٹھ کر دعا پڑھ کر ان کو بلو اور اُسے جنگ کر دیا

<p>جا کے لایا ہے وہ باصحاب چند عورتوں کو انکے ٹہرا بندیاں ہے روایت فتحِ خیر کی خبر دیکھ پشانی پہ بوسہ انکے تئیں</p>	<p>اٹھ گیا تب وہ اماں اے ہوشمند مال ز حصہ کئے برغانیاں جب تھے ہیں حضرت خیر البشر پھر لگا سینے سے یوں فرمائے ہیں</p>	<p>رکھ کے منت اُنہی با ایں سرسبز اور صفیہ کو نبی آزاد کر خوش بہت ہو کر حق لائے بجا</p>	<p>شہ کے ہیں انکے فونے درگزر عقد سے اپنی کئے ہیں بہر ور اور علی کے جلد استقبال جا</p>
<p>قَدْ رَضِيَ اللَّهُ وَرَضِيَتْ أَنْاعَتُكَ لوئے فرحت نہ کیو کر وں اب اور میکا سب جبریل ہما اور ہودو کے یقین ستر تین حکم فرمائے جلد کا انکوسب پس ترجم کے وہ حق کے سول نصف مھول زرا آپ لیں پھر جس بھی ہما جلا کلام غوغہ خیر کے ہی بعد از شباب منزل صہبائیں پہنچے ہیں جب تیغ بیکر ہاتھ میں اے نیک نام وہ کہے اس کی خوشی و اربا شاہ نے کی اسکے تعین و عا شاہ بلال پر کئے عیم حکم تب مارا شیطان اسکے تبینہ پہ آ ہو گئے لرزاں بہت از خوف رب شہ کہی یہ وادی شیطان ہے پس ضو کر کے رسول و الجلال اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا</p>	<p>آپ یوں خوشنود ہو میرے جب تجہ سحر ہی میں ملائک بھی تما ہو گئے قمر سقر میں جاشین یوں کئے ہیں عرضہ خدمت تب عرض کو تباخی فرمائے قبول نصف بیت المال میں اخل کریں آکے خیر میں ملے شاہ سے تمام شاہ عالم کا ہوا اس ملاپ واں صفیہ پاک ہوئی اکا ادب تھے نگہیاں گردخمیہ شب تمام اور اس کا مرد بھی مارا گیا کہ نگہیاں اسکادہ تو اے خدا کہ تورہ بیدار تا سو جائیں نہیں غالب ہو گئی وہ سورہا سب صحابہ کو اٹھائے جلد تب غفلت و ظلمت کا یا سامان حکم قامت کا کئے ہیں بلال کہ اداں سنت نہیں خود قضا</p>	<p>تب علی رونے لگے بن طرب شاہ بولے میں ہی تہا خوش نہیں کہتے ہیں اس جنگ میں سب سعید نقل آئی ہے کہ جب خیر البشر کہ مسلماناں رہ گئے جو یہاں انکے ہی تحویل کر باغات سب اور آل مطلب کو اے میاں حضرت ام حبیبہ کا نکاح اور سب خیر کا بند و بست کر شاہ اس عمل کے ڈیر میں ہے صبح کو پوچھے ہیں لار عرب دشمنی سے ناکریں وہ کچھ غا اور وہاں جب چلے آگے رسول سوئے سب بیدار تھا وہ پاکباز ہو گیا ہے جب طلوع آفتاب اور وہ بے اختیاری پر بلال اب یہاں جلد تر آگے چلو با اقامت با جماعت بانیاں شافعی کا ہی مذہب ہے جاں</p>	<p>پوچھے شادی یا غمی کا سبب بلکہ خوش ہو تجھ سر تبا لیں ہو گئے بندہ مسلمان ہیں شہید کے از خون یہوداں درگزر انکی مزدوری کر گئے ہم عیاں یوں مقرر کر دئے تقسیم تب اور بنی ہاشم کو حصہ پاچوں جو حبش میں ہی ہوا تھا بفتح جب مدینہ کو پھرے خیر البشر پس بوا یوب انصاری جو تھے کہ کھڑے کہی یہاں تو کیا سبب اسلئے ہی میں نگہیاں تھا کھڑا آخر شب میں کو اک جازول اور تھا وہ شاغل ذکر و نماز پہلے جاگے سرور عالیجناب ظاہر خدمت کیا اپنی بلال پس چلے سب کوچ کر خوف ہو تب گرا رہے ہیں قضا اپنی نماز پر مواہب میں لکھا اے میاں</p>

لے لے جلا وطن ہر بدر کر دینا

قضا نماز کی ادا میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف

کہ قاضی اور اذان مصطفیٰ باجماعت میں گڈا لے وہ قضا

چند احادیث صحیحہ لاکھام

لایا ہے اس باب میں بن ہمام

حضرت عمرؓ القضا کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف آفرانی فرمانا

اس برس میں ہی رسول اللہ نے
اوصحابہ بھی تھے ہمراہ دو ہزار
مہر ظہاں کو جو پہنچے آن کر
کہ نہ آئے ہیں نبی بہر جدال
حکم و حضرت کے اصحاب کرام
شعر پڑھتا تھا عمرؓ نے یوں کہا
فضل حق سے عزا سکا لاکھام
تلبیہ کہنے لگے پس باوقار
اور وہیں پنا کے عقد نخل
ان کا احوال و ریا کا سبب
سال ششم میں توفیق سعید
وقت جب یاد ہدایت کا مگر
یک بیک لانت بڑی سلام کی
توت و شوکت تریشو کی تمام
میں نجاشی پاس جا سکتا نہیں
چھوڑ کر مکہ نہیں جانا کہیں
اور اس اثنا میں وہ حق کے نبی
میں شین مکہ سے نکلا ہوں تمہی
جب مجھے پایا نہیں وہ کہیں
کہ نہیں خالد ہے ایسا بیگیاں
لکے یاں نصرت اسلام پر

واسطے عمرؓ کے مکے کو گئے
ذوالحلیفہ کو جو پہنچے آشکار
کا ذراں سمجھے کہ آئے جنگ پر
بلکہ عمرؓ کیلئے آئے یہ سال
تین سب ڈالے ہوئے تھے دریا
ساتھ شہ کے شعر تو پڑتا ہے کیا
کافروں کے دل میں کرتا ہو کام
شہ دئے بوسہ حجر کورہ سوار
ساتھ میمونہ کے سر بیا فلاح
دھر نخر میں لکھو لگ چاہے ب

تھے ہدی کے اونٹ بھی پیش کرتا
باندھے جب حرام سال آنا نام
اس ہی اندیشہ سے سار ڈر گئے
پس پیہر ہو کے قصبہ پر سوار
نقل ہے ابن رواحہ نامدار
سکے یہ فرمائے حضرت لے عمرؓ
کہ نہ ہو گا تیر سے بھی ایسا کام
اور طواف سعی و حلق و نحر سے
اک روایت کہ اس ہی سال میں

ایک سو گھوڑے بھی تھے نیکذات
اور باندھے ہیں صحابہ بھی تمام
تب صحابہ انکویوں تسکین دئے
داخل مکہ ہوئے با افتخار
ہاتھ میں کٹہ کے ناقد کی ہمار
شعر پڑھنے کو نہ اسکے منع کر
دنگوہہ تیغ کرتا ہے تمام
ہو کے فارغ تین دن مکہ میں تھے
لئے ایماں بو شہرہ جانیں

ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال

وہ کیا تھا دشمنی اختیار سے
اس طرح کہتا ہے وہ عالی وقار
بات یہ دلیس مرے آتی تھی
مہنوں کو کیا تھا میں جدال
ہوؤں نصرانی نہیں یہ بھی بھلا
کیا ہوا وقع پردہ لا رہی ہے
ہو گئے مکہ طرف رونق فرا
وہ مجھے دھونڈتے مکہ میں تمام
اور فرمائے ہیں زلفیہ داد
ہو گئی ہے اُسے ظاہر لے کی
غیر پر اسکے تقدیم دیوینے

گر چہ لگے اسکے مل کفار سے
اپنے ایمان کا سبب تفصیل دار
اور جب صلح حدیبیہ ہوئی
آہ پھر آئندہ کیا ہو میرا حال
پھر خیال آیا کہ ہر قل پاس جا
دیکھوں کیا ظاہر ہو آخر غیب سے
حبس صلح حدیبیہ بجا
کہ ولید بن الولید کا تھا نام
بھائی کا حضرت کئے میں تھکویا
پس حقیقت ملت اسلام کی
حق میں بہتر اسکے ہی اور ہم سے

لایا ہے ایمان خاں بن ولید
لایا استعداد نیکی کا نثر
جان میں میر خدا نے ڈال دی
اب نہ کچھ باقی رہی لاکھام
وہ بھی تابع ہے محمدؐ کا یقیں
ملک میں ہی اپنے ہاں رہا نہیں
عمرؓ القضاہ ادا کرنے کو ہی
تھام اک بھائی ہمراہ نبی
ایک خط ایسا دے لکھ بھیجا وہیں
دین حق اس پر ہے اب تک نہیں
وہ شجاعت اپنی خرچ گیا اگر

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

وہ ایمان خاں بن ولید

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مجموعہ

بنی ابی بکر - فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر ایک جنگ میں شہید ہو گئے ۱۲

بنی حضرت عوف نے صلۃ الاجاب فی احوال الامصار میں مذکور ہے ۱۲

اے برادر جلد ستر پاس آ
میں نے جہ صوفان سے تہ کہنے لگا
خونی دارین گراب چاہیں ہم
عکرم سے بھی کہا ایسا ہی جا
ہم بھی ہر دوپٹے کو چلے
ہم یہ تینوں شخص ہیں اتفاق
کہ جگر گوشوں کو مکہ اپنے اب
الغرض کہتا ہے خالد اے لیب
دور سے مجھ پر تیری جب نظر
میں پڑھا کھٹہ شہادت کا وہیں
میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے ہوشیار
لطف سے کیجئے حق میں دعا
پس ہوں انتہ خالد بن ولید
کیا مساعی جمیلہ بے قصور
بعد حضرت مرتدوں جنگ کر
بنت حارث تھی لبابہ کی ماں
اسکا کچھ احوال گرچہ ہے خدا
جانجاشی ہاں بن عائش تب
دیوں کیواق صد کو اسکے ڈہرا
دشمنوں پر شب غالب ہو گیا
قصد کر میں نے مدینہ کو چلا
پھر کہا میں اٹھ کے اے خیر البشر
سرور عالم نے پوچھا کیا سبب

اور تیرے دل دو جہان کی ہاتھ لا
دولت نبوی کا دیکھ اب بدبہ
جلد جا کر اس پر ایسا لٹیں ہم
وہ بھی یہ دعوت اجابت ناکیا
راہیں بن ابراہیم بھی ہم ملے
پہنچے ہیں جا کر مدینہ باوفاق
ڈالا ہے جانب ہماک پر طرب
جب ہوئے ہیں ہم مدینہ کے قریب
مسکرائے حضرت خیر البشر
ترکے ارشاد شاہِ مرسلین
تھا ہدایت کا تری اُمید و
تارے جرم و گندہ بخشنے خدا
دین حق میں کی ہے تائید مزید
بالتواتر پائے ہیں اس ظہور
بیخ و بن انکی اکھیر جلد تر
خواہر میٹھونہ اُمم مؤمنان
ذکر میں صحابہ کے میں لاؤنگا
قتل کر دینے کیا اسکو طلب
آتا ہے ناموں کی کبر جس کے پاس
موتی جوں فرعون پر غالب ہوا
راہ میں خالد ہے میر سے ملا
ہاتھ دو بعیت تباہوں پہرور
میں کہا شرط ایک میں چاہا ہوا

پہونچا یہ نامہ ہوا میں پڑھ کر شام
ایک عالم کو لیا ہے بالیقین
بات صفوان کیا ہے یہ قبول
اور عثمان بن ابی طلحہ کے ساتھ
وہ جو حبشہ سے مدینہ کی طرف
آگے ہم جانے کے ہی خیر البشر
وہ کہنا یہ تھا انہیں اشخاص سے
میں کہنا پاک و برتر لباس
میں سلام اسدم بجالا یا شتاب
شکر ہے اللہ کا شام و پگاہ
میں کی تب عرض حق کے رسول
شاہ فرمائے کہ اسلام ہمام
کیا رسول اللہ کے صین حیات
کہ خدائے پاک اور اسکا رسول
جاہلیت میں بھی کیا کیزہ کیش
جب سن کیس تھا وہ باصفا
اور عمر بن اُمیہ کے تئیں
تب نجاشی منہ پہ اپنے مارے
اور یقین برحق ہو وہ تھکا رسول
بوتا ہے ابن عائش باصفا
جا کے جب پہنچے حضور مصطفیٰ
ہاتھ لہنا شہ کئے رفت کیساتھ
پوچھا وہ کیا شرط ہے میں نے کہا

ہوگئی اسلام کی رغبت زیاد
ایک لقمہ سے تو ہم زائد نہیں
میں اٹھا ہو کر بہت اس سے ملوں
جا کہا میں قبول ہے یہ بات
آتا تھا ایمان کے پانے کو شرف
اپنے یاروں کو دئے تھے یہ خبر
جو قریش نذریہ عالی قدر تھے
اور ہوا حاضر حضور شاہ ناس
ہو کشاہ رو دئے اسکا جواب
تجھ کو بتلایا مسلمان کی راہ
میں کیا تھا اس قدر حق تہمد و
ہے مٹا دیتا گناہوں کو تمام
اور کیا اس شاہ کے بعد مہمات
سعی اور کوشش کو اسکی قبول
تھا وہ از رو سا و اثر قریش
عصر میں رونق کے رحلت کیا
جو نجاشی پاس بھیجے شاہ دیں
یوں لگا کہنے کو ابن عائش سے
جلد کر تو دین کو اسکے قبول
ایمان میں دست نجاشی پر ہی لا
پہلے خالد کلمہ طیب پڑھا
میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ
بخش دیوے سب گنہ میر خدا

شاہ فرمائے کہ کیا لائے جب اور حج کعبہ پس یہ تینوں کام اور عثمان ابن طلحہ بعد ازاں تا وہاں کافروں سے لاکھام تیغ در دست اُسامہ دیکھ کر پھر وہاں سب مینہ آئے ہیں اور اُسامہ پر بہت غصہ ہی کر	مُو ہو پھیلے گناہاں اُسکے تب ہیں مٹاتے گنہ پھیلے تمام لایا ہے ایمان بہ سالارِ جہاں لیوے جا کر جلد بیشک انتقام وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر ماجر حضرت کو یہ سنوئے ہیں لوچھے کیا دل اُسکا دیکھا چیر کر	اور ہجرت یونہی دارِ کفر سے پس میں سن شاہ بیعت کیا اور غالب کو شبہ جن و ملک کا فوٹ نہیک جو شخص تھا خوف سے ایمان لایا جان کے یہ خبر فوس سنتے ہی رسول صاحب کشف بولا اے میاں	دارِ اسلامی طرف کوئی کرے اور ایماں سے مشرف ہو گیا سیحے اس ہی سال میں کُذک ہے اُسامہ اُسکا تب پچھا کیا قتل کر ڈالا اُسامہ نے اُسے ہو گئے از بسکہ محزون طول آئی یہ آیت اُسی قصہ میں جا
---	---	--	--

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا

ساتھ دیکر چند مردوں کو بہم راہ میں یک شخص عامر بن کا نام اور محکم آہ نا کچھ دیر کر اور فرمائے سمجھ لو اے فلاں	ہے روانہ کر دئے سوئے ہضم تھا کیا اگر صحابہ کو سلام مار ڈالا اسکو ناحق بے خطر ترجمان دل ہو بیشک یہ زباں	اور اُسی سال میں شاہ بشیر اور محکم بن ختامہ جو کہ تھا اسکو ہون جب جانے تھے صحابہ بات یہ جب سرورِ عالم سنے اور اس ہی باب میں بالعلل	کہے عبداللہ رواحہ کو امیر تھا اُسی تلمیذ میں اہلِ فتنہ نہ دئے اسکی تحیت کا جواب اس محکم پر بہت غصہ ہوئے آیت قرآن یہ نازل کیا
--	---	--	--

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَاحَ كَسَتْ مُؤْمِنًا

سن محکم یہ خبر با اضطراب نالائیم کام سے اس کے رسول	دوڑتا آیا ہے حضرت کے جناب جب بہت اس سے خفا تھا اور طول	اور لگا ہے غرض کرنے باادب بولے حضرت تجھ کو نا بخشے خدا پس محکم اٹھ گیا روتا ہوا اک روایت ہے کہ بعد ہفت روز دفن کرتے تھے اسکو بار بار یہ خبر سنکر ہیں فرمائے رسول چاہا لیکن حق تعالیٰ مؤمنوں ان حدیثوں سے ہوا ظاہر صریح ظن بد اس سے نہیں ہو سزاوار جب زمیں اسی کو پھینکی سر بسر	یابی بخشش مری کیجے طلب اور کرنے نا عفو تیرے سے خدا منہ کو اپنے اشک سے دھوتا وہ گیا دنیا سے یا ایں دُوسوز پھینک دیتی تھی وہ اسکو آشکار کہ نہیں اسکو زین بھی کی قبول کہ نہیں اس حال میں تلپند ہو نگہماں ہے ہون کو قبیح ظن بد اسلام کانیں سے ستار الحذر ایسے گند سے الحذر
---	---	---	---

لَا غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا غَفَرَ اللَّهُ عَنْكَ

اور تڑپتا تھا سببِ حسرت کے دفن جب اسکو کئے ہیں مسلیں تین بار ایسا ہوا آخر اُسے اس جو بدتر ہے اکو بھی زمین اور نہیں تنبیہ ہوئے خوب تر جب لمائی کوئی ظاہر کرے بدگماں جانوئے غضوبِ خدا	مر گیا بعد یک ساعت کو وہ پھینک ڈالی ہے وہاں اسکو زین ایکجا پتھروں میں پوشیدہ کئے دیکھے لیتی ہے اپنے میں نقین تا کریں حرکات ایسے حذر اعتقاد پاک سے ماہر کرے اور غضوبِ رسول باصفا
---	---

تین جہیز ہیں سی اگلے اٹھ ماہ سٹ جاتے ہیں

محکم کو زمین قبول نہ کرنا

عبداللہ والوجہ علیہ السلام کی روایت سے کہ در ستر چار طرف سے حملات کیے گئے تو عثمان نے فرمایا کہ میں نے اس کو قبول نہ کرنا چاہا ہے

لہ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اشعر (سورہ بقرہ)

جنگ موتہ

لہ حصول ادا کرنے والے

نیت باطن سے کوئی حق بغیر
پاس شائع کے یہ قرارِ لسان
اور عدم اعتبارِ اعتراف
دین کے احکام ہوں برہم تمام

موتہ کا جنگ

جب نہیں واقف ہو لازم ظنِ خیر
معتبر اور ترجیحِ جانِ دل
عقل و انصاف کا بھی ہے ظن
شرع کا باقی رہے کیا انتظام

موضع موتہ تک پہنچا بخیر
کہ رسول اللہ کا ہوں نہیں رسول
کہ نہ کرنا ایچی سے بدسلوک
جمع آئے غازیوں تب تہ ہزار
کردے اس فوج کا پہلا امیر
ہوئے عبداللہ روادہ تب امیر
شاہ عالم نے دیا در دستِ زید
ہے بھلا ایمانہ لاویں اگر
کیجے اُن کفار سے جنگِ لشد
وہ کیا تائید ہر قل سے طلب
ملکے سب ایک لاکھ سوزائے ہوئے
کہ لکھیں خدمتِ نبوت کی یہ خبر
کہ اُسے مکروہ تم رکھتے ہو کیا
ہم نہیں پاتے ہیں کچھ فتح و ظفر
پس ہزاروں پر دیا فتحِ رب
اور ہوئے آگے روانہ کرنے دیر
شوق سوڑتا تھا تین بار
اور لے ہتھیار اقسامِ کثیر

اور قرآن میں خدائے غیبِ ال
اور احکام و حقوقِ اسلام کے
جب عمر جھلائے قولِ زید کو
اور اُس ہی سال میں آکا باصفا
ہے روایت جب کشتہ امم
شام کا حاکم جو تھا شرجیل تب
قتل اسکو کر دیا تب وہ لعین
قتل کر دینا نہیں اسکو روا
جرف میں شکر کیا تھا یہ زول
اور کہے پادے شہاد زید جب
وہ بھی گریا پدے شہادِ مومنوں
زید کو تب اس طرح فرما دیا
گر نہ ایمان لاویں لے عہد قرار
منزلِ ثنیہ تک تشریف لا
بھیجا ہر قل جلد ایک شکر بڑا
شکرِ اسلام در سر حدِ شام
تا ملک بھیجے ہماری وہ بہم
جس کے خاطر یہ یقین تھے ہم
بلکہ ہم اس دیں کی قوت سے عیا
فتح و نصرت یا شہاد ہی ہیں
رہیں عبداللہ روادہ باصو
جا کے تب موتہ کو پہنچے بیدنگ
ساز و سامانِ سیم و زر کا زنگار

ظنِ بد سے منع فرمایا ہے جاں
سب ہیں مترتب اسی پر جانے
زید بھی بولے اُسے جھوٹا ہے تو
ہے روایت جنگِ موتہ کا ہوا
حاکمِ بصری کو ایک نامہ رقم
اسکو پوچھا کون ہے تو بول اب
سُنکے یہ حضرت ہوئے اندونگیں
قتل ہو ہر قوم میں اسکا بُرا
خود وہاں تشریف فرمائے رسول
جعفر طیار ہوئے میر تب
جسکو چاہیں یوں شہری وہاں
کہ جہاں قاصد مر مارا گیا
تاہمالے وہ ہیں جرنیہ گزار
شہ کئے امر کو نصرت دے عا
سرحدِ بلقائیں وہ آ رہے آ
تب مہمانِ نذر کیا تھا مقام
یا کریں کچھ حکم دسرا وہ قم
یعنے ہے وہ بس شہادِ محترم
فتح پاتے آئے ہیں برکافراں
ہر دو مقصودِ سعادت ہیں
اپنے ناقہ کتیں کر کے خطاب
رومیاں تیار ہوئے بہ جنگ
ڈالکر گھوڑوں پہ آئے ہو سوا

انکی کثرت کی نہیں تھی انتہا
 زید ابن حارثہ مرد رشید
 ہاتھ میدھا ہو گیا اسکا قلم
 پس شہادت وہ بھی پایا اور
 آئے میدان میں ہوتیز گام
 ایک کڑا منہ میں ڈالا شتاب
 کا فوج کہ بہت جنگ و قتال
 کہ کس کو تم میں ٹھہراؤ امیر
 تب جھوکی رائے دے کر اے سعید
 ابن عامر فوج کو سب کر ندا
 لیکے خالد غازیوں کو بید رنگ
 ایک بی پل میں یک تیر خدنگ
 شام تک لیا ہی تھا جارجیال
 جبکہ شمشیر فلک و نیک نام
 تیغ دسروز جب کھینچا ہے سور
 نیمینہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا
 بھی مقدم کو موخر کر دیا
 پس لگا ہونے کو جنگ سخت
 اور خالد بن ولید نامدار
 دست خدیں یقین بقیال قیل
 پس مینے کی طرف رجعت کئے
 اہی دن بادشاہ مر میں
 کہ تھاری فوج کی لئے مومنو

جنگ پر طفرین سے ہونے لگا
 زخم تیروں سے ہوا آخر شہید
 تب لیا ہے دست چپ میں علم
 کہتے ہیں کیسوی زائد زخم تھے
 تین دن سے وہ نہ کھایا تھا طعام
 فوج میں اس میں پایا اضطراب
 نوش فرمایا شہادت کا زلال
 سب گئے کہنے کو تم ہی ہو امیر
 ہو گیا سردار خالد بن ولید
 جنگ کی ترغیب پھر دینے لگا
 کہ دیا کفار سے آغاز جنگ
 گئے زخمی ہوئے اسوار رنگ
 ہو گئی خون زمیں سے لال
 ہو گیا ہوشام کو رخ در نیام
 فوج زخمی شب کی بھاگی بالضر
 میسر آمدن اُسے خالد کیا
 اور موخر کو مقدم کر دیا
 باسان تیغ اور تیر و تبر
 کر دیا ایسی شجاعت آشکار
 ٹوٹے ہیں اس روز تیغ و صیل
 راہ میں بھی اور ایک قلعہ لئے
 چڑھتے مہر پر مدینہ میں حزیں
 یہ خبر دیتا ہوں میں تم کو سنو

باوجود قلت اے فرخ نہاد
 جعفر طیار پس لیکر نشان
 دست چپ بھی کٹ گیا ہے بعد
 بعد عبداللہ رواجہ مستم
 ابن عم تب اسکا تھوڑا گوشت لا
 پھینک دے اس گوشت کو وہ جلد
 جلد ثابت ابن اخرم لے نشان
 وہ کہا کہ میں نہ ہوں نکاح امیر
 جب شہادت پائے تھے تیروں امیر
 جو پریشان تھے فراہم ہوئے ام
 وہ دلیراں ایسی جان بازی کئے
 کا فوجاں یک تیغ سے سوتے تھے
 جب شفق نکلا ہر چرخ کبود
 غازیوں بھی پڑ تیغوں کے تیل
 لشکر اسلام بھی نکلا بہم
 میسر آمدن کو تھا اول یقین
 سمجھے ان کو دیکھ کفار تباہ
 ہر مجاہد نے کیا ایسا جہاد
 کہ کبھی چشم زمانہ لے میں
 بھاگنے آخر لگے میں کا فوجاں
 نقل آئی ہے کہ جسد اشکا
 در دو غم سے ہو گئے ہیں اشکار
 زید نے اول ٹھایا تھا ہوا

مومنوں دینے لگے مری کی دا
 کہ نہ جنگ اس لگا ہوا بعد از
 دو نو بازو بجایا وہ نشان
 تشنہ جام شہادت لے علم
 اسکے کھانے کیلئے باعث ہوا
 اور اپنے نفس کو پس زجر کر
 غازیوں کیوں لگا کہنے وہاں
 اور کسی کو تم کو اپنا امیر
 فوج میں آئی پریشانی کثیر
 معرکہ میں کئے سائے قیام
 تیغ بازی تیر اندازی کئے
 جان اپنی جہم کھوتے تھے جو
 تھی زمیں بھی سماں ہی نمود
 سرسبز الے نیام اندرویں
 سب کے تھوہا تھوئیں شمشیر علم
 میمنہ اسکو کیا وہ پیش میں
 کہ ملک پر آئے ہیں سر سپاہ
 کہ دیا پوری جوانمرد کی داد
 ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں
 مال سب لوٹے میں انکا مومنوں
 سخت موتہ میں ہوا یکارزار
 اور فرمانے لگے یوں بقرار
 جاں فدا راہ خدا میں وہ ہوا

مجاہدیت جعفر طیار کا اور حضرت عیسیٰ

لے لیتے زید ابن حارثہ جعفر طیار کا بعد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت جعفر کا لقب طیار ہونے کا سبب

بعد جعفرؑ نے اٹھایا وہ علم
بعد اُن کے از سیوف کروکار
پس اُسی ن سرور خالد با صواب
اُنکے دو ہاتھوں کے بدلے میں خدا
پس اُسی ن سرور ہوائے بادب
اکی بی بی جو تھی شہا فاضلہ
شاہ دیں کرنے لگے میں کو پیار
سرورِ عالم نے فرمایا کہ ہاں
جمع آئیں عورتیں اکثر وہاں
حکم فرمائے کہ اب جعفر کے گھر
شاہ فرمائے کہ لشکر کا بیاں
تب کہا اعلیٰ خدا کی ہی قسم
حق کیا رفح حجاب رض تب

پانی اُس بھی شہاد ہے بہم
سیف اک یعنی وہ خالد نامدار
پایا پیغمبر سے سیف اللہ خطاب
اسکو دو پر اپنی قدرت سے دیا
جعفر طیار جعفرؑ کا لقب
فاضلہ تھی صالحہ اور عاقلہ
اور وہیں رونے لگے بے اختیار
آج ہی پایا شہادت بگیاں
اپنے گھر آئے امام انس و جہاں
بھی جو کھانا پکا کر جلد تر
میں کو دیا اب کرتا ہے عباں
یابنی یہ سچ سب سے بیشو کم
دیکھتا ہی تھا میں احوال سب

غزوہ ذات السلاسل

بھیجے بہر جنگ سالار بشیر
اور جب میں بو عبید نیکذات
یہ خبر سنا کر مجھے تھے وہ فرار
نحر کرنا اونٹ کو اس واسطے
اور شعبان میں بنی غطفان
جانور اس قوم کے اور عورتیں
اور مضامین بی حد روکیا
وقت شب بکرا بی حد رو بہ تیغ
بھاگے وہ اور انکے اولاد زناں

تھا عمرو بن عاص تب کا امیر
تین سو اصحاب کے اپنے ساتھ
لوٹ آیا پھر کہ وہ عالی وقار
انکو کھلایا ہے ابن سعد نے
لیکے پندرہ غازیوں کو سرسیر
مومنوں لائے جو پائے لوٹ میں
شخص دو دیکر رسول کا ثنات
کاٹا ہر سر اس شقی کا بید رین
مال زر بھی لوٹ لائے مومنوں

بعد عبد اللہ رواص نے لیا
وہ نشان بیکر وہیں لڑنے لگا
اور فرمائے رسول محترم
دار جنت میں جہا چاہے وہاں
پس تر منبر سے شاہ انبیا
غسل دے بچوں کو اور بہتر لباس
پوچھی وہ کیا ہے شہ جن و بشر
سکے یہ سماء وہیں رونے لگی
فاطمہؑ رونے لگی ہے زار زار
تھوڑے عرصہ میں خالد بن ولید
وہ کہا اب آپ ہی کیجے میراں
آج حال جنگ کچھ چھوڑ نہیں
فوج جب پہنچی مدینہ کے قریب
اور جمادی الآخرہ میں با شرف

حق تعالیٰ نے ظفر اسکو دیا
جہنمیہ کے قوم براز بہر جنگ
اس سفر میں غازیوں تئیں سمجھی
بحر سے یکا نی ماہی کلاں
بو قنادہ جا کیا ہے کارزار
وہ کو تقسیم بعد خمس جب
بھیجے غابہ کو رفاعہ کے اہل
اور یہ تینوں شخص اسکی قوم پہ
اور مہ رمضان میں شاہ دین

جام ہو وہ بھی شہاد کا پیا
فتح و نصرت تھنے اسکو کی عطا
ہو گئے دو ہاتھ جعفر کے قلم
وہ کرے پرواز نہ ان زماں
گھر کو جعفر کے ہوئے رونق فرا
عطر دے پہنائی تھی وہ حق شناس
پاس جعفر کے کچھ آئی خبر
اپنے منہ کو اشک سے دھونے لگی
شہ دئے اسکو تسلی با وقار
فتح کی لایا ہی یحییٰ نے نوید
پس کہ تفصیل سے شاہ جہاں
تہ کیے ارشاد ختم المرسلین
آئے استقبال کو تھکے حبیب
فوج ان ذات السلاسل کی طرف
پس مدینہ کو وہیں جنت کیا
حکم سے شہ کے گیا ہر بید رنگ
آہ کھانے کی بڑی تصدیق تھی
کھلے پندرہ روز اسکو مومناں
مر گئے چند اور ہوئے بعضے فرار
پایا ہر غازی ہر پندرہ اونٹ
جنگ چہتا تھا رفاعہ بد گھر
حملہ مردانہ کئے جب سرسیر
فتح مکہ کے ہوئے عازم یقین

فتح مکہ معظمہ

یہ سب اسکا ہوا ہے لے اٹھی
 بولے انباء بکر اس طرح تب
 اور رہیں با یکدگر با اتحاد
 یک قزاعی منع ہو اسکو کیا
 قوم انباء بکر سب شمش
 جنگ جا قوم قزاعہ سے کئے
 حقے اس شب یہ خبر حضرت کو
 پس قزاعی شخص چالیس ہیں
 کہتے تھے یاری دوں تم کو اگر
 اور پشیمان ہو قزیش بر سر
 صلح پہلی وہ جو تھے قزاعی
 کہ وہ دختر تھی بوسفیان کی
 وہ لپیٹی جلد آوہ قزیش تب
 قزیش یہ ہرگز تجھے لائق نہیں
 پس ابو بکر و عمر حیدر کے پاس
 پس وہ بے امید مکے کو گیا
 جمع آئے غازیاء بارہ ہزار
 برکدیا کر کے ہیں جن بول
 صوم اور افطایہ ہر بیگماں
 کر کے وہ آتا تھا بھر بالکمال
 اور فرمائے تو ہمراہ رہے
 یہ بہت ایذا دئے تھے شمش

آگے جب صلح حدیبیہ ہوئی
 ہم قزیشوں کے رہے میں اب
 ایک دوسرے سے نہ رکھے کچھ عناد
 ایک بازار آیا نہیں وہ بے حیا
 جابہ چاہے ہیں زقوم قزیش
 میں شخص اس قوم کے مارے گئے
 عائشہ سے صلح کو بولے نبی
 آگے فریاد نزد شاہ دیں
 میں دئے جاؤں یاری سرسبز
 بھیجے بوسفیان کو تب حضرت کے پاس
 اسکے بدلے کچھ بڑا دیں ورنہ
 اور تھی زوجہ شمش اکوان کی
 پوچھا اے بیٹی بیٹی کیا سبب
 وہ گیا یہ سنکے ہو کر خٹک گئیں
 فاطمہ سے بھی کیا یہ اتنا
 یہ خبر سالے قزیشوں کو دیا
 پس چلے مکہ کو تھیں سب روزہ دار
 تب کئے افطار روزے کو رسول
 ہے روایتش سفر کے درمیان
 اور اسکے ساتھ تھے ابن عباس
 اور مدینہ کو علاق بھیجے
 آواہاں یمان ہر لائے ہیں

شرط یہ بھی تھی کہ اس صلح میں
 اور کہی قوم قزاعہ لا کلام
 ایک انباء بکر سے بے حیا
 پس اسو مارا قزاعی اس قدر
 پس قزیشوں کے جماعت ایک تب
 اور قزیشی لوگ سمجھے تھے یہی
 کہ کئے تھے عہد جو ہم سے قزیش
 شمش یہ سننے ہی خفا ہو کر اٹھے
 اور دلاسا دلبری دئے ان کو سب
 تاکہ وہ معذرت جاشاہ سے
 پہنچا بوسفیان مدینہ میں جو آ
 قزیش سرور کا تھا اسکے گھر بچھا
 بولی یہ قزیش شمش لولاکھے
 جا کیا پس عرض کر کے جناب
 تا سفارش کریں نزد رسول
 جبکہ رحمت کی ہو بوسفیان کے
 اس فرسٹ ام سلمہ کے سوا
 اور صحابہ کر دئے سب اختیار
 ذوالحلیفہ کو وہ جب پہنچے ہیں
 شمش کہتیری یہ ہجرت ہی اخیر
 ابن حارث ابن عمر مصطفیٰ
 ام سلمہ کی سفارش سے مگر

جنگے ذمہ ہیں جو چیتے ہو رہیں
 ہم رہیں ذمہ میں حضرت کے تمام
 جو یکے ن شاہ عالم کی کیا
 کہ ہوا مجروح منہ اور اسکا سر
 منہ کو اپنے ڈھانپ لیکر وقت شب
 وقت شب ہونے پہنچانے کوئی
 کل کی شب توڑنے میں تھے
 اور چلے چادر کو اپنے کھینچتے
 اذن رخصت انکو فرمائے تب
 صلح اور پیمانے سے کرے
 پہلے گھر ام حبیبہ کے گیا
 چاہا بوسفیان کہ بیٹھے اسے جا
 اور قزیش تو مشرک ناباکھے
 شمش ہے خاموش ناوے کر جو ب
 پر نہیں ہرگز کئے کوئی قبول
 شمش یہاں لشکر کی تیاری
 دوسری بی بی کو نہ حضرت کے کھا
 کہ کریں فطاریا ہو روزہ دار
 آواہاں عباس حضرت کے ملا
 جسطح میری نبوت ہے اخیر
 اور جو عبد اللہ پھر پہنچا تھا
 شمش کئے انکی خطا سے درگزر

بارہ ہزار غازیاء کا جمع آنا

نقل ہو تب ابن حارث کر حیا
خزگہ مغرب میں جب سورج گیا
حکم لوگوں کو کئے شاہ عرب
بے خبر تھے شہ کے آنی سے قریش
تب بوسفیان بدیل ہم حکم
دیکھ ان چوٹھوں کو حیران ہو گئے
چاہا بھیجے مکے والوں کو پیام
آیا تھا شکر سے باہر باوقار
تہنہ ہو قربان مے مادر پدر
اپنے بھیجے اسکو خچر پر بٹھا
حکم لے قتل کر دیں جلد تر
قتل کرنا اسکو چہا ہے عمرہ
پس ہوا دشمنان فلک پر جبکہ
اے بوسفیان ذرا ہو پیش میں
بولا بوسفیان اشد ہدا
دشمنی کی آیت گو ہم نے بیش
پھر کئے ارشاد اسکو یوں نبی
وہ کہا میں بھی شک سے مجھے
اب سالت کی بھی تو تصدیق
کہ بوسفیان عزت طلب
جو کہ بیت اللہ میں اہل ہوا
جانا چاہا گھر کو بوسفیان تب
حضرت عباس نے اے باصفا

اگے حضرت کے نہ سراو پر کیا
اگ تاروئی فلک سلگادیا
ایک چوٹھا ہر نفر سلگادے اب
لیکن آنے کا خطر تھا انکو وحیش
تینوں عازم ہو مینے کے ہم
اور بہت خاطر پریشان ہو گئے
کہ یہاں پہنچے ہیں سالار انام
اسل راے سے ہو خچر پر وار
کہلے امی الفضل اب کیا خبر
فوج میں عباس لیکر جب چلا
جلد تر عباس بھی تب پہنچ کر
بخشیدے آپ اسکو لطف کر
کفر کی شب لی ہوں یا سو فر
کیا ابھی وہ وقت بول آیا نہیں
آپ پر ماننا پھر میری فدا
عفو سے پر آپ یوں آتے ہو پیش
کیا نہیں وہ وقت آیا ہے ابھی
اسطرح عباس تب بولے اُسے
ورنہ تمہکو قتل کرنا ہے عمرہ
اسکو کچھ عزت عطا فرماؤ اب
اور بوسفیان گھر میں جو گیا
مصطفیٰ عباس سے فرماتے تب
اسکو بھلایا لجا یک تنگ جا

مڑ پھراں کو جو پہنچے رسول
چو طرف اٹنے لگیں جنگاریاں
پس جب سلگائے چوٹھے دس ہزار
چاہنے اپنی پینہ وہ بالضرور
مڑ پھراں میں جو آدیکھے تباہ
کہتے ہیں عباس اس شب اے سپر
جلد آتم شاہ سے لہو پناہ
رہیں سن آواز بوسفیان کا
تب کہا عباس اشد ہواں
دیکھتے ہی اسکو فاروقی گزریں
یوں لگا کہنے اے مقبول اللہ
شاہ فرمائے تو اسکو اب لجا
لیگیا عباس اسکو شہ کے پاس
کہ کئے تصدیق تو بقیان و قیل
علم و بخشش آپ کی کیا ہے عجب
اب میں سچ جانا ہو دلیسے بیکم
کہ مجھے جانے یقین تھا رسول
وائے تجھ پر اے بوسفیان اب
وہ پڑ ہات کلمہ طیب دیں
تب کئے ارشاد شاہ دو جہاں
فالے جو ہتھمار اپنے جلد تر
کہ لجا اسکو بھٹاک تنگ جا
پہلے گزرا خالہ عالی وقار

اپنے لشکر کو کئے حکم نزول
اور دھڑپ سے ہوئی اندھیری جنگ
ہو گیا روشن بیابا بے شمار
بھیجے بوسفیان کو حضرت کے حضور
کہ وہاں سلگے ہیں چوٹھے بھیج
کر قریشوں پر شفقت کی نظر
ورنہ تم ہو جاؤ گے بیشک تباہ
ہے پکارا وہ جوابا یسا دیا
فوج لے آئے ہیں آئے اماں
تیغ لے دوڑے حضور شاہ دیں
میں بوسفیان کو لایا دے پناہ
صبح کو مجھ پاس حاضر کر تو لا
اسکو فرمانے لگے سالار اناس
جو جہا کا ایک معبود حبیل
آپ پر ہے صلہ رحمی ختم اب
ایکے بے شہ معبود جہاں
میں جو کہتا ہو کرے سب قبول
کھونہ سرگز دولت ایمان اب
یوں کہا عباس تب اشد ہواں
ہم دئے ہیں چار شخصوں کو مال
اور ہے جو گھر میں در کو بند کر
تا وہ دیکھے خوب یہ فوج خدا
غازیاں تھو ساتھ اسکے ایک ہزار

جلد تے تکبیر کہتے وہ بہم
کہتے تھے تکبیر وہ سب غازیوں
پھر بنی کعبہ کے بعد اور چلے
بعد اُنکے مرتبہ سے ایک ہزار
قوم سے آشیج کے انکے بڈازاں
ماہ کے اطراف ہوجن آخر
اُنکی تکبیر کی آوازوں کے چنا
رعب سے اس لشکر حقیقی
وہ کہا افسوس تجھ پر افلاں
تادہ لایمان اب یوں پناہ
پس کمال فرح و غرور شاہ
آہ جو انکا سپہ میں ظلم و جور
تھوڑے عرصہ میں پھر تیرے کیم
پس پیش عظمت پروردگار
شکر کا سجدہ ہیں لائے بجا
پھر گئے پڑھنے کو خوش الحان
آفتاب نور ایماں سرسبز
کیا رہ گیا حال شاہ شاہ کا
مجھ کو کعبہ تک لجا کر بنیاز
مرظراں سے غرض شاہ عرب
ہو و نمازل بچو نہیں جلد جا
بطن وادی روانہ کر دئے
جاکے پس خالہ کھڑا غرور شاہ

ساتھ اُن کڑی تھوڑے علم
اس سال میں سیرتھ کا یک نشان
وہ تمامی پانسو اسوار تھے
سہ نشان لے آئے ہیں ان کا
تین سو گز لے قوی تن پہلو
شاہ کو گہیر تھے پودہ ہتر
پس راتے تھے زمین آسمان
ہو گیا حیران بوسفیان ہیں
یہ نبوت ہے نہیں شاہی و جہل
ورنہ سب ہو جائیں گے شہل تبا
شاہ عالم داخل جگہ ہوئے
اور جا کر جو رہے در غار ثور
جو کہ بایں شوکت شان عظیم
نہر چمکائے یوں بعجز و انکسار
اور کئے حمد و ثنائی کی ادا
غلبہ شوق و مہر جان سے
کس طرح اس روز ہوگا جلوہ
سید کوئین عالی جاہ کا
جج مبرورہ سو کر دے سرفراز
شہر کے کائے ہیں قصد جب
اور کئے دہا خاص ڈیرے کو کھڑا
اور ایسا حکم خالہ کو دئے
بکرمہ بے چند شخص آیا وہاں

بعد ایسے زبیر ابن العوام
پس بوذر یکے آیا ہے نشان
تھا علمبردار انہیں لے خبیر
بعد ازاں قوم جہنہ بہشت صد
پس ہوئے رونق فراشاہ خیا
بدتریا باہ رسالت کا ہمام
مصطفیٰ فضا پہ اپنے تھی سوا
بولائے عکس کیسی منجلی
پس بوسفیان کو بولا جلد تر
جا بوسفیان کہا تبا و میاں
یاد وہ حالت کئی تبا ناگہاں
گربت و غربت میں حج ہجرت کئے
اور بایں لشکر و جاہ جلال
اونٹ کے پالاکے تبا کر ڈی جا
سورہ انا فتحنا فرح مند
انشاء کیا مبارک ہو وہ روز
اور شب کیور پر کفر و ضلال
یا الہی یمن سے اس روز کے
حرمت کعبہ سے پھر لے داگر
حکم فرمائے ہیں یوں تبا زبیر
اور بے ہتھیار لوگوں کو بھی
کہ کہہ میں جا کے کہ جہنہ کھڑا
گرچہ خالہ جگہ سے تبا باز تھا

پانسو لے غازیوں کو ای ہما
ساتھ اسکے تین ہتھی پہلو
ابن سفیان نام ہے جکا بشیر
چار جھنڈ لیکے گزے باخود
غازیاں ہمراہ تھی سب خیر
اور تالے یہ ہدایت کے تمام
پڑھتے تھے انا فتحنا آشکار
سلطنت کے بھتیجے کو ملی
جاکے تو مکے میں بے خبر
چار شخصوں کو دئے میں شہ آمان
جو دئے تھے رنج آگے کا فراں
چوڑ کر مکہ مدینے کو گئے
داخل مکہ کیا بقیل و قال
شاہ عالم کا مبارک سر لگا
شاہ با ترجیع و آواز بلند
کیا ظلم وقت ہو وہاں فروز
کس طرح ہو مضمحل اور پامال
یمن سے اس ساعت فیروز کے
کز یار سے بنی کے بہرور
ایک کڑی لے ہاجر کی بخیر
دی بن الحراج کے ہمراہ نبی
اور مت لڑو کسی سے اولاً
پر انہیں لوگوں کی جب ابتدا

یہ اخبار غازیوں حضرت کو کھیر سے ہے چلا

یہ اخبار غازیوں حضرت کو کھیر سے ہے چلا

اور شہادت پائے ہیں مومنوں
جا کہا قاصد کہ انہیں لکھے تیغ
وہ کہا قاصد نے یوں لولا مجھے
شخص ایک راہ میں مجھ سے ملا
ورنہ تجھ کو مار ڈالوں کدو بیخ
میں تے تب بولا تھا از دور دشت دید
آج ہے اس کو ظاہر کیا
پس سواری سے بجائے طوف
سب لگے تکیہ تب کہنے پکار
پہنچے ہوتا آسمان اک الجند
تھے بہت لرزاں حیات دیکھ کر
شیش سو حکم کئے تھے در زین
رَبِّ الْبَاطِلِ كَانَ زَهُوًّا
جیسے اسناف و ہبل و زائلہ
قوم جرم کی جو آئینے میں تھی
سنگ کر ڈالا تھی انکو خدا
ایک ننگی ہو کالی خوں بھری
توڑ کر اسکو گر لے بر ملا
تو کہا علی ہسبل علی ہسبل
اُن بتوں کو توڑ دینے کے لئے
اب اٹھانے کی نہ ہو طاقت تجھے
مرضی توڑے بتوں کو پس بھی
بالیقیر عرش برس مالا لگا

جس طرف میں تھک رہا ہوں دراز
کہ اٹھایا ہوں غنیمتیں با حق
یعنی حامل ہوں تراہر خدا
اُسکا بعضے عالموں کے یہ سبب
موجب آیت کے ہیں جتنے تباہ
اسلئے ہر بت اٹھا لیسے گرا

ہاتھ اب گنتا ہر وہ اے سرفراز
اور بجالاتا ہر تویہ کارِ حق
اور تو کرتا ہے کارِ حق ادا
ہو لکھا قرآن میں فرمایا جو رب
جبکہ دو رخ میں ہی جہنا ہے پیکر
ہاتھ سرور کا نہیں ان کو لگتا

روایت

اور حرارت بہت آتش کی تب
چند ڈالے روٹیاں دستِ خدا
کہ ہمارا ہاتھ جس شئی کو لگے
الغرض صنم کو تر و آجھی
اُس کی اجداد مدتِ دراز
بول کر کبھی نہ دے گی تو مجھے
اپنے دستِ پاک سے خیر البشر
یوں کہا عثمان طلحہ پیش میں
حکم ایک دن شہ کو تھے میرے
یک جماعت تھے تھی صحابہ کی
جسکو چاہو دو نگاہیں اسکو ہی
پس بروز فتح کبھی میں نے لا
لے یہ کبھی تم سے تار و زجرا
جسکو چاہوں اسکو دو گنا باقیں
پر کر رہی شہادت اُسکی ہاں
نقل ہو عبس نے سنہ سے کہا

ہو گیا تھا گرم تن بی بی کا تب
نکلے کچے ہتھی سب با اختصاص
اگ ہرگز ناجلا دیگی اُسے
چاہے میں کعبہ میں جب جانائی
مالک اس کبھی کے تھے با امتیاز
تیغ سے اب قتل کرتا ہوں تجھے
جلد تر کھولے ہیں تب کعبہ کا در
جاہلیت میں عبادت تھی یقین
کھول کعبہ تاکہ اندر جاؤ نہیں
مجھ کو تب اس طرح فرمائے نبی
میں یہ سن کر تب لگا کر نے عجب
خدمتِ عالی میں جی حاضر کیا
کوئی نالیو گکا ظالم کے سوا
میں کہا ہاں اے امام المرسلین
معجزہ یہ دیکھنے سوچی تھی جا
یابنی کبھی مجھے کیجئے عطا

تب علی شے یوں کہے سالار دین

کیا مبارک وقت ہے یہ باقیں

نکست

مرقئی کو اپنے کندھو پر چڑھا

اُن ہو کو جو ترائے مصطفیٰ

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصْبُ جَهَنَّمَ

گر لگے حضرت کا انوکھ دستِ پاک

اور کعبے میں تباہ دوسرے

ایک دن زہرا کے گھر آئے رسول

چلے ازراہِ کرم شاہِ جہاں

دیکھ یہ حیراں ہوی بی بی ہیں

یوں ہی چاہا ہے خداوندِ کریم

بولے عثمان ابن طلحہ کو بلا

جلد کے وہ کبھی کیا مالِ طلب

اس کے دی ناچار کبھی بالضرور

روایت

پہنچا سنہ یہ دن کے سوا

میں کیا سختی نہ کھولا زہرا

ایک دن عثمان ایسا آئے گا

پر یہ سمجھا تھا کہ شاہِ اسو جن

شاہ لیکر پھرتے واپس مجھے

یاد کریں جو کہا تھا تیرے میں

شاہدی تیا ہوں وہ بھی بھول

ورنہ پیش فتح مکہ وہ بھی آ

جوں تھا یہ ہیں کعبہ کی اب

کہو لے تھے در نہ بیت اللہ کا

صبر فرمائے رسولِ نامدار

مجھ کو تو کبھی کا مالک پائے گا

ہوینگے کعبہ کے مالک ایک دن

اور فرمائے مجھے اس طرح سے

اسکا مالک ایک دن ہو نگاہیں

آپ سچے میں یقین حق کے رسول

ساتھ خالد کے مسلمان ہو گیا

یوں نہ تھا ابھی میں کہتا طلب

کعبہ کے تباہی کا نشانہ

حضرت کا دست مبارک جس شے کو لگے پیرا شمشیر کا اثر نہ ہوتا

<p>کئی وہ منگو کے چرمٹان سے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُوَدُّواْ الْاَمَانَاتِ اِلٰى اٰھْلِہَا بِہَا</p>	<p>مصطفیٰؐ تمہارے لئے کھیلنے کے رضیٰ بولے اُسے باادب گھر میں عثمان کے رہے کئی مدام ہاتھ میں شبیہ کے وہ بھی دیا ہاتھ سے حقے مانگے میں دعا اور دو تصویر وہ چھوڑے مگر دیکھ فرمائے وہ شاہ کا نسبت پانی پس منگو کے دلوے اُسے جا بجا منقوش تھی جو صورتیں دیر تک مانگے تضرع سے دعا کرتا تھا کعبے کے دروازے سے</p>	<p>تب یہ آیت پائی شرف نزل شاہ جہند کو کہے جا جلد تر کہ تمہاری شاہیں رب العباد کہتے ہیں عثمان تھا وہ لاؤ اسکے ہی اولاد میں وہ بھی انبیاء کے اور ملک کے صورتوں ایک تھی تصویر براہیم کی کہ کرے کفار پر لعنت خدا کہتے ہیں ہر دو تصویریں نکال کعبہ اللہ پاک جب انہی ہوا پس کھڑے ہو کر پیکر کعبے کا در اور پڑھتے تھے باوازی بلند</p>	<p>تا آئی کو دیوے وہ کئی رسول کئی یہ عثمان کو دے اور غدر آیت قرآن بھی نازل کیا بھائی تھا ایک سکا شبیہ پُرزد مشہور شیبہ بھی ہیں وہ بھی جو تھی دیواروں پہ لکھے کا فر اور اسمعیل کی تھی دوسری کہ دئے پانسے بدست انبیاء دفن کروائے رسول الجلال لائے تب تشریف اندر مصطفیٰؐ حاضر خدمت تھا خالد باقر لا الہ جندہ تک فر حمد</p>
<p>اور صنادید قریش دلفگار انکو فرمائے میں تباہ جہاں کہ گمان خیر سی لکھتے ہیں ہم آپ بشیک میں کریم ابن الکریم یوسف صدیق وہ بھائی مرا</p>	<p>سب کھڑے تھے خائف و امید بول کر کیا رکھتے ہو تم مجھے گما آپ بے شبہ اے بحرِ کرم اور بڑا درہم بہا نشانِ عظیم باہیں اپنے جو بھائیوں کے کہا</p>	<p>حکم کیا ہوتا ہے اپنے باب میں بویوں کیا کرونگا تم کو اب بخشے والی ہو بھائی سرسبز انکو تب سطح فرمائے نبی از رہ اشفاق والطاقِ اعم پس کہا ہے سکو تم آزاد ہو دشمنوں کو بھی مالین دیوے جاہلیت کے جو تھے عاداتِ ثوم بعد اسکے اپنے دیر سے میں گئے یہ بھی کیا وقتِ معظم ہو بیگا</p>	<p>بیمقاری تھے بیچ و تاب میں دست بستہ ہوئے وہ عرض تب بخشے والے برادر کے پسر میں تمہارے حقین کیسا ہوں ہی تب یہ آیت کو پڑے شاہِ اعم میں نے بخشا جاؤ تم اباد ہو دوستا رحمت ہو محرم کب منع فرمائے وہ عادتِ اور سوم استراحت بھی ہاں تھوڑا کئے کیا مقدس کیا مکرم ہو بیگا</p>
<p>آپ کی رحمت پہ کشاہ جہاں پس فصاحت اور بلاغت ہیں اُمّ ہانی کے مکان کو بعد جا پس اذانِ ظہر اے فرخندہ فال</p>	<p>دو جہاں کی بان برانِ زماں خطبہ غزہ پڑھے یک شاہِ دیں غفلتِ مارگذاڑے میں ضحیٰ ہام کعبہ پر دیا جا کر بلال</p>	<p>لا تَزِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمُ لا تَزِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمُ</p>	<p>لا تَزِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمُ لا تَزِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمُ</p>

<p>شیخ علامہ سیوطی باصفا خوشہ یک خرمے کا یا انگور کا بات سیکر ہے حضرت نے کہا اسلئے شہ کو بڑی حیرت رہی تب کے معام وہ حق کے نبی یہ خبر سن سکرائے ہیں نبی قاتل و مقتول ہر دو پر طرب قصہ اسلام اسکا طول ہے کہ کئے یمن مباح اسکا نبی ناگہاں دریا کو طغیانی ہوئی عکرمہ کو بھی کہے وہ جلد تر اس خدا کو ہی نکرے یا دیں کہ تھا اس لکڑی پہ بیکھا ہوا گرچہ چاہا وہ مٹانا بار بار اسکی عورت جو کہ تھی ام حکیم اور کہی اسکو امیر ابن عم آہ کیا ہم رنج حضرت کو دئے چلئے اب ہمراہ سے جلد تر یوں صحابہ سے فرمائے رسول الغرض وہ مرد و عورت پر ہر اس عکرمہ کو جا بلا لائی ہوا اب اور فرمائے کہ اندر اس کو لا پس لکھے تشریف حضرت پر طرب</p>	<p>یہ خبر جمع التجامع میں لکھا دست اہل ہرے سرور کے لا خدا سے جوہل کو نسبت کیا بعد ازاں جب فتح مکہ کی ہوئی کیہی تعبیر تھی اس فح اب کی پوچھے اسکی وجہ زمانے تھی ایک سر کا پکڑے ہاتھ اب مختصر لکھا ہوا جو منقول ہے ڈر کے وہ مکہ سے بھاگا تو بھی اہل کشتی میں پریشانی ہوئی اے فلاں تو بھی خدا کو یاد کر بھاگ کر آیا یہاں ناشادیں خوب بھاگ دیکھ اس کی پڑھا وہ نہیں لیکن مٹا ہے زینہار پائی ہے ایمان شان عظیم تجھ کو بخشنے ہیں ماں شاہ ام باوجود اسکے وہ کیا بخشا مجھے شہ سے مل گیا سے ہو ڈبہ در عکرمہ تاج ایمان قبول آگے پہنچے خیمہ سرور کے پاس حکم کیا ہوتا ہے اے محبوب لائی وہ دیکھ کو کتنے یوں کہا عکرمہ ہولا کھراہ با ادب</p>	<p>خواب میں کیا بار اپنے شاہ دیں اور کہے یہ خوشہ اے محبوب کہتے ہیں تاویل بھی اس خواب کی عکرمہ جوہل کا بیٹا جو تھا فتح کے دن ایک صحابی سعید غیب کے عالم میں بتلائے مجھے جائے میں جنت میں از فضل خدا فتح مکہ حبیبی از فضل اب اور یمن کا قصد کر کے دلفگار سب عاکر نے لگے ہیں باخود وہ کہا ہم کو محمد با شرف ناگہاں ایسی میں تب اسکی نظر</p>	<p>لیکھے تشریف در خلد بریں بلکے جوہل کہے ہے جان اب شاہ پر باطل نہیں ظاہر ہوئی آگے وہ اسلام میں مل ہوا ہاتھ سے اسکے ہوا تھا جب ہید سو ابھی ایسا نظر آئے مجھے اسلئے وہ دیکھ کر ہی میں منہا عکرمہ کو یہ خبر پہنچی ہے جب جاکے دریا پر ہوا کشتی سوار درگہ مولا طرف لئے رجوع ہاں ملے جس خدا کے میں طرف جا پڑی کشتی کے بس یک چوبک</p>
<p>د کتّاب بہا قومک وھو الحق (سورہ انفاء)</p>	<p>دیکھتے ہی یہ ہوا ہے اے رشید عکرمہ کی لیکے حضرت کے اماں جب خبر اپنے اماں کی وہ سنا اس تب کہنے لگی ام حکیم عکرمہ ہمراہ عورت کے چلا کوئی اسکے باپ کو گالی نہ دو اسکی زن چہرہ پہ ڈالی تھی نقا سکے دھت لٹھے ایسا نبی</p>	<p>یک تغیر اسکے باطن میں بدید پاس اسکے جاکے پہنچی وہاں ہو بہت حیران یوں کہنے لگا خلق میں ویسا نہیں کوئی کریم اور بکے پاس جب پہنچا ہے آ تا وہ نادام اور آزر دہ نہو حکم لیکرائی کی عرض جناب کہ مبارک دوش سو چادر ری</p>	<p>مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ کہ یہ زن میری کہی استاد ہیں آپے بخشی اماں سے میر تیں</p>

بوجہ حضرت ہاں مال تجکودیا بولا آپ اکرم ترین خلق ہو بولائیں نے آپ کی خود دشمنی یا نبی اب مانگئے اللہ سے پھر کہیں کفر کی تائید پر اہل حق جو کیا تھا بین قتال جب خلیفہ تھے ابو بکر رشید یُخْرِجُ اَنتَی مِنَ الْمَلِیَّتِ کی شان اور وحشی قاتل حمزہ جو تھا بدر فتح مکہ آنحضرت کے پاس وفد طائف کی بھی عزائم ہوئی بخشدیتے ہیں انہیں شاہ انام پس آیا ہے حضور شاہ دیں پوچھے پھر میرے چاچا حمزہ کو آہ کہ اے وحشی روبرو میرے آ اگے بس نہ کہ نہیں تا تھا وہ کہ وہ وحشی آیا جب حضرت کے پاس شاہ فرمائے کہیں چہتا تھا جان تا کلام حق سے میرے اب	عکرمہ کلمہ شہادت کا پڑھا صد نہیں آئے کچھ لطف کو کی ہے اور تائید کی کفار کی تا کرم سے اپنے وہ بخشے مجھے آہ جو خرچا ہوں اپنا مال دے اہل باطل سے کرو دونا جلال ایک غزو میں ہوا ہے وہ شہید سر سراسر جریسے ہر عیاں خون مساح ہلکے تھے مصطفیٰ جب فود آنے لگے ہر اس جاسلما ہوئے تا نزد نبی اور نہیں لیتے ہیں انہو انتقام اور پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں تو کیا کیوں قتل کہہ بے اشتباہ اور منہ اپنا تو مجھ کو مت دکھا اور پیچھے ہی سدا رستا تھا وہ یوں لگا ہے عرض کرنے پر ہر اس کہ بے توجہ پر نظر قبل مال آیہ قرآن ہوئی نازل تیرے	سر جہکایا ہے ندامت بہت شاہ فرمائے کہ جو تو چاہے گا آپ کی غیبت میں ہوئے حضور سرور عالم اٹھا دست دعا اب میں چہتا ہوں کہ دونا اسکا دین حق میں پس ایسا ہی کیا دیکھے پس ابو جہل لعین اُس حق را ضی ہے بس صبح و شام مومنان فحماں تھو اُسکے قتل کے وفد کہتے ہیں عجا کے تئیں لوگ طائف کہے وحشی ہو زود تو بھی لے وحشی ہمارا ساتھ آ شاہ پوچھے تو نہیں وحشی کیا وہ کیا تب عرض سارا ماجرا کیونکہ چھکو دیکھنے سے جانے یکے ایت عم خیر الناس سے دو اماں اب تجکو اے شاہ انام لینے کرنا حکم تیرے قتل کا	پہنچ کھایا دی خجالت بہت چاہے کہ قادر ہو نہیں کر دول عطا جو کہ گستاخی ہوئی مجھ سے صد اُس کا چاہے میں خدا سے مدعا راہ حق میں خرچوں بہر الجلال مال زر خرچا بھی ہاں نبی یا پایا ہے کیا شرف یا ان لقیں یونہی اصحاب ہم سے سحر مدام وہ رہا طائف میں جا ہوا جمع ہے لفظ وفود اہل نبی کہ سماں ہونے جاوین وفود اور شہ کوئیں پر ایمان لایا وہ کہا ہاں اے امام الانبیا ہو بہت مغموں حضرت کے کہا یاد آئے حالت حمزہ مجھے معتبر تر آئی ہے عباس سے تاسنو نہیں ہے حقا کلام پر توجہ چاہا اماں تجکودیا
--	---	--	---

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَئِنْ يَسْأَلُوكَ النَّاسُ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِهِمْ قُلْ لَا يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا الَّذِي يُشَاءُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۚ فَمَنْ كَانَ مِنَ الْقَاظِمِينَ يُلَاقِهِمْ فِي الْعَذَابِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُصِيبُ الْمُضِلِّينَ بِعَذَابٍ عَظِيمٍ	یعنی فرماتا ہے حق وہ لوگ جو قتل ناحق بھی نہیں کرتے ہیں انکو دونا ہو قیامت میں عذاب	ناماویں ساتھ تھے تھکے غیر کو اور زنا کاری نہیں کرتے ہیں ہوں ہمیشہ نائیں با نظر	جو نہیں کرتے ہیں سر کو شریک لوگ جو ایسے کریں گے زشت کام جادو توحید پر ہے ہر شریک پاؤں گے اپنے گنہ کا انتقام
---	--	--	--

ایمان لانے کیلئے لوگوں کا فوج انما

احوال ایمان وحشی

وحشی کے سوالات پر آیات مغفرت کا نزول .

وحشی قاتل حجرہ کا ایمان لانا۔ توبہ کی فضیلت کی آیت۔ وحشی کے ہاتھ سے قتل کردار کا مارا جانا

سورہ زمر

کہتے ہیں وحشی آیت جب سنا اور زنا کا بھی کیا ہوا اشتغال	عرض خدمت اس طرح کرنے لگا کیوں می توبہ قبولے ذوالجلال	آہیں تھا شرک میں ہی مبتلا نکسے یہ ساکت رہے تھکے رسول	خون ناحق بھی کیا ہوں بر ملا پائی یہ آیت بھی شرف نزول
إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ شَيْئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا	یعنی جو توبہ کیا مومن ہوا بخشنے والا ہے خلاق کریم کہ کریں توبہ کے بعد از نیک کام اچکالے آمرائے شہر یار	اور ہمیشہ وہ عمل چمے کیا اور ایسے تابوں پر ہر سیم بخشنے و سیوں کے خلاق زانا بندہ غاصی ہے یہ اُمید وار بات سن کر امام امر سلین	جرم و عصیان کو ہم ایسے لوگ نکسے آیت کو وحشی نے کہا بعد توبہ کے گنہ شاید کوئی ایک آیت دوسری ایسی سنے یہ پڑھے ہر آیت قرآن ہیں
إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ	یعنی ہرگز شرک نا بخشنے خدا عرض کی وحشی نے بخشش پائی جب لگا اس طرح سے کہنے ملول	اور گنہ جو شرک کے ہو دیں ہوا امیں ابستہ مشیت سی ہی کی لطف حق می پائی آیت نزول	وہ مشیت میں خدا کے میں یقین میں بھی شاید اسے ہو وں آہ آہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (سورہ زمر)
یعنی کہہ اے بندگاں میرے سنو اے نبی میرے دے انکو نوید سننے ہی وحشی آیت کو شتاب ان مبارک آیتوں سے مومنو سر سر تشرکیا و کفر و نفاق اور منافیات ایمان کے سوا جسکو چاہے بخشد توبہ کے عذاب اہل سنت کا یہی ہے عققاد یک لیں عوی نبوت کا کیا باتیں میری ہتھیار تھی	اپنے نفسوں پر کئی ظلم جو حق کی رحمت نہ ہو وینا اُمید اس طرح کرنے لگا عرض جناب پھول توبہ کی فضیلت کے چنو چھوڑ جو ایمان لائے باوفاق اہل ایمان گنہ جو ہو دے گا اور چاہے جسکو بخشنے دے عذاب کہ ہے قرآن و خبر سے استفاد جو تسلیم کا فر کذاب تھا کہ شہادت جس حشر کی ہو	یعنی بشریت سے بعضے بندگاں بخشنے مولا سب گناہ عاصیاں اب نہ شرط و قید رکھتے ہیں کیسی توبہ کی فضیلت بڑی پاک اسکو ایسا کرتا ہے خدا اور بلا توبہ وہ مومن گرے حق کی رحمت یا شفاعت سے خیر الغرض کہتا ہے وحشی جانے جنگ پر اس کے گئے جب مومن میں منہم پر وہ چینکا ایک بار	جو کئے ہو دیں گنہ سر عیاں بخشنے والا وہی ہے مہرباں پھر بھی لایا ہے یاں بگیاں بخشنے جاوے جس شرک کفر بھی گو یا مادر سے تم بھی پیدا کیا وہ یقین حق کی مشیت میں ہے ہو اُسے چھکارا از نار سعیر کہ زمانے میں یقین شذیق کے میں بھی تھا ہمراہ انکے جافشاں ہو گئی وہ پشت سے تبا کے پار

ایک انصاری نے آپس پر دینے
بولی اک عورت تمہی بالائے بام
اور در اسلام شہر الناس کو
اور قیسی بھی ہو مرتد بگہر
اور تھا جبار یک ظالم بڑا
رجح حارث جو دیا تھا ثبائیکو
عورتوں ہندہ بوسفیا بھی
بی بیائیں تھیں جو بیعت
اور کی عوض کا امام سلیمین
آئیہ بیعت تیرسا لاریں

جلد تر اس پر چلائی اپنی تیغ
مارا اس ملعون کو جیسی غلام
میں نے مارا کا فر خناس کو
بھاگا تھا انصاری کو یک تل کر
جلد وہ شہر پاس کلمہ پڑا
مارا حیدر جاس اس گمراہ کو
جس سے ناخوش تھی بہشت زمین
یہ بھی نہیں آئی برقع پہن کے
میں ہندہ بنت عتبہ بھٹیں
پڑے سنوئے میں ہندہ کتیں

پر نہیں معلوم یہ مجھ کو ہوا
کہتا تھا وحشی کہ خیر الناس کو
اور جو ریشہ کو تھا ایذا دیا
پس نمیلہ ابن عبد اللہ آ
بولامیں مومن ہوا دیکھے مال
کعبہ وراہن زبیری بے گم
اس پائے رنج جو خیر البشر
کر کے بیعت اور سلمان شباب
شاہ فرمائے تو ایمان لائی جب
یا ایہا النبی اذ اجاءک المؤمنات یتابعنک

ضربے میکر دے یا اسکے مولا
جاہلیت میں میں مارا تھا سنفو
قتل اسکو کر دئے ہیں مرضی
قتل اس مردود کو بھی کر دیا
تب مال اسکو دئے شاہ جہاں
اور صفوان پائے ایمان مال
آہ و جنگل حد میں شہر
بعد چہرے اٹھائی ہر نقاب
عفو تیری ہو گئی تقصیر
یا ایہا النبی اذ اجاءک المؤمنات یتابعنک

عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقَنَّ وَلَا يَزْنِيَنَّ وَلَا يَقْتُلَنَّ وَلَا يَدْهَنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ بِمُهْتَنٍ يَفْتَرِيَنَّ
بَيْنَ آيَاتِي هَٰذَا وَأَرْجُلِي هَٰذَا وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعُنَّ وَأَسْتَغْفِرَ لَهُنَّ اللهُ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بے نبی ایمان والی عورتیں
اور نہ وہ ہرگز بھی چور مچی
اور وہ طوفان لاویں نہ کر
یا قسم جھوٹی نہ کھائیں نہ ہار
جیسے نوحہ میتوں پر ناکریں
اور خوش مانگ انکی حقے ہاں
پوچھی ہندہ کہ اکشاہ طیل
بولے حضرت تیر سچوں کیلئے
کیا نہ کرتی تھی بی بی ابھی بھی
آپ کے مانند اب تو کوئی چیز
عوض کی جیت کینی طر میرا تہ

آویں جب تجہ پاں جیت کریں
وہ زنا سے دور اپنے کو رکھیں
ہاتھ اور پاؤں میں اپنے بے خطر
عقل سے اپنے بنا کر بد شعار
منہ نہ نصیر پاں بھی تو لیں
بخشنے والا خدا ہے مہرباں
مرد میرا ہے بوسفیان بخیل
جس قدر بس ہوئے ہاں تہا بھی
یہ اشارہ اپنی عفت پہ ہے کی
پاس میں نیا جسے اور عزیز
لیجے اپنے ہاتھ میں اہل کیسات

کہہ سیکو ساتھ اللہ کے شریک
اور نہ قتل اپنے کریں ولا د کو
یعنے ہرگز شاہدی چھوٹی نہ دیا
اور نہ بیفومان ہو تیرے رسول
گر کے بیعت وہ ان شرطوں کیسات
ہے روایت جب رسول اللہ نے
واسطے نفقہ کے اسکے مال سے
اور پڑے آیت میں لایزنین جب
پھر کہی ہیں اسکے آگے یا نبی
شہر کہے ایمان ہو جو حکم ترا
شہر کہے عورات کی بیعت نفیس

وہ نہ ٹہریں کھیں تو حیدر ہیک
ناگراویں حمل بھی ناشاد ہو
یا کسی پر جھوٹ دعویٰ ناکریں
تو کرے جو حکم وہ کر لیں قبول
لے تو بیعت اے امام کائنات
جبکہ لایزنین آیت میں پڑے
گر نہاں کچھ لوں کیا جائز مجھے
پوچھی ہندہ بھر تعجب سے یہ تب
آہ چہتی تھی بدی ہی آپ کی
میری الفت اور بڑا دیکھا خدا
ہاتھ سے اپنے میں لیتا ہی نہیں

ہندہ زوجہ بوسفیان کا ایمان لانا

غری دیوتن خالد کے ہاتھ سے مارا جانا
 نہ مرنے والوں اختیار کیا ۱۲
 تہ مسلمان ہوئے ہم ۱۳
 تھے بڑے بڑے والے ۱۴

قول میر جوئے شوخ و راست
 ہر یہ بھی ایک بکرا در حضور
 بارہا کہتی تھی ہندہ فح سے
 ہو گئی مقتول وہ پائی سقر
 اور ہوی مقتول ازب بخلاف
 اور ام سعد تھی اک ن دگر
 اور پندرہ روز تک میں ہے
 ایک لے یوتن بطن نخل میں جو تھی
 بولا خالد کچھ نظر آیا نہیں
 باہرائی ایک زن سنگی سیاہ
 تیغ سے تب اپنے خالد باصفا
 اس ہنسنے میں ہی سعد شہلی
 جبکہ خالد بطن نخل سے پھرا
 جب سے خالد کے آنے کی خبر
 پوچھا پھر ہتھیار تم سب باندھ کر
 ہم بھی سمجھ ہی آئے ہر لب
 کلمہ اسلام اچھی طرح سے
 کا فراں صحاب کو تحقیر
 کہتے ہیں تھے قریب صد نفر
 سننے ہی ہو پر غضب شاہ خیار
 یعنی اس حرکت سے جو خالد کیا
 اس قبیلے کی طرف بھی رسول
 سب رماں جا علی مرتضیٰ

ویسا ہی یکن سبھی ہے جانے
 عذر خواہی انگساری کرو فور
 یمن سے ہے یہ رسول اللہ کے
 اسکی باندی فرتنا بھاگی دگر
 قتل سارہ میں لیکن اختلاف
 ہو گئی مقتول وہ بھی سرسبر
 جو طرف فوجیں روانہ بھی کئے
 نام ہے اسکا ہی غری اے غی
 شہ کے پس تو اسے توڑا نہیں
 مئے سرکھو لی ہوئی اپنے تباہ
 جلد تر غری کو دو ٹکڑے کیا
 توڑا جا ایک بت کو جب کہم نبی
 بھیجے ہیں سوئے ملیم مصطفیٰ
 آئے با ہتھیار ہو کہ جلد تر
 کسلے آئے ہو ہم پر سرسبر
 اسلئے ہم آئے با ہتھیار سب
 آہ اسدم وہ نہیں ظاہر کئے
 بولتے تھے آگے صابی ہو گئے
 مار ڈالا سب کو خالد جلد تر
 آہ یہ فقرہ کہے دو تین بار
 میں بری ہوں اے کریم کبریا
 تابو قتلوں کے ورثہ میں مل
 وارثوں کو انکے سب اضی کیا

حکم ہے ہندہ گئی پس اپنے گھر
 تب کو ایشاہ برکت کی دعا
 اور قریب عبد غری کی کینز
 واسطے اسکے لئے شہ سیاں
 بعضے کہتے ہیں کہ وہ ماری گئی
 نقل ہے رضا گئی تھی بیسیوں
 بیست و پنج کو اسکے آشکار
 تو خالد آئے شہ کو خبر
 توڑ پھرجا کر گیا خالد ہے تب
 بولا پوجاری یوں یوں تن کو
 شکے شہ فرمائے غری تھی وہی
 ایسی ہی تھی دیوتن اک ہاں
 قوم انبا کے فرمیدے تھے ہاں
 پوچھا خالد کون ہو تم لاکلام
 بولے یک قوم عرب کتیا ہاں
 یک روایت ہے کہ خالد باصفا
 یعنی وہ بولے شہنا بارہا
 لفظیہ خالد کو آیا ناگوار
 شخص یک تب ہی انکے جا

سب توں کی اپنے توڑی جلد تر
 اسکے بکرو میں ترقی حق دیا
 جو کرتی تھی نبی کی بے تمیز
 وہ مسلمان ہوئی بعد از ان
 بعض بولے منصب یماں لی
 فتح مکہ جسکے سالار دیں
 ساتھ دے خالد کے بھیجے ہوا
 شاہ پوچھے کیا تجھے آیا نظر
 اپنی کھینچا تیغ پر ختم و غضب
 مارے غری تو ہیں خالد کو اب
 شکر شد آج وہ ماری گئی
 سعد اس کو مار ڈالا ہر عیاں
 تا انہیں دعوت کریں کی عیاں
 وہ کہے ہم سب ملیں ہر کام
 دشمنی ہے ہکو کیستے جاں
 انکو سب اسلام کی دعوت کیا
 اور نہ اسلئے کہ وہ آشکار
 سمجھایہ مومن نہیں ہیں زینہا
 عرض حضرت کیا یہ ماجرا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ

شاہ مراں مرتضیٰ کے ہاتھ سے
 کر تلافی انکو سب اضی کئے
 کہتے ہیں رضی ہوئی قوم جب

پس بہت سامان زر الطاف
 خوں بہا اور پائمالی انکو دے
 شاہ خالد سے خفا تھے پر غضب

پس ہمارے سر کے اٹھانے کے	درگزرائے کے الطاف سے	وہ خطا خالہ کی تھی فی الاجتناب	کچھ نہ تھا اس قوم سے بغض و عناد
مجھ سے تو بغیر ارباب	ترنیل		ہوتی ہے گاہے خطا گاہے صواب

نوح علیہ السلام کے وقت کے پانچ بتاں طوفان میں زیر زمین ہونا۔ ابلیس لعین عربوں کو اُسے نشان دینا اور وہ اُنکے پوجنے میں لپٹن در لپٹن گرفتار رہنا۔ فتح مکہ میں حضرت اُن کو ترڑوا دینا

اور اُنکی مضامین کا اختصار	جائوئے دو کو توڑا ہن صل	کا فراں جو وقت میں تھی نوح کے	پانچ بت اُنکے تموار یہ نام تھے
ایک دوسرے سواغ اباصفا	اولیوث اُنہیں تھا جانو تیسرا	اور چوتھا یوق اُنسے پچان	نسر نامی اُنسے بت تھا پانچواں
اور مظاہر تھے دے انکو قرار	پوجتے تھے انکو جبہ نابکار	ذات مولا کی محبت کا ظہور	وَدیں ٹہرائے تھے وہ سب بتو
اور بنوائے تھے اپنے زعم سے	اُس صنم کو شکل پر یک مد کے	مرد کی میل و محبت زن ہو جب	ہے ظہور نوع انسان کا سبب
مردسا ان کو بنا دے بد بنا	ڈیس یہ رکھتے تھے اُسے اعتقاد	کہ خدا جو دوست رکھتا ہے یقین	کہ پچانے بندگاں اسکے تئیں
محض اپنی ہی پچانت کیلئے	خلق کو پیدا کیا جو لطف سے	سمجھتے تھے یہ وصف تھکی بالظہور	اُنکی ہے اپنے اس بت میں ظہور
کاروبار اس خلقت کو ان کا	بس چلا کرتا ہے اس بت سدا	زعم باطل کفر تھا یہ اُنکا جان	جو صفت تھکی ہو دگر میں کہاں
ہیں ہنوداں بھی اسی شکل میں	ایسے مظہر کو بت کہتے ہیں اب	اور سواغ اُنکا جو بت تھا دوسرا	جانتے تھے اُسے عالم کا بقا
جب سے عورت بچائے خاندان	شکل زن پر کو بنائے تھے جا	اور ہنود اپنی حماقت سے تمام	برہما کہتے ہیں اس مظہر کا نام
باقی رکھنے کی جو ہنگامی صفت	شرع میں کہتے اُسے قیومیت	ہے خدا قیوم سارے خلق کا	یہ صفت رکھتا نہیں کئی دوسرا
اور یوق اُنکا جو بت تھا تیسرا	اسکو وہ فریادیں مشکل کشا	جانتے تھے اور بنائے تھے اُسے	احقی شے شکل پر یکا سر کے
کیونکہ کرتا ہے مدد گھوڑا سدا	دوڑنے اور پہنچنے میں جلد جا	اور ہنوداں بھی بت اسی زعم سے	نام اُس مظہر کا ہے اندر رکھے
اس صفت کو شرع میں اب جائے	ہیں غیاث المستعین بولتے	حق تعالیٰ کے سوا اے ہوشیار	یہ صفت رکھتا نہیں کئی زینہار
اور یوق اُنکا صنم چوتھا جو تھا	جانتے تھے ان کو حامی بلا	تھے بنائے اُنکی صورت شیر کی	کہ وہ غالب ہے درند و سپر بھی
اور ہنوداں اس ملک کے بھی امیر	نام اس مظہر کا شیوہ رکھتے ہیں جا	اس صفت کو شرع میں کہتے بجا	کا شرف الضر و دفع رنج و بلا
یہ صفت دفع بلا کی ہے آپ	حق سوا ہرگز کسی کو بھی نہیں	پانچواں بت نسر تھا اُنکا جسے	قوت مولا کا ظہر جانتے
نسر گرس کو ہیں کہتے جانے	نکل گرس بنائے تھے اُسے	کیونکہ گرس میں بڑی قوت جا	جلد جاتا اور بہت اُرتا ہوا
اسی شکل میں ہنوداں نشت نما	ہے ہنوماں کہتے اس مظہر کا نام	اور چاہیں جب مدد وہ بد نہاد	اس عقیدے سے کرتے ہیں یاد

کفار کے پانچ بت کی حقیقت و کیفیت

۱۲ اہل اہل اور صحابہ کا دور کرنے والا ۱۲

کفار کا دباؤ کے نام کا بت بنانا

حضرت کا سارے بتوں کو توڑ دینا

شرح میں اس وصف کو کہتے بجا
اور یہ منہ کی حقیقت جانئے
اور گزرنے سے طول یام کے
جیسے اس آیت کے بعض جاہل
اور شبہ لعل شہبازے رشید
نقل عبداللہ بن عباس سے
بعد اک مدت کے ابلیس لعین
تب قضاعی قوم والے وڈ کو لا
در زمان حضرت خیر الوری
اور یوق انکا جو بت تھا جانئے
نسر تھا جانو بنو خشم کے پاس
اور سوائے بھی تھے دس کتاباں
آدھک مدت ابلیس لعین
شاہ عالم فتح مکہ جب کئے

ہے لطیفہ عجیب ربانیہ
پانچ فرزند حضرت ادریس کے
جاہلوں نے غلبہ اوہام سے
قوت وہی کے اپنے تابعاں
لکھتے ہیں برصورت باز سفید
انی ابن عم خیر الناس سے
انکو بتا یا ہے عربوں کے تئیں
دو مرتہ الجندل میں کرا سکو کھڑا
جانو وہ بت انہیں کس پاس تھا
تھے نو کہلان اسکو پوجتے
لائے تھے اسلام نیکو اساس
پوجتے تھے انکو سارے مشرکاں
دے زینت مکر عربوں کے تئیں
سب بتوں کو جا بجا توڑ دئے

غزوہ حنین

یہاں مکا کھیں بالیقین
دوقیلے رہ گئے باقی مگر
کہ نہیں ہیں جانتے قوم قریش
ہمہ گراؤں مسلماناں جنگ
یہ خبر سنا کر کہ خیر الوری
غازیاں ہمراہ تھے بارہ ہزار
ہمکو جمعیت بڑی ہوا بقیں
تھا کمانہ جو کہ سردار سقیف

کہ کئے جب فتح مکہ شاہ دیں
وہ ہوازن اور سقیف آباخبر
طرح جنگ کارزار و فوج و بیش
فتح انہر پائینگے ہم بید رنگ
کہ قریب و نیگے وہ سب بلا
جبکہ پہنچے بر حنین اے باوقا
بات یہ نہ ہو پسندانی نہیں
فوج لے نکلا اپنی اے شریف

قاد مطلق سوا کوئی نہیں
تھے کبار اولیا اے ہمام
جو صفت غالب تھی ہرگز نیک
صورت حضرت عسکے مرتضیٰ
اور بزرگوں کے بھی سر نام
نوح کے طوفان میں پانچوں بتا
وہ کمال انکوڑ میں جذب
گر ہی سے پوجنے اسکو لگے
اور یقوت انکا جو بت تھا دوا
پشت در پشت نہیں ہی امیلا
اور سواع انکا جو بت تھا انگوٹ
جو نہ غمی اور ہل لات و منا
بت پرستی میں کھا تھا جادو
وہ زمیں بس فضل و اسد کے
ششم سوال میں بازیب زمین

تھے قبائل جتنے در ملک عرب
جب سنے وہ فتح مکہ کی خبر
جب بجائے جنگ کا ڈھب ڈھ
ہمپہ آنے کے آگے جنگ پر
انکا لوتا جائے گا مال و منال
بعضے یاروں نے کیا اس طرح لا
کیونکہ یہ فتح و ظفر از کردگار
اور جو تھا مالک ہوازن کا بڑا

یہ صفت رکھتا نہیں کہتا نہیں
بیت پانچوں ان بزرگوں کے مینام
دہن میں لوگوں کے لی تھی شکل یک
ہیں بناتے شیر کی تصویر سا
مختلف شدے بنا کر پوجتے
ہو گئے دفن زمین میں تھے نہاں
پوجتے انکو لگے ہیں و درو شب
پھر بنو کلب نے جدا اسکے لئے
تھے بنو طے پوجتے اسکو سدا
پھر بنو ہمدان کو پہنچا بعد ازاں
پوجتے تھے بس حمیری لوگ سب
اور اساف و نامہ ہل صفات
وہ بچے تھے مشرک میں سر و عیاں
ہو گئی ہر پاک کفر و شرک سے
جا کے حضرت کیا جنگ حنین
ہو گئے تابع شہ عالم کے سب
یوں لگے کہنے کو باہم فخر کر
اسلئے ہی ہو گئے مغلوب وہ
ہم ہی جاننا ہے بھلا اقدام کر
بس میں عازم ہوئے بہر قتال
کہ نہ ہم مغلوب ہو گئے در مصاف
قلبت کثرت میں ہو زینہار
وہ بھی اپنی فوج لے کر چل دیا

اور کیا تھا حکم اپنی قوم کو سرور عالم ز صحرائے حنین راہ وہ سید ہی تھی لے ارجبند جبکہ متفرق ہوئے میں مسلمین تھا ہر اول پر جو خانداندار اور مکے میں جو تھے نو مسلمین چند یاران لگے حضرت کے ساتھ عم سرور یعنی حارث کے سپہ پڑا تھا عباس حضرت کی رکاب پر ابوسفیان حارث نیک خو یعنے میں سچا خدا کا ہوں نبی پس کہے عباس کو شاہ خیار کہ رسول اللہؐ نے میں یاد مرباں سستی کے جھکے کہیں کنکر اک مٹھی لے حضرت باشکوہ یوں ہوا آواز کنکر یونکا وہاں اور ملک بھی آڑے میں پھزار کافراں پائے شکست آشکار مشکیاں ان کافروں کو باندھ کے اور وہاں سے جلد بعضے کافراں بطن نخلہ کی طرف جا غازیوں تھا ابو عامر جو مرد اشعری پس بوٹھنی کہ تھا جو اشعری	مال اولاد و زناں سب ساتھ لو صبح کو تیار ہوئے ریب میں تھی زمین پست اور کہیں تھی بلند مارتے تھے کافراں تیر از کمین تھے سلمیٰ چند ساتھ اسکے سوار جب ضعیف انکا تھا ایمان نفس یعنے یحییٰ و عیسیٰ پاک ذات تھے بیٹھے بھی ابوسفیان گر باگ ابوسفیان حارث باصوا پھوڑتا ہرگز نہیں تھا باگ کو جھوٹ پیغمبر نہیں کہتا کبھی بیعت الرضوانیوں کو تو پکار جلد تر تم آؤ لے فرخ نہاد کو ذکر وہ دور کر آئے وہیں پھینک دے انہر کہے شاہت و جو طشت میں گویا گرے آسمان سارے اہل بگھوڑوں کی ہو کر سوار مومنوں فتح و ظفر با افتخار پاس شہ کے مومنوں لانے لگے بطن نخلہ کی طرف بھاگے نہاں کر دئے ہیں قتل بعض کو وہاں دیکھ حضرت کو فوج و ہتھی تھا بھتیجا اسکا پایا سروری	تیر اندازاں بہت اہل میں آ پہن دو کبوتر ہو دلدل ہوا اور بہت تھے جا بجا سنگ و شجر اور پھچکا کر گئے کیا ریب مارتے تھروں کے سب نئے ترنگ بھاگنے وہ بھی لگے بے اختیار اور عباس و زبیر بن العوام ابن مسعود اور جعفر اور قثم شاہ مرکب کو اٹھاتے تھے ہیں کہتے تھے شہ میں نبی ہوں لاکذب فتح کا وعدہ کیا مجھ سے خدا تب پکارا ان کو وہ سب ارجبند حکم سننے ہی نہی کا وہ شتاب ہو گئے جب جمع کیسے غازیوں کافروں میں کوئی شخص ایسا تھا پس لگے ہیں بھاگنے وہ کافراں کافروں کا جو علم بردار تھا ہو گئے مقتول ستر کافراں اور مسلمانان غنیمت بحیاب اور طرف او طاس کے بعضے گئے قید کر لائے ہیں بعضوں کے تئیں جانب و طاس بھیجے اے سعید لیکے وہ جھنڈا کیا ہے کارزار	سب کہیں گے میں جھپٹے جا بجا خود سر پر رکھ چلے بر کارزار غازیاں چلتے تھے نالائخس اتر غازیاں تب ہو گئے لاچار سب ہیں لگے بس بھاگنے کو بید رنگ فوج میں یا ترزل ایک بار فضل و امین اور اشامہ کیا رہ گئے اتنے ہی باشاہ امم تا کرے حملہ بہ کفار لعین اور ہیں ہوں بن عبد مطلب ہے یقین وہ فتح بیشک دیوے گا چڑھ بلندی پہ باوازل بلند دوڑے میں لپکتے دیتے جواب شاہ فرمائے لڑو با کافراں کہ نہ اسکی آنکھ میں کنکر پڑا مارنے انکو لگے ہیں مومنوں قتل اسکو کر دئے ہیں مرتضے چار ہی پائے شہاد مومنوں پائے ہیں اس فتح میں کامیاب قصہ اس جامع ہونیکا کئے در حضور بادشاہ مرسلین وہ ہوا ان کو وہاں لو کر شہید فتح و نصرت اسکو بخشا پروردگار
--	--	--	--

۴۰
از انکا کرب

نہایت اللہ

کر زن و اولاد کو ان کے اسیر
عرض وہ حضرت کیوں کرنے لگی
گر تو میرے پاس جہتی ہے ہے
چاہی جانا قوم میں شاہ انام
اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا
ماہ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچویں
چھ ہزار آئے تھے برقعے در شمار
اوقیہ جو ہے بوزن چل درم
نخس تھا جو حصہ شاہ انام
جب بوسفیان نے چاہا مصطفیٰ
اوقیہ چالیس سو اشتر درگ
اسکو بھی بخشے ہیں تنا شہر یار
آپا ہرگز نہ ہوئے کوئی کریم
پھر وہ راغب جب یاد پر ہوا
اور جہان میں وہ شاہ انام
اور مانگے اپنے سب اہل و عیال
جو تھے راضی ہو فرمائے انہیں
اور جو تھا مالک ہوا زن کا ریس
دو گنا تھ کو تیرے سب اہل و عیال
یہ خبر سن شاد ہوا یا نہ ہے وہ
اور جہان میں سب لارا نام
شب کو ہی مکے کو جہان سے آ
یک صیابی نام تھا جکا عقاب

لایا ہے در خدمت شاہ بشیر
کہ رضاعی بہن ہو نہیں سکی
خوش کھونٹا ساتھ عزت کے تھے
اسکو بخشے ایک باندی ایک غلام
بھیجے جہانہ طرف شاہ ہدا
اور تھادہ روز چھٹہ بقیں
اور اونٹاں آئے تھے چوبیس ہزار
چار ہزار آئے تھے سب پیش و کم
اس سے نو مسلم رئیسوں کو تمام
ایک سو اشتر کئے اسکو عطا
اسکو بھی بخشے ہیں سارا بشر
تب معاویہ کہا ہو بے قرار
نیک بدلہ آپ کو دیوے رحیم
اور سو اشتر کئے اس کو عطا
جب کئے قیمت غنائم کی تمام
بٹگئے تھے گرجہ وہ بقیل و قال
ایک کے بدلے میں سو دو گنا تھیں
نقل ہے طائف میں تھا تب انیس
اور خوشی اور سب اہل و عیال
شاہ پر ایمان میں لایا ہے وہ
سیر وہ دن تک ہے لے نیک نام
لئے ہیں ارکان عمرے کے بجا
فتح کے دن پایا ایمان کا نصب

ان اسیر نہیں ہی شیما آئی تھی
شہ اسے پہچان کر رونے لگے
اور اگر چہتی ہے جادے قوم پاس
وہ شرف تب ہی ایمان ہوئی
قلعہ طائف پہ بعد از جنگ کر
جو غنیمت پائے در فتح حسنین
تھے زیادہ بکریاں زچہل ہزار
شہ کئے قیمت غنائم کی وہاں
بالضروار بہر تالیف قلوب
وہ کہا بنیا جو میرا ہے یزید
اسنے کی پھر عرض کشاہ ہدا
یا رسول شہ یہ جود و کرم
نقل ہے جو تھا حکیم ابن خرام
یونہی بہتوں کو دئے شاہ خیار
آوہاں قوم ہوا زن جلد تر
کر سفارش کی سب لارا نام
اور طرف سے اپنے ان برد و کسب
اسکو یہ پیغام بھیجے ہیں سول
اور سو اونٹاں طرف سے بھی مے
مدح میں شہ کے کئی بیتیں کہا
ہجرت تھی ماہ ذوالقعدہ کی جان
پھر کے جہانہ میں شاہ سرفراز
جب تیشو نہیں تھا وہ فاضل بڑا

کہ جو بیٹی تھی حلیمہ دانی کی
اپنی جاد پر پٹھا کہنے لگے
بھیجو گنا عزت کے ملک بے ہر اس
اور خوشی سے قوم میں پڑ گئی
پہنچے جہانہ کو آخیر البشر
تھی وہاں استقبال پر ربین
یک روایت ہے کہ تھے وہ پیشمار
مال ز بخشے ہیں سب کو بیکراں
ہیں لڑنے جود اور بخشش سے خوب
بخشو کچھ اسکو بھی اے فدو حید
ہے معاویہ سپرد سراما
آپ پر ہے ختم برو جہ اتم
اسکو سو اشتر دئے شاہ انام
ہو گئے مفلس بہت مالدار
فخر یا مال ہوئی ہے مغفتر
انے لوائے ہیں اپنے تمام
خلعتیں بخشے بہت شاہ عرب
کہ اگر ایمان کر گیا تو قبول
ازدہ انعام بخشو گنا تھے
حسب عدہ شہ کئے اسکو عطا
باندھ کر احرام عمرے کا وہاں
صبح کی اگر گزائے میں نماز
اسکو مکے کی حکومت کی عطا

اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشتری اور ابو سفیان کو بخران پر مومنوں کو ساتھ لیکر عقیقہ آمدینے کو میں پہنچے مصطفیٰ ماریہ کے لہن سے پیدا ہوا اور اسی سال میں کرا فراق یہ سعاد بس مجھے اے شاہدین	اور ثعاذ بن جبل کو بھی نبی کرنے والی شہ جن و بشر حج اسلامی کیا ہے با صواب پھر مدینہ رونق و زینت لیا وہ مبارک ماہ ذوالحجہ کا تھا چاہے حضرت دنیا سوادہ کو طلاق مرد کی خواہش مجھے ہرگز نہیں عرض کو سوادہ کے فرما کے قبول	چھوٹے مکے میں لوگوں تشریں حج کے کفار مکے میں مگر اور ذوالقعدہ کے خرابیاں اور وہ شہزادہ نبی کا نور عین اور کی ہے اس میں ہی وقت بولی میں جیتی ہوں لہو یا نبی اپنی باری عائشہ کو با وفاق باز لائے اس لادے سے رسول	وہ سکھا دئے مصحف اور احکام کیا اس برس میں پڑھی انیس پر یا اوایل بیچ ذوالحجہ کے جان یعنی ابراہیم دین کا زین زین شہ کی دختر زینب قدسی صفات حشر میرا بیویں میں آپ کی میں نے بخشی دیکھت ہو مطلق
--	--	---	---

مسجد نبوی میں منبر بنانے کے آگے ستون خانہ پر جو خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بنا حضرت اس پر
سوار ہوئے ستون خانہ بلند آواز سے رونے لگا

اور اسی سال منبر اے حیاں جذع خرمہ کو کہتے تھے تمام خطبہ پڑھنے حکم گر ہو آپ کا تین پائے اسکے تھے اے صفا جب منبر ہوئے اگر سوار یک روایت ہو کہ رویا اس طرح مختلف آوازیں با خبر جب جدائی ہوئی کی وہ توں ہو گیا مجلس میں کثرت و فدا تب از منبر سے وہ سالار ماں شاہ اسپر ماتھ رکھے لطف سے شہ کہ چاہے اگر تو اسے تون گر تو چاہے فضل ستانہ کے	مسجد نبوی میں بنائے ہیں جاں اور خانہ بھی جان اسکا و نام ایک منبر کی میں کرتا ہوں بنا اب مساجد میں ہے جیسا جا بجا وہ ستون رونے لگا تب راز راز ماں کی خاطر رونے بچہ جس طرح ایسے ہی آئے روایات دگر اس طرح رونے لگا حدیث و فزون ایک واویلکے خرد و کلاں ہیں بلائے اس تو کو اپنے پاس اور گلے اپنے لگائے ہیں اُسے تو جہان تھا کھری جا پڑوں جنت ماویٰ میں ہی ہوں بچھے	قبل منبر مسجد نبوی میں تھا خطبہ پڑھتے تھے اسی پر مصطفیٰ اسکو تب نصت دئے خیر الوری سرور دین کے پسند آیا یہ کام اسکا رونادرد کا ایسا تھا تب یک روایت ہے کیا ایسا حنین درد سے ایسے غرض دیا ہے وہ اہل مجلس کو بھی سبقت ہوئی کچھ نہ باقی تھا کسی میں اختیار وہ تڑپتا اور زین کو چیرتا دگیا جوش و خروش اسکو جو تھا تا تو پھر سر سبز ہوئے آشکار چٹے نہیں ہیں جنت میں اس	مکڑا اخیسکے ستون کا یک بڑا عرض یک دن یک صلیبیوں کہا جلد وہ تیار یک منبر کیا جمعہ کے دن پہن سالار نام اونٹنی جوں روئے کچھم ہو جب والد شیداکرے جیسا حنین بیابا خسرو نہ لا تر کا ہے وہ کے سب نے لگے شتاب بھی چکیا یک غل تھا ہر اک نازدار جلد آیا زور شاہ انبیا مثل بچے کے سکے کو لگا پھول پھل دیوے تھے پودگار انکا ہانی تجھ کو بچے گا و حیاں
---	---	--	---

ولادت حضرت ابراہیم
وفات حضرت زینب

صورت منبر شریف

ستون خانہ کا رونا

انبیاء اور اولیاء عالی مقام وہ ستوں بریں بھی تھا آپ کے یعنی ہاں میں نے ایسا ہی کیا شہ کہے میں اس سے جو چھایا ہاں ایک روایت ہے کہ از حکم نبیؐ ایک موضع ہر ریاض خلد سے حشر کے دن جنتی چیزیں تمام اور توں کے باب میں شہاد دیں اور یہ منبر کی حدیث آباد جبکہ روئے اس طرح ہو کر حویں اور وہ منبر مسجد نبوی کا جاں دو گز شرف تھا اس منبر کا طول اور خلاف جامہ خطی اُسے تب وہ منبر کے تین جنبش ہوئی پس معاویہ نے اس سے باز آ

آویں سایہ میں تھے با احترام گوش پاک بنا طر خا سکے رکھے یعنی جنت میں تجھ کو پو دیا کیا تو دنیا چاہے یا باغ جہاں ابھی جامد فون کئے سکو بھی خلد سے دنیا میں لائے میں اُسے دخل جنت ہی ہو ویں لاکلام تب کچھ ارشاد دیوں بر حاضر یہ وہ جس بصری بیاں کرتا تھا جب تم احق ہو اے گروہ مومنین اصل غابہ سونائے ایمیاں اور چوڑائی تھی اک گز کی نہ بھول پہلے پہنا ہے میں عثمانؓ جانے ایک ظلمت ایسی پیدا ہو گئی ہوشیاں یوں صحابہ سے کہا

اور تناول وہ کریں میوہ ترا ہے روایت شہاد فرمائے نعم پوچھے تب اصحاب اے خیر البشرؓ اس نے چاہا باغ جنت کی زمیں اور حقیقت میں معظم وہ مکان حجر اسود جو مکہ جنت سے ہیں لائے اور فرمائے ہیں یوں خیر البشرؓ گرنے دیتا اسکوئیں چین و سکون آپ رونا اور کہتا بار بار ہو کہ مشاق لقاے مصطفیٰؐ اور ہے غابہ ایک جنگل کا شجر اور چوڑائی ہر اک درجے کی بھی اور معاذیہ وہ منبر ایک بار کہ تمامی شہر کو گھیری ہے زود زیر منبر دیکھنا چاہا تھا میں فلسفی گر شبہ یہ آئے تجھے کہ میں مخلوقات جتنے ایمیاں اٹھنے حرکات و سکنات آپس اور حق اختیاری حرکتیں باوجود اس بات کے ہو گاہ گاہ انکے اعجاز و کرامت سے مگر

غوثاں لسی تجھے دیوے خدا قَدْ فَعَلْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمْ از کرم کیا یہ کہتا ہے ہمیں دیو جو خبر میں کہا ہاں بودیا تجھ کو وہیں قبر اور منبر کے جو ہے درمیان اور اسے دیوار کعبہ میں لگائے کہ مرا منبر ہے میرے حوض پر حشر تک ایسا ہی رونا یہ ستوں ہر جنبش میں لکڑی زار زار آپ کے رودیں جدائی میں سدا کہ مدینے سے ہے وہ نو میل پر تھی مقرر جانے ایک شہر کی شام کو لیجانا چاہا جب آیار اور ستارے ہو گئے دن کو نمود کہ کہیں کھائی ہو مٹی استسئیں کہ ستوں بجاں سخن کیونکر کرے انے ہر اک چیز کو ہے روح جان انکے سب لوگوں کو اتنے میں نظر دئی انکے نہیں ہیں ذات میں انکے روجوں کا اثر ہے اشتباہ ہووے گویا بقیں سنگ شجر بالتواتر بات یہ ثابت ہوئی اور گو ابھی بھی رسالت پر دئے

تنبیہ

سن تو اس خد شہ کا میں لکھوں جواب پہنیں حیوانات کے روجیں تمام دھری چیز دیکھی روجیں آئین انکے روجوں کا تعلق اس لئے خاص پر تو جبکہ ان پر ہو ویگا اثر بالقوہ جو ہے ہمیں نہاں جو بسا اوقات میں سنگ شجر

اب ز تفسیر غزیری با صواب تن کے تدبیر و تصرف میں مدا جبکہ تدبیر و تصرف میں نہیں عامیوں کی دیکھ پنہاں ہے انبیاء یا اولیاء کے روح کا ہو دیکھا بالفعل تب اس سے عیاں بات حضرت کے کئے ہیں سرسہر

اور چل سرے بل سے جو کہا روح ہے ہر چیز کو جو لے ضمیر	ذاکر حق تجھ پہ کوئی گزرا ہو کیا سورہ یسین کے آیا ہوا خیر	اور خانہ جو وہ نعرہ کیا روح کی تعبیر کی ملکوت سے	ہے اسی عالم سے یہ سب آفتا حقے قرآن میں صریحاً دیکھے
فَبْنَحْنُ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَالَّذِي تَرْجُوْنَ سورہ اسری میں ہے باد	کرتی ہر چیز بھی تسبیح رب	پاک سے رب ہاتھ میں جسکے سدا لیکے تسبیحات پران کے یقین	ہے یقین ملکوت ہر اک چیز کا آگہی تم کو نہیں تم کو نہیں
وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيحَهُمْ (سورہ بنی اسرائیل)			
اور صحیح آئیں صدقین امیاں اور جہانک جاوے آواز اذلا	جب کرے رحلت مسلمان زبہاں ہوں گواہ سنگ شہر اسکے وہاں	جن میں اوپر وہ پڑتا تھا نماز ہر موزن پس کرے اے فرح مند	وہ زمین روتی ہو باسوز و گلاز ہانگ تیراواز کو اپنے بلند
اور جلال لدین پیر معنوی کوہ کوہستی ہے مخفی نقل سے	جو لکھا ہے در کتاب مثنوی عقل کیوں مہتی ہے چوں پاسکے	ترجمہ اب اسکے چند بیات کا گر نہ ہوتی چشم بینش باد میں	دیکھ لکھا ہوں پہلے باصفا فرق کیوں کرتا وہ قوم عباد
یعنے مومن کو نہ دیتا تھا ضرر گر نہ بحر نیل کو بھی چشم تھی	کرتا تھا کفار کو زیر و زبر چھوڑ کر مومن کو کیوں کافر کو لی	آتش نمرود گر بے چشم تھی گر نہ کوہ و سنگ با دیدار ہو	پھر خلیل شہر پر کیوں حرم کی تابع داؤد کیوں ہر بار ہو
اس میں کو گر نہ ہوتی چشم جاں گروہ خانہ کو چشم دل ہو	کھینچ لی قارون کو کنویر ناگہاں ہجر بنیمیں کیوں رو دیا کہو	یہ زمین در شہر بر سر نیک بد اب ہوا آخر وہ عارف کا کلام	ہوئے بن دیکھے گواہ کیوں کچل سند رحمۃ اللہ علیہ بالذوام
الغرض ہر شے کو ہر اک روح ہا نور بعیت سے نبیوں کے مگر	اسکو حکما بھی نہیں سمجھے ہیں جا ایسے مخفیات آتے ہیں نظر	جب ہوئے نور نبوت سے وہ دو روح وحی انبیاء فسخ نہا	چشم دل میں کیوں رانکے بالضرور جبکہ ہر مخفی سے مخفی ہے نہاد
نہ پڑی ہو اسے حکما کی نظر فلسفی باتوں پہ ہی حیران ہیں	اسلئے منکر ہوئے وہ بد گھر اور دینیات سے انجان ہیں	چند لوگ اس عصر کے بھی جانے نہ عقائد فقہ سے رکھتے خبر	ہیں جو انگریزی کتابیں ہی پڑھتے اور نہ قرآن و احادیث و سیر
فلسفہ پر اسلئے انکے تئیں وہ نہیں ہو قابل صدق و یقین	آوے دل پر خطرہ صدق یقین گر قبو لے عقل بھی اسکے تئیں	انبیاء کے وحی سے حالانکہ جو وحی سے جو بات ثابت ہو چکی	صحت و تحقیق کو ثابت نہ ہو بس حقیقت میں ہی ہے واقعی
گر نہ آوے عقل کے ادراک میں حق بچا دے ہر مسلمان کے تئیں	قاصر اپنی عقل کو بھی جان لیں کہ ہوتا ہے عقل کے کھودے نہ لیں	اور اس ہی سال میں نزد نبی چند سواراں شرق جانب نکل	مگر ہی اور کفر ہے بے انتہا وفاک آئی ہے عبد القیس کی
وہ گروہ آنے لگے آگے ایک روز وہ سواراں یونہی آٹھ رہے	یہ خبر حضرت نے دی و دلفرو اور ایسا مشرف ہو گئے	نقل ہے وہ میں تم کو ہوا رب اپنے گھوڑوں کے وہ آتے ہیں جب	آئینے ایمان لانے کو بھی کل اپنے گھوڑوں کے وہ آتے ہیں جب

مکاتیب و اخبار و انباء و اسرار و حقائق و کرامات و معجزات و احوال و سیر و مناقب و مناقب و مناقب و مناقب

ترجمہ بیات مثنوی

طرح عقل سے نقل کا انکار کفر ہے

قدوس کا جواز

صدیق اکبر اپنا تمام مال اس جنگ کے لئے لانا

لے جو وہ زیادہ کر لیتے ۱۲

دستِ پاکِ شاہ کے بوسہ دئے
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوااشتقاق و آرزو ظاہر کئے
پائے بوسی ہے بزرگوں کی روا

ہجرت سے نویں سال کالِ احوال

ہے تنوک کا جلے اے فخرِ فہرے
کرتا ہے لشکر کشی بہرِ قتال
انکے لشکر کے ہر اول کے سوار
سخت تابستان کا موسم تھا وہ جا
حضرت فاروق دیتے ہیں خبر
آج ہی البتہ ہو قبیل و قال
اے عمر از بہر اطفال و عیال
بعد ازاں لائے ہیں صدیق ہما
وہ کہے ان کیلئے رکھا ہو ہاں
مرتبی بھی تمہارے بیگیاں
یکایت عائشہ شو آئی ہے
پوچھی ہیں کوئی ایسا نیکار
مینے کی تب عرض اس سلطان
اور فرمائے ہیں سالارِ دیں
یعنے وہ خلاص صدق معرفت
دہ جو خرچے راہ حق میں اوزر
از شروع نبشت خیر اور ری
کام آیا کس کا ایسا مال اوزر
اور وہ ایمان لانے کے سبب
اس میں ان کا یم و زوالِ ظہیر

دو میان شام اور عینے کے قہر
پیشگی دے ماہوار ایک سال
پہنچے ہیں بلقا تلک آبشار
اور بھی غلے گرانی بیکراں
کہ کئے یہ حکم جب پیغامبر
کہ زیادہ اس میں رکھا ہو ہاں
کے قدر چھوڑا ہے تو مال و منال
مال وہ جتنا کہ رکھتے تھے تمام
تھکوا اور حق کے نبی کو بیگیاں
اس قدر ہی فرق ہو سر عیاں
کہ وہ بی بی اس طرح فرمائی ہے
نیکیاں سکی ہیں تار و نیکے شمار
پھر کہاں حسنت صدیق گزیر
فضل جو پایا ہے بوبکر خیر
ہے کہ پایا اس کو وہ مرتبت
دیں پیغمبر کی ہے تائید پر
تا وفات ان امام الانبیا
کو کج امت میں ایسا ذوالوقر
بخ دیتے تھے انہیں کھاتب
ہو چکا صرف بر بناؤ پیر

شام مشکوۃ شیخ دہلوی
یہ خبر مشکوۃ میں موجود ہے
اور نویں سال میں سن لیجئے
شاہ کی خدمت میں پہنچی خبر
اور قبیلہ جند عرب سے بھی نکل
یہ خبر جب سرور عالم مٹنے
بہرامہ ادسا کیں مصطفیٰ
یوں کہا میں اپنی دل میں سرسبر
پس میں دہمال لا حاضر کیا
میں کیا تب عرض لے پیغامبر
انکو بھی پوچھے رسولِ الجلال
بولے حضرت فرق جواب جقدر
میں پشیاں ہو کہا صدیق سے
چاندنی یک شب میں لا رہ بشر
شاہ بولے ہاں عمر کی نیکیاں
تب کہے فاروق کے سب نیکیاں
نہ سب ہے صلوٰۃ و صوم کے
الغرض انکے فضائل میں صریح
کون ایسا دین میں خرچا ہو مال
مال انکا دین میں آیا ہے کام
بعضے ضعفاء صحابہ نیک نام
مول لے لے لے دلشاد وہ
اور بعد ازاں اس کے دہم حل ہزار

یوں یہاں لکھتا ہے بروقتی
اسکا راوی سن ابو داؤد ہے
شاہ دیں جنگ تنوک اور گئے
روم و ہر قل ہاں بکان کر
جاطے میں ن سوز بہر جدل
جلد تر شکر کی تیاری کئے
حکم تب فرمائے ہیں براغیا
گرفضیلت ہو مجھے صدیق پر
دیکھ وہ پوچھے شاہ ہدا
انکے خاطر بھی رکھا اسی قدر
کے قدر چھوڑا تو از بہر عیال
تم دونوں کی بات میں اب سرسبر
لمتہ نہا ہوگی کہی ہیقت مجھے
لیٹے میرے گود میں کھ اپنا سر
ہیں بقدر نجوم آسمان
مثل یصدیق کی نیکی کے جا
بلکہ سکے دل کی ہواک حیرت کے
ہیں بہت ایسے احادیث صحیح
اور ایسا کون پایا ہو کمال
ذیں حق اسکی کیا جو انتظام
آہ وہ جو کافروں کے تھے غلام
کردئے شرا نہیں زاد وہ
جو کہ سرمایہ تھا ان کا آشکار

عصیرہ برس میں وہ بھی
یعنے ہجرت کے سفر میں باقیں
خالصاً صدقہ اسکا سب
اور کئے ارشاد یوں خیر البشر
الغرض صدیق اپنا مال سب
اور دو جانب کو وہ کنبل کے ملا
اور کئے یہ عرض اے شاہ خیار
شہ کہے شد مال بنام تمام
اور فرماتا ہے یوں صدیق کو
سنئے ہی صدیق یہ پیغام رب
میں مے رب ہوں راضی بالرد
الغرض سب مال صدیق بہام
یک روایت ہو کہ وہ بھی دشمار
قافلہ اک حضرت عثمان کا
ہوتا ہے یوں قنادہ باوقار
اور وہ دینار لائے دس ہزار
عبدالرحمان ابن عوف نامدار
نصف چھوڑا اس میں زبیر علی
تو جو رکھا اور یہ لایا جو مال
یونہی اکثر اغنیائے نامور
اور عاظم بن صدیق اباشعوب
پانی کھینچا میں لوگوں کیلئے
اس کو وہ یک صاع خمار قبول

خج کر ڈالے میں بر حکم نبی
مسجد نبوی کی بھی لینے زمین
ہو چکا مقبول در در کا وہ رب
کہ مجھے بو بکر کا جو مال و زر
خرج کر ڈالے خدا کی رہ میں جب
کا ثنا اک و نو کننا روئیں چھپنا
تھا برا صدیق اکبر مال دار
حاجت نہیں میں سیکرے خرچ تمام
کیا یہی فقر کی حالت میں تو
عشق اک پریا ہوا انکو عجب
میں مے رب ہو راضی صبح و شام
دین حق میں ہی بہت آیا ہے کام
ہو گئے پورے درم چالیس ہزار
شام کے جانے لئے تیار تھا
اونٹ تھے اس قافلہ میں بکھڑا
شاد و خرم ہو گئے شاہ خیار
بھی درم حاضر کیا چالیس ہزار
نصف یہ بہر ضائے ذوالجلال
دیوے ان نون میں کت ذوالجلال
آپ کی خدمت میں لائے مال و زر
سو و سق حاضر کیا لا کر کھجور
مزد میں دو صاع یہ فرمائیے
رکھے سب قاصد اوپر رسول

مجھے ہزار اسکے سو درم چوتھے
اور سو اسکے جو آتے نیک کام
سورہ واللیل میں شد نے
بے تردد فائدہ جیسا دیا
موٹی یک کنبل کا ٹکڑا بے مال
آئے ہیں در مجلس سالار دین
کیا ہوا اس کا وہ سب مال خطیر
یوں کہے جبریل اک شاہ انام
مجھ سے اب نہی ہی یا خاطر ملو
صاحبان حال مایخو دہوے
میں مے رب ہو خوش حال ہیں
کہتے ہیں صدیق در جنگ تبوک
او صحابہ دوسرے بھی جلد تر
کرانے موقوف وہ بحر سخا
اور یہ اونٹوں کے سوائے نیک نام
اے خدا راضی تو رہ عثمان سے
اور کیا یہ عرض با صد انکسار
خدمت عالی میں حاضر کیا
خدمت عالی میں اب حاضر کیا
اور بعض بی بیان با کمال
بو عقیل یک صاع لاخر ما کہا
میں کھا اک صاع ازبیر علیاں
نقل ہے خیدر کو شاہ بحر و بر

بار بار خرچ اسکو بھی کرنے لگے
خرج کرتے ہی ہے ہمیں تمام
دی شہاد اسہ اپنے فضل سے
نہ کسی کا مال یوں نفع ہوا
ایک دن آخر گلے میں اپنے ڈال
پس وینا زل ہو عرض الایں
کہ جو یوں بیٹھا ہے مانند فقیر
حق کہا صدیق اکبر کو سلام
انکو یہ پیغام پہنچا ہے رسول
بار بار اس طرح تب کہنے لگے
فقر میں مسرت میں ہر حال میں
جو کئے سب مال سوائے سلوک
حط اقت اپنے لئے مال و زر
شاہ کی خدمت میں لا حاضر کیا
اس میں ہفتاد و اسپ تیز گام
میں بھی خوش ہو اس کے دل اور جانے
کہ درم رکھتا تھا میں اسی ہزار
شہ بہت خوش ہو گئے میں ان دعا
مال بیحد شد حزن کو دیا
بھیجے اپنے تن و سب یونکال
شام سے تا صبح لے شاہ ہدا
اور یہاں یک صاع لایا بے ملا
اکر خلیفہ اپنے اہل بیت پر

حضرت صدیق اپنا مال تمام ان کو سلام فرمایا کہ فقیر ہو جاؤ اور حضرت عائشہ کو سلام فرمایا کہ

ان سبھوں کی ہی حفاظت کیلئے یا رسول اللہ باطفال زناں کہ تری نسبت ہو اسی میر ساتھ یعنی جبکہ طور پر پوشی گئے تب مدینے میں منافق یوں کہے جرف میں جا کر ملے شہ شتاب وہاں سو جب ثنیہ میں آنزل کئے اونٹ اس لشکر میں تھو بارہ ہزار ہاتھ میں صدیق کے جھنڈا بڑا اور دوست زبیر ابن العوام اور ہر اول پر تھا خالد بن ولید دھوپ میں کھڑا آیا ہے گھر کر خشک پانی بکا بہتر طعام دھوپ بالے میں جلے شاہ ہدا کہ تھبی تیار اسباب سفر قہر پائے تھے ہاں قوم مندود اور جنگ لکے اراج پلید اور ویرانے میں کھانا مت پکاؤ مت گھسوسہیں نہ توں مبتلا آپ بھی چادر کو منہ پراورہ کر کہ رہیں سب چکی شب ہو تیار یعنی تباہ کا گلا گھونٹا گیا اسکو تباہاں آکر لے گیا	حکم فرمائے مدینے میں رہے کیا مجھے اب چھوڑ جاتے ہو یہاں نسبت ہاروں جو موتی کے ساتھ تب خلیفہ اپنا ہاروں کو کئے کہ ہمیر تھے خفا کر اڑ سے اور کئے احوال سب عرض جواب شاہ موجودات شکر کے لئے اور گھوڑے دس ہزارے باوقا لطف سے سرور نے فرمایا عطا اور ایسا ہی قبائل میں تمام پس ہوئے آگے رواں شاہ وحید اسکی تھی دو بیاں نیکو سیر فوش بچھوا منتظر تھے اے ہما ماز و نعمت یہ مجھے کہے روا رہ میں جاشہ سے ملا جلد تر اسلئے فرمائے یوں رو کوزود سب عذاب سجا پہ پاتے ہیں شدید مت پیو پانی یہاں کھانا نہ کھاؤ تم بھی در اسیب آفات و بلا اونٹ کو ہانکے وہاں سے جلد تر کوئی ناخلفہ اکسلا زمینہار شاہ پڑھ کچھ دم کئے پایا شفا وہ بنی طے کے پہاڑوں میں گرا	تب علیؑ نے عرض کی اسلئے انکو تب فرمائے شاہ مرسلین فوق اتنا کہ ہاروں تھے بنی الغرض لشکر ہوا تیار جب اسلئے چھوڑے یہاں اسکو رسول شہ کہے ہے چھوٹا قبل قال غازیاں تھے فوج کے ستر ہزار یہ قال تقسیم فرمائے وہیں اور نشان انصار کا آپا کذات رکھے طلحہ کو بہ سمت میمنہ ہے روایت بوخشمہ جنگ کو باغ اندر اپنے منڈو ڈال دو بوخشمہ کے دیکھا ہے جب میں تو اس منڈوے میں جاؤں بھی الغرض مدین میں پہنچے مصطفیٰ کہ جو تھی قوم مندودے مومنو جبکہ اتراتھا یہاں خفا غضب اور ان سب ظالموں کے ہیں گھر اور گزر و جلد تر ہو زار زار جا کے منزل میں کئے ہیں جنبول ناگہاں کٹھن جانا کلا وہاں نکلا اک سر بھی اس شب جلنے طے کے لوگ اسکو اٹھا کر لائے ہیں	کوئی غزوے میں مجھے چھوڑ نہیں کیا تو اب بات پر رضی نہیں ہاں مے بعد از نہیں سہرا بنی کوچ فرمائے رسول اللہ تب مرضیٰ سنکر ہوئے ازب مل میں چھوڑا تھا مجھے بہر عیال قول دسرا لاکھ تھا انکا شمار سب قبائل میں ماملہ مرسلین شہ دئے ہیں یزید بن ثابت کے ہاتھ عبدالرحمان کو رکھے بر میسرہ نہ گیا اور تھا مدینے میں ہے جو آب پاشی کر کے وہ پاکیزہ خو اشک بزاں ہو لگا کہنے کو تب جب تلک دیکھو نہ اقدام نبی اور گزر شہر حجر پر جب ہوا قہر اتراتھا یہاں ان پر سنو کوئی مت اترو رکھو رخ قرب تکو ویرانے جو آتے ہیں نظر کرتے استغفار سب با انگسار حکم یہ فرمائے ہیں سبکو رسول پائخانے کے لئے پایا زیاں اونٹ اپنے دھونڈے کیو اسطے شہ کے لشکر میں ہی پہنچائے ہیں
--	---	--	---

اور ان دن راہ میں پانی نہ تھا اور وہاں پر خشک چشمہ ایک تھا ایک گجا اس سو نکلا ہے تبھی کہ بلا شاکل سہی پانی سے یقیں اس سفر میں مجھے ایسے وفور رعب سے اس شاہ کے ترساں ہو تھا بڑا ذی قوت ذی اقتدار غرض کی خالد نے اے شاہ ام چاندنی شب تھی وہ خالد با صفا ناگہاں لگا کی جگلی آن کر وہ کئے شخصوں کو بے ہوشکار مار ڈالا اس کو خالد بے گماں بولا خالد نے اکیدر کو وہاں تھا اکیدر کا برادر اک مصاد آٹھ سو گھوڑے بھی اونٹان نہرا ہمرہ خالد اکیدر اور مصاد تھوڑے عرصہ میں اکیدر اور مصاد تھا جمہور میں تباہ شاہ ام دیکھ فرمائے وہ سالار عرب باب میں اس جنگ کے جباہ ہیں عرض تباہ روق نے کی یا نبی دہبہ اور غزو شکوت با شرف جب عمر کی رائے تھی محض صواب	شہ دعائے مانگے تو میخہ برسا پڑا کہتے ہیں تھا میں باریک یک حجر فوج وہ میراب سب اس گہوی دوڑ تک سر سبز ہو دیگی زیں پائے میں سالار عالم سے ظہور صلح ہی آ کر کئے ہیں آپ سے بھیجے ہیں خالد کو اسپر شہریار سخت دشمن ہو وہ اور یہ فوج کم دومتہ الجندل پہ پہنچا جلد جا سرکھی قلعے کے ہی دیوار پر آیا باہر اس پر ہو کر سوار اور بھاگے اسکے کیسے ہم ہاں گر تو چاہے تجکو میں دیکر اماں تھا نگہباں قلعے کا فی رشا آٹھ سو باندی غلاماں آشکار آئے پس در خدمت شاہ عباد منصب ایماں پائے ہیں مراد دعوت اسلام فرمائے رقم جھوٹ بولا وہ عدواند اب دجی حق سے آپ پر آئی نہیں بالیقیں عجب ہا بہت آپ کی آپ کی پانی ہو شہرت چو طرف ہو گئی حضرت کی مقبول جناب	جبکہ پہنچے برتبوک آ کر نبی دست پاں پارکھ اسپر مصطفیٰ اور فرمائے تمہارے سی اگر مخبر صادق دئے تھے جو خبر بیس دن تک تھے پیغمبر درتبوک دومتہ الجندل کا حکم ایماں چار سو اور بیس سوار لے آئے شہ کے کو بیدان شکار ساتھ عورت کے اکیدر اپنے گھر زن اکیدر کی ہمارے پرچہ ہی اسکو جا خالد نے پکڑا بیڈنگ حکم خالد کو کئے تھے شاہ ناس شہ کی خدمت میں لجا تا ہوں پہلے قلعہ کھولنے رضی نہ تھا چار سو کتبہ بھی نیزے چار سے کو مقرر اسپر جزیہ اس زماں جب تبوک و پراقامت شہ نے کی تب لکھا وہ شاہ عالم کو جو آ اور کرتے تھے پیغمبر انتظار جنگ کی سبقت میں تب اصحاب پاکے ہرسل ہو بہت حیراں ہوا ہو بھلا اس سال واپس جائیں ہم پھر طینے کی طرف رجعت کئے	اس جگہ پانی کی تنگی تھی بڑی اور وضو فرما کے مانگے ہیں دعا کوئی ہے زندہ تو دیکھ بے خطر یونہی وہ پہنچا ہے پانی دور تر سکے اطراف و جوانب کے لوگ تھا اکیدر ایک نصرانی وہاں ساتھ خالد کے دئے سلطان ہیں تو پکڑ لیا گیا اس کو آشکار بیٹھ کر اس وقت بیتا تھا خمر اور خبر شوہر کو دی اس گائی کی بھائی تب امکا لگا کر نیکو جنگ لا اکیدر کو تو زندہ میر پاس کر مے تحویل قلعے کو کھلا کھولا عاجز ہو کے بعد اے صفا صلح کی ہو اس تب خالد نے لے شاہ عالم لکھ دئے سکواں سکے ہرسل کو بڑی ہیبت ہوئی کہ میں یاں سی ہوا ہو بہر باب پر نہ آئے رومیوں برکارزار مشورت حضرت کے احباب سے کام سے اپنے پشیمان ہو گیا بار دیگر قصد اسکا لائیں ہم پھر طینے کو نبی عت دئے
---	--	--	---

ایک عاشق رسول الثقلین عبداللہ ذوالجواہرین لو جو انی میں ٹھہرا اللہ ہی کے واسطے ترک دنیا اختیار کئے اور ایمان لائے مگر تبوک میں حضرت کے ہمراہ ہوئے اور تبوک میں صلیب کے حضرت ایک قبر میں ترکے دست مبارک سے دفن کئے

<p>وہ جو عبد اللہؐ تھا مقبول ب تخلوہ عبد اللہؐ بکین و ریتیم چند کبرے اونٹ اور باندی غلام دل تو رغبت تھا بہت اسلام پر تب چلے جا کہا وہ باوقار اب کر سکتا ہوں پھر بھی انتظار بات سینکر کہا اس کا چچا بولا عبد اللہؐ میرا مال و منال پس جا کر اپنی مادر سے ملا تنگ ایک کمرے کو کر باندھا وہ ذوالجواہرین نے اہل دو کلیم امین شمع آپہنچا ہے وہ وہ کیا تب غرض لے شاہ بشیر کب حضوری کی متا دیا نہیں عبد غنی ہو گا اس غاصی کا نام پس وہ عبد اللہؐ از بہر خدا اہل صفہ تھے فقیراں مفلساں چھوڑ کر گھر بار اور اپنا وطن رات دن شغل تھو طاقتیں اور تھے مایہ وہ ہمارا رسول</p>	<p>ذوالجواہرین اسکا ہونیا بالقب تھا لواحق مدین میں مقیم ہے چچا سے اپنے پایا لا کلام بیک تھا اسکو چچا کا اسکے در اے چچا مجھ کو یہی تھا انتظار اور نہیں کھتا ہوں کچھ ضرور کہ اگر تو جا مسلمان ہو دیگا چھوڑ کر جانے کا جو فیصلہ قال اور اپنا ماجرا ظاہر کیا کر کے چادر دوسرا اوڑھا جو وہ ہے بجا و از کسروہ بالے فہیم مسجد نبوی میں جا بیٹھا جو وہ اس سفر میں ہوں کیس اور فقیر ہا تھا کب یا نجی دولت لاؤ نہیں اسکو فرمائے ہیں شاہ انام صدق تو کلمہ شہادت کا پڑھا بے زرو مال تھو اور مکیاں کھینچ کر آفات اور رنج و غم ذکر و فکر و شغل تسبیحات میں ادراں جاں تھو قربان رسول</p>	<p>وہ تبوک اور یہی پایا ہر وفات پرورش کرتا تھا بس اسکا چچا بس محبت دولت ایمان کی اس تمنہا میں کتنے دن کئے کہ شرف ایمان کا تو پاؤں گا اور بھروسہ بھی نہیں سن غم کا تجھ کو کوئی شے نہ ہرگز دیو گنا لینے سے کیا اس کا چچا اسکی مادر ایک کھیل اسکو دی ذوالجواہرین اسلئے پایا بالقب پس اسی حالت وہ نیکو نصیب جب نبیؐ ائے نماز صبح کو ایک سی تھام شاق تھا شکر اللہ آج میں دیکھا قدم نام عبد اللہؐ جان نیرا ہے اب سرور عالم بہت ہی خوش ہے اور نہیں کہتے تھے اہل و عیال کر کے ہجرت آئے تھے وہ با شرف توڑ کر میرا خوش نفس خبیث الغرض ایسا ہی عبد اللہؐ بھی</p>	<p>اسکا قصہ عجیب و نیکذات فضل حق تو جو اٹل جب ہوا دہیں اسکے کیسیک پیدا ہوئی تاکہ مکہ فتح کر حضرت پھرے میں بھی تیر سا تھا ایمان لاؤ گنا اذن دے پرتا میں ایمان لاؤ گنا بلکہ جو بخشا ہوں اس لو گنا چادر ونگی تک بھی لے چکا اسکے دو کمرے کیا وہ تھی کہتے کھیل کو بجا و اے با ادب ہے مدینہ کی طرف نکلا شتاب دیکھ کر پوچھے اسی کو کون تو تھا یہی ہر آن غلبہ شوق کا دفع مدت کا ہو اور دوام ذوالجواہرین پوچھتیر بالقب اہل صفہ میں اُسے اہل کئے اور دنیا کا نہ کچھ مال و منال تھکے اور حق کے پیغمبر کی طرف سیکھے حضرتؐ قرآن حدیث سیکھے قرآن لگا ہے از نبیؐ</p>
--	---	---	---

ایک دن از بس کمال شوق لوگ تب کتے تھے تیار می جنگ دیکھئے قرآن بند پڑتا ہوا کہ وہ ہجرت کر کے آیا ہوا ترک اولیٰ اور ادب بھی خلافت عرض عبد اللہ حضرت کیا پوست کوئی جھار کا لہا تو اب کہ کیا ہوں اے خداوندانا شہ کہے از بہر خوشنودی رب پس خدا کے راہیں ہی سعید جب تبوک و پر کیا لشکر نزل حارث مرنی کا بیٹا جو بلال کہ موزن تھا جو حضرت کا بلال قبر میں دیتے تھے اسکے تبار پس نبی نے حدیں اسکو رکھا یوں کہا ابن مسود گزین	بٹھ مسجد میں نہایت فوق سے کہ تبوک و پر چلیں سب بید رنگ ہونا زونہیں خلل جسکے سبب اب یقین سے خدا سے رسول حلال کے غلبہ میں ان کے معاف پار رسول شہاب کیجے دعا شجر عمرہ کی وہ لایا چھال تب خون اس کا فزون پریم جنگ کی نیت تو نکلا ہے تب جلنے بیشک ہوا تو شہید اسکو پانی کہے تھے جوں بول ہے کیا یوں نقل فرزندہ فال وہ لیا تھا تب چراغ اے بالکمال انکو فرماتے تھے یوں شاہ خیار اور اینٹیں کھکے کی جو یہ عا کاش سکی جا یہیں تہا یقین	صحیفہ اشرف با واز بلند کہ عمر نے عرض از شاہ جہاں تب کے ارشاد یوں خیر البشر اسے اطلب ہر سو اے یقین قال الغرض لشکر کو لے خیر البشر تا خدا کی راہ میں ہوؤں شہید باندہ ہیں بازو پر اسکے مصطفیٰ عرض پھر اسے کیا اس طرح تب تجارت پائیگی اس تب ہی جاں اس سفر میں پس مقبول خدا پس ہی تب میں پایا ہے وفات دفن جب اسکو کئی وقت شب قبر میں اتے تھے خود خیر البشر کہ تمھارے بھائی کو اے با شرف کہ ہوں خوشنود اسے ای خدا تمھارے میری سعادت کا سبب	پڑھ رہا تھا خوب تر دہ اور جند پار رسول شہاب اعرابی یہاں کہ تو اسکو چھوڑ دے اب اے عمر کہ یقین معذوریں سب اہل حال جب چلے سوتے تبوک اے ناموس اس کو فرمایا نبی نے اے سعید اور کئے اس طرح تب حق ہو دعا کہ شہادت سے مراد مقصود اب دار دنیا سے تو ہو دیکھا دواں تھا علامہ شاہ عالم کا سدا کیا سعادت اور شہادت اتنی ہاتھ میں بھی حاضر تھا وہاں دیکھا ہوں اور چنازہ اس کا بو بکر و عمر تم دونوں پنچاؤ اب میر طرف تو بھی رہ خوشنود پس اس سدا دائما راضی ہے پس اس رب
--	---	---	--

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوہ تبوک میں حضرت کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اسلئے وہ معرض عتاب میں آنا۔
پھر وہ بڑی نفس کشی میں پڑنا۔ اور توبہ نصوح کرنا اور انکا توبہ قبول ہونا۔

اور در سفر تبوک اے با صفا رکھتے تھے عذر صحیح انہی کئے اک ابوذر بخشیمہ دوسرا گرچہ ابوذر گھیا تھا ایسا شاہ پہنچے تھے تبوک او پر مگر	نہ ہوے جو شہ کے ہمراہ رکاب اور بلا عذر صحیح تھے دوسرے کعب بن مالک اسے اتنا تیرا لیک شرمندہ ہو نکلا بعد از تب ابوذر دور سے آیا نظر	انہ تھے اکثر منافق گمراہاں انہ بے عذر صحیح جو رہ گئے اور مرارہ بن ربیع ہے چارواں اونٹ اسکا راہ میں جو بے گھیا لوگ بولے یابی آتا ہے اب	آہ تھے بعضے مسلمان بھی جاں جانے وہ پانچ پہ اصحاب تھے اور بلال بن امیہ پانچواں تب وہاں دوش پر لیکر چلا کوئی تنہا اور پیادہ نیک فہم
---	---	---	---

الاعمال شہیدیں حضور رشتہ

وہ ابوذر سے کہے شاہ ہدا
آیا اب نہا تو اور نہا مرے
شاہ فرمائے مرے لوگوں سب
ہر قدم کے واسطے بے اشتباہ
اور ہے باقی تین بار ونگا حال
تھا وہ شریا صفا انصار سے
الغرض وہ کتب لک کا بسر
اور عذر کچھ ایسا نہیں تھا تئیں
میں کبھی ویسا نہیں تھا مالدار
اس سفر کے واسطے لیکن کیا
اور لوگ اس وقت سایہ چھوٹے
بولتا تھا نخلین جب غازیان
پس گوئیں تین دن یونہی گزر
بوتا تھا آہیں یہ کیا ہوا
ہاتھ بن افسوس کہ ملتا تھا میں
جنگ چھوٹا اور سبجا عذر تھا
اور اس غزوے میں سالار دین
برد دو کپڑے بھی اور ان پر نظر
یا رسول اللہ کسی وقت ہم یقین
الغرض وہ لشکر خیر الودے
لے کر تشریف شاہ کا بیت
میری خاطر میں کئی بات آئے ت
آئے میں جس دن میں نے بی

پس جب نزدیک تر پہنچا ہے آ
اور تنہا روز محشر میں ملے
دوست تر ہے تو ہی میراں اب
بخشد یوے گا ترا حق یک گناہ
یعنی وہ کتب مرارہ اور ہلال
عقبہ ثانی میں جو حاضر ہوئے
حال سے اپنے دیا ہموں خبر
جس سے رجاؤں میں ہی میں بن
اور کبھی ویسا قوی تر زینہار
میں خرید اتحاد و اشتراک ہوا
وہو پ میں زہارا آسکتے نہ تھے
میں نہ ٹکونگا بلاشبہ گماں
لشکر اسلام گزرا دور تر
کیسی آہ میں بکھو دیا
اگ میں حسرت کہ بن جلتا تھا
سب گئے ہیں وہ منافق کے سوا
جنگو گا ہے یاد فرمائے نہیں
اسکو اس غزوے سے کچھ نہیں
اس سبکی کے سوا دیکھے نہیں
جب مدینے کی طرف رجعت کیا
بسکہ حیرانی یہی ہو چکا ہاتھ
اور مے فویشاں بھی کچھ کھلاؤ
عذر چھوٹے وہ گئے میرے سبھی

مرحبا فرمائے حضرت اور اٹھے
بعد اسکا حال پوچھے مصطفیٰ
اور تو جتنے اٹھایا ہے قدم
اور ہی دوسرا بخشیمہ اویسب
کعب بن مالک کا قصہ مختصر
اور شرف شرف یاں سے ہوئے
کہ تبوک و پر نہیں جو میں گیا
اور تہیا تھا بھی اسباب سفر
کوئی غزوے میں کبھی سن لیجئے
پر ہو جب گرم چلتی تھی و فور
میر گھر موجود تھی ہر چیز تب
لوگ جب غلے میں جب میںے کہا
ہاتھ سے جب کام یوں جلتا رہا
گھر سے باہر اپنے میں تا تھا جب
اور قبائے اس حیات مستعار
تھا یہی جگہ نہایت پیچ و تاب
پر تبوک و پر گیا دوبار جب
تب معاذ ابن جبل اس کو کہا
جب سنے یہ بات سالار عرب
جب خبر میں اسکے آنے کی سنا
آپ کی خدمت میں کیونکر جاؤ نہیں
مصطفیٰ آنے کے آگے ہی ولے
میں کتب بولا کہ اب میری نجات

اور کہے حق رحم بوذر پر کرے
اونٹ کا قصہ وہ مطلب ہر کیا
تا ملے آکر ہائے سے بہم
اگے گزرا حال اسکا غریب
پہلے لکھا ہوں میں اسکا دولہا
اور رسول اللہ سے بیت کے
آہ وہ ایک بتلائے محض تھا
مرکباں بہتر تھے ضرر میر گھر
دو شتر میر نہیں ہمراہ تھے
اور مدینے میں تھا ہنگام کھجور
کچھ میں تیاری نہیں کرتا تھا تب
آج کے دن کام ہے کل جاؤنگا
غم کا اک صدمہ بڑا مجھ پر ہوا
درد و غم زاید مرا ہوتا تھا تب
آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار
کیوں میں شرم کے ہوا ہر رکاب
کہدیا این اس اس طرح تب
ہے قسم حق کی سخن تو بد کہا
کچھ نہ فرمائے ہے خاموش تب
اور میرا درد و غم زاید ہوا
آہ اب کیا عذریا اب لاؤ نہیں
تھے وہ تدبیرات خاطر میں مے
صدقی و چھائی سوا آئے نہ ہاتھ

جو منافق لوگ تھے کھاکر قسم پس گیا درضمت شاہ انا دیکھیں وہ حال بخود ہو گیا میں کیا تب عرض کشاہ انا بے بضبی اسلئے مجھکو ہوئی خوش میرے جبکہ یہ فرما تھے میں کہا اس بات کا ہے مجھکو جو کہ چہتا بول تیا پر یہاں بولے ہو شخص کا ایسا ہی حال اور کئے تھے منع سالارا نام گوئے میں اس طرح سے نبی راہ روز ضعف پیری سے تھی وہ ناتواں غایت الطاف سے خیر البشر اور کسی حاجت کی خاطر جانو بقوادہ ابن عم تھا جو مرا ایک دن میں باغیں اسکے گیا میں کہالے بوققادہ پاک فخر اور نفاق و شرک کو فرج ہا میں کہاسہ بار ایسا ہی طول پس ٹپنے کی طرف آیا ہوں ہاتھ میرا اس نے وہ نام نہ یا اور کئے ہیں اپنے سے ہم تو ہمارے کھل اب جلد تر	جبکہ جھوٹے عذر لائے تھے ہم اور ادب سے میں بجا لایا سلام مجھکو تب لوچھے وہ شاہ نبی ہاں ہتیا مجھکو سامان تمام اور یہ دولت ہاتھ میرے گئی وہ ملاہت مجھکو سب کرنے لگے وحی نازل ہوئے میرے جھوٹ پر صدق و پچائی سوا چار کھل اک مرارہ اور دوسرا ہے ہلال کہ ہوں اسیجا ہم سے ہکلام تنگ آؤ جان سے ہمارہ و سنو بیک میں تھا جوقی اور تھا جوق کرتے تھے میری طرف کو زنی نظر گھر سے باہر اپنے میں آتا کھو وہ یقین میرا بڑا ہی دست تھا اور محبت سے سلام اسکو کیا جانتا ہے خوب تو اس بات کو دل میں میرے جا نہیں ہے زینہار وہ کہا اللہ جانے اور رسول ایک نصرانی کو تب پایا ہوں تھا ہی مضمون بد میں لکھا انکے یاراں تجھ پہ کہ تم میں تم دیکھ ہو کسی تری عرو و قر	عذر ظاہر انکا کرتے تھے قبول مسکرائے دیکھ مجھ کو مصطفیٰ تو یہ غرے میں نہ آیا کیا سبب نفس میں غافل کیا مجھکو یقین شاہ فرمائے کہ اٹھ اور جاتو اب کہ تو مانند اوروں کے یقین جانو تم کوئی دنیا دار سے بعد ازاں گلوں میں لوچھا ہوں تب کچھ اک مجھکو ہوا بین و قرار وہ کئے تھے ہم سے دوری اختیار اور اس مدت میں ہر دو کہیں جانا تھا مسجد کو از بہر نماز اور جب میں دیکھتا شہ کی طرف کوئی مومن مجھکو ناکر تا سلام بلغیک باہر مدینے کے جو تھا وہ نہیں مجھکو دیا اس کا جواب کہ خدا کو اور نبی کو اسکے ہاں کسلے کرتا نہیں مجھ سے کلام تب مجھے رقت ہوئی بے اختیار حاکم غسان میرے نام سے کہ سنے ہیں ہم محمد مصطفیٰ شخص تو ویسا نہیں بتایا قیل جب نامہ میں دیکھتا تب کہا	چھوڑتے باطن خدا پر وہ رسول مسکرا نا پر وہ ختم آمیز تھا کیا نہ سامان ہتیا مجھکو سب راہ مارا میری شیطان لعین آئے تاقی میں تھے کچھ حکم رب عذر جھوٹا کس لئے لایا نہیں کام ایسا گر پڑا ہوتا مجھے واقعہ ایسا کسی کو ہے پڑا کہ تھے وہ دو مومن پر ہیزگار درد تھا ہم کو بڑا ایل و نہار گھر سے باہر اپنے آئے ہی نہیں بیٹھا کونے میں رزاں بانیاں پھر لیٹے مجھ سے لڑے با شرف اور نہیں کرتا تھا میرے کلام اک کمال تھا میں ہتا وہ سدا اور منہ پھیرا ہے میرے شباب دوست تر رکھتا ہوں میری نہ جواب سکا دیا وہ نیک نام رو دیا اسوقت میں بس زار نامہ لکھ بھیجا تھا اس کو شام سے ہیں بہت اے کعب تیر پر خفا کہ کریں اس طرح سو مجھکو ذلیل آہ یہ بھی سخت ہے مجھ پر بلا
---	---	---	---

صد اقت کے سبب کعب مرارہ و ہلال کا توبہ قبول ہونا

توبہ قبول ہونا

ابتدا کیا سخت تر اس سے ہے
کہ تو کالا اپنا منہ اب سونے شام
بعد ازاں میں پھر آیا ہوں
بولے نہ طلاق دینا اسکے تیش
اور وہ اصحاب پر بھی بگیاں
کہ مرا خاوند بود ہا ہے یقیں
شاہ فرمائے کہ خدمت کیجئے
قصہ کو تہ کعب کہتا بسوز
ایک ٹیلے پر کسی نے اکھڑا
ایک ایت ہو کہ وہ سلح آ
شکر یہ سجدہ بجالایا ہوں نہیں
تہنیت میری ہا جہر سب کئے
غایت فرحت دئے شاہ دیں
جب تو پیدا ہوا ماں یقیں
میں کہا کیا شکر میں اس کے اب
شاہ فرمائے نہیں میں نے کہا
اور ہلال زخایت درو طلال
وہ وہیں سجد میں سر اپنا رکھا
کہتے ہیں اندون میں لا کلام
شیخ دیں بوکر و راق میا
کیا نشان ہو اکی ابی بے خبر
اور اس کا نفس بھی ہوا تنگ
یعنی ان کا نام مرارہ اور ہلال

کفر پر کافر مجھے دعوت کرے
اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام
مصطفیٰ کا حکم یہ یا ہے تب
بلکہ صحبت اس سے مارکھنا یقیں
حکم سمجھیں ہی شاہ جہاں
کوئی خدشہ گار بھی ہکا نہیں
ہاں مگر قربت سو دوری نیچے
گزے پور ہم پہ چہ بیجاہ روز
اور کی اس طرح سے بھکوندا
حضرت صدیق نے کی ہوندا
اور حضور مصطفیٰ آیا ہوں نہیں
لیکھ انصار خجائوش تھے
بدر کے مانند رخشاں تھا یقیں
اس بہتر تجھ پہن آیا نہیں
صدقہ دوں بش اپنا مال
یا نبی اب دیوں ثلث مال کیا
ہو گیا تھا ضعف سے ثلث ہلال
اور یہاں تک گریہ زاری کیا
کر دیا تھا کلمہ بہت آب طعام
جو بڑا تھا پیشوائے عارفان
تب کہا یوں ان کو شیخ ذوالقر
یعنی جیسے سو بھی جی آوے تنگ
ہو کر رضی ان سے ہرم ذوالجلال

میں جلا دالا وہ نامہ آگ پر
ہوئی کی مجھ کو بہتر نا خوشی
لیوں میں تابی بی ہو اپنے میں فری
یعنی تب بی بی کو اپنے حکم پر
ہے روایت جبکہ بود ہا تھا ہلال
کیا مجھے ہوا ذن لے شاہ ہدی
بولی ضعف درد و غم سے یقیں
ایک شب اپنی ہاڑی کے اوپر
لے خوشی اب کعب مت ابل
پس مے یاراں پیلے آئے ہیں
تب ہا جہر اور انصار کرام
میں کیا سالار عالم کو سلام
مجلو فرمائے کہ تجھ کو ہو خوشی
کہ کمال لطف سر رب العدا
شاہ عالم نے کہا ایسا نہ کر
شہ کہے ہاں ثلث دینا ہو بھلا
بولتا ہوں سعید با صفا
سرٹھانے کا نتخاب مجھ کو گمان
اور کبھی رکھتا تھا وہ صومال
اس پوچھے ایک دن بافتوح
باوجود ہی فراموشی کے زیں
جس طرح سے کعب نے توبہ کی
جب توبہ وہ تینوں کا قبول

اور قاصد کو کہا اے بد گھر
بالیقین لا کھو غنایت سے تری
میں پوچھا کیا اُسے دیوں طلاق
باپ کے گھر اسکو بھیجا جلد تر
اسکی زن حضرت کی آغوش
کہ میں خدمت اسکی اباؤں بجا
ہلنے چلنے کی اسے طاقت نہیں
میں پڑا تھا سنگدل افسردہ تر
کہ ہوا ہے اب ترا توبہ قبول
اور بشارت یہ مجھے پہنچائے ہیں
بیٹھے تھے در خدمت شاہ اناک
تھے بہت اس وقت پر شاد کام
تجہ پرسیا دن نہ آیا ہو کبھی
ہے کیا مقبول اب توبہ ترا
میں کہا کیا نصف دیوں اناک
اور بہت شلٹ پس میں دیا
جب بشارت اسکو میں حکم دیا
کہ نکل جاوے گی تن سے کسی جا
اور بہت رونما تھا ہر مڑاں
کہ وہ توبہ جس کہتے ہیں وضوح
تنگ اس تائب پہ ہو جائے یقیں
اور اسکے وہ دو یار با صفا
تب یہیت پائی شرف نزول

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْمَنَاصِرِ تَوَجَّهَ النُّبُرُ بِلَانِ هَوَانِي بِرَاورِ ہاجرین اور انصار پر
وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَقُوا آخِثِي إِذَا صَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَصَافَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ تَوَجَّهَ
اور ان تین شخص پر جو چھپے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی ان پر زمین باوجود اسکے کہ کشادہ ہو اور تنگ
ہوئی ان پر اپنی جان یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ تَوَجَّهَ اے ایمان والو
ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے ف یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے۔ (سورہ توبہ ۱۲)

ابولبابہ کو سبب قضا کے بشریت کے خدا و رسول کی ایک خیانت سرزد ہونا۔ اسلئے وہ آپکو
مسجد کے ستون سے پندرہ روز تک باندھ لینا اور غایت پشیمانی سے توبہ کرنا ان کا توبہ قبول ہونا

بولبابہ پانزدہ دن آپ کو یعنے بنائے قلیضہ پر قیاس بولبابہ کو روانہ تا کریں پس ایسی بھیجیں شاہ انبیا اور زن و اطفال سب نے لگو بولبابہ کو تب ان کے حال پر وہ کہا ہاں آؤ قلعے سے اتر بولبابہ گرچہ اب کہہ دیا پس پشیمان و شرمندہ ہوا نا تو حضرت نے یاروں کے ملا اور بولا کوئی نا کھولے مجھے کہ اگر ہوتا وہ حاضر میرے پاس جب تک اسکو نہ بخشے گا وہ سب دانہ فرما کہلاتی تھی اُسے یہی پندرہ دن ہوئیں منقضي وہی اس کے بابینا زل ہوئی	کھام سے مسجد کے یک باندھا تھا جب محاصرہ ہو گئے تھے شاہیں شور و تا اس کا کرے اسبابیں بولبابہ ان کے قلعے میں گیا اپنی سختی اس سے سب ظاہر کئے رحم آیا ان کا رونا دیکھ کر اور پھیرا ہاتھ اپنا خلق پر اور بھی دل سے پشیمان ہو گیا جلد اسے جلع کی آیت پڑھا بلکہ سونے مسجد نبوی گیا جب تک اللہ نہ بخشے مجھے اسکی بخشش مانگتا میں جھکے پاس آہ اس کی کس طرح کھولیں اب اور پانی بھی ہلاتی تھی اُسے اور سماعت اسکی تب جاتی رہی مہنو کو سب خوشی حاصل ہوئی	وہ بھی اس غزوے بعد از ہی پہلا تنگ اس قوم والوں کے تمام کیونکہ ہم سو گند انکا تھا وہ جب اسکے استقبال تباہی ہوئی جب اس قلعے میں محصور ہم پوچھے کہ کیا صلحت ہے میں اب یعنے زیر قلعہ جب آؤ گے تم جب خدا کی اور رسول اللہ کی پس کیا رجعت وہیں تار ہوا سخت یک بخیر سے اپنے تئیں یہ خبر جب سرور عالم سنے کہا کروں کہ عہدہ حق سچیں کہتے ہیں لڑکی جو اسکی ایک تھی کھولتی تھی اسکو ہر وقت نماز اور بشار کا بھی جانا تھا تو یہ اُم سلمہ کے تھے گھر شاہ جہاں	مختصر اسکا ہی حصہ ہر جان شاہ کی خدمت میں یہ بھی پیام اسلئے اسکو کئے میں طلب مردوزن پیر جوان سارے پہنچے ہیں بہت پردرد اور بخور ہم نیچے اس قلعے کے ایچم میں سب ذبح کر کے کھانا ہوا جو آؤ گے تم یہ خیانت آہ اس سے ہو گئی اپنے منہ کو اشک سے دھوتا ہوا کھام سے مسجد کے باندھا وہیں لطف سے اس طرح فرمانے لگے یوں لگیا باندھ جب پڑ تئیں باکے پاس نہ جاتی تھی وہی اور برائے حاجت بول فرما تب کیا توبہ قبول کیا مجھ کیسک خنداں ہو اور شاہ دانا
--	--	---	---

<p>بی بی بکری تھی کبھی شاہ سے بولتا کہ گنہ بخش گیا در پہ حجرے کے کھڑے رہ کر بھی کھولنے اسکو دین دے میں سب شہ نماز صبح کو آئے ہیں جب</p>	<p>کہ ہمیشہ آپ کو حق خوش رکھے کہ کیا تو قبول اس کی خدا ام سلمہ نے بشارت اسکو دی بولتا بہ نے کہا یوں نکوتب اسکو دوست پاک سے کھولے تین</p>	<p>اس خوشی کا کیا ہی فرماؤ سب پوچھی پھر میں کیا بشارت دوں جب سے بی بی سہ صاحبہ سول تم نہ کھولو آئے تا شاہ ام اور مجاہد نے کہا قرآن میں</p>	<p>شاہ عالم نے کیا ارشاد تب بولے گرچہ بشارت دیجئے بولتا بہ کا ہوا تو بہ قبول آپ ہی کھولے بالطف دکر آئی یہ آیت اسی کی تائیں</p>
<p>اسلئے باندھا گیا تھا اور دکھام معنی ایسا قسم ہے جانئے کہ وہ ایسا چھ نفقہ اور کہاں اک ہینا نا کرے ان کو طاب اور تب جو آپ کا تھا ایک غلام اور شہر یوں مینے میں ہوئی بولتے ہیں اس طرح حضرت عمرؓ اس غلام با صفا سے میں کہا چند بار ایسا ہی میں بھیجا اُسے اسلئے حق کی قسم کھائیں کہا پھر گیا میں جبکہ کہ ایسا کلام کیا دئے ہوا بطلاق آشاہیں پھر عمر ایسا کئے بہتر کلام ایسے میں ضیق بھی ضرور ہے دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ٹھکے سول یہ وہ نفقہ مجھے کرتی میں طلب یونہی چاہی مجھے نفقہ بیشتر</p>	<p>فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ (سورہ ملک) ہے ابھی در مسجد شاہ انام کہ نہ زن و مرد نزدیک کے کہ میتر تہ تھا اے حق شناس تا سزا اسکی نہیں پہنچے شتاب کہ رنج اسکا جو تھا شہور نام کہ طلاق ازواج کو حضرت کی دی کہ میں مسجد کو گیا سن خیبر اذن لے میر لئے اب جلد جا اذن نہ حاصل ہوا لیکن مجھے حکم گر ہوئے رسول اللہ کا آکے ایسے میں پکارا وہ غلام بی بیوں کو اپنے فرمائے نہیں کہ ہوئے مسرور سالارا نام اذن چاہئے اذن تہا کو دئے ہیں بہت محزون دلگیر ملول کہ نہیں میں اسقدر کہتا ہوں اب مینے مارا اسکی گردن کے پیر</p>	<p>بعضے بولے بولتا بہ کر کے چوک اس برس میں ہی رسول اللہؐ بی بیوں کیا رب حضرت مل پس یہی تھا باعث رنجیدگی پس رسول اللہؐ کنارہ انے لے در پہ حجرے کے میں بٹھلائے اُسو جو کوئی یاروں سننا یہ خبر یک صحابہ کی جماد دل دگار اُسے جا کر بچہ کے ابولا شتاب میری بیٹی کی سفارش کیلئے کہ میں روں اسکی گردن اردو کہ تم آؤ حکم آنے کا ہوا کھولا میں اللہ اکبر سے زباں اور کہا جابر کہ یکدن ابھی بعد از اذن چاہئے میں عمرؓ اور بیٹی تھیں ہاں بی بیوں یوں کہا فاروق عظمیٰ نے شہ پس یہ سنتے ہی اٹھے خیر البشرؓ</p>	<p>بھی نہیں حاضر ہوا تھا بربوک اپنے سباز و اج سے ایلا کئے آہ حضرت کو کوئی ہیں تنگدل اسلئے ایلا کئے ان سے نبیؐ جل کے تشریف ایک حجر میں کھے تا کہ بے اذن وہ آنے نہ دے وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر بیٹھی دروازہ سے تھی تبار زار اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب میں اب یا ہوں گے اں شاید کئے حکم حضرت سے تجاوز نا کروں میں گیا اور عرض خدمتیں کیا اور کہا تھا جھوٹ لوگوں کا گلاں جمع آئے در پہ صاحب نبیؐ اذن انکو بھی دئے خیر البشرؓ انکو بتلا کہ کہے شاہ جہاں میری عورت جو ہی منت خارجہ تب اٹھے میں جلد بوبکر و عمرؓ</p>

حضرت کا اپنے ازواج مطہرات سے ایلا کرنا ایک عادت تھی

عاشقہ کو ماہ صدیق گریں ہم تھے جب مکہ میں شاہِ اہم دیکھ کر ان کو ہماری عورتیں پورا انتیس ہوا وہ ماہ بھی میں گئی ہوں آج دن انتیسوا	اور عمر بھی مار حفصہ کو وہیں عورتوں کو اپنے سر غائب تھے ہم سیکھیں انکی جراتیں اور نصیحتیں پہلے آئے عائشہ کے گھر نبی شہ کہے یہ ماہ انتیسوا	مسکرائے دیکھ یہ خیر البشر پر مدینہ کے نساء بر شوہراں الغرض ایسا ہی وہ شاہِ ہدا عائشہ نے عرض کی اسکا ہاں پس وہیں بابِ واج رسول	عرض یوں کہنے لگے ہیں تب غم ہونگے غالب دیکھتے ہیں ہم یہاں یک ہمینہ بی ہوتے تھے جدا کہ قسم تھی یک ہمینہ کی یقیں آیت تخیر یہ پائی ہے نزل
--	---	---	---

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ إِن كُنْتُمْ تُؤَدُّنَ الْحَيَوةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنْتُمْهَا فَقَالَ لَيْنَ أُمَيَّتُكُنَّ وَ أَسِيرُكُمْ
سِرَاجًا جَمِيدًا وَإِن كُنْتُمْ تُؤَدُّنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ

یعنی حق کہتا ہے امیر نبی اور اس دنیا کی زینت کا اساس یعنی اپنے دل کی غربت سے یقیں اور دوزخ کی نعمتیں دارِ عقبیٰ کا یقیں اور عظیم جب یہ بیت پائی ہو شرفِ نزل مشورت ماننا ہے کہ باصواب کہ یہ دنیا کی کشاکش بالیقین بعد ازاں نبوی تمام بی بیاں زہد اثبات و سخا میں بالدام سرور عالم کو بعد از اسے خیر تب صحابہ کو بڑی وسعت ہوئی بھیجتے تھے مال و رزاق بس فور ہے روایت یوں عروہ بن عمیر پیر میں جو ایک نکلے تن پہ تھا کسی اسی دن صدقہ وہ سب لگا	یعنی دنیا میں کشاکش رزق کی اور اچھی طرح سے چھوڑ دینا اور خوشی اسکے رسول پاک کی تم ہے اچھے عورتوں کی واسطے کچھ نہیں کہتی ہے قدر و آبرو تو نہ کرنی احوال جلدی و تناسل مشورت کرنے کی کچھ جانتیں جان و لیسے اختیار بھی ہوں حق کو اور خفکے نبی کو اختیار انکو تھی اس باب میں شانِ جلیل فضل حق سے ہونوں کے اے ہاتھ جو تم سے از احباب شاہِ انبیا آپ ہتے زہد میں ہی بس مدام کردے صدقے درم ستر ہزار بھیجا ایک دن لاکھ درہم لگے پہ	تم اگر دنیا کی چاہیں زندگی پس تم آؤ تاکہ میں یوں ہوں اور اگر اللہ کی چاہیں خوشی پس نہ ہیا حق رکھا ہر لطف سے نعمتیں دنیا کی جس کے روبرو اور خفکے کہ دینے میں جواب عرض کی بی بی کے سارا دریاں بلکہ حق اور اسکے پیغمبر تیں چھوڑ دنیا کو کو سب اختیار خاص بی بی عائشہ تھی بعد ازاں جب عراق و روم و شام یکجا تب خلیفہ اور امرا اغنیاء بی بیاں خیرات کردیتے تمام کہ جناب عائشہ نے ایک بار اور عبداللہ زبیر حق شناس	بی ہوں کہہ دے تو اپنے نبی یعنی عمدہ زیور و بہتر لباس چھوڑ دو تم کو کہ اس سے نہیں نعمتیں اور رحمتیں و لذتیں یعنی مزدوری بڑی ہو اور عظیم عائشہ کو پہلے سنوئے رسول بعد اسکے دیکھے اسکا جواب میں کبھی جہتی انہیں جہتی نہیں عرض حضرت سے سر و عیاں درجہ غایت کہ پہنچے ہیں تمام جب لگے آنے فتوحات کثیر اور بڑی اسلام کو شوکت ہوئی ہدیہ ازواجِ پیغمبر کے حضور کہ میں دیکھا چشم سے اپنے بخیر دیکھا میں پیوند تھا اسکو لگا اور تھی اس دن وہ بی بی روزہ دار
--	--	--	---

ازواجِ مطہرات دنیا پر از عزت کو اختیار کرنا

حضرت کی بی بیوں کی سخاوت اور زہد و قناعت

حضرت کا زہد و قناعت

ایک جہ بھی نہ سالن کو کبھی
اسکا میں سالن بکاتی تھی شتاب
اور خیمہ کی بھی بیٹی لے آئی
اور زینب جو تھی بی بی دوری
ہاتھ سے اپنے مشقت کر سدا
بی بیوں کے لئے تھے خیر الورا
ملنے میں ہاتھ کو اپنے بی بی
سمجھ لے ہاتھ سے یہ تعنی مراد
خواہش دیا سے ہو کر دور تر
ذکر سے اس کے اگر چاہے خدا
آیت بخیر جوابی لے یار
شاہ عالم نے اسے رخصت کیا
دیکھ لو کون نے کیا اس مولیٰ
پس جو عقیلی چھوڑ دیا لیو گیا
اور ان آیام میں اکا با صفا
اور سیکر اذن جب اندر گیا
زیر سر بالیس یک ایسا دہرا
صلیک جو اور کوزہ آب کا
میں نظر اس حالت اور جب کیا
آپ کو جب دیکھو اس حالت میں
آپ بیشک ہیں رسول اللہ کے
بات یہ سنتے ہی بس حضرت اٹھے
کافروں کو پیش اس دنیا میں

پس نمل ورنان افطار کی
عائشہ اسکا دئے ہیں یوں جو اب
جو تھی زینب زوہ سالار دین
کہ وہ بیٹی تھی مقرر حش کی
صدقہ دیتی تھی وہ دربارہ خدا
تم سے جسکا ہاتھ لمبا ہو بیگا
بی بی سوڈہ کا تھا لمبا ہاتھ جا
ہاتھ لمبا ہو سخاوت میں زیاد
زہد اور اثباتیں باندھے کمر
ایک سالہ ہی لکھو نگاہیں جدا
آہ وہ دنیا ہی کی ہے اختیار
حال اس عورت کا آخر یہ ہوا
کون جو تو بول گیا تیرا حال
حال اسکا آخریاب ہو گیا
جب تھی تنگی بر خباب مصطفیٰ
دیکھتا کیا ہوں کہ شاہ انبیا
نا سب خرے کا ہے سہن بھرا
اور کچھ گھر میں تھا اس کے سوا
سینہ بھرا پاسوں رونے لگا
آہ ایشی شکی و شدت میں تھی
درگاہ حق میں غائب کیجئے
اور سید ہا بیٹھ فرمانے لگے
اور ہمارے واسطے عقیلی میں

انکی باندی نے کہی لے محترم
کہ نہ مجھ کو یاد آئی تب یہ بات
اسقدر دیتی مساکین کو طعام
والدہ اکی تھی حضرت کی بچی
صدقہ و خیرات میں نیکذات
وہ ملیگی مجھ سے اگر جلد تر
لیک پہلے بی بیوں سے وہ بھی
الغرض وہ آیت تخییر جب
انکی طاغت اور تقویٰ کا بیلا
اور سو اناں بی بیوں کے لے زکی
پس حسب حکم حق لے با وفاق
خشہ فرما وہ رہ سے چون کر
بولی وہ بد بخت ہوں نہشت کا
جنت نیا سے سدا شام پگاہ
بولتے ہیں اس طرح حضور
تب برہنہ تن ہی لیٹے بر حصیر
اور دیکھا آہ تب برگ شلم
بے دباغت چند ٹکڑے پوست کے
پوچھے حضرت کیوں تو روٹا ملول
قیصر کسری جس کفار میں
تافرخ دے کر مہولنے رب
لے بن الخطاب کیا جانے تو
یہ جو فرمائے وہ سالارا نام

گر برائے گوشت رکھتے یک دم
درم دیتی ایک دہم تیر ہاتھ
کہ ہوا ام المساکین اس کا نام
تھا ایہہ نام اسکا لے اخی
تھا بہت لمبا اسی بی بی کا ہاتھ
پس ہوئی جب حلت خیر البشر
حضرت زینب نے ہی جب نقل کی
آئی ہے سب بی بی حضرت کی بت
بس زامی چاہتا ہے ایسیا
بھی تھی یک عورت رسول اللہ
دیکے اسکو ہر پوشاک طلاق
رات دن اسپر کرتی تھی گذر
کہ جو کی میں آہ دنیا اختیار
حق تعالیٰ دل سے مومن کو تپا ہ
کہ گیا میں یک دن حضور کے گھر
اس تھا پہلو حضرت نقشبگیر
میں بچائے آپ کے زیر قدم
گھر کے تھے دیوار لٹکے ہوئے
میں کہا کیونکر نہ روؤں یا رسول
کیسی اہت میں سدا شرا میں
آپ پر اور آپکی اہت پر سب
کیا نہیں یہ بات پہچانے تو
محض تھا وہ از پے نفہیم عام

مصطفیٰ فرمائی ہیں اس کا جواب	آجیکے دن ہی میں دیکھا شتاب	ابا قابت تم کرو اس شہر میں	کہ جواب اس کا بولوں تمہیں
وحی کا تھا آپ کو تب انتظار	پس یہ آیت آئی ہوا ز کردگار	اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلُ مَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ	تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ فَمَنْ حَاجَّكَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنْ

الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ ابْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَابْنَاءَ نِسَاءِكُمْ وَابْنَاءَ اَنْفُسَانَا وَابْنَاءَ اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْهُمْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةً لِّلّٰهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ یہ آیت سورہ آل عمران میں آئی ہے۔ اس کو آیت مباہلہ کہتے ہیں اسکے نازل ہونیکا سبب یہ ہے کہ خیران کے عیسائی نے حضرت کے جناب میں حاضر ہو کے کہا کہ کس لئے آپ کو بندہ کہتے ہو۔ حضرت فرمایا اے عبادا! خدا عیسیٰ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہے۔ اور اس کا کلمہ جو الا گیا طرف مریم کے۔ انہوں نے یہ سنکے غصہ ہوئے اور کہا کہ کون بندہ ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ تب یہ آیت شریف نازل ہوئی اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلُ مَثَلِ اٰدَمَ یعنی بیشک مثال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا۔ حالانکہ اسکو ابن اللہ نہیں کہتے ہو۔ پس جو کوئی بغیر باپ کے ماں کے شکم سے پیدا کس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو۔ امام قشیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو بغیر ونکی روح کی پاکی اصلا ب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پیغمبر کا ظہور اللہ کی قدرت اور خرق عادت ہے۔ پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہے خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ یعنی پیدا کیا اسکے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهُ پس کہا اس کے قالب کو کھن یعنی روح کے ساتھ زندہ ہو فَيَكُونُ پس ہو گیا یعنی ہم خاک کو کہے کہ آدم ہو۔ اور ہوا کو کہے کہ عیسیٰ ہو۔ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ حق بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنی عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ پس مت رہ شک لانے والو! میں اگرچہ یہ خطاب حضرت کی طرف ہے۔ لیکن اس سے آپ کی اُمت مراد ہے فَمَنْ حَاجَّكَ فِیْهِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے عیسیٰ کے باب میں مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تھا کو علم یعنی وہ دلیل جو عیسیٰ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ ابْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ تو کہہ لئے میرے رسول! اوہاؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے وَابْنَاءَ نِسَاءِنَا وَابْنَاءَ اَنْفُسَانَا اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں وَابْنَاءَ اَنْفُسِكُمْ اور اپنی جان اور تمہاری جان ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر مبالغہ سے دعا کریں فَجَعَلْنَا لَعْنَةً لِّلّٰهِ عَلَى الْكَافِرِينَ اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر۔ بچوں اور عورتوں کو مباہلے میں ضم کرنے کا جو حکم آیا اسکا سبب یہ کہ اپنی بچائی و نظاہر ہوئے۔ کیونکہ آدمی اپنے عزیزوں کی خرابی نہیں چاہتا ہے جب مباہلے میں انکو شریک کریں تو یقین معلوم ہوا کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر۔ اور متہمل کا مبیہ درابہتال ہے ابہتال کے معنی مبالغہ سے دعا کرنا ہے۔ كَذٰلِكَ اَنْفُسِيْ وَرَحْمَتِيْ وَفِيْضِ الْكَرِيْمِ

انکو یہ آیت سنائے شاہ دیں
وہ کہے سب آج ہملت دیجئے
وہ کہا تم جانتے ہو سرسبر
گر نہ چاہتے ہو کہ چھوڑا بنادین
آگے باہر انکو فرمائے سنو
وہ کہا لے قوم ہوو ہوشیار
مت کرو زہار نائے ابتہال
پس نہیں آئے ہیں براہتہال
گئے ہوتے وہ مجھ سے ابتہال
اہل نجران خوار ہوتے سب ضرور
آج کے تے نہیں ہم ابتہال
بولے ہکو جنگ کی طاقت نہیں
تیس نیزے تیس بکتر بھی دگر
سود مت کھاؤ نجس اور بد
یک مٹا بہ کی جماعت لے ہیں
یار رسول بندیک مردا میں
شاہ فرمائے امین با صفا
ملک میں وہ اپنے جلا پہنچے ہیں
انکی تعیت کرے رب گماں
مملکت کو اسکے وہ خیر البشر
اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری
بعد ازاں خالد کو بھیجے با شرف
بعد ازاں زہر وضاں با وقار

تب بھی کج نعتی کو وہ چھوڑ نہیں
مشورت ہم کر کے پھر کل ٹینگے
کہ محمد حق کے ہیں پیغامبر
صلح تم انہی کے رہے بغض و کین
میں عاکرنا ہوں تم آمین کہو
بہختن یہ آئے ہیں جو با وقار
ہوینگے تم سب ہلاک پائمال
اور فرمائے رسول ذوالجلال
منع کر دیتا تھا انکو ذوالجلال
بلکہ سر پر جو اڑیں انکے طور
شہ کہے ایمان سوا پو کمال
آجے ہم صلح کرتے ہیں یقین
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشر
سود بھی مت کرو داد و ستد
شاہدی سپر لکھی اپنی وہیں
بھیجے ہمراہ ہمارا پیش ہیں
لائے حق کی جو امانت کو بجا
نقل ہو تھوڑی دن گذر میں جب
ایک جمائے لائی ایماں بعد ازاں
چار شخصوں کو دے تقسیم کر
ایک حصہ پر دے ہیں سروری
سویٰ نجران کی قبیلہ کی طرف
مقرر کیے ساتھ دس تھہ سو

پس یہ فرمان خدا نے ذوالجلال
تھا اسیں انکا جو عاقب ہوشیار
ابتہال نئے کرو مت زینہار
دوسر دن وہ رسول کائنات
اور بلائے انکو بہر ابتہال
میں آئے چاہینگے حق سے اگر
اور نصرتی بھی کوئی برز میں
ہے قسم پروردگار پاک کی
بندر و خضر ہونگے سب کے سب
آگے ہی اک سال کے متے تمام
بولے ایماں بھی نہیں لاتے میں ہم
دیونگے ہر سال حدہ دو ہزار
گر بڑی کچھ مسلمانوں کو کام
پس ہولے صلح ان باتوں پہ
صلح نامر اہل نجران کو دے
گر ہمارے کچھ آئے اختلاف
بو عبیدہ ہر امین پاک ذات
جلد سید اور عاقب آئے ہیں
اور اس ہی سال باواں نکلا
ایک حصہ اسکے بیٹے کو دے
اور معاذ بن جبل کو لے پھر
انکو وہ دعوت کیا جا کے تب
مہطفے بھیجے سوئے ملک مین

شہ بلائے انکو بہر ابتہال
مشورت اس کے کئے سب کبار
دو جہانیں ہوینگے خوار زار
حیدر و حسین و زہر کو دستار
انیں بوالحارث جو تھا اک کمال
حق ڈھلا دیکو پہاڑاں سرسبر
نارہیگا جلنے باقی کہیں
دست قدرت میں جسکی جا میری
انپہ آتش بیستی وادی سپ
پس کئیوں عرض کشاہ انام
شہ کہے پس جنگ پراؤ بہم
تیس اوشاں تیس گھوڑے راہو
دوامت تیس یہ چیز تمام
اور لکھے ہیں صلح نامہ لکیت
اہل نجران عرض یوش سے کو
تا کرے وہ راستی ہو حکم صفا
پس کوا نکور واند انکے ساتھ
سرور عالم بہ ایماں لائے ہیں
حاکم ملک مین پایا وفات
اور یعلیٰ کو عطا دو سرا کئے
ایک حصہ سو کو ہیں مفتخر
ہوگئے وہ بہر و ایماں سب
اور دے انکو علم شاہ ز من

علی وفا ظم و حسنین کو یک حضرت مہار کیلئے بلانا

حاکم ملک مین کی وفات اور اسکے ملک کو چار شخصوں پر تقسیم کرنا

حضرت علیؑ کو حکم قضا حاصل ہونا

ایک آدمی کو ہدایت پر لانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

حج و دعاء

یہ دعاء نبی کریمؐ کی ہدایت سے ہے
جس میں عام قضا و ارشاد ہے

اور سریران کے دستارِ حماس
اور فرمائے کہ اب توجہ دے جا
گر قبولیں کیجئے حکمِ صلوٰۃ
گر قبولیں تجھے ان احکام کو
بھیجتے ہو مجھ کو براہِ کتاب
ہاتھ اپنا رکھکے میرے صدر پر
یہ ہے اس کے جناب مرتضیٰ نے
اور مروی ہے کہ سالارِ عرب
وہ یقین دینا و مافیہا سے جا
اور قدم اپنا بہ میدانِ جہاد
خاص ہمدان قبلہ لا کلام
شکر کا سجدہ کئے خیر الانام
ابن مسعود مکرّم ذوالوقت
جمع انکے لوگ بے حد و حساب
اہل بیت پاک و ارزاں سب
لیکے ہمراہ وہ فقیوں کو تمام
کیونکہ سمجھے تھے ہی وہ باکمال
دے انہیں تسکین و الطافِ کرم
مت جدائی سے مے ہوم خیز
قصر و رکعت ادا کر عصر کے
صبح ذی کج کی تھی جب چارویا
آئے ارکان حج سب گرا
اور قواعدِ عدلتِ اسلام کے

باندھے دستِ خاص سے شام
جنگ میں لیکن نہ کر تو ابتدا
جب مطلع ہوں کیجئے حکمِ زکوٰۃ
کوئی سب سے انکا متعزز ہنو
یا رسول اللہ میرے شاہ
تسکے ہیں یہ دعا خیر البشر
پہنچے ہیں درجہ کو درم قضا
یوں کئے کرار کو ارشاد تب
خیر ہے بہتر ہے در سر و عیال
بھی رکھے ثابت وہ انیکو ہا
لایا ہے ایک بار ہی ایمان کام
اور کہے ہمدان پر ہوئے سلام
دیکھے سطح دیتا ہے خبر
تا چلیں حضرت کے ہمراہ رکاب
بھی تھے ہمراہ رسول اللہ تب
عازم مکہ ہوئے شاہِ انام
کہ چلے انشاؤہ با اہل و عیال
یوں کئے ارشاد سالارِ اہم
میں ہو چکا کہ تم میں ہی یقین
باندھ کر احرام پھر آگے چلے
وارد مکہ ہوئے سالارِ دین
بطونِ وادی میں اک ضلع بڑھا
آہیں تھے بشارت کے احکام کے

اور کہے میں بھیجا ہوں بآپ
اولاً اس قوم کو سب سرسبز
مال انکے لدا روں کا مگر
ہے روایت تھی میرے میاں
اور نہیں خداں مجھے علم قضا

لیکے غمگین ہوں جدائی سے
کر تو دعوت کلمہ تو حید پر
انکے فقر پر ہی کیسے صرف کر
میں کیا تب فضلِ رشتہ جہاں
میں سر انجام انکا کیونکر دیونگا

اللّٰهُمَّ شَهِدْ لِّسَانِي وَ أَهْدِ قَلْبِي

کہ کہا سر نے اقسامِ علیؑ
کہ خدا اک مرد کو بھی سرسبز
پس شہی اس جا پر جا پہنچ کے
فضلِ سہولت کے بردِ امیر
مرتضیٰ جب یہ خبر نہ کو لکھے
اور اس ہی سال شاہِ انبیا
شہزادی قعدہ میں سالارِ عرب
ہے یہ بر قول صحیح ان کا شمار
شہزادی قعدہ کی تھی چھپیوں
تب مدینے میں جو تھے خرد و کمال
مکہ و طائف بھی ہاتھ لائے ہیں
حج بیت اللہ میں کر کے ادا
پڑھ نماز پڑھنے تھے رسول
تلبیہ کہنے لگے ہیں تب پکار
اور یمن سے بھی علیؑ مرتضیٰ
وہ بلاغت سے بہت معمور تھا
اور کہے برہادایت کا علم

یہ علیؑ کو حق دیا شانِ علی
گر ہدایت بخشے تیرے ہاتھ پر
جلد دعوت کا علم برپا کئے
تب ہدایت پائی اگر جمع کثیر
سرورِ عالم بہت شاداں ہوئے
جا کئے حج و دعاء بے باصفا
جو طرفِ اعلام کرائے ہیں جب
کہ تھے سب یک لکھ پرچوں پر
تھا مبارک پیر کا روز آئیں
سب گئے رونے کو بادِ زور و فغاں
پس وہیں شاہِ سنیہ جاکے اب
پھر کے آتا ہوں گر چاہے خدا
ذوالحلیفہ میں کو ہیں جنوں
اور یمنی سارے اصحاب کبار
آملے مکہ میں باخبر لوری
اور فصاحت بہت پر نور تھا
کردے پانچ ضلالت کا ہدم

ہر طرح کے شرک کو مقبول قرار
جانیو تا حشر ہے تم پر حرام
اور رسوم جاہلیت کی تعلیم
اور حقوق مرد و عورت کا بیان
رب کی حق بانڈیاں نکال
یعنے مرد و غیر سے وہ بالضرور
انکاح کی یہ تمہیں ہی حق شناس
اسکو گرضبط پس بکڑو گئے تم
بعد خطبہ در وصیت اکہام
وہ کہے ہم حق سے بولینگے تمام
جو امانت پاس تھی اپنے بقیں
اور کئے ہیں راہ مولائیں جہاں
بولے یا اللہ اس پر ہو گواہ
ایک خلاص عمل ہے سرسہر
پھر کئے ارشاد یوں سالار دین
اور کئے آپ ہیں ثناء بجال
پھر طے عفات پر ہو کر سوار
عجز و زاری کئے ہیں ان دعا
اور سعاد و اہنیہ کے درمیاں

پھینک ڈالے بیخ اور بیک نال
کوئی ناما کسی کو لاکلام
کردیا میں آج سب پر قدم
مرد کے احسان و الفت کا بیان
حکم سے اس کے ہوں تم پر حلال
روز و شب رکھیں بچا اپنے کو دو
کہ انہیں پہنچاؤ نفقہ اور لبا
باقی گمراہ نا ہوو گئے تم
شاہ یوں پوچھے راضی کیا ام
آپ پہنچاؤئے ہیں حق کا پیام
کرنے وہ ہدائے شاہ دیں
نکلیں ان باتوں کو وہ عباد
بولے دوبارہ طرح وہ ہیں پنا
خیر خواہی بھائی مومن کی گر
اب سے ہن جو مے سے خیر
اور اذان بولا گت کر بلال
کوہ رحمت پر ہیں پہنچے باوقار
ہو گئی مقبول درگاہ خدا
ان سے میں کتنے دعا لایا ہو جا
آج کے دن جو کو ہیں باقیں

اور فرمائے تمہارا خون مال
اور خون جاہلیت چھوڑ دیں
جاہلیت کا ریا باطل ہوا
بھی کئے اس طرح سے کمونو
حق تمہارا ہے ہی ان پر بخیر
گر قصور اس کلام میں نہ ہوا
بعد فرمائے سنو اے باادب
یعنے وہ ہے چیز قرآن کریم
جبکہ تم مسئل ہوں روز حساب
اور دکھلائے ہیں راہ ہا
اور کئے ہوا نصیحت سچ و شام
اپنی انگشت شہادت لے میاں
پس کہے اے مومنان باتمیز
مومنو نگھی بھی جہاں کا لزوم
نماؤں کو اپنے پہنچاؤں ضرور
یکذاں اور دو اقامت وہ قصر
رو قبلہ رہ کھڑا وہ پاک ذات
جو دعا عرفہ کے دن ماثور ہیں
شاہ فرمائے کہ فضل ترند دعا
ہے یہی تم جانو اے مسلمین

مثلاً مرد زومہ این حال سال
اب کسی سے کوئی وہ بدلہ نہیں
چھوڑ دو داد و ستد اسکا
عورتوں کے باب میں ہے درد
کہ تمہارا فرش تنکا آئے غیر
انکو بے سختی کے مار دو سزا
چیز نیک میں چھوڑتا ہو تم میں
ہے کتابا شرف قان عظیم
باب میں سیر تو کیا دو گئے جواب
اور حقوق اپنے کئے سارا دادا
اور کئے ہیں خلق کو دعوت تمام
تب اٹھا کر جلد سوائے آسماں
پاک کرتے ہیں لوں کو تین جن
دفع اُن سے ہوئے ظلمت کا جو دم
اسکے پہنچانے میں نا لاقصو
شہر چھ ہیں جمع کرتے نظر و عصر
اور سینے تک اٹھا کر اپنے ہاتھ
وہ ہوا سب میں کئے مذکور ہیں
میں سبھی اور اگلے مرے سب انبیا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

شاہ اکمل حمد و ثناء لے کر
پانی یہاں سے اسی جا پر نزول

لَهُ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاقْعَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا دَرُفْتُمْ

جے آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور میں نے تمہارا دین اسلام کو تمہارا دین بننے کیلئے پسند کیا ۱۲

اس مبارک دین کی تکمیل سے پوچھے یا راہ لے لے لے کا سبب آپ کو عقیقی کا جب پہنچا سفر مصطفیٰ نے تباہ نہیں کی گئی پر سنا اس برس دوبار ہیں پس از عرفات سے لے باصفا بعد مرکب پہ سوار اپنے ہوئے اور شب عرفہ وہ سالار عرب اسکو کپڑوں واسطے مظلوم کے بخشے ظالم کو بفضل بحساب درگاہ مولائے تب آیا جواب آپ پر قربان ہوا کیا پاں کہ ہوئی مقبول یہ میری دعا اس لعین کا دیکھ یہ درد و فدا پس نہایت لکے بروقت ضحیٰ کرفضیت چند فرمائے ہیں تب کہ وواع انکو وہاں خیر البشر عمر اشرف کے برس ترسمہ ہی تھے تاکہ تب پوئیں کے قبول گوشت لے ہر ایک ہو تھوڑا اور چھلنے والو کو دے نہ کوئی چیز ہے روایت عائشہؓ کو بھی دگر اور یہ علم کر دے یحییٰ	سب صحابہ بس خوشی کرنے لگے یوں کہ وضیق اکبر انکو تب یہ جہا ہو گیا ویراں جلد تر اور طلب کی مغفرت انکی بھی ہاں یہ میری موت کو آنا ہیں کی ہر شب ہاشی وہ مزدلفہ میں قبلہ رو ہوا کے شعر میں کھڑے مغفرت امت کی چاہتو زرب عرض کی جو آپ نے پھر غز سے اس دعا کا حق نہیں بھیجا جواب کہ دعا تیری کیا میں مستجاب کیا سبب مننے کا فرماؤ یہاں اور میری امت تین بخشا خدا یوں نہی آئی ہے بکونا گہا سرور عالم نے ایک خطبہ پڑھا غائب کو حاضر میں پہنچا تب آنکھ نہرو کو پہنچے جلد تر اونٹ اتاری بنی قربان کے جلد تر قربان کے تھکے رسول نوش فرمائے نبیؐ اور مرضی انکو مہموری دے کر عزیز گاؤ ایک قربان کو خیر البشر کہ جو منحوس مٹا کی سب میں	پر بہت صدیق تباہ کرنے لگے آہ جہاں ہوا دین متیں جب سنو یہ رمز اصحاب کرام اور کہا ہر سال روح راز دار سال آئندہ تک لے مومنوں خواب فرمائے ہیں پڑھ مغرب عشا کھولے البیج اور نہیل سے حق کہا تب انکو سب بخشا ہو نہیں اسہ تو قادر ہے تو رب متین جب کے ہیں صبح مزدلفہ میں آ یک بیک خنداں ہو خیر البشر تب کو ارشاد یوں لار دیں وال مٹی اپنے سر رونے لگا اور مراد امت کے اسیا یہ کہے آپ کے اعجاز سے لے باشعور سیکھو اب حج کے مناسب موسم سو شتر تھے اپنے دمت پاک سے کرتے تھے اوقت اونٹان و ہا سات اونٹان شاہ مردان کو دے پوست ان اونٹوں کے اور بھی انکے بھول اور طرف سے اپنی سبب اح کے اور روایت آئی جو اے ہر شند پس بلا حلاق کو پیغا مہر	منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگے کسلے پھر یہاں ہیں لار دیں درد و رقت سے لگے رونے تمام بھٹکے سواتے تھے قرآن ایک نہ رہو نگاہیں ہمارا درمیاں اور نماز فجر بھی ہاں کر ادا اور تضرع سے دعا تھیں کئے پر نہ بخشو نگاہیں ظالم کتیں چاہے دے مظلوم کو خلد بریں شاہ عالم پھر وہی مانگے دعا تکے ہیں عرض رو بکرو عثر جب کیا معلوم ابلیس لعین غایت حسرت ہو اویلا کیا ہیں ہی عرفات میں تھے کھٹے خلق سب سے اکو نزدیک دور پھر نہ شاید پاؤں میں حج دگر لے تب ترسمہ شتر قربان کئے اک کے آگے ایک ہو کر تیز گام انکو سب حضرت علیؓ قربان کئے ساکسینوں کو دلوائے رسول ہو روایت گاؤ ایک قربان کئے ذبح اسدن شہ کو دو گوشت پہلے منڈوا سیسہ جانب پناہر
---	---	---	---

ہر اونٹ کا حضرت کے دست مبارک سے قربان ہوئے بقرار رہنا۔

حاضر وں پر مئے اشرفہ بھی
سید جانکے بھی کچھ موی شریف
نکتہ یہ سفر السعادت میں لکھا
انہیں تابرکت یہ باقی رہیں
اور تھیں اشارہ لے میاں
کہ وہ برکات وجود شاہی
نروہ بن مسعود بولالے ہمام
ازدہام تو ہوتا تھا یوں قیل و قال
دوڑ کر لیے صحابہ جلد تر
وہ تبرک بنا کر با احترام
تب صحابہ آکے کرتے تھے حجوم
باتھیں لیتے تھے اپنے آکے تب
سر کو منڈوا اپنے مئے پرفیاض
جبکہ بعد رطلت خیم البشر
کہتے ہیں حضرت وہ مئے شریف
اواکے بعضے وصیت ایلیا
اور بعضے جو حفاظت سے لکھے
ناکرے انکار اور ترک ادب
پاس مولا کے وہی تھوڑے ہو
مئے جعلی کو بہت شہرت دے
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
شیخ مندی رحمۃ اللہ ایلیا
منتسب حضرت جو آثار ہیں

کہتے ہیں تقسیم کرو اے نبی
پایا تھا آگے بھی اسدن کا عقیف
کہ امام تورپشتی نے کہا
خیم برکت کے انہوں ساتی ہیں
قرب حیات پیمبر کے پہاں
آج تک اُمت میں باقی ہیں یقین
جب ضرورت تھی سالارِ انام
تھا قریب انہیں کہ ہو جنگ جلال
ملنے اپنے منہ او اپنے جسم پر
اسکو رکھتے تھے نگاہ و صبح و شام
انکی کثرت سے بہت ہوتا تھا دھوکا
اور نگاہ رکھتے تھے اسکو با ادب
جھاڑ پکانوں کے اکٹھا لودیا
گر کوئی بیمار آتا مسیکر گھر
کھالے بعضے صحابہ کا عقیف
کہ رکھیں پن کفن کے درمیاں
منتقل ملکوں میں مو ہو گئے
حسن ظن بہتر ہے اس روز و شب
اور جو رکھا حسن ظن با جو رہو
شاہ عالم کے مبارک نام سو
بلکہ آتش در تہہ فاق زد
منک متوسط اندر اپنی جا
جو مساجد اور جوا بار ہیں

اور منڈوا جانب چپ بند ہیں
شاہ ذناخن کی جب تقسیم کی
قسمت مئے مبارک کا سبب
از جو مصطفیٰ شاہ خیار
شیخ عبدالحق محدث نے پہل
اور مداح میں بھی باب نہم
آپ پر گرتے تھے صحابہ کبار
تھوکتے تھے وہ شہر لولا کہ جب
مئے اشرف آپ کے گرد تھے
اور انس سے روایت شہر
وہ نہیں جیتے تھے ہرگز لے میں
اور عمارۃ سے مروی سن آبا
چُن لے اسکو صحابہ با صفا
ڈال پانی میں مئے با صفا
تا بہ یمن جزو سالار جہاں
تا بہ یمن جزو سالارِ انام
اسکی صحت خلق میں با افتخار
اور صحیح وہ اصل میں ناہو اگر
گر جب بعضے کا زبان نا بکار
بے ادب ہیں بے ادب ہیں ادب
جمل نکا جبکہ ثابت ہو و گیا
اور اسکی شرح میں ملا علی
ہے زیادت انکی بیشک مستحب

خاص بوطیخہ کو بخشے شاہ ہیں
انکو بھی حضار پر تقسیم کی
تھا ہی صحاب میں آبا ادب
تا جہا نہیں ہو ہمیشہ یادگار
شرح میں مشکوٰۃ کے لکھا ہے جہاں
جلد اول میں لکھا ہے جانو تم
اک پر اک تقدیم کرتے آستخار
اور جھسکتے تھے مبارک ان جب
وہ اٹھاتے آکے اسکو با ادب
کہ پیمبر جبکہ منڈواتے تھے سر
کہ گرتے مئے مبارک بزمیں
کہ حدیبیہ میں پیغمبر نے جب
میں بھی اک مئے شریف انویا
اسکو پلوتا وہ پاتا تھا شفا
قبر کی تعذیب سے ہوئے اُپا
اُنہ آتش ہوئے دوزخ کی حرما
گر ہوی ہوگی بوجہ شہتار
جو کیا کذاب اس کو شہر
مال و زر کی طمع سے بے ننگ عا
انپہ حق کا اور نبی کا غضب
تب تو جائینگے وہ بیشک سزا
اسطرح لکھتے ہیں برو جہلی
انکا لازم ہے سدا حفظ ادب

آثار شریف جو صیغہ مبارک

آثار شریف کی زیارت کا حکم

حضرت مسنوب ہیں سو چیزوں کی تعظیم
 لے کر ہوں کہ ساتھ خدا کے فضل سے بھی زیادہ خلق رکھتے ہیں ۱۲
 لے کر ہوں جانے کو کس دوزخ کے ساتھ ان کے فضل سے بھی زیادہ خلق رکھتا ہوں ۱۳

طواف وداع

عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف وداع کیا تو فرمایا کہ اے اللہ! میں نے تجھ سے کیا کیا

عین آثار اس کے یا ان کا طرف
 اور لکھا "قاضی عیاض" با صفا
 منزل مسکن کا یونہی احترام
 عین اس سالار کی تعظیم ہے
 ہر برابر کچھ نہیں انہیں کلام
 آٹھ سو نو دے اوپر ساتواں
 تب زیارت اسکی میں جا کر کیا
 دیکھ اصل قسمت ہوئے نبیؐ
 تازمان قسطلانی در عرب
 ہاں مگر موعتین پر یقین
 کیونکہ رکھا باحاطت لا کلام
 چونکہ گانا اور بجا نا ہے حرام
 اگے اسکے پھر بجالانا سجد
 خود رسول اللہ نہیں سجد لے
 گرچہ بروجہ تحیت ہو ویجا
 اگے مکے میں پھر پیش زوال
 پس وداع انے ہوئے خیر اور
 اور وداع اپنی کے ات کر ب
 لئے اس تودیع بر دقت تمام
 صبیح پھر کوچ کر اُس جائے سو
 کیا نہیں تم جانتے ہو سرسبز

ہیں یقین ہر دو برابر در شرف
 رحمتہ اللہ علیہ در شفا
 اور کئے ہیں مس جو شاہِ انا
 فی الحقیقت آپکی تکریم ہے
 ہو گیا اصل شفا کا اب تمام
 سال تھا ہجرت شہ کو ایمیا
 اور امام قرشی میر ساتھ تھا
 نقل ہو جب شروع میں ثابت ہو
 تھی زیارت اسکی جاری با
 حکم صدق و کذب ہو سکتا نہیں
 ہر یک ثابت بعض صحاب کرام
 بازی آتش کرنا ہے حرام
 کرنا منت اس سے بہر نفع ہو
 کب روا ہو آپ کے آثار سے
 دیکھ ایسا ہی سفینہ میں لکھا
 کر زیارت کا طواف بالکمال
 کہ نہ آتے سال پھر میں آؤنگا
 اور وصایا بھی کئے ہیں ان کو تب
 اسلئے حج وداع ہے اکانام
 جب غدیر خم پہنچے ان کے
 مونوں کے پاس ہو نہیں دست تر

الَّتِي أَدُلِّي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (سورہ احزاب)
 تَعْلَمُونَ اِنِّي أَدُلِّي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

چاروں مذہب کے بلائیں اٹالیں
 کہ یقین تعظیم اجڑائے رسولؐ
 اور لگا جس شے کو حضرت کا قدم
 اسکی صحت نقل ہو ثابت ہے
 اور مواہب کا مصنف یوں لکھا
 شیخ ابو حامد میر مرشد کے پاس
 محض شہرت پر بھی اسکے امین
 اسکا ممکن ہے وجود محترم
 اور ملکوں میں بھی اسکا انتقال
 پر شہرت جب یہ ہوئے رسولؐ
 ہوئے اشرف کی زیارت میں لے
 اونٹ پر لے اسکو پھرنا جا بجا
 فعل ایسے ناروا ہیں ناروا
 خاص ہو سجد خدا ہی کو تو جا
 الغرض جتنا حق و موئے ہمام
 اور اداج کے مناسک کر تمام
 اور کئے طوف وداعِ اخیر
 تب ہاں تھو جمع جتنے خاص عام
 کوچ کر مکہ سے پھر حق کے رسولؐ
 تب مخاطب ہوئے یاروں کے کہے
 آگئی جانوں کو بھی لے اہل ہوا
 اک روایت ہے کہ وہ شاہِ خیا
 اس کی یہ مطلب ہے جانو با یقین

اسکی تصریح کرتے ہیں بگیاں
 حرمت اجزا و اشیا کے رسولؐ
 دست و پہلو کوئی عضو محترم
 یا نہ ہو منقول پر شہرت رہے
 مکہ اشرف کو تھا جب میں گیا
 مشہر تھا ایک موئے شاہِ ناس
 ہوتے تھے ایسے ائمہ زائرین
 خواہ در ملک عرب ہو یا عجم
 محمل ہے نہیں ہو کچھ محال
 حسن ظن سے اسکو کہیوں قبول
 کام کچھ نا ہو مخالف شرع کے
 کو چہ و بازار میں شہرت مچا
 اس رضی نہیں خدا و مصطفیٰؐ
 غیر حق کو کفر لکھے عالم
 کرتے تقسیم سالارِ انا
 دیکھ جب جداد کے اپنے مقام
 کہ نہ آتے سال پھر اول یقین
 اور پرندے اور مقاماتِ کرام
 ذوالحلیفہ میں کو آ کر نزول
 جاننا روں دو تداروں کو
 چونکہ اس آیت میں فرمایا خدا
 انکو فرمائے ہیں ایسا تین بار
 مونوں کو حکم میں کرنا نہیں

<p>خیر دنیا خیر عقبی کے سوا اک روایت ہے کہ وہ با شرف اب تہائے دریاں بھارتی چیز ہاں میں کچھ بعد میں کرنے چوک بعد میر وہ دونوں لے با صفا بعد فرمائے مرا مولا ہے رب کہیں جہاں ہوؤں مولا ہے خدا اور جو اس رکھے گا دشمنی چھوڑ دیا اسکو جو یاری نہ دے بعد اس رشاد کے فاروق آ مردوزن سب منوں کے علیؑ پس غدیر خم سے ہجرت کوچ کر دین کی تکمیل اور تنظیم پر</p>	<p>جس سے ہوئے دین و دنیا کا ہلا ہے بلا و الجھکوس عالم طرف چھوڑ کر جاتا ہوں اہل تمیز کرتے ہیں دونوں سے تم کیسا سلوک ایک سر سے نہ ہووینگے جدا اور ہمیں مولا مسلمانوں کا اسکا مولا ہے عسلی مرتضیٰ دشمنی رکھے اسے رب غنی یا الہی چھوڑ دے تو بھی اسے مرتضیٰ سے تہنیت لائے بجا آپ اب مولا ہو با شان جلی جب مینے سے ہوئے نزدیک تر نعمتوں کے بھی دوائے شکر پر</p>	<p>بر خلاف نفس اُنکے سرسبر میں کیا اُنکے بلائے کو قبول ایک سے دوسرے بہتر یا کمال اور حقوق ہر دو کے از خوف خدا تا مرے تو ایلنگے وہ یقین پس بچو دستِ عسلی مرتضیٰ یا الہی دوست اسکو جو رکھے جو کر گیا اسکی یاری اور مدد اور گردانِ حق کو توحید کی ستا اور کہے تم خوش رہو سروسر جہا اس خبر کو نقلِ حمد نے کیا دیکھ آمار مدینہ آشکار یہ دعائے با صفا پڑھتے ہوئے</p>	<p>حکم وہ کتاب ہے انکو جو ہم پر خوش ہوں جا بے زہنیں ہرگز ملوں لینے وہ قرآن ہے اور میری آل کس طرح کرتے ہیں تم دیکھو خوش کوثر کے اُپر دیو دم یوں لگے کرنے کو حق سے التجا دوست اسکو رکھ تو اپنے لطف کو مدد کی تو لے رب صمد جس طرف کو ہوئے وہ کو صفا تم کو یہ رتبہ دیا پروردگار ابنِ ہادی سے بن ارقم جو تھا فوج سے تکریر لے تین بار داخل شہر مدینہ ہو گئے</p>
<p>لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَابُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَخَدَعَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ فَلَاشَيْءَ بَعْدَهُ تَرَجَمَ كُنْهَيْسَ كُوْنِي مَعْبُودِ بَنْدِگِي كِي لَاقِ مَكْرَ اَللّٰهِ وَه اِيكِي هِي هِي كُوْنِي شَرِيك اَسْكَ اُنْكِ كِيْلِي بَادِشَا هِي هِي اُو ر اِي كِيْلِي سَب تَوْرِيْفِي هِي اُو ر وَه هَر جِيْزِي پَر قَادِرِي هِي پھر نِيوالِي هِي تُو بِي كَر نِيوالِي بَنْدِگِي كِي نِيوالِي هِي سَجْدِي كَر نِيوالِي هِي چِلِي والِي هِي لِي جِهَادِي كِيُو اَسْطِي لِي پَر وَر د گَار كِيْلِي تَوْرِيْفِي كَر نِيوالِي هِي سِي جِي كِيَا اَللّٰهُ نِي وَعْدِي اِنَا اُو ر مَد د كِي اِنِي بَنْدِي كُو بِنِي هَضْرَتِ مُحَمَّدٍ مَصْطَفِي هَلِي اَللّٰهُ عَلِيْهِ اَلسَّلَام كِي اُو ر تَكْوِيْلِي كَفَار كِي گَر وَه اُن كُو اِي كِيْلِي اُو ر غَالِب كِيَا اُنْكِ لَشْكَر كُو هِي هِي كُوْنِي بَعْد اُنْكِ</p>	<p>ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال</p>	<p>یعنی پیغمبر کی رحلت ہو گئی رومیوں نے جگے اب کر نیو جنگ اور اسامہ زید کا جو تھا پسر</p>	<p>سائے عالم میں قیامت ہو گئی غازیان جمع ہوئیں بید رنگ اسکو سرداری دے اس فوج پر</p>
<p>گیارہواں جہاں سے آغاز جہا ہی روایت وہ رسول اللہ نے حکم یہ سنئے ہی ہیں بے خوف و بیم</p>	<p>عجمی شوق قیامت در جہاں حکم یوں شہر مدینہ میں کئے جمع آئی جلد ایک فوج عظیم</p>	<p>سائے عالم میں قیامت ہو گئی غازیان جمع ہوئیں بید رنگ اسکو سرداری دے اس فوج پر</p>	<p>سائے عالم میں قیامت ہو گئی غازیان جمع ہوئیں بید رنگ اسکو سرداری دے اس فوج پر</p>

جان یہ قصہ ہے اسکا مختصر
جب صفر کی آئی ہے چھبیسویں
کہ تو جانا بنی طرف تو جلد تر
تب شامہ کی تھی عمر باکمال
کہ بقیع پاک میں جا مصطفیٰ
اور اٹھا ساتھ بار دست التجا
اور بروز چار شنبہ لے میں
اک صحابی کے خانے کی نماز
دست اطر سے بنا اپنے نشاں
تب شامہ لے مبارک وہ لوا
عمدہ دیشان اصحاب کرام
حسب فرمان رسول انرجا
اور بجاری یہاں شاہ کی
لیک بجاری ہوئی جب سخت
روم پر وہ فوج بھیجے جلد تر
ذکر اس شکر کا گر چاہے خدا
گرچہ وہ لکھنے مجھ باریا نہیں
غم کہاں ایسا جو امت پر پڑا
غم ہوا اس خاک سے تا غریب پاک
یہ بیان غم سنو لے مومنو
ہے روایت جبکہ با خلق کثیر
سورہ نصر کو کہتے اس سبب
یعنی اس سورہ کا مضمون سرسبز

زید وہ جو تھا اسامہ کا پدر
پیر کے دن پیشوائے مرسلین
باکے قاتل کو تیرے قتل کر
بس اٹھائے سال بائیس سال
مردوں کے حق میں مانگے دعا
مغفرت چاہے انہوں کی انصاف
کہ صفر کی تھی جو اٹھا تیسویں
پڑھکے آئے گھر کو شاہ سرفراز
دے اسامہ کو یہ فرما میں جا
ہاتھ میں اکو بریدہ کے دیا
از ہباز اور زانصار کرام
تھے اسامہ کے تمامی تابعا
آہ ہر دم دمدم بڑھنے لگی
پھر گئی وہ فوج آخرے پسر
حق اسامہ کو دستخ و ظفر
میں حدیقہ میں فصل لاؤ نگا
بر لکھے بن مختصر چارہ نہیں
حادثہ جو دین و ملت پر ہوا
اور عرش پاک سے تا فخر خاک
اپنے دل کو غم کی آتش میں
سرور عالم کئے حج خیر
ذکر نصرت کا کیا دایمیں رب
رحلت سرور سو دیتا ہے خبر

جنگ موت میں ہوا تھا وہ شہید
کر کے لشکر کا اسامہ کو امیر
اور جلاوے انکے تو گھر بار کو
چار شنبہ کی جب آئی آہ شب
پس رسول شہرہ قبرستان پر
دیر تک اس مقبرہ میں ٹہر کے
آہ تپائی ہو حضرت کے تئیں
اور غیث شنبہ کے دن خیر البشر

روم کے سرحد کے اندر لے رشید
یوں کئے تاکید اکو لے غنیمت
انکے پھر باغات اور شجار کو
آپا یہ دو پہر شب کو حکم رب
لیگئے تشریف اس فرمان پر
جانب دولت سرار حجت کئے
اور ہوا آغاز دردِ سروہیں
با وجود آل بخار و دردِ سر

اَعَزَّ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَقَاتِلْ مَنْ كَفَرْنَا بِاللّٰهِ
پس اسامہ فوج کا سردار تھا
مثل صدیق و عمر عثمان یقین
پس اسامہ نے بفرمان رسول
لوگ حضرت پاس تانبے لگے
اور بعد رحلت سالار دیں
تھی ہی فوج اخیر شاہ دیں
اب یہاں سے لکھو ذکر وفات
ہے مصیبت کونسی اس سے بڑی
غم سیو حیراں ہوئے ارض و فلک
اس الم اس رنج سی روح الایں
اس الم سے گریہ وزاری کرو
تھے مینا میں جبکہ وہ رونق فزا
سورہ تودیع بھی ہے اسکا نام
رخصت اس امت کو کر نیکابا

اور یہ اسکا علم بردار تھا
اور سعد و ابو عبیدہ لے آئیں
جرف میں جا کر کیا اسد نزول
لیکے رخصت جرف کو جانے لگے
جب خلافت پائے صدیق گزریں
اور پہلی فوج صدیق گزریں
سرور کونین کا رقت کیسا تھ
انفس و آفاق پر جو ہے کھڑی
غم سیو حیراں ہوئے جن ملک
آہ روئے ہیں بہت اندوہیں
ندیاں دو چشم سے جاری ہو
حق نے سورہ نصر کا نازل کیا
کہ ہر مضمون ذرا نہیں تمام
بھی یقین آتا اس سورے میں جا

پہنچی اسکا خلاصہ کہ ہمیں پس جو کام آئے ہو وابستہ بڑا انکا گھر اعلیٰ علیین ہے جو کہ ارواح مقدس ہو یقین جب ضرورت سے فراغت ہو نہیں کہ وہ جن کاموں کی خاطر انہیں انکو مولا نصرت و فتح مبین نفس شیطاں کی بدی و وسوسے اور در رسال ختم انبیا اور نبیہ باغیونکی بالذوام صورت شرع امام المرسلین وہ ترقی بالیقین پہنچا دے اور اس سرور کے بعد ازائیس سال واسطے پہلوں کے اپنے بے خلل تھوڑے عرصہ میں جو حضرت کو اور اس میں کی ترقی اور نوید بخشش امت بھی چہن کیلئے	کہ یہ دنیا میں خداوند کریم جبکہ پورا انتظام اس کا ہوا انکی روحوں کو میں تسکین ہے بس جگہ انکے یہ رہنے کی نہیں پھر اسی عالم میں حجت ہو نہیں خلق پر پیغام حق جولائے ہیں وہ ثمنان دین پر دیتا ہو یقین دفع کردینے کی خاطر خلق سے دفع چاروں چیز کا منظور تھا مفسدوں و ربرہ نونکی بھی تمام اسلئے لی صورت شاہی یقین غایت کبریٰ خلافت تک آئی انکے ایام خلافت تھے بحال گذرے اک ٹہر کے دستور العمل اور نخر چاروں دشمن کو کیا اپنے پیغمبر کو دے رب و جید حکم فرماتا ہے اس میں دیکھئے	انبیاء کو اسلئے بھیجا تمام تب جمع انکو الی اندر حضور کیونکہ یہ دنیا تو ہے نو دار فنا بہر تدبیر ہمت عظام اور اس دنیا میں خلاق صمد انکو اور اتبلع کو ان کے تمام دشمن دین چاروں بالاتفاق ہوتے تھے مبعوث اگلے انبی اسلئے جو جنگ اور کشمکش اور تعزیر و حدود و فاسقاں اور از آغاز بعث شاہ دیں جب ہوئی اس سے فراغت بالضرر افضل امت خلیفے تھے جو چار پس نصرت اور فتح آشکار حق یہ سورے میں اسی کا کربیاں اپنی درگم میں انہیں کرنے طلب ابن مع تفسیر یا ایجا ز نیک یعنی جب انی مدد اندر سے اور اہل بدعت طغیاں کیساتھ ہم کئے تیری مدد جوں چاہئے اور بیشک فتح مکہ کی ہوئی باطنی حالاً و علمی مشکلات پاویں نصرت جبکہ اہل بدعت پر	تا امور دین کا دیوں انتظام انکا ملجا ہے خدا ہی کا حضور دار نقصاں دار غم دار غنا اس جہان میں لائے تھے انکو تمام انکی ان کاموں میں کرتا ہے مدد لطف سے امداد کرتا ہے مدام نفس شیطاں کا فوہل نفاق کوششیں انہیں لاتے تھے بجا ملک گیری اور حکومت پوری اصل میں اس کے دخل ہے حال دن بدن اپنی نبوت کو تئیں آپ کو بلوایا رب اپنے حضور و قوانین خلافت کو بہار غایت الطاف سے پروردگار کرباں اپنی مدد اور امتناں اس میں کرتا ہے ارشاد اک عجب پاک و سورہ پہا لکھا ہو دیکھ جنگ میں کفار ناہنجار کے ہم تھے غالب کئے برہاں کیساتھ انکو رب تیرے مسخر کر دئے اور دسر کا فوہل کے تنگ بھی کھل گئے اندر کی نصرت کیساتھ علم و شہوں کو انکے دفع کر
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ			
اے محمد تیر اور تلوار سے ذکر سے بھی نفس بے ایماں پر	انہی ہم غالب کئے بیشک تھے دائمی تقویٰ سے بھی شیطاں پر	وَالْفَتْحِ	
اور بت خانہ بہت سے لاکلام کافروں پر پادیں نصرت جبکہ	جا بجا پائے شکست و انہدام فتح تہنوں پر ہو کہ بید رنگ		

اس سال رسول سے قصود

حضرت کی شریعت صورت شاہی رکھنے کا سبب

فتح ہوئے ہیں علوم اُس وقت پر اکثر احوال سنئے تب کھلیں الغرض یہ نصرت و فتح عجیب ہم سہا دین کو قوت دے	یعنی کھلتے ہیں علوم پاک تر اور مقاماتِ عالیہ تب کھلیں جب کو تم پہنچو اسی پر حبیب اور اُس دین کو کامل کئے	ذکر تقویٰ کر کے لازم روزِ شنب فتح ان چاروں میں بھی ہے محترم نشر کرتا تھا یقین جس دین کو تو جائے حقانیت کا اُس کے نور اور تو دیکھ لے پیغمبرِ گوگ باک حق ہو و باطل بالیقین ایسے دین حق میں لوگوں کا دخول اور تیرے بعد تیرے تابعان دین میں داخل کرے صبحِ شام فوجِ ایمان لائی تیکماں پے بہ پے قوم و قبیلے آئے ہیں فیضِ صحبت سے رسولِ اللہ کے خامس کے چار ارباں باصفا اور ہر یک شورت میں شریک اور زیادت کی بیات کا کمال پس شہدوں کو جو دیا کی حکمت حق یہ تقاضا کی توب	نفس و شیطان نصرت پاؤں حق نے دی حضرت کو برو جہل اب بڑی قوت ہوئی اُس دین کو اب کر گیا سارے عالم میں ظہور دین میں اللہ کے آتے ہیں جو مطلقاً جس دین میں رغبت نہیں دن بدن اب کیکھ اسی پر رسول حشر تک و خاتمِ پیغمبران فوجِ ایمان لائی مدام آگے بھی گذر لے کچھ کما بیاں صدق و سزا پہ ایمان لائے ہیں ظاہر و باطن میں کامل ہو گئے میں ہوئے ہرگز کبھی اُس جدا اور مددگاری میں حضورِ ایک جلوہ گر تھائیں سب یقینِ قال دارِ دنیا میں نہر حاجت رہی اپنی درگاہ میں کرو شہ طلب
وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ			
یعنی جو دین میں سکھو و شرک دور		اور لفاق و بدعت فسق و فجور	
اَفْوَاجًا			
فوج فوج ہو گیا با شانِ شکوہ تیغ سے اور حجت و بران سے ہو یقین سچا خدا سچا رسول زینِ سویں سالِ ہجری میں یقین ساتھ پرکتے و فودائے ہیں چنا کہ تھو بعضے کا فود کے جنگ پر طی راہ حق میں شہدے کو رفیق دفع و آئیں رسولِ اللہ کے ہو سکیں جناب و قائم مقام عالم دنیا کا اینا قص مقام جب ہوئی نزدیک حضرت کے حل پر تو پاکی اپنے رب کی بولے اور گنہ بندوں کو اسے بخشوا یہ اشارہ ہمیں بے یقینِ قال اصلاح کی غفوت بخشش کی طلب جذب ہوا اسکے کمالِ ندرت نام	قوم قوم آئے قبیلے در گردہ دفع مکر نفس و شیطان سے جوں خبر دی حق ڈاؤر اسکارو فوج فوج میں در دین مبتیں ذکر کی گنجائش انھی میں پہل نفس و شیطان کے بعضے جنگ پر بحرِ مضیباتِ حق میں تھو غریق خوب واقف اور بہت آگاہ تھے دسکین دین میں کونہ نظام جو نہیں تھا لائقِ شاہِ انام حکم فرمایا ہے یہ عز و جل ساتھ اسکے حمد کے لب کھولے انہی بخشش کیلئے کیجے دعا کہ مکمل ناقصوں کو دے کمال بھی کرے درگرمِ مولا سے اب ایسے ایک نگہ کمالِ انکس نام	فوج فوج ہو گیا با شانِ شکوہ تیغ سے اور حجت و بران سے ہو یقین سچا خدا سچا رسول زینِ سویں سالِ ہجری میں یقین ساتھ پرکتے و فودائے ہیں چنا کہ تھو بعضے کا فود کے جنگ پر طی راہ حق میں شہدے کو رفیق دفع و آئیں رسولِ اللہ کے ہو سکیں جناب و قائم مقام عالم دنیا کا اینا قص مقام جب ہوئی نزدیک حضرت کے حل پر تو پاکی اپنے رب کی بولے اور گنہ بندوں کو اسے بخشوا یہ اشارہ ہمیں بے یقینِ قال اصلاح کی غفوت بخشش کی طلب جذب ہوا اسکے کمالِ ندرت نام	
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ			
شغل کر تسبیح اور تحمید کا		خلق سے تجرید اور تفرید کا	
وَأَسْتَغْفِرْ لَهُ			
بہر تکمیلِ جمیع ناقصاں		تا اسی پیروی کے کُن سے	
پس شفاعت کی حقیقت ہے ہی		پس شفاعت کی حقیقت ہے ہی	
التجاق ہو کرے سر و عیاں		نقص استعداد جو انحراف ہے	
اہم کیجیہ یہ دقیقہ لے ذکی		اہم کیجیہ یہ دقیقہ لے ذکی	

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا	ہے مقرر بخشنے والا وہی	دیئے ناقص کو وہی تکمیل بھی
پس تم نے اتباع کو بھی قبول ہو یہ سورہ سہل و سہل پوچھے کیوں روتے ہو بلکہ آہ بھر سُن کہے جبریلؑ و خیر البشر فکرت کیجو کہ قرآن میں خدا پس بامرِ آخرت شاہِ بشر اور روتے تھے بہت از خوفِ رب	یُنِ حرمت ہی تیری کہ قبول پھر نہ آیا کوئی سورہ اُضیہ اس میں ہو حضرتِ حلت کی خبر گویا ابایتے ہیں یوں چمکوں خبر دیکھے کیا آپ کے حق میں کہا جہاد و رکشش لگے کرے کثیر یہ دعا پڑھتے تھے اکثر روز و شب	دور یہ کچھ حق کی حرمت نہیں در دور وقت سے بہت رونے لگے جب تلاوت کی ہو جبریلؑ میں تسکے جبریلؑ اچھلے حبیب
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	یو چھایا روں نے کہ شاہِ ام	کیوں یہ پڑھتے اور بہت کر تو ہو غم
اُن کو فرمائے سُنو اب میری باتیں پوچھے کیوں روتے ہو حالانکہ خدا یعنی تیرے اگلے اور پچھلے دونوں پھر جو ذکرِ مغفرت مولاؑ کی کہ بلفظِ مغفرت قرآن میں الغرض کی عرض اسی اب تک جب آہ فرمانے لگے ہیں تب نبیؐ جانو یہ تنبیہ امتِ ہر یقین ہو گئے بیمارِ سارا عباد ایک دن پوچھے شاہِ دو جہاں عرضِ خدمتِ لون کو نبیؐ بیاں شہ کو کیا دل سے فی ہوتا نما عائشہؓ کو اُنے حجرے کی طرف بی ہوئی شاہِ فی ایک دن کہا	دارِ باقی کی طرف بلوائے ہیں آپ کے حق میں بشارت یہ دیا مغفرت فرمایا علام الغیوب ہے وہ تشریفِ اتر کر حکیم نبیؐ ایسے ہی لے لے کنا یہ کر تو غور باوجودِ مرثیہ غفرانِ رب ہوں اور دہشت کہا سگارت کی ورنہ وہ معصوم ہیں سلطانِ کائنات دن بدن ہوتی تھی بیماری زیادہ کہ رہیں گے بولیو کل ہم کہاں اے امامِ خاتمِ پیغمبرِ اس سب کہو ہاں اوشہِ عالی مقام انکے حجرے کو دئے عز و شرف غسل دیکھو آج تم جھکوا ٹٹھا	حکم بھی تسبیح و استغفار کا لیغفر اللہ لک ما تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاخَّرَ رَجْعُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا	ہے مقرر بخشنے والا وہی	دیئے ناقص کو وہی تکمیل بھی

یہاں مغفرت سے مراد عفو و غفران ہے یا تنبیہ امت

آپ پر پانی لگے جب ڈالنے آگے مسجد کو بصد عرفہ وقار پھر کہے بندہ کو یک پروردگار کوئی حضرت کی عرض سمجھا نہیں شہر کہے خاموش رہے باخیر	منع میں اُسکے اشارہ تب کئے خاص منبر پر پہنچے اپنے سوار دنیا و عقبی میں بخشا افتخار پر سچکہ اُس کو ضلیق گزریں پس نضالِ جذبات یاروں کو کر	بعد کپڑے پہنکر خیر البشر حق میں شہدائے اُحد کے از خدا پس وہ بندے نے قبولاً سرسبر بولے رور و کفر فدا ہو آپ پر نیکے تشریف گھر میں بعد ازین	اور مبارک سر پہنچی باندھ کر عجز و زاری سے بہت مانگے دعا پاس جانا تھکے دنیا چھوڑ کر پدا اور مادر ہمارے سرسبر پھر وہ بیماری لگی بڑھنے میں
روایت		روایت	
اک ہینے کہے ہی گے از وفات غایت الطاف سے روزے لگے تب انہیں فرمائے وہ تھکے حبیب میں قبول ہوں لقا کے کردگار دفن کرنا کون اور پڑھنا نماز اور کفن جیسا میسر تم کو ہو مجھے تب بھی جیگا رحمت کردگار اور جو میکراہل بیت پاک ہیں آتی میرے جویں غائب تمام پہنچا اُن سب کو بھی میرا سلام تب انہیں فرمائے از لطف و کرم حوض کوثر پر ملا دے گا خدا نقل ہوا ایک روز جبریل میں چاہے رکھنا ابھی اے مصطفیٰ آپ ینسکر کہے اے جبریل	عائشہ کے گھر میں انیکو وصفت اور دعائے حق میں اُن سب کے کئے تم ہی ہوتا ہوں جدا میں غریب شوق اُکھا ہے مجھے سرفہر جاہ دین کفن کیسا اے شاہ سرفراز اے میکراہل بیت مجھے پہنچاؤ اور اوٹیکے ملا یک بے شمار دفن کرنا قبر میں میکرتیں انکو سب پہنچاؤ تم میرا سلام بالیقیں دوست ہیں میرا تمام صبر کی جو مت کر و در دو عالم تم کبھی مجھ سے نہ ہو ینگے جدا آ وہ بیماری میں نزد شاہ میں باقی میں تھک و دیو گنا شفا میں ہوں دل و تاب و رجا جلیل	ابن مسعود مکرّم با صفا خاص یار و کوئے اپنے طلب اور جدائی کے لگے کرنے کلام جب کیا تھا رجب کو میرا رب عرض یوں یاروں کی تب شاہ سے بولے میکراہل بیت طاہرین پاس تربت کے جنازہ رکھو وہ پڑھیں میرے جانے پر نماز اور ملائک بھی رہینگے اُنکے ساتھ بلکہ روزِ حشر تک جو مؤمن جب سے یہ بات صحاب کبار زہد و تقویٰ میں سدا ثابت رہو	نقل کرتا ہے کہ شاہ انبیا اور نظر آنے پر ہی حضرت کی جب تب لگے یاراں بھی رونے کو تمام کہ میں لوں دنیا کو یا عقبی کو اب کون دنیا غسل اب فرمائے غسل دینا چاہئے میرے تئیں جلد تم سب میں سے ہو جاؤ جدا بعد ازاں تم سب پڑھو اکابیاں دفن میں اُنکے معاون پاکذات پیروی میری کریں گے جاوداں سب لگے رونے میں ہو یقیناً اور امید مغفرت حق سدا رکھو
روایت		روایت	
آہ رونے نکلتے زار زار پھر لے تھے اطراف مسجد بقرار		یوں کو ہیں عرض زخیر الانام ورنہ دنیا سے یہاں تشریف لا ہو وگی جس میں حقیقی رضا بھی روایت ہے کہ انصار کرام مرضی یہ حال اُنکا دیکھ کے	حق تعالیٰ نے کہا بعد سلام منتظر تیرے ہیں سب اہل سما ہے اُسی میں سرسبر میری رضا شہ کو نامنے سے مضطرب تمام عرض جا کر شاہ عالم سے کئے

حضرت صاحبزادہ کو وصیت کرنا اور ساری امت کو سلام فرمانا

یہ خبر سن کر اٹھے خیر البشر لئے پس مسجد کو تشریف لائے بعد فرمانے لگے اے مومنو کیا نہیں تمکو دئے ہیں یہ خبر تم بھی سب تھکی طرف ہی آؤ گے پس کریں گے نیکیاں تم سے بھی وہ بولے حضرت اہل صیت ائمہ تیر اور کہے تب از ہلال با صفا جو کہ چہتے ہیں نیل سکھو ضرور سننے ہی اہل مدینہ یہ کلام جاکسی میں تھی باقی کہیں شرع کے احکام کا کر کے بیاں کہیں اب جانا ہوں نزدیک خدا بخشنے یا کیو میرے سے لاکلام کوئی نہ حضرت کا دیا ہو جب جواب آپ ایک مسکین کو دلوائو تھے اور فرمانے کسی کا حق اگر تب کہا ایک شخص درہم میں تین فضل کو اس طرح فرمائے رسول کہ کسی میں گرمی ہو کوئی خو ہوگی مقبول حضرت کی دعا ہے طاعت مجھ سے اس باب میں واسطے دنیا کے ہے یقیناً قال	زردی کا ایک سر پہ باندھ کر گر چہ چلنے کا نہ تھا تاب تو اس خوب یہ باتیں بگوئیں سنو میں بھی اور تم بھی یقیناً لگے مر دار دنیا میں بقا نہ پاؤ گے کار بستیں نہ تم جلدی کرو سن لو اب کل مر کی کرتا ہوں کو چہ و بازار میں اب جلد جا جلد تر آئیں میرے حضور دوڑائے ہیں میں روئے تمام تب چڑھے بالائے منبر شاہ دیں وعظ اور ارشاد میں کھڑے ہوں گر کسی کا حق تلف میں نے کیا میں خوشی سے بولتا ہوں یہ تمام پھر کہے تکرار وہ عالی جناب فضل بن عباس کو تب شاہ کہے بھی کسی کے ہوو دم سے اوپر لوٹ کے زر سے چرایا با یقین تین درہم اس سے اب کر کے دل میں عافیت کرتا ہوں کہو نیک تو فیوں کو حق نے کی عطا تم نہ شرک کفر میں جا کر گریں تم کریں گے آہ آپ میں قتال	ہاتھ سیدھا رکھ بدوش مرتضیٰ اور ہو کر خاص منبر پر سوار آج تک کوئی بنی اللہ کا دامی مجھ کو یہ دنیا میں نہیں تم کرو آپ میں نیکی صبح و شام عرض تب عباس حضرت کو یعنی وہ امر خلافت ہے ہمیش یوں نہ کہ دئے تو بر میر و فقیر پس نہ جا کر کیا سب کو ہلال مردوں پر و حوالہ درگاہ کراد اتحاد خلاق جلیل جو مناسب وقت کے تھا بول تب یاد یا ہوں میں کیو بھی ضرور بلکہ وہ ہے دوست میرے گمان تب کہا اک شخص شہداء ہم کہ تو اسکو لاکے دے وہ سہم وہ برو میرے کر لے سکوا دا پوچھے سر کیوں کیا ایسا تو کام جدیت المال میں داخل تو کر اپنی تب بدخوی بعضوں نے کہا پھر مخاطب ہو صحابہ کی طرف پریں ڈرتا ہوں تمہارا نہیں اس نصائح سے بنی فارغ ہوئے	فضل بن عباس پر بھی لڑا کراد احمد و ثنائے کردگار اپنی امت میں نہ دنیا میں رہا اپنے رکے پاس جانے بغیر اور کرو نیکی مہاجر سے مرام کچھ قریش کو بھی اب فرمایے کہ ائمہ ہدیوں ز قوم قریش کہ وصیت اب بنی تمی ہے اخیر اس کے تھا آواز میں رد و طال جمع اس کثرت سے آئی ہوں اک پڑھے خطبہ بلیغ و طویل بعد فرمانے لگے لوگوں کو سب یا کسی گا کہ ہے مجھ پر مال و زر تاکہ فارغ ہو کے جاؤں جو جہاں آپ پر میں قرض میرے دم فضل نے لاکر دیا وہ سہم ہم تا بعد سوا ہوویں در در جزا بولاتھا محتاج تب میں ہمام بعد فرمانے وہ شاہ بحر و بر انکے حق میں آپ فرمانے دعا یوں لگے کہنے رسول با شرف کہ طرف دنیا کے تم غربت کریں گھر طرف تشریف اشراف لگیں
--	--	---	--

ملہ آنکھ امت کا حق میں تیر

بلکہ ائمہ کرام میں تیر

حضرت کی اخیر وصیت

حضرت خطبہ بلیغ پر ہونا اور وعظ ارشاد فرمانا

حضرت صدیق اکبرؓ کو امام بنانے کا حکم

اینجا وصلی کنی غیر از کو سجدہ کر سنی مراحت

کہ سدا گوشہ میں ہی ختم سب رہو
 آپسے سے بولے بلاں باصفا
 ختم کرو صدیق کو اپنا امام
 آپ کا علم اس کو تب ہو دیکھا زور
 و رد سے رونے لگا ہے پر طلال
 کاش میں پیدا نہ ہوا درجہاں
 وہ بھی گریاں ہو گئے سن کیا
 ہیں زمین پر گر پڑے وہ نیکو
 شور و غل و سیاہی دس دن ہوا
 آہ یوں روتے ہیں محاب کرام
 لیکے تشریف مسجد کی طرف
 حفظ و یاری میں رہا اسکے مرا
 اور جانا ہوں طرف عقبی الکاب
 لیکے تشریف مسجد کو رہی ۲
 منع فرمائے اشارے سے ہنر

لوگ جو آگے تہا رہے ہو گئے
تم بھی ایسا مت کرو اے ہاشم
سمجھو کہ اپنا نفیس بنو اے میں
کہ قبور انبیا کو اپنے سبب
تو گواہ رہ تو گواہ رہ اخلا
آیا تھا اک روز حضرت کے حضور
عائشہ کے پاس باقی تھے مگر

مؤمنوں کا ہر پاس بات سے
یعنی سجدہ کرتے تھے پیشِ قبور
انبیاء کے اپنے وہ قبروں کے تئیں
سخت ہر اس قوم پر جو خدا غضب
جائز میں کم گو یہ نبی پہنچا دیا
سے روایت پہل سے مالِ غور
لیکن ساتھ ہی دینار زر

وَقَدْ رَفَعْنَا فِيكَ دَرَجَاتٍ وَلَئِنْ تَخْتَلِفْ فِيهَا شُكُوكٌ
 کہ جماعت اب عشا کی یا نبی
 عائشہ کی عرض ہے خیر البشر
 اور کہ کیونکہ یہ حکم اب
 ہاتھ رکھ کر سر پہچانے کے قرار
 آگے ہی یا اس کے مرجانا اگر
 آئے ہیں مسجد کو محرم دن و طول
 سب صحابہ روئے بے اختیار
 فاطمہ زہراؑ سے تب وہ شاہکل
 بات یہ سنکر مام الانبیاء
 آگے مسجد میں گزارے ہیں نماز
 ہے خلیفہ غم پر سب میرا خدا

انظر مسجد میں ہے سب کی
 کہ بہت ہے نرم دل میل پر
 عرض یہ مقبول فرمائے تب
 چل یار ونا ہوا بے اختیار
 آہ یہ حالت نہ کرتا میں نظر۔
 دیکھ خالی آہ محراب رسول
 تھے درو دیوار بکھڑا زار
 پوچھے یہ کیا ہو رہا ہے شور و غل
 آہ تب عباسؓ حیدر کو بھلا
 اور کہے اے مومنین پاکباز
 طاعت و تقویٰ میں تم رہنا سدا

ت

پر پڑھتے تھے صدیق اکبرؓ کو امام
کہ تو قائم رہ اب اپنے حال پر
سے روایت پہنچ دن قبل وفات
انبیاء صلحا کی قبروں کو تمام
اور فرمائے کہ یہ لعنت خدا
اور کہے بعد از میرے اے رب
سجدہ گرا پنا بنائے بلے اب

سن کے وہ آواز لارنام
افندان کا کئے خیر البشر
یوں کے ارشاد شاہ کائنات
وہ بنائے تھے مساجد صبح و شام
سب یہود و مل و نصاریٰ رسد
قبر کو ہرگز نہ میٹھے بت بنا
منع اس سے مکوں میں کرتا ہرک

۴۰

جند مسکینوں پر سالانہ انعام
اور جب بیمار حضرت ہو گئے

مال وہ تقسیم کر دے تمام
عائشہ شکر اِسی قسمت کا کئے

اسی بیماری میں کدن شک کا سر
ہو گئے بیہوش کہہ یہ شاہ دیں
وہ کہی فرصت ہوئی بھگوان نہیں
روز گشت نہ کا تھا وہ آہام
اور کہلا اس کے بھی بی پیام
سات دینا یں وہ شاہ مرسلین

عائشہ کے گود میں تھا لے پس
فرصت تقسیم وہ پانی نہیں
فکر بیماری میں تھی اندوہ گین
دن وہ گذرا و جب آئی ہے شام
کہ میں حال نزع میں شاہ اناام
کر دے خیرات اس میں ن نفین

حکم فرمائے ہیں اس بی بی کو تب
بعد اسکے ہوش میں آئے ہیں جب
پس وہ دینار و کوٹنگوا تھی
اک زن انصاریہ کے آہ گھر
تیل تیرے گھر میں کچھ ہو اگر
تیل کی خاطر رکھے اک دم

کہ اسے تقسیم کر دے جلد اب
پوچھے کیا تقسیم کی تو اس کو اب
آپ ہی فقر کو دلو اسے تبھی
عائشہ بھی چراغ لے باخبر
بہج تھوڑا جلد اس میں ال کر
آپ کا تھا اس قدر جو درم

روایت

ہے وصیت شاہ مردان کے
بولے حضرت ہاتھ میں زینا دود
اور لگے کہنے کہ اے روح الامیں
عق آیا شہ کی پیشانی پر
آپ کی بیٹی پہ پھر کون لے پد
آپ کا وہ پاکتر شیریں کلام
کھول نہ ہیں کیجئے مجھے نظر
اور کہے یوں حقے لے رہا جیل
اور سر ہانے بیٹھ کر شہزاد کا
در پہ چمکے صحابہ تھے کھڑے
آہ بعد از آپ کے کو جانیں اہم
دیکھ لیں تاروے نور ایک بار
ہے روایت یوں ہے آپ سر
گرچہ یہ امت میری نیکو سیر
جانیو قرآن کو تم اپنا امام
جو چڑھا اس میں وہ پایا نجات

سن علی اسکو وہیں رونے لگے
اب بہت بیزار ہوں بیزار ہوں
کہ وہ اب میرے وعدہ کیتیں
مرضی کے آئے ہیں تباہ کج
آہ فرمایا شفقت کی نظر
میں سنو نگلی پھر کہاں صبح و شام
جان و دل میرا فدا ہو آپ پر
فاطمہ کو کر عطا صبر جمیل
ہیں گئے کرنے بہت آہ و فغاں
دیکھ یہ بے صبر بے طاقت ہو
مبتلا ہوں کن مصیبت میں ہم
ہم پہ اب کیجئے نظر لے شہزاد
کہ یہ فرمانے لگے خیر البشر
بعد ہے سب امتوں کے سرسبر
اور کرو دین و شریعت پر قیام
جو نہیں سپر چڑھا پایا وہ گھاس

اور روایت ہے کہ شاہ نسو جن
اور کہے ہیں عرض لے شاہ بشر
کہتے کہتے یہ سخن شاہ جہاں
تھا علی کے گود میں سر آپ کا
فاطمہ رونے لگی رو رو یہ بات
آہ ان بچوں پہ لے بابا میرے
پھر کہاں دیدار والا پاؤنگی
در در خاتون کچھ بیخیر البشر
اور کہے لے فاطمہ تو صبر کر
ہو گئے سب بی بیان بھی زار زار
روتے روتے آئے سب اندر ہیں
آپ میں جب رحمہ تلعلالیں
تب نبی یار کو اپنے دیکھ کے
صبر کیجئے مت کرو لجن و دغم
لیک فرما ے قیامت بالیقین
اور میری آل کو درم گل حال
ہیں میرا صحابہ تاروے تمام

اسی بیماری میں اپنی ایک دن
یہ وصیت ہے نظر آتی اخیر
آکھ موچے آہ اپنی ناگہاں
اور مبارک رنگ متغیر ہوا
ہاتھ لے حسین کے تباہ ہات
رحم لاوے کون بعد از آپ کے
یہ سعادت ہاتھ کب میں لاؤنگی
درست پاک اپنا رکھے خاتون پر
موت کے پنجے میں سے نیرا پد
اور علی مرضی تھے اشکبار
اور یوں کہنے لگے اے شاہ دیں
ذات والا سے امن تھا بریں
ہیں سلی اس طرح دینے لگے
میرے امت ہے یقین خیر الامم
پہلے سے ہیں گئے خلد برین
نوح کی کشتی کے تم جانو مثال
پیر دی انکی کر دتم صبح و شام

حضرت کا درم

الہیت نظام کی بہت اور اصحاب کلام کی پوری کے ارشاد کی حدیث

مقامات شفاعت

عزیز الہی کا نازل ہونا

جوں مسافر کو تینا لے رہا تھا
اقم سلمہ بولی اے شاہ اعم
بعد میں ان کا کیا ہو دیکھا حال
فاطمہ کرنے لگی عرض جناب
کہ لو اے حمد کے نیچے زرب
اپنی امت کے پیاسوں کو تمام
اتجا کر تار ہو گا یہ زرب
فاطمہ نے عرض کی تب پھر
چاہتا تھی سے رہو گا سر بسر
تانا کچھ صدمہ ہو اٹکو نار سے
بولی ہے صد شکر رب العالمین

ہیں میرے یاراں تہا رہنا
آپ ہیں معصوم کیوں کہ تے ہو غم
بس ہی انکا ہو اب مجھ کو خیال
یار رسول اللہ در روز حساب
بخشش امت رہوں کر مطلب
بایقین دنیا ہو کر نر کا جام
تاکرے سنگیں عمل امت کے سب
پاس پل کے بھی نہ پاؤں میں گر
تا ہو آسانی سے امت کا گزر
اور تسلی ہو میری دیدار سے
سب واقفین قیامت کے فقیر

روایت

یوں کہے ہیں عرض شاہ نام
آپ فرمائے بہت ناساز ہے
حق نے فرمایا تحیات و سلام
حق تعالیٰ محرم این راز ہے

روایت

کہ وہ کہتا ہے سنو یاد و سوز
کہ سلام اس شاہ دیں پر باد
آہ ملنے کی نہیں نصرت ہو اب
سب ہو پر خوف وہ حق کے ندا
آپ فرمائے یہ اعرابی نہیں
فاطمہ سنتے ہی بے اختیار
لوگ یہ سمجھے کہ ہیں پاؤں وفات
کچھ نہیں حضرت دے انکو جواب
آہ عزرائیل یا ایک روز
اذن چاہا آنے بحر میں تب
اذن آئیکا کیا پھر وہ طلب
ہوش میں کر کہے شاہ ہدی
ہے یہ عزرائیل اے بیٹی یقین
درد و غم سے ہو گئے ہیں زار زار
فاطمہ رونے لگیں وقت کیساتھ
پھر لگی کرنے کیوں عرض جناب

کرتے کرتے یہ وصیت شہر یار
بولے امت کیلئے رونا ہو نہیں

روایت

آپ کو فرمائیں پاؤں کہاں
پوچھی خاتون میں پاؤں کہاں
پوچھی کوثر بھی گریں نالوں
بولی گرنا ہو وہاں اے شاہ ناس
شاہ فرمائے نہ گروں پر ملوں
دورخ و امت کے اگر درمیاں
جب سنی بی بی یہ حضرت کی کلام
باپ میرے اس امت کا شفیع
ایک روایت ہے کہ جبریل میں
اور پوچھا ہے کہ اسلوب مزاج
یوں عبادت شہ کی ازب اطلیل
نقل ابن عمر خیر الناس سے
ساتھ تھے اسکے ملائک ایک ہزار
اسکو اعرابی سمجھ رہے تھے
حضرت زہر نے دی یونہی جواب
کہ کیا یہ آواز ہے اے فاطمہ
باپ سے کرتا ہے بچوں کو یتیم
اپنے رکھ سینے پہ تبت تبول
اور لگی کہنے کو لے میرے پدر
لے رسول اللہ نے با با میرے
تب کئے ارشاد سالار جہاں
عرض کوثر پر کہے شاہ جہاں
بولے حضرت پاس میزاں کر رہوں
آپ فرمائے رہو نگاہ پل کے پاس
دار دورخ کے کنا ہے پر رہوں
ہو دنگا حاصل ہو تا اٹکو اماں
یہ شفاعت کی بشارت عظام
ہے شفاعت میں کسان فیج
ایک دن اگر بہ نزد شاہ دیں
لے میرے محبوب ہے کس طرح آج
تین دن اگر کہے میں جبریل
آئی عبد اللہ بن عباس سے
آٹھ ابرجہ شاہ خاں
بولے بے تاب تو ان میں رہوں
وہ کیا پھر عت آواز اک شتاب
ماجر وہ سب کہے ہیں فاطمہ
زن کو ہو ہر دم سے خوف یتیم
اپنے چشم پاک کو موچے رسول
کھول آنکھیں کیجے اک مجھ نظر
فاطمہ قرباں قدم پر کیجے

کھول کر کہیں ایک نظر فرمائے
حالات غزل تیرا دیکھ غم
اور کہے پڑھ جیکر میں حلت کروں
اور مروی ہے کہ زہر آج بول
فاطمہ وہ راز سن خدا کی
یوں کہے میرے زہر آج بول
جب کہے ہیں سرور عالم وقتا
تو ملیگی پہلے آ میرے جاں
بھی رویت ہو کشادہ دین تب
اشک آنکھوں سے جاری کیجے
میرا بنیں مگر میں کہاں
آہ صاحبزادہ کاں سرور کو دیکھ
آپکے سینہ پہ آہر دو گری
اور کہے تاکید سب صحاب کو
پھر وہ دونوں کو لگا پانی لگے
آہ شاہزادے نہ ہوتے تھے جلا
نزع کا جہاں تھا اس شاہ پر
شاہ عالم سے کہے تب جدا
یا نبی اب کھول کہیں دیکھئے
کہ وصیت ہو کیا ہوں تم کو لگ
اور سب ازواج کو شاہ عوب
جلد حاضر ہو علی بنی نامدا
کہ یہودی سے فلان اسقلا

ان شاء اللہ تعالیٰ

آخری اک بات مجھے کیجئے
آہ اب روتے ہیں با در دوام
ایہ انا الیہ راجعون
جب بہت رونے لگے ہیں ملوں
اور بہت خوشحال و شاد ہیں
اب کہہ سکتی ہیں یہ راز رسول
پھر میں پوچھی بولے کیا ہو وہ بتا
حشر میں تو ہو گی خاتون جناں
یوں عامانگے ہیں زور گاہ یہ
یوں لگے ہیں پوچھنے تب در دست
یعنے حسین منظم ہیں کہاں
ایسی حالت میں وہ پیغمبر کو دیکھ
اور منہ سے منہ لگانے کو لگے
بلکہ سب منت کے شیعہ و شاکی
انکو سچا بہت الطاف سے
اور نہ دامن چھوڑتے تھے آپ کا
سرور کو بنیں عبا لجاہ پر
اشور غم کا آہ محفل میں پڑا
اک وصیت اب مجھے فرمائے
یاد رکھ اسکو اسی پر کر عمل
کہ وصیت اس طرح پوچھیں تب
بیٹھ حشر کے سر ہالے اشکبار
یاد رکھ تو میں لیا ہوں توفیق کر

کھول کہیں تب کھنڈ الیشہ
اپنے دست پاک سے شاہ عرب
بعد فرمانے لگے ہیں الغرض
مصطفیٰ آنزدیک اپنے تب بہلا
عائشہ کہتے ہیں میں اسکا سبب
جنتک زندہ تھے سالار جہاں
تب کہے فرمائے مجھے شاہزادیں
پہلے ملنے کی بشارت سن کہیں
یا الہی اب جدائی پر میرے
بولے اب میرے دل بندال کہاں
فاطمہ حاضر کے حسین بنو کو
اس طرح رونے لگے بے اختیار
سرور کو بنیں انکو سو گنگھ کے
کہ یہ ہر دوسے رکھو الفت تمام
کہ رو داغ انکو کہے اس طرح تب
اشک آنکھوں سے بہا تھے بہت
فاطمہ زہرا تب آخر ناگزیر
آہ اگر عائشہ شلے بعد ازال
انکو فرمائے کہ نزدیک آ میرے
عرض پھر حفصہ نے کی آ کر یہی
کہ علی میرا در ہے کہاں
اپنے زانو پر رکھے سر شاہ کا
ہو اسامہ کا ہے شکریہ میں

اس قدر مت رو تو اے لٹ جگر
فاطمہ کے اشک کو پونچے ہیں تب
اک جزا ہے ہر مصیبت کے محفل
ان سے کچھ مخفی کہے بے با صفا
پوچھی سدن فاطمہ زہر سے تب
وہ نہیں ظاہر کئے راز نہاں
کہ سب اہل بیت سے میرے یقیں
کی مٹی شحال اپنے جان و کتیر
فاطمہ خیر النساء کو صبر سے
نور چشماں میرے فرزندان کہاں
مصطفیٰ کے قرۃ العین کو
دیکھ کر انکو بولے سب زرار
انکی پیشانی پر تب بوسہ دے
اور بجالاؤ انہوں کا احترام
آہ میرے سے جلد قلم ہو اب
شوراک غم کا مچاتے تھے بہت
انکو بھجا از وجوہات کشمیر
عرض کی یوں زہر ہر دو جہاں
آئیں جب نزدیک تباہی کے
شاہ فرمائے ہیں ان کو بھی ہی
فرقی تیرے غضب فر ہے کہاں
انکو فرمائے نبی کے مرتضیٰ
اسکی تیاری میں غریبا دہشت

خاتون جنت کا ارشاد

حسین پریمین کے باب میں وصیت

علی رضی اللہ عنہ کی وصیت

قرضہ ذمہ سے میرے بالفرد
اور میرے بعد بے بھائی میرے
اور جب دیکھیں گے تو بے با وفار
اور ایک آئی روایت لے خیر
حق بجالانیں گے جاوداں

روایت

جلد تر کر دے انا تو بے قصور
آہ مکر واپس نہیں گئے بچے
کہ کئے ہوں گے دنیا اختیار
کہ وصیت یہ نبی کی ہے خیر
تم ڈرو حق سے سدا سر و عیاں

باب ادب اگر کیا ہے وہ سلام
ورنہ خالی ہاتھ جاؤں گیماں
پوچھتے تھے آپ احوال ب
مجھے اس حالت میں کیوں جدا
اب کیا ہے حکم آیا آشکار
اور کیا یہ حکم خود العین پر
آتی ہے روح رسول با شرف
داخل جنت نہ ہونگے لے نبی
دیو گناہ کو خداوند انا م
فرح و بہت اس سے پیدا ہو گیا
بلکہ ہے مشتاق تیرا کردگار
درد امت کا ہے مجھ کو ہر گھڑی
تیری امت کے گنہگار تمام
نکے فرمائے ہیں نکو شاہ دیں
پاک کیا آہ دہ رخ و ملال
بولے حضرت نے زیادہ ماہ بھی
حق کہا میرے آگے ایک روز

اور کہے تو سب پہلے مجھے آ
تو نہ ہو دل تگمنا صلت پر
چھوڑ تو دنیا کو کر عقی قبول
کہ نگاہ رکھو نمازوں کو دما
پیٹ بھر لگو کھانا اور پہناؤ
الغرض کہتے ہیں عزرائیل نے
اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا
مصطفیٰ پوچھے کہنا روح الایر
آئے ہیں ایسے میں روتے جبریل
عرض کی جبریل لے شاہ کریم
کہ مقدس میرے پیغمبر کی روح
کہ سنوار دے پیکر سب کتاب
جھک کر بولا جازیں پر جلد تر
سب رسل و راکم امت پر تمام
اور قیامت میں شفاعت سے تر
اور بہت ایسے ہی درجہ علما
شاہ فرمائے یہ سن لے جبریل
پھر گئے جبریل پاس اللہ کے
تو بہ اپنی موت آگے ایک سال
موت سے اپنے کیوں میں خبر
حکم حق آیا ہے دس بار بھی
بار سوم حکم آیا جانیئے
شہ کہے ایک دن بھی ہے طویل

حوض کوثر پر طے روز جزا
صبر کر تو صبر کر تو صبر کر
یہ وصیت یا در کہ ہرگز نہ ہو
خوش کہو باندی غلام کو دوا
بات نرمی سے کرو اور مت سدا
اذن چلا گھر میں نے کیلئے
تابع فرماں رہوں میں پکا
بولو عزرائیل تب لے شاہ دیں
اشک سے منہ کو جھکاتے جبریل
میں لے آیا ہوں بشارات عظیم
آج آتی ہے سما پر بافتح
اور فرشتوں کی یہ سر مایا خطا
اور دے میرے نبی کو یہ خبر
داخل جنت ہونا ہے حرام
چھوٹے اتنے لوگ امت سے
دیو حق مجھ کو مقامات عطا
کہ میں ہنر یہ بشارات جلیل
آگے پھر دیں عرض حضرت کے
مگر کرم و بخشش انہیں ہے قیقل
شاید آگے لک برس کو نبی بشر
اک مہینے کے بھی آگے ہاں نبی
آگے اک ہفتہ کے جو تو یہ کہے
بعد یہ آیا ہے فرمان جلیل

موت کے آگے ہی ایک ساعت اگر
کسی بندہ کیمتیں لے داگر
اپنے عصیاں اگر ہوشیار
شرط پے پہاں رہے باقی اگر
اس طرح کہنے لگے خیریل سے
دوسرا مت کے جوہر فربین
جس طرح اگلی ام کی صورتیں
میری امت کے جو کچھ اعانی
سن کے یہ باتیں جی کو خیریل
یعنے روز حشر با شان رین
اور فرشتے تھکے ہفتہ میں دو بار
نکے یہ حضرت بہت خوش ہو گئے
کیا لکھو اب ذکر ہے سکران کا
تم سنو یہ ذکر غم پر اضطراب

ہو کہ تا ب اسکو بخشوں سیر
تب بھی تو بہ نامتیر ہو اگر
بھٹکے دول کو جنت میں قرار
شکر سے سرور عیاں ہو دور تر
تین مقصد اور باقی ہیں مگر
شامت عصیا سے انکے کہیں
مع عصیا کے ہی شامت ہیں
مطلع کر دیووں اپیر میر ہیں
جا کے نزد خداوند جلیل
آپ ہی سب متوں کے ہوں شفیع
پیر اور جمعہ کی شب میں باوقار
اذن عورائیل کو ہیں تب نے
نزع جان شاہ موجودات کا
چشم سے جاری کر دو جو آب

تب رسول اللہ نے بانکسار
تب کہا یوں حق نے لے میر حبيب
اتنی فرصت بھی نہ کرا سکو ملے
شاہ یہ سکر بہت شاداں ہو
پہلا امت کے گنہگار و نکاسب
انہ دنیا میں ہو قہر و عذاب
تیسرے پر ہے کہ ہفتہ میں دو بار
بخشن سکے جرم کی تا مانگ لں
پھر کئے عرض لے حق کے رسول
کوئی مقرب بھی بغیر آپ کے
جو عمل امت کے ہویں خیر و شمر
ذکر غم آگے کروں کیا اب رقم
گر چہ کہہ سکتا نہیں لے مومنو
بلکہ کیا ہے اب جائے آب پر
آہ پایا حکم عزرا میں جب
عائشہ اس طرح دیتی ہیں خبر
ہاتھ میں سکے تھی اک مسواک تر
عرض کی تب میں نے لے حق نے نبی
چاب کردانتوں سے اپنے نرم کر
ہاتھ سے مسواک لے سے میں گری
سرخ ہوتا ورد بھی ہوتا کہی
ملنے سے چہرہ پہ اپنے بار بار
لے عورائیل سے پھر شاہ دیں

عرض کی یوں از خدا لے کو دکا
کہ وہ بندہ اپنے مرنیکے قریب
بخشنگا تیری شفاعت سے لے
جان و دل سے شاکر یزداں ہو
حشر میں ہووں شفیع میں قرب
اور مسخ و فسخ سے نا نہوں اب
اپنے الطاف و کرم سے کر دکار
نیکوں پرانے شکر حق کر دیں
حق کیا یہ عرض تینوں بھی قول
فتح آں باب شفاعت ناکرے
آگے اس آپ کو دیوں خبر
طاق ہے طاقت قلم کی اک غلم
محضر کہتا ہوں تھوڑا تم سنو
تم بہاؤ چشم سے خون جگر
بیٹھ خدمت میں نبی کے باادب
حالت سکران میں حضرت کا سر
مصطفیٰ کرنے لگے اس پر نظر
آپ کو خواہش ہے کیا مسواک کی
ہاتھ میں حضرت کے دی ہر جلد تر
یا اگر خود صنف سے دلت نبی
اور پیشانی پہ آنا عرق بھی
اور کرتے یہ دعا بانکسار
ہے بڑی سکران کی سمی یقیں

روایت

حکم پر حضرت کے وہ عامل ہوا
عبد الرحمن یا میرا بھائیجاں
کہ ہے شاید خواہش مسواک اب
پس میں اس مسواک لیکو میں
اور کئے بعد از عنایت وہ نبی
کہ مبارک رنگ شدہ کا سر سیر
دست شرف آہیں کہ خیر اورا
سمی سکران میں کیجے مدد

قبض روح پاک پر شافل ہوا
تھا میر زانو پہ ایسے میں ہاں
دیکھنے سے میں نے سچا اسکے تب
تب کئے سے اشارہ شاہ دیں
پس کے مسواک چھی طرح سے
آہ حق سکران ایسی سخت تر
آب تھا تب لک پلا میں بھرا
تو میرا دور ہے لے رہے مدد

حضرت اپنی وفات کے وقت میں مقصود جو اللہ تعالیٰ سے چاہے امت کے باب میں

حضرت عورائیل کو تعظیم روح کیلئے حکم دینا

حضرت حالات سکریت میں سکریت کی آسانی کے لئے دعا فرماتا

وفات حضرت آیات

لہذا خازنِ جنت

میری امت پر بھی کیا اور کیا
قبض جاں سال کیکانہ یقین
ناقول امت ہر میری سر بسر
سختیاں لکھی ہیں سب مجھ کو قول
آپ کی امت پہ از حد حسن طریق
اپنی امت کی سفارش ہی میں جا
پھر کئے عرض اے امام الانبیاء
دیکھئے رخصت مجھے اے شہر بار
آہ تب اس سرور عالم کا سر
کی ہے تب پرواز روح با شرف
ہے روایت عائشہ سے جو غیر
تھی مرمولہ کی بی بی بارہویں
آہ جب اس شاہ کی رحلت ہوئی
سیر نہ کرتے تھے بالائے فلک
بوسے خوش سیی ہو گئے کو لگی
اور روایت دوسری آئی ہر ایک
چند جمعہ گزرے چھپر لاکھام
ہے روایت جب کئے رحلت ہوئی
آہ اے بابا یہ دنیا سے گئے
آپ کے بعد ازلے ختم الانبیاء
یا الہی اب تو یہ روح بتول

روایت

ایسی ہی سختی کر گیا تو مدام
آہ تنگ لیا کیا ہرگز نہیں
آہ انہر اس قدر سختی نہ کر
تو نہ کر ہرگز غرض انکو مول
اسنے ہونا نبا پے زاید شفیق
ترزاں تھے ترزاں تھو ترزاں
پھر نہ دنیا میں کہی میں دنگھا
بول یوں رونے لگے پس رازرا
گو میں تھا عائشہ کے اے پسر
اس جہاں عالم باقی طرف
تھا کلام پاک یہ شہ کا اخیر
پیر کا تھا روزِ اقدس بالیقین
سار عالم میں بڑی ظلمت ہوئی
درج سے اس شاہ کو حق کے تک
کہ نہیں ہو گئی تھی میں سی کہی
چادرِ جنت اڑا لے لاکھ
ہاتھ میں دھوئی ہو گئی ہوئے عالم
ندید یوں کرتی تھیں رو رو کر تہل
جنت الفردوس کی رونق دے
کس پہ نازل ہو دیگی وحی خدا
جلد پہنچا دے بارو ح رسول

نقدِ فاقہ ہی کے تھو اختیار

وہ کیا تب عرض شاہ انبیاء
تب وہ شفقت سے شاہ سلیہ
بلکہ سب امت کی میری سختیاں
وہ کیا ہے عرض اے مقبول رب
یونہی غور میں سے شاہ انا
اے ہل میں جبریل ہمام
آپ کی خاطر میں تھا تھا یہاں
انکو تب رخصت دشا جہاں
اور ہے دوسری روایت جلی

اور ترسٹھ سال کی عمر شریف
مرفضی بولے ندائے درد آہ
عائشہ کہتی ہیں روح مصطفیٰ
برجِ جہنم میں ڈالی شاہ پر
ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات
اور وضو کرتی ہوں نہ وٹھ پتھر
آہ اے بابا ہوئے ہم سے جدا
خبر رحلت آپ کی بابا میرے
آہ اے بابا زبالائے سما
کر مجھے دیدار سے اسنے قریب
عائشہ کہتی تھی یوں رو رو کر
آہ ہوا اس شرع دیں پر وے حیف

قبض جاں کرتا ہوں صیحا آپکا
یوں کئے ارشاد اسکو اے اس
روح پر کر لے تو میری بیگماں
خاطر اقدس کو رکھئے جمع اب
نزع کی حالت میں کرتے تھو کلام
اور کئے سالارِ عالم کو سلام
آپ سے آتا تھا خوش لب و لہجہ
وہ گئے رونے ہوئے پر آسمان
تھا مبارک سر بہ انوش علی

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

سب اغفر لی والحقنی بالترفیق الکریم

تھی رسول اللہ کی تب عقیف
آسمان سے میں سنا وا احمد آہ
جب ہوئی ہے تھو شرف سے جدا
ہو روئے چاندنی جولاہ پر
میں رکھی اس شاہ کے سینہ پہ تھو
ہاتھ سے وہ بوسے خوش جاتی ہر
کہ قبول رب عونت رب العلاء
کون اب کہی ہو گیا جبریل سے
ہم پہ پھر روح الامیں کیا دیگا
حشر میں کی شفاعت کر نصیب
کہ وہ پیغمبر ہے افسوس اب
انبیاء کے سرور وافر سے حیف

غم سے امت کو گناہوں کی یقیں
 رنج و اذیت سے بہت کفار کے
 اور فقیر و پیر نہ باندھے کوئی دم
 نوک اک نوئی رنگِ شہناں
 بالتواتر اور توالی صبح و شام
 یونہی اہلبیت سب روتے ہے
 السلام لے اہلبیت مصطفیٰ
 بعد بلا شریعت جامِ حیات
 ہر مصیبت کیلئے نزدیکِ خدا
 اب رضا حق کے جہادِ مہر و
 بولے اہلبیت اب تم پر سلام
 مجلسِ اصحاب میں چھرا آشکار
 آہ کیا بولوں صحابہ کا اطم
 قلبیہ کہتے ہیں جیسے حاجیل
 اور علیؑ باایں شجاعت آئیں
 عائشہؓ جریکے اندر بیٹھ کر
 سرورِ عالم کی رحلت پر یقیں
 اور کہتے تھے ہمیں گاہ یہ جو بات
 بلکہ بیہوشی ہے بر خیر البشر
 جو منافق ہیں انہوں کے دست چا
 اس نے تنویرِ ارا بنی کر علم
 پشتِ اطہر پر نبی کے رکھے ہا
 کر یقیں مہرِ نبوت گم ہوئی

ایک شب ساری کہی سو نہیں
 اور ظلم و جور سے انتشار کے
 وہ کہی ابوابِ احسان و کرم
 فی الحقیقت تھا وہ محکمتِ علیؑ
 وہ کہی ہرگز نہیں کھا طعام
 اس اطم سے ہوش سب کھو تو رہا
 السلام لے مردم و رد و عوا
 چکنے والا ہے یقیں ہر ذریعہ
 ہے مقرر اک تسلی اک جزا
 جنوع و بے صبر نہ ہرگز تم کرو
 بنواری اور ہووے رحمتِ رب انام
 خضر نے بھی اکے تب زار و زنا
 جسکے ہے کہنے میں اب لرزاں قلم
 یوں چمکے تھے وہ مٹے رونما
 پت ہو کر جا گئے تھے از زمیں
 آہ دزاری میں ہی تھی شا آشکار
 حضرت فاروق کو آیا نہیں
 کہ رسول اللہؐ پائے ہیں وفات
 جو مکہ تھی موسیٰ کو کوہِ طور پر
 شاہ کو اویگے دے کر سزا
 اس طرح کہنے لگے ہیں ہم
 جلد تر دیکھی ہے اسما پاکِ ذات
 اب بلا شک شاہ نے ہے نقل کی

رہ مقامِ صبر میں ثابت قدم
 گاہ اندوہ و ملالت کے غبار
 راہ حق میں انکے دنداں کدو مثل
 کہ بہ محکمتانِ کردگار
 جو کی روٹی پیٹ بھر کھا نہیں
 غیب آئی نڈایہ سرسبر
 رحمت و برکاتِ خلاقِ انام
 اور تمہارے کام کا اجر و ثواب
 اور رہے ہر غایت کے آخر اک خلف
 ہے مصیبت یافتہ بس شخص او
 تھا یہ آواز ملک لے با صفا
 یونہی کی ہے تعزیتِ شہد کی ادا
 ایسے حیراں اور پریشاں ہو گئے
 آہ عثمان اس اطم سے لے پسر
 اور عبد اللہ انیس با صفا
 باوجود ایسی صلابت کے عمر
 کھینچ کر تلوار اپنی پر غضب
 قتل میں کڑواؤں کا بیٹھا کسے
 بلکہ ہے محکوم یہ امید قوی
 بولے تھے بعضے منافق بد صفات
 جب عمر اس طرح سے کہنے لگے
 غیب تھے مہرِ نبوت کے نشاں
 یہ نبی ہے صدیق کو جب یہ خبر

نفس تھکتے جنگ کرتے دم دم
 شہد کے دامن تک پہنچ رہی زینہا
 جنگ میں مرجع ہوئے غم و غول
 اس کا ظاہر ہو گیا کامل عیار
 راحت دنیا کبھی پائے نہیں
 پر منادی ہم کو نہیں آیا نظر
 تم پہ ہو ہر آن دہر دم بالذکر
 غم کو پورا دیوں گے روزِ حساب
 پس رہو دانشِ حق لے با شرف
 فی الحقیقت اجر سے جو دور ہو
 تعزیت کرتے تھے وہ اگر ادا
 بولے بو بکر و علیؑ یہ خضر تھا
 سر بسرے عقلمن بجاں ہو گئے
 ہو گئے مہر و دو گونگے سرسبر
 آہ رد و اس اطم سے مر گیا
 ہو گئے تھے یہو اس لے با خبر
 در پہ سجد کے کھڑے تھے آکے تب
 سرورِ عالم نہیں رحلت کے
 اس قدر زندہ رہیں جھکے نبی
 گزرتی تھیں نہ پاتے وہ وفات
 باتیں ملت کے سب مسکین
 تب لگی کہنے وہ باآہ و دغاں
 آئے ہیں گریاں نالوں جلد تر

ند یہ عالمِ صدیقہ

فرشتے تعزیت ادا کرنی اہلبیت

صحابہ کا رد و دفع حضرت کی رحلت پر

اور جس پر شہ کے بوسہ دئے
پاک طیب آپ تھے حین حیات
گر ہمارے ہاتھ ہوتا اختیار
ہم سے پہنچنے کے خداوندانام
بعد از ان آئے میں نزد عمر
بعد از ان نکو کہے وہ باصفا

سرٹھا اپنا بہت زاری کے
پاک طیب بھی ہو بعد وفات
جان اپنی ہم کے ہوتے نشت
اپنے سینہ پر صلوات و سلام
جوش حد پر کئے کفر
اب یقین حلت کے میں مصطفیٰ

دیکھے بوسہ پھر انہوں نے یوں کہا
آپ کی ہے ذات برتر بالیقین
اور نہ کرتے منع رہیے اگر
یا محمد یا حبیب رب ناس
انکو بولے بیٹھ جائے باوقار
کیا نہیں تم نے سناے باصواب

آپ پر مانا پاک سیر ہوں فدا
آپ پر رونے مہمانے سہیں
چشم سے چشم بہاتے سر بسر
یاد کیجئے ہکو اپنے رب کے پاس
وہ نہ بیٹھے بلکہ بولے چند بار
کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطا

لے بیٹھ چکا
ہی مڑتا ہے اور
بھگ دی مرتے
ہیں۔

لے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاَنْتُمْ مَيِّتُونَ وَّمَا جَعَلْنَا لِمَنْ يَّمُرُ مِّنْ قِبَلِكُمْ لِيَأْتِيَ بِالصَّلَاةِ وَاَلَّذِينَ يَدْعُونَكَ (سورہ انبیاء)

بعد از ان صدیق منبر پر چڑھے
اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھے
بعد تحب الہی اور درود
یہ پڑھے میں تین آں کی زور

وَمَا تَحْمِلُ إِلَّا أَرْسُلًا فَإِنْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِ الرَّسُلِ مَا آفَانِ مَاتَ أَذْقِلَ أَتَقَدَّرُ عَلَىٰ اخْتِيارِكُمْ وَ
مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنُيَصِّرَنَّ اللَّهُ شَيْئًا وَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝ (سورہ آل عمران)

بیٹھ کر تکیہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے پیچھے بہت
رسول پھر
کیا اگر وہ مری
یا مار گیا پھر
جائے کے انطباع
وہ نہ بچا رہتا تھا
اللہ کا حکم
القدرت و قدرت
پہلے جلتے ہو کر
۱۲

جب پڑھے یہ آیتیں وہ باخبر
ہو گئے مہر بہر بھی حاضرین
گوچہ و بازار میں پڑتے تھو سب
کہ کہا تھا میں حماد آل سکار
زلیت کا میں شہ کے تھا امیدار
یہ کتاب حقیقی ہے جب
نقل ہے فاروق سے لے کر عمر
آہ جب صدیق اکبر سے سنا
خطبہ صدیق سے وہ اٹھ گیا
بعد اہل بیت سے سب تعزیت
آپ آئے ہیں سیف کی طرف
کہ ہو تم سے ایک بے شک میر
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول

ست وصال ہو میں بیٹھ عمر
گو یاوں سچے میں بس اہل دیں
گیا انکو آج ہی بھیجا ہے رب
کہ نہیں رملت کے شاہ خیار
تا ہمارے کہ سب تدبیر کار
کہ کئے جس سے ہدایت مصطفیٰ
کہ کہے وہ حقیقی کی قسم
جدد زراں ہوں میں پر گر پڑا
سچے سب حلت کے غیر الوری
کر ادا صدیق عالی مرتبت
جمع انصار و مہاجر با شرف
اور ہمارے بھی ہو اکیلے میر
کوئی نہیں اس سنگی ہرگز بدل

دست و پاں کے کئے گویا ایسا
کہ وہ آیات آج بھی نازل ہو
بعد از ان فاروق بھی خطبہ پڑھے
بات وہ پاتا نہیں میں در کتاب
بعد دنیا سے کہیں وہ انتقال
یہ جو قسم اسکو سب اہل دیں
آیتیں قرآن کی وہ باصفا
اور کہے اس طرح سے ابن عمر
آہ و مسترجع تب کرنے لگے
غلا ورتجیز اور تکفین کے کام
تھے وہاں مکران تھی یہ انہیں تب
تب کہے صدیق انکے اسکے پیش
زید بن ثابت کہا سالار دیں

ہو گئے مدہوش اور نقش جدار
اسکے ہی پڑنے میں شباغل ہو
اور یوں لوگوں کے تئیں کہنے لگے
اور نہ در عہد نبی علی حجاب
لیک جب چاہا بلایا ذو الجلال
اس راہ راست تا پادشاهیں
جانو گویا سنا ہی میں تھک
گو یا پردہ تھا تمہارے منہ پر
یعنے انابند سب پڑھنے لگے
بولے متعلق ہیں تم سے تمام
بولتے تھے اس طرح انصار
ہے امانت از خرق قریش
تھے قریشی اور مہاجر بالیقین

پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے
پس کہے بوبکر باصحاب کرام رضی
اس بولے بوعبیدہ اور عسہ
اور نذر داکل اما مہم کس نور
بعد ازاں وہ نور کے اصحاب کو ام
اور عباس بن علی مشغول تھے
پڑھنے خطبہ یوں کہے میں علی رضی
ہاتھ میں لے کر ہے ان کا اختیار
تب کہے ان کو علی شریعت ہے
پس لی اور دو مسک یا اس بھی
ہے خلافت حضرت صدیق کی

وہ قریشیوں کے اکابر سے ہے
تم مقرر جس کو کرتے ہو امام
اپنے جیتے وقت پر خیر البشر
تم ہی تھے ہم سے پیشک دست
ہاتھ پر بیت کئے ان کے تمام
کام میں تجہیز اور تکفین کے
انکو ہے ہر امر میں شان علی
اور ہے تمکو بھی تمہارا اختیار
کہ نبی تم کو کئے تھے پیشوا
ہاتھ پر بیت کئے ان کے
بالتغییل جماع سے ثابت ہو

جوں تھے ہم انصار سالار اکرم
ہاتھ پر بیت کرو تم اسکے سب
سر بسر حکم امامت برون ساز
پس خلافت کے بھی تم ہو ساز و
حضرت عباس بن حنیفہ را در زیر
بعد ازاں صدیق اکبر باصفا
انکو میں کرتا نہیں ہوں کلام
بلکہ تم جانو گے اولیٰ جسکے تیں
کون سکتا ہے تمہیں تجھے کرے
جو کئے ہیں ان سے بیت اسکا
نقص قطعی ہے یہ اجماعی دلیل
جبکہ عباس بن علی شریعتی اور

یوں خلیفہ کے بھی ہیں نصاح
میں بھی بیعت اس کی کرتا ہوں
وہ تمہیں بت کئے ہیں سر فراز
ہاتھ کے بیعت وہ ہر دو اسکا
طلوہ اور مقدار بھی ہے اہل خیر
انکو اور ان کے صحابہ کو بلا
اپنی بیعت کے لئے اب التزام
پہلے بیعت اس سے اب کرتا ہوں
میں بدل خوش ہوں خلافت کچھ
جملہ سے اصحاب میں تیس ہزار
اس خلافت پر یقین متاقل قلیل
اور حال اہلیت باصفا
غسل دینے کی نہیں حاجت نہیں
ترک سنت کیوں کریں سپہ بھلا
اور یقین میں خضر نہیں خضر ہوں
گھر کے کونے سے ہر ہی تکتا
کہ پڑوس سے ہفت کنگ ب
جمع تھا اسکو پے حیدر شہد
اور بخور سہارو کے لئے نیکنام
غیر دستار قمیص لے نیکم
جو ہوئی سن ایجو باسوز و گدا
بولے اہلیت کے مرداں مگر
دو کفن لیکن کفن باجلا رہے

صلیہ

غسل پیچہ کی تیاری کئے
کون سے قائل پہچانے مگر
پھر ہوی آواز دوسری جلد
پھر صحابہ میں خلافت آیا ہیں
کہ برہنہ شاہ دیں کو مت کرو
غسل بے محکوم و یسا ہی علی
بیتے تھے اس سے ہی خدا
لاش اشرف کو لٹائے بر سر مر

اک ندا نگاہ ایسے میں سنے
تب کہا عباس نے بے باخبر
بے تردد غسل دو حضرت کو اب
غسل کیوں پر ہی دینا نہیں
پیر ہن پر ہی نبی کو غسل دو
غسل حضرت کو دئے پتل پٹی
جبکہ علم و حفظ ہے زاید دیا
اور پہنڈے کفن بھی لے غیر

پاک ہے بے شبہ ختم المریسل
کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا
جو کیا تھا منع ہے ابلیس دوں
تینداں کبھی صحابہ پر خدا
حکم حیدر کو کئے تھے مصطفیٰ
ناف اور زیر پلک میچ کر آب
پس مفاصل میں لگانو شہو تمام
اجلے کپڑے تھے مہین کے تین وہ
اور حضرت کے جنازہ کی ساز
پرچم ہو دیکن غاسل آپ کے
یا ہر مصری یا یامانی جو ملے

اور یقین میں خضر نہیں خضر ہوں
گھر کے کونے سے ہر ہی تکتا
کہ پڑوس سے ہفت کنگ ب
جمع تھا اسکو پے حیدر شہد
اور بخور سہارو کے لئے نیکنام
غیر دستار قمیص لے نیکم
جو ہوئی سن ایجو باسوز و گدا
بولے اہلیت کے مرداں مگر
دو کفن لیکن کفن باجلا رہے

حضرت کے جنازے کی نماز کا بیان

ہے روایت آگے مرض الموت کے
پچھے کیسا دین کفن فرما رہا

جب بخودی شد لے اپنے موت سے
جیسے یہ کپڑے کہ پٹنا ہوں میں

صدیق اکبر کی خلافت اجماع سے ثابت ہے

حضرت کا غسل تکفین

بد پرچہ میں جنازے پر نماز اور فراموشی نہ روئے غم سے تم اور جو اے خیر خلاق وری میری امر قد کے کار رکھتے تب بعد کی کا یوں اسرافیل ہے لیک عبدالحق محدث باصف جاؤ تم سب رکھ میری قہر پہلا بعد ان کے آ کے اصحاب کرام چرخ سے فوج ملک نے لگی پس جماعت صحابہ بنیاد دفن میں اس سید عالم کے تب دفن حضرت کو کئے اے سیدنا حضرت صدیق نے دی خبر اور علیؑ نے کہہ کر روئے ہیں عائشہ کے حجرہ اقدس میں ہی حضرت عباسؓ و فاطمہؓ آہ اُس طرح دیتا ہے خبر غایت الطاف اور رحمت ہی آپ کی امت میں کرے جانشان لے خلیفہ جمیع کائنات قبر اشرف کی بلند جانیئے حضرت زہراؓ کا کیا کھول الم چھ مہینے یونہی دنیا میں جسے	کون پڑھائے شہ عالم نواز وایا صبر و شکیبی لیونتم میری جاسے کرے تم کو عطا ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب اور ان کے بعد عزرائیل ہے اور روایت بھی مباح میں کھا بھیج گیا مجھ پر صلوات ازل خدا سب ادا کر لیں نماز اپنی تمام کر نماز اس شاہ پر جانگی منفرد پڑھتے تھے حضرت پناہ وہیل اتنی ہے ہوئی اسی باب اور دفن میں بھی آیا اختلاف کہ سنہ ہجری ۱۱۰ سالہ بشر نزد حق کوئی اس جہاں نہیں کھودا قبر لے دیا طلحہ بھی اور علیؓ مرتضیٰؓ پرورد و غم چہرہ سرور پر کی میں نے نظر امتی کہتے تھے رہی امتی آپ کے پیر در کہے سر و جہار کو اس امت میں مری تو حیات ہے روایت چار انگل کی رکھ کہ یہاں آہ بے طاقت قلم سیدوم رمضان کو رحلت کئے	پرچہ یہاں لگے رونے تمام حق تعالیٰ تم پر سب رحمت کرے غسل بیکر اور کفن پہنا مجھے جو پڑھ گیا پہلے میرے پر نماز ساتھ لے فوج ملک کے آئینکے کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر پھر جہاں شیکے ہیں بی بیایاں پس بحسب حکم لادخار پس جہاں طبیعت باصف جب تھے سب عالم کے برتر وہ امام پیر کے دن کی ہے حضرت زود قیام کوئی گھر میں کوئی مسجد میں کہا ہر جی جس جگہ پر رحلت کیا کہ جہاں پر قبض ہو روح رسولؐ وقت سحر و چہار شنبہ کی تھی شب قمر میں منہ کو اتارے لے خیر لب ہاتے تھے رسول ان جہاں آپ پر امت کو حق کر دے فدا اور شفاعت سے نبی کے کار سنا اور اس امت میں میرا شکر کر الغرض جب دفن سے فارغ ہوئے آہ زہراؓ کے بعد وفات ہو و اس خاتون پر جتنے سلام	روئے ہیں پ بھی شاہ نام اور گناہاں سب تمہارے بخش پس اٹھا کر تم جنازے کو کرے دست میرا چہرہ میں پاک باز پڑھ نمازیں وہ مری چہرہ چائیکے کہ جنازے کو مرے تیار کر وہ نماز اگر گزاراں بعد ازاں لا جنازے کو رکھے نزد عزاں اور اہلبیت کے بعد ازاں آپ کے کیوں ہو جنازے پر امام چہار شنبہ کی یقین جب فی رات اور کہا کوئی در بقیع باصف بایقین اسی جگہ مدفون ہوا سب صحابہ نے کیا اس کو قبول دفن سرور کو کئے اے باادب باہر آیا ہے قہر نہ سب اخیر میں سنا نزدیک یہاں اپنے کالہ اور نہ حضرت سے ہو یہ امت جہاں اپنی رحمت کرے بس سرفراز کہ شفاعت سے نبی کے بہرہ ور تعریت سب کے زہرہ کھائے نہ غم سے اور نہ کئے زہرہ رات اور ان کے پیرا مجھ پر دلا
---	---	---	---

وقت دفن باب مبارک اتنی اتنی صادر ہونا

عائشہ بھی باندھ کر حجر بکا اور اس غم سے کئی صبح بکا کہ سوا تیرے نبی کے غیر ہر ذکر کیا انسان کا بلکہ ہر فلک اونٹنی شہ کے سواری کی جوتی اور مرکب شہ کا جو یعفور تھا ایک کنوئین جاگرا اور جان یا بر کلام فاطمہ نے نیک نام اور بارگ قبر سے لے کر ایک مَآذِ اَعْلٰی مِّنْ تَحْتِ ثَرَاتِ اَحْمَدِ نَفْسِیْ لٰی اَزْفَرُ اَزْہَا فِجْوَئِہِ اَہِ اب لکھتا ہوں کتا جرحہ پھر سو گئے وہ کوئی خوشبو ہی دھصائب میں ایام پر کاش اس درد و غم کے دریا	درد میں حضرت کے تھیں شام و سحر مر گئے بیمار ہو کر آتش کار ہم نہ کر سکتے تھے اب ہرگز نظر کہتے تھے وا احمدا رو کر ملک یعنی قصو اچا کر پانی سے تھی اس اطم سے روز و شب بخور تھا کیا سعادت دو جہاں کی وہ لیا اب کرو نہیں اس بیا کی اختتام اپنی آنکھوں پر رکھے وہ دردنا آن لایتم مدی الزمان غایا یا تہا حرجت مع الزمرات یعنی فراتی ہیں ایسا فاطمہ ایسی خوشبودار کسی میں ہوگی روز روشن ہو کر راتیں بسر ہے بھلا میری نکجا کو تو جا میری طول زندگی کے خوف سے	یونہی سب اصحاب بھی ادب لیا اور کئی مانگے دعا لے رہا تھے کی ان کی دعا میں قبول اور تھا یہ درد و غم جنات پر ایک تھے بس کی آنکھوں سے رونا دوڑتا تھا ہر طرف اندھ لگیں آہ اب طاقت نہیں ہے در غم ہے روایت حضرت زہرا بتول آہ وہ نالال دگر بیاں بفرار صَبَّتْ عَلٰی مَصَابِیْہِہَا لَا تَحِیْرُ لَکَ فِی الْحِیَوةِ وَ اَلْمَآءِ کیا نہیں اس شخص کو پہنچی یہ بات آہ از تریل شاہ انبیا اسکے ہی آواز غم میں میری جا یا نبی اب آپ کے ازیت میں رو رہی ہوں غم یہ لاف ہے مجھ	تھے اسی نام میں ہر آن زماں آہ ہم کو جلد اب اندھے بنا ہو گئے اندھے وہ محروم طول جن تو کیا ہے بلکہ حیوانات پر دیکھا اس درد ہی میں بنی جا اور اپنا سر پکتا برزیں کہ لگے آگے یہ حال درد و غم آگے بعد دفن برقرار رسول شعر یہ پڑھنے لگے میں لگ لگا صَبَّتْ عَلٰی الْاَیَّامِ صِرْنَ نِیَّابَا اب کی محافہ آن لظول حیات سو گئے جو قبر رسول کائنات جو کھڑے ہیں سختیاں اب مجھ پر آہ قیدی ہو گئی ہے بگماں بہتری کچھ میرے جینے نہیں
---	---	--	--

فہرست میں حضرت حیات حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

لے سلمان اویہ الفاظ وفات دلو اسکے ذکر کا یا نہیں جبکہ ہے اس سرور عالم کی ذات جھٹھ زندہ ہیں عیسیٰ بر ملک اور تراوت تازگی لے بالکمال پڑھتے ہیں قبر مبارک میں ناز	اور کفن و دفن اور غسل و مہات پر سو اطلاق لے چار نہیں مہذب و جملہ حیات کائنات یونہی زندہ ہیں شہ جن ملک ہے حواس خود غیر ہر سب حال اور دیتے ہیں اذال سے بانیار	جو ہو سے مذکور سرور کی طرف غیر ازین اطلاق الفاظ گراں فی الملیقت آپ با جسم شریف اور نہیں ہرگز گلا ہے جسم پاک بیٹھنا اٹھنا بھی جانور روز و شب اور قرآن کی تلاوت صبح و شام	ہے مجاز آدھ میر کی طرف ہے محال غیر ممکن یہ بیاں ہیں حقیقی زندہ در قبر منیف اس شہ ارض و سما کا زیر خاک باقی ہیں حرکات اور سکنت سب بالیقین کرتے ہیں شاہ نام
--	---	---	---

حضرت فاطمہ الزہرا کا نام

<p>موت اک ساعت کی ہی دیکر خدا اور نہیں تقسیم پایا سرسبز اور معارف ہے وہاں شہ کی غذا اور انکی اپنے تصنیفات میں شیخ ابوالعلی نے از نقل ثقات اور حلقہ خاصگان پاک باز مصطفیٰ فرمائے بھیجیا درود اور جو بھی غائبیں بھیجے درود اور حدیث آئی ہو اسے حقیقت گرجہ سنتے ہیں وہ خود خیر البشر</p>	<p>دفن کے من بعد پھر زندہ کیا ترکہ شہ کا شاہ کی اولاد پر جو ملک کو ہے غذا یا د خدا یونہی لایا خاصکر طبقات میں یہ روایت کی انس سے پاکذات مرقد نہیں اپنے پڑھتے ہیں نماز نزد قبر اگر میرے جو باسود لانا ملک مجھ کو پہنچاتے ہیں زود کہ موکل اک ملک ہے قبر پاس واسطے تعظیم کے ہے یہ مگر</p>	<p>ابی ہوں پر آپ کے لئے اہل دیں ایسے زندہ ہیں حقیقی جانیئے سب یہی مذکور در فوز عظیم اور حیات انبیاء میں بس صریح کہ کئے ارشاد یوں غیر لاری</p>	<p>عند اسہی واسطے آئی نہیں دور اپنے اہل سے گویا ہرے اور مواہب میں ہے بیشک ہنیم شہ سے وارد ہیں احادیث صحیح اپنی قبر میں زندہ انبیا</p>
حدیث		حدیث	
<p>جو تمہارے ہیں عمل اے باصفا یہی بولا احادیث کثیر قبر میں اپنی وہ پڑھتے تھے نماز اور قرآن بہت بھیجو صلوات عرض ہوں یا رسول اللہ کی تبت نوری انبیاء کے جو ہیں اجساد کرام ہو گئی ثبات کہستی دنیوی کہ مجروحان کو ہے ابقا روح زکشتی کہتا ہر شہ پائے وفات عادیہ اسباب ہے اغذیات چونکہ در حال حزن و انتہاج انبیا کو جو ہے بنیخ میں حیات</p>	<p>وہ ملاک مجھ کو پہنچاتے ہیں لایا برتیا انبیا آئے بشیر اور ملے دوسرے سن بھی پاکباز جمعہ کے دن مجھے تم لے نیکذات آپ پر معروض ہو کیونکہ درود حق کیا کھانا نہیں پر ہے حرام ہے بلا شک وہ نہیں ہے معنی ادب جسد باقی نہیں لے بافتوح کیا عجب حق دیا جو پھر حیات اسہی مشروط دنیا کی حیات بعض مردم کینہ لکی احتیاج احتیاج انکو نہیں با اغذیات</p>	<p>گوشت سے سن کو میں اپنے شتاب قبر میں دیتا ہوں کچا پھرجواب</p>	<p>عوض سرور سے وہ کرتا ہی درام جون نقیبان میں کھڑے ای باشندہ اور ملک سیاح ہیں جہ برزیں اور استغفار بر اعمال شر قبر میں پرکے سبب شہ گزر</p>
حدیث		حدیث	
<p>کہ تمہارے وہ درود الال کلام تن تو بوسیدہ ہوا ہو دیگنا تب بولتا ہے یوں بلج میں یہاں معنوی ہے ہاں شہید دنی حیات اور شہیدوں کے بھی دوزخ کو غفور اور اس دنیا میں جو ہیں زندگان باوجود اسکے بھی قادر ہے خدا دیکھ ایک مدت تک ہوتی نہیں دہلوی لکھتا یہاں لے باکمال</p>		<p>حاضر میں جب آگے کرتے ہیں سلام بادشاہوں اور امیروں کے حضور اور قرآن ہے شہ مرسلیر شکریہ میں کرتا ہوں نیک اعمال شر بعد اسکے وہ دہی لایا خبر</p>	<p>ہوتے ہیں معروض میرے پر تمام تب کیا ارشاد وہ محبوب رب کہ حیات اقدس پیغمبر ال منت سجدہ دینی ہے نیو کی حیات کرتا ہے داخل یا خوف طیر انکو حاجت ہے غذا کی جاوداں کہ رکھے زندہ مقرر ہے غذا باوجود اس کے وہ جیتے ہیں پھر کہ حدیث آئی ہے در صوم صال</p>

کہ اَیْنَتِ عِنْدَ رَبِّیْ مِصْلًا
بس ہے کافی یہ حدیث با صفا
یا ہو حاصل حالتِ ذوقِ حضور
فارسی عربی اسپہاں لُجَب
لیک ہندی میں نہیں یا نظر
شیخ غزالی منت کے یقین
جو تک قطبِ وقت شیخ شافعیؒ
بلکہ یوں کہتا ہر شیخ شاذلیؒ
اور کہتا ہے اسی میں ہے خمیر
اپنی بیداری میں وہ صاحبِ کمال
بو لکھ اس طرح ہوتا سر عجیب
جس طرح دیتا خبر وہ سینہ صفا
بلکہ زارِ روح بعض کا ملیں
ذکر اس کا در کتابِ شتوی
گفت من ہم نیز خواہم دیدار
تا مثالِ شیخ پیشکش آج
توئی بر تو بر فہا، پھر علم
ہیں یہاں سو برا دارم شباب
تھا مگر مرث کا جہدِ اکمال
ذوق کے دریا کا در شاہِ وار
شعر پیشانی جامع تھا یقین
عالم طفلی سے از فیض غفور
عمر اس کی جب تھی تینا بیس سال

یُطْعَمُنِیْ وَ یُکْفِیْنِیْ ہے کہا
در ثبوتِ ایں مرادِ دعا
بس ہی ہو کو غذا اے باشندو
عالموں نے مستقیل لکھیں کتب
میں وہ کہو گنگا خدا چاہے اگر
نقل فرماتا ہے یوں کہ پیش میں
اور ہوا العباس با شانِ جلی
اک پلک سے ملک بھی میں کہی،
پیر میرا اور مرے والد کا پیر
اور اگر اس سے کوئی گزرتا سوال
پس یوں تیا خبر بیکھریب
پھر نہیں ہوتا کبھی کبھی خلاف
فیض پائے طالبِ حق یقین
اس طرح لایا ہے پیر معنوی،
وزر دانِ شیخ ایں باشندو ام
تا کہ فی گفے مشکاش حل شد
قبہ قبہ دید جان شہدِ علم
عالم بر قیمتِ دامنِ روتاب
صاحبِ کشف شہرِ دوحہ حل
تھا تخلص اس کا ذوقِ ساز و آ
عمر کا اپنے نظامی تھا یقین
اس سے تھا شانِ لایت کا طور
نوش فرمایا ہے تب بامِ طویل

یعنے سبک پاس رہتا ہوں شب
عالمِ برنج میں بس لُجَبِ طعام
اس بحث کے میں لائلِ بے حساب
خاص شیخِ دہلوی لکھا ہو خوب
حافظ و علامہ شیخ ابن حجر
کہ بہ بیداری بہت سے اولیا
نوم و بیداری میں اپنے بانیاز
گر نہ دیکھوں نشاۃِ عالم کا حجاب
شیخ شمس الدین محمد با صفا
شیخ تیب یوں بولتا اے باشندو
کہ یقین باب میں شاہِ عرب
یکجئے انکار سے اس کے عذر
چونکہ از قبر جنابِ بابِ بزرید
کہ حسن باشند مریدے زاتم
ہر صبا جی روز نہاد کسوئے گوہر
تا یکے روزی یاد ہو سعود
بانگش ملد از حقیر شیخ جی
جالِ از نور شد خوب پدید
یعنے شیخ محمد بن عبد اللطیف
حالِ فالِ جذب میں تھا بیکمال
اس سخن میں کچھ نہیں ہے شباب
نوجواں تھا جبکہ وہ بدر کمال
اس قلیل عمر میں وہ اے ہم

ہے کھلاتا اور پلاتا مجھ کو رب
بسیعہ جنت سے خداوندِ نام
گر لکھوں ہو مطول یک کتاب
یہ بیان پاک در جذبلِ قلوب
شرح ہمز میں اپنے سر بسر
پاتے ہیں بیدار شاہِ انبیا
رہیت نبویؐ سے توبہ سر فراز
مومن اپنے تئیں جانوں با ضرا
دیکھا اکثر جب ال مصطفیٰ
عرض کرتا ہوں میرے کے حضور
الطرح ارشاد فرماتے ہیں اب
زہر ہے انکار اس کا سر بسر
شیخ خرقاں بوالحسن مستفید
درس گیر ہر صبح از برقم
ایسا دے تاضی اندر حضور
گوڑا ہار ف تو پوشیدہ بود
ہا انا و عوک کی سعی اہل
اُس عجب را کہ اول ہی شنید
قطبِ انوار انصاف شرف
بایزید وقتِ حشبی زماں
اسکے تصنیفات میں پر گواہ
تھا و نشان اس سے نور جذبِ حال
لکھا ہر اک فن میں تصنیف ضیغم

ایہاں شتوی شریف
حضرت مولانا خزانہ حضرت بابائے کبار بیداری میں حضرت کہ دیار است معرفت ہر تہا
بھول دیا ہے کبار بیداری میں حضرت کہ دیار است معرفت ہر تہا
حضرت مولانا خزانہ حضرت بابائے کبار بیداری میں حضرت کہ دیار است معرفت ہر تہا

شیخ مصنف در طریقہ قادریہ

تذکرہ در طریقہ قادریہ حضرت سید احمد شاہ قادری علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔

یہ کتاب بہت ہی نادر و قیمتی ہے۔

فارسی تازی میں عرفا کے کتب
سبحیہ ہوتا بھی فرماتا تھا جب
سبحیہ اس وقت ہو فرماتا تھا
اور سید برالحسن اس کا خلف
تھی قناعت میں جسے شانِ جل
ظہار میں ہو گیا تھا جب یتیم
عالم رویا میں اپنے بارہا
مکشف ہوتے تھے اس کی بالصواب
خواب میں اک شب علی مرتضیٰ
اور فردا عصر قطب الواصلین
تیرہویں صدی کا مجد اور امام
وہ دیا اسطرح سنت کا رواج
یہ مقدم بھی زار و آج کرام
اور زبان پاک میں کر اپنے تر
اور اس رویا حق کا وہ اثر
ایک شب بعد اسکے وہ عالیجناب
اک لباس فاخرہ اسکے تیل
خواب میں جب یہ ہوا ہے کامیاب
اور روح نقشبند محترم
ادریا تھا ایک دن وہ نامدار
روح پاک اس کا ماتی ہو تھی
سب طرف میں صوفیہ کے درجہ
اور محقق اس کا شیخ معنوی

ہونگے نظم و شریعت شصت و پنج
غوث اعظم یوں کیا ارشاد اب
کہ مصنف اس کا معنی یوں کہا
یادگار پیشوا یا ان سلف
اور توکل زہد میں تھا بعدیل
جد امجد سے لیا فیض عظیم
فیض اس کے روح اقدس سے لیا
فیض روحانی کو ہی سکے خواب
غسل سے اس کو مسز کر دیا
سید احمد امام العارفین
رکن شرع و ملت خیر الانام
کہ ہوا تاراج بس بدعت کا بلج
فیض پایا ہے بہت لے نیک نام
ایک اک اس کو کھلائے سہل
نفس پاک اپنے میں پایا جلد تر
حیدر ہر کو بھی دیکھا خواب
حضرت خیر النساء پہنٹا ہیں
اور بھی اس پر ہو ہیں خلیاب
ایک دن اک پہر تک ہر دوہم
بروز ان قطب دین اختیار
اسپہ فرمایا توجہ اک قوی
فیض سے اپنے لئے بخشا کمال
ہے یقین عبدالعزیز دہلوی

جب حقائق میں کنی کرتا سوال
اور زبانی کتاب مثنوی
پس ہی کہتا تھا معنی و نظیر
محو عرفاں پاکدم صبا عدم
با وجود فقر با شانِ عسلا
یعنی روح حضرت غوث الانام
اور تصوف کے لطائف و رنگا
اور علی کی روح سبھی ارشید
جب ہوا بیدار وہ شیخ زمن
صاحب سیر و سلوک جذ و حال
جس کی ارشاد و ہدایت سے خدا
فیض سے جسکے جہاں پر نور ہے
عالم رویا میں سکے مصطفیٰ
جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
مکشف اس پر علوم قدسیہ
ہو گیا اس خواب میں وہ طفل سا
قد پاک اس کا بھی لے اجہند
اور معنی روح نجیب خدا
جو کے ظاہر ایک تاخیر عظیم
اور اس کے مرتبہ اظہر ہے جا
یونہی ارواح بزرگوں کے کثیر
نقشبندیہ طریقیہ میں بجا
روح پر رحمت کرے انکے خدا

اس محقق سے تو وہ با حلال قال
پوچھے جانا اگر وہ شیخ معنوی
نظر جو حق رو نہیں ہو بد زمین
عارف کامل ولی محترم
تھا یقین بحر سخا ابر عطا
تبریت پر اسکے رابع مٹی مدام
اور حقائق کے دقائق سکھات
حق کیا رویا میں اس کو مستفید
تر تہتے اس کے کپڑے اور بند
دارث علم لدن یقین قال
ایک عالم کو دیا راہ ہدی
یہ عرب سے ہند تک شہر ہے
ایک شب تازہ کھجوریں تھیں
دانت میں خرے کے تھی ریزو گے
ہو گئے مدرک رموز انسیہ
تب دیا ہے غل اس کو مرتضیٰ
ہو گیا فی الحال بالا اور بلند
غوث الاعظم بادشاہ اولیاء
اسپہ فرمائے توجہ پس فہیم
کہتے ہیں یکدن مراقبہ ہوا
مستفیض اس کو کیا رب قدیر
شیخ ہے وہ میر شیخ الشیخ کا
اور سب غیاث پران کے سدا

فیہ شریف سے ظاہر ہوئے سو مجھے

اپنے قبر پاک میں خیر لا نام
ہے روایت از جناب مرفعی
روضہ اطہر سردر کے گرا
اپنے جو حق تعالیٰ سے سنا
آپ پر حق نے جو کیا ہی نزل
جب ہیں زندہ تا قیامت لا کلام
کہ پس از دفن امام الانبیاء
سر پہ ڈالا خاک پاک سکی لٹھا
یا نبی وہ آپ سے ہم نے سنا
ہے از جملہ یہ آیت لے رسول

فیض رحمانی میں بھی لایا ہونگا
معجزات قبر سردر کا یہاں
معجزے ظاہر ہوئے پیش ہیں
آن کر اعرابی اک بادرد و سوز
اور یوں کہنے لگائے شاہدوں
وہ کیا ہے آپ جس ہم نے یاد

یہ سیکھے طویل میں رد و نیک
محقق کرنا ہوئیں بکچھ یہاں
آپ کی قبر مبارک سے یقین
جبکہ گزرے ہیں مقررین روز
اور بہت رونے لگا ہو کر حزیں
جو کیا ہے آپ نے مولا سے یاد

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَعَلَّهُمُ الرَّسُولُ لَوْ جَدَّ وَاللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ ۵۰

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
چاہیں شش آپ میری از خدا

میں کیا ہوں ظلم اپنے نفس پر
غفر اللہ لک لے باصفا
کہ زمانے میں عکس ایک بار
مانگئے بارش زرد گاہ نہ
اور کئے ارشاد یوں کے تین
حق بھی برسات برسا یا بڑا

پر رکھے یہ آیت کہا با چشم تر
قبر اشرف سے ہوئی تب یہ ندا
کی روایت ابن شیبہ با وقار
یوں کیا ہے عرض لے شاہ ہدا
خواب میں تب آئے اسکے شاہدوں
جیسے فرمائے ہیں شاہ انبیا

روایت

قطر آیا ایک بڑا عالم یہ جب
واسطے امت کے اپنے لا کلام
کہ بشارت اب عمر کو دے تو جا
موجرے ایسے بہت آئے ہیں جا
شخص کیا آروضہ اشرف پہ تب
ورنہ پاتے ہیں طاقت اب تمام
بایقین برسات بھجی گیا خدا
ناکھا خوف طالت سے یہاں

زیارت شریف کی فضیلت کا بیان

اعظم قمر بات اور حسنت ہے
لیک کہتے ہیں یہ واجب مراد
یوں روایت آئی از ابن عمر
اور فرمائے جو وسعت پائے گنا
پس ہوا اب اس سے ظاہر لا کلام
ظلم و ایدیا بر شہنشاہ نام
بھی روایت ہو اسی راوی جہاں
ہیں بہت ایسی احادیث صحیح
کہ ملے جس سے شرف و بدار کا
اور بیشک اکرم درجہ تہ
ہے یقین سنت مگر رکھ تو یاد
کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر
وہ نہیں میری طرف گرا ٹیگنا
کہ یقین ترک زیارت ہے حرام
ہے یقین بے شہد اجماعی حرام
کہ کئے ارشاد شاہ و جہاں
آپ کی فضل زیارت میں صریح
روایت آں سید ابرار کا

مسی پر نور انج کی یقین
ہے زیارت شہ کی واجب لا کلام
اسلئے واجب بعضوں نے لکھا
ہے شفاعت میری بسن اجب
یوں ہوا ہب بیچ کہتا ہی یہاں
بریناب مصطفیٰ لے باصفا
اور زیارت بایقین واجب ہوا
گو یا وہ دیکھا مجھے صین جیا
کونسی ایسی کرامت ہو دیگی

اور زیارت شہ کے مقرر کی یقین
بعضے بولے ان وسعت پر تمام
درجہ واجب ہیں ہے جب بجا
میرے مقرر کی زیارت جو کرے
وہ کیا ہے ظلم مجھ پر بے گماں
کیونکہ سیمین ادیت اور جفا
پس زالہ اس جفا اور ظلم کا
کہ جو ہوا اثر مر بعد مہمات
کونسی ایسی سعادت ہو دیگی

دست بستہ تب کھڑے ہو باادب اب میں زندہ مجھ پر کتنے میں نظر اس سعادت سے مجھے کس سرفراز چشم نگراں کو منظور کر مرے فضل تو کر دے مری کل البصر بخت میرا کرویں سرور کے ساتھ	با حضور با خضوع و بانساز اور بجا لائے تحیات و سلام ہند سے بجا مدینے تک مجھے اور مدینے میں بجا تیرا صیبت آرزو دارم کہ خاکِ قدم تحفہ گھلائے صلوات و سلام	مخپیں اکھیں غبر گلے برگ ساز بعد از اس شخصین پرے نیک نام بحر مقصد کے سفینے تک مجھے ہے پھر اے حضرت رب مجیب طوطیا جسے چشم سازم دم دم اُس پہنچا مجھے یار صبح و شام	رو برو قبر مبارک کے ہوں جب اور یہ مجھ میں قبر میں خیر البشر اے خداوند کریم کا ساز روضہ نبوی کے پسندیدار سے خاکِ طہرائیں میں کی جلد تر اور وہیں کرے مری شو و جیت
السلام لے سرورِ کل شہراں السلام لے مطلعِ انوارِ حق ہو کہ از درگاہِ خلاقِ صمد فیضِ سستی تو سے رب و دود جلالِ سما لے الہی کا ظہور باغ و شہ کا شجر تو ہے یقیں خاص تیرا ہی آوازی مقام عرش تیرا فرش ہے سرو عیاں بی منہ اللہ کا جو سر عجیب دیکھ کر یہ قربا تیرے مقام حق ہی جانے بس تیری شانِ علما لاویں کیوں اسکو کوئی تحریر ہیں فصیحان بشر عاجز یہاں وہ لکھے کس طرح یہ ذکر شریف وہی نظم میرا ہے نظام گرچہ نازیبا ہو لفظوں کا بس	السلام لے خاتمِ پیغمبراں السلام لے منبعِ اسرارِ حق روحِ تیرا ہی ازل سے تابد جملہ موجودات کو بخش وجود ذاتِ اقدس میں ہیں تیرے قصو شاخ و شہ کا شجر تو ہے یقیں کوئی نہ پایا ہے وہ اسی مقام صدرِ خلوت گاہ تیرا لامکاں وہ نہیں تیرے سوا اسکے نصیب چاہتے تیرے اتنی ہویں تمام کوئی نا سمجھے تجھے حق کے سوا کیوں دکھائیں مرآتِ تقریریں کہ سوائے اکو از شرح و بیباں بحرِ پیر کس طرح موزعِ عیاف بے فصاحت بے فصاحت لاکلام پر ہے لایں ذکر شرفِ ہر سال	السلام لے عذر خواہِ مذنبین یا رسول اللہ صلواتِ سلام علتِ غائی ہے دو عالم کا تو حق کا بیشک منظرِ جامع ہے تو تو میرا تاملِ انجم سب دل واحدیتِ ہر پیر کا عروج شخص تو ہے سب کے تیرے کمال ختمیت کا سر پہ تیرا تاج ہے جو ملک و انبیاء کی شان ہیں محرمِ ہر راقبِ کردگار جو تیری شانِ عالی بجدیل چاہتے اسکو زبانِ جبرئیل خاص یہ نادان بے علم و ہنر منفعل ہوں اس خجالتِ بہت تیرے ہدیہ کے نہیں لائق رہا غایتِ مرتبت لے حق کے سؤل	السلام لے رحمتہ للعالمین بعد از اور بے نہایت صبح و شام باعثِ ایجاد ہے آؤم کا تو برتر ازلی کا مہ لایع ہے تو سب میں تیرے فرج تو ہے اصلِ کل اوج و شہ کا شجر تو ہے تیرا عروج اور تو ہے ظلِ شخص ذوالجلال کہ سیکو وہ نہ تیرا کج ہے دیکھ یہ رتبہ ترا حیران ہیں جبکہ یہ خواہش کے سرِ مہار یوں ہی احوال تیرا بن جلیل وہ بھی قاصد کیوں تو بقیالِ قلیل بے فصاحت بے فصاحت بے خبر گل گیا ہو اس اندامِ بہت بولوں کس صفحہ پر یہ ہدیہ ترا یہ مہ چاروں چمن فرما قبول

لے مراد حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ ۱۱ لے الحمد للہ کہ حضرت مصنف کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ سرزمینِ جہان میں بھی مدفن ہوئے ۱۲

پاس تھکے ہے تجھے شانِ رفیع یابی کرتا ہوں اپنا عرضِ حال جب شفیع تو ہو کو میرے رسول کچھ داتیر سے سن کی پیروی اور مرے طاعت ذکرِ خدا کوئی دم اسکا نہیں شکر ہوا کیا تاؤ حشر میں منہ خفکے تیں عرض کرو حق تو باخشنے مجھے اہل سنت ہیں ہو کتنے ذوق بعثت الحادیں رکھے قدم بعقیدے بدعمل پائے ظہور ایسے فتنے میں بچا حق مجھے اور کعلم و عمل میرا زیاد اور نہ لجاو گے کسی در کے اُپر اہل دنیا سے رکھے بس محکود و جہنم دل کی تندرستی دے سدا محکوم قبر و حشر میں دیوے ماں کر عنایت محکومیکے کٹر کا جام پل میں یک پل سے مجھے دیکو گذر اور بخشے حق مرے مانبا کچ عمر اور روزی کسے انکی زیاد اور جو سیکے ہیں دینی استاد حق نہیں غالب رکھے کفار پر	تو ہے در حلالِ امت کا شفیع کر سفارش میری نزد الجلال ہوے البتہ دعا میری قبول آہ میرے نہیں ہرگز ہوی باخشنے اب تک ہوی نا کچھ ادا شکر میں سکے نہیں ذکر ہوا اور کیونکر دوں حسابِ عمر میں نیک ہی توفیق تاد لیے مجھے ایک دُسرے کے مکفر بد طریق پایہ سنت لگے کرنے ہدم اور بہت انواع کے فسق و فجور حق کو حق ہی کرتا کو حق مجھے فضل سے اپنے سدا رتبہ عباد اپنے در پر ہی رکھے شام و سحر دل رکھے میرا توکل ہے ہی پور دل کی جمعیت مجھے بخشے خدا سخنی و تعذیب سے سرو عیاں تا رہوں سیرا بس بالہ و ام داخل جنت کرے پھر جلد تر اور مسلمانانِ شیخ و شاہ کچ اور کرے علم و عمل سے سرفراز دیوے نیک انکو جزا رتبہ عباد اور نہیں بخشے سدا فتح و ظفر	میں بھی دنی امتی ہوں کیتا دش پائیکر بھی جنم و گوش اب اور میری عمر کے سبب دُسال خوف سے حق کے کبھی دیا نہیں میرے رب کی نعمتیں پایا بہت اور ریتا یا قناعت یا سخا یا نبی تیری محبت کے بغیر آہ امت میں تری فتنہ بڑا دشمنانِ اہل ہدایت کے ہوئے بر ملا بدعت کو دیتے ہیں واج عرض کر تھکے اٹھادے یہ خلاف شہرِ سنت میں کرتے سیکے مقیم اور کسی کا ناکرے محتاج وہ اور کسی کا ناکرے ممنون مجھے اور کرے محکوم عطا رزقِ حلال حالتِ سکران کو آسان کر سب موافق ہیں مجھے عصا کچ عرض کرو حق سے حق کئے حبیب دولت دیدار سے اپنے مدام اہل و راولاد کو میرے خدا جتنے دینی ہیں مرے بھائی بہن سب مسلمانوں کو بھی رتبہ کریم مسجدِ اہل باد کر دے جا بجا	ہوں تیری امت کا ادنیٰ خاکِ پا بتلا ہیں محصیت میں آہ سب آہ غفلت میں ہو ہیں پائمال اشک سے نامہ سیمہ دہو نہیں رحمتیں اس عمر میں پایا بہت کچھ نہ سیکر سے ہوی ہرگز ادا کچھ نہیں سیکر سے اعمالِ خیر یا نبی اس عصر میں کٹر پڑا رہو ان راہِ ضلالت کے ہوئے اور بچھا دیتے ہیں سنت کا سراج متفق تا ہو کو دیں میں سینہ صاف رکھے ثابت بر صراطِ مستقیم محکوم استغنا کا بخشے تاج وہ اپنی منت کا رکھے مرہون مجھے اور رحمت میں دیوے کل حال خاتمہ میرا کرے ایمان پر اپنے دامانِ شفا پہنچ لے نا کرے تا محکوم دوزخ سے قریب حق کرے محکوم شرفِ صبح و شام شرع پر تیرے رکھے قائم سدا انکو بدعت کے پچا دے ذوالہن شرع حق پر ہی رکھے بس مستقیم سارے تجھے کرے دیرِ افضا
--	--	--	---

اور اس امت میں جو ہیں عورتیں اور ان چاروں چمن پر ایخدا	نفس سے حق کے وہ بافتیل بلبلوں سے مومنوں کو گرفتار یا نبی یہ عرض اب کردا قبول	اور شفاعت تری روز حساب ایک خوشنویں میں غلغلہ رکھے بہر حسین کر زمین و قبول	حق کو بے بنجم سمجھو ملک و سرپا عشق میں کہے ہی بن بچا رکھے
بیت			
شکر اللہ یہ سحر چاروں چمن ہو گئے یاں بہ ایام زینع بیتیں اس جو تھے چمن کے پیشمار یعنے گلزار نبوت اے ہمام پس مرتب ہو گئی پوری کتاب دفتر ثنائی میں گر چاہے خدا نفس سے اپنے بھی لے رب انا تو ذکر میری خودی کا تو بسا روز شب رکھ مجھ کو اسی سیر میں نفی اور ثبات کا دے اشتعال از بولے مصطفیٰ سالار دیں تیرے محبوب کو رقم کے لئے یا الہی نفس سے اپنے شتاب دے تو برکت مجھ کو اسکے نام کی یمن اس چار کے مژدہ المن	سیر کے یہ چار جنات عدن تازہ و خندان بہ ہنگام بیع ہنگے تھینا فریبش ہزار پایا آگے دس کے اختتام یعنے یہ چاروں چمن لے کامیا کچھ فضائل مصطفیٰ کے لاؤنگا حاجتیں میری روا کر دے تہا تیری ہستی میں مجھے کیجے فنا اور نہ کر مشغول ہرگز غیر میں کر عنایت مجھ کو یارب جذب حال بہر کل انبیا مرسلین محبی دیں غوث معظم کیلئے یہ دعا حق کی فرما مستجاب پیر دی دے اسکے ہر اکلام کی کیجے مقبول چاروں چمن	فصل پروردگار پاک کے یعنے پائے ہیں بہار اختتام جب ہزار دودھ پیٹے تھاس اب میں بارہ سو پہ جو ہفتاد و پنج شہ کے احوال میں لے نیک فن حرمت نبوی سے خلاق عبا جب تک باقی رہیں ضرب فلک لے فنا فی اللہ کا مجھ کو عروج رکھ مراقب مجھ کو اپنی ذات کا کلمہ توحید پر ہی ایخدا آن صاحب با صفا کے واسطے نام پر تیرے نبی کے بالصواب نام پر اسکے مجھے تسربان نام شرف کے ہر اسکے حرف چاہا بجمع تسلیمات و صلوات ایخدا	باغبانِ رضی و رافلاک کے اور بیع الاولیٰ عالم مقام تب تر تازہ ہوا دس چمن پہر ہوئیں سہ چمن کا نظم پنج دفترِ اول ہے یہ چاروں چمن جلد تر بر لاوے یہ میری مراد یہ سحر چاروں چمن شاداب اور بقا باللہ کی دیکھو کج روح سے ناظر تجلیات کا روح بخیر تن سے میر گرجدا تیرے یکسر اولیا کی واسطے ختم اب کرتا ہوں یا زیہ کباب نام وہ میرا تو حسرت زجان کہ یہ بھی میل کے سیر کے ظرف چاہا ہم سے یہ حد بر محمد مصطفیٰ ام
بیت			
تاریخ تکمیل تصنیف از حضرت مصنف سقی اللہ شراہ			
رَبِّكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيقِكَ	حَسْبُ تَصْنِيفِ جَنَّاتِ النَّارِ	فِيهِ تَفَاضِيلُ رُسُلِ النَّارِ	فِيهِ عَاجِيزُ بَيَانِ النَّارِ
	الْأَمْنِ الْمَعَانِي تَارِيخًا	هَذَا تَعْمِيقُ جَنَّاتِ النَّارِ	



بشاراتِ محمدی

ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لکھتا ہوں زبجد و صلوات اُن میں ذکرِ محمدؐ کی ہے علماء اہل کتاب جو تھے	حضرت کے ظہور کے بشارت تبشیرِ قدومِ احمدی ہے بے شبہ وہ محترف تھے سالے	جتنے ہیں کتابِ آسمانی نہ کوئی کتاب اس سے غالی اس امر کی یہ دلیل باہر	اور خفکے صحیفے اے گیانی دیکھ لے بھائی ذکرِ عالی قرآنِ کریم سے ہے ظاہر
---	--	--	---

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يُمِدُّوْنَ ذَنْهَهُمْ مَّا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ اعراف)

حضرت کا ہمارا ذکرِ بر نور قرآن کے درمیان خدانے علماء سولے نہیں ہے مستور عبداللہ بن سلام کہتا تھی اسکی مدینے میں اقامت جو یا تھا آپکا وہ تب سے یہ بات ہوئی جہاں میں مشہور اوصاف و شمائلِ سمیہ کر مکہ باصفا سے سحر کیا ابن سلام تو ہے کہہ اب	تورات انجیل میں مذکور ظاہر کیا شاہِ انبیاء سے جو اگلے کتب میں وہ مذکور عالم جو بڑا یہودی میں تھا کرتے تھے یہودی اسکی عزت تھا آپکا عشقِ دلیں اس کے ہر جائے میں تھا اسی کا مذکور اعجاز و فضائلِ سمیہ آئے بمدینہ جبکہ حضرتؐ عالم جو ہے در نواحِ میثرب	اب جانیں عوام لوگ اتنا پس ذکر وہ شاہِ انبیاء کا اب لکھتا ہو چند وہ بشارت یوسف جو خدا کے تھے ہمیر حضرت کا ہمارا ذکر والا اور مکہ باصفا میں حضرت جب ابن سلام نے سنائے جب روز بروز تھا وہ سننا تب ابن سلام جلد آیا وہ عرض کیا ہواں سرور	کہ ذکر وہ اگلے انبیاء کا کیونکر نہ کرے نہ ہوتا مولا سن کو تو اعتقاد کیساتھ اولاد انکے تھا وہ شہر وہ اگلے کتابوں میں تھا دیکھا جب پائے ہیں ضلعتِ نبوت مشتاقِ لقا بہت ہوا ہے اور بڑھتا تھا اعتقاد اسکا دیکھ اسکو کہے وہ شاہِ والا میں ابن سلام ہوں مقرر
---	---	---	--

۱۲۔ جنت سے خوشخبری دیجیہ والا ۱۳۔
۱۴۔ عذاب سے ڈرانے والا ۱۵۔

روایت
۱۔ یحییٰ بن ابی کثیر

روایت

سید علیہ السلام کی تین امت احمدی میں ہوئی۔

ایک لالہ نے کا حال کے
تفصیل سے لایا میں بیان ار
یوں نقل کئے زکعب اجار
کئے میں وہ پاویگا ولادت
بازار میں بھی وہ نہ پکارے
امت کی بستر وظہر
اور مہر کی وہ کریں رعایت
ادھی پنڈلی تک چھپاویں
اونچائی پہ چڑھ موزن ان کا
ہو موزن شب میں ان کا ایسا
توریت آئی ہے جب بہ موسیٰ
کہ ہو یوگی اک اخیر امت،
کیجاوے شفاعت انکی خاطر
قرآن کرے حفظ سے تلاوت
آسانی کیواسطے ہے خوشتر
لاو وہ گنہ کو کر عمل میں
دس نیکیاں لکھیں گے خاطر
علم اول و سلم آخر
اور بعض روایتوں میں آیا
تب عرض کئے الے رب عزت
احمد کی یہ آخر امام ہے
موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہے

اور تین آدق سوال کے
"اجار نبوت" اندر لے پار
کہ یوں وہ خبر دیا ہے لے پار
طیبہ کی طرف کر گیا ہجرت
بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
شادی وغنی میں ہو کے شاکر
از بہر نماز باسعادت
از بہر ستر وہ گنگ باندھیں
لے نام خدا ندا کرے گا
زبور کا زمرہ ہو جیسا
موسیٰ نے ہر صاف ایمن بکھا
ہے سارے نم پہ اسکو سبقت
بارش ہمدعا سے انکی ظاہر
انکو نہ پڑے نظر کی حاجت
یہ بات ہوئی احوال ان پر
تو اسپہ گناہ ایک نکھیں
اور ہووے اگر عمل میں قاصر
دیو گیا انہیں خدا لے قادر
تورات کے درمیان موسیٰ
امت مری کیجئے یہ امت
یہ خیر امام ہے محترم ہے
قرآن میں یہ خبر دیا ہے

اور میں جواب مصطفیٰ کے
اور دارمی اور بن عساکر
توریت کے بیچ ہے محمد
اور مملکت ہوو اسکی در شام
ساتھ اسکے جو کو شکر کرے گا
اونچائی پہ جبکہ وہ چڑھینگے
اور وقت نماز جبکہ پہنچے،
اور پانی سے جو کہ پاک ہووے
طاعت میں صفیں ہوائے ایسے
اور مردی ہے از ابوہریرہ
اس امت باصفا کا مذکور
یعنے وہ وجود میں ہے آخر
سینوں میں ہوا کی انکی انجیل
کھانینگے غلام اور صدقات
گر قصد گنہ کا کوئی لاوے
یک نیکی کا قصد گر دہر گیا
نیکی کی کیا وہ جب کمیت
دجال لعین کا قتل آخر
اس امت باصفا کے و صاف
حکم آیا ز در گہ الہی
موسیٰ کہے اپنے لطف سے تو

ممکن جو نہیں سوا نبی کے
اور سعد کا ابن ذوالمفاز
ابن عبداللہ نے مجتہد
وہ دور رہے زخشن و دشنام
مواں سے وہ در گزر کر گیا
حق کی تکبیر تب کہینگے
تو وقت یہ وہ ادا کرینگے
دن رات وضو کی کرینگے
کہ جنگ و قتال میں ہوں جیسے
حضرت کہے ایک دن لے آگے
توریت کے درمیان تھا مسطور
پر فضل میں سابق اور فاخر
یعنے قرآن ہو یا دے قیل
تھی اگلی نہ امتوں میں یہ بت
گر ہونہ عمل لکھا نہ جاوے
اور اس پہ عمل کر کے گا
یک ہر کرنا سے عنایت
بھی ہاتھ سے ہوا نہیں کے ظاہر
ستر کے قریب پائے میں صاف
امت تری یہ کس طرح ہوگی
کر امت احمدی سے مجھکو

رَاقِ اصْطَفَيْتَكَ عَلَى الدُّنْيَا مِنْ رِيسَا لَاتِي وَبِكَرْجِي

فرمانِ خدا سے یہ ہوا جب
موسیٰ کہے راضی میں ہوا اب

تَخَذْنَا مَا آتَيْتَكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ

مروی ہے ز سعادہ ابن آگہ فرمے کہ درمیاں تمہارے عالم وہ جو ابنِ صُوریا تھا دیتا ہوں تجھے قسم خدا کی کیا حق کا رسول اب مرتے ہیں اوصاف جو آپ کے ہیں پُر نور پوچھے ہیں اسی وہ شاہِ اکوہ شاید ایمان لاویں سب ابنِ سعد و امام احمد اک لڑکا یہود کا تب لے یار فرمے اُسے رسولِ عربی کیا میری نبوت اوصفت کا لڑکا تھا وہ جو سخت بیمار کہ آپکا ذکر و صفِ اطہر میں دیتا ہوں شاہد ہی تحقیق یاروں کو کہتے شاہِ دین تب اُس لڑکے نے کی جہا سے علت	ناقل ہے وہ از ابوہریرہ عالم جو بڑا ہے اب آئے سب اسکے طرف کئے اشارہ اس مالکِ ملکِ دُسر کی تو بول کہ جانتا ہے یا نہیں تورات کے درمیاں ہیں نہ کو لایا نہیں کسلے تو ایمان میں بھی ایمان لے لو نگاہِ تب یوں لائے روایت لے مجھ آیا بھی نظر ہی سخت بیمار سو گند ہے جھکو اُس خدا کی تورات میں ذکر ہے نہ آیا یوں کہنے لگا ز شاہِ ابرار بعثت کا بھی وقت ایسے پیمر اور کرتا ہوں اپنے دل سے تصدیق اس لڑکے کو اس یہود کا اب ہو اُس پر سدا خدا کی رحمت	تھا مدرسہ اک یہودیوں کا تا اُس تکروں سوال میں اب حضرت نے کنارے اکو بولا بھیجا تھیں حق نے حق سنا وہ بولا کہ میں بھی قوم میری لیکن ز حسد یہودِ ناداں وہ بولا خلافِ قوم اپنا	حضرت کے ایک روز اُسجا اس حکم کو سن یہودیاں تب فرمے ہیں از زبانِ والا اور سایہ ابرودہ صحر جانے میں تمہیں رسولِ باری لئے نہیں آپ پر ہیں ایمان اے شاہ بھلا نہیں سمجھتا
روایت			
اک لڑکے سے ہے میں جلوہ فروز توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا نازل کیا آسمان سے تورات کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا بھیجا مٹھی پہ ہے یہ تورات کہتا ہے لے حسد سے نہاں اور تم ہیں رسولِ اُنکے سچے گری نہ ابھی تھی ایک عست یاروں کو لے اپنے لے برادر ہے نقل کیا ز کعبِ احبار کس واسطے تم نہ لائے ایمان عالم تھا بڑا ہی پدر میرا موت اسکی قریب آئی ہے جب احوال ہوچن میں لک بنی کا رکھا ہوں فلاں جگہ میں نہاں	کہ سرورِ انبیاء نے اک روز اُس لڑکے کے پاس باپ کا جس نے مٹھی پر لطف کے ساتھ وہ سنا کیا ہے تب اشارہ اُس رب کی قسم جو لطف کیستہ توریت میں دیکھتا ہے یہاں معبود نہیں سوائے حق کے تم دور کرو اُسے بہ سرعت حضرت نے پڑھی نماز اُس پر اس طرح ابو نعیم لے یار بوکر کے عہد کے بھی درمیاں کعب للاحبار اُن سے بولا جھکو بھی پڑھا دیا تھا وہ سب ہاں دو ورق انے میں دکھایا کہ تہذیب کا ورق کو لے جان	اک لڑکے سے ہے میں جلوہ فروز توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا نازل کیا آسمان سے تورات کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا بھیجا مٹھی پہ ہے یہ تورات کہتا ہے لے حسد سے نہاں اور تم ہیں رسولِ اُنکے سچے گری نہ ابھی تھی ایک عست یاروں کو لے اپنے لے برادر ہے نقل کیا ز کعبِ احبار کس واسطے تم نہ لائے ایمان عالم تھا بڑا ہی پدر میرا موت اسکی قریب آئی ہے جب احوال ہوچن میں لک بنی کا رکھا ہوں فلاں جگہ میں نہاں	اک لڑکے سے ہے میں جلوہ فروز توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا نازل کیا آسمان سے تورات کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا بھیجا مٹھی پہ ہے یہ تورات کہتا ہے لے حسد سے نہاں اور تم ہیں رسولِ اُنکے سچے گری نہ ابھی تھی ایک عست یاروں کو لے اپنے لے برادر ہے نقل کیا ز کعبِ احبار کس واسطے تم نہ لائے ایمان عالم تھا بڑا ہی پدر میرا موت اسکی قریب آئی ہے جب احوال ہوچن میں لک بنی کا رکھا ہوں فلاں جگہ میں نہاں
روایت			
پوچھا لوگوں نے اُس کو کیا بار فاروق کے وقت پر جو لائے مٹھی پہ ہوا تھا جو کہ نازل بولا جتنا تھا علم جھکو نزدیک سے عصر اُس نبی کا	در عہدِ شریف شاہِ ابرار کیا اس کا سبب بیان کیجے واقف تھا وہ خوب اس کا تعلیم کیا میں اسکی تہ کو خوشحال ہو جسے اُسکو دیکھا	پوچھا لوگوں نے اُس کو کیا بار فاروق کے وقت پر جو لائے مٹھی پہ ہوا تھا جو کہ نازل بولا جتنا تھا علم جھکو نزدیک سے عصر اُس نبی کا	پوچھا لوگوں نے اُس کو کیا بار فاروق کے وقت پر جو لائے مٹھی پہ ہوا تھا جو کہ نازل بولا جتنا تھا علم جھکو نزدیک سے عصر اُس نبی کا

یہود کا عالم حضرت کی رسالت پر گمانی دنیا

فارال سی ہوا ہے آشکارا طورِ سینا وہ طورِ سینین حال اسکا لکھا ہوا ہے بیان طورِ سینا سے پس وہ مولا سایہ ہے ایک کوہ دیگر عزلی سمجھو لفظِ فارال اور کوہِ حرا ہے ایک اُن سے اول ہیں وحی کی ہے تنزیل سب اہل کتاب اہل اسلام از روئے تعصب اسخندان دیکھو توریت میں ہے ترقیم اُن دونوں کو لا رکھو جو جگہ جو ہم کا قبیلہ ہاں بسا آ کہ باجورہ عیشیل ہر دو آئی ہے کہا کتاب اس پر اسکا نہ جواب بن سکے گا کہتے ہیں یہود اُن کا معنی سایہ نور وہ جو چمکا بس ہم بھی کہیں ذکرِ فارال یا اگلے دو بات کا کرا قرار از روئے تعصب اے برادر پس جانو بغیرِ شبہ یہ بات نور تو حیدر ہے علام	اب جانئے رمزِ ایل شارا کہتے ہیں اُسے لے نیکائیں تفسیر جو اہر اندر لے یار فرمایا تجلی ہے بہ موسیٰ عیشی سے کیا ہر بات اُس پر کہتے ہیں کئے پہاڑ کو جاں اب اسکو ہیں جبل نور کہتے حضرت پڑھیں یہاں جو جبریل ہیں متفق اسپہ لے نکو نام گر بولے کوئی ضلیل ناداں کہ شام کے ملکے براہیم ظاہر ہے بغیرِ شبہ مکہ آباد ہوا ہے اُن سے مکہ کس جا پہ ہوئے مقیم کہدو دین اسکا کہاں ہوا ہے شہر دیوے توفیق اُن کو مولا تورات کا ہے نزول پانا سایہ تو ہے مقامِ عیشی مطلب ہے یقینِ نزولِ قرآن تسری کا کریں جو لوگ انکا انصاف سے دور ہیں سراسر تورات سے باپائی و جراثبات احکامِ شریفِ دینِ اسلام	سینا ہی وہ اک پہاڑ کا نام اور سورہ تین میں وہ داور دیکھو اُنہیں اگر ہے تجھ کو مطلب اور اُن سے خدا کیا وہیں بات اور پائے نبوت اُس پہ قیل مکہ میں ہیں جبال لے جاں اس کو کہے غار ہی میں حضرت خلعت بھی وہیں پیروی کی کہ مکہ کا بھی ہے نام فارال کہ مکہ کا نام میں ہے فارال ہیں ہاتھ سمعیل کو لا چشمہ زمزم کا حق تعالیٰ فارال اگر یہ مکہ نا ہو اور کون نبی جو بعدِ عیشی یہ سنکے یہود اور نصاریٰ توریت میں وہ جو بات آئی قابل بھی اُسی کے ہیں نصاریٰ بس اُس سے مراد ہے یہ بے قیل پہلے اک بات کے مقرر ہو یعنی وہ یہود اور نصاریٰ وہ کرتے ہیں جو کہ قیل و قال کہ مکہ کا ہی ہے نام فارال حضرت کی زبانِ حق بیاں سے	مشہور پہاڑ ہے وہ در شام لایا ہر قسم اسی جبل پر ظاہر ہو فضیلت اسکی تا خوب نازل بھی وہاں کیا ہر تور انجیل میں ہی پائی تنزیل کہتے اُنہیں ہاتھی پہاڑاں خلوت کرتے تھے قبلِ بعثت اشد نے آپ کو عطا کی کچھ نہیں کلام ہے جاں ہم دیویں جو اب اسکو یہ جاں فارال میں رکھے حکیم مولیٰ مکہ میں ہے نگہ کو بخشا ہے کونسی وہ جگہ دکھاؤ فارال کی ہے جگہ و کلا کیا دیوینگے اب جو اب اسکا حق نے سینا سے کی تجسلی اور کہتے ہیں یوں آشکارا عیشی پہ نزول کی ہے انجیل منکر پچھلے دو بات کے ہو یہ ہر دو گروہ آشکارا سب جبلِ مکا برہ ہر حال پہلے ہی وہیں نزولِ قرآن مشہور ہو جہان میں پہنچے
--	--	--	---

فارال سے مراد مکہ منقطہ

یہود کا ردِ تورات سے لے کر ہمارے پیغمبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام رضائے کا ردِ تورات سے

اور پانچویں سفر میں زور تورات
بھیجے گئیں تجھ سا اک پیغمبر
اور حکم کرونگا اُس کو میں جو
ڈالے جائے گا در ہلاکت
کہ تیرے برادران سے بولا
حضرت تھے تھالے لے سنبھلاں
اولاد سے سمعیل کے ہاں
کہتے ہیں یہود مگر ہی سے
کیونکہ یوشع نبی تھے ہر چند
اتری ہے کہاں کتابا نہ
پس ایسا رسول لے برادر
در دعوت و معجزانے کو نام
ہیں ور بہت دلیل موجود
اولاد جو سمعیل کے ہیں
اور اپنا کلام منہ میں اُس کے
لے بھائی مراد اُس نبی سے
اولاد سے سمعیل کے دیکھ
اور وہ جو خدا کلام اپنا
بات اس کے بے بخیر و اصلاح
سو اس مراد لے نکو کار
اور عیسویاں یہ ساری باتیں
اولاد سے سمعیل کے تو
منقاد نہیں ہوا جو ان کا

اب دیکھئے صاف آئی یہ بات
تاہو مرے بندگوں کل رہے
پہنچا ئیگا وہ رسول سب کو
پاؤنگا سزا وہ بے سعادت
موسیٰ سے جناب حق تعالیٰ
اولاد سے سمعیل کے جاں
حضرت ہی ہوئے پیراک نبی جاں
یوشع ہیں مراد اُس نبی جو
موسیٰ کے نہیں تھے لیکن مانند
کب شرع الگ ہو ہی مقرر
حضرت کے سوا انہیں ہو دیگر
در شرع جدید و نسخ احکام
حضرت ہیں ہی نبی موعود
سو جانے انکے واسطے میں
میں ڈالونگا لطف و رحم سے
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
از بیتِ حرم عرب میں نیک
میں ڈالونگا اُسکے منہ میں بولا
بھیجوں صحیفے اور الواح
ہے قتل و جہاد و جنگ و پیکار
لیتے ہیں مسیح کے جو حق میں
پیدا نہ ہوئے مسیح سمجھو
نہ حکم جہاد اُس پہ آیا

موسیٰ کو کیا خطاب حق نے
اور اپنا کلام فیض عنوان
پہنچا ئیگا حکم وہ میرا جو
تم جانو مراد اُس نبی سے
موسیٰ جو کلیم تھے خدا کے
پس ہر دو برادران میں باہم
اولاد سے انکے کوئی پیغمبر
یہ زعم یہود کا ہے ہل
موسیٰ کے تھے خادم معزز
حکم دعوت ہوا کب ان کو
موسیٰ کے تھے ساتھ وہ ممال
اور اُسکے سوا بہت ہیں چیزیں
توریت میں بلکہ دوسری جا
گھر سے سیکر اک نبی کو آخر
فرماؤنگا حکم اس کو میں جو
کہ آپ ہی کو خدا کریم سے
حضرت کے سوا رسول دیگر
یہ اس مراد ہے مقرر
اور بولا سنے نہ اُسکی جو بات
حضرت کے سوا حرم سے صلا
بن سکتی انہیں ہے بات صلا
مبعوث نہیں ہوئے حرم سے
اور حق نے کہا ہے جو بہ تورات

لے موسیٰ کے برادران سے
میں ڈالونگا اُسکے منہ کے درمیان
آئیں جو طبع اُس کا نا ہو
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
اولاد سے اسرائیل کے تھے
ہیں ایک کے ایک وہ بن البعم
حضرت کے سوا ہوا نہ دیگر
اُسکو نہ قبولے کوئی عقل
اور حامی شرع انکے بعد از
موسیٰ کے وہ مثل سطح ہو
بعد موسیٰ بوجہ کامل
موسیٰ کے ہیں کفو و مثل انہیں
موسیٰ سے کہا ہے دیکھ مولانا
قائم میں کروں بہ بطف وافر
پہنچا ئیگا وہ رسول ان کو
مبعوث کیا یقین حرم سے
مبعوث نہیں ہوا مقرر
میں وحی کرونگا اُسکے دل پر
ہوویگا ہلاک وہ بہ آفات
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
مصدق انہیں تھا اُسکے عیسیٰ
مکہ کے متقاہم مجرم سے
کہ اُسکی انہیں قبولے جو بات

دنیا میں ہلاک ہو کر وہ قوم دعوت تو مسیحؑ کی لے بھائی پس اُس کے مراد کیوں ہو عیسیٰ انچاسواں باب جو اسکا یعقوبؑ نبی کا ایک پسر تھا جاو گی چھڑی نہ مملکت کی جب تک نہ شیلو آوے جنگ میں ایسا وہ کرے جہاد سنئے ایسے ہوں سفید دانت اسکے یعقوب کا وہ جو یک پسر تھا شیلو نہ جہانگیرؑ و جب تک اولاد جو اسرائیل کو تھے اولاد سے اسرائیل کے بھی شیلو سے مراد ہیں یہ عیسیٰ آنے سے مسیحؑ لے موڈب یعنی عیسیٰ بھی تھے ذی شہادت ظاہر نہ ہوا جہاد ان سو دانت انکے سفید شیر سے تھے تشریک کو چھوڑ پائے توحید ظلمت کو کفر و شرک کی دو شیلو سے مراد ہیں حضرت تینتیسواں باب جو اسکا سایر سے وہ طلوع ہو کر	سو اُس کی ہوی یہ بات معلوم خاص ایک ہی قوم کی طرف تھی باطل ہے یہ دعویٰ نصاریٰ اُس باب میں یہ قول آیا نام اُسکا تھا جائے یہودا یعنے نگیں اُسکے سلطنت کی اور جمع ہو اُسکے پاس تو میں کپڑے ہو ہوں لال اُس کے کہ دودھ دہوں زیادہ اعلیٰ کہ نام تھا اُس کا جو یہودا شاہی تیری رہیگی تب تک دولت ہی گئی انہیں کی تیرے ہے بند ہوئی پیسبری بھی ہم کہتے ہیں زعم ہے یہ اُنکا اولاد سے اسرائیل کے کب اولاد سے اسرائیل کے جا اور چشم نہیں تھے سرخ اُنکے اور انکھیں بھی سرخ تھے اُنکے اسلام کی وہ کئے ہیں تائید توحید کا جلوہ گر کئے نور کہ ہیں وہی خاتم الرسالت اُس باب میں سطح ہے لکھا فاران ہو پھر چپکے کے انپر	دعوت وہ نبی کی عام ہو گی وہ قوم تمام لے سخداں توریت میں ورے خوش آئیں اُس قول کا اب خلاصہ نیک ارشاد کیا ہے حق تعالیٰ اور ایسا ہی نسل ہو بھی اُنکے اور شانِ ریاست اُنکی بیشک اور سرخ ہوں اُنکھ اُنکی ایسے توریت کے قول کا یہ معنی یعقوبؑ نے اسکو دی بشارت شیلو سے مراد ہیں مسعود جب آئی ہیں سرورِ دو عالم لے بھائی عجب ہوا نصاریٰ بن سکتی انہیں یہ بات اصلاً ہو ہی نہ نبوت لے برادر عیسیٰ کے بھی پاس چو طرف سے ہاں بلکہ یہ سب صفات آخر اقوام بھی آکے چو طرف سے اور جنگ جہاد کا فروں سے اور دین متیں وہ شاہ دین کا توریت میں دیکھ دوسری جا موسیٰ نے خبر دیا کہ یہ ہوا ہو ساتھ مقدسوں کے آیا	نیں خاص ہوا ایک قوم پر ہی اولاد تھی اسرائیل کی جان جو آیا ہے ایک سفر تنگوں کہتا ہوں یہاں میں نقل تو دیکھ بے شبہ و گمان از یہودا پیغامبران نہ بند ہونگے جا پہنچگی آخر زمیں تک کہ سرخ ہوں سرخ تر خمر سے کہتا ہوں بیان ابیودا نا کہ تجھ سے نہ جائیگی ریاست اوصاف انہیں کے ہیں یہ امجد وہ سارے پیغمبروں کے خاتم کہ کرتے ہیں سطح وہ دعویٰ شیلو سے نہیں مراد عیسیٰ عیسیٰ تو انہیں سو تھے مقرر تو میں ہوئی ہیں جمع آکے تھے ذاتِ محمدیؐ میں ظاہر پس جمع ہوئے تھے پاس اُنکے حضرت کو حکم سے خدا سے پس شرق و غرب تک پہنچا استثنا کا جو سفر ہیگا سینا سے بغیر شبہ آیا تعداد اَلْوَف ہوئے جن کا
--	--	--	--

زبور

کافروں سے جہاد کرنے میں جو حکمت مضمر ہے

اور داپنے ہاتھ اسکے بیشک
ذکر سینا و ذکر ساعیر
جو ذکر مقدسوں کا آیا
شمسیر کے زور سے وہ سن تو
مزمور زبور میں سنو تم
فائض ہوئے تیرہ دولہے
بس تیری شریعتیں احکام
یعنے سرخیز ہیں جھکاتے
دولہے جو آپ کے بہ عالم
اور وہ جو کیا ہے حکم دادار
کہ صاحب سیف ہیں سالار
جو معجزے دیکھکے بھی ایجان
مانے نہ پیسروں کے احکام
تا ان سے جہاں یہ پاک ہوو
رکھا نہیں اس شجر کو مالی
معلوم ہوئی مثال یہ جب
اللہ کی طاعت و عبادت
پیدا کیا جس لئے انہیں رب
ایسا ہی وجود کافروں کا
جس کم کیا جہاد کا رب
کہتے ہیں کہ کس لئے جنگ
اور دوسرا بنیا بھی لے یار
اور دوسرا یونہی انبیا بھی

ہو دیگی شریعت آتشی یک
گدرا او پر تہیب لے میر
حضرت کے مراد ہیں صحابہ
سیدھی کئے تیرھی ملتوں کو
چالیس پہ جو کہ ہے چہام
نعمت دنیا و آخرت کے
باہم پیوستہ ہیں بہ کرام
آگے ترے انقیاد لاتے
فائض ہوئی نعمت مکرم
کہ کیجے حامل اپنی تلوار
بشر کئے جہاد کفار
لئے نہیں جان دل سے ایسا
جو لائے تھے حق طرف سے پیغام
نا پاک وہ زیر خاک ہوو
چاہے کہ ہو باغ اس خالی
اس رمز کو جان لیجئے اب
نا ہو سکے اس کے بے بچہانت
سو فوت ہوا وہ اصل مطلب
بے نفع ہو جب منکروں کا
جنگ اُن سے وہ شاہ دیکھتے
کچھ سمجھ نہیں جنگ کا رنگ
ایسا ہی کئے جہاد کفار
پس یونہی جناب مصطفیٰ بھی

ساتھ اپنی وہ قوم کے بنایت
فاراں کے جبال کا بھی مذکور
بے شبہ وہ آتشی شریعت
اور شرع محمدی میں سنئے
سو اس میں خطاب حق تعالیٰ
اب کیجے حامل اپنی تلوار
تیریں تری تیز ہیں لے اکرم
لے بھائی جو آئی یہ بشارت
قرآن وہ کلام ہے خدا کا
ہوگی یہ مراد اس سے اظہر
تلوار کا باندہنا بہ کثرت
اللہ کو ایک ہی نہ جانے
سو ایسے خدا کے منکروں سے
بے نفع جو باغ میں شجر ہو
پس قابل قطع اُسے جان
پیدا کیا خلق کو خدا نے
طاعت سے بھی معرفت سے اسکے
جیسا کہ وہ جہاڑے مگر ہو
ہے لائق ضرب و قتل ٹھیرا
اس رمز کو نا سمجھ نصاریٰ
بے شبہ وہ جنگ ہے عبادت
موتی داؤد اور براہیم
ہاں جنگ نہیں کو ہیں عیسیٰ

اخلاص ہو بس کھے محبت
او پر ہی ہوا ہے صفا مسطو
حضرت کی ہی ہے بانقوت
انذار ہے آتش سقر سے
حضرت کی طرف کیا ہے ایسا
لے میر نبی بلند مقدار
گرتے نیچے ترے ہیں عالم
ہے اس یقین مراد حضرت
جو شرف نزول اس پہ پایا
عربی وہ رسول ہیں مقرر
ظاہر ہے سدا عب کی عادت
معبود بہ حق اُسے نہ مانے
وہ جنگ کیا ہو کافروں سے
بے برگ ہو اور ہلا مگر ہو
کرو اتنا ہی قطع اسکو جولاں
طاعت کیلئے ہی محض اپنے
کفار جب اپنے منہ کو پھیرے
لائق ہے کہ کاٹ دیوں اسکو
معدوم ہوتا وجود ان کا
غفلت میں پڑے ہیں شکارا
ہے جہیں ضائع رہے عزت
یوشع بھی کئے ہیں جنگ بھیم
کہ انکو نہیں تھا حکم حق کا

نصرانی جو لوگ میں آماہر جو ہو ویکھا ایک نبی کا منکر	جہاں اصل جہاد کے ہیں منکر منکر سب کا ہوا وہ کافر	منکر ہو جنابِ مصطفیٰ کے مارا شیطان اُسکی ہے راہ	منکر ہوے سارے انبیاء کے گرہ ہے وہ اَلْعِیَاضُ بِاللّٰہِ
بشارات			
کہ دیے کو بھیج یا الہی سو اُس سو مراد ہیں محمد	ظاہر جو کرے سنن کما ہی لئے جو پس از مسیحِ امجد	اور یہ بھی زبور میں ہے سمجھو تاجان میں لوگ یہ یقین ہے	داؤد کہے خدا سے رورو بندہ ہی مسیح خدا نہیں ہے
داؤد نبی کو حق تسلے داؤد کو ہوتے ہی معلوم	بے شبہ و گماں خبر دیا تھا لڑاں ترساں ہو میں مغنوم	آگے ہی مسیح و مصطفیٰ کے جب لوگ مسیح کو لے بھائی	حالت سو یہ ہر دو پیشوا کے لاؤینگے بدرجہ خدائی
تار کرے انکا زعمِ طہل اور آیا ہے یہ بھی ذکرِ مسعود	بندہ کو خدا کہیں جو جاہل اس طرح خبر دے میں داؤد	اور حق سے دعا وہیں کئے تے ظاہر کرے خلق میں یقین وہ	کہ بھیج تو مصطفیٰ کو یار عیسیٰ ہیں بشر خدا نہیں وہ
کہ راستی و درستی وہ رب اور اُس کو خدا نے دی ہو نصرت	بخشا اُسے قول و فعل میں سب امت کو اسی کے دی کر امت	کہ اپنے کرم سے حق تسلے امت کو بھی آپ کے وہ مولا	احمد کو کیا ہے برگزیدہ رحمت سے کیا ہے برگزیدہ
آواز بلند سے وہ تکبیر اور ویسوں کے بادشاہ جو ہو یار	بولیں ہو ہاتھ انکے شمشیر انکو بھی پڑ کے قید کر دیں	تسبیحِ خدائے پاک کی دے تاہر خدا لیں اُن سے بدلہ	کرتے رہیں خواہ گم میں اپنے طاعت نہ کریں جو اُسکی صلا
اک تاجِ مَرُصَّع و مکرّم اور تاج سے بوجہ باکرامت	محمود مکرّم و معظم مطلب ہو ریاستِ امامت	اور قولِ زبور یہ بھی پُر لور صیہوں ہو کیا خدا نے ظاہر	مزبور میں سرے ہو مذکور صیہوں مکہ ہے سن لے ماہر
محمود بھی لے مبارک انجام اور بخشش وجود وہ کرے گا	مطلب ہو ریاستِ امامت اُس سیدِ مرسلین کا ہے نام	محمود سے جان لے محمد مزبور میں دوسرے ہے لکھا	بے شبہ مراد ہیں محمد مالک ہو ویکھا وہ معلا
اور بخشش وجود وہ کرے گا اور اہل جزائر اُسکے آگے	دریا جہاں میں تابہ دریا بیٹھینگے دوزانوا پنے آگے	اور آخرا رض تک بلا شک اور ہوینگے دشمنان اُسکے	یعنی یہ زمیں کی انتہا تک چاٹینگے وہ خاک اپنے منہ سے
منقاد ہو آویں بادشاہاں فرمان پذیر اُس کے ہو کر	اور انکے خواہن ہم جلیساں گردن کو جہکادیں اپنی یکسر	سراپنا زمین پر رکھیں گے اور ہو ویکھا جو کہ شخصِ منعم	پاس اُسکے فروتنی کرینگے ظالم کی جفا سے سختِ مظلوم
پس دیے ضعیف کو قوی سے مسکین ضعیف مردماں پر	چھڑا دیگا ظالم غوی سے وہ ہو ویکھا ہر باں مقرر	اور ہو ویکھا جو ضعیف بے یار اور بھیجیں درود لوگ اُس پر	یاری اُسے دیوے ہو مددگار بر وقت دعا لے نیک محضر
اور ذکر یقین جہاں نہیں سکا جاوید ابد تک رہے گا	جاوید ابد تک رہے گا جاوید ابد تک رہے گا	ابنِ سعد و بنِ عساکر ابنِ سعد و بنِ عساکر	یوں نقل کئے ز سَعْدِ فاخر یوں نقل کئے ز سَعْدِ فاخر

بشارت

<p>کہ ہم بہ زمانِ جاہلیت سے کہ ایک ورق کو دوسرے سے کو تاہ بہت نہ قد ہے اُس کا اور مہرِ نبوتِ مسموٰر اشتر بھی دراز گوشِ او پر پیوند کا پیرِ سن پُرانا اولاد سے اسمعیل کے وہ اتنا جو میں اس ورق میں دیکھا میں بولا یہ وصفِ احمدی ہے</p>	<p>نصاری ہوئے تھے باضالالت جوڑا ہے کوئی سرش لگا کے اور یونہی بہت نہیں ہو لیا منقوش ہو اُس کپشتِ او پر ہو گیا سوار وہ ہمیشہ پہنا بھی کرے گا وہ یگانہ ہوئے نسبِ جلیل سے وہ ایسے میں مرا چپا ہے آیا ان ورقوں میں غیبِ ترکھی ہے</p>	<p>میں پڑتا تھا ایک روزِ نخل میں کھول کے اسکو جلد دیکھا اور رنگِ مبارک اس نبی کا بیٹھے گا چنگِ باندھ کر وہ بکری کا بھی اپنی دودھ سنو ایسے اوصاف جو رکھے گا اور جانو اُس کا نام نامی اور مار کے اُس نے جھکو بولا بولا احمد ابھی نہ آئے</p>	<p>دیکھا ناگاہ اُسیں بے قیل اسیں یہ ذکرِ احمدی تھا نورِ انبیت رہے گا گورا صدقہ نہیں لیو گیا وہ سمجھو وہ ہاتھ سپنے ہی پھوڑے وہ کبر سے دور تر رہیگا ہوئے گا احمدِ گرامی تو دیکھتا اس ورق میں کیا بولا یہ چپ امر احد سے یوں نقل کیا زابنِ عباس ایماں سو شرف ہو جبکہ پایا اس عصر کا ہے کیا ہمیشہ لوگوں کو یقین مسیح نے دی مشہور ہے جو کہ یوحنا ایک عیسیٰ ہنکو خبر دیا ہے الطاف سے واسطے تھا ہر ہر چیز یقین تہیں سکھا تعلیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں سب کہتے تھے باپ اسکو سمجھو اُس لفظ کا نا سمجھ کے معنی تشلیت کی راہ لئے وہ ناشائستہ ہوتا بہ ابد زیاد ہر دم حادث بھی ہے معنی معلوم</p>
<p>جارد ہے جو بنِ معلما حضرتِ یحییٰ سے تپ کی کہ آپ کی وصفِ پاک بے قیل</p>	<p>عالم تھا بڑا وہ در نصاریٰ سو گند ہے جھکو اُس خدا کی میں دیکھا ہوں جا بجا بہ نخل</p>	<p>اور یہی جو پاکِ نفاس حضرت کے جنابِ پاک میں آ کہ جس نے پند آپ کو کر ایسا ہی بشارت آپ کی بھی عیسیٰ کے حواریوں نے نیک عیسیٰ سے روایت دیوں کیا کہ فارقلیط کو وہ بھیجے پس جبکہ وہ اس جہاں سے اُس قسطنطنیہ و راسِ بائیں جو پالنے والا آپ کا ہو پر اُن کو وہ تالیاں آدانا ٹہرائے یقین خدا کا بیٹا پس اُنکو ابد تک سے دوری لکھے اہل لغت لے دانا</p>	<p>یوں نقل کیا زابنِ عباس ایماں سو شرف ہو جبکہ پایا اس عصر کا ہے کیا ہمیشہ لوگوں کو یقین مسیح نے دی مشہور ہے جو کہ یوحنا ایک عیسیٰ ہنکو خبر دیا ہے الطاف سے واسطے تھا ہر ہر چیز یقین تہیں سکھا تعلیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں سب کہتے تھے باپ اسکو سمجھو اُس لفظ کا نا سمجھ کے معنی تشلیت کی راہ لئے وہ ناشائستہ ہوتا بہ ابد زیاد ہر دم حادث بھی ہے معنی معلوم</p>
<p>مشہور ہے یوحنا کی انجیل کہ چاہو گناہات میں اپنے وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو اور باپ کے لفظ کا وہ طلاق کہ خالقِ وادِ ستاد کو تب اس معنی سے ہے جنابِ عیسیٰ بن باپ کے جب سے وہ پیدا مولیٰ سے بھی اور مسیح سے بھی اور فارقلیط کا بھی معنی</p>	<p>انجیل میں اُس نے اپنی بے قیل یعنے چاہو گناہ اپنے رب سے بے شہر وہ روحِ حق ہے سمجھو عیسیٰ جو کہ بذاتِ خلاق بس کہتے تھے باپ جانے سب اطلاق کئے خدا پہ اُس کا ٹہرائے یقین خدا کا بیٹا پس اُنکو ابد تک سے دوری لکھے اہل لغت لے دانا</p>	<p>انجیل میں اُس نے اپنی بے قیل یعنے چاہو گناہ اپنے رب سے بے شہر وہ روحِ حق ہے سمجھو عیسیٰ جو کہ بذاتِ خلاق بس کہتے تھے باپ جانے سب اطلاق کئے خدا پہ اُس کا ٹہرائے یقین خدا کا بیٹا پس اُنکو ابد تک سے دوری لکھے اہل لغت لے دانا</p>	<p>مشہور ہے یوحنا کی انجیل کہ چاہو گناہات میں اپنے وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو اور باپ کے لفظ کا وہ طلاق کہ خالقِ وادِ ستاد کو تب اس معنی سے ہے جنابِ عیسیٰ بن باپ کے جب سے وہ پیدا مولیٰ سے بھی اور مسیح سے بھی اور فارقلیط کا بھی معنی</p>

فارقلیط کا معنی

ہر ایک نبی چھڑانے والا آیا ہوں چھڑانے میں لوگو یا احمد و یا محمدؐ ایسا معنی ہوا اس کا ثابت اظہر زندہ اسرار وہ کرے گا خاطر میں تمہارا چند نمٹیل کہ میں جو مبارک اسکے آیات اور بولے مسیح اس طرح سے گر کرتے ہو تم قبول مجھکو کہ بھیجے تمہارا خاطر اسکو اور بولے مسیح یوں بہ انجیل اور خلق ہوں جب خطا کے مصد اور خلق کو وہ حق سیاست اور بولے مسیح ذوالکرامات یعنی جو ہو وحی حق سے اُپر	اتباع کو کفر و شر سے ہوگا یعنی زگناہ و کفر سوچو نہیں لفظ قریب کوئی دُسر کہ فارقلیط ہے ہمیں ہر ہر چیز کو وہ بدل بھی دیگا لے آیا ہوں لاویگا وہ تاویل تاویل کے رکھیں احتمالات کہ آویگا وہ جو بعد میں اور رکھتے ہو دوست مجھکو لوگو اور ساتھ تمہارا وہ سدا ہو کہ جاؤں جب تک میں بقیل وہ زجر کرے گا سخت اس پر فرمائے بعون رب عزت اپنے نہ کرے گا نفس سے بات بندوں وہی کہے وہ سرور	اس معنی سے ہر مسیح بے قیل حادث بھی ہے دوسرا جو معنی اور وہ جو کہے جناب عیسیٰ اور بولے مسیح جاؤں میں جب اور میرے لئے گواہی دیگا تاویل سے یہ مراد ہے جاں رکھتے ہیں بہت سے وہ معنی گر مارنا چاہیں خلق بسیار تو میری نگہ رکھو وصیت باقی یہ جہاں رہیگی جب تک وہ فارقلیط حق طرف سے مسموع کلام جو ہو اس سے اور حادثے جو جہاں میں ہو بلکہ وہ خدا سے جو منے گا جیسا کہ کہا ہے رب رحمن اور بولے میں اس طرح سو عیسیٰ تھے ذاتِ محمدی میں اظہر حضرت کا ہمارا نام والا	تصريح کئے ہیں یوں بہ انجیل حضرت کا ہی نام اے دانا کہ خلق کو میں چھڑانے آیا بھیجے گا نبی کو دوسرے رب جس طرح گواہ میں ہوا اسکا قرآن کریم ہے تو پہچاں یوں سرے کتب نہ آسمانی ناما رکھیں گے اُنکو زہار میں چاہوں گا جازبِ عزت یعنی ہر رسالت اُنکی تب تک تم جانو نہ اس جہاں میں آئے فرمائے نہ وہ طرف سے اپنے دیو گناہیں خبر وہ اس سے بندوں سو یقین ہی کہیگا اُس شاہ کی شانیں قرآن وہ فضل مرا بیان کرے گا کوئی ویسا ہو نہ فرد دیگر جوں فارقلیط و شیلو آیا
دَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا دَخِيٍّ ذُو هِيْءٍ ۖ	اب دیکھو یہ صفات والا یہ بات بھی اور جان لیویں تو ریت میں ہو اُمید کر کے	جیسے مَا ذَا حَمَطًا يَا اور زبان سریانی مُتَفَقَّحًا مُنْخَمِنًا	تنبیہ اس بیانی میں جو یہود و نصاریٰ قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں
اور یہ بھی ہر سب پہ آشکارا معمول ہوا اب بھی در نصاریٰ معمول قدیم یہ وہ اُن کا	علمائے یہود اور نصاریٰ کہ پادریاں کر ان کے شور ایسا ہی چلا ہے انہیں آیا	تحریف کتب میں کر چکے ہیں ہیں انہیں گھٹاتے اور بڑھاتے چھاپے کا ہوا رواج جب سے	اب تک بھی وہ بلکہ کرتے ہیں اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے اور ایک کھلا شگوفہ تب سے

ہمارے حضرت کے نام جو اکل کتب میں آئے ہیں
جس کا نام ہے
جس کا نام ہے

<p>کہ انہیں بڑا اور گھٹا کے پھر اس میں گھٹا بڑھا کے لے یار اور اوق سے اُسکے پاؤں اغت پس اُنکے کتب میں خوب دیکھو بایں وہ محمدی بشارات اب انکی کتابیں اور صحیفے</p>	<p>چھپواتے کئے ہزار نسخے چھپواتے ہیں اُسکو دوسر بار ہیں پھینکتے پونچ کر نجات اگلے پچھلے چھپے ہیں وہ جو ہیں اُس سو بھی پائے اُن ثابت اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے</p>	<p>پھر جاوے گز چبا یک سدا پھر اگلی چھپی ہوئی کتابیں یہ اپنے کتب کی قدر ہے آہ آئے کیسے ہیں اختلافات یہ حجتِ ایزدی ہے جانو موجود ہیں جابجا وہ نسخے</p>	<p>دُمرے شعوے کی پہنچی نوبت بیکار جب اُنکے پاس نہیں صداہ سدا نعوذ باللہ یہ لائے ہیں کس طرح وہ فقرات عجازِ محمدی ہے جانو میں نقل کروں یہاں کچھ اس</p>
<p>اس جو دہویں باب میں مقرر کہ عرض میں بائیں کروں گا اور فقرہ ہے جو کہ بت و پنجم پر فارقلیط کے تئیں رب جو کچھ میں کہا اچھو تم سے لوگو کہ جانو واسطے تمہارے لیکن میں اگر یہاں جاؤں بھی جانور سستی سے اُسد م کہ لوگ نہ لڑے مجھ پر ایماں کہ جاتا ہوں باپ پاس اپنے اور حکم سے اس لئے سرا سر باتیں تو بہت سی اور بھی ہیں سچی کی راہ سب نکو تر آنہ کے دیوے گا وہ اخباء جو وصف وہ بولے اے بوڈب اور کون نبی ہوا ہے دوسرا</p>	<p>فقرہ ہر جو سولہواں محرر کہ فارقلیط بھیجے دُ سرا اُس میں لکھا ہے یہ سنو تم بھیجے یہاں میرے نام جو جب سب یاد دلاوے گا وہ تمکو جلانے میں ہی فائدہ ہو میرے اُسکو میں تمہارا پاس بھیجوں اور حکم سے بھی کرے گا لازم سر پر یہ اٹھائے بارِ عصیاں یعنی جاتا ہوں پاس رب کے الزام وہ دیوے گا مقرر کہ تم کو بیان وہ کروں میں وہ تمکو دکھاوے گا مقرر اور میری ثنا کرے گا اظہار تھے ذاتِ محمدی میں سب کہ جس میں تھے یہ صفات والا</p>	<p>انجیل میں یوحنا کے درباب اُس فقرہ میں اس طرح لکھا وہ فارقلیط بھیجے گا ہوتے ہوئے تہ ہیں تمہارا اُس کو روح القدس بھیجیں اور سولہویں باب میں لکھا کہ میں نہیں جاؤں گریہاں تشریف وہ جب چھائیں لائے الزام گنہ سے دیوے گا جو معلوم جو کرے گا راستی سے جاتا ہوں جہاں سے میں مردم کہ حکم کیا گیا ہے لوگو لیکا سکونہ تم اٹھا سکونگے کچھ اپنی طرف سے وہ نہ بولے اب دیکھو مسیح ذوالکرامات اب پوچھتے ہیں ہم از نصار اور عزت و شان مسیح کی بھی</p>	<p>مرقوم ہر جو کہ چودھواں باب اس طرح مسیح نے کہا ہے تم ساتھ وہ تا ابد رہے گا باتیں یہ کہا ہوں جانو تم سے سکھلاؤ گیاتم کو ساری چیزیں اس طرح مسیح نے کہا ہے تو فارقلیط یاں نہ آئے تو جانو جہاں کو وہ گنہ سے سو اُس کی یہی سبب سمجھو اُس کا یہ سبب جان لیجے دیکھو گے نہ پھر مجھے یہاں تم سردار بہ اس جہاں کے سمجھو پر جبکہ وہ روحِ صدق آئے جو حق سے سنے وہی سناے کیسے دئے آپ کے بشارات کہ تم ہی کہنوز بعدِ عیسیٰ ہے کس نے کیا یہاں ایسی</p>

<p>تم دیکھو یہود ہونے کے منکر جب سیدِ مرسلین آئے ثابت بھی کئے نبوتِ انکی اور حق میں انہوں کے جو نصا اعد و راہبوں کے کریمیت جو ہر دو گروہ میں منصفان پر جھک رہے تھے بآیار تحریف جو کرتے ہیں نصارا آحمد جو ہو اسراق والا عربی میں ہوئے ہیں ترجمہ جو سو اس میں نبی کا نام الا جو ہو گئے اشعیاء پیمبر عربی میں جو ترجمہ ہے اسکا میں اپنا کلام پاک بے رب اور انکو وصیتیں بھی اکثر اندھوں کے تئیں کر گیا بنیا اور میں جو کرم سے انکو دو گنا اور آوے گا از زمین بہتر اور دیکھینگے وہ جہا بلندی مغلوب و ضعیف وہ نہوگا بلکہ جو لوگ ہوویں سچے بے شبہ وہ نور ہے خدا کا مضمون کتابِ شعیا کا</p>	<p>تکذیب کے تھے انکی میسر اور حق سے کتاب ایک لائے مثل موہنی فضیلت انکی مریم کے بھی حق میں شکارا ظاہر انکی کئے طہارت تصدیق میں انکی کئے دے کس طرح سے وہ کرینگے اقرار بیشی کمی ان کی آشکارا سنہ صد برس آگے یک سالہ ہے نقل کیا وہ ان سے سمجھو تصریح کیسا تھے صاف آیا سو انکا ہے یک صحیفہ اطہر چالیس پہ جو ہے باب دسرا ڈالو گنا منہ میں اسکے از غیب بے شبہ کرے وہ نیک محضر بہروں کے تئیں کر گیا شہوا وہ دسروں کو بس ہی کہیگا یعنے مکہ ہے وہ مقدر توحید کریں ہاں خدا کی مائل شہوات پر نہ حاشا اور ہوویں تواضع کرنیوالے روشن ہی رہے نہیں بھگیگا اب جانئے انتہا کو پہنچا</p>	<p>اور کہتے ہیں یہ بھی سب نصارا رد کر کے یہود کا بہ تحقیق الزام دئے یہودیوں کو جو بولتے ہیں نعوذ باللہ عقلی نقلی دلیل دہر ہاں ایمان وہ صدق دلے لاکے حق دور کرے تھبب ان سے آگے پیچھے کتب چھپے جو تالیف کیا ہے جولے کامل منقول میں ان سے جو عبارات بعد انکے جو ترجمہ کئے ہیں ہے چہل و دوم جو باب اسکا اس باب میں اس طرح ہو لکھا وہ عدل میرا سنو مقرر باتیں نہ بکار کر کرے گا اور مردہ دلاں بھی ہوینگے جو آحمد ہووے گا نام اس کا اور ہووینگے خوش بنیا اس سے پہلے پہ چڑھ وہ نیک کردا اور پسی چھڑی سے وہ معلّا وہ انکے تئیں قوی کرے گا شاہی کی نشان پاک اسکی قتینس تھا ایک از منی جو</p>	<p>دارا انکو چڑھائے آشکارا عیسیٰ کی کئے ہیں آپ تصدیق اور کر دئے لاجواب انہوں کو انکا بھی کئے ہیں رد آگاہ ثابت بھی وہ اسپہ کر دئے ہاں قرآن کے ہوئے ہیں انہوں سے توفیق بھی نیک انکو دیوے تغیر اب ان کی دیکھ لیجو ہے انہیں کئے کتب سے ناقل ہیں انہیں محمدی بشارات نام اس کے نکل دئے ہیں نام انہیں یقین سے صاف آیا بندہ مرا جھک خوش کر گیا اظہار کرے سب امتوں پر اور جانیو تم وہ ناہنہ گا وہ زندہ کرے گا انکو سمجھو وہ حق کی شان نئی کرے گا خوش ہووینگے لوگ بھی ہاں کے تعلیم کرینگے اسکی اظہار نیکیوں کو ذلیل ناکرے گا تائید و مدد بھی انکو دیگا شانے اوپر ہی اسکے ہوگی نام انکا تھا اوسکان سمجھو</p>
---	---	---	---

لاکن سو وہ آرمی زبانیں اس سن میں ہی ترجمہ کیا وہ چھاپہ خانہ میں نتونی کے اور اسکی نشان سلطنت کی اور آرمی لوگ پاس شہور سن ایکہزار و ہشت صد اوپر سو دیکھے آہیں تم نصاریٰ یعقوب جو ہوگا بندہ میرا جی اسکو کیا پسند میرا ہرگز نہ کبھی پکاریگا وہ ہیں ایسے ہی اور صفات دوسرے اوصاف وہ پھیر میں کیسے سن جبکہ ہزار ہشت صد پر بدلانے کے باوجود انیک کہیں نے قبول اُسے کیا ہے اندو اسطے ساری امتوں کے آواز سننے نہ جاوے اسکا ناخوش نہیں ہو دیکھا کبھی اور شرع شریف کو ہی اسکی بے شبہ وہ کردگار کی ذات قوم زمین کا بھی ہے سب اور جو کہ ہیں اس پر رہنے والے اور ہاتھ کو تیرے میں نے پکڑا	بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لیں بعد اسکے کتاب جو چھپی وہ مطبوع ہوئی ہو دیکھ لیجے برہنہ مبارک اسکے ہوگی موجود ہے وہ کتاب مذکور تھا جبکہ اٹھارواں مقرر تحریف کئے ہیں آشکارا میں سکی یقین مدد کرونگا اور روح مری میں سکودونگا ہوگا نہ خفا کبھی وہ سمجھو پیغمبر آخر زماں کے یعقوب کی جانب ابرار بانیوں عیسوی تھا اشہر ثابت ہے وہ ذکر احمدی دیکھ وہ میرا پسند کیا گیا ہے تم جانے حکم وہ نکالے اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیکھا دیکھے کوئی ترش روزہ آکو کرتے ہیں جزیرے انتظاری ہے خالق و باسط و سموات شناخوں کا بھی اسکے ہو پنی ان سب کو وہی روح بخشے اور میں نے تجھے نگاہ رکھا	جبکہ ایکہزار و ہشت صد اوپر سن ایکہزار سات سو اوپر ہے آہیں کرو خدا کی تسبیح احمد ہے نام اس کا فاخر لیکن وہ کتاب دوسرے بار اس عیسوی سن میں جانو تم یعنی جو کہ ہیں انہیں تبدیل اور جانو تم یقین سرائیل تا واسطے امتوں کے کیسے باہر آوے نہ صوت اسکا انصرانیوں کو لے مکمل کچھ خوفِ خدا یہ اہل باطل پھر چھاپے جو اسکو تیسرے بار یعنی لکھا ہی آہیں ایسا مسرور ہوا دل اس سو میرا آواز بلند ناکرے وہ بتی نہ ہو میں کی وہ بھٹاکو تا آنکہ کرے وہ حکم اشہر ایسا ہی کہا ہے حق تعالیٰ اور ساری زمین کو وہ داؤ اور ہونگے جو اس زمین کے مکمل اور جانو میں خدا ہوں سب کا اور میں نے جماعتوں کی خاطر	چھ ستھ سن عیسوی تھا اشہر تیس تھا عیسوی مقرر تسبیح نئی یہ ہے بہ تصریح مضمون ہوا یہ اسکا آخر چھاپے جو گئی ہے اے نکو کار چھاپے جو گئی ہے بار دوم اسطرح لکھے ہیں انہیں یقین ہوگا مرا برگزیدہ بے قیل احکام نکالے وہ ہمیشہ اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیکھا یعقوب کا نام لکھنے کے اول رکھے نہیں آہ اپنے در دل بدلانے میں پھر بھی آہیں یار کہ جانو ہے وہ بندہ میرا اور اسکو دیا میں روح اپنا اور پاس کسی کا نا دہر وہ انصاف سے حکم وہ نکالے سب روئے زمین پر مقرر معبود جو ہو وہ سب جہاں کا اور اسکے نبات کو بھی کیسے انکو وہی دینے والا ہے جا انصاف سے میں تجھے بلایا گردانا ہوں عہدِ تہجد کو ظاہر
---	---	--	---

زمروں کو بھی اسطے امور بے شبہ وہ قیدیاں ہیں ایسے اپنی نہ بزرگی غیر کو دوں آئندہ بھی ہوو گی جو چیزیں تعریف بھی اسکی سب کرینگے اور اے وہ بحار کے جزیرو آزیکا گھروئیں وہ کوکار اور چڑھ کے پہاڑ پر سمجھ لیں اور حمد و ثنا سے اسکے ظاہر اور لاویگا خطر ابا نذر غالب ہو گا وہ ذوالمفاخر نام نہیں تھا صفا احمد اجات اس جملہ پاک کو نکالے ثابت ہو بھی اسی اے نیک بے شبہ کوئی رسول دسرا اور سکے کی سرحد معلّا اور جنگ قتال میں کدانا حضرت تو سب جہاں میں شہو سو لوگ ہاں کے منتظر تر فرزند تھے اسمعیل کے ایک اور مکہ کے جو ہیں پہاڑاں مکہ کی زمین با صفا بھی اور صاحب جنگ سب سمجھ لے	گردانا ہو نہیں تجھے یقین نور ظلمت کے دریاں ہیں بیٹھے اپنی نہ ثنابتوں کو دیوں دوں ہونے کو انکی خبریں تم جانو آخِ زند میں سے اور اسکے تمام رہنے والو ہے نام یقین جس کا قیدار آواز بلند سے پکاریں دیونگے خبر وہ در جزائر غیرت کو وہ انبیا کا افسر مضمون یہاں ہوا ہوا آخر پھر دوسرے ترجمہ کے درمیان اور کم و زیادہ کر ہی ڈالے یہ معجزہ محمّدی دیکھ نا حکم زمین پر نکالا جو ہے یہ زمین کا ایک کونا کفار اس سے شکست پانا یہ بات نہیں کسی سے مستور تھے آپکی شیع کے مقرر قیدار تھا اگنا نام انیک بتیجِ نبی خدا کی لے جاں تو دیکھ کہ ہے نشیب میں ہی دنیا میں بعد اشعث کے	تا اندھوں کے انگھ کو تو کھولے میں رب ہوں ہی نام میرا جو کچھ کہ ہو ہونا وہ سب بتیجِ کرو خدا کی لوگو، اے بکر سوار ہونے والو وہ ہوو گا نامور بیا باں اور اے وہ گڑوگے رہنے والو مولا کی بزرگی وہ کریں گے اور صاحب جنگ سا وہاں سے اور جانیو اپنے دشمنوں پر ہے یہ جو صحیفہ اشعث کا بدلائے وہ نام کو نصاری وہ گرجے کم و زیادت کہ واسطے امتوں کے یکسر ظاہر ہے وہ خاتم الرسالت نکلے ہیں وہاں سے وہ پیغمبر غیرت ہو بھی حسمہ انپہ کرنا اور ملک عرب ہے اک جزیرہ اور عہد تمام طائفوں کا اولاد سے انکے ہی مجتہد حضرت ہی کی امت آبردار چڑھ اسکے پہاڑوں پر ہیں لوگ حضرت کے سوائے لے برادر	اور قیدی کو قید سے نکالے میں پانے والا ہوں جہاں کل بے شبہ تمام ہو چکا اب بتیجِ نبی وہ رب کی سمجھو اور اسکے تئیں پھرانے والو اور شہر بھی اسکے دیونگے ثن بتیجِ مبارک اسکی کیجو یعنے تکبیر وہ کہیں گے یک مرد جلیل قدر نکلے آواز کریگا وہ مقرر وہ ترجمہ اس کا تھا جو پہلا پھر ترجمہ جب کے ہیں ستر با این رسول کی بشارت حضرت کے سوائے لے برادر عالم میں یقین کے ریاست پائے رتبہ بلند و برتر کثرت کی نہ پروا انکی دہرنا یک پاک جزیرہ شہیرہ گردانا تھا آپ ہی کو مولا ہیں خاتم انبیا محمد کرتی ہو تو دیکھ انکے اوپر اللہ کو ہیں بیکار تے جاں نکلا ہی نہیں کوئی پیغمبر
--	---	---	---

درشانِ مسیح یہ بشارات
اور وہ نہ کے ریاست آیار
قیزار کی نسل کو بھی جان
اور آنے سے اُنکے برپاڑاں
اولاد جو اسرائیل کے ہیں
کہ اپنے حواریوں کو عیسیٰ
ہیں سامری لوگ کے جو مہصا
تم جاؤ انہیں طرف مقرر
سوائے سوائے دوسروں پر
یہی جو تھے در زمانِ عیسیٰ
عیسیٰ نہ مراد اس سے ہوئے
حضرت کے سوائے بعدِ یحییٰ
شعیا کا جو ہے صحیفہ نیک
کہ اب تو نظر ہلے اٹھ کے
اُس وقت میں دو سوار دیکھا
شیخ ابن قتیبہ لے برادر
کہتا ہے وہ سوار خر کا
پس ونٹ کا وہ سوارِ مجد
جاری وقتِ غلیل کو بھی
عیسیٰ کے نہ ہاتھ لے ماہر
شہروں کو بھی جنگوں کے رکھیا
بتیج کو اُس کے وہ مقرر
جیسا کہ پھر کھد لئے والے

پاتے نہیں زہنہار اثبات
اور جنگِ جہاد بھی زکفار
پیدا نہ ہو مسیحِ ذیشان
بتیج نہی ہو ہی نہ بیچاں
آیا ہوں انہیں کیواسطے میں
اس طرح سے حکم کر کے بھیجا
داخل انہیں نہ ہوؤ ذہنہار
اور آیا پذیر ہویں بابِ اندر
بھیجا نہ گیا ہوں میں مقرر
لوگوں کو خبر دئے ہیں ایسا
کہ دونو بھی ایک عصر میں تھے
دُسرانہ کوئی رسول آیا
حضرت کا یہ ذکر ہمیں دیکھ
جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے
ایک خر کا تھا دوسرا شتر کا
علامہ جو ایک ہوا ہے شہر
بیشک میں سمجھ جاہِ عیسیٰ
ہے سرورِ انبیاء محمدؐ
بابل میں بڑی تھی بتِ پستی
سب لوگ یہ دیکھتا ظاہر
کردینے عمارتوں سے آباد
پھیلائیے بحر میں شہر
مارے کیچڑ میں پاؤں اپنے

کہ واسطے ساری امتوں کے
غمت سے بھی وہ دلیر ہو کر
نکلے نہیں مثلِ مردِ جنگی
انجیل میں بلکہ یہ لکھا ہے
مشہور جو ہے متی کی انجیل
کہ جو ہیں عوام لوگ سمجھو
ہاں گھر سے ہی اسرائیل کے جو
کہ گھر سے جو اسرائیل کے ہاں
اور جو ہے متی کا بابِ ستر
کہ بعدِ مسیحِ مسیح مقرر
یہی تو کہے کہ بعدِ مسیح
پس اُس سے مراد مصطفیٰ ہیں
امت کو خبر دئے ہیں شعیا
بس جانو جلد تراٹھا میں
وہ ایک کہا ہے دوسرے سے
جو جو کہ کتب میں آسمانی
ہیں متفقِ انسِ آشکارا
بابل جو تھا ایک شہرِ آجاں
حضرت کو ہی ہاتھ سے مقرر
شعیا کے صحیفے میں لے یار
بتیجِ خدا سدا کریں گے
بے شبہ وہ جلد آویں آویں
ان باتوں کی اب مراد آیار

عیسیٰ انہیں حکم کچھ نکالے
حملہ نہ کئے ہیں دشمنوں پر
غالب نہ ہوئے یہ دشمنان بھی
کہ صاف مسیح نے کہا ہے
ہے باپِ ہم میں سکے بیقیل
تم انکی طرف کبھی نہ جاؤ
گم ہو گئیں بکریاں آ لوگو
گم ہو گئے ہونگے گو سپنداں
سوائے ہی درمیان لکھا
آویگا خدا کا ایک پیغمبر
جانو وہ رسولِ حق کا آئے
بیشک ہی ختمِ انبیاء ہیں
کہ جھکو کیا یہ حکم مولے
اور جلد وہیں نظر کیا میں
بابل کے تہاں گرے میں سار
خوب انکو وہ جانتا تھا گیانی
اہلِ اسلام اور نصارا
رہتے تھے ملامِ ستمِ شاہاں
ٹوٹے ہیں تہاں ہاں کے کیسر
یہ بھی ہے لکھا کہ اہلِ قیزار
بالائے جبلِ نذا کریں گے
پاؤں کو زمیں پہ اپنی ماریں
لکھا ہو تو اُس سے ہو خبردار

فرزند جو سمعیل کے تھے اور مکہ کا جو کہ تھا بیاباں آباد ہوئے انہیں یہ ہے جان جلد آنا بھی مارنا قدم کا مکہ کے وہ چڑھ پہاڑوں پر آہستہ کہیں چلیں آ بھائی اور ہاں خبر دے ہیں شعیا جو اُس کا ہو گوشہٴ مجید صیہون یقیناً انیک انجام کھائی ہے بڑی قسم یہیں نے کہ روئے زمین پہ لوگ جو ہیں ناخوش نہ تھے سو ہوؤں نہا نعمتِ ہمیری جو بیکہ فاضل بے شبہ ز جھٹ و سنگِ فاخر اور ظلم و جفا سے تو بچ گیا روشن ہو کہ نور پاک تیرا نور اُس کے ظہور کا معلماً وہ اگلے کرتے اور صحیفے وہ دیکھ بشارتیں معظم عبداللہ بن سلام آیا دونوں بھی جو دل سے لائے ایمان تفصیل سے حال دیکھ اُنکا	قید آرہے نام اُن کا سنئے آباد ہوا انہیں سے پہچان وہ فتح کئے بہتے ملکات ہر جہ میں انہوں کے آشکارا ملکبیر میں بولتے مقرر اور دوڑتے ہیں کہیں جلدی اس طرح کہا ہے حق تعالیٰ سو اُنہیں لگا ہو حجرِ اسود جان مکہ معظمہ کا ہے نام پس ذاتِ مقدسہ پہ اپنے طوفان میں انہیں ڈبا ہی نہیں اور تھکونہ چھوڑا لونِ نہار تیرے سو کبھی نہ ہو کوزل اور تھکونہ سواروں ز جو ہر اور ضعف سے خوف کرنے صلا بے شبہ قریب تر ہے پہنچا رخشاں ہوتے میں درجہ یہ نقل کئے گئے ہیں تھوڑے اور آپ کے معجزاتِ اکرم اور دوسرا جو ہے کعبہ جبار رغبت سے جو ہو گئے مسلمان اس نسخہ کے ابتدائے یا	اولاد انہیں کو سب عرب ہیں اور ملکِ عرب تمام لے یار اور امتِ احمدی ہی لے نیک جب ہوتے ہیں تلبیہ سے مساز مروہ صفا کوہ دو جو ہونگے ماریں بھی کہیں قدم کو اپنے صیہون کے درمیاں گھر اپنا بوسہ کو دیا کریں گے مکہ کے تئیں خطاب کر کے جیسا کہ زمانِ نوحِ اندر اور تیرے لئے قسم یہ کھایا سب کوہ جگہ کو اپنے جاویں آگاہ اس امر سے بھی ہو تو موتی سے ترا ہو سقفِ امجد ہتھیار بنی ہو کسی کسی تیرے تئیں اب ہو یہ بشارت ایسے ہی محمدی بشارات اب لکھتا ہوں بیانِ دُسر ہیں صدقِ دلی سے لائے ایمان علمائے یہود میں اُعقل اور دُسر کیو دیاں بھی سمجھو اور اُنکے سوائے کچھ یہ جمال	قائل کے ہی لوگ سب ہیں اور اُنکے سوا بہت سے مہما تبلیغ کرتی ہے ہر جگہ دیکھ کرتے ہیں بلند اپنی آواز ہیں دوڑتے درمیاں وہ اُنکے اور نل طواف بھی ہیں کتے تم جانیو میں بنا کروں گا اکرام اُس کا کیا کرینگے مولانے کہا ہے اس طرح سے سو گند کھایا تھا یل مقرر تجھ سے ناراض میں نہو گنا قلعے بھی تمام بہت ہوویں کہ میں جو بنا کروں گا تھکوں دروازے بھی تیرے زبرد تجھ پر کبھی کارگر نہ ہوگی کہ ہووے جو خاتمِ رسالت پائے ہیں کتبِ نبوی ثبات علمائے یہود اور نصارا حضرت پہ فدا کئے دل و جان تھے جو کہ شہید اور فاضل قائل حضرت کے ہو گئے جو اب لکھتا ہوں دوسری احوال
---	--	--	--

یہود و نصاریٰ کے علماء حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپ کے بشارات اظہار کرنے کا بیان

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

زمان جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا

مروی ہوزان سعد ذیشان کہ زید جو وہ بن عمرو تھا حق بات کا تھا سدا وہ گویا اس واسطے ہی قریش کیسے جب کہ حراف چلا تھا میر تئیں اپنے قوم کے ساتھ ہوں منتظر یک نبی کا اب ہا احمد ہے اسکا نام والا لایا ہوں دے میں اسبہ ایمان پس جب نبی سے تو ملیگا کہ اسکا نہ قد بہت ہوا اونچا اور انکھوں میں اُسکے ہوئے سرخی احمد ہے نام پاک اس کا مکہ سے نکل کے وہ یگانہ اور جاہلیت کے بیچ پہچان حضرت ذی اُسی نے بہ سلام ہیں اُسکے سوا اور بھی نام وہ جو اگلے کئے بزرگاں اور گزرے ہیں جبکہ وہ بزرگاں کہتا ہر غرض جناب عامر مت چھوڑ تو اُس نبی کو ہے علماء یہود اور نصاریٰ نکلا ہر تلاش میں تو جسکے	اور شیخ البغیم سے جاں وہ ابن نفیل ذوالوقر تھا دن رات تھا دین حق کا جویا دشمن اُسکے ہوئے تھے شہر تربت میں مے سے ملکے بولا دہویا خوشی ہوئے اُنکے میں تھے اولاد سے اسمعیل کے جاں جب بھیجکا اُسکو حق تعالیٰ تصدیق کیا ہوں زدن جاں پہنچا اُسکو سلام میرا کو تاہ بہت بھی نارہیگا سرخی وہ کبھی جدا نہ ہوگی مکہ میں بھی ہو یگانہ پیدا یثرب کی طرف ہو تب روانہ تھا نام مدینہ یثرب کا جاں فرمایا ہے منع وہ برانام لکھے ہیں کتب میں اسے اعلام اشعار میں اپنے لئے سخنداں رکھ اُن کو یہ ظن خیر ہر آن پھر کہو کہا ہے زید فاخر ہو اُسکا مطیع جاودل سے اور جو تم ہو اُس کو بھی فضلا وہ دین یقین سے تیرے پیچھے	کہ کہو خبر دیا ہے عامر تھا جاہلیت کا جو زمانہ اور چھوڑ دیا تھا بت پرستی بس زید بن عمرو نے بھائی کہتا ہوں تجھے میں سن کا عمر اور ہوگی جو ملت براہیم وہ نسل سے عبد مطلب کے شاید وہ زمان پاؤں گائیں جب عمر تری دراز ہوئے اور اُسکے جو ہیں صفا فاخر اور ہوئے شریف اُس کے سر کے دو شانوں کے درمیانے ماہر قوم اُس کی گئی پس عداوت یثرب میں ترقی اُسکو ہووے یثرب بحقیقت اے برادر اور طیبہ و طیبہ مکرم وہ جذبِ قلوب میں ہیں کور یثرب ہی لکھے ہیں نام اُسکا کہ منع کی وہ حدیث نبوی لوگوں کی ہمیں تو بات سنکے میں دین فلیل کا ہوں جویا پوچھا میں کہ ہوں کرمات اوصاف بھی اُس نبی کو فاخر	جو ابن ربیع ہے وہ فاخر اس وقت کے لوگ میں تھا دانا چہتا تھا بلندی چھوڑ پستی مکہ سے نکل کے اُس نے ہی کہ اُنی مخالفت ہے ظاہر میں اُسکو کیا بہ عز و تکریم ظاہر دنیا میں جلد آئے دولت یہ نہ ہاتھ لاؤں گائیں اُس عصر سے سرفراز ہوئے کہتا ہوں بیاسن کا عمر ناہوویں بہت نہ ہوئے تھوڑے ہو تھوڑے نبوت اُسکے ظاہر مکہ کو ریگا تب وہ ہجرت دین اُسکا جہان میں دانے پھیلے یک بت کا تھا نام زنت شہر نام اُسکا رکھے شدہ دوعالم ہیں دوسرے بھی کتب میں مذکور براس کی سند نہ کر تو صلا شاید کہ نہیں ہو اُسکو پہنچی ہشیا کہیں غانہ کھاوے ملکوں میں بہت پھرا بھی دہنڈا کہنے لگے سب یہی بات میں تجھے ہی کہا ہو جو اے عامر
---	---	---	---

اوصاف وہی بیاں کٹو وہ اور اسکے سوا سمجھ لے دانا مبعوث ہوئے میں مصطفیٰ جب حضرت ہوئے سکے شاد و خرم کہ کھینچتا کھینچتا اپنا دام توحید کی رہ لیا تھا ایسا ورقہ کے تئیں بھی یوں ہی حضرت زید ابن عمرو کا جو پسرتھا موسل کے تئیں جب گیا ہے پوچھا اُسے چاہتا ہے کیا نزدیک سے چاہتا ہے جو تو کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ میں اسے ملا تو اُس نے پوچھا میں بولا کہ ہات بات کا ڈر بولا کہ محمدؐ اب لوگو دعوت کو نہ انہی میں مانا آبا کا ہمارے دیں نہیں وہ پوچھا وہ تمہاری قوم سے ہاں عمدہ جو کہ لوگ ہیں عرب کے وہ بولا کہ دعوت انہی کی کیا کہ ایک سے جانو حق تعالیٰ مگر اہم ہمارے باب دادا قائم کرو تم نماز لوگو	اس طرح مجھے نشان کٹو وہ باقی نہیں کوئی نبی کا آنا میں جا کے جناب پاک میں تب اور اسکے اُپر کئے ترحم گلزارِ جہاں میں تھا خراماں اور لایا تھا مصطفیٰ پر اپنا دیکھے ہیں بہ سیرِ باغِ جنت کہ ہو گا سعید نام اس کا راہب اُسی کیے ہاں جلا ہے بولا طالب ہوں دینِ حق کا پاؤں گا وہی زمیں میں اُسکو کہ مصر میں جا کے جب میں پہنچا تم پہنچے بیاتنگ آ کے کیسا ہم کو بھی یقین تھا جبکہ کثر دعوت کرتے ہیں دین کی جو کیا اس کا سبب ہے اُنہو پوچھا حاکم کا بھی دین یقین نہیں وہ کوئی لا بھلا ہیں اپنے بیاں وہ جنگِ جہل کو ہیں اس سے میں بولا کہ وہ یہ بولتا ہے اور کوئی نہیں شریک اس کا کرتے تھے بتوں کی جو کہ پوجا اوپر مال کا تم زکوٰۃ دیکھو	کہ عصرِ اخیر کا ہمیں راوی نے کہا یہ جب سنائیں زید ابن عمرو کا حال سارا فرماتے کہ در بہشت والا کہ جاہلیت میں وہ سراسر اس واسطے اسکو حق تعالیٰ بشارت دیتا ہے خبر کہ باپ میرا پوچھا اُسے تو کہاں سے آیا راہب نے کہا یہاں سے پھر جا لے بھائی جو واقعہ می مروی حاکم تھا وہاں کا ایک نصاریٰ کہ بیچ تمہارے اور ہمارے ہم ساحل بحر پر سے ہو کے کیا تم بھی تبولے یا نہ بولو بولا لائے ہیں اک نیا دین آبا کا جو دین ہے ہمارے میں بولا کہ اُنہ لائے ایمان پوچھا غلبہ ہوا ہے کس کو کہ ایک سے جانو ربِ عزت پس لاؤ بجا اُسی کی طاعت وہ کفر ہے اُسکو چھوڑ دیکھو وہ پوچھا کہ اُسکو وقتِ مقدس	بیٹھے وہی نبی مقرر دل میں اپنے یقین کیا میں اور عرض کیا پیام اُس کا میں زید کو اس طرح دیکھا ظلمت سے وہ شرک کی ٹھکر حضرت کو بہشت میں دکھایا جب دیں کے ہی طلب میں نکلا یوں بولا زکوٰۃ معلّم جا اب تو وہاں جہاں آیا اوشیخ ابونسیم سے بھی نام اسکا مقوقس آشکارا حائل ہیں لوگ مصطفیٰ کے ہیں جلد یہاں تک آ کے پہنچے تب میں نے دیا جو لب لکھو کرتے ہیں اُسکی سبب تو یقین مضبوط ہیں ہم اُسی پر سار کم عمر جو لوگ ہیں اس سلطان بولا کبھی اُنکو گاہے ان کو اور لاؤ بجا اُسی کی طاعت اور اُسکی روار کو بہ شریعت وہ شرک کا تار توڑ دیکھو تہا یہاں سے کیا کہیں آ پیا
---	--	---	--

کہ پانچ نماز جو ہیں دن رات کرنا جو ادا زکوٰۃ اس کا بولائے زکوٰۃ مال اُن کا اور منع زنا شراب آیار کھا تا وہ نہیں ہے گوشت اُس کل بے شبہ محبت لے برادر گر قبض میں یا کہ روم اندر ایسا ہی خبر دے ہیں عیسیٰ دیو رومی اور بن عسا کر کہ جاہلیت کے جب تھے آیام پھر کام ہوا ایک پیش آیا کھینچا مجھے میں چھڑانے لاگا بولا بے مجھے اٹھا یہ مٹی دوپہر کو اس نے اُکے دیکھا وہ مگر گیا سر ہے اس کا پھوٹا ادنا یا ہے جبکہ روز دُ سارا راہ تھیا ایک آئین کے پوچھا اور دور چڑا ہوں قافلہ سے پھر غور سے دیکھنے لگا وہ میرے زیادہ کوئی دُ سارا اور کرنے سواب نظر میں تجہر غالب اس ملک پر جو ہوگا پوچھا اُس نے ہو کیا تیرا نام	رکعت مقرر ہی ہیں لوقات کرنا جو وہ سب کو حکم ایسا کرنا تقسیم ہے ہر قسم سارا اور کرتا ہے منع سود بسیار اور کھانے سے اُسکے منع کرتا اندر کا ہے یقین ہمیں سب ہوتا مبعوث وہ ہمیں سب آگاہ ہمیں کئے ہیں عیسیٰ یہ دونو بھی راویاں ہیں فاخر کی میں نے سفر بجانب شام اُس شہر میں تب گیا میں تنہا غالب یا مجھے نہ چھوڑا یوں بول کے جو گیا اک بھائی غصہ سے میرے سر پر مارا اور میں بھی وہاں بھاگ نکلا ایک دیر کے پاس کے پہنچا تو کون چلے کیوں یہاں ہے بیٹھا بیٹھا ہوں یہاں اسی سبب میرے تینوں اس طرح کہا وہ واقف نہیں ان کتبے ہوگا ظاہر ہوتا ہے یوں مقرر اور ہکو سمجھی نکال دیگا میں بولا کہ ہے عمر مرا نام	اور مال ہو جبکہ میں متقال وہ پوچھا جو تب زکوٰۃ لیکر اور کہتا ہے صلہ رحم کیجو اور غیر خدا کے نام اُپر یہ جبکہ سنا مقوقس آجان اور ساری جہا طرف بھی مطلق تو لوگ تمام چاودل سے	اور پانچ شتر تو بعد یک سال کیا کرتا ہے بولے برادر اور وعدہ وفا کرو اُن کو گو ہو ذبح جو جانور مقرر بس کہنے لگا ہے ہو کے حیران مبعوث ہو وہ بول برحق بے شبہ مطیع اُسکے ہوتے
بشارت			
کہ اس نے خبر دی ہو سنئے مکہ کی طرف کیا ہوں جت ناگہ بطریق ایک آیا ایک ٹوکر ہی پھاؤڑا دیا وہ مٹی ہرگز نہیں اٹھایا ایسا مارا ہوں اُسکے سر پر یک روز بھی ایک شب چلا گیا اُس دیر کے پاس جاکے بیٹھا اور راہ میں نہیں ہوں طاہر اور بیٹھ میرے تینوں کھلایا واقف وہ کتبے خوب نہیں اس بات کو جانتے ہیں یار اس شخص کو کل کے ہر مانند یہ کیا ہو خیال و ہم تیرا واندر وہی تو ہے مقرر	لئے ہیں روایت یوں عمر سے میں کاموں اپنے پاؤ غت بازار میں یک دن کھڑا تھا یک گرجے پنج مجھ کو لا وہ تجویر میں یونہی تھا میں بیٹھا تب میں نے وہ پھاؤڑا اٹھا جب سے نہیں تھا آشنا میں چلنے سے جبکہ تھک گیا تھا تب میں ڈکھا کہ ہوں مسافر تب ب طعام اُس نے لایا کہ جو کہ کتب منزلہ ہیں سب اہل کتاب غیر انکار کہ شکل تری یہ لے فرد مند یہ باتیں میں سنے اسے بولا یہ سنے کہا قسم وہ کھا کر	لائے ہیں روایت یوں عمر سے میں کاموں اپنے پاؤ غت بازار میں یک دن کھڑا تھا یک گرجے پنج مجھ کو لا وہ تجویر میں یونہی تھا میں بیٹھا تب میں نے وہ پھاؤڑا اٹھا جب سے نہیں تھا آشنا میں چلنے سے جبکہ تھک گیا تھا تب میں ڈکھا کہ ہوں مسافر تب ب طعام اُس نے لایا کہ جو کہ کتب منزلہ ہیں سب اہل کتاب غیر انکار کہ شکل تری یہ لے فرد مند یہ باتیں میں سنے اسے بولا یہ سنے کہا قسم وہ کھا کر	لائے ہیں روایت یوں عمر سے میں کاموں اپنے پاؤ غت بازار میں یک دن کھڑا تھا یک گرجے پنج مجھ کو لا وہ تجویر میں یونہی تھا میں بیٹھا تب میں نے وہ پھاؤڑا اٹھا جب سے نہیں تھا آشنا میں چلنے سے جبکہ تھک گیا تھا تب میں ڈکھا کہ ہوں مسافر تب ب طعام اُس نے لایا کہ جو کہ کتب منزلہ ہیں سب اہل کتاب غیر انکار کہ شکل تری یہ لے فرد مند یہ باتیں میں سنے اسے بولا یہ سنے کہا قسم وہ کھا کر

چہتا ہوں یہی میرا رب تیرے وہ شخص اگر نہ ہو وگیا تو کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے وہ رہتا تھا دیرِ قدس میں جو وہ خطِ امان تھا جو عمرؓ کا اس خط کو ملاحظہ کرو جب	اک خطِ امان مجھ کو لکھدے نقصان نہیں کچھ اس تجھ کو ایامِ خلافت اندراپنے اُس راہ میں تھی وہ دیرِ محبوب تب اس نے عمرؓ کو لا دکھایا بولے حیران ہو یوں عمرؓ تب	آئندہ اگر وہی تو ہوگا بس خطِ امان لکھ دیا میں جب قصد کیا ہے شامِ شب اُس دیر میں راہبوں کو جیتنے بولادہ جو شرط لکھ دیتے کہ ہمیں نہ دخل ہے عمرؓ کو ابنِ سعد اور بیہقی جہاں بازار میں اسکے تھا میں یکرور کیا کوئی یہاں حرم سے آیا وہ بولا کہ اسکے پدر کا نام احمد ہی ماہ میں مقدر دو حروں کے درمیان بھائی طلحہؓ نے کہا یہ اُنکی تقریر لوگوں نے کہا محمدؐ اس جا بوکر کے پاس تب گیا میں	حاصل مقصود ہو چھا را مہربانی بھی اُسے تب کیا میں ہے راہ میں طادہ راہب بیشک تھا بڑا وہ اُن سمجھوں از راہِ کرم ادا کرو اب اور دخل نہ اسکے پسر کو طلحہؓ سے کئی روایت آج کل راہب جو وہاں تھا ایک فیروز میں بولا کہ ہاں تو نہیں پوچھا عبداللہؓ یقین سے نیک انجام پاؤں گناہوت لے برادر اور چوڑکی وہ زمین ہوگی بس جان میں سے کی ہو تاثیر کرتے ہیں ہمیری کا دعویٰ راہب کی انہیں خبر دیا میں
بشارات		بشارات	
کہ اُس ذخیرہ ہی ہو آیار تب نکلا وہ صومعے سے اپنے کیا پایا پیغمبر ہی ہے احمدؓ عبداللہؓ کا جو ہے پدرِ شان ہجرت بھی کر گیا وہ حرم سے ہیں خاتمِ انبیاء وہی جان مکہ کو وہاں سو جلد آیا بوکر بن ابی قحافہ پس خدمتِ مصطفیٰ میں آیا مروی ہوا بنِ سعد والا قیصر کے طرف سودہؓ کا سلم قیصر کو کوئی یہ جا سنایا قیصر نے کہا کہ باز آ تو عیشی نے ہر دیکھا بشارت پر دینِ محمدی سے لے یار پر قتل کیا اُسے بہ سرعت	بصر کو گیا تھا میں جو ایک بار دریافت وہیں لگا ہے کرنے میں پوچھا کہ کون ہو وہ مجد بے رعبے عبدِ طلب جان یک خرے کے بن طرف سمجھ لے تم اسکے ہوتا بعد از جلاں احوال یہاں کا جبکہ پوچھا تابع بھی یہاں ہوا اُنکا ایمان میں صدقِ دلے لایا زائل ہے اسے نقل لایا عمان کے ملک کا تھا حاکم فردہ کو وہ جلد تر بلایا معزول کرونگا ورنہ تجھ کو بیشک یہ نبیؐ کی ہر کرامت میں باز کبھی نہ آؤں زینہا پایا ہے وہ درجہ شہادت	زائل ہو بنِ عمرِ جذامی حضرتؓ پڑ دلسے لاکے ایمان پوچھا جو اُسے وہ فضا بولا فردہ نے یسین اُسے کہا ہے شاہی جانے کے خوف سے ہاں بس قید کیا ہے اُس کو قیصر	فردہ ہے برادر اُس کا نامی بھیجا جو عریضہ ایک جولان میں دینِ محمدؐ سے تبول کہ تو بھی یہ بت جانتا ہے پاتا نہیں تو شرفِ زایاں تب بھی نہ پھر ہے وہ مقرر
بشارات		بشارات	

روایت از طلحہ رضی اللہ عنہ

معموداری خبر دین

۱ زفاطمہ بنت قیس را بیان
تب وہ یہ خبر دیا ہے اے یار
پانی کی طلب میں ہم سب اتے
بال اس کے تھے سر کے اتنے لمبے
ہم اس کے کہے ہو کیا ترا حال
تم جاؤ فلاں مقام پر اب
پوچھا ہمیں کون ہوئے اُس دم
تب ہم نے کہا کہ لوگ اکثر
پھر بار در وہ ہم سے پوچھا
پوچھا خرے کا بن لے لوگو
وہ بولا کہ چند دن گئے پر
جب مجھ کو نکلنے حکم ہوگا
احوال ایسے جو جب سنے ہم
دجال وہی ہے بد قرینہ
دیتا ہے خبر تو سن اسام
بصرہ کوئیں جا کے جب کہ پہنچا
میں انکو دیا جواب ایسا
صورت کی پہچانت اسکی ایسا
اور بولے کہ انہیں دیکھ ابھائی
تھی دوسری دیر جو کلاں تر
دکھلا گئے کہ مرے سے ایسا
بوکر کی بھی تھی شکل جانو
میں بولا کہ ہاں ہوئی پہچانت

مسلم نے کہی یہ نقل پہچان
کہ ہم تھے جہاز اوپر اسوار
اطراف میں اس کے دھونڈتے تھے
کہ تا بہ زمین پہنچ رہے تھے
کہ صاف بیان ہم سو احوال
معلوم وہ ٹکڑے ہو گیا سب
ہم اس کو کہے کہ ہیں عرب ہم
تصدیق اسکی کئے ہیں شہر
کیا حال ہے چشمہ زرعہ کا
بیان کے درمیان ہے جو
پھل وہ نہیں دیو گیا مقرر
میں سارا جہاں تب پھر گنا
واپس اس جاتے ہوئے ہم
طیبہ ہے یقین ہی مدینہ
اس طرح جبیر ابن مطعم
میرے ملے گئے نصاری
ہاں مکہ کے میں حرم سے آیا
کیا تم کو ہو میں نے تب کہا ہاں
کیا انہیں ہو صورت اُس نبی کی
وہ لائے ہیں مجھ کو اس کے اندر
دیکھ انہیں کہ صورت اسکی ہے کیا
بکڑا تھا وہ مصطفیٰ کے زانو
بے ریب اُسی کی یہ صورت

کہ آنکے جب تمہیں داری
طوفان میں جہاز وہ ہمارا
عورت ناگاہ ایک ایسی
ہم پوچھے تو کون کیا تر نام
یہ سنے جواب ہکویوں دی
تب ہم اُسی جا گئے ہیں جلدی
پوچھا تم سے نبی جو نکلا
ہیں دل سے مطیع اس کے کیسر
کیا انہیں ہے یا نہ بولو پانی
پھل دیتا ہے یا نہ بولو کیا ہے
پھر ہم سو کہا ہو وہ در احوال
پر مکہ و طیبہ در میان
جب بولا یہ سب تمہیں داری

بشارات

مبعوث ہوئے کے بعد سالار
اور کہنے لگے تو بول ہم سے
پوچھے وہاں کوئی آشکارا
یکے میں تب مجھے وہ لائے
میں دیکھ کہا انہیں بہ سرعت
تصویریں جو پہلے دیر میں تھیں
میں دیکھا تو انہیں غیر تاخیر
وہ پوچھا کہ کیا تو اس کو جانا
اور اس کے سوا صفات والا

ایمان لایا یہ فضل باری
جا ایک جزیرے پہنچ پہنچا
یکجائے نظر ہے ہم کو آئی
بولی جسا سہ ہے میرا نام
احوال میں پناہنا کہوں گی
یک شخص یقین دہاں تھا قیدی
بولو احوال کیا ہے اُس کا
بولایا ہے اُنکے حق میں بہتر
بولے پانی ہے اُنہیں باقی
بولے پھل بھی دے رہا ہے
کہیں ہوں یقین مسیح دجال
طاقت نہ رہے گی مجھ کو آنے
فرمائے رسول رب باری

میں شام طرف گیا تھا ایک بار
آیا ہے تو کیا یہاں حرم سے
دعویٰ جو کرے پمیری کا
تصویریں بہت وہ دیر میں تھے
انہیں نہیں اُس نبی کی صورت
سو اُس سے بھی تھیں زیادہ سہیں
حضرت کی نظر پڑی ہے تصو
تصویر یہ کیسی ہے پہچانا
حضرت کے نہیں کچھ اُسے بولا

<p>تا انکی زبان و سُنوں میں میں بولا کہ دیتا ہوں گو اہی میں بولا کہ ہاں میں جانتا ہوں ہے عین حیات یا اُس کا وہ کہنے لگے قسم ہے حق کی بے شبہ کرم سے اپنے داور اجبار یہود سے بہ تحقیق بولا ہے یہود سے کہ وائند پس تم یہ سعادت آج پاؤ حضرت کی جناب میں ہے آیا اور آگے کیا تھا یہ وصیت مختار ہے وہ کرے جو چاہے اُس مال کو تم سے خرچے دزات</p>	<p>کیا وصف بھلا وہ جانتے ہیں اوصیاء اُسکے ہیں کما ہی اُسکو بھی یقین چھانتا ہوں بعد اُسکے خلیفہ اُس کا ہوگا ناما رکس گے اُسکو کوئی غالب اُسکو کر گیا سب پر عالم جو بڑا تھا ایک مخزوق اس تبا سے تم ہو خوب آگاہ یہ دولت دین ہاتھ لاؤ ایماں کا شرف ہر جلد پایا جب مجھ کو نصیب ہو شہادت مختار ہے دیوے جس کو چاہے صدقات میں وہ شہ بریات</p>	<p>پس مجھ سے صفاتِ احمدی تب پھر پوچھے اُسے پچھانے تو کیا تب کہنے لگے مے سے وہ سب میں بولا کہ ڈر ہے مجھ کو دلیں وائند وہ رسول بے گماں ہے</p>	<p>بے شبہ بیاں کئے وہی سب یہ زانو اُسکے ہے جو پکڑا ہم دیتے ہیں اسکی شاہدی آپ کہ اُسکو قریش مار ڈالیں پیغمبرِ آخرِ زمان ہے</p>
<p>کہ لبثِ مصطفیٰ کے آگے ہن اسکا تھا تین سو کے اوپر میں اُسے ملا وہ مجھ کو پوچھا میں بولا کہ ہاں کہا وہ آگے میں بولا کہ کیا سبب اس کا کہ ایک نبی حق تعالیٰ ان دونوں ایک کُہل دیکھا اور ہو گیا دفع کرنے والا اور اُس کا بدن رہے گا لُغز</p>	<p>کی میں نے سفرِ فریقین کے ہشتادو برس کالے برادر کہ لوگ سو تم حرم کے ہیں کیا کیا تو ہے بنی تمیم سے کہہ اس طرح مکرے تب وہ بولا مبعوث یقین حرم میں ہوگا اور ہووے یقین جوان سرا ہر آئینہ سخت مشکوں کا یک فال بھی اُسکے ہونگم پر</p>	<p>اور تھا وہ بڑا ہی حسبِ حال کہ نصرت و یاری ہمیشہ اس طرح سبوں کو کار اور جنگ کیا وہ با شجاعت جتنا کہ یہ مال و زر مر ہے پس مال و منال جو تھا اُسکا کیا نیک تھا حال و مال اُسکا شیخ ابنِ عساکر نے سخداں تھا اُردکا جو وہاں قبیلہ جتنے کہ کتب ہیں آسمانی میں بولا کہ ہاں اور پوچھا میں بولا کہ ہاں کہا وہ مجھ کو کہ اُسکا ہی سبب سن لے دو شخص بھی اس نبی کو لے یا اب جانے جو جوان ہوگا اور جانے جو کُہل رہے گا اور اُسکے بائیں ران اوپر</p>	<p>در روزِ احد وہ نیک منوال حق سے لازم جو تم سمجھو پر نکلا وہیں لیکے اپنی ہتھیار اور پایا ہے رتبہ شہادت سب نذر جنابِ مصطفیٰ ہے حضرت کے حضور میں پہنچا راضی ہے اُس حق تعالیٰ صدیق و نقلِ یو کیا جا عالم تھا بڑا ایک اُنسو آٹھ تھا اُنکو پڑھا ہوا وہ گمانی کہ بول تو ہے قریش سے کیا بتلاتیرا شکم مجھے تو پایا ہوں یہ بامیں کتب سے ہو وینگے یقین سدا مدد کا سمنے والا ہو سختیوں کا رنگ اسکا یقین ہو گیا گورا یک ہو و نشان بھی مقرر</p>

بشارات

روایتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

<p>وہ ساری علامتیں ابر یہ بات مجھے وہ جب سنایا واحد نشان وہ ہی ہے مروی ہے خراطیٰ سو پہچان جیہ قہمات اُس کا آیا کہ مکہ میں ہو ویکامقصر نصرت میں اس کے ہو ووقاصر</p>	<p>پاتا ہوں تیرے میں میں سراسر میں اپنے شکم کو تب دکھایا وہ مرد کھل یقین تو ہی ہے تھا اُس جوان حشایا وہ اپنے پسر کو تب بلگایا اولاد لوی سے یک پیغمبر تائید کرو بر و ظاہر</p>	<p>پر ہوئے شکم پہ جوشانی جب خال سیاہ اُس نے دیکھا</p>	<p>میں دیکھا چاہتا ہوں بھی تب کہنے لگا ہے وہ قسم کہا</p>
<p>احوال ہمارا کچھ لے ذیشان اس طرح کہا ہے تب وہ سکو تکبیر کہے عمر یہ سنکر تب بولا ہے نیک باصفاء پھر پوچھے جو اُس کے بعد ہوگا افسوس کے یمن وہ آیار اور اُسکی خلافت اے سجدان ہیں حضرت عثمانی والا علمائے یہود اور نصارا بے شبہ و گمان جو کئے ہیں در عہد خلافت عمر جہاں ایمان بہرہ یاب ہوئے سو اُسکا بیان بشرح تفصیل کر اُسکا مطالعہ تو خوشحال میں فساد سلیس بیان بھی</p>	<p>کیا دیکھا ہو تو کتب درمیاں کہ قلعہ آہنی میں ہے تو پھر پوچھے ہیں اُسکو اے برادر خویشوں کے تئیں بڑ ہو گیا وہ کہدیکھے وہ رہے گا کیسا تب انکو کہا ہے کعب احبار ان روز و تین ہو گی یقین جہاں جو ایسے ہی وقت ہوئے خلیفہ لائے ایمان جو آشکارا حضرت کی خبر جو دئے ہیں اکثر ہیں انہوں لائے ایمان جو جنگ کے مخالفوں سے لایا ہوں مدینے پہنچ بے قیل معلوم ہو خوب انکا احوال لایا بہ فوائد عزیزی</p>	<p>اتھر ہے جو اُس کا قبیلہ مالک اُس کا تھا نام سمجھو سو اُسکی متابعت کرو تم کہ اُس میں تمہاری ہے سعادت اور بولابن عسا کر لے یار بولا کہ ہے ہاں کتب میں مسطور یعنے کاموئین کے ہرم کہ بعدیکے جو ہو خلیفہ یہ سنکے کہا عمر نے اس آں تب اُس نے کہا کہ وہ معلما جلدی نہ کر لے امیر امت کہ لوگوں میں جب چلیگی تلوار باجملہ روایتیں اے مقبول اور بعثت احمدی کا اقرار سو اُسکی روایتیں ہیں بسیار رومی شامی بہت نصاری ملک انکا بفضل حق تعالی مبسوط و مطول در منشور جنات بھی جو دئے بشارات منشور ہے وہ بھی نسخہ خوب</p>	<p>داو لہ وہی وہ اوسوں کی یونہی وصیت اُسے اس کو نصرت میں بھی اُسکے دل ہر تم یہ بول کے وہ کیا ہے حلت پوچھے ہیں عمر ز کعب احبار پوچھے مری وصف کیا مذکور ہو و گیا بہت ہی سخت محکم کیسا ہو و گیا وہ لے آگہ کہ رحم کرے خدا بہ عثمان لوہے میں مڑا ہوا رہے گا وہ نیک ہو مرد با شجاعت بیٹے جاویں بھی خون بسیار اس باب میں ہیں بیتے منقول حضرت کے حضور غائب آیار محل بھی لکھوں تو ہو طومار رہبان و سلاطین آشکارا اسلام کے ہاتھ میں ہے آیا وہ فساد سلیس جو پر نور ایمان بھی جو لائے صدق کیش دیکھ کہ کو اگر ہے تجھ کو مطلوب</p>

روایت کعب احبار نے
بصرہ میں کہ اس وقت حضرت عثمان کو شہید کی اور اس سے شاہیوں کی فوج پر بھیجی
نہ حضرت مصنف کی ایک طرح کا باب ہمارا درجہ خلافت کے احوال اور ان کے جنگ جہاد میں جگہ جگہ
۱۱

فضائلِ اسماءِ محمدی

اسماءِ رسول ربِّ دُورال کچھ انکے فضائل و مراتب مروی ہے صحیح جو خبر سے	ثابت جو ہیں زحدیث و قرآن کچھ انکے عجائب و غرائب اور نقلِ ثقاتِ معتبر سے	مخصوص جو ہیں نامِ امجد علوی سہلی میں حق تعالیٰ ایجاز سے اب دریں سالہ	یعنے احمد ہے اور محمد ظاہر جو کیا بان والا لکھا ہوں بفضلِ حق تعالیٰ
---	---	--	---

اِنَّ تَعَالٰی حَضَرَ کَانَ اَمَزَلِیْنَ هِیَ مُحَمَّدٌ قَرَّرَ فَرَمَانَا اَوْر دُنْیَا مِیْنِ هِیَ نَامُ لَکھْنے کِیْلے اُپکے جِدَّ اُمِّجِدِّ وَالِدُ مَا جِدَّہ دَلِیْلِ اِہَامِ کَرْنَا

مولیٰ نے زبانِ انبیاء سے اگلی جو کتب ہیں آسمانی کثرتِ اسماء کی لے برادر ہر فعل سے اور ہر صفت سے اسماء حضرت کے جو ہیں اکثر اسم ذاتی حق لے آگے مولانا ازل ہی میں بہ اکرام دنیا میں لکھا گیا جو وہ نام جب عبدِ مطلب لے برادر آبا میں تیرے تو یہ نکتا نام اور نقل ہے عبدِ مطلب نے ہے چرخ پہ اسکا ایک جنب اور برگ جو اس شجر کے میں نیک اُسوقت کے تھے جو اہل تعبیر لوگ اُسکی متابعت کرینگے جب عبدِ مطلب اُسے ایسا	الطاف و کرم سے اور عطا مذکور ہیں انہیں سب آگیا فی ہے دالِ فضیلت شرف پر ایک ایک اسم شریف نکلے انہیں یقیناً عظم اور شہر جیسا کہ ہے ایک اسم اللہ حضرت کا یقین یہ رکھا نام تھا حق کی طرف سے ہی اہام حضرت کا رکھا یہ نام انور پس کس لئے اُنکا یہ رکھا نام یوں دیکھا ہے خوابِ بیچ اپنے دُسر ہے بہ شرق اور غرب ہر برگ پاؤں کے نور ہے ایک تعبیر کہ یہ اُسکی لے سپر جو شرق سے غرب تک نینگے مذکور یہ حمد کا سنا تھا	اکثر حضرت کے نام فاخر قرآن کریم کے بھی درمیاں کس واسطے از صفاتِ افعال افعال و صفات کی وہ کثرت بے ریبے جانے محمد ایسا ہی محمد اسم ذاتی برجست و سابقِ عرشِ اعظم اور آپ کے جو تھے جد و مادر لوگوں نے ادائے تہنیت کر بولار کھتا ہوں یہ تمہید کہ پشتِ سواؤں کے ایک نخلی زنجیر وہ اُسکے بعد لے یار اور لوگ جو شرق و غرب ہیں کہ صلب سے تیرے اے سخنداں اور لوگ زمین و آسمان کے اس واسطے ہے وہ نامِ امجد اور دوسری آئی ہو روایت	بے شبہ کیا کتب میں ظاہر اسما کثیر آئے ہیں جاں مشتق اسماء ہیں نیک منوال ہے دال بہ کثرتِ فضیلت مشہور و معظّم و مجد ہیں دُسرے نام صفاقی مردوم ہوا وہ نامِ اکرم ڈالا ہوا انہوں کے دلیں داور پوچھے انہیں اعراب کے ہنتر کہ خلق کریں سب کی تحمید زنجیر عجیب ہے روپیلی ایک جہاز سے ہو گئی نمودار زنجیر کو وہ پکڑ لئے ہیں لڑکا پیدا ہوا ایک ذیشان سب حمد کرینگے اُسکی سینے حضرت کا یقین لکھا محمد کہ جبکہ تھا جمل پاک حضرت
--	--	--	---

روایت

شوکت کسی دیا ہے داو
دیہا و دیار و دشت و مہا
خواباں تو اگر سو اسکا آنک
علما فضلا ائمہ دیں
اور لکھتے ہیں محو کا بھی معنی
برہان و دلیل سے لے بھائی
کہ مشرق سے غرب تک بہر جا
نائب جو کام ہوا دیشان
ہیں ماحی کفر و عیسیر
تخصیص اس نعم کی نہ ہو
حضرت کے ہی ہاتھ سے وہ ہوا
حاشہ ہے یہ میرا نام مشہور
اور آپ کے بعد سب اٹھیں گے
اور معنی حاضر لے برادر
آویگا یقین روز محشر
یعنی رہیں آپ ہی مقدم
معنی عاقب کا کیا ہے پہچان
فرائے جو وہ حبیبِ عالم
یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور

روایت

کہ پانچ ہیں میرے نام اظہر
اور مدثر و منزل کیار
مذکور ہے جو پانچ آگے
قرآن کریم میں مقرر
جوا دکھا ہے رب دادار
اور پانچ سوا ہیں نام لنگے

عثمان کے وقت بھی بہ نصرت
تاریخ کے فن سے جو ہیں ماہر
اصحاب کے بعد بھی لے سامع
پہنچا جہا نہیں سب بھائی
اس دین کو دیکھ رہا ہوں
پورا غلبہ یہ دیں کا آخر
نائب حضرت کے ہیں مہدی
اور محو کے گریہ کیوے معنی
اور قاضی عیاض لے سخاں
یعنی کفر و گناہ بسیار
فرمائے ہیں ورنہ نبی فاخر
یعنی حضرت ہی سب کے آگے
اور سارے بہ درگاہ الہی
کہ میرے زمان سروری میں
پس عہد میں میرے لوگ کیسے
فرمائے ہیں اور شاہ والا
یعنی خاتم ہے لے برادر
یہ اس مراد میں سمجھ لیں
اور بعض روایتوں میں کہاں
نفاش سوائی ہے روایت
یعنی ہے محمد اور احمد
اور بعض حدیثوں میں سمجھ لیں
پہلا ہے سمجھ رسول راحت

کسی ہوی لشکر و فوجی کثرت
یہ بات ہے خوبان پہ ظاہر
اس سرور دین کے توابع
ہے آج تلک بھی در ترقی
سب دینوں پہ کر دیا غالب
ہوگا مہدی کے وقت ظاہر
خسب خلق خدا کے ہیں ہادی
کہ دل سے تمام مومنوں کے
اس سم کی شرح میں لکھا جاں
بروجہ اتم و اکمل کیار
یہ جانیو تم کہ میں ہوا اثر
بس قبر شریف سے اٹھیں گے
لائینگے وسیلہ آپ کا ہی
میرے عصر عیسیری میں
مشتور ہوں سب کے قدم پر
عاقب ہنجم ہے نام میرا
کہ خاتم انبیا ہیں سرور
بے رب سماویہ کتب میں
خاتم آیا ہے نام چھٹواں
فرماتے ہیں خاتم التالیات
طلہ یسین لے محمد
و سن نام ہیں آئے مصطفیٰ کے
اور دوسرا ہے رسولِ حجت

ماہی کے زمانے

عقبتہ الدجالی
فی احوال الامم

بشر اے ملاجم معصلاً
پنجم قیم ہے سن لے عاقل
داؤد کہے لے رب اکبر
اسمائے شریف اور القاب
حق ویران شہید و شاہد
اور آغا عزیز نام اطہر
اور نام ہے قدیم صدق بھی جا
اور آیا کریم نام نامی
تدریج کے ساتھ ہی سمجھ لیں

یعنی ہے جہاد کرنے والا
معنی جامع ہے اور کامل
مبعوث ہمارے واسطے کر
قرآن میں بہت ہی اے دریا
اور حق میں آئین اکامد
اور آیا حریص لے برادر
اور رحمت عالمین کا پیشانی
اور آیا یقیں نبی اُمّی
اس واسطے ہی روایتوں میں

جو تھا ہے مقفانام والا
معنی اقیم کا اور دُسمرا
اسکو جسے نام ہو محمد
ہے اُسے بشیر اور مُبَشِّر
اور آیا ہے خاتم النبیین
اور آیا رُوف نام والا
اور آیا ہے نام نعمت اللہ
اور لکھتے ہیں مصطفیٰ اکرمین
اسمائے شریف کی وہ تعداد

ہے لطف و کرم کا ہمیں معنی
سنت قائم ہے کرنے والا
سنت قائم کہے وہ امجد
اور نور و نذیر اور مُنذِر
نجم ثاقب لے نیکائیں
ایسا ہی رحیم بھی آیا
اور عروہ و نقی ابھی آگاہ
ناموں جو یہ خبر ہا سب
آیا ہے کم و زیادہ یاد

روایت

اسمائے شریف شاہ ابرار
یوں لکھتا ہے شیخ ابن وحید
قرآن و حدیث میں بھی کیسے
جیسا کہ صوفیہ نے لکھے
اوصاف آپ کے ہیں الحق
تم جانو وہ صفات ماجد
بے شمار چار سو سے اکثر
وہ ہر دو بجائے اسم ذاتی
دونوں میں بھی حمد کا ہے معنا
اور معنی اقدس محمد
اور حشر میں پکڑ ہی مولا
وہ سرور دین بھی بہ دنیا
ازدہ کمال و لطف احساں

قرآن مجید میں ہیں بسیار
”مستوفی“ میں پڑے حق اگھ
دہونڈ ہیں تو نبی کے نام طہر
کہ نام ہزار ہیں خدا کے
ہر وصف سے نام یکے مشتق
ہوویں گے ہزار سے بھی زائد
لایا ہے یقین مواہب اندر
ہیں دوسرا اسم سب صفاتی
ہوگا بمبالغہ لے دانا
بھی حمد کیا گیا ہے بیحد
بے شبہ لائے حمد دے گا
گا ہے نہ کہے تھے حمد ویسا
نمائے کتب وہ رب رحمن

علامہ وقت قسطلانی
تا نو و نہ لکھے ہیں بعضے
کہ جتنے کتب میں اسمائی
شہد ہووے حساب انکا
اسمائے شریف شاہ ابرار
ہر وصف سے شاہ دو جہاں کے
علامہ قسطلانی لے یار
بس شہر و عظم اور امجد
ہیں صل میں یک ہر اکت
احمد کی تو معنی مُعَلّا
دنیا میں بھی آخرت کے دریا
سکھلا و نگاہ وہ حمد ایسا
کہ ایسی اولائے حمد عظم
لے میکے حبیب میکے محبوب

لایا بہ مواہب اللدنی
جوں نو و نہ ہیں نام حق کے
دہونڈ ہیں گرائیں سب گمانی
بعض ان سے بھی لکھے ہیں زیادہ
ایسا ہی ہیں یک ہزار آیا
جب نام ہمام ایک نکلے
اسکا رسول رب دادار
ان سے ہیں حمد اور محمد
کہ دونوں بھی حمد میں مشتق
ہے حمد زیاد کرنے والا
تعلیف کے گئے ہیں جاں
سکھلایا نہیں کسی کو ویسا
سرحد میں لکھے اپنا اسم
کیا ہے۔ تو بول پنا مطلوب

احمد و محمد کے معنی اور حضرت کے یہ ہر دو نام ہونے کا سبب

جو چاہتا ہو تو مانگ مجھ سے یہ کسی خدا کی ہے عنایت مختار ہے اپنی مملکت کا خالق ہے وہ سب اسی کی مخلوق غالب ہے وہ سب اسی کی مخلوق درگاہ میں اپنی باکرامت اور منزلت و فضیلت جا حتیٰ کہ خوشی بھی اپنی داؤ اور اپنی محبت معلّم وہ پیروی جو کہ چھوڑ دالا حضرت کو غرض خطابِ عبود تب چاہیئے خلق کی وہ رت اُس روز یہ ترسب معلّم جب عالم اولین یکسر نام اس لئے آپ کا محمد حضراتِ کلیم اور عیسیٰ لیکن یہی قول حق ہے جو تفضیل کا ہے یہ جانِ صیغہ اور اُنی روایتِ امودب اور ابنِ عساکر خبر دار لے میرے کہ تو میرے بعد از تو یاد کر گنا حق کو جہدم حالانکہ میں توح و طین میں تھا	برلاؤنگا مقصد انیس تیس کہ جسکو نہیں ہے کچھ نہایت صاحبِ نفس بڑی سکت کا رازق ہے وہ سب اسی کو مرزوق ہیں خوفِ سب اسی کے مرعوب دینا ہے کرم سے اپنے عزت عرفان و شہود و قرب گاہ حضرت کی رکھا خوشی میں غم حضرت ہی کی پیروی میں رکھا وہ دوستی حق کی توڑ دالا جب ہو گیا در مقامِ محمود کھولیں گے دہاں در شفقت حضرت کے سوانہ پاؤں دسرا اور عالمِ آخرین یکسر ہیں جانئے احمد و محمد احمد ہی لئے میں نام والا بیشک ہیں قدیم نام ہر دو اس رمز سے ہو تو خوبانگہ کہ نام رکھا یہ آپ کا رب یوں نقل کیا کہ عبا حبار میرے خلیفہ معزز لے نام محمد معظّم اس وقت نہیں ہوا تھا پیدا	اور چاہتے ہیں خوشی میری سب حالانکہ وہ بے نیاز ہوگا ذاتِ الٰہی حمید اور غنی ہے حاکم ہے وہ سب اسی کے محکوم بایں وہ خواہں نابوں کو لیکن جو مراتبِ معظّم بخشا شہِ مرسلین کو صبی اور اپنی اطاعتِ مطہرہ پیرو جو ہے آپ کی سنن کا اندر نہ رکھے دوست جسکو جو چاہتا ہے تو لے ہمیشہ تب بچی عوض ہوگی مقبول اقدام نہ آئیں کوئی کر گیا یہ دیکھیں گے رتبہ گرامی بعضے لکھے ہیں اے مکرّم اگلے کتبِ سماویہ میں تعلیمِ کشمیر پر نظر کر	میں جانتا ہوں خوشی تیری اب کچھ کہو نہیں کسی کی پروا لائق اُسے کہز اور سنی ہے عالم ہے وہ سب اسی کے معلوم وہ اپنے لئے مقرر توں کو درجاتِ رفیع و شانِ عظم بخشا نہ کسی نبی کو کسی حضرت کی رکھا عطا اندر ہے دوستِ خدائے ذوالمنن کا حضرت بھی نہ رکھے دوست اسکو کرتا ہوں عطا تجھے مقرر برائیکا آپ کا یہ مامل ناکمل و نافرستہ تھا حضرت کو سربائیکے تمام احمد سے ہے تسمیہ مقدم نہ کو یہی ہے نام ہمیں احمد کہے اسکو وہ ہمیشہ
روایت			
خالق جہاں ہے بعد اُسکے آدم نے کی ہے یہ وصیت لے ہاتھ میں استوار رستی کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا جس وقت طوائف میں سہوا ت	خلقت کے ہزار سال آگے کہ شیت نبی کو باصفوت تقویٰ پہ تو کہ ہمیشگی بھی دیکھا ہوں نہیں نام پاک اسکا بعد اُسکے کیا ہوں میں خوشی سا	خلقت کے ہزار سال آگے کہ شیت نبی کو باصفوت تقویٰ پہ تو کہ ہمیشگی بھی دیکھا ہوں نہیں نام پاک اسکا بعد اُسکے کیا ہوں میں خوشی سا	خلقت کے ہزار سال آگے کہ شیت نبی کو باصفوت تقویٰ پہ تو کہ ہمیشگی بھی دیکھا ہوں نہیں نام پاک اسکا بعد اُسکے کیا ہوں میں خوشی سا

حضرت کے اسماء جو بالائے آسمان ہیں

مرقوم سفید خط سے خوشتر	تھا کلمہ طیب ہی اس پر اور اس پہ بہ خط زرد بے رب	اور دیکھے ہیں ایک پھول دوسرا مرقوم تھی یہ عبارت از غیب	رنگ اسکا سفید و خوشنما تھا
بِرَأۡءِیۡهِ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ			
اور ابن عزیم کی مقرر	تاریخ ہے ایک لے برادر	اور اسیں علی ہاشمی سے	منقول ہے نقل یہ سمجھ لے
کہ ہند میں ہیں جو بعض قریے	یک پھول بڑا ہم نہیں دیکھے	خوشبو تھا سیاہ رنگ اسکا	تھا اسہ سفید خط سے لکھا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُو بَكْرِیۡنَ الصِّدِّیْقِیۡنِ عَمْرَاۤءُ الْفَارُوْقِیۡنِ			
راوی کہتا ہے جب میں دیکھا	خاطر میں مے پر شبہ آیا	شاید یہ لکھا ہے کوئی اسپر	اب دیکھوں پھولیں پھول دیگر
اس قسم کے پھول کی کلی بھی	یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی	اس پر بھی ہی لکھا ہوا تھا	تب دو پہوا وہ شبہ میرا
ایسے ہی ہاں بہت عجائب	دیکھا ہوں نوادر اور غرائب	اس قریہ کے لوگ شہ گراہ	پتھر ہی کو پوجتے تھے وہ آہ
نما کو تھی معرفت خدا کی	نا معرفت اس کے انبیاء کی	کر تا ہو حکایت ابن مالک	عرفان کے راستہ کا سالک
آیا تھا بلا دہند میں جب	کر تا تھا میں سیر کا خوش ذہب	یک شہر کا نام تھا نمیلہ	یا کہتے ہیں اس کے تئیں تمیلہ
اس شہر میں جس جاکے دیکھا	کہ ایک شجر وہاں بڑا تھا	میوہ اسکا لے نیک انجام	چھلکے کے تھا ساتھ مثل بادام
اس میوہ کو شوق کیا تو سکھا	ایک ورقہ سبز تھا لپیٹا	سرخ سے لکھا ہے اسکے اوپر	سب کلمہ طیبہ منور
اور ہند کے لوگ با عقیدت	اس جہاز سے ہونڈتے ہیں برکت	برسات کی جستش ہو بسیار	اور قحط بھی جب کہ ہو نمودار
تو میں سو اس شخص کے تب	برسات وہ مانگتے ہیں زرب	منک میں ابوالبقا کو بھی دیکھ	مذکور یہ حکایت لے نیک
علامہ یافعی حق بین	ایسا ہی ہو وضوۃ الزمین	کر نقل یہ بعض عالموں سے	اس طرح لکھا ہو بعد اسکے
تھا ایک شکار ٹی گرامی	یعقوب تھا اس کا نام نامی	میں اسکو حکایت یہ سنایا	وہ بھی لگا کہنے مجھے ایسا
کہ نہر پہ ایک جاکے میں بھی	بکڑا تھا عجیب یک مچھلی	کلمے کے یقین دو جزو انور	دو پہلو پہ اسکے تھے محرر
میں دیکھ کے اسکے دو طرف تب	وہ کلمہ طیبہ پڑھا سب	پانی میں ہی اس سے بہ کریم	میں دفن کیا زہر تعظیم
بردہ کا جو ہے قصید نیک	لکھا ہو اسی کی شرح میں دیکھ	مرزوق کا تھا جو ابن والا	اس طرح کہا کہ میں نے دیکھا
یک ماہی کو لائے تھے بڑکے	دو نرمہ گوش پر تھے اسکے	وہ کلمہ طیب کہ اکرم	دو جزو شریف اس مرقم
کی نقل ہے ایک اور جماعت	عبدال دیانت و صدق	یک خربزہ عجیب ناور	یکبار میں دیکھے سب فاخر
تھا رنگ وہ خربزہ کا پیلا	اچلے تھے خطوط اس پر زیبا	اور اس کے خطوط سب منور	مارے ہوئے حلقہ تھے مدور

اور سارے خطوط سے نمایاں پہلوئے دگر بہ خطِ روشن اور نقل ہی جبکہ آنکھ فال یک میل بہ ہو گیا نمودار اور جو ہے کتابِ بطنِ مفہوم خوشنوی تھی اس اک نہکتی	یک پہلو بہ اسکے اسے سخیلا احمد کے تھا نام سے مزین ہجرت تھے آٹھ سو پہ نو سال نظار گیاں تھو اسکے بسیار یہ نقل ہے دیکھ آئیں مرقوم سبزی تھی وہ برگ سے شکتی	اللہ کا نام تھا بہ خوبی ہو جسے حرف کی بچپانت انگور کا یک عجیب دانہ از خطِ سیاہ لے مجھ دیکھے ہیں کہ جہاز اک بڑا تھا اور آئیں بہ سرخی و سفیدی	منقوش یقین بہ خطِ عربی پڑتا تھا وہ خطِ باکرامت از قدرتِ قادرِ یگانہ تھا اسپہ لکھا ہوا محمد یک برگ بڑا اُسے لگا تھا ظاہر تھی یہ تین سطرِ عربی
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ	إِنَّا الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا سَلَامٌ	
معلوم ہوا ازین روایات اللہ کے نام کے قریب ہے جوان و نبات اور حجر پر آثار یہ سارے فی الحقیقت اس پر بھی کوئی ضلیل و حق دو رخ سے نہ رستگار ہے وہ پاؤں دو پہنکی وہ سعادت ہے نقلِ امامِ شافعیؒ سے اُسقفِ اہلِ سکولوتے تھے نصرا نیت اپنی کیوں تو چھوڑا دریا کے جو درمیان پہونچا پایا ہوں جزیرہ ایک آیار یک نہر وال تھی میں مصفا یا بھگو دگھاڑے راہِ داور یک اسکی پہونکے شلغ کے تئیں کہتا تھا فصیح جانور تب	مفہوم ہوا ازین حکایات اور اس کو جدا کہیں نہیں ہے برگ و گل و غنچہ و ثمر پر ہیں اسکے دلائلِ نبوت سمجھے نہ اُسے رسولِ برحق دو جگ میں ذلیل و خوار ہے ہے اسپہ سدا خدا کی رحمت اللہ کی رحمت اسپہ ہو کہ یعنے تھا یقین وہ عالموں سے کہہ دیجئے کیا سبب ہے اس کا ناگاہ جہازِ مسیحا لٹوٹا پھلدار وہاں بہتے اشجار پانی تھا بہت ہی اسکا میٹھا پس آئی ہے رات دن گزر کر رکھ اسپہ ہر اپنا سو رہا میں یہ کلمہ طیب ہے خوش سبب	کہ نام امام المرسلین کا نام امکا بہ علوی اور ربلی ہے قدرتِ کاملہ سے پیدا اور اس کے سوا دلیلِ روشن ہے اسکی شقاوت و ضلالت اور لاؤ جو کوئی اسپہ ایماں یہ کلمہ طیب کے برکات جس وقت میں مکہ کو گیا تھا کہیہ کا طواف کر رہا تھا بولا وہ جہاز پر ہوا سوار تختے پر رہا میں یک سلامت پہل اسکے بھی شہد سے تھی میٹھے خوش اسکو ہو میں دیکھ کر تب ہوی مجھ کو دزدگوں کی حشمت جب گندی ہو نیم شب مقرر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَفَّارُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْخِتَارُ	بے شبہ نشانِ شاد دین کا ہے عرشِ سولیکے فرش تک بھی ذوالعقل نہ اسپہ کیوں شیدا اس شے کے ہیں معجزاتِ بین یا اس کا تعصبِ عداوت تابع رہے اس کا از دل جہاں گھیرے گئے دوام کو دذرات نصرانی کو اک ہاں جو دیکھا دیکھ اسکو میں اسطرح سے پوچھا دریا میں چلا تھا میں جو ایکبار موجیں لگی مارنے بشدت مسکے سبھی نرم وہ بہت تھے کہ کھاؤ غلامیوں کا میں سپ یک جہاز پر چڑھ گیا بہ سرعت اہلِ جانور آیا آب او پر

خسلی پر ہے وہ جبکہ آیا
تھے اونٹ کے چار پاؤں اُنکے
مضطرب ہو ابھانگے کو لاگا
یہ شے وہیں کھڑا رہا میں
نصرانیت اپنی اُس سو بولا
رجات میں مومن جو ہونگے
میں بعد وہ جانور سے پوچھا

میں غور سے اسکو خوب دیکھا
پھلی کی تھی دم بھی اُسکے پیچھے
تب مجھکو وہ جانور پکارا
اگے نہیں یک قدم بڑھا میں
وہ زجر میں یوں زبان کو کھولا
سرخدیہ انہیں کی ہو سمجھ لے
اسلام وہ کیا ہے مجھکو فرما

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

چتا ہے تو کیا یہاں کا رہنا
بولا کہ تو ٹھہر کچھ یہاں اب
اور مجھکو کیا ہے یہ اشارا
یہ قصہ کہا میں اُسے ابجھاں
کہ ہند میں بزمِ مرزا آدم
ہر گل کو یوں اس کے ستا پتے
اس شہر کا حاکم لے برادر
وہ دیوے خیرینہ دار کے ہاتھ
تب اپنی کرم سے رب عزت
اس شخص کے جانے چشمِ عیب
جس پتہ پہ لکھا ہوئے کلمہ
اللہ و رسول کی محبت
کب دور ز فضلِ یزدی ہے
ہو جاتا ہے غیب بالیقین وہ
طاقت کوئی جانور نہ پاوے

یا اہل و عیال پاس جانا
تالاؤں سے لئے میں مرکب
کہ ہمیں تو اب سوار ہو جا
وہ سنے ہوئے ہیں ربِ لمان
ہے ایک عجب درختِ اعظم
ہر پتہ پر قدرتِ خدا سے
رکھا ہے مٹکلوں کو اُس پر
کر اُسکو جتن رکھے وہ ذرت
کہتا ہے شفا اُسے عنایت
بنیا وہ یقین تھی ہوئے رب
جب آسمیں رہے گایہ کرشمہ
جس قلب میں کی ہو وہ اقا
یہ بکت نام احمدی ہے
آتا نہیں پھر نظر اکیں وہ
کہ برگِ شریف کو وہ کھاوے

سراسر کا تھا جانور کے سر پہ
تب اپنی جان کے خطر سے
کہ ٹھہر نہ ڈور آگے ایسا
پوچھا مجھے پھر وہ نیکائیں
غفلت میں عمر کھوئے نادان
ایمان اگر نہ لاوے گا تو
وہ مجھکو کہا کہ بول اس دم
یہ کلمہ پاک میں پڑھا تب
میں اُس سے کہا کہ چاہتا ہوں
یہ بول کے بحر میں وہ ڈوبا
پس میں تھی چڑھ گیا ہوا پیر
لایا بہ معارج النبوت
یک سال کے درمیان دو بار
سب کلمہ طیب سے مرقوم
جو کرتے ہیں پھول اُس شجر
جب ہوتا ہے کوئی شخص بیمار
اور برگ کو اُسکے جبکہ رگزیں
اللہ نے یہ رکھی ہے برکت
از خاتمہ قدرتِ الہی
اُس دیدہ دل کو دیکو داور
اور اُس سے بھی بجا یہ ہو عجب
یا ہوتا ہے گم زمیں کے اندر
اُس برگِ شریف کو کھائے ہار

اور منہ تھا تمام آدمی کا
اُس جھاٹ سے جلد ترا تر کے
ورنہ تو ابھی ہلاک ہوگا
کہ بول ترا ہے کونسا دیں
ہو جلد محمدی مسلمان
اُسے نہ امان پاوے گا تو
یہ کلمہ طیبہ معظّم
پوچھا تیرا کیا ہے مطلب
کہ اپنے عیال پس جاؤں
کشتی ہی وہ ایک جلد لایا
بارا تھے نصاریٰ اُسکے اندر
اور نقل کیا ہے یہ حکایت
لایا کرتا ہے وہ تختِ ربار
وہ ہوتا ہے خوبانی معلوم
چن لیوے وہ دقتِ نظر سے
کہتے ہیں دوا اُسکی لے یار
نا بینا کے چشم میں لگاویں
اُس نامِ شریف میں برکت
جس میں لکھا ہے کما ہی
گر نور بصیرت لے برادر
پتا کرے اُس ہو جویں پر
بیجا تے ہیں یا ملک سما پر
آتش بھی جلا سکے نہ زہار

حکایت درختِ عجیب

جس دل میں یہ نام جا کیا ہو اس شخص کا بلکہ نورِ ایمان	جن دلیں ولاءِ مصطفیٰ ہو جب ہوئے صراط پر درخشاں	امید ہو آتشِ سقر بھی فرا د کرے گی نار اُس سے	اُس پر نہیں کچھ اثر کریگی ہو مضطرب قرار اُس سے
مَجْزِیَا مَوْمِنٌ قِیَانٌ نُورٌ اَطْفِیْ لَمَہِیْ	تو جلد گزر کہ نورِ تیرا دریاغِ دلِ زمینِ جانہا	یعنے وہ کہیگی تب لے مومن کیا نام نبی کی ہے فضیلت	اے بندہ نیک پاک باطن کیا کٹی ہے حق نے تہیں برکت
صد شکر ہوا ہے یہ رسالہ اور شہرِ جبرج کی جانیو تم	اب ختمِ فیصلِ حقِ تعالیٰ وہ شب تھی بزرگِ بہت و فہم	سرارِ محبتِ محمد کچھ نام نبی کے خیر و برکت	کچھ اور فضائلِ کرامات گر چاہے تو دیکھ لے برادر
کر میری رواں ہر ایک حاجت	کہ خاتمہ میرا بر شہادت	سن ایک ہزار و دو صد اوپر اس نسخے کو کرتبول یا رب	لو دہہ تھا ایک جب مقرر اسکا نبی کے یمن سے اب

فضیلتِ اسمِ محمد و احمد سے نام رکھنے کی حضرت صنف علیہ الرحمۃ نے "ریاضِ لازہ" میں لایا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میدانِ حشر میں دو بندوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ عرض کریں گے۔ یا الہی ہم تو ایسا نیک عمل نہیں کئے کہ جنت میں جائیں۔ ارشاد ہوگا کہ میں اپنی ذات پر قسم کیا ہوں کہ جس کا نام محمد یا احمد ہے اسکو دوزخ میں نہ بھیجوں تم ہر دو کا نام محمد و احمد ہے پس جنت میں جا کر روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اے سیدِ حبیب جو شخص تیرے نام سے مومن ہوگا۔ اس کو عذاب نہ دوں گا روایت ہے کہ جس کا نام محمد ہے۔ آنحضرتؐ اسکی شفاعت کر کے داخلِ جنت فرمائیں گے اور جس کا نام محمد ہو اس کے گھر میں برکت رہے گی۔ حکایت حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک بڑا ہی بدکار تھا جس سے لوگ نفرت رکھتے تھے وہ مر گیا تو بنی اسرائیل اُس کو لائقِ دفن و کفن نہ جان کے اُس کے پاؤں کو رسی باندھ کے کھینچتے ہوئے لیجا کے مذباس میں ڈال دیئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اُسکو وہاں سے نکال کے غسل و کفن دیجئے۔ موسیٰ علیہ السلام عرض کئے۔ الہی وہ تو بڑا بدکار تھا۔ اُس کیلئے یہ حکم کیسا حق تعالیٰ فرمایا سچ ہے کہ وہ ایسا ہی بدکار تھا لیکن ایک بار وہ تورات پڑھتا تھا۔ اس میں سیدِ حبیبِ کریم کا نام مبارک محمد کو دیکھا۔ بہت شوق و تمنا سے اُس نام مبارک کو بوسہ دیا اور انگوٹوں سے لگایا۔ تمام عمر میں یہ ایک ہی نیک کام اُسکا ہو گیا۔ اپنی ہی برکت سے ہم اُس کے سب گناہوں کو بخش دئے اور واپس بھی فضائل اس مبارک نام کے آئے ہیں جو مظلومات میں مذکور ہیں اس مبارک نام پر کیونکر فدا ہوویں نہ ہم۔ و بواللہ التوفیق

احمد و محمد سے نام رکھنے کی فضیلت

سَمَائِلِ مُحَمَّدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پس از حمد خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو سب لازم ہے وہ شما ئل اور اوصاف پیغمبر چنانچہ مصطفیٰ کا رنگ الہی پس اس سرور کے وصال و شما ئل کہ جسم دم زکراں خیر البشر ہو و لے ہما کو کہاں کسی زبان ہو زبان جبریل کی فاصیہ جہاں یقین جو حسن صورت حسن سیرت کوئی اس شان کا مخلوق والا بہ تعریف جمال شاہ ابرار	بھی نعت مصطفیٰ نسلا را والا کہ حضرت کے شما ئل سے ہوں گاہ تو از سے ہوں بات جس طرح پر جو گوار تھا کہے تو اس کو کالا تو از سے جو ثابت ہو ہو کامل تو صورت آپ کی پیش نظر ہو کہ جس سے اس شما ئل کا بیاں ہو تو پھر نسلا نکو امکا کہاں ہو خدا نے آپ کو کی تھی عنایت نہیں پیدا ہوا ہے اور نہ ہو گا صحیح آئے بہت اخبار و آثار	کچھ اک حضرت کے وصال و شما ئل کہا ابن حجر فخران فضل خلاف اسکے کرے گر کوئی ظاہر و یا بولے نہدی قی شنی تھے حضرت یہاں تک کہ کو جانے بالضرورت حضور مصطفیٰ امین ات اور دن کہاں سے خاتمہ نبیا کی طافت مصور سے ہی ہو و وصف تصویر کمال عدالان کو جو بخش و ہی سب خلق میں ہے فردیت کہ وہ نکا شرع انکی ہو مطلق	میں کھتا ہوں تو سن زجا و از دل تو دیکھ اس طرح دشرح شما ئل تو ہو گا وہ یقین ہے شبہ کا فر و یا فرمائے بے ریشی میں حلت مسلمانوں سے ہر اک مرد و عورت و ہے حاضر سد الزراہ باطن کہ لکھے مصطفیٰ کی حسن سیرت نہیں زیبا یہاں و روضہ کی تقریر کسی کو نہ دیا ز نہ ہار و لب نہیں کوئی نظیر و شما ئل اس کا بیاں کرتا ہوں کچھ تھوڑا کمال
--	---	--	--

وہ حدیثیں جو حضرت کی صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہے ابن عازب سے کہ کہا ہے کعب بن لکھنے سے	کہے خوشخو بردیشک پیغمبر جس میں جب تک کہ چہرے پر نہ	کہا ہے ابو ہریرہ نے کوئی شے جس میں ہوتی تھی روشن اس طرح	میں ہر آپ سے دیکھا نہیں ہے کہ ہر اچانک کا جس طرح چمکے
---	---	--	--

حالت نامانی حضرت

چمن مبارک

بصارت شریف

مرنگان مبارک

ابن اسحق سے آئی روایت
کہی وہ چہرہ سالارِ دوراں
کہا ابن ابی ہالہ لے اکرم
بھی رہتے تھے دلہن پرست
کہ جب ہوتے رسول اللہ شاداں
تعالی اللہ یہ حسن خداداد
روایت ہو علی سے شہ کی اکھیں
بھی از خود سرگسختین چشم دلا
کہ حضرت دیکھتے تھے ای برادر
کہنا فاضی عیاض باصفانے
نظر اس بادشاہ انبیا کی
کہہی سوسماں کرتے نظر ہا
نماز اس شہ کے جو پڑتے تھے
رکوع و سجدہ تم کرتے میں جو ہا
کہ جیسا آپکا سب کہنا حوال
کہ رویت رویت بصری راہ
اگر وہ رویت بصری رہیگی،
دیا کچھ دیکھنے حضرت کے دیشا
اگر وہ رویت قلبی ہے سمجھو،
احاطہ درک محسوسات میں بھی
نماز نہیں ہو یا بروقت دیگر
خدا غیب داں بالذات ہاں
بھی مرنگان شریف شاہ

کہ تھی ہدائیہ ایک نیک عورت
تھا با تحقیق مثل بدر تاباں
رسول اللہ تھے فخر و مغفم
جلیل الطربت با عز و حرمت
تو ہوتا چہرہ آئینہ ساتاں
تھا کس درمیں کچھ لے نیک دنیا
نہایت خوبصورت اور بڑی شخص
لگا ہو ویں کو سر سرگویا،
اندھیری رات اور دن میں برابر
یقین اپنے شفا کے درمیانے
سمجھ کہ شریک ہے ہی طرف حق
وہ وجہ انتظارِ وحی تھا جہاں
سو فراتے تھے انکو اس طرح سے
ہے ظاہر وہ نہیں سمجھ پینا
نجانے کوئی غیر رب متعال
ہے یار رویت قلبی وہ سمجھو،
تو ظاہر سے ہی آنکھوں کے ہوگی
نہ لازم تھا جہت آگے کا ہی جا
تو بیشک جی اور الہام سے ہو
حواس پاک کو فضا تھا یونہی
جو جب چاہے یقین صلاقی راہ
رسول و راویا کو اپنے اچاں
تھے پیوستہ دراز اور تھے کمانا

وہ کی ہے ج بھی میرا تھہ اکرم
میں گے آپ کے اور بعد اصلا
کہ لینے بن جیل خوبصورت
مواہب میں مایہ قسطا فی،
بھی اسین عکس پڑتا تھا اے یا
کہا یوسف نبی میں حسن ایسا
سفیدی میں گیس باریک قیلالی
امام دیں بخاری پاک انفاس
بھی شیخ بیہقی فیاض بکیت
شریاس جو ہیں گیارہ ستارے
حضور و غایت شرم و حیا کا
بھی گے اور تھے اپنے اچاں
کہ مجھے اور رکوع اندر اکرم
وہ رویت کی حقیقت لے برادر
پہ آوے عقل شیریں بے قیل
نماز نہیں ہی ہو خاص بات
تو ہر ہر جو دن میں شہ کے مولا
کہ حضرت کو خداوند سب ساز
بدرک علم معقولات جیسا،
بنسبت اسل مایہ انبیا کے
کرے مکشوف حضرت پر آگیا فی
کرے مکشوف جب چاہے یہ حالت
مبارک کان تھے دوکان اعجاز

میں پوچھا اس سے کچھ وصف پیر
نہیں کھی، ہوں ہرگز مثل ان کا
نظر لاتے تھے سب لوگو کو حضرت
نہا یہ سے کیا ہے نقل رانی
در دیوار ہوتے تھے نمودار
کہ شہ تھا یہ جن احمدی کا
کمال حسن پر یہ بات ہے داں
روایت یوں کیا از ابن عباس
ہے بی بی عائشہ سے یونہی لایا
رسول اللہ ان کو دیکھتے تھے
بلا شک جانے اس کا سبب تھا
برا بر تھی نظر حضرت کی یکساں
کبھی میرے جلدی مت کو دم
خدا ہی خوب جگے مقرر
یہی ہے جگہ اب اسکی تفصیل
دیا ہو عام سب اوقات و ذرات
ہے قادرِ قوت بصری دیا تھا
دیا تھا اپنی رحمت سے یہ عجاز
احاطہ قلب نبوی کو دیا تھا
بلا شک شش جہت بھی کبھی دیکھے
نہیں بالذات ہے یہ عینِ فی
یہی ہے اعتقاد اہل سنت
سماعت میں بھی تھی اکثان اعجاز

بہ بیداری خواب روز و نیک
محیط آسمان میں ہوں ہمارا
کٹا وہ بھی تھی پیشانی فاخر
لکھیں تقدیر جو در شکم مادر
عجب اس نور کی ہواک بلندی
بہشتی تین مبارک یعنی دو لب
علی کہتے تھے دو اک کے دندان
بھی باہم تھے کٹا وہ اسخند
لعاب پاک میں حضرت کے لے میر
خفا بختا اسی ساعت میں اور
وہ کنویں تھی بے شبہ سمجھو
وہ آب شور شیریں ہو گیا
وہ بننے میں اس سرور کے ہوا
وہ مقہ ہے بلند جو اس آواز
بھی آئی بوہرہ سے روایت
تھا مثل محک روئے کا بھی انداز
ہتجد اور تلاوت اور عجیب
عسلی جلال رب تعالیٰ
بزرگ و خوش نما حضرت کا تھا
کہا موی مبارک مصطفیٰ کے
پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک
پہچہ اختلاف اور انکی تطبیق
وگر نہ کم نظر آتی ورازی

سنا کرتے تھے کیا ان بنی ٹھیک
سنا کرتا ہوں یعنی اسکی آواز
بھی اک نورانیت تھی اس ظہار
ہے پیشانی پہ پی ہ بھی مقرر
تھی رخشاں اسٹھہ الا کہنی
تھے الطفا ورحمن اور خوش
تھے بالحق روشن اور تابان
جواز بس غشما اک کے دندان
شفاء من مہلک کی تھی تاثیر
اسی ان جا کے وہ فتح خیر
مہکنے کو لگی ہے شک کی بو
ریے میں ہی فائق رہا ہے
کبھی مقہم تھا زہار زہار
وقار اس یقین جا کے آواز
کہ کرتے تھے کبھی کر محک حضرت
کہ روئے میں تھا حضرت کے آواز
کریں روئے تھے اکثر مصطفیٰ
بھی جب ہوتی تو روئے تھے ورازی
نشاں ہے یہ کمال عقل اور
نہ آویزاں کشیدہ بھی نہیں تھے
ہے وسرا قول تا دوش مبارک
لکھے ہیں اس طرح ارباب تحقیق
تھے مٹے پاک وہ یکحال پری

بھی فرماتے تھے تم سنتے نہیں جو
کہیں کہ شریکی میں اس میں حکم
کہے ہیں اثر طالع لے سخناں
بلند اس شہ کی تھی بیٹی الا
نظر آتا تھا یوں وہ نور الطہر
تھے دندان مبارک مصطفیٰ کے
یہ آیا حدیث ابن عباس
کر جب بات یوں ہوتا تھا
علی کے جب کئی اسوب نکھیں
بھی پس خوردہ ہی کا آپ بکار
اس کے چاہ میں بھی اکووب
مہی حضرت کی تھا اکثر تبسم
تبسم مسکرانا ہے تو پچان
بھی مل ہوتا مرہ جان اس
تو دیوار میں سمجھ ہوتی تھی رخشاں
نقطہ پڑتے تھے غم سے انک یزا
وہ رونا تھا برائے فکر است
میاں سن اب اعضائے نبی کا
قتا وہ نے کہا پوچھا اس سے
میانہ تھ دو نوں میں اجماعی
روایت ایک آئی کولے ہاشور
لگاتے تیل اور جب نہ کرتے
بھی آئی اک ایت احی اکا

بلا شک میں سنا ہوں سمجھو
وہاں پر یک ملک سے سرجہ
پیشانی سے ہی ہوتا ہے نمایاں
تھا اماں اس سے اک نور مجلا
کہ گویا سرسبز چٹان اور پر
عجب روشن زیادہ موتیوں سے
کٹا وہ لب سے اجل سید لباس
کہ گویا ہے سخا اس سواک نور
لعاب پناہی والے میں ہیں
جبا کہ کنو میں لے ہیں کیا
لعاب پاک حضرت کا پر جب
یقین تھا محک کمتر جانو
ضحک سے جس دندان نمایاں
تو دوری سے اہر آن اس سے
ہو رخشاں جو ز نور مہر تاباں
بھی ہوا جوش سینہ دیگ سا جاب
دیا تھا باعث رقت بہت
مبارک آپ کے لے سے تپا
کہ فرما بال ہے حضرت کے کیسے
بڑی ظاہر تھی ان خوشامانی
درازی انکی تھی تا زمرہ گوش
نظر آتے مبارک بال یعنی
کہ کمرے سے ہوتے تھے کوتا

سریں بال چھوڑنے اور نکالنے کا حکم
میں کرتے کا حکم
بہ اپنا ناخن تراشنے کا ذکر
خضاب کا اختلاف

پہ کرتا منڈانا سو سد کا
لگا تیل اور کنگھی بھی کرنا
کیونکہ دیکھتے گراس طرح پر
جسے اکثر شغل علم و عبادت
منڈا دینا ہے سر کا ان کو اوٹ
سنا میں نے وہ جب شاہ رسالت
بارک ریش اس سال میں کی
مگر بعض لکھے اسکی درازی
کہ عرض طول سی وار ہی کو اپنے
کہ مچھیل پنے کرتے رہو تم
یہی اونے ہی اس کی جان مقدار
منڈانے میں بھی موزیر لب کے
اور انداز میں اڑی کے ہی بجا
کہ یعنی چار انگل سے ہو کم
مشائخ اور اہل علم کیتیں
تھے کرتے جو اس سے زیادہ
کہ مچھیل پنے فائدہ کرتا وہ
بارک غوث اعظم کی بی بی اری
مبارک سر میں بھی ایسا ہی سینے
کہے کہ خضاب ریش اکرم
روایت ہے بروز جمعہ سہرور
بہی ناخن تراشی کا تھا بطور
بنایہ مشبہ کرتے تھے اسی سے

نہ گاہے حج و عمرہ کے سوا تھا
بھی ہونا انتہام ان کا یہ ہرنا
بہت مکروہ رکھتے تھے سمیر
بھی اکثر نسل کی پرتی ہو جا
یہی اکثر عمل ہے سالکوں کا
کہ ہے ہر بال کی بن میں بننا
محق ابوہ اور بہ ہی خوشا بھی
کہ بیڈیش میں چار انگل کی بھی
مبارک بال حضرت تھے لیتے
خلاف امیں مجوسوں کا کہ وہ
کہ ظاہر ہو کنا لے لب کے ایسا
مقرر اختلاف آیا ہے سمجھے
اگرچہ اختلاف آیا ہے سچا ان
ولے آئے روایات اسی کرم
زیادہ بھی واسے لکھے ہیں
ولے حکایہ عمل درج و عمرہ
یہ وار ہی اسی یونہی چھوڑ دجو
تھی وار ہی یونہی حوڑی اوڑی
کہ تھوڑی سی تھے بال اچھے
ہیں گاہے کو سالار عالم
بھی بخشنہ کے دن از قورنگ
سوا اس کے نہ کچھ ماست ہوا اور
انگوٹھے پر اسی کے ختم کرتے

ہے کہنا بال کا پس میں سنت
نہ چھوڑیں اس طرح کرا تر و خوا
بھی مکروہ ایسا جانتے تھے
شغل علم و طاعت اکرم
علی کہتے ہیں میں نے نب سے سن تو
ریش مبارک
درازی میں مگر کچھ اسکی مقدار
مخالف ہے مگر یہ بات اسکی
بھی مچھیل پنے کرتے تھے
خلاف آیا اموں کا ہی امیں
منڈانا اپنی مچھوڑ کا ہی عبت
ہے فضل نا منڈانا غیر و سوس
و سیکن جغنیہ کے پاس آیا
اگر اس مقدار سے زائد رہاں
روایت ہے کہ جو ابن عمر تھے
بھی ہی ابن عمر سے ہی روایت
عمر عثمان علی کی ریش والا
بنی کی ریش میں اہل تقدیر
خضاب ریش میں حضرت اچھا
کہ پیری آپکی پہنچی نہ تھی جاں
مبارک لب لیا کرتے تھے پچا
کہ سیدہ امہ کی اے با سعادت
روایت ہے کبھی سواک و شانہ

سد اگر سو کے انکی حفاظت
کہ پیسے جاکے ہو جاویں گروہ وار
زیادہ شغل میں ہنا اسی کے
خلل ہوا انتہام بال سے جب
بہت رکھتا ہوں شمن کو سر کو
نہیں مذکور و اخبار و آثار
حدیث ترمذی میں جو ہے آئی
اسی کا حکم بھی کرتے تھے اکثر
کہ کرتا ہی کس مقدار مچھیل
مگر ہے قول سی بعضوں کے سنت
منڈانا و طرف کا اس کے لایا
چہار انگل ہے وار ہی کی مقدار
تو واجب قطع کرنا اسکا رجاں
وہ سٹی بھر کپڑ وار ہی کو اپنے
کہ فرما ہے میں نے شاہ رسالت
مقرر ہا پیتے تھے سینہ ان کا
اٹھارہ بال جلیا تھے ریش
خلاف آیا ہے اہل علم میں لایا
بہر خضاب صینک عنوان
تھے کرواتے قلم ناخن بھی اچھا
جو تھی حضرت کی انگشت شہادت
جا کرتے منپنے سے آوانا

مبارک ریش کو بھی شاد کرتے
ہے اسکی دیدائینہ میں شبلیاں
خدا کے ساچنے قدرت میں کین
تھی یہ عالم میں بافتوت
بھی بعضوں نے کہا ہے کہ
کسی شے کو بھی تشبیہ کے لکھو کار
شکم اور سینہ ہر دو بھی تھی ہوا
کہ کاغذ ایک ایک نہ کئے ہیں
سوا اسکے شکم سینہ پہ آوار
مبارک تھے بغل براق ارجے
کہا ہے قرطبی اور شیخ طبری
بھی عرق بن سے حشر کے سمجھو
کہ ہے ڈھالی ہوئی الٹی سہیں
وونوشانوں کے دریا باکرا مت
بھی لکھا اسمیں تھا کلمہ شہادت

بھی آئینہ میں چہرہ دیکھتے تھے
کہ ستر قدرت حق تھا نمایاں
وہ تھی ڈھالی گئی بازیئت وزین
کہاں ہی صفائی اور صفوت
کہ تھی وہ گردن آہو کے مانند
نہیں ہے جانیوا اسکو منہ اور
نہ تھی پتی بلندی انہیں زہار
کہ دیکھا ہوا یقین سطر حسیں
نہیں تھے بال و سر جانودا
بھی ہرگز بال انہیں کچھ نہیں تھے
کہ حشر کے خصائص سے یہ بھی
صحنہ مشک کی سونگہ ہر شیخو
نہ لوح سیم بھی خوش آئیں
عجب منقوش تھی مہر نبوت
کہ کہتے ہیں سے مہر نبوت

جمال با صفا اس کا الحق
مبارک تھی جو گردن مصطفیٰ
بیاں کیا اسکی ہر حسن صفائی
دئے تشبیہ اگرچہ اسکو بعضے
صفوت اسکی سمجھانیکے خاطر
بھی تھا سینہ کشادہ آپکا جال
کہا ہے ابن عاصی شکم والا
مبارک پکے سینہ سوتا ناف
دونوں بازو دونوں کندھوں کے پر
جو تھا رنگ مبارک سب بدن کا
کہ اک ہی رنگ لعل بدن کا
مبارک نشت تھی ہوا ایسی
طاہر سیم ایسا کب ہولے یار
کہ حقوڑا گوشت کچھ اُبکا ہوا تھا
کہا ابن حجر در شرح مشکوٰۃ
ز آیات الہی لے مکرّم

تھا جب اک مطہر انوار مطلق
نہایت با صفا اور خوشما تھی
بھی وہ نورانیت اور خوشما تھی
رو پہل گردن اک ڈھالی گئی ہے
دئے ہیں ایسی تشبیہات آخر
نشت تھی دونوں شانوں کے دریا
یقین کا غد کے عیب تھا مصفا
کیلر ایک بال کی باریک تھی صفا
بہت ہی خوشما تھے شو انور
مبارک رنگ بھلو نکا دی تھا
نہیں یہ بات ہے اور وکوشا
نہایت صاف پُر انوار ایسی
مگر دیکھائیے تشبیہ ناچار
نہایت ہی منور اور مصفا
یہ فقرہ اسمیں تھا قوم خوشدہا
وہ اکیت تھی اور تھا ستر اعظم
کہ برسل کوئی نہیں بھیجا گیا ہے
نشاں پشت مبارک تھی ظاہر
کہ از تعظیم دار و مہر پشت
بھی کچھ لپٹے تھے انگشتان اطہر
بھی ریشم سے زیادہ نرم و نیک
بہت مروی ہیں عجائز و کرامات
شکم اور سینہ اوپر ہر پہ پھیرا

اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ تَوَحَّصَيْتُ كُنْتُ قَائِلًا مَنْصُورًا

وہ نقش خاتم پر نور و تاباں،
مگر اسکی نبوت کی علامت
کہا کیا خوب مولا کا جامی،
دو بار دو مبارک اور زریں
دوبند دست میں تھی کچھ درازی
انس بولا حیر و نرم دیا،
کہا ہے سعدوہ سالار ابرار
ختم المرسلین کو خالص جاں
تھے سید ہاتھ اسکے با صداقت
رکھے تھے پاس سکا سراسامی
زمرق تاسر انگشت بے میں
نشاں تھی یہ بڑی جود و سخا کی
نہیں ست نبی سے نرم تر تھا
عیادت کو سر آئے تھی یکبار

وہاں بن منید نے کہا ہے
پہ حشر کی نبوت کی لے خافر
نبوت را توئی ان نامہ درشت
تھے پر کچھ وسط خوب خوشتر
بھی تھے پر گوشت کفین مبارک
وہ دست احمدی کی خیر و برکات
بھی پیشانی پہ میر ہاتھ رکھے

کہ برسل کوئی نہیں بھیجا گیا ہے
نشاں پشت مبارک تھی ظاہر
کہ از تعظیم دار و مہر پشت
بھی کچھ لپٹے تھے انگشتان اطہر
بھی ریشم سے زیادہ نرم و نیک
بہت مروی ہیں عجائز و کرامات
شکم اور سینہ اوپر ہر پہ پھیرا

گردن شریف نمایاں

مبارک سینہ شکم

مہر نبوت

مبارک بازو اور ہاتھ

قامت مبارک

دنگ مبارک

تین مبارک کی خوشبو

نصرت شریف

وہ دست پاک کی خلی بلانک
میں اپنے ہاتھ کو بعد از جو سونگھا
بھی ہر دو ساق اس دسر کے آیار
زیریں پر جبکہ چلتے تھے پیسے
کہوں کیا قامت زیبائی تعریف
نہ کوتاہ نہ دراز نہ لے جھٹا دل
بھی تن کو آپ کے سایہ نہیں تھا
بھی گورے پن میں تھی پوری ملا
بھی خوشبو آپ کے تھی ایسی تن میں
کہا سونگھا نہیں مکی فی خوشبو
روایت ہے تن عقبہ سوا یار
سبب پرچھے کہا وہ نیک محضر
کہ کپڑے تو اتار اپنے بدن سے
ہوئی پیدا یوں خوش سے تھے
دینہ کے درو دیوار سے ہاں
کہ در خاک دینہ خوب سوچو
بلکہ فضلت نبوی میں بھی پہچاں
زیریں ہوتی تھی تن تب جانہ تم
مبارک تن سے نکلے جو کفصلہ
سوا بہ رضا حاجت اک جا
نشاں بل و دراز با صفا کا
تو خوشبو ان سے اک آتی تھی خوشتر
چنانچہ امین سے ہو مودی

جگر میں پنہ میں پایا ہوں جگ
تو بہتر مشک خوشبوئی پایا
تھے باریک مخیم و صاف ہموار
تو لگتے تھے قدم پر زریں پر
کہ خامے میں نہیں مکان توصیف
درازی کے تھا لیکن ساتھ مائل
کہ تن ب نور کا مایہ یقیں تھا
نمک تھا اس سفید میں بنایت
کہ دیسی نہیں مشک ختن میں
زیادہ آپ کی خوشبو سے سمجھو
مہکتی تھی سدا خوشبوئی بسیا
ہوئے تھے آبلے میرے بدن پر
اتار میں نے کپڑے اپنے تن سے
نہیں ہوتی ہے کم میرے گاہے
ابھی پاتے ہیں وہ خوشبو مجھاں
مقرر غاصل کی ایسی ہے خوشبو
تھی خوشبو اک مہکتی اور خنداں
براز و بل ہوتا اس میں تب گم
نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی آگ
ہوئے یکدن نبی شریف فرما
نظر آیا نہیں کچھ مجھ کو صلا
ہوا ہے مغز میرا بس معطر
جو اس سالار دین کی خادمتھی

بھی ایل بن جو ولالے آگ
تھی خوشبو نبی سب حشر کے تین
بھی تھے پر گوشت ایسے ہر دو لو
بھی ہر دو اڑیاں کم گوشت تھی جا
کہ سر و پوستاں لیس تھا وہ
مگر جب تھے وہ لوگوں کے چلتے
مبارک کچا تھا رنگ گورا
سفید تھا سرخی کے تھی مائل
ان جن حاصل تھا حضرت کا خادم
نعمتی وہ بوئے خشک مشک منبر
نہیں حالانکہ عقبہ کوئی خوشبو
کہا میں جانے حشر سے یہ حالت
مبارک ہاتھ پر کر اپنے تب دم
کسی راہ سے گزرتے گویا میر
شبلی تھا جواز ارباب جداں
کہ کوئی مشک منبر میں ہی آیار
کہ جب بہر رضا حاجت اے یا
بھی اک خوشبوئی پاتے تھے وہاں
کہ ہے منقول زبعض صحابہ
ذراعت پاک جب شریف لائے
مگر اس چارے تھے تین میلے
مگر حضرت کا پیشاب مطہر
کہ حضرت کے ہاتھ کے نیچے ہر شب

کہ حضرت سے کیا میں نے مصفا
کہ بودی نہیں مشک ختن میں
کہ اب ان سے رواں ہو جلد گذرے
لطیف خوشنما اے نیک عناں
نہاں گلستان قدس تھا وہ
نظر آتے تھے سب لوگوں میں اپنے
جمال حسن بھی تھا اسمیں پورا
انہیں بخشا تھا مولا حسن کامل
کہ تھا دس سال حضرت کا لازم
نہیں تھی اور کوئی خوشبوئی دیگر
لگا تھا کبھی اپنے بدن کو
مجھے یوں حکم تب فرمائے حشر
پھر اے تن پہ میر دست اکرم
وہ راہ ہوتی تھی خوشبو سے معطر
خبر اس طرح سے دیتا ہر وہ جانا
سمجھ دیسی نہیں خوشبوئی زہنا
کہیں شریف بیجا تے وہ سالار
مہکتی تھی یقین جم اس مکان سے
کہ تھا میں اک سفر میں شہ کے عمرہ
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکے
میں سونگھا ہواں ڈھیلو کو لٹکا
ہیں کچھا درپے بعضے مطہر
تھے رکھتے قروح اک نم لے نو دہ

کے تھے بولاک شب اس میں کہی میں باغی بس تہنہ تھی میں ولیکن نہ کہ یہ حکم اس کو تھی برکہ نامید اک ر عورت کہ تھیکو صحت دالم ملیگی بھی اک آئی تو اس کے برادر بھی یونہی خوان اطہر کو نبی کے بھی باہر گئے گیا اور پی گیا وہ ولیکن آپ کا خون مطہر یہ سن فرمائے ہیں تب اس کو حضرت احمد میں جیسے کوز خمی میسر رسول اللہ کا خون مطہر بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے کہے حضرت نہ تھیکو چھو گئی نار کہ سار خلق کو لاؤنگا پل پر کہ خون بول تھا حضرت کا طہار کہا ابن جبر نے اس طرح سے	کے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر جو کچھ اس طرح میں تھا پائی گئی ہیں لے ام یمن اپنے منہ کو دہو تو کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت کہی ہرگز نہیں پیار ہوگی پیہ تھا شخص اک بول قیصر صاحب میں تبرک جانتے تھے جب آیا پچھے حضرت کیا کیا وہ نہیں چاہا کہیں ڈالوں میں کیا تونس کی اپنے حفاظت تو آما لکے چو سا خون اطہر نہ میں اللہ ڈالوں گا زمین پر تو اس مرد کو بے شبہ دیکھے مگر نہ بہر اس سو گند جب ار گذر سب کا ہو اسپر روزِ محشر بھی ایسا ہی سبھی فضلاتِ فاجر کہ پاکی پر وہ فضلاتِ نبی کے بیان صورت کا حضرت کے مقول	کہ باہر چھپک داب میں کہ لیا تب تم تب کے سالار والا طہارت پر وہ فضلاتِ نبی کے کی نزل اکبار وہ بھی بول اطہر نہیں بیمار وہ ہرگز ہوئی ہے سو خوشبو تھی مہکتی اسکے تن میں لگا کر نگہیاں حضرت کو اک روز کہا باہر سے میں گئے گیا ہاں بہن پائی لیا میں اس کو جولاں کہ یعنی تو زامراض و بلا یا کہے تو ڈال دے اس کو زمین پر یہ کہہ گئی گیا وہ خونِ اکرم بھی عبد اللہ زبیر ایسا ہی کیا بار کہ یعنی حق تعالیٰ نے بقر آں ہیں ایسا اور بھی اُسے روایات کہا یعنی امام جعفر دلیل ہے حساب ہے ہیں یار یہاں آخر ہوا ہے مختصر تر	پشاد میں قلع میں تب کچھ نہیں تھا کہے در شکم تھیکو نہ ہوگا گئے ہیں عاملان میں ہی سب سے اسے ارشاد فرمائے ہمیں مگر اس مرض سے ہی جو مری ہے بھی اسکی نسل میں تاجہ نہیں نکالا خولی ک حجام فیروز کہ تاکر دوں زمین کے نیچے پنہاں کیا اپنے شکم میں اس کو پنہاں مقرر ذات کو اپنے چسایا لگا کہنے قسم وہ حق کی کھا کر کئے ارشاد تب سالار عالم پیہ ہے جبکہ خون شاہ ابرار قسم اس بات کی کھایا، تو جاں سمجھ ہوتی ہے ثابت اس کے یہ بات بنیر شبہ قائل ہے اسیکا خصائص سے کہ ہیں نکو اختیار
---	---	--	--

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان میں آئی ہے

بیان سیرت نبویؐ یہاں سے روایت اسکی ہوتی ہو مابین ہیں مذکور اس حدیث پاک میں حسن ماموں کہ ہیں ہند کو جو	میں کہتا ہوں بن ابی گوثر جاس مسئل منہ ہی آخر کسین یہاں کہتا ہوں اسکا ترجمہ اب سبب اسکا یہی ہے طوب سمجھو	اسلم جو ہیں اہل مصطفیٰ اسکا بیان علیہ خیر البریات حسن ماموں کہ پوچھا مقرر دزدان جاہلیت	مطلو اک حدیث آئی ہے ان سے بھی بعضے سیرت و اوصاف اہل ابی مالک کا بیٹا ہند جو تھا کہ بعضے مصطفیٰ کے قبل امت
--	--	---	--

طہارت فضلات مبارک

خون مبارک

حضرت کے فضلات پاک تھے

سیرت مبارک

نکاح حضرت بی بی خدیجہؓ پس پہلا ہے ہالہ جب ذیشان ہوئی ہے لڑکی اس کا ایک پیدا غرض وہ ہندانی ہالہ کا بیٹا ربیب مصطفیٰ تھا جب ذیشان پہمیر کے شامل اور اوصاف بھی وہ حضرت کے پاک و فصاحت بصورت اور شیر باکرامت تو اس کو پوچھتے تھے اہل تعبیر تو اس کو بولتے تعبیر گویاں نبی کی صورت و شیر کا نبی بیان سیرت والا کیا جو کہ لینے کر گیا اس شاہ دین کی کہ لینے وجہ اندوہ کا بہ حضرت خوشی تھی دراز اس شہ کی اکثر کہ لینے لفظ کامل و پورا عالم طبع اور خوشوختے سالار نزدت بھی نہ کرتے تھے کوئی شوکی تجاوز جو کرے حق خدا سے بہ حق نفس خاطر اپنے سرور اشارہ میں فقط انگلی کا کرتے کف چپ پر تھے اپنے مارتے ہاں مگر ہو گیا اس عادت میں کچھ	ابنی ہالہ کے ساتھ اول ہوا تھا ابنی ہالہ ہے اس کی کنیت جہاں مقرر ہند ہی تھا نام اس کا خدیجہ کے شکم سے ہی ہوا تھا حسن ماموں کے ہیں سلسلے جہاں کہ تھا وہ حلیۃ اقدس کا وصال کر دینا کہ دنا ویز دن رات بڑی حال تھی حضرت سے شہادت کہ کسی مشکل پر دیکھا بہ توقیر حقیقت پر ہی تو دیکھا ہے ایسا کیا تفصیل سے انیک عنوان میں اس کا ترجمہ کہتا ہوں کچھ خوشی اور گویا بی تھی کیسی خدا کا خوف تھا اور نہ کرامت کہ رہتے تھے خوشحال اکثر ہمیر مبارک اب سے حضرت کے نکلتا نہ سخت و تند خو یا تو نہیں رہتا نہ کھانے کی بہت کرتے شام بھی تو حضرت تب بہت غصے میں آتے نہیں لیتے تھے بدلہ اے برادر عجب کے وقت اپنا کف پھرتے یہ عادت ابھی تھی لے سخن اداں کہ پانے میں ہے اس کی عقل فاسر	ہوئے تھے اس سے دو فرزند پیدا ابنی ہالہ وہ جب رحلت کیا ہے مرے جب عقیق لے نیک عنوان مسماں ہو گیا وہ باسعادت غرض حضرت حسن کہتے ہیں ایسا میں امید رکھتا تھا کہ ان سے امام دیں حسن خود لے برادر یہاں تک اب میں کوئی باسعادت اگر وہ بولتا سکتا حسن پر غرض ابن ابی ہالہ لے خوشدہب بذکر صورت شاہ بریات حسن راوی پھر پوچھے مقرر تو راوی نے کیا حضرت نکالوں کہ نہیں تھا آپ کا آرام و راحت سخن کی ابتدا اور انتہا ہاں بھی رہتے مختصر الفاظ ای بار بھی کرتے تھے سادہ نعمت کا اکرام کریں جس طرح سے اہل تنعم نہاں سکتا تھا کوئی تاب اس کا اگر کوئی شے طرف کرتے اشارہ بھی کرتے تھے سخن وہ شاہدین سمجھ حضرت کے سب دانت والا بھی جب حضرت کہی غصہ میں آتے	تھا ہالہ ایک وقت ہند دوسرا عقیق میں سے نکاح اپنا کیا ہے نکاح مصطفیٰ میں ہی وہ جا حدیثوں کی بھی کرتا تھا روایت کہ میں ان ہنداموں سے ہوں پوچھا صفت میرے میں کوئی پائی چکا تھے اشہ بار رسول رب اکبر اگر پاتا رسول اللہ کی رویت ہوئی ہے رویت نبوی میسر امام دیں حسن سے یہ سنا جب کہی آگے تو گزرے ہیں روایا سکوت و لطف حضرت کا بیان کی کہ تھے اندوہناک دائم العسر نہ ہرگز بات کرتے غیر حاجت تھی پوری اور کامل کی جا معافی رہتی ان لفظوں میں سیر اگرچہ کم ہو نعمت اسے نکو کام رہیں لذت پسند میں ہی ہر دم لیا جاتا نہ جنگ اس کا بدلا اشارہ کرتے اپنے کف پورا انگوٹھا اپنے سید ہاتھ کا ت تھے محبوب خداوند تعالیٰ تو پہلو اور منہ کو پھرتے تھے
---	--	---	---

بھی لذت پاتے گروہ کو کئی شے
صفت اور لطافت آپ اور باب
کئی روزوں تلک اس کو چھپا
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ
نہیں چھوڑا تھا ان سے کوئی شے
کہ یعنی گھر میں جب تشریف لاتے
تھا حصہ ایک از ہر عبادت
کہ اللہ کا ہی حق با ذکر و طاعت
کہ یعنی اختلاط ان سے کرتے
کہ پاتے تھے کچھ آرام و راحت
اسی حصے میں اس کو کھجالی
مناسب حال استعداد ان کے
مبارک اپنی مجلس میں وہ آتے
جو دینی تہمتے میں فوق تہمتے
بھی ایسے شغل میں لوگوں کے تہمتے
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہیں حاضر
کہ حاجت اپنی جو رشتہ دہو اس
قیامت میں خداوند تعالیٰ
کہ سو دے امتیاز انکا سفر
کبھی بے نفع کوئی بات نہ تھا
تو حصہ اپنا اک پاتے تھے واقف
حسین ایسا کہہ کہ میں کچھ
کہہ کو کیا کام تب کرتے تھے حضرت

بھی خوش ہوتے تو انہیں بند کرتے
بہت ہوتا تھا ہر اس کو دریا
حسین اپنے برادر سے نہ بولا
تھا پوچھا حیدر کر آ رہے وہ
یہاں اس طرح بس کرنے لگا ہے
رسول اللہ کن کاموں میں
بجالاتے تھے ہمیں حق کی غفلت
بجالاتے تھے اس حصہ میں حضرت
رعایت انکی و لجوی کی کرتے
بھی کرتے تھے خواب امتزاج
نکھے کرتے خلق کی حاجت روائی
جو فرمانا ہے فرماتے کرم سے
انھوں کو خاص کر کے اذن دیتے
تو شفقت سے زیادہ انکو چہ
صلاح حال انکا جس میں ہوتا
وہ باتوں کو کر غائب ہی حاضر
نہیں پہنچا سکے سلطان پاس
یقین ثابت قدم اسکو رکھے گا
امور دین یا دنیا کے اندر
نہ پاتی ذکر نزد شاہ ابلاہر
جب آتے مجلس والا سے باہر
مے والد سے مخرج مصطفیٰ
تو فرمانے لگے شاہ دلالت

تقسیم کرتے اکثر چرب بر خنداں
امام دین حق کہتے ہیں ایسا
میں جب ظاہر کیا تو اسکو پایا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ میں پوچھا مرد اللہ و اول
علی زمانے گھر میں جب آتے
کہ اپنے نفس امارت خلق کا حق
اداکرتے تھے حق اہل اولاد
بھی کرتے تیسرے حصہ میں سرور
وہ حصہ میں نبی بروجہ ایشار
نصیحت خیر خواہی خلق سے ہاں
بھی تھی یہ سیرت سالار و الا
جو ہتے دین میں مخصوص متنا
کمال ہر اور الطاف کے ساتھ
بھی دیتے تھے اجازت لوگ تہمتے
بھی کہتے حاجتیں پہنچاؤ انکی
تو سلطان پاس جاویسے کی حاجت
نہیں ہوتا تھا حضرت پاس نہ کو
بھی جس سے ہو سکے صلاح حاجت
جو علم خیر و برکت کے میں طالب
تو ہو علم و ادب میں بس متدرب
کہ یعنی گھر سے باہر جبکہ آتے
کہ حضرت بند رکھتے تھے وہاں کو

نظر آتے تھے موتی مثل دندان
مناسب یہ حدیث از ابن مالہ
کہ آگے ہی مے اس سنا تھا
مبارک مجلس و شکل مطہر
رسول اللہ کا بے شبہ غل
تو کرتے وقت کے وہ تہمتے
نہیں رہتا تھا اس میں دخل مطلق
وہ حضرت دوسرے حصہ میں کھیا
ادائے حق و نفس اپنا مقرر
تھے داخل دوسروں کو کرتے اے یا
نہ کرتے تھے ذخیرہ شاہ اکو
کہ جو ہوں اہل علم و فضل و تقویٰ
عنایت ہی انہیں کرتے نہ قرار
روا کرتے سدا لوگوں کی حاجت
کہ پوچھے آپ جو چاہتے ہیں
جو کہہ سکتے نہیں حاجات اپنی
اگر پہنچا دے کوئی کرامت
وہ چیزوں کا مالکے نیک دستور
درستی حاجتوں کی جس سے ہاتھ
جباتے پاس حضرت کو رہا
وہ آثار ہما ہو خلق کا تہمتے
بھی ہاتھ اصحاب و تشریف تہمتے
نگاہ رکھتے تھے سدا اپنی زبان

مبارک مجلس

مبارک مجلس میں تہمتے وقت کو تہمتے زبان

مبارک مجلس

نہ سرگرمو کہو تھے وہ زباں کو
مبارک دل کا وہ گنج محسلا
وگرنہ بند رکھتے اس کو حضرت
دلوں میں غلج کے وہ رب عزت

مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو
حقائق اور معارف کی بھر پور
زبان کی نعمی بہت کرتے حفاظت
نہایت اکیلی والا تھا الفت

هُوَ الَّذِي آتَىٰ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

بڑا اک نوم کا جو شخص ہونا
نگہاں آیکا تھا رب عالم
بھی خوشخوئی سے پیش آتے تھے اکثر
تھی تحسین نیک کی کرتے یہ تصریح
بھی تھی آپ کے افعال اطوار
بھی از تعلیم اور تادیب امت
کہیں لوگ ہو جائیں غافل
بھی بکا نہیں حضرت کے یہ بھائی
کہ صادر جانو جو کام کرتا
مقرب ایک درگاہ کے اے بار
تو بولے بیٹھے اٹھتے نہیں تھے
نہیں بیٹھے تھے وہ بالائینی
طرف سب اہل مجلس کے کرم سے
بھی ہر ایک کی جو رہتی قابلیت
بھی کہتے ہیں حسین باکرمیت
بھی کرتا ہمنشین جو یہ حضرت
بھی مسائل کو نہ رد کرتے تھے
تھے خوشخویر خواہ خلق ایسے

وہ کرتے عزت و اکرام اس کا
کہا ہے جو کہ در قرآن اکرم
بھی فرماتے تھے لطف جہان پر
بھی کرتے تھے بدی کی یونہی تبلیغ
کہاں اعتدال نہیں تھا اے بار
نہ غافل ہتے از تادیب امت
بھی اپنے کام سے ناہوین غافل
درستی اور بڑی آمادگی تھی
درستی اسکی رکھتے تھے مہیا
تھے ہتیک سب کسب انجاء و بار
رسول اللہ سوا ذکر خدا کے
نہ کرتے غاص کوئی جا اپنی
توجہ التفات اس طرح کرتے
وہ کرتے اس قدر اس پر عنایت
میں پوچھا پد سے پھر باعقید
کوئی یا اپنی لے آتا تھا حاجت
روالبتہ کرتے اس کی جانت
کہ سب کو وہ بکا کر پد رکھتے

زباں حضرت کی اے مرونو مند
ہو جس میں نفع امت کھولتے تھے
بھی کرتے لوگ کی تالیف بیسیا
چنانچہ آئی یہ آیت بہ قرآن
ضعیف یہاں جو سوتے تھے اے یا
حد و دینی کرتے تھے حفاظت
اور اپنے دشمنوں کی بھی کرم
بھی اکثر پوچھتے لوگوں کا احوال
بدی جس کی ہو اس کو خوار کرتے
نہیں تھی ان میں تفریط اور فراط
سیاست اور تدبیر اے برادر
نہ کرتے التشرام سخت طاعت
کہ مہیے جنگ کے جو ہو دیں تہیا
تجاوز بھی فرماتے تھے حق سے
جو واضح خلق کا اور خیر خواہ ہو
بھی جب مجلس میں وہ تشریف لائے
بھی امت کو اسی کا حکم کرتے
کہ ہر فرد بھی ایسا سمجھتا
کہ اسنے دیکھ اپنی سرفرازی
رسول اللہ کی مجلس کے آداب
وہ جنگ نا اٹھتے اپنی خوشی سے
اگر بالفرض نا ہو چیز کوئی
بھی مجلس اس امام انبیاء کی

تھی گنج دل پہ اک گنجی کے مانند
وہ گنج دل کو مفتاح زباں سے
تھے وہ سب اکیلی الفت میں ملے
کہ وہ و مایا ہے خلاق اکواں
بہت تالیف انکی کرتے سالہ
یہ تھا محض اپنے تعلیم ہمت
کشادہ اپنی پیشانی کو رکھتے
بھی فرماتے تھے شفقت انہیں ہر حال
ہو کیسا ہی نہ پروا اسکی کرتے
تھا عمری ایکے کام نہیں اوسٹا
تھے کرتے انکے کام نہیں سمیر
کہیں با فرض ناموے بہت
درست انکوی کرتے رکھتے امی یا
بھی قائم اور ثابت اسکو کرتے
مقرب آپ کا رہتا بڑا وہ
جہاں جائے ملے وال بیٹھا
بھی کرتے منع وہ بالاردی
کہ ہر سہرہ ہی ہے شفقت زیادہ
بہت ہوتا تھا خوشنود اور راکھ
کہ سوتے ہمنشین کبسا ابھی
نہ اٹھتے نہ صطفی اقام کرتے
تو دجھوئی سے کرتے بات میٹھی
تھی مجلس علم اور علم و عیال کی

بھی تھی وہ مجلس مبارک
نہیں شائع کرو جا رہے زلات
وہ مجلس والے سب با ایک دیگر
زیادہ جو ہے تقویٰ پر کامل
بھی کرتے تھے بڑوں کی عیبت
تعالیٰ اللہ یہ کیا اوصاف و ادب
فضائل انکے کیا لکھیں آج
یہاں تک کہ مسلمانوں سے جب
بھی ہو جو بیرو اصحاب حضرت
سوائے سے بیرو کی جگہ کر کے
شہا مل کی حدیث اور جو گرجی
یہاں کا ترجمہ ہو جو لکھا میں
چنانچہ زبرد و اثبات و فناء
فصاحت کچھ یہاں حضرت کی لکھ کر
کسی انسان کو بھی زبان
حدیث انکی اس پر گواہ ہیں
یہاں کرتا ہوں چاہیں انہی تو
ثواب و صحت اعمال اے مال

ادب الی تھی وہ مجلس بغایت
وہ مجلس میں سمجھ فرضی ہو یا
محب تھے اور موافق اور برابر
زیادہ جلتے اسکو ہی فاضل
بھی چھوٹوں پر مدار و شفقت
وہ رکھتے تھے شہ عالم کے اصحاب
مناقب انکے کیا کہنے میں آج
کچھ انکی بیرو ہی حاصل کر دے
وہ یا اے بالیقین نور ہدایت
ہدایت پاؤ گے تم فضل حق
علیٰ رضی سے جو ہے موعی
اسی پر انقلاب یہاں کیا میں
بھی علم و علم اور جو دستجات
یہ نسخہ ختم کرنا ہوں ہی پر
فصاحت میں نہیں ایسی دیانت
سو کھوڑے ان سے لکھتا ہوں یہاں
بھی انکا ترجمہ کچھ صاف منقول
یقین موقوف ہو بریت دل

بلند اس بزم میں ہوتی آواز
کسی سے لینے زلت گر ہو صاور
مخالف ایک سر کے نہیں تھے
بھی انبار بیک سر ساتھ
بھی محتاج تھے وہ کرتے تھے ایشار
جب انکی شان اقدس میں سنو تم
غرض کچھ سیرت سالار عالم
جو بیرو ہوئی کا با سعادت
نبی فرمائے ہیں اصحاب میرے
حدیث اقتدیم اقتدیم
مبارک سیرتیں حضرت کی پر نور
سوا اسکے وگراوصاف اگر م
ریاض انہر اندر اے برادر
کوئی کیا کھ سکے ذکر فصاحت
برسی تھی آپ میں شریب بیانی
سعانی میں ہے نعت انکی بسیار

کوئی بد بات سے ہونا نہ دسانہ
نہیں کرتا تھا اسکو دسرا ظاہر
غیر ذراں بھائیوں سے بالیقین
تواضع سے ہی پیش آتے تھے دن
غیر ہوئی رعایت اسے نہ کار
کہا اللہ رضی اللہ عنہم
بھی کچھ اوصاف اصحابی
رفاقت پاؤ گے حضرت کی جنت
ستاروں کے یقین مانند
سنو تم بیرو کی انکی کر دم
میں محفل اسمیں جس مقدار کو
رسول اللہ کے اخلاق اعظم
میں لایا ہوں تو گرجا ہے نظر کر
یہاں ہے طاق ہر انس انکی طاق
تھے ٹھوڑے لفظ اور بیحد سعانی
کریں گے شرح انکی سوئے طوار

انکما آلتھما لہ بالنیات

اگر لذت نمار کھے گا
مسلمانی وہی بہتر ہے پہچان
ثواب اسکے عمل کا نامے گا
سدا بر حال میں مرد مسلمان

المسلم من سلم المسلمون من یدہ و لسانہ
زبان نہ تھوڑے اس کے سلامت
لا یؤمن احدکم حتی یحبہ لاجتہاد ما یحبہ لنفسہ
وہی چاہے ہر ایک ہون کر خاطر
کہ وہ جو چیز چاہے اپنے خاطر
ہو چاہے ہر ایک ہون کر خاطر

من خیر المسلم من سلم المسلمون من یدہ و لسانہ
کہ لفع آخرت جس میں ہو
مسلمان ہو وہی باخبرہ عنوان
زبان و شہاد و غیبت سے بچ کر
انہیں ایمان ختم کوئی لایا
کہ لفع آخرت جس میں ہو
کہ اسکے بھائیوں دوسرے مسلمان
کسی کو ہاتھ سے اپنے نہ مار
نہ مبتک ہوئے ہر حال ایسا

<p>رکھے جس چیز کو اپنے لئے دوست مقرر دین نصیحت ہے بھائی سوکھ ہے بلا گفتار کے ساتھ ہیں باتوں میں ہی آفات بلیا</p>	<p>آلِہِیْنَ الصَّیْحَہُ آلِہِیْہِ مَوْکَلٌ بِالْمَنْطِقِ خوشی ہے بھائی پس سچہ کھلا سوا اچھے سخن کے کچھ لولہ</p>
<p>آلِجَالِسٍ بِالْأَمَانَتِ الْمُسْتَشَارِ مَوْثِقِ تَرْکُ الشَّرِّ صَدَقَتْ الْحَيَاةُ خَيْرٌ کُلَّہُ</p>	<p>مقرر مجلس ہیں بالامانت مقرر مشورت کرتے ہیں جس بدی سے باز آیا تو نہی سمجھیں یقین شرم و حیا اے نیک عمل</p>
<p>فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ الِصَّغَةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيْہَا أَكْثَرُ النَّاسِ فَرِیْبٌ یُّنِیْسُ کھائے لوگ اکثر مَنْ غَشَا قَلْبَہُ مِثْلَا</p>	<p>فضیلت علم کی جو ہے مقرر سمجھ لے شبہ صحت اور فراغت بجالاتے نہیں میں نیک اعمال دعا سے کسی کو جو کہ دلچسپ</p>
<p>مسلماں کو نہیں ہرگز سزاوار دکھائیو لائیکلی کالے دل بند کسی شئی کو تو رکھنا دوست اکثر کرے ہے کو رو کر تجھ کو مقرر</p>	<p>الذَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَّارٌ حُبُّكَ الشَّيْءُ یُعْنِیْ وَیُصِیْطُ نہ اویگا نظر اس چیز کا عیب سے اس شخص بیشک ساتھ اسکے</p>
<p>الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّہُ لَا تَرْفَعُ عَصَاكَ عَنْ أَهْلِیْكَ حَیْزُ کَمْ خَیْزُ کَمْ لَا هَیْیَہُ سدابی بی کالینے دو رکھا سدابی سے اس سے پیش آو</p>	<p>اٹھا لکڑی نہ اپنے اہل سے تو ہی ہے نیک تر تم کو سمجھ لو مگر اس سے بہ احکام شریعت عمل میں ست ہوئے جو بد انجام</p>
<p>مَنْ أَبْطَأَ بِعَمَلٍ لَمْ یَسْرِغْ بِہِ نَسَبُہُ بُرْزَخِیًّا تَزْدَدُ حَبًّا الْحُلَّتُ السَّیِّئُ یُنْسِدُ الْعَمَلَ لَمْ یُنْسِدُ الْخُلُقُ الْعَصْلُ إِذَا کَفَرَ وَخَضَعَ الدِّمْنُ</p>	<p>نسب سکونہ اسکا آویگا کام زیادہ اس سے ہو دگی محبت کرے سرکہ شہد کہ خوار جیسا تم اس سے بالفردت لیجو دوری</p>
<p>الْیَسْرُ مَن دَانَ نَفْسَہُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ دہی ہے شخص زیر کار دنیا</p>	<p>کو جس نے نفس کو اپنے کیا خوار</p>

<p>اَوَ الْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهُ وَ تَمَتَّى عَلَى اللَّهِ</p>	<p>عمل ہرگز بجا لاوے نہ اچھا</p>	<p>عمل ایسا کیا وہ نیک انجام</p>	<p>یقین وہ شخص عاجز ہو کر</p>
<p>کر رہی تھی سرکش کی تمنا</p>	<p>قناعت ایک ایسا ہے خزانہ</p>	<p>کہ اپنے نفس کا ہی سو کے بدلے</p>	<p>القناعت کثر لا یفنی</p>
<p>کہ وہ فانی نہیں ہوتا اور فانی</p>	<p>میان میں سمجھ نفی میں غنیمت</p>	<p>الاقتصاد فی التَّقْوَةِ نصفُ المعیشۃِ</p>	<p>وَالشُّؤْكَ إِلَى النَّاسِ نصفُ الْعَقْلِ</p>
<p>یقین آدمی معیشت پر مقرر</p>	<p>بھی کرنا دوستی لوگوں کی آوار</p>	<p>حَسَنُ السُّؤَالِ نصفُ الْعِلْمِ</p>	<p>لَا عَقْلَ كَالْتَذَبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ</p>
<p>ہے آدمی عقل جا بے پر تکرار</p>	<p>سوال اچھا کیا کرنا ہے نشا</p>	<p>لَا حَسَبَ كَحَسَنِ الْخَلْقِ</p>	<p>الرِّضَاعُ یَغْیِرُ الطَّبَاعَ</p>
<p>بغیر شبہ آدمی علم ہے جاں</p>	<p>نہیں ہے عقل جان بیکسی</p>	<p>لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ</p>	<p>وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَصَدَ لَهُ</p>
<p>نہیں ہر دے بھی مثل خموشی</p>	<p>حب بھی ناہونیک خلاق مانند</p>	<p>لَا فُقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالٌ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ</p>	<p>مَا حَیْجَ شَيْءٌ اِلَى شَيْءٍ اَحْسَنُ مِنْ عِلْمِهِ اِلَى عِلْمِهِ</p>
<p>تو نیک اخلاق ہی ہو فائدہ مند</p>	<p>سندھ دودھ کو پینے کی تاثیر</p>	<p>اَلْعَفْوُ لَا یَزِیْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا</p>	<p>وَالْتَوَاضِعُ لَا یَزِیْدُ اِلَّا رَفْعًا</p>
<p>طبیعت میں یقین لاتی ہر تعمیر</p>	<p>نہیں ایمان سے با صداقت</p>	<p>مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ</p>	<p>كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ بِرَسَبِیْلٍ</p>
<p>نہیں کرتا ہر جو حفظ امانت</p>	<p>نہیں دین بھی اکلے بھائی</p>	<p>وَعِیْدُ نَفْسِكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُورِ</p>	<p>بھی ایسی ہی حدیں ہیں</p>
<p>نہیں کرتا ہر جو وعدہ فانی</p>	<p>نہیں ہر جہل سے افلاس بدتر</p>	<p>کیا یا یسین مراد اب کفایتیں</p>	<p>کہ ہر تکی فصاحت اور بلاغت</p>
<p>نہیں ہر جمع کو ہی دوستی کا پتھر</p>	<p>جمع علم یا علم اے برادر</p>	<p>سوا آخر یہ جاہ شاہ لولاک</p>	<p>سجد الشہاب یہ نسخہ پاک</p>
<p>بڑھانے عزت و مثال آدمی کی</p>	<p>خطا کو عفو کر دین کسی کی</p>	<p>مستفہ میں قلت فرصت کا سام</p>	<p>شمی اٹھا یسویں از شہر شعبان</p>
<p>تواضع سے ملے بیشک بزرگی</p>	<p>تواضع نا بڑھانے پر بلندی</p>	<p>طفیل مصطفیٰ لاروالا</p>	<p>کے مقبول اس کو حق تعالیٰ</p>
<p>بڑھانے صدقہ بلکہ مال زکوٰۃ</p>	<p>نہ نقصان مال کا صدقات سے ہو</p>	<p>سدا بھیجے بہ سالار بریات</p>	<p>ہزاروں جسے تسلیم و تحیات</p>
<p>یا مثل رہ کر ہر دم اتقا خ</p>	<p>تورہ دنیا میں گویا اک مسافر</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>تھے پر رہ رہ یہ مکشوف ہوتے</p>
<p>کہ گویا جسم کو اپنے گئی جا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>حدیثوں کو کتب دیجھے گا توجہ</p>	<p>نہیں کھتی تھی کچھ حد و نہایت</p>
<p>تھے پر رہ رہ یہ مکشوف ہوتے</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>
<p>نہیں کھتی تھی کچھ حد و نہایت</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>
<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>	<p>بھی اراہل قبول اپنے کو بہر پجا</p>

صلى الله عليه وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کراد احمد، نفٹ سے عنوان
 از پئے، قروب بارگاہِ کریم
 اور جو اسلام سے عبادت ہے
 بلکہ ہر شئی ہے اسکی حکایتیں
 و بیکلو ہیں قیام میں اشجار
 اگر نہ طاعت ادا ہوا انسان
 بسکہ انوارِ قدس عالمِ غیب
 جبکہ دنیا حقیر آئے نظر
 اسکے جانے سے کچھ دھت ہو
 رنج و غم تب وہ دور ہو و یگا
 اور کہا دوسری جا میں کس ساز
 کہ ترا حال جانتے ہیں ہم
 پس تو بسیج کرتے رب کی
 آیت پاک ہیں یہ اے دانہ

کروں طاعاتِ مصطفیٰ کا کیا
 اسکی طاعت ہر زبانِ عظیم
 ضعیفی طاعت ہر ضعیفی طاعت
 ذکر و تسبیح رب عزت میں
 اور بہا کرم رکوع میں ایسا
 تو وہ بدتر ہے سنگِ حیران
 اسبہ مکشوف ہو دیں تباہ
 ہوں آسمان اور سبک سپر
 اور آنے سے کچھ نہ فوت ہو
 اسکے بدلے میں در یوگا
 استغاثت کرو بصبر و نماز
 یا یقیناً پیغمبر اکرم
 اور ہوساجدین سے اجبی
 مؤثر ہی ہے یقیناً کھیتی

جانیو تم بطاعت موکلی
نور ایمان کا عبادت سے
اور تخلیق جن و انسان کی
از جاد و نبات اور حیواں
اور چرندے سجدہ میں کیا
قلبِ طالب اپنے جہاںِ نسل
عالمِ غیب جب کھلے یکسر
جانا دنیا سے دور کیا اور آنا
اور بندے پر رنج آوے عجب
دیکھ قرآن میں خدائے کریم
اور قرآنِ پاک میں مولا
کہتے ہیں تیرے حق میں جوعدا
اور عبادت تو کرتے رب کی
یوں بکھے ہیں منہ سترانِ سہیہ

ہوئے بند و کوفت علی
روح عرفاں کی عبادت،
مجھیں طاعت کے ہی لئے ہوئی
ہینے ظاہر نماز کے ارکان
اور تیغِ قود میں میں تمام
ہوئے مشغول طاعتِ رحمن
اس کو دنیا حقیرے نظر
مجھے سروں پر بارے دانہ
تب وہ شاغل ہو کر طیار
کہا فاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِحُكْمِهِ
سرورِ انبیا کو فرمایا
تنگ نہ ہونا ہے اس سبب سے ترا
موت آئے تلک یقین تری
اگر تو چیتا ہے دیکھ ہر نفسیہ

[illegible]

عبادت سادہ نہیں ہوتی

<p>موت اک امر جب یقینی ہے لولتے ہیں یقین کئے جب کیونکہ بندہ ہر زبان ہر آن توشہ رہ کی اسکو تیار ہی شخص ایک مسجد جنید میں الغرض انبیاء علیہ السلام اور عین الیقین کا درجہ دیکھو یا اینہ خاصگان خدا کہ تہجد میں جب ہو طول قیام کچھ بیاں آپچی عبادت کا اصل صدر ہے جان لفظ وضو</p>	<p>پس یقین جان اسکی معنی ہے طاعت حق ہو اس سے ساقط تب درگاہ حق کا ہی مساوی جان چاہیے ہے وہ طاعت باری یک سقوط عمل کی بات کہا جو بڑے ہیں مشرب درگاہ اور حق الیقین کا رتبہ نہیں طاعت سے ایک دم تھک جا ورم کرتے تھے یائے شاہ انام اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا کہتے ہیں خوبی و طہارت کو</p>	<p>جو ہیں بے شیع محمد و زینل رفع تکلیف اس سے سوئے سدا منقطع ناہو اس کا سیر و سفر قراب صوم کو جس قدر ہو زیاد شیخ اس کو کہایہ بات تری انکا صدق یقین ہی کامل اسکو حاصل تھا اس طرح کجا خاص سالار انبیاء نیک افضل الانبیاء ہے جب ذات پہلے لکھتا ہوں کچھ وضو کمال جب وہ کرتا ہے پاک اعضا کو اور وضو کا ثبوت ہے اجر و ثواب</p>	<p>اسکے معنی کو نا سمجھ تحقیق بیہ تو الحاد و زندہ ہے بڑا ہے زندہ وہ جب تک کہ کچھ بندگی استقدر ہو انکو زیاد ہے زنا و شراب ہی بھی بڑی اور ہے ایمان انکا فاضل تر وہ تہہ و بیسا دوسرے کو کہا طاعت حق میں کس قدر کچھ انکی طاعت ہی افضل الطاعات بعد غسل و تیمم انے فی شام نام رکھا گیا ہے اس کا وضو ہے وہ کفارہ گنہ دریاب کہ رسول خدا نے فرمایا چشم سے جو گنہ طرف دیکھا دھوئے جاتے ہیں تب بفضل خدا جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے لکھے دس نیکیاں خدا اسکو جس طرح برگ اس شجر سے گئے</p>
<p>اور فضیلت میں اس وضو کو صحیح کہ مسلمان جب کرے گا وضو بالیقین اس وضو کے پانی سے اور پاؤں کو اپنے دھوے جب یوں روایت کیا ہے ابن عمر اور سلمان نے یوں دیا ہر تہ اے اکثر حدیث ایسے جاں اور بقول صحیح اے صاحب اور کبھی اک وضو سے امر مسلمان کہ وضو سحر نماز کے خاطر بلکہ ہے ایک روایت اذ سحر</p>	<p>ہیں بہت سے حدیث ائمہ صحیح دھوئے جس وقت اپنے وہ منہ کو دھو جائے ہیں وہ گنہ اس کے دھو جائے گناہ باوندیکے تب کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر کہ کہے ہیں رسول جن و بشر اب وضوئے نبی کا سن بیا ہوا مکے میں ہی وضو واجب بھی وہ دھوئے تھے چند فرض نماز کیا کرتے تھے سرور فاخر کہ پڑھے یک وضو ہی پانچ نماز</p>	<p>یوں روایت ہے ابو ہریرہ کیا متھہ اسکے ہوئے جو جرم و خطا دھو جب ہاتھ ہاتھ کچھ خطا یعنی ہر وضو جب کہ دھوتا ہے کہ وضو پر وضو کرے گا جو یوں وضو سے گناہ گر جاوے</p>	<p>حضرت کے وضو کا بیان سرور انبیاء وضو کرتے از بریدہ صحابی نبوی یک وضو سے پڑھیں نماز چار آپ ایسا نہیں کرتی کبھی</p>

<p>کہے عہد آید میں نے کام کیا پوچھے تم کس طرح کرتے تھے اسلئے ہی لکھے ہیں ماہر پس حفظہ بھی عبداللہ امریکن گراں ہوا یہ جب اور مسواک کی فضیلت میں گر نہ ہوتی مشقت اکثر اور فرمائے سید تولاک بیہقی اور شیخ طبرانی اور انتہی پرست ائے تمام بسکہ مسواک ہر وضو میں کئے کہ صحیحین میں حدیث صحیح حنفیہ کہتے ہیں وہ بیداری اور مسواک جاگتے ہی زخواب اور دولت ہر امر میں جب آئے اور مسواک مستحب ہیں لکھے اور کافی ہے وہ اگر نہ ہے اور یک صاع آب ہو دریا ب اور لکھتے ہیں یہ بھی رکھ یا د صل ہے کہ بھیجے سب اعضا لیک پانی کا جب ہوشنل کشیر کبھی اعضا وضو کے اپنے امی فرق ہے ایجا رکاد وضو نا</p>	<p>سب یہ ظاہر ہوتا جواز اس کا تب انس نے کہا ہر یوں اس کہ وضو ہر نماز کی خاطر یوں روایت کیا ہے آگاہ حکم مسواک آیا آپ یہ تب اسکے اجر و شرف کی کثرت میں کر تا واجب میں اپنی امت پر منہ کی پاکی کا ہے مسواک لائے ہیں عائشہ سر انگشتی وتر و مسواک اور شب کا قیام کہ وضو ہوئے جو نماز لئے ہے حذیفہ سے ایک کی صحیح ہاں تہجد کے واسطے ہوگی ایک سنت جدا ہے وہ دریا ب تب بھی مسواک آپ کرتے تھے کہ وہ پیلو کی جھانڈی سوئے سوئے کپڑے سے یا کہ انگلی سے غسل کرتے تھے وہ رفیع جنا کہ یہ تعین ہی نہیں ہے مراد اور نہ اسراف آب ہوا صلا امیں اسراف عمر ہے اے میر دھوئے بجا رہی وہ شاہ خبا نہ وضو ہو جواز اس کے سوا</p>	<p>یوں انس سے کہا نبی حق کے ہم نہ کرتے تھے ہر نماز لئے جو تھا واجب بہ سرور کوئین کہ وضو کرنا ہر نماز لئے یعنی باقی اگر وضو ہوئے بس احادیث ائمہ میں بسیا کہ سدا ہر نماز کی خاطر اور ہے موجب رضائے خدا کہ رسول خدا نے فرمایا اور بالانفاق برائت اور نزدیک شافعی دریا ب ہوئے جب شب میں خواب ہو سدا پس وہ مسواک کرنا اے ماہر اور سونے کے وقت شاہ جا لیک ظاہر ہے اس اے دستان وہی مسواک کرتے سرور میں</p>	<p>وضو کرتے تھے ہر نماز لئے بلکہ کرتے تھے جب وضو نہ ہے خصوصیت آپ کی بیچین پہلے واجب نبی پر تھا سئلے کرے مسواک ہر نماز لئے ہے از انجملہ یہ حدیث ایار کہے مسواک ہر وضو میں ظاہر یعنی خوشنود اس سے ہو سدا فرض حق مجھ پر تین چیز کیا ہے بلا شک نہ کوکہ سنت کرے مسواک جب اٹھے از خوا کہرتے مسواک سدا برار سے وضوئے نماز کے فطر اور کریں جب تلاوت قرآن تب بھی کرتے تھے شہ وضوئے نماز حکم کرتے ہی کربت میں</p>
<p>منع اسراف سے بھی فرماتے گر ہو غسل وضو رو ہے کچھا گرچہ اسراف آب میں ہو دیا ہے خطا اس سے پس اٹھا کا دھونا ہے ایک بار بھی کافی ایسا فرماتے اصم مختار</p>	<p>اور وضو دو رطل سے کرتے تھے اس کم اور زیادہ سے بھی ہاں اور ہوئے اگر بہ آب رواں کرنا ضائع وہ شغل میں وقت تا کہ انت پہنا ہے مخفی وسو کے اعضا وضو میں یک یک بار</p>	<p>اب وضو کی مقدار</p>	<p>منع اسراف سے بھی فرماتے گر ہو غسل وضو رو ہے کچھا گرچہ اسراف آب میں ہو دیا ہے خطا اس سے پس اٹھا کا دھونا ہے ایک بار بھی کافی ایسا فرماتے اصم مختار</p>

یہ وضو ہے کہ جانو اس کے سوا نور پر نور ہے وضو ایسا یہ نہایت ہے درجہ تطہیر دیکھو عثمان یثرب کے ہیں خیر کہ یہ میرا وضو ہے جانو اب کبھی یک آن سے شہ آفاق کبھی دونوں میں فصل کرتے تھے بیک ہر دو میں وصل کا دستور یعنی بانی دہان و مینی میں پانی ہر سرہ میں پس جلالیوں لئے مطلب حدیث کا ہے جو اور نص کے مقابلہ میں اکیار بر خلاف متقابل اس کے قبائل اندریں باب حنفیہ کی دلیل طلحہ ابن مصرف لے خوشخو کہ کئے مصطفیٰ وضو اے یار اور ہر ایک بار آب جدا جد طلحہ کو صحبت نبوی اور بہ طبقات ابن سعد چو تھا یونہی لایا ہے شیخ ابن ہمام جو حنفیہ کے پاس اے دستان بلکہ بولے ہے شافعی آہر در وضو مضمضہ و استنشاق	نہ قبولے نماز کو مولا اور ہمیں نواب ہو دونا اور حدیثیں احکامیں اس کثیر میں نے دیکھا وضو کئے سرور اور بھی اگلے انبیا کا سب کرتے تھے مضمضہ و استنشاق یعنی بانی جلالیوں مذہب شافعی میں ہے مشہور تین باری جدا جدا یوں چونکہ ہر عضو کو جدا دھویں تا موافق تنبیاس کے بھی ہو وجہ تعلیل یہ نہیں زہار نہ کئے حنفیہ اے رفیق شناس یہ حدیث صحیح ہے بے قیل تا بعین کے ثقات سے ہے جو مضمضہ اٹھیں وہ کئے سہ بالہ میں نے دیکھا لئے رسول خدا ہیں حدیث کو بہیجی جد طلحہ سے اک خبر لایا جو محقق بڑا تھا اور امام بس وہ دونوں میں وصل بھی ہو چلا وصل جائز ہے فصل ہی بہتر نزد سہ ائمہ آفاق	اور دھوتے تھے گا ہر دو دھو اور دھوتے کبھی شہ ابرار اور اکثر عمل اسی پر تھا دھو اعضا کو اپنے شہ سہ بار یک روایت ہے وہ رسول کریم وصل کہتے ہیں اسکو ابھی بھائی اور احادیث مختلف اے میا مذہب حنفیہ میں آدمی شافعی کیونکہ منہ اور ناک دو اعضاء فصل میں آئی جو حدیث صحیح چونکہ یہ قاعدہ اے فرخ پے یعنی دونوں کے وصل میں تفصیل بلکہ وجہ تنبیاس کو بھی جاں ابو داؤد اور طبرانی وہ یقین اپنے باپ داؤد سے بعد ازال تین بار اکر گئیانی شافعیہ یہ بولتے ہیں لیک لیک ثابت ہو سہتی تے کیا اس خبر سے ثبوت ہوتا ہے اور قناتوی جو ہے ظہیر یہ شافعی کے پاس اے بھائی پس حقیقت میں کچھ فلاق نہیں فصل سنت ہے بوجہ بیوسول	اور فرماتے اس طرح سالار اپنے اعضا وضو کے شہ سہ بار سرور دیں کا اور صحابہ کا بعد اس طرح سے کئے اظہار کہ یہ ہے وضو اے بڑا ایم کرتے تھے تین بار ایسا ہی دونوں نہا میں آئی ہیں بھیجا فصل دونوں کے دیا ہے جان وصل میں جب جدا ہونے لگے اسکو دیتے ہیں اس طرح بوج بس مقرر اصول فقہ میں ہے گذری آگے حدیث کی جو دلیل دئے ترجیح حدیث فصل کو جان جسکو لائے ہیں اور لکھا شافعی یوں روایت کیا ہے اب سنی وہ لئے اپنے ناک میں یانی اس خبر کی سند میں ہے ایک اس کی صحبت بہ سرور والا کہ ہمیں کو اس لئے دیکھا ہے شیخ شافعی نے اس میں نقل کیا فصل دونوں میں ہر دو یونہی ہر دو ثابت حدیث ہی ہے یقین فرض ہے پر امام احمد پاس
--	---	---	---

مسح میں چاروں اطراف کا مذہب دلیل مذہب حنفی وارسی کے خلاف کا بیان مسح کردن

اور پانی یا ہے حضرت نے مسح کرتے تھے سر کا پرے پیرا کہہ سکیں جبکہ مسح کے خوشحال اور امام ابو حنیفہ پاس اور سنت ہے مسح سر کا تمام تین پانی سے تین بار ایجا اور ایک آب سے بمسح کرتے آئے اس بات پر بھی اولیٰ یہ ہے معمول بعد مسح سر پاؤں دھوئیں آئے جو انجا اور تین بار بھی مروی صورتیں مسح ہو سکے تحقیق کہ وضو کرتے جب پیغمبر اور فرماتے مجھ کو رب میرا بر حنیفہ و شافعی کے پاس ایک وجہ کہ آئے اسے ہم اور محمد کے پاس اسے بشیر ابو داؤد نے زابن عمر انگلیاں زیر ریش اپنی لا بر حنیفہ و شافعی کے یہاں ہاتھ کی انگلیوں کا بیس ہاں اور مالک کی پاس انوشمال کہہ میں خدا کے پیغمبر

ناک میں دست راست اپنے قدر واجب میں اختلاف ہو گا گرچہ یکساں ہوئے یا سہ مال پاؤں سر کا ہے فرض ہو سکتا کہ کرے ایک بار ہی اسے ہم مسح بدعت ہو رہا ہے یہاں بر حنیفہ کے پاس سنت بس احادیث اکثر و اشہر نہ تراوت رہی ہو ہاتھ اندر انہیں ذکر عدد نہیں آئے یا ایک روایت بھی آئی ہے اسی ایک یکنف میں ہو ایک طریق ایک کف ہر کے پانی تب لیکر ہے بلاشبہ حکم اس کا کیا ہے یہ سنت خلاف ہے و سوا مذہب حنبلی کے بعض امام وہ نخر ہے یعنی خود مختار اس طرح کی روایت نے دلسر بعد کرتے خلاف وارسی کا ہو گا سنت خلاف انگشتاں آئی ہیں دو روایتیں آئی جا خاص یا کی انگلیوں کا خلاف مسح کردن کرے جو ہر ہر

اور چھرتے تھے دست چپ سے جانا شافعی نے کہا ہے کم مقدار اور مالک کے پاس سر کا تمام اور دلائل یہ تینوں مذہب دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سر اور سنت ہے شافعی کے یہاں اور کانوں کا مسح کرتے تھے ایک روایت ہے مسح گوش لئے راجل تحقیق اس طرح توفیق ایک روایت ہے سید ابراہیم دہلوی میں سیہ پاؤں کو شہ بار در بیان خلاف ریش نبی زیر ریش شریف اپنے بھگنا انگلیاں اپنی زیر ریش سے کا اور سنت ہے نیز بروستور ریش کا یہ خلاف اس فتح کے منہ کو دھونے کے وقت پر وہ خلاف جب سول خدا وضو کرتے دست اور پاکی انگلیوں کا خلاف نیز احمد خلاف اس فتح کے ایک روایت ہے یہ تین سنت مسح کردن کے باب میں ایک طوقی کردن میں اس روز جزا

ہے یہ سنت بغیر شہ و نماں قدر واجب یہی ہے سن آئے یا مسح واجب آئے نیکو انجام دیکھ میں معتبر کتب میں لکھے پیچھے لجا دے آگے پیچھے لا دے مسح اس طرح سبار سر کا ہا اسی پانی مسح کے سر کے لیکے آب جدید مسح کے دے سر و حدیث میں تطبیق دیکھا پاؤں کو اپنے دو دو بار بعد سہ بار یا چپ کو آئے یا ہے اس حدیث اک آئی بعد کرتے خلاف وارسی کا لاوے اوپر یہی خلاف ہی جا نزد احمد مذہب شہو منہ کو دھونے کے وقت پر ہی یا کرے وقت مسح سر و شال سر و خشار اپنے ملتے تھے کرتے تھے گاہ گاہ اس فتح کا پاؤں کی انگلیوں کا سنت دوسر قول یہ نہیں سنت ایک حدیث آئی ہے زابن عمر نہ پڑی سمجھ منہ غسل خدا

لیکھتے ہیں اس طرح اگر کھڑے ہو جائیں اور بعضوں کے لئے نکوسیرت اسکے ہونے پر متوجہ نہ کی مسح دوکان پر کئے ستر بار کہ کئے ہیں وہ شاہ موجودا شافعیہ سے بھی سمجھ بعضے پس مدغیر کی وضو اندر کچھ نہیں اصل اس کو ان کو مگر اور بعد وضو رسول خدا بعضے مکروہ رکھے اور کئے بعضے مشکوٰۃ کے شرح میں لکھ اور اذکار میں وضو کے لئے یار ہاں شروع وضو میں بسم اللہ اور یونہی درود کا پڑھنا کہنا بسم اللہ اے نکوائیں ہے حدیث صحیح علی سنو کہ تو جس سے چاہے با وضو	کہ سند اس حدیث کی ہر ضعیف مسح گردن کو بھی لکھا بدعت ترمذی کی حدیث یہ لائی کئے گردن پر مسح پھر ستر بار مسح گردن بھی مسح سر کے ساتھ بس اس کی کو ہی اختیار کئے ہے روا اس دلیل سے کہ پسر ہے رعایت ادب کی پیش نظر نہیں کپڑے سے بونچھتے اعضا چھوٹے و وہی تاکہ خشک ہو نقل از ہمارے کئی نیک جو ہیں وار حدیث اور آثار بولتے تھے یقین حبیب اللہ مستحب بعضے عالموں نے لکھا ورنہ ہرگز وضو صحیح نہیں پڑھے بعد وضو شہادت جو اب ہو بے شبہ داخل جنت	اور بالاتفاق غیر گماں شیخ ابن ہمام پاک لفظ ابوالاؤد کی حدیث دیگر اور گردن کا مسح لے سواں کبھی سفر و حضر میں شخص دیگر پاؤں نہونے کے وقت پر بعضے غیر کے ہاتھ سے کہیں پانی بعضے اصحاب تابعین و پیشا وجہ نورانیت ہوتا ہے چھوٹا مسح ہی بونچھتا ہے سب موضوع ہیں صحیح نہیں اور ہر وضو دھوئے وقت بھی ہاں اور شروع وضو میں بے سواں اور یقین کلمہ شہادت بھی آٹھ جنت کے اس قدر دروازے بعد اس کلمہ شہادت کے	مسح حلقوم کا ہے بدعت جا اسکا ثابت کیا ہی استجاب کہ کئے مسح سر ہستی ستر بار پھر وہ لایا زکب ابن عمر مسح ہوگا حنفیہ کے پائل ڈالتا پانی دست حضرت پر دھوتے برتن جو آب ہی لیکے نہ زیادہ ہو خرچ لے گیانی دیئے رخصت بھی بونچھنے کی جاں اور ہومینان عمل کا اس سے نہیں مکروہ ہی بونچھنا بھی جا یونہی لکھا محدثوں نے یقین مسح ہی شہادتیں بھی جاں ہوگا واجب امام احمد پاس پڑھتے تھے آخر وضو میں ہی کھولینگے اور اسکو بونچھنے یہ بھی ماثور و دعائیں لکھے
--	---	---	--

ادب

پہلی دعا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ دوسری دعا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ	ہے حدیث شریف میں آیا کہ پڑھی جائے جنت دوسری کہو لے جائے کبھی نہ وہ صلا اسکو کھولینگے ہاں برادر جزا	بعد ازاں اُتر کر تہ میں ایک اثر ضعیف میں آیا لایا ابن ہمام یہ آداب اور ہمیشہ مدونہ غیر سے لے	ایک کا غذبہ اسکو لکھتے ہیں سورہ قدر کا بھی ذکر کیا اور ہدایہ کی شرح میں دیا اور وضو میں کبھی نہ بات کرے
پہلے اسراف آب میں نہ کرے اور نہ پانی بہت ہی کم ہو پونچھا اور خشک کر دینا	وضو کے آداب	پہلے اسراف آب میں نہ کرے اور پونچھنے سے چائے استنجا	

بضرورت ز بعد استنجا
وہ انگوٹھی چال استنجا
اور تہیا وضو کا اے و ساز
اور بدل نیت وضو کرتا
اور انگوٹھی کے نیچے اٹا
اور دھو ہوسے سب اعضا پر
اور اعضا کو ہاتھ سے ملتا
دھوئے جانے پر انگے اسر قفل
ہے دعا جو حدیث سے ماثور
اور پٹیا ہے بیٹھ کر بھی جواز
اور پانی کے قطرے گرنے سے
اور بالنگسل اس کے سر ہاتھ
جو ہے آداب اور سنن کو خلا
اور سفر و حضر میں بہت تبر
متعدہ طرق سے ہی بھالی
خاص مشیر مشتراع قافل
مالک باصفائے پاس مگر
لیک فتویٰ امام مالک کا
اس کا سمجھ بھی یہی مراد
یعنی بے شبہ جو عمل ہو گریں
اسلئے اس پر تمنا عمل اس کا
اس میں صحت اور آثار
اور بولا امام دیں احمد

سحرورت بھی جلد تر کرنا
اپنی انگشت سے جدا کرنا
کرنا البتہ پیش وقت نماز
کرنا قبلے طرف ہی منہ اپنا
ہو خبر وار آب بہر نیچا نا
ہاتھ پہنچا دے تا بچکے بکسر
خاص کر جب ہو موسم گرما
تا کہ پور یقین ہو حاصل
لینے آگے ہوئی ہے جو مذکور
پھر دو رکعت ادا کرے بھی نماز
اپنے کپڑوں کو سب گاہ رکھے
ہے بلاشبہ و شک نہ کر دبا
ہے وہ مکروہ اے نکو اوصاف
مسح کرتے تھے اپنے موزوں
وہ جسے صحاح میں آئی
بس انہیں دیو نہیں ہر قفل
مسح یہ خاص ہے مسافر پر
دیکھ اس کے جواز پر ہے ہوا
کہ اقامت میں اپنے وہ امجاد
دہی کرتے تھے اختیار میں
پر تھا اس کے جواز پر فتویٰ
روشنی سے بھی روز کے سیا
کہ یقین از صحابہ امجد

تمام حق یا کہ نامہ پیہر
کرنا مٹی کے ظرف سے بھی وضو
اور ہر عضو دھوے جب اپنا
اور ہلکوں میں پانی بہنچے سا
اور پانی کو اپنے منہ پر اکر یا
اور دھونے میں اپنے اعضا کے
ہاتھ منہ اور پاؤں دھونے کے
اور فارغ وضو سے جبکہ ہوا
اور جواب وضو بچا ہودے
پانی ظرف وضو میں ڈال کے پھر
ناگ میں پانی سیدھے ہاتھ سے لے
اور ہے مکروہ زیادہ از سہ بار

مسح خفین

مسح خف کی حدیث بے انکار
اور میں اس کے راویاں بسیا
سلف صالحین عالی شان
نہ برائے مقیم اے اکمل
ابو ایوب تمنا صحابی جو
مسح کرتے تھے اے ٹیک انجام
مسح موزہ تو ہے یقین آساں
اور امام ابو حنیفہ کہا
میں لوگوں کو بت ملک شام
شخص چالیس مسح موزوں کی

ہے تو اتنے سے ثابت احادیث
کہ میں ہشتاد سے زیادہ ایسا
سارے قائل مسح کو میں جا
یعنی مالک خاص تمنا وہ عمل
یونہی منقول اس سے ہے سمجھو
کہ تمنا اخذ عریبت اس کا کام
اور دھونا ہے پاؤں اس مسح
کہ نہیں مینے جب ملک دیکھا
مسح خفین کا نہ حکم کیا
ہیں روایت کے بوجہ فتویٰ

اور کہتا ہے یوں سن رہی اور ہدایہ میں یوں لکھا ہوا نہ کیا جس نے اعتقاد اُس کا مسح موزہ سقیم کے خاطر بوصیفہ کے پاس اے لبر مالک شافعی کے پاس یار کیا ہی افضل مسح موزہ کا کیونکہ دھونا یقین غرمت ہے کیونکہ اظہار ہمیں سنت کا اہل تحقیق نے لکھا ایسا اور تھی یہ عادت پیہر رب اور اگر پاؤں ہوئے در حقیق	شخص ستر صحابہ نبوی مسح حقیق کہ میں جو انجا وہ بلاشبہ بدعتی ہو گا ایک دن ایک رات اس کا مسح موزے کا فرض ہے اور مسح اوپر ہے فرض ہے انکار یا کہ افضل ہے پاؤں کا دھونا مسح موزے پر کرنا خست ہے اور یقین دہے اہل بدعت کا مسح موزے پر پاؤں کا دھونا اکہ کرے قصد خود وضو کا جب مسح کرتے تھے آپہی ہی میں	مسح حقیق کی نگو آئیں بسکہ میں مستفیض اور مشہور نقل مسلم نے رضی سے کیا اور مسافر کے واسطے اے جا اور مذہب امام احمد کا اور سنت ہی پاؤں کے نیچے اس طرح بعضے عالموں نے کہا اور کہی اک جماعت اراکل رافضی اور خارجی بدکار دونوں شروع اور برابر ہیں گر نہ پہنے ہوئے رہیں موزے پس ہے بہتر عمل اہل ایسا ہی اور تیمم کتاب و سنت سے دریاں اک سفر کے جانو تم اور پانی نہیں تنہا منزل میں کہ پیہر کو اور صحابہ کو نہیں پانی ہے تا نماز پڑھیں تب کہا ہے اسید ابن خضیر اور کہا عائشہ رضی یوں فرماں مگر اس امر میں خدا نے ایک حکمت حق کا آپہیں تنہا سماں ہو رو جس جگہ نماز عیاں مذہب شافعی میں خاک ہوا	ہیں رویت کے موزے یقین چاہیے اُس کا اعتقاد ضرور کہ رسول خدا نے فرمایا تین دن تین رات غیر نماز جانیو تم یقین یہی ہیگا اور ہی اختلاف اس میں ہے دھونا افضل ہے اپنے پاؤں کا مسح حقیق کا ہی ہے افضل مسح موزے کا کرتے ہیں انکا نہیں ترجیح ہے کسی کو نہیں تو بلاشبہ پاؤں کو نہ تھے تاکہ ہوشل عادت نبوی اور اجماع بغیر امت سے جب ہوا مالہ عائشہ کا گھر تا وضو کر کے سب نماز پڑھیں بیچ و تکلیف آہ دہی ہے تو انہیں باتوں میں تھے کہ ایسے ہیں کیا مبارک ہو اور عجیب ہے خبر کہ اے بی بی اے مومنو کی ماں مومنوں کو دیا کشتا بنش نیک کہ نبی سے بھی اسکو دکھا ہوا اُس پر کرتے نبی تیمم جاں نہ تیمم ہے دوسری شے پڑوا
تیمم کا بیان		دیکھ بیشک ثبوت کو پہنچا ڈھونڈنے میں تھو لوگ احوال اور ابو بکر کے تب مضطر بند کردی انہیں دریں صحر بس تیمم کی آیت مقبول اے ابو بکر یا صفا کی آل کہ ہوتی ہے اور کیا اور ایک ساعت کے بعد وہ مالا بس نہیں سے تیمم ای خوشخو خواہ وہ خاک ہوئے یا پتھر	ہے خصیصہ یہ فاصلت کا پہنچا ایسے میں آکر وقت نماز عقبہ کرنے لگی وہ بی بی پر اور وقت نماز آپہنچا کی رسول خدا یہ شرف زول تیمم رحمت خدا کی ہو ہر حال رکھیں مکروہ جس کو در ظاہر ایک بار ستر کے نیچے ملا ہو انشروع جب کہ حاجت ہو خواہ بالو ہے اے نیک سیر

بی بی عائشہ کا مالک ہونا تیمم کا مالک ہونا

تیمم کے اختلاف

<p>ابو یوسف کے پاس سن اگر ہیں اور جو چیز ہوز میں نہیں اور ہے سنگ صاف پر بھی روا کہ تیمم سے ایک چند نماز اور تیمم یہ شافعی کے پاس اور ابوالکشیخ مجہد والذین اور تیمم کے فرض ہو گئے ہیں بعد ازاں دوسرا جو ضرب کرے اور احمد کے بعضے باروں کا اور قول من جو ہے بصری آیا بعض روایتوں میں مگر ایک ترجیح مذہب اول غسل کرتے تھے جبکہ سروریں کہ ہے افضل وضو کرے ایسا سرکا ہوا بھی بس ہوا نہیں عیاں اور میں بعض روایتیں امیرہیم و نہ کرتے تھے وضو نہ تھے سوئی سرکا خلال کرتے تھے بعد اس کے پھر اپنے تن پہ تہام مل گریاں جب ہے پیٹے مالکیہ و شافعیہ پاس ہاں وضو مستحب تھے میں یقین دوسرا بار پھر اگر چاہے</p>	<p>خاک بالو سوا درست نہیں ہے تیمم نہ وایہ سب پر یقین نہ ہے گرد میں یہ کچھ املا ہے بلا شک شبہ جانو جو از از پے دفع حرج بے ہوا اس میں پایا کوئی حدیث نہیں ایک نیت ہے اور دو ضرب یقین کہ میںوں تک دو ہاتھ اپنے ملے یہی مختار بالیقین ہوگا ہے بلا شک شبہ جانو ہی پھر سے دو ہاتھ اولاً منہ پر کر چکے ہیں ائمہ اہل کفر نے آغاز تب وضو سے یقین دوسرا اوقات میں کرے عیاں پاؤں وضو میں بھی خلاف ہو جا پاؤں وضو میں کرتے تھے تقدیم پاؤں وضو تھے بعد غسل یقین اور پھگاتے تھے جر کو بالوں کے کرتے پانی موال وہ شاہانام اور نہ پانی نہ ان کو پہنچ سکے ملنا واجب ہوتن کا بے ہواں ابو یوسف کے پاس لیک تھا ہیں دریاں دیکھے پھر وضو کر لے</p>	<p>بوحنیفہ کے پاس اے دلبر یعنی جو شے گلے نہ آتش سے اور تیمم یقین ہاے یہاں دیکھ قرآن حدیث کا ظاہر ہے ضروری ہمارت اے بعض کہ ہر اک فرض کیلئے امیرہیم ضرب اول بخاک پاک کے بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب قول ابن عمر و قول علی بعضے کہتے ہیں یک ہی ضرب ہے اور بعضے روایتوں میں لے</p>	<p>خاک اور سنگ اور بالو پر اور ملکر نہ خاک ہو جائے حکم رکھتا ہے بس وضو کا جا ہے موافق اہی کے امیرہیم جوں ہمارت ہر عذر والے کی یک تیمم نبی کے ہوں جدید ہر دو ہاتھوں کو منہ پر پھر مالک شافعی کا بھی مذہب قول سفیان و سالم شعبی منہ پر اور ہر دو ہاتھ پر پھر کہ مقیم دو ہاتھ اپنے ملے</p>
<p>مسح سر میں ہر اختلاف اس مسح سر کا نہ اس وضو میں کے پاؤں وضو میں اپنے کرتے وضو تو وضو میں بھی پاؤں کرتے بعد ازاں پانی ہاتھ میں لیکے ہر دو ہاتھوں پہ اتنے تھے شتاب نہیں واجب ہر غسل میں غلیل نہیں واجب سمجھ ہاے یہاں غسل واجب نہیں یقین ابون جس کے اپنی زن ہر نزدیکی چل واجب ہیں کئے بعضے</p>	<p>غسل کے واسطے وضو کرے اور نزدیک امام مالک کے کہ اکثر کہ مصطفیٰ بے قیل غسل کا گر مکان پاک ہے غسل میں پہلے جب وضو کرتے اور بعد اس کے نین غرق آب بعضے کہتے ہیں بال کی غلیل ہاتھ سے تن کو ملنا غسل میں مال اور بہ آجاء دو جماع کے میں آئی ہے یک حدیث مسلم کی جائیے اس خبر کے ظاہر سے</p>	<p>مسح سر میں ہر اختلاف اس مسح سر کا نہ اس وضو میں کے پاؤں وضو میں اپنے کرتے وضو تو وضو میں بھی پاؤں کرتے بعد ازاں پانی ہاتھ میں لیکے ہر دو ہاتھوں پہ اتنے تھے شتاب نہیں واجب ہر غسل میں غلیل نہیں واجب سمجھ ہاے یہاں غسل واجب نہیں یقین ابون جس کے اپنی زن ہر نزدیکی چل واجب ہیں کئے بعضے</p>	<p>مسح سر میں ہر اختلاف اس مسح سر کا نہ اس وضو میں کے پاؤں وضو میں اپنے کرتے وضو تو وضو میں بھی پاؤں کرتے بعد ازاں پانی ہاتھ میں لیکے ہر دو ہاتھوں پہ اتنے تھے شتاب نہیں واجب ہر غسل میں غلیل نہیں واجب سمجھ ہاے یہاں غسل واجب نہیں یقین ابون جس کے اپنی زن ہر نزدیکی چل واجب ہیں کئے بعضے</p>

پر لکھا عالموں نے اچھوتا
کبھی یک نسل سے ہی نخصت
اور جسوقت پر جنب رہتے
پس کوئی حالت جذبات میں
اور روایت کئے میں ایک
کردن آغاز فصل حق سے یہاں

یہاں لغوی وضو کا ہر معنا
کرتے تھے لی بیوں سے غلات
اور سونا اگر وہ نب جھتے
خواب چاہیں تو پھر وضو کر لیں
حضرت عائشہ سے دیکھیں
کچھ عبادات مصطفیٰ کا یہاں

یعنے وہو لیوے شرمگاہ اپنی
غسل کرتے جدا جہاگا ہے
تو وضو کرتے تھے وضو نماز
اور وضو کی جگہ پہلے بھائی
تھیں یہاں تک بیاں اہلانت
ان عبادات سے لکھوں اول

ہے وضو سے یہاں مراد یہی
انہیں پاکی بہت ہی فرماتے
خواب فرماتے تھے پھر اے دما
بعضے رکھے روا یتیم بھی
حق کی تائید سے تمام ہوا
اب کتاب الصلوٰۃ کچھ محل

کتاب الصلوٰۃ

جانیو تم تمام اور کامل
اور ذوق و شہودی حالت
کہ اشارہ وہ ذوق حالت
سرور دین کو جو دیا تھا
اور یوں سے اس خبر میں
یکے ہر مومن نکو عنوان
اور آئی حدیث بیغیمبر
اور کوئی رکع میں میں ٹھکے
پس طاعات میں فرشتوں کا
رد بقبلہ سکوت و تکبیر
کہ بدون نماز کوئی طاعت
جاسکتی میں جانیو نہی نماز
اور اس میں جو اس اور اعضا
اور نمازوں کی جاسکتی میں
ابن مسعود یوں دیا ہر خبر
کہ حضرت نماز بہر خدا

بس سے مجھ کو نماز میں حال
اور مارا کی بھی ایک لذت
قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہے
پاتے تھے ہر نماز میں وہ
ذات اقدس نبی کی ہر کھیا
حصہ اک اس مقام پاک سے جا
کہ ملک میں جو آسمانوں پر
اور کوئی سجود میں ہونگے
ایک کعت میں میں ہمارے لئے
اور تسبیح اور تحمیدات
نہیں کعتی ہے ایسی جمعیت
سب عبادات میں ہوئی متنا
جب ہوں متوجہ سارے سوئے خدا
سستی کرے کہ بھی عقوبت میں
کہ میں سہاں ہوا ز بیغیمبر
وقت پر جان اس کرنا ادا

یعنی تنویر ان تجلیات
جبکہ ہر اک نماز میں کامل
شب معراج میں نشان علی
کے ارشاد میں نبی یہ راز
ہاں رسول خدا کی حرمت
اسلئے ہی کہے نبی یہ ساز
جب بیدار کید ہے ان کو خدا
اور ہونگے قعود میں کوئی
اور بہت سی عبادتیں امیسا
اور قیام اور قرأت اور رکوع
جوں کمالات انبیائے کرام
گل سرسبد طاعتوں کی ہو
خاتم المرسلین اس ہی لئے
بس احادیث آئے ہیں بسیار
یا رسول خدا ہے کونسا کام
میں کہا اور کونسا ہے عمل

خانی چشم اور فرح و سرور
اور قرار وہ سکون و ثبات
سرور دنیا کو تھی حاصل
قاب تو سین اور مقام دلی
کہ ہے معراج مومنوں کی نماز
آپ کی پیروی کی برکت
ہوگی معراج مومن آسمان
کوئی جماعت قیام میں ہر سدا
پس ابتداء بننے سب یونہی
جمع ہیں اس نماز کے درمیان
سجدہ و قنود و خضوع و خشوع
جمع ہیں ذات احمدی میں کام
جاسکتی رکھے وہ ایسی جب
قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہو
یہاں لکھا ہوں ایک دعا یہاں
دوست تر نزد خالق غلام
کے ارشاد احمد مرسل

یہاں مراد یہی
انہیں پاکی بہت ہی
خواب فرماتے تھے
بعضے رکھے روا
حق کی تائید سے
اب کتاب الصلوٰۃ
کچھ محل

<p>گزنا نیکی ہے والدین کو سنا مجھکو اس طرح تب کے ارشاد اور زیادہ اگر میں حضرت کہ یہ پانچوں نماز کو مولا اور کامل کر گیا ان کا رکوع نہ کہے جو کوئی اہتمام ایسا شب معراج میں جب اے ساز حق تعالیٰ نے پانچ فرض کیا وہ ضمان التیسرے میں دیکھو تم کہ وہاں میں از بن اسحق ظہر کے وقت اے میں جبریل تب خدا شاہ دین کروائے یعنی خود ہی امام ہو جبریل آپ ہی ہو امام روح امیں بعد ازاں جب شفق غروب ہوا دوسرے دن بھی جبریل اے لینے جب غیر سایہ اصلی اور غروب آفتاب جبکہ ہوا ثلث یا نصف شب ہی گزر کر وقت فجر ہو ہے فجر کا تب بعد جبریل نے نبی سے کہا بہر تعلیم آ کے روح امیں</p>	<p>اس میں حاصل ہے خیر اور برکات کہ گئے راہ میں خدا کے جہاد عرض کرتا مجھے خبر دیتے ہے بلاشبہ تم یہ فرض کیا اور سب لالہ لیکھا کلی نہیں شروع حق تعالیٰ یہ عہد بنا ہوگا فرض پہلے ہویں پچاس نماز اجرہ بجاہ کا جو اس میں رکھا ہے مقرر سالہ اسیم یہ روایت ہے اسی نکل افلاق اور حضرت یوں کہے بتقیل سارے اصحاب آ کے جمع ہوئے اول وقت میں پڑھے بتقیل پڑھے میں عصر کی نماز بتقیل کیونہی ادا نماز عشا ظہر اس وقت پر بجا ملائے ہو چکا پورا ایک سایہ ہی کے مغرب کی تب نماز ادا وہ نماز عشا پڑھے میں تب پس پڑھے صبح کی نماز وہ جب کہ ہے یہ وقت لگے بتقیل کے دو دن امامت آپ بتقیل</p>	<p>میں کیا عرض یا رسول اللہ کہہ راوی نے مجھ کو یہ خبر اور عبادہ ابن صامت جو کوئی انکا وضو کرے بہتر حق تعالیٰ یہ عہد ہے یہ سنو بلکہ چاہا تو اس کو بخشے گا بہر تخفیف بعد ازاں کئے بار میں نے اسکا بیان انکی زبان پنجگانہ نماز کے اوقات کہ وہ معراج کی شب فیروز کہ کہی جائے اب اے نماز جبکہ پایا ہے آفتاب وال بعد ازاں غیر سایہ اصلی اور ہوا جبکہ آفتاب غروب بعد ازاں جبکہ شفق فجر ہوا کہ ہر ایک چیز کا جو ہے سایہ بعد ازاں جب ہو ہیں دوسرے جانیو یہ نماز مغرب کی ثلث یا نصف کا جو لفظ آیا یک روایت ہے فجر کی وہ نماز یہ دونوں وقت کو جو ہیں مابین اور وقتوں کا اول و آخر نزد ہر سہ امت امجد</p>	<p>اور بھی کیا ہے مجھے آگاہ اتنی باتوں سے تب ہی خبر یوں روایت یہ کی ہر حضرت اور پڑھے انکو انکے وقتوں کہ وہ رحمت کی بخش دے سکے گر نہ چاہے عذاب دیو لگا جب کئے عرض احمد مختار لایا ہوں در رسالہ معراج اب میں لکھتا ہوں اختصار بالیقیں جب گزر کے آیا روز جمع تا ہوں سب برائے نماز تب پڑھے ظہر اے نکل منوال جب ہوا ایک سایہ اجمالی پڑھے مغرب بھی ہیں اسلوب کے یونہی نماز صبح ادا جب برابر وہ چیز کے آیا عصر کی تب ادا نماز کے پڑھے دو دن بھی ایک وقت ہی جانیو تم یہ شک ہو راوی کا وقت اسفار میں پڑھے بنیاد وہی وقت نماز ہے فی سب کے دو وقت پڑھے وہ ظہر شافعی اور مالک واحد</p>
--	---	---	--

وقت ظہر کا اختلاف

اور زود ثلاثہ اشہر
 ایک روایت ہے بوضیفہ یا
 یزد و سائے ملک بھی ہو سطر
 جو ہے مروی ابو ہریرہ
 اور روایت ہوصاف اک و مری
 ہے ہدایہ میں اس طرح مذکور
 کہ کریں وقت ظہر میں ڈھل
 اور آئیں اختلاف آیا
 بلکہ بے شبہ مذہب مختار
 کریں و سائے بعد عصر ادا
 کہ تہو آفتاب متغیر
 بلکہ خورشید خوب تاباں ہو
 کہ خبر اس نے دی رسول خدا
 ابن مسعود کا سمجھ مقصود
 کہے بغض کہ جب ہو ہر بلند
 اور بلاشبہ حنفیہ کے یہاں
 اور اس بات کی دلیل میرے
 جو کہ جانو غروب کے آگے
 چاہیے باقی گنتیں بھی پڑا
 کیونکہ وہ دن بھی جبریل میں
 اور جب تک شفق ہے بسم
 اور نماز عشا کا وقت اخیر
 ایک اکثر عمل پیغمبر کا

ابو یوسف محمد اور زور
 وقت آخر ہے وہی ہو سواں
 بوضیفہ کا مذہب مشہور
 کہ رسول کو کم فرماے
 کہ اسی ظہر سے کرو حنفی
 سخت گرمی وہ ملک میں مشہور
 ویسے موسم میں تاکے تعیل
 ہر کوئی یک حدیث ہے پایا
 علما کا یہی ہے بے انکار
 تاکہ بالاتفاق سووے ادا
 ساتھ زور دی کے اے نکو محض
 اور بلند و سفید درختاں ہو
 کرتے تھے عصر کی نماز ادا
 اس سوتا خیر عصر کی ہو نمود
 یک تیسرے برابر کے بلند
 آخر وقت عصر غیر گساں
 ہے صحیحین کی حدیث صحیح
 ایک رکعت بھی عصر کی پادے
 پس نماز اپنی وہ تمام کرے
 ایک ہی وقت پڑھے ہیں یقین
 بے شبہ وقت مغرب کا
 فجر کے پہلوئے ملک اخیر
 جائے ثلث شب ملک ہی تھا

جائے وقت ظہر کا آخر
 اور بعضوں نے اس طرح لکھا
 بوضیفہ کے اس سخن دلیل
 کہ یقین سخت تر ہو گرمی جب
 لینے پڑھنے میں ظہر کے اخیر
 رہتی ہے ایک سائے کو بھی یا
 الغرض ظہر بوضیفہ پاس
 پس لکھے احتیاطاً ہر ہمیں
 کہ کریں تب نماز ظہر ادا
 افضل وقت عصر ہے وہاں
 آخر وقت عصر ہے تب تک
 ابن مسعود کی حدیث طویل
 رہتا حالانکہ آفتاب سفید
 جب تک نہ ہو ہر متغیر
 تب تک وہ نہیں ہو متغیر
 ہے باقی یقین سمجھ تب تک
 بوہر یہ لے جو دیا ہے خبر
 پس بلا شک وہ عصر کو پایا
 اور مغرب کے وقت تو امینیک
 جائے جب غروب ہو خورشید
 جب کہ غائب شفق سما سے ہوا
 لیک ثلث شب ہو افضل جا
 کہ صحیحین پہلے بھائی

ایک سائے ملک ہے یا خبر
 کہ اسی قول پر یہاں فتویٰ
 جائے یہ حدیث ہے یہاں
 اسکو حنفی کر نماز تھے
 اول وقت سے کر دتا خیر
 حنفی کر فیہ پس یہی مراد
 جب دو سائے تک نہ لگائیں
 کہ نمازین وقت تک میں پڑھیں
 نہ وجب تک تمام یک سایہ
 تب تک ہے بوضیفہ یا
 نہ غروب آفتاب ہو جب تک
 ہے بلا شک شبہ اسپہ دلیل
 نہیں ہوتا تغیر خورشید
 لینے اسپہ ٹھہر سکے نہ نظر
 اور ہوتی ہے خیر اسپہ نظر
 نہ غروب آفتاب ہو جب تک
 کہ یہ فرمائے حق کے پیغمبر
 لینے اسکی ہوئی نماز ادا
 دیکھ بالاتفاق ہو گانیک
 وقت اس کا شروع ہوا سعید
 ہوا تب سے شروع وقت عشا
 یک روایت میں اسی حدیث کا
 عانثہ کی حدیث یہ آئی

وقت ظہر

وقت عصر

وقت غروب

وقت عشا

نہ ایک تہائی شیعہ گزشتہ کے بعد اسے شیعہ رکعت ملاقات الیہ کے ہے کہ میں اس کے نزدیک نہیں جانتا ہے۔

حضرت کا وظیفہ وقت تراویح

وقت نماز صبح

کہ رسول خدا نماز عشا
ابورندہ نے وہی خبر اے خلیفہ
اور نماز عشا کے آگے خواب
ہاں اگر دفع ماندگی کے لئے
یہ وہی تمہارا رسول کا دستور
بعد دولت سرطرف آتے
حال دریافت انکا فرماتے
اسمیں ایک پہر شب گزر جاتی
پھر نہ باتیں زبان پر لاتے
اور تسبیح و حمد و تکبیرات
لیکن اس ملک کی مساجد میں
مگر چہ باتوں کی بڑتی ہے حاجت
اور جاہ کی ہے حدیث میں کہا
اور اگر لوگ کم رہیں گے خلیل
کہ کریں پہلے وقت سے نہ
کہ کریں پہلے وقت سے تاخیر
پر جو وقت ہو ایسے جب حاجت
نہ کرو اس نماز میں تاخیر
کوئی دست جو تم سے آگے تھی
اور وقت نماز صبح غسان
بیک افضل یقین ہمارا بہا
راویا جس کے تین ہیں مسعود
یعنی تم صبح کی نماز خلیل

پڑھتے تھے اور صحابہ والا
کہ عشا کی نماز کی تاخیر
رکھتے مکروہ وہ منیع جناب
کبھی سوو کبھی اٹھ نماز پڑھ
ابھی آگے ہوا ہے جو نہ کوڑ
ماحضر جو ہے نوش فرماتے
بے زباں تاکہ نہ رہے بھوک
آتے ایسے میں سب صحابہ بھی
وہیں دولت سرطرف آتے
پڑھتے سوتے تھے وہ خلیل اللہ
یہی معمول ہے معابد میں
پڑھ کرے احتیاط بے غانت
کہ صحیحین کے جو ہے دریا
کرتے کچھ انکے انتظار میں خلیل
ہے روا بلکہ مستحب اے میر
تا جماعت کے لوگ ہو دیں کثیر
جانو تاخیر ہو دیگی واجب
یعنی ہے وہ عشا اے باتویر
نہ نماز عشا بڑھتی ہوگی
صبح صادق ہو شروع پہنچا
وقت اسفار فجر ہے پہنچا
دارمی ازندی ابو داؤد
رہنی میں ادا کرو بے خلیل

چرخ سے کم ہوئے کے بعد
دوست رکھتے تھے سرور عالم
اور مکروہ رکھتے خیر و را
ادب باتیں بھی نیک بعد عشا
فرض سنت کے بعد غروب
جانور جو کہ تھے اے اکرم
ایسے کاموں کو گھر کے خارج ہو
پس جماعت کو اپنے ہمراہ
سودہ ملک و سورہ سجدہ
پس ہے سنت یہی کہ بعد عشا
اول وقت پڑھ عشا اے ہمار
کہ کریں نا کلام لایعنی
لوگ حاضر رہیں زیادہ جب
پس ہوا اس حدیث سے ظاہر
پس امام اور نابالغ اس
ورنہ بیشک جو وقت ہے اول
اور حدیث معاذ میں آیا
کیونکہ تم اس نماز سے اکرام
یہ حدیث شریف بھی ہو خلیل
اور بلاشبہ اس کا وقت خیر
اور اس بات کی دلیل قوی
کہ کہے اس طرح مشہور
کیونکہ اسفار فجر اعظم ہے

بالیقین ثلث رات تک اہل حق
یعنی ثالث میل اے اکرم
کرنا باتیں پس از نماز عشا
گر کرے جائے ہے یہ بھی
نفل چھ رکعتیں بھی پڑھتے تھے
نافہ خاص اور اسب عنہم
بعد شریف لاتے مسجد کو
وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے
اور زمر اور مسجات اسرا
نہ کریں بات غیر ذکر خدا
کرتے میں اس کے بعد اکل طعام
کریں باتیں ضروری دینی
کرتے حضرت عشا میں جلتی
کہ جماعت کثیر کے خاطر
آئے اس بات پر ہی اس لیے
ہے یقین اپنے ذات میں خلیل
کہ رسول خدا نے فرمایا
استول پر دے گئے سوگام
کہ عشا و صبح خیر ہے یقین
ہے یقین باطلوع فجر منیر
ہے مقرر حدیث دفع کی
تم کرو ساتھ فجر کے اسفار
آخری رات سے عظم ہے

یعنے آہیں ڈرا ہے اجرو کو آواز
کہتے ہیں اس ہی وقت کو اسفا
کہ معظم جو صبح کی ہے نماز
یعنے چالیس آہیں اے یار
گر ہوا ہو وضو وہ غیر ہوا
مذہب شافعی میں درغلیس
اس اندھیری کا نام ہے غلیس
کہ نماز صبح سے آجائے
یعنے کرتے شروع اندھیری
عورتیں تب نماز پڑھ پھریں
ابو ہریرہ نے جو کہا ہے مگر
معرفت عدم معرفت ہر دو
الغرض یہ دونو حدیث جلیل
وہ اندھیری کے وقت کو اسفا
دیکھو حضرت نے بہت فردلف
اور ہے قول مصطفیٰ اسفا
اور طحاوی نے یوں کہا کہ نماز
تا ہر دو حدیث میں توفیق
ابتدا اور انتہا سے نماز
اور نزدیک شافعی نے قیل
بوصیغہ کہے ہاں صبح کی فضیل
اور نماز عشا کے اندر ذمیل
اور جلدی نماز مغرب کی

ہیں اس کے ثواب کو ہر حساب
شرح مشکوٰۃ میں یوں ہے یار
وقت اسفا میں کرل آغاز
یا پڑھے شخصت یا کہ قصد نماز
پھر وضو کر دھر اسکے وہ نماز
اگے اسفا کے پڑھے ہر اس
پڑھے آہیں نماز با تقدیس
فارغ اس وقت ہونے شاہ زمانہ
روشنی میں تمام کرتے تھے
چہرہ دن کو اپنے دھاپی میں
ہمنشیں کو کچھاتا تھا بشر
ہو سکے وجد قرب بعد کا ہو
مذہب شافعی کے ہینگے دلیل
صبح کی جوادا کے ہیں نماز
تب کئے صبح کی نماز ادا
قول راجح ہے فعل سے آگیا
اس اندھیری میں ہر کر کے نماز
بہت تاویل نیک ہر تحقیق
یومے اسفا میں ہی اکسفا
سب نمازوں کو چاہیئے تعمیل
روشنی نہ شر یا بے تک کے قیل
ثلث شب تک ہر سبب بے قیل
ہے بہ اجماع مستحب کے ذکی

صبح کی روشنی جو خوب کھلے
اور اسی شرح میں ہے کو وقت
حد اسفا رسن یہ لکھتا ہوں
اور یہ تریل سے پڑا جاوے
اور یہ عرصہ کے درمیان نقیر
روشنی پھیلنے کے ہوا گے
شافعیہ کی ہے دلیل یہی
آدمی اپنے ہمنشیں کے تئیں
یہ حدیث عائشہ سے منقول
جانب صبح کی اندھیری میں
اور بی بی نے جو کہی یہ بات
پس ہر دو حدیث کی تطبیق
اور دیتے میں حنفیہ یہ جواب
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام
کہ کہے لوگ حج حضرت نے
فعل ہے جو روایتیں آئیں
اور اسفا میں تمام کرے
لیک بے شبہ ظاہر مذہب
ہاں مگر اسقدر نہ ہوتا خیر
اور بلا فرق موسم اے اکمل
اور گرمی ہے صبح کی تا خیر
اور ہے تاخیر عصر کی فضل
اور مقرر بہ موسم گرما

منشتر سو ہے چو طرف پھیلے
کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
پڑھ سکے جس میں قرأت سنوں
جبکہ فارغ نماز سے ہووے
نہ طلوع آفتاب ہووے کہیں
ایک تاریکی اور اندھیری رہے
ابو ہریرہ نے جو روایت کی
روشنی میں کچھاتا تھا یقین
صبح کی پڑھتے جب نماز رسول
وہ نہ ہرگز کچھانی جالی تھیں
کہ کچھ جانی نہ جاتی تھیں عورات
اس طرح کہ ہے بانی تحقیق
کہ وہ پیغمبر صلی جناب
کوئی ضرورت کے واسطے ایسا نہ
وقت معمول سے پڑھے آگے
کہ پڑھے صبح وہ اندھیری ہیں
خوبتر قرأت دراز پڑھے
حنفیہ کا ہے یہ سن لو اب
کہ طلوع آفتاب ہوا ہے میرا
وقت اول ہے مطلقاً اکمل
دھوپ ٹھنڈی ہوئی ملک اکمل
تاناہ ہوا آفتاب متبدل
مذہب مالکی کے بعض علما

وقت نماز صبح میں حنفیہ اور شافعیہ کا اختلاف

<p>ظہر کی ذیل منفر دکتیں اور مذہب میں اسکے اے مکمل اور یاخیر میں بھی پاک نہیں عصر کی ذیل اس میں سوہو اس اور اسفار یک روایت سے ان سے لکھتا ہوں میں یہاں بعض اس میں یہاں یہاں بقدر ضرورت وہ جو کہتے ہیں بعض جہاں اب انکو اور ہم کو رب کرم سرب ان سے یک حدیث اے اگر ہم اول وقت کے نماز میں ہی شرح میں اس حدیث کو سن بات چونکہ آیا ہے فجر کا اسفار اور دوسری بی بی عائشہ کو خبر یعنی چاہا کسی نے ہو حاضر وقت اول ٹھہرے میں پہلے روز خارج بحث سے وہ بتا کر یا اور انس نے کہا کہ نشاہ نام</p>	<p>دیکھ افضل ہے جانتے ہیں نہیں لیک نقدیم عصر ہے افضل جمع آنے کو لوگ گرہو یقین ہے یہ افضل امام احمد پاس ہا افضل لکھے ہیں پاس دیکھ اس شرح میں نہیں دیکھ موجز و مختصر ہے مذکور ہے خلاف حدیث یہ مذہب دلوے انصاف اور علم و ادب دیکھ کر ہا سول اب یہاں ہر قسم جانو سے خدا کی بخشودگی لکھا اس طرح شراح مشکوٰۃ اور تبریہ ظہر کی آیا کہ مقدس جناب پیغمبر جائیں تا وقت اول و آخر وقت آخر پڑھے میں دوسرے یک روایت میں آیا ہے دوبار سخت گرمی کے ہوتے جب آیا دیکھ لایا کتاب میں اپنے جمع ہے ثابت حدیث اے جان ہوئی مشروع قاسم ادا کیا کر کا م تب کہے بعض مثل قرآن یہود بدائیں</p>	<p>ایک مالک کا مذہب مختار اور جلدی عشا کی اے اکل اور جو موسم کے درمیان میں اور تقدیم صبح اس کے یہاں اور دلائل سب کے غیر قصو اور دلائل ہمارے مذہب کے اور ابواب یونہی سب دوسرے انکی یہ جرات و جسارت ہے اور فضیلت میں پہلو وقت ہا یوں روایت کیا ہے ابن عمر آخر وقت میں ہے عفو خدا جن نمازوں کے درمیان میں ایسی تاخیر جبکہ ہے محمود کوئی نماز وقت آخری یہ نہا اسکو تیلانے پہنچ وقت اگر میں ساتھ جبریل کے بوقت اخیر اس خبر کی روایت اکبھالی کرتے تھے تب نماز ظہر میں ذیل</p>	<p>ہے جماعت کو مستحب آیا پاس مالک کر ہے سمجھ افضل نہ محمود ہوسے ابر یقین یک روایت سے ہے یہ افضل جان شرح مشکوٰۃ میں میں سب کو جو میں ثابت صحیح حدیثوں سے میں مدلل کتاب سنت سے اور جہالت ہے اور عبادت سے جو حدیثیں صحیح آئیں یہاں کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر یعنی بخشے گا اور نہ پکڑے گا مستحب آئی ہے یقین تاخیر وہ نہیں ہے مخالف مقصود نہ پڑھے اپنی سوت تک دوبار پڑھے دو دن نماز سرور میں پڑھے لکھن نماز جو اے میر دیکھتے شیخ ترمذی نے کی اور دوسری میں کرتے تھے تعجیل</p>
<p>یہ حدیث شریف نسائی نے اب میں لکھتا ہوں کچھ انکا کیا تب مذہب میں اے نکو عنوان وقت پر لوگ جمع ہونے لئے کہے بعضے بجائے قرآن یقین</p>	<p>دیکھ لایا کتاب میں اپنے جمع ہے ثابت حدیث اے جان ہوئی مشروع قاسم ادا کیا کر کا م تب کہے بعض مثل قرآن یہود بدائیں</p>	<p>ایک مالک کا مذہب مختار اور جلدی عشا کی اے اکل اور جو موسم کے درمیان میں اور تقدیم صبح اس کے یہاں اور دلائل سب کے غیر قصو اور دلائل ہمارے مذہب کے اور ابواب یونہی سب دوسرے انکی یہ جرات و جسارت ہے اور فضیلت میں پہلو وقت ہا یوں روایت کیا ہے ابن عمر آخر وقت میں ہے عفو خدا جن نمازوں کے درمیان میں ایسی تاخیر جبکہ ہے محمود کوئی نماز وقت آخری یہ نہا اسکو تیلانے پہنچ وقت اگر میں ساتھ جبریل کے بوقت اخیر اس خبر کی روایت اکبھالی کرتے تھے تب نماز ظہر میں ذیل</p>	<p>ایک روایت ہے سال تھا دوسرا کہ صحابہ یہ شورت میں کہے جوں نصاریٰ بجائیں براندا آگ سلگا دیں تاکہ سب بھیں</p>

پھر یہ چیزوں کو ناپسند کئے
ایک ناقوس اس کے ماتھے پر تھا
کہا لوگوں کو اذین کے نماز
پس وہ کہنے لگا ہے تکبیرات
اس نے حضرت پاں ہو حاضر
خاکے اب تو بلال کو سکھلا
عمر فاروق جب سے یہ اذان
میں بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا
لینے دو خواب ایک جسے برب
اور لایا امام غسٹری
کہے اصحاب چار وہ بعضے
جبکہ پہنچے ہر درگہ سولا
کہے سو گندہ ہے وہ مولیٰ کی
اس فرشتے نے تب وہاں دوبار
میر بندے سے کچھ کہا سب
شب حراج میں وہ شاہ جہاں
جب نلک مکہ شریف میں تھے
وحی بھی تب خدا سے آئی جاں
کبھی حضرت کہے میں پانہ اذان
دیکھا وقت زوال پہنچا
کبھی نہماں بھی بولتا تھا اذان
کہ جو بہن ہے جسے دیو کی اذان
کلمات اذان بھی اذنا

کیا کریں کام اس ہی فکر میں
اسکو عبد اللہ اس طرح پوچھا
میں بلال ونگا اس کل کر آوازیں
اور اذان کے کہا ہے سب کلمات
خواب اپنا کیا وہ سب ظاہر
تا اذان وہ کہا کرے ایسا
دوڑتے آئے اس طرح جولاں
دیکھا عبد اللہ خواب میں جیسا
تو سے بے شبہ حق ہی ہم غیب
در کتاب وسیطہ متعالی
سات انصار تھیں ان سے
ایک فرشتہ وہاں سے تباہ
ایک جو جس ہے رسالت دی
کہا اللہ اکبر اے ہشیاء
کہ بلاشبہ میں بڑا ہوں رب
جائے گرجہ یہ سنے تھے اذان
یہ اذان ہی نماز پر حق ہے
کہ سنے تھے ہوا سماں یہ اذان
اختلاف اسمیں عالموں کا ہے جہاں
کہے حضرت اذان قنات تب
ابو یوسف کو مقدمہ اگر دال
اور فارسی کرے امامت ہاں
کہ جدا ٹھہر ٹھہر کے کہتا

دیکھا عبد اللہ بن زید نے خواب
کیا یہ ناقوس بجتا ہے تو
کہا اس شخص نے تجھے غزیرا
اور بولا قنات ایسا ہی
سن کے فرمائے سید والا
اسکی آواز سے بلند اکثر
ایسی یاد رکھنی تھے تب
کہے گرتو بھی یونہی دیکھا ہے
کہے بعضے کہ حضرت حدیق
کہ رسول خدا کے دس صحاب
اور خبر ترضی علی نے دی
پوچھے جبریل سے شبہ عالم
میں قرب ہوں گرجہ درگہ کا
پس پردہ جلال وہیں
پھر جوابی اذان تھے کلمات
پر نہ آیا تھا حکم اے دساز
پس مدینہ کو آئے جب اصحاب
اسکو جاری کرے زمین پر بھی
پر روایت کیا ہے یوں عقبہ
اور کہے ظہر کی منہ ازاد
پس فضیلت اذان کی ہر بڑی
اور سوزن اذان کہیگا جب
اور بالکس اس کے اے بھائی

ایا ایک شخص آسمان سے کتاب
وہ کہا کیا کرے گا تو اسکو
میں سکھاتا ہوں اس کے بہتر
الغرض جبکہ بعد صبح ہوئی
خواب چاہے گریہ چاہے خدا
نرم تر اور بہت ہی شیریں تر
اور کئے عرض مصطفیٰ سرتب
شکر اللہ کا ہم کو کرنا ہے
خواب ایسا ہی دیکھے میں تحقیق
دیکھا ایسا ہی خواب حق تھا
شب حراج میں جناب نبی
کون ہے یہ فرشتہ اکرم
نہ کبھی اس ملک کو میں دیکھا
یہ ندائے بزرگ کی یقین
وہ کہا ہے تاحی پاک صفا
کہ اذان بولے اذین کے نماز
جب کئے مشورت وہ دیکھے خواب
تب سونٹ سے یہ شروع ہوئی
ایک غریب میں شکر کے تھا ہر
ہے نہایہ میں دیکھ یونہی لکھا
دیکھے یہ حدیث مصطفوی
رکھنا کانوں میں انہیوں کو تب
کہ قنات کے دریا جلدی

حضرت شب حراج میں ایک فرشتے کو اذان سے سونیاں

شریعت اذان بعد ہجرت

نہ

میں جو

بازیاں

توجیہ اور

توجیہ نماز کے آگے نہیں

سب باتیں بغیر شبہ و گمان
نہ ہے مخفی اور پوشیدہ
اور نیت زیاں تو دریاں
تا بے اور چارہاں سے بھی
ایسا فقہا میں اختلاف لے
اور بعضوں نے مستحب ہی لکھا
اور ہے ثابت کہ مصلحتاً یہ نماز
یہ ہے اکثر حدیث کا مطلب
جوں امام طحاوی عالیشان
یعنی رفع یدین پہلے کرے
اور اسی پر بہت سے ہیں علما
ایسی ہی آگ حدیث اور کھالی
اور اٹھاتے تھے ہاتھ گوش تلک
یک حدیث صحیح مسلم کی
اور مذہب امام احمد کا
بعد ازاں سیدھے ہاتھ کو سرور
نیچے سینے کے ناف کے اوپر
اور مذہب امام احمد کا
اندریں باب ترمذی نے کہا
اور دعائیں سوائے اس کے جان
ابو یوسف کے پاس آگوشن
اور توجیہ نماز کر کے آگے
بعد کرتے تھے استعاذہ اور

بس احادیث سے ثابت
کہ ہے دل سے علاقہ نیت کا
نہ تو حضرت کئے ہیں امام
اسکے اثبات پر گیا نہ کوئی
کہ ہے بدعت ہی بعض اسکے لکھے
اور اس کا سبب یہی لکھا
کرتے تکبیر سے یقین آغاز
ابو یوسف کا بھی یہی مذہب
اور اسی پر گیا ہے قاضی غا
اور تکبیر بعد اس کے کہے
اور ہدایہ اصح اس کو کہا
بیہقی نے سن میں ہے لائی
اور کبھی اپنے سر دو دوش تلک
سندان دو امام کی ہے یہی
یک روایت سے بھی یہی ہوگا
اپنے لکھتے تھے دست چپ پر
مذہب شافعی میں ہے ہاتھ
مذہب ابو حنیفہ سا ہوگا
کہ ہے وسعت جو کچھ کریں روا
شافعی پاس فرض و نفل میں
آئے توجیہ اور ثنار دو
جا بجا لوگ پڑھتے ہیں بعض
پہلے پڑھتے آعوذ بعد ثنار

پس مقرر نماز کی نیت
کوئی صحابی سے اسکا ہتھ بآ
پس ہے بدعت محدثوں کے کہا
کیونکہ نیت زبان سے استقبل
کہ یقین پر حضور نیت دل
اور اٹھاتے تھے اپنے ہر ہاتھ
اور فقہائے حنفیہ سے بھی
اور بعض حدیث میں آامیر
یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا
اور رفع یدین پر آئے ہنرم
پس تینوں بھی نفل حضرت
ابو حنیفہ کا مذہب اول
اور مذہب جانیو دوسرا
اور میں حدیثیں ایسی بھی
پر اماموں میں اختلاف ہے جان
اور ہے زیر ناف نزد امام
یک روایت میں اختلاف ہے
اور ثنار اس کے بعد پڑھتے تھے
حنفیہ پاس وہ دعائیں سبھی
پر طحاوی نے اختیار لکھا
وہ نہیں ہے موافق سنت
اور بعد آعوذ بسم اللہ

حضرت کی نماز کی صفت اور نیت کا بیان
فرض ہے دل سے ہی آپاں صفت
بھی نہ پہنچا ثبوت کو بصواب
ہے مواہب میں دیکھو یہ بھی کہا
نہیں منقول ہے زعفران سول
ایک تائید اس سے حاصل
بہلے تکبیر کے ہی ہائیے سا
یک جماعت اسی پہ گئی
آئی تکبیر کے لئے تاخیر
اور محمد کا بھی یہی ہوگا
آئی تکبیر کی بھی ہے تقدیم
مختلف ہیں یہ گاہ گاہ ہو
ہے اسی پر بھی احمد حنبل
شافعی اور امام مالک کا
مختلف یہ بھی ہوگا نفل نبی
کہ رکھیں اپنے سر دو ہاتھ کہا
اور یہی بعضے شافعی کا کلام
باندھے سینہ پر یا زیر ناف
بعد و تہت و تہی اس کے
خاص آئے نماز نفل میں بھی
پڑھے توجیہ یا کہ پہلے ثنا
محض لوگوں میں سو گئی عادت
پڑھتے تھے وہ رسول علیہ

بہ

<p>پڑھنا بسم اللہ اسے نگو کہ سیرت بو حنیفہ و ثوری و احمد عمر فاروق و حیدر کرار اور سے مروی اس کے دس جہر بسم اللہ میں کسی بھی اور بے سرف سعادت اے اکرم اور اپنے کتب میں یوں لکھے تھا وہ تعلیم کے لئے پہچاں اور اپنی کتاب میں بہ صواب کہ عمل اہل علم کا اکثر تابعین کرام سے سفیان سبت کہتے ہیں جہر بسم اللہ اس میں لایا ہے یہ حدیث نبوی ترمذی نے مگر کہا رکھ یاد اور ابن عمر و ابن زبیر آئے ہینگے ثبوت جہر میں جو کہ بلاشبہ شعبی و ستھی اعش و یعلیدہ بسبب مگر اسکی سندیں کوشمال جہر میں تسمیہ کے اے بھائی میں صحیح و کثیر و ارجح کہتے اس کے اخیر میں آمین اور احادیث میں ایک</p>	<p>جان بالاتفاق ہے ست بس یہ تینوں ائمہ امجد ابن مسعود اور ہے عمار کہ پڑھائیں نبی کے ساتھ نماز نہ سناہوں نماز میں میں کبھی دیکھے اس طرح کیا ہے رقم شارحان حدیث سے بعضے چونکہ گاہے نماز ظہر میں جاں ترمذی نے کیا ہے عقد دو بار تھالیہ از صحابہ سرور جو ہے ثوری سے شہر جہا نہ کہیں بلکہ پڑھیں آہستہ ابن عباس نے روایت کی میں قوی اس حدیث کے اسناد اور کئی تابعین ہیں بالآخر کہا حاکم صحیح میں ہر دو اور قتادہ و شیخ اوزاعی رکھتے ہیں ترک جہر کا مذہب کے اہل حدیث قال و مقل نہ حدیث صحیح کوئی آئی بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب جہر میں جہر میں ہر ایک جہر میں بولنے میں دیکھ</p>	<p>لیک پڑھنے میں جہر اور خفا چند اصحاب سے سن اے بھائی اور ابن زبیر عالی شاہ اور ابوبکر اور عمر کے ساتھ میں یقین اس حدیث راوی کہ کبھی جہر اور کبھی خفا کہ جو مروی ہے وہ ضعیف جہر قرأت پڑھتے تھے امت ایک دزرک جہر بسم اللہ ابوبکر و عمر علی عثمان اور ابن مبارک و احمد اور لکھا ہے دوسرے جواب کہ نماز میں وہ رسول خدا لیک قابل ہیں اس کے چند اصحاب ابن عباس کی حدیث مگر اور ابن الہمام نے ظہر عمر عبد العزیز زہد نہاد بعضے حفاظ نے کہا اے فصیح ابن تیمیہ دارقطنی سے اور لکھے ترک جہر میں آیا اور حضرت زبید بسم اللہ قوم بھی کہ موافقت یک بار یہی مذہب امام احمد کا</p>	<p>ہے امام نہیں اختلاف آیا وہ روایت کہ میں اختلاف یہی پانچوں علیہم الرضوا اور عثمان ذی القدر کثیفا دارقطنی و احمد و نسائی پڑھتے تھے تسمیہ رسول خدا کبھی پڑھتے تھے جہر بسم اللہ جان میں تا پڑھیں فلان سبت اور لکھا ہے تسمیہ اگر گاہ اور دوسرے صحابہ ذی شاہ اور اسحق سے بھی اکامد ہے وہ اثبات جہر میں دریا پڑھا کرتے تھے جہر بسم اللہ بوہرہ کہ انہیں سے ہے دیبا بوہرہ کہ کی بھی حدیث دگر لایا ہے یوں ذہن عبدالمیر اور زہری مجاہد و حماد کوئی خبر جہر میں آئی صحیح نقل لایا ہے اس طرح سننے آئے ہیں جو حدیث اور آثار پڑھتے تھے خاتمہ اے حق اکامد کہتے آمین جہر بیچ یکبار اور ہے شافعی امجد کا</p>
--	---	--	---

قرآن مجید

مجموعہ

قرآن مجید

کتاب

جو ہے مذہب امام مالک کا
ترجمہ کی حدیث اسے بھائی
کہا صحابہ تابعین کا عمل
کہ امام نماز جو ہو گا
ابن مسعود کی آدھی شاہ
ابھی ٹل سے اس میں ابھائی
جہر کرتے تھے کبھی زہار
وہ حدیثیں بہ جہر اور خفا
ابن مسعود کی حدیث یہاں
جبکہ پڑھتے تھے صبح کی وہ نماز
سورہ قاف بھی کبھی پڑھتے
در نماز صبح جمعہ کے روز
شافعیہ کا جائے یکسر
جب تک یہاں زلف نبتی
اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام
جائیں مکروہ اس کے غیر کو بھی
یا کہ وہ قرأت رسول کو ہاں
اور وہ قرأت شریف رسول
تانا سمجھیں علوم یوں اصلا
جمہ کی شب میں در نماز عشا
جبکہ پڑھتے تھے پڑھتے جہر بشر
پڑھیں اساء بھی عجمی
کہ مقرر حدیث اور آثار

ہمیں اس بات کا خلاف آیا
جہر و سرور و باب میں آئی
ہے یہ اکثر اسی پہ لے اکل
وہ کہے چار چیز آہستہ
ایسی ہی آئی ہے روایت جا
یہ روایت صحیح ہے آئی
یعنی پڑھتے نہ تھے تینوں پکا
ہے بلاشبہ گرچہ نقل کیا
بے تردد مدار ہے ہر جاں
قرأت پاک اس میں کرتے دراز
سورہ دوم پڑھتے تھے گاہے
پڑھتے تھے یہ دو سورہ فیروز
ہے یہاں تک سدا عمل اس پر
نہیں ثابت مداومت اس کی
نقل کرتا ہے اے نکو انجام
اور اس کے سوا پڑھے نہ کبھی
گر پڑھے صبح میں تبرک جاں
بے تردد ہے مستحب مقبول
کہ نہ جائز ہے قرأت اس کے سوا
بھی ہی آئی قرأت والا
یونہی آئی حدیث ابن عمر
پڑھیں مغرب میں بس فصاحت
اندیں باب اس میں بسیار

بوصیفہ کے پاس ہے اخفا
اور ترجیح جہر کو وہ دیا
یہ روایت کہیں میں ہاں صواب
کہ تلوذ بقوذ بسم اللہ
اور سیوطی کی اک کتاب ہما
کہ عمر اور علی نے نیکائیں
اور ابن الہمام عالی شاہ
لیک لیساکہ ہاں اس نے بھول
اور پس از فاتحہ وہ شاہ جا
ساٹھ آیت سے باصد آیت
کرتے قرأت کی بھی کھنکھن
سورہ سجدہ پہلی رکعت میں
کہ سوا اس کے دوسرے سورے
کسی سورے کی کوئی قوت نہیں
کہ وہ مکروہ تب ہو اک سال
نہیں مکروہ گرنہ ایسا ہو
نہیں مکروہ یہ چاہیے کہ بھی
لیک سے شرط اور بھی سور
اور دو رکعت میں جمعہ کے آئے
اور سوا اسکے دوسرے سورے
اور جو ہے فقہ کی کتاب نہیں
مستطافہ کا نقیض عمل اس پر
اور قرأت کے بعد کہہ تکبیر

یعنی آمین کہنا آہستہ
اور بخاری سے یونہی نقل کیا
اور جناب عمر بن الخطاب
اور آمین اے خدا آگاہ
جو ہے جمع الجوامع اسکا نام
تسمیہ اور تلوذ اور آمین
الی وائل سے اے نکو خواہ
کہ یہ سرور حدیث میں معلول
کرتے تھے ختم سورہ قرآن
پڑھتے اکثر وہ شرف امت
اور سقر میں مسعود تین شریف
سورہ دوسرے رکعت میں
نہیں پڑھتے تھے صبح میں گاہ
ہے یہ مکروہ جائے تعین
کہ اسی کو سدا کرے لازم
پڑھے قرآن سے ہو ملتہ جو
پڑھے البتہ اور سورے بھی
بے تعین کبھی کبھی پڑھے
پڑھتے دوسرے سدا لا ابرار
میں ملویل قصیر قرآن کے
نظر اور ظہر میں طوال پڑھیں
تھے بلاشبہ اس ہی پر
آئے حضرت مکرم میں اکبر

کیا یہ تکبیر ہے بہ حال قیام کہ ہاتھ میں دیکھو یوں ہی کہا احمد و شافعی کے پاس اس کے سر و جانب حدیث میں نقل ہے کہ یہ عادت ہے ترمذی کی سنو پہلے لکھا ہے باب رفع یدین پہلی تکبیر بولتے تھے جب پھر بہ حال رکوع آتے جب اکثر اصحاب تابعین کمال شافعی اور احمد و شافعی دوسرا باب اس کے بعد لکھا ہے روایت کہ مطلقہ کے کہا میں بھی ویسی نماز بارگاہ اور کہا ترمذی نے المساہی پھر کہا اہل علم سے بسیار قول سفیان ثوری والی کی ہے مالک نے نقل ازہری سنن والدی اپنے عبد اللہ پر نہ رفع الیدین ہے ایسا اور عامم بن کلیب شہیر کہ نہ کرتے علی تھے رفع یدین اپنی آنکھوں میں کیا ہوں نظر اور مجاہد کہا پڑھا میں نماز

یا ہے جھکنے کے وقت میں اہل نقل از جامع صغیر کیا ہے بہ رفع یدین یہ تکبیر لاتے ہیں جانبین انکو دلیل کہ یقین اختلاف جس میں ہو انہیں لایا ہے یہ خبر بے یمن وہ اٹھاتے تھے سر و ہاتھ کو تہ اور اٹھاتے تھے سر کو تہ تھا مقرر اسی پہ اے اہل کہا عامل اسی کے تھے ہذاقی یہ حدیثیں وہ باب میں لایا ابن مسعود جو صحابی تھا دیکھو پڑھتا ہوں استہمار سے ابن عازب کی بھی حدیثی از صحابہ و تابعین کبار ہے یہی اور اہل کوفہ کا اور زہری نے ہے روایت کی کہ کہا اس طرح وہ حق آگاہ پہلی تکبیر کے سوا ایک بار پھر جس کا زنا بے یمن ہے سر پہلی تکبیر کے سوا بے یمن کہ پڑھے جب نماز ابن عمر پیچھے ابن عمر کے لئے مساز

قول اکثر کا ہے یہی اے خیر اور اٹھاتے تھے جب رکوع سر اور احناف کے یہاں بے یمن یہ حدیثیں سبھی بغیر تصور عقد کرتا ہے اس کے دو باب کہ روایت کیا ہے ابن عمر تا مبارک وہ سر دو کندھوں کا تب بھی حضرت اٹھاتے سر ہاتھ پھر ہے میں جو مجتہد آگاہ پھر رہ جان اس حدیث کو نیک کہ نہ کرتے تھے جس میں رفع یدین کہا اس طرح اپنے یاروں سے پس پڑھا اور کیا نہ رفع یدین ابن مسعود کی حدیث وہ چن بے تروڑ اسی کے قائل ہیں اور امام محمد والا بے تروڑ سلم ذی شہاد کہہ تکبیر سنت اے دلبر یہی قول امام ہے شہر تھا وہ لایا ہے جانیے یہ باث اور عبد الغزیز ابن حکیم پہلی تکبیر کے سوا بے یمن پہلی تکبیر کے سوا بے یمن

کہ یہ جھکتے ہوئے کہنے تکبیر کہے تکبیر تہ وہ خیر بستر نہیں بعد رکوع رفع یدین میں کتب میں حدیث کی مسطور یوں ہی دو باب یاں لکھا ہوا میں حضرت طرف کیا ہذاقی ہر دو دست شریف ہوتے تھے بعد اس کے لکھا ہے وہ بیتا مثل اوزاعی اور عبد اللہ ترمذی نے کیا اشارہ ایک پہلی تکبیر کے سوا بے یمن کہ جو حضرت نماز پڑھتے تھے پہلی تکبیر کے سوا بے یمن ہے بلاشبہ شک حدیث حسن یعنی بیشک اسی کے قائل ہیں ہے مؤطا میں اپنی یوں لایا ابن عبد اللہ بن عمر اے جا جب جھکے اور جب اٹھائے سر اس میں اشارہ ہے میں اکثر مستعد روایتوں کے ساتھ نقل لایا ہے اس طرح اے فہم پھر نہیں وہ کہے ہیں رفع یدین میں نے دیکھا کہ نہ رفع یدین

سنن ابی یوسف

سنن ابی یوسف

سنن ابی یوسف

سنن ابی یوسف

سید احمد بن محمد بن یحییٰ

الحق

محمد

اور اسود کہا کہ میں دیکھتا ہوں
ابن مسعود اور علی و عمر
جب ہوائ کے خلاف ہیں
ہو عبد اللہ لو کہ سخن پران
پہلی تکبیر کے سوا بے میں
دیکھا وہ مسجد حرام میں آ
وہ اٹھاتا تھا ہر دو بار
پہلے آنحضرت آپ کرتے تھے
ابن مسعود نے کہا بے میں
ابن عباس سے بھی ہر دو
پس ہوا اس لینا سے اظہر
رفع اور عدم رفع ہر دو بھی
کہا ابن ابی ہمام بحکم
پس نہیں دور ہے یہ امر سنو
یعنی زانو پکڑتے قوت سے
اور سجدہ میں اُنکو رکھنا ضم
اور وہ آئین اپنے پہلو سے
اور سجدہ پکڑتے سہ بار
یعنی ہوا پکڑ سالت یا زانو بار
نیک سب سے منفرد کیلئے
عمر عبد العزیز بائیس
کہ نماز اسکی سے مشابہ نہ
کہ رکوع و سجود کی تسبیح

کے حضرت عمر بن زادا
مشہر ہیں بہ قرب بیہشہ
وہ کیا جائے کس طرح قبول
کہ بلاشبہ میں پڑھا ہوں نماز
نہ کئے ہیں کوئی بھی رفع یدین
شخص داں یک نماز پڑھتا تھا
کہا ابن زبیر اس کو امی یا
بعد ازاں اُسکو چھوٹی لے
کئے جب تک رسول رفع یدین
کہ یقین عشرہ مبشر بھی
کہ میں طرین بھی حدیث اثر
کہ کبھی رفع عدم رفع بھی
قول و فعل ایسے اوائل حال
کہ یہ شئی بھی اسی قبل سے ہو
اور رکھتے تھے انگلیوں کو کھلے
یعنی رکھنا علی سوی باہم
شاہ کو نین دور رکھتے تھے
یہ ہے ادنیٰ کمال کا منقاد
بعض دس بار بھی کہے اسی بار
اور لازم امام کو ہے و لے
جب مفید تھا سعادت گیر
بالیقیں بانمانہ پیغمبر
پر عین دس بار اور صاف صاف

پہلی تکبیر کے سوا بے میں
بعد ابن عمر کو بھی دیکھے
لایا ابن ہمام لے آگاہ
حضرت سید البشر کے ساتھ
اور نہا میں دیکھے بانجھ
جیکہ جاتا رکوع کے اندر
کہ نہ ایسا نماز میں آغز نہ
یعنی بیشک حکم اول تھا
جانور رفع الیدین ہم بھی کئے
پہلی تکبیر کے سوا بے میں
پس کہی جائیگی یہی اب بات
یا اوائل میں فعل رفع کا تھا
بے تردد نماز میں تھے مباح
اور حضرت رکوع جب کرتے
تین حالت ہیں انگلیوں کی جا
حال احرام اور تشہد میں
سیدھی رکھتے تھے پشت وہ تھوڑ
اور ہے افضل کہ تین سے زیادہ
یعنی یہ قدر بھی لکھے اس حبیب
کہ رعایت وہ قوم کی بھی کہے
ساتھ اس کے امام دس مالک
کہ رکوع و سجود کی مقدار
اور نبی جب سجدہ کرتے تھے

نہ کئے ہیں عمر بھی رفع یدین
کہ نہ رفع یدین وہ بھی کئے
علقہ نے سنا ز عبد اللہ
اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ
یوں روایت کئے ز ابن زبیر
اور اٹھاتا تھا جب رکوع سے
کیونکہ ہے یہ بھی ایک ایسی چیز
اور منسوخ بعد اس کے ہوا
جب چھوڑے ہیں ہم بھی چھوڑ
نہیں کرتے تھے گاہ رفع یدین
کہ دو باتیں بھی پاک ہیں اثبات
اور منسوخ اس کے بعد ہوا
بعد منسوخ ہو گئے بہ فلاح
سخت زانو بہ سر و کف دھرتے
کھلے رکھنا رکوع کے درمیان
حال اصل یہ اُنکے اُنکو رکھیں
رکھتے تھے پشت کے برابر
لیکن طاق ہوئے و قد لو
کہ وہ قدر مقام کے ہو کر یہ
کہ ضعیف اور ناتواں بھی رہے
مقتدی تھا کہا پس اس سالک
اسکو رہا تھا اس قدر آیار
اگر زانو زمین پہ دھرتے تھے

بعد رکعتے دو ہاتھ اے گیانی
اور مذہب ابو حنیفہ کا
مذہب مالکی و اوزاعی
یعنی دو دست و پا بھی دو زانو
اوپرے مکروہ گرائے گا ایک
اس طرح پر کہ دو نعل سے بھی
اور سجدہ میں سر کو جب رکعتے
کبھی کرتے تھے اس قدر تاہر
اے براور رکوع و سجدے میں
حد ادنیٰ یہ اُس کا ہے سُن لے
جانیو سے نماز کی چوری
ہے حذیفہ نے ایک دن دیکھا
ہو افسانہ نماز سے وہ جب
گرم بیگا تو ایسی حالت پر
شافعی اور امام احمد پاس
اور جلسہ بھی دو سجدہ کے بین
قول کر خنی سے واجب اچھائی
اور بعض ائمہ مذہب
تو اعلاہ نماز کا ہی کرے
کہ امام محمد اے مقبول
خوف کھتا ہوں کہ اُسکی نماز
دُسر جی کت کے واسطے آتھتے
اُس میں ہے اختلاف فقہا کا

اور بعد اُس کے رکعتے پیشانی
احمد و شافعی والا کا
پہلے رکعتا ہے دو ہاتھ کو ہی
جہہ و بینی ہے یک عضو جانو
کہا ابن ہمام یوں ہی دیکھ
ہوئی ظاہر سیدہ کی اچھائی
درمیاں ہر دو کف کے رکعتے تھے
کہ سمجھتے تھے لوگ تب اکبر
یونہی تو مے میں اور جلسے میں
نیت کے ہا خوب ہو سیدھے
یو چھہ چوری نماز کی کیسی
شخص کوئی نماز پڑھتا تھا
ہے حذیفہ بلا کے پوچھا تب
تو مرا ہو گا غیر فطرت پر
ابو یوسف کے پاس بے سوال
فرض میں یہ امور سب بین
اور سنت بقول برجانی
نقل شمنی کیا ہے یوں سن اب
یعنی لازم ہے وہ دھڑکے پر
ترکِ تعدیل سے ہوا سُنو
ٹوٹ جاو گی اور نہ ہو گی جواز
ہاتھ ہر دو زمین پر رکھتے
یعنی اُس بیٹھے کا حکم ہے کیا

کے بعضے کہ قبل پیشانی
سُن ہی ہے کہ اپنے دو گدگے
اور کرتے تھے سجدہ شاہ انام
اور سجدہ میں گرد و پاؤں آتھے
اور سجدہ میں شاہ موجودات
دونو بازو بھی شکم کو اپنے
اور رکوع و سجود کے مقدار
اس نماز شریف کو سرور
ڈھیل کرنے کے باب میں اشہر
اور ارشاد یوں کئے سرور
کئے ارشاد وہ رسول انام
اور رکوع و سجود کو اصلا
کیا کیسی نماز یہ تو ادا
یعنے دین محمدی کے سوا
بس رکوع و سجود میں آرام
یو حنیفہ بھی اور محمد پاس
تومہ و جلسہ سنت اے لے
کہ رکوع و سجود کی تعدیل
اور ایسا ہی سرخی بھی کہا
چو کہا کوئی نماز کے درمیاں
اور ہے مروی جناب پیغمبر
بیٹھے تھوڑا اور کرتے قیام
بعضے سنت کے میں اسکو جاں

رکھے اپنی زمین پر بینی
آگے ہاتھوں ہی کر زمین رکھے
ہفت اندام پر لے بہک انجام
تو بلا شک نماز ہی جائے
رکھتے پہلو سے دو سر دو ہاتھ
اپنے زانو سے دور رکھتے تھے
کرتے قومہ و جلسہ بھی ایسا
اب فراموش کر دے میں مگر
ہاں احادیث اے میں اکثر
کہ یقین چوریوں میں سب بدتر
کہ رکوع و سجود نا ہو تمام
آہ وہ نا تمام کرتا تھا
نہ حقیقت میں تو نماز پڑھا
دو سکر دین پر مرا ہو گا
اور دونوں کے درمیاں بھی قیام
یہاں دو قول ہیں اگر مشائخ
مالکی بھی اسی ہیں بعضے
مگر کبھی فوت ہو دینی بتقیل
اور ابن ہمام نے لایا
مگر کبھی چھوڑے گا اطمینان
دُسر سجدہ سے جیتا ہے سر
جلسہ استراحت اُس کا نام
جیسے مذہب ہر شافعی کا عیا

سجود

تعدیل احوال

جلسہ استراحت

<p>کہ روایت کیا ہے ایسا ہی ہیں ہی پر ثلثاۃ اجمہ نقل نعمان کیا ہے لے دیند پہلی رکت میں از سجدہ دوم ابن مسعود سے بھی اے لبر یونہی مروی ہے بالیقین دیبا جبکہ ان کا سئل ہے ایسا اس طرح لوتے ہیں عینوں امام اور وہ جلسہ استراحت کا اور اٹھنے کے وقت ہر دو ہاتھ کیونکہ اسباب میں سن اچھائی اور روایت کیا ہے ابن عمر یہ حدیثیں سمجھ آفرخ پئے لیک ہاتھوں کو اپنے رکھ نہیں</p>	<p>مالک بن حویرث اے بھائی بو ضیفہ و مالک و احمد الی عیناش کا جو ہے فرزند اور یونہی بہ رکعت بیوم اور علی و عمر و ابن عمر ہیں یہ بیشک اکابر اصحاب وہی اکثر عمل ہو حضرت کا کہ اُسے صحبت رسولِ انام سرور ہیں اُس نے جو دیکھا ہے زانو یہی اے نیک صفا ابو وائل سے یک حدیث آئی کہ کئے منع سب کو پیغمبر ابو داؤد کی کتاب میں ہے اٹھنا جائز ہے اُس کے پاس نہیں</p>	<p>بعض بولے وہ جلسہ حاجت کا کیونکہ دوسری حدیث بیکتقیل کہ صحابہ کو میں بہت دیکھا سر اٹھاتے جو دوسرے سجدے سے ابن عباس اور ابن زبیر اور مقرب تھے مصطفیٰ کے سدا وہ روایت بن حویرث کی بیش دن سے نہیں زیادہ بھی عذر پیری کے ہی سبب ہوگا اس ہی سنت ہے بو ضیفہ یا سر کہ میں دیکھا ہوں شاہ موجودات ہاتھ پر اعتماد کرنے سے اور وہ جلسہ استراحت کا اور ہمارے یہاں بھی اوسماز اور تشہد میں بیٹھتے تھے جب ہر دو قدر کے دریاں سن آہ پاؤں دائیں کو جو پھیلاتے ہیں اس کو کہتے تو رک اے اکرم در نماز صلیح اے فاجر اندریں بابت شافعی کی دلیل اور مالک کے پاس اُسے فرج پئے اور محمد کے پاس سن یہ بتا بو ضیفہ کی حجت اے بھائی</p>	<p>ضعف پیری اگر عذر ہی تھا ہے یہ تینوں امام کی بھی دلیل جبکہ کرتے تھے وہ نماز ادا یونہی اٹھتے تھے بیٹھتے ہی نہ چھ یہ اصحاب پاک سے باخبر پیری میں بھی آپ کے کھتا شافعی کی دلیل جو ہوگی پس ہے نعمان کی حدیث قوی یہ نہیں تھا عمل ہمیشہ کا پاس احمد کے بھی اکٹھے تینوں اٹھتے زانو بہ رکھ کے دوڑوں کا یعنے ہاتھوں کو ٹیک کر اٹھتے پاس مالک کے بھی نہیں ہوگا جائے عذر کے لئے ہر جواز پائے کے تئیں بچھالتے تب بو ضیفہ کا ہے یہی مذہب اُس کے تئیں اقرار اس کی نہیں سیدھے جانب نکال ہر دو قدر جبکہ سے یک ہی تعدہ آخر سنا عذی کی حدیث ہر تقیل ہر دو قدر میں بھی تو رک کا انراش آباد رہہ جلسہ مات ہے بلا شک حدیث مسلم کی</p>
<p>بیٹھتے در قعود اس پر ہی پہلے قدر میں شافعی کو پاں دوسرے قدر میں اقرار نہیں اس طرح پر ز میں پر بیٹھتے شافعی پاس جانو امیں بھی کنیت ہوگی جو حیدر کی دوسرے کا عدہ میں چار گانہ دو تشہد میں جس نمازیں</p>	<p>اور کھڑا کر کے پاؤں سجدہ بھی بس یہی طور ہے بلاد و ماں پر تو رک ہی ان کے پاس تھیں کہ ستر میں جائے نہیں سر لگے ہے یہ طور تو رک اے بھائی اُس کی ہے روایت ای ہی بھی تو رک ہے پاس احمد کے دوسرے قدر میں ہی تو رک جا</p>	<p>تشریح کا بیان</p>	<p>کیفیت نماز و تشہد</p>

اور دوسرے بھی آئمہ ہیں اخبار اور شہادت ہے افتراش میں کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا اور شہادہ وہ جبکہ پڑھتے تھے کوئی لفظ پر اشارہ کریں کہ شہادتیں میں لاکے گاجب اکثر اصحاب تابعین کرام چاروں مذہب میں سنت اسکی علمائے قدیم از اخلاف اور حدیثیں صحیح تریں قبل شیخ شمسی محقق والا بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے اور یونہی کہا ابو جعفر کہ ہمیشہ اشارہ کرتے تھے اور کتاب محیط میں لکھا ابو صفیہ امام عظیم ہیں اور علامہ شیخ نجم الدین کہ اشارہ کریں شہادت میں بہت اخبار اور بہت آثار اور احادیث کے کتب میں بھی وائل ابن حجر صحابی سے اور بہت ہیں اس بحث کو دلیل اور فارغ ہو جب شہادت سے

مطلق افتراش میں آیار پس ہے افضل بغیر شبہ ہی یا دعائیں طویل پڑھنے کا اپنے زانو پہ ہاتھ دھرتے تھے جانئے اختلاف ہے اس میں انگلی کلمے کی پس اٹھانے تب فقہاء اور محدثین عظام ہر کی ثابت دلیل سے امر کی اسکی تصریح کر دے میں صاف دیکھ اس کے ثبوت پر ہیں دلیل ابو یوسف سے ہے یہ نقل کیا بعد اس کے سمجھ تو حلقہ کرے جو محقق فقیہ ہے اشہر پس کریں ہم بھی جانو اس میں کہ یقین بعض عالموں نے کہا اور محمد کے پاس بے سواں دیکھئے اس طرح کہا ہے یقین فعل سنت ہے یقین سمجھیں اندیس باب اسے میں آیار ہیں روایات آئے بھائی متعدد روایتیں لائے گر لکھوں اسکو نسخہ ہو جو دلیل سرور ہیں درود پر مقرر تھے

قدمہ اول اور آخر کا اور تو رک میں آئیں جو اخبار اور عمل وہ رسول جن بشر ہاتھ سید ہے کر انگلی کو بغیر لیکت قول ہے یقین شہر اور جسد کہے گا لا اللہ ہیں اشارے وعقد کے قائل بو صفیہ و صاحبین کے پاس گرچہ پچھلوں میں کچھ خلاف آیا عقد کس طرح کیجئے اس کا کہ کرے پہلے آئے نگو محضر پھر اشارہ کرے یہ سبابہ اور امام محمد فاخر اور امام ابو صفیہ کا رفع سبابہ ہمیں آیار ابو یوسف سے بھی بغیر گماں کہ بلا شک ہمارے مذہب کے علما کو فہم اور مدینے کے پس ہے اولے عمل اسی کے بر ابو داؤد نسائی والا کہ شہادت کے پاس حلقہ کرے اکتساب کیا اسی پر میں دارقطنی نے دیکھ لے بھائی

قید ان میں تو کچھ نہیں آیا یہاں اخلاف کہتے ہیں آیار کبھی اس پر کہے کبھی اس پر کہتے عقد اور اشارہ ہر فرد میں اور آئے اسی پر ہیں اکثر رکھے انگلی کو اپنی اے آگاہ اسکو ثابت کئے ہیں اکتاف بھی ہے ثابت یہ امر بے سواں لیک اکثر کئے ثبوت اس کا ہے ائمہ میں اختلاف آیا قبض بے شبہ قصر و بصر یعنی کلمے کی انگلی ہی کو اٹھا دیکھئے اس طرح کیا ظاہر بھی ہی قول ہے جو اس لکھا ہے شہادت میں سنت سالار یونہی لائے روایت ابو یوسف متفق ہیں روایت میں سار بے نزود تمام یونہی کہے ایسے ہی قول کئے ہیں کبیر عبد رزاق اور ابو یوسف بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے یہ بھی کافی ہے طالبو کتبیں ابو سعود سے روایت کی

شہادت میں انگلی سے اشارہ

صفت نماز

دروود بعد از نماز

بیت

کہ یہ فرمائے ہیں رسولِ خدا نہ نماز اسکی ہووے گی مقبول شافعی پاس ہے یہ واجب ہا جو ہے شہرِ درودِ ابراہیم ابن عباس نے کہا ہے نہیں اللہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَحَنَّمَ	جو مسلمان کہے نماز ادا یا در کہ اس حدیث کو مت بھول اور سنت ہے حنفیہ کے یہاں ہے وہ کافی نماز میں کہ نہیں اس دعائے شریف کی تعلیم اور یوں تفسیر اعلیٰ نے کہا	اور نہ بھیجے گا وہ درود اگر در قعودِ اخیر اے صاحب اور اکثر درود کے صیغے اور بعد از درود پڑھنے کے کرتے تھے اس طرح نبی اے جا اور یوں تفسیر اعلیٰ نے کہا	مجھ پہ اور میرے اہل بیت پر مصطفیٰ پر درود واجب ہیں حدیثوں میں مختلف آئے شاہِ عالم دعا بھی کرتے تھے جو نہ سکھلاویں سورۃ قرآن کہ شہرِ انبیا حبیبِ خدا
پڑھتے تھے یہ عاقلین اگر سلیم در میان تشہد و تسلیم وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہِ مِنْیْ اَنْتَ الْمَقْدَّمُ وَاَنْتَ الْمُوَخَّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ	پڑھے بعد از سلام کے یہ دعا اور پڑھے ہیں کبھی زبیرِ سلام یا ہے تعلیم امت اے شیخ خوب آتی نظرِ ہمین ویسار سرورِ دیں کا یہ عمل تھا سلام احمد و شافعی کا بھی مذہب مستند ہے امام مالک کی یہاں کرتے ہیں گفتگو اعلیٰ کہ وہ دوسرا سلام حق کی جی بہر اعلیٰ تھا وہ ایک سلام کہ کریں منجھ کے سامنے جو سلام پست آواز کرتے اے شرف پھر گردن ادا دھر دیکھے ہے ہدایہ میں یہ نہیں اے ذکر سوچے منوجہ اسکی جانب تب	ہو سکے یہ بھی وہ رسول میں اور تھے حضرت امام معصومین اور تشہد کے بعد شاہِ انام اور مخاطب سلام میں سن تو شخص بندہ زکریا صاحب اور ہے مالک کے پاس ایک سلام پڑھتے شب میں نماز جب سالار آئیں ہے ذکر یک سلام یقین پست کہتے تھے شاید اے سعود بعد ازاں دوسرا سلام آیا وجہ اسکی یہی ہے اے مساز اور حضرت نماز میں زہار گوشہ چشم کی نظر اے امیں ہے حدیث صحیح اے مساز جبکہ وہ بندہ التفات کے	کہ پڑھے ہو دو جا پر بھی یقین چاہے بخش گنہ کی جو بایں دائیں اور بائیں پھر تھے سلام کہتے تھے قوم اور فرشتوں راوی ہیں اس حدیث کا دریا روبرو اپنے منہ کے ہی اہتمام کرتے اس وقت پر میں بیدار نفی دے سلام کی تو نہیں کہ تھی بیداری اہل کی مقصود کہتے آہستہ سید ابرار کرتے قبلہ کی سمت سے آغاز نہیں کرتے تھے التفات یا داخل حکم التفات نہیں جبکہ مومن کھڑے ہے نماز یعنے غریب کی طرف دیکھے

حق کہے اُس کو اے بن آدم
ہو تو متوجہ مجھ طرف ہی کیا
بار ستیم جو التفات کرے
اور رونے کا طفل کے آواز
اور نماز اسکی ماں جو رستی تو
سرور دیں اُسے اٹھا کر تھے
کہ کے انھی یقین رعایت حال
وہی عمل کثیر ہے سمجھو
یا کرے ایسا کام اُسے سنا
اُس سے فاسد نماز ہو جیے قیل
ہاتھ یا سر سے یا کہ اٹھلی سے
اور حضرت نماز میں آگیا
حنفیہ پاس کوئی یا آواز
اور زور و مصیبت دنیا
اور کجا بن نماز کے درمیان
اور بلا عذر وہ نہیں ہے جواز
یا ہو بیماری اور مرض کا سبب
یا کرے مقدمی کہ تا اس
کہ یہ ہو گا نماز سے ہم راز
کہ تنخج سمجھ وہی ہو گا
بند کرنے کی چشم کو بھی ہا
کہے یعنی کہ حق یہی ہے یقین
تب نہ مکر وہ چشم پوشی ہو

کس طرف دیکھتا ہے تو اسلم
یعنی اب تو مری طرف منہ لا
لیجئے جب وہ ادھر ادھر دیکھے
جبکہ سنتے تھے مصطفیٰ بہ نماز
نہ غل بہ وضو میں اُس کو
دوش اہریہ تب بٹھا آتے
سجدہ کرتے دراز غیر طال
کام عادت میں جو دو ہاتھ ہوتے
سمجھے جاوے کہ نہیں یہ نماز
جو ہے کم اُس سے وہی عمل لیل
اُنکا ردِ سلام نب کرنے
گریہ کرتے تھے درد سے سیما
روئے بے شبہ اسکی جانے نماز
رونا آواز سے نہیں ہے روا
کبھی حضرت کہہ کرتے تھے جا
کہ بلا شبہ اُس سے ٹوٹے نماز
چھینک کے حکم میں ہوتے تب
کہے آگہ امام کو اپنے
ان دو صورت میں بھی ٹوٹے نماز
کہ حروف اُس سے مٹا ہوں بلکہ
نہ کہیں منع صاف آیا جاں
بند نہ کرنے سے کسی کے تنیں
بلکہ ہو بگا مستحب سمجھو

کیا ہے سیکرے اور کوئی بہتر
جب کرے التفات دُوسری با
حق تعالیٰ بھی اپنا وجہ کریم
کرتے تخفیف تب نماز اندر
اور بچہ کبھی سنا میں آ
کبھی آتے حن ہو یا کہ حسین
ایسی باتیں جو اُسے اطفال
جیسے دستار باند عدا ہے یا
یا پایا ہے ہواں سے تین افعال
اور حال نماز میں اے ہمام
پر تھایہ در اوائل اسلام
آتی سینے سے آپ کے آواز
اور نہ آواز سے اگر رووے
خوف عقبی سے روز با آواز
بولتے ہیں تنخج اُس کو مگر
ہے یہی جانو عذر اور حاجت
یا ہو آواز صاف کرنے یقین
یا مصلیٰ وہ اس سبب سے کرے
شیخ تمنی نے یو بھی ذکر کیا
اور حضرت نماز میں سنئے
ہے کراہت میں اختلاف اُس کے
تفرقہ ایک ہووے گا حاصل
کہ خضوع و خشوع اور حضور

کہ طرف اُس کے تو کرے جو نظر
پھر کہے یو بھی اُس کو وہ دار
پھر لیتا ہے اُس سے تباہ فہم
طفل کے حال پر شفقت کر
شغلق وہ شہاد سے ہوتا
پشت اشرف پہ بیٹھے ہیں
نہیں عمل کثیر میں داسل
پہننا پیر بن ہو یا کہ ازار
میں یہ عمل کثیر کے اشغال
کر تا حضرت کو آگے کوئی سلام
بعد منسوخ ہو گیا اے ہمام
مثل آواز آپسیا بہ نماز
اُس سے نقص نماز نہ ہووے
ہے روا اُس سے نہ ہو نقص نماز
عذر پر ہے روا نماز اندر
کہ نہ بیچنے کی اس سے سوطا
تب بھی وہ مفسد نماز نہیں
تا کہ یہ بات جان لیں دُوسرے
مور ہدایہ میں اس طرح لایا
نہیں آنکھوں کو بند کرتے تھے
اور ہے مکر وہ ہمارے پاس لے
اور مشغول اُس کا ہو گا دل
پاؤں اُس سے کبھی تفرقہ ہووے

عمل کثیر ہے

نماز میں آنکھ بند کرنے کا حکم

وہ تو مقصود و عبادت ہے	اور وہی جانور روح طاعت ہے	اب میں لکھتا ہوں بیابان ایاں	کہ زبید نماز وہ سالار
جو کہ ذکر و دعا پڑھا کرتے	اور صحابہ کو حکم فرماتے	اور دعائیں بہ مختلف اوقات	جو پڑھے ہیں امام موجودات
انکے بیان میں کئے اعلام	از گروہ محدثین کرام	مستقل ہیں کتب کچھ اضمحیر	عربی معتبر طویل و قصیر
جیسے حصین جزیری کی	اور اذکار شیخ نووی کی	اور ہندی کے دریا بھی یقین	لکھا ظفر جلیل قطب الدین
اور لکھا ہوں نسخہ یک میں بھی	مختصر تر سعادت ابدی	اسمیں اوقات مختلف کی دعا	دیکھ باتر جسے کیا اہلا
وہی لکھتا ہوں اب میں بالجامع	کہ جو حضرت پڑھے میں بعد نماز	آئے ہیں جب دعائیں اے دلشاک	نشر لکھتا ہوں کچھ صابہا

وہ اذکار و دعوات جو حضرت سید کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے

روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور یہ دعا پڑھتے

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ

حضرت سلام نماز کے بعد نہیں بیٹھے تھے مگر اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھنے کے مقدار۔ روایت کی ہے ان ہر دو حدیث

کی مسلم نے اور استغفار تین بار اس نفل سے آیا ہے اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتَى الْيَبِ اور ترمذی

کی حدیث میں مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور امام اہل شام اور اعمی علیہ الرحمۃ

سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دئے اسْتَغْفِرُ اللَّهُ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ اور امام نووی نے کہا کہ استغفار

سب اذکار پر مقدم ہے اُس کے بعد اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ آخر تک سَلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے اور ایک روایت میں معوذتین

پڑھنا بھی آیا ہے اور قل بواللہ احد ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہے، اور حضرت معاذ بن جبل کو وصیت

کی کہ ہر نماز کے بعد کہے اللَّهُمَّ اعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور فرمائے واللہ میں دوسرے لکھتا ہوں تجھ کو

اے معاذ عوک مت کر پڑھنا اہل ہر نماز کے بعد اور ورد مشہور نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے اور ایک روایت میں نماز

سمیرنے کے آگے اور زانو بندنے کے آگے دس بار کہہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وحدہ آخر تک پڑھنا نامہ اعمال میں نیکیوں کے لکھانے اور گناہوں کے مٹانے

اور درجات کے بلند کرنے میں اثر عظیم رکھتا ہے اور فرافض کے بعد معقات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے یعنی سبحان اللہ تیس بار

الحمد تیس بار اللہ اکبر تیس بار اور لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وحدہ قید تک ایک بار اور ایک روایت میں اللہ اکبر چوبیس بار آیا ہے، روایت

کی اسکی مسلم نے اور جامع الاصول میں نسائی نے اور مشکوٰۃ میں امام احمد اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ جب صحابہ مامور ہوئے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر تیس بار پڑھا کریں ایک تصریحی نے دیکھا کہ ایک نے کہا کہ

بعد نماز پڑھنے کی دعائیں جو حدیث سے ثابت ہیں

آیات کو رسول اللہ نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیس پرتین بار پڑھیں۔ انصاری نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اگر ہر ایک تکبیریں بار پڑھیں اور تہلیل کو بھی اسیں داخل کریں جب صبح ہوئی وہ انصاری حضور نبوی میں حاضر ہوا اور اپنا خواب ظاہر کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ کیا یہی کیا کرو۔ جیسا اس نے کہا۔ پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو سنون ہوا۔ اور ایک روایت میں بخاری کے ہر ایک ستر بار اور ایک ایت میں سلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملہ تیس بار ہوتے ہیں۔ اور اس ورد کا حکم سونے کے وقت بھی آیا ہے کہ حضرت نے فاطمہؓ اور علیؓ کو اسکی تعلیم کی۔ اور فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھنا بھی آیا ہے۔ چنانچہ نسائی نے اپنے سنن میں لایا۔ اور طبرانی نے قل ھو اللہ احد کو بھی زیادہ کیا ہے اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اسکی صحت پر گئی ہے تنبیہ شیخ ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ حدیثوں میں بعض دعائیں اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہیں۔ انکا وصل فرض کے ساتھ ہی لازم نہیں۔ بلکہ سنت کے بعد بھی اسکا پڑھنا کافی ہے۔ لاکن سنت کے بعد اذان چیزوں سے جو نماز کے تابع نہیں مشغول نہ ہو۔ اور سنن ابی داؤد میں ابی ریشہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت کے ساتھ جو تکبیر اولیٰ پائی تھی سلام کے بعد کھڑا رہا۔ تا سنت ادا کرے۔ عمر فاروق نے اس کے کندھوں کو پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ بیٹھے کیونکہ ہلاک نہ ہوے اہل کتاب مگر اس واسطے کہ انکی نماز میں فصل نہیں تھا۔ پس حضرت نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ پس بعض مختصر اذکار ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہے۔ اور جو دعائیں اور اذکار کہ دراز ہوں۔ سنت کے بعد پڑھے۔ اور وہ جو آیا ہے کہ مغرب سنت کیلئے جلدی کرو۔ یہ بات دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قَدِیرُ تک پڑھنے کے منافی یعنی استقدر پڑھنا اس جلدی کے برضد نہیں اگر سنت کے بعد پڑھے یہ بھی فرض کے بعد پڑھنے کے منافی نہیں کذا فی المدارج

سجدہ سہو کا بیان		اب میں لکھتا ہوں کچھ بفضل خدا		سجدہ سہو کا بیان	
سہو و نسیان رسول سے ہرگز	وہیے اقوال میں نہیں جائز	کہ علاقہ رکھے وہ باخبر	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	سجدہ سہو کا بیان	سجدہ سہو کا بیان
یعنی پہچانے بیچ حکم خدا	اور دینے میں بھی خبر کے بجا	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	اس میں ہے حکمت خدا شامل	اور بلاغ سے بھی لے ہتیار	اور بلاغ سے بھی لے ہتیار
خواہ غیر نماز یا بہ نماز	ہے بقول صحیح سہو جواز	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	تا بہ شروع اسکی جبر و سزا	اور ہے اختلاف در افعال	اور ہے اختلاف در افعال
دیکھو فراموشی حلقے نبی	دے جاتا ہوں میں فراموشی	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	کبھی سجدہ سلام کے آگے	اقتدا تابعی کی ہو حاصل	اقتدا تابعی کی ہو حاصل
سہو ب عمر میں ہوا لے یار	مصطفیٰ سے نماز میں پنج بار	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	اور بعد سلام بے وسواس	ہوئے تہراؤں سنت اکو سدا	ہوئے تہراؤں سنت اکو سدا
شافعی پاس لے نکوا انجام	سجدہ سہو ہے گا پیش سلام	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	کہ روایت کیا ہے لے آگاہ	کبھی بعد از سلام کے بھی کئے	کبھی بعد از سلام کے بھی کئے
وہ حدیث اسکی ہر سند ہمیں	آئی ہے جو صحیح ستہ میں	سہو و نسیان ہو نبی سے محال	اور بن ماجہ اور ابو داؤد	ہے مقرر ابو حنیفہ پاس	ہے مقرر ابو حنیفہ پاس
کہ کئی سجدہ سہو کا لے ہمام	سرور انبیاء بعد سلام	سہو و نسیان ہو نبی سے محال		ابن مسعود جو ہے عبد اللہ	ابن مسعود جو ہے عبد اللہ
				عبدالرزاق و احمد و مسعود	عبدالرزاق و احمد و مسعود

<p>یوں روایت کئی ہیں کہ اس سے یہ بلاشبہ قول سرور ہے ابن مسعود اور ابن زبیر اور بلاشبہ خفیہ کے یہاں اور تقدیم رکن کی لے ضمیر اور غلبہ و وجہ استغراق سہو میں جرم اک طرف ہر گاہ بوجہ ہر وہ سوائے ہیں شیخین اور کسے ڈالتا ہے شک ایسا یہ خصائص نبی کی یقین کہ کسی کو یہ شک لگے لے یار کیونکہ سر کعتیں پڑھا ہے جو بوضیفہ کہا تحریر می کرے خواہ وہ کم ہو یا زیاد لے یار لینے کم رکعتوں کو دیکھ کر قرار ابن مسعود سے روایت ہے اور اس پر اسے تمام کرے وہم جب کو نماز میں ہو لے لایا ہے ترمذی نے بعضوں سے تو اعادہ نماز کا کر لے تو کی پر بنا کر لے ہمام تو بنا وہ یقین پر ہی کرے اب بیاں سجدہ تلاوت کا</p>	<p>کہ رسول کریم فرمائے قول تو فعل سے قوی تر ہے ابن عباس با صفا باخیر پانچ ہیں موجبات سہو کے جا اور ایسا ہی رکن کی تاخیر سہو ہوتا تھا بر شبہ آفاق جرم اک سونہ شک میں ہی ایسا کہ کہے یوں پیہر ثقلین کہ کیا کتنی کعتیں وہ ادا بات حاصل یہ دوسرے کو نہیں کہ پڑھائیں کعتیں یا چار وہ تو بیشک یقین ہے سمجھو لینے وہ خوب فکر کر دیکھے لینے رکعت ہو تین یا ہو چار جو ہیں باقی ادا کرے ناچار کہ کہے خاتم الرسالہ ہے اور روایت ہے یہ نہائی سے تو تحریری صواب کی وہ کرے کہ اگر شک پڑے اعادہ کرے ورنہ بے شبہ وہ تحریری کہے اور یوں بولتے ہیں تینوں مام لینے کم کا ہی وہ حساب لکھے دیکھ لکھا ہونیں یہاں تہوڑا</p>	<p>کہ ہر اک سہو کے لئے جانو اور اقوال چند صحابہ خاص اور جو یا سمر کا ہے پسر عمار یعنی واجب ترک اور تکرار الغرض جب توجہ اشرف ایک شک پکڑتا ہوتا تھا اور فرماتے شک ہے شیطان سے جب تمہارے کوئی نماز پڑھے پاک تھو ایسے شک سے وہ سالار پس اسی واسطے وہ خیر بشر تو بنا چاہے یقین پر کرے اگرچہ واقع میں وہ پڑھا ہو چھاڑ ظن غالب ہو جس طرف اس کا ظن غالب اک طرف ہو اگر یہ صحیحین کی حدیث حلیل تم سے شک گر کسی کو ہو رہ یا ابن مسعود سے ہے وہ لایا کرے بعد فرغ دو سجدے مذہب بوضیفہ ہے لے یار اور تحریری کے درمیان ہکو ظن غالب اک طرف ہو لے</p>	<p>میں زبرد سلام سجدے دو اولاً سعد بن ابی وقاص قول ن سبکا ہی ہی لے یار اور تکرار رکن بھی لے یار ہوتی خیروری کی ایک طرف کہ میں بکتنی کعتیں یہ پڑھا جو کہ انی حدیث یہ سننے جانو شیطان اسکے پاس سے دخل شیطان تھا وہاں رہنا حکم فرماتے ہیں یہ امت پر تین ہی رکعتیں پڑھا سمجھے سجدہ سہو بس کہے لے یار پس سبکی طرف کرے وہ بنا تو بنا وہ کرے یقین او پر بوضیفہ کی ہوسند بے قیل تو تحریری کے یقین بصواب کہ رسول خدا نے فرمایا ابھی حالانکہ بیٹھا ہی ہو کہ اگر شک ہی ہے پہلے بار ظن غالب اگر نہو اک سو یا برابر دو نو طرف بھی رہے</p>
<p>سجدہ تلاوت کا بیان</p>	<p>سجدہ تلاوت کا بیان</p>	<p>سجدہ تلاوت کا بیان</p>	<p>سجدہ تلاوت کا بیان</p>
<p>اب بیاں سجدہ تلاوت کا</p>	<p>اب بیاں سجدہ تلاوت کا</p>	<p>اب بیاں سجدہ تلاوت کا</p>	<p>اب بیاں سجدہ تلاوت کا</p>

فضیلت روز جمعہ

فضیلت ساعت جمعہ

سجدہ شکر وہ بلا وسواس
مالک بوضیفہ پاس سنو
شکریہ وہ نماز ہے لے ضمیر
کہ بڑی ہر وہ نعمت عظمیٰ
نہیں ماثور ہے بہر نعمت
جمعہ کی کچھ نماز کا تباہیاں
بہتر ایام سے تمہارے سنو
جیسے عاشورہ عرفہ اور عیدین
کے ہفتہ میں جمعہ ہے افضل
کہا اس طرح احمد حنبل
آئی دوسری حدیث شاہ انام
جمعہ کے روز ہی وہ باحرمیت
اور دنیا سے روز جمعہ میں ہی
غرض ایسے بہت بزرگ امور
ہو از انجملہ اس میں اک ساعت
ساعت باضفا وہ آئے کب
لیلۃ القدر چونکہ در رمضان
اس میں قوال آئے متعدد
کہ ہو منبر پر جب سوار امام
قول لانی ہو وہ لے فاخر
اور حدیث صحیح با اسناد
آخر روز اسکے ہونے میں
اپنے خادم کو چھوڑتے تھیں

جان سنت ہوشانی کے پاس
نہیں سنت ہی بلکہ مکروہ او
کے اسکو سجود سے تعبیر
سجدہ شکر چہ لافے بجا
پس عمل ہو مطابق سنت
دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
جمعہ کا دن ہے لے مسلمانو
جمعہ بھی اک انہیں ہے بے بین
اور عرفہ ہر سال میں مکمل
کہ شب جمعہ ہے یقین فضل
جمعہ کا دن ہے سیدالایام
ہوے بے شبہ داخل جنت
دار باقی طرف ہوے راہی
جمعہ کے روز میں ہیں پاک طور
جہیں پاک دعا قبولیت
اس میں دو قول آئے ہیں سن اب
ہے نہاں عشرہ اخیر میں جا
کہ عدد میں ہیں تیس زائد
تب سو جب تک کہ نماز تمام
جمعہ کے دن کی ساعت آخر
ہیں مویدا اسکے رکھے یاد
نہ مخالف ہو کوئی سمجھیں
اور کرتے تھے حکم اسکے تھیں

ابو یوسف واحد و حنبل
کہ وہ کہتے ہیں زحدیث رسول
پر وہ سجدہ کے جو کہ ہیں قایل
وہ بھی ہر وہ کہے بھی سمجھیں

بھی اسی پر گئے ہیں مکمل
سجدہ شکر یہ جو ہے منقول
اس طرح بولتے ہیں اس عاقل
اور ایسا ہی آیا سنت میں

فضیلت جمعہ و نماز جمعہ کا بیان

اوس بن اوس ہے یوں منقول
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر
اس میں بھی اختلاف لے مکمل
لیلۃ القدر لیسل جمعہ میں بھی
کیونکہ حمل شریف ہو رز دیں
جمعہ کے روز ہی بہ فضل و کرم
جمعہ کے دن ہی دار جنت سے
اور اسی دن قیامت آئے گی
اور فضائل ہیں جمعہ کے بیا
اس میں بندہ جو حق سو چاہے گا
بعضے کہتے ہیں نجمعہ میں ہی
اکثر اعلام یوں کو ہیں پن
ان سے دو قول ہینگے ارجح تر
وقت جو ان دنوں کے ہیں مابین
اکثر اعلام دین ہا تصریح
نقل ہے اک جماعت اصحاب
ہے روایت کہ فاطمہ زہرا
کہ ہونا ظرا خیر ساعت پر

کہ کہ اس طرح خدا کے رسول
کہ میں یام اور بھی فاخر
جمعہ عرفہ میں کون ہے افضل
آیہ اختلاف ایسا ہی
پایا اس شب میں قراریتیں
جانو پیدا کئے گئے آدم
ہیں روئے زمین پر اترے
اور ہونے صورت و بیہوشی
اور فضائل بہت ہیں اسکے ایو
اسکو مولا کرم سے دیوے گا
اس کو بہم رکھے ہیں ورنہ مخفی
کہ وہ ساعت ہے جس میں متین
قول پہلا ہی ہے لے دلبر
بہ ساعت اسی میں بے بین
ہیں اسی قول کو دئے ترجیح
بحث اسباب میں کو بصواب
آخر وقت روز جمعہ کا
جب آئے تو لے دیوے خبر

پس دیتے ہیں خبر اسکی اور فضائل سو جمعہ کو درود اور اس دن نماز ہوا ہے ہم کہ بلا عذر تین جمعے جو جمعہ کا غسل بھی اے فرج پے اور خوشبو لگانا اور مسواک اور ہفتے کے درمیان اے سعید اور عیدین سے بھی نزد خدا اجر صوم و صلوٰۃ اک سالہ اور ارواح مومنوں کی ٹہیک اول روز کی پہچانت ہاں اور یہی ہوگی عادت حرمین سو یہ کہنا عوام کا ہے یقیں کہے اکثر روز جمعہ ہے عید اور شب جمعہ کے قیام کو بھی شب جمعہ بزرگ تر ہوگی اور چھ لاکھ عاہلوں کے تئیں خاص خطبے کو دیا ہے میر لوگ بہر نماز جو آئیں وہ بھی جوتے ہیں غل مسجد جمعہ کے دن کعتیں جو پڑھے اور ایام کو اٹھا دے رب روشنی انہ وہ کر گات	ہوئے شاغل غامین و بی بی مصطفیٰ پر پڑھا کریں انفراد محترم از فضائل اسلام چھوڑ دیو گیک پے بہ پے اسکو جانے سنت موکد ہے پہننا اور فاخرہ پوشاک جمعہ کا دن ہے مومنوں کے عید بس معظم ہے روز جمعے کا لطف سے اسکو دیو گیک موٹے ہوویں اس دن قبور کے نزدیک آخر روز سے زیادہ ہوجاں مستحب تر اسے لکھے بے مین ہے غلط اسکو اصل نہیں روز مکروہ ہو عید کا اے سعید کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی بد ہے مکروہ خصوصیت اسکی شب جمعہ میں بخشیتے ہیں جانو واجب ہے وعظ اور تذکیر انکا اجر و ثواب اسیں لکھیں اور سنتے ہیں خطبہ اے ماجد ہے وہ نضل ہزار رکعت سے حشر میں نکلے صورتوں سو جب روشنی میں چلیں اسی کے سبب	اور روایت اک مونیکی صفت جمعہ کے یہ درود بابرکت جانو اسکی بڑی فضیلت ہے نام اسکا منافقوں میں لکھے بلکہ جمعے کا غسل بے وسواس کرنا مسجد کے درمیان خوشبو اور آئی حدیث خیر انام کرنے خاطر نماز جمعہ ادا اور جمعہ کا دن فضیل خدا اور پچائیں زایرونکے تئیں اسنے ہی زیارت اے بھائی پس منع زیارت اے دماز جمعہ کا ایک روزہ رکھنے میں مالک بو ضیفہ پاس بجا پر اشارہ یہ آئیں ہے کامل شب جمعہ میں جسکی رحلت ہو اور جمعے کو دن اے با اخلاص اور عمل کے صحف فوشے تھے اور نمبر بہ جب خطیب چڑھے اور عمل کا ثواب بھی بے جاں ایک تسبیح اسیں ہے افضل جمعہ کے دن کو روشن تاباں رنگ انکا سفید برف سے ہو	کہ ہو وقت غروب ساعت پاتے ہیں درجہ قبولیت چھوڑنے کی بڑی مذمت ہے اس سو مومن کو حق پہن دیوے جانو واجب ہے اک جماعت پاس جمعہ کے دن ہو مستحب سچو روز جمعہ ہو سید الا ایام جو کہ حکمران پادہ جاوے گا ہے مکفر یقیں معاصی کا دسرا یام سو زیادہ یقیں ہے اسی وقت مستحب آئی جمعہ کے دن نہیں جو قبل نماز آیا ہوا اختلاف یہ سمجھیں روز مکروہ نہیں ہے جمعہ کا کہ عباد میں ہوا سدا شغل نہ ہو اس شب عذاب قبر اسکو وعظ و تذکیر کیلئے ہے خاص بیٹھے ابواب پر مساجد کے تب صحیفے پڑھتے ہیں وے جمعہ کے روز ہو وے وہ چند الف تسبیح سے بھی لے اکل اہل جمعہ لئے اٹھا دے جاں مشک سے انکی ہو دیگی خوشبو
--	---	---	---

غسل جمعہ

زیارت قبور و روز جمعہ

جمعہ کے روز و شب کی فضیلت

آویں کا فور کے پہاڑوں پر پہنچے آویں کے سارے جنت میں وقت دوپہر بھی جمعہ کے روز لیک جمعہ کے دن دئے نصرت جب اذان ہوئے جمعہ کی اہام	جن انسان کرینگے انہ نظر ساتھ انکے موزناں بھی رہیں نفل کروہ نہیں لے فیروز اور فرمائے اس طرح حضرت تب خرید و فروخت ہو و حرام	یوں تعجب سے انکو دیکھینگے کہ کہیں ہوں اذان لے خدا بقادہ کہا من از بھی جانو سلگاتے ہیں وقت سفر اور نماز و نہیں خاض جمعہ کے روز	کہ نہ اپنے پکٹ ماریں گے کوئی مخاطب ہوئے انکے سوا کئے دوپہر کو منع نبی نہیں سلگاتے روز جمعہ مگر یہ ہر مسنون قرأت فیروز
---	---	---	---

سنت ہے کہ جمعہ کے روز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ سجہ دو سر میں حل فی علی الانسان اور جمعہ کی پہلی رکعت میں جمعہ اور دوسرے میں سورہ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورہ الناشیہ و مغرب میں تل یا ایہا الکافرون اور تل ہوا اللہ ہوا احد اور عشائیں سورہ جمعہ منافقون پچھٹے شافعیہ اسی قرأت کو التزام کرتے ہیں ہرگز اکا خلا نہیں کرتے اور حنفیہ کسی ایک سورہ کی تعین کو مکر وہ جانتے ہیں لکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قرأت کے باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں کبھی بھی پڑھا کریں اور مکر وہ اس صورت میں ہے کہ اس کے سوا دوسری قرأت کو مارا جائے اور پڑھا دیت کرین و صاحبہ الج نے لکھا ہے کہ حضرت کا عمل بھی دائمی ہو گا کہ ہرگز اس کا خلاف نہ کرتے ہوں جبکہ اگر کبھی شریف نوافل میں تھی ہاں اکثر عمل اسپر ہو گا پس حنفیہ کا طریقہ یہ کہ اکثر وہی قرأت پڑھا کریں اور کبھی کبھی دو سر سورہ پڑھیں تا حدیث اور مذہب میں جمع ہو و اللہ اعلم اور شب جمعہ اور روز جمعہ میں سورہ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ گیا قیامت کے دن اسکے واسطے ایک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہو گا اور جو گناہاں کہ اس کے دو جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں بخشے جائینگے اس سے مراد صغیر ہیں نہ کبار۔ واللہ اعلم

خطبہ جمعہ کا بیان		خطبہ جمعہ کے لئے سالار	
روبر و آپ کے تب آکے بلائ	بولتا تھا اذان لے فرخ فال	ہوتے منبر پر آپ کے جبکہ سوار	ہوتے منبر پر آپ کے جبکہ سوار
عہد عثمان پنج خلق میں سب	کثرت و تفرقہ ہوا ہے جب	در زمان پیمبر و شیخین	در زمان پیمبر و شیخین
بعضہ کہتے ہیں یہ اذان شہر	ہوئی آغاز در زمان عمر	وہ کئے حکم تاکہ پہلی اذان	وہ کئے حکم تاکہ پہلی اذان
اور بے لفظ اذان اہام	تھا بوقت عمر فقط اعلام	پر ہے قول صحیح یہ بے مین	پر ہے قول صحیح یہ بے مین
پرکھی چاڑے جبکہ وہ پہلے	اسکو پہلی اذان کتب میں لکھے	اس اذان کو بھی کہتے ہیں ثانی	اس اذان کو بھی کہتے ہیں ثانی
اور بعضہ بلا و میں سمجھو	سنت الجمعہ بولتے ہیں جو	پس یہ طلاق اول و ثانی	پس یہ طلاق اول و ثانی
اور نہ بعد صحابہ نبوی	اور نہ اکثر دیار میں اب بھی	یہ نہ حضرت کے وقت تھا جان	یہ نہ حضرت کے وقت تھا جان
اصل بات کو نہیں ہسلا	ہے مبالغہ میں دیکھ یوں ہی لکھا	اور معلوم نہ ہوا یہ بھی	اور معلوم نہ ہوا یہ بھی
		اور جب خطبہ مصطفیٰ پڑھتے	اور جب خطبہ مصطفیٰ پڑھتے

اور یقین برکمان یا عصا اور اس طرح سے لکھے بعضے اور یہ بعضے حنیفیہ نے لکھا کہے بعضے جو شہر فتح ہوا صلح ہو باتہ آئی ہے جو جا شافعیہ حرم میں کاشتیار فتح مکہ صلح یاپے کا اور بسفر سعادت اے اکرم بعد منبر کے کوئی چیز یہ بھی اور سنت ہو ثبوت اسکا پس دریں اختلاف اس عمل اختلاف ائمہ رحمت ہے کیونکہ خطبہ میں غلط و نادر لفظ تھوڑے تھے اور دعائی کثیر یا ہو بر قدر کوئی تحمید کہے احمد شہد منبر اور منبر جبکہ مچتے سوار کہ پڑے خطبہ سید البرار اسلئے روز جمعہ اے آگاہ اور بعضوں نے لکھا آیار جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال اور فرماتے جسے کی گفتار بلکہ فرمایا جو کہ بات کیا	کہتے خطبہ میں آپ تھے مکہ جنگ میں جبکہ خطبہ پڑھتے تھے مکہ مکہ وہ ہے برکمان عصا غلبہ جنگ سے بھی اے دانا وہاں خطبے کی وقت لیوں عصا خطبہ پڑھتے ہیں باتہ تلوار مختلف فیہ دونوں میں آیار دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم نہیں محفوظ لکھے بھائی چونکہ اوپر یہ قول ہے گورا ہے روا اس میں کچھ نہیں خلل اور عامل کو اس میں سعادت ہے بند میں کیے جس کو پہچاں اور تھی تاثیر خارج القہر پر قدر تسبیح یا رہے اے سعید بند ہوئے بس کئے اسیکے پر تب بھی کرتے سلام دوسر بار تھی سید سر پہ کے دستار مستحب میں لکھے لباس سیاہ کہ نہ حضرت کی تھی سید ستار ہو گئی تھی سیاہ وہ آخوشال وقت خطبے کے یہ وہ مثل حمار بلکہ خاموش رہے دوسرا	اور بے سبب پاک میں آ بار کرتے تیغ و کمان پر تکبہ نہیں مکروہ ہے صحیح یہ بات خطبہ جیساں جبکہ پڑ میں آ بار جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا اور بلا شک شبہ حقیقت اور وجوہات اختلاف ضرور کہ عصا و کمان پر تکبہ اندریں باب اے کو افعال اور مدارج میں کر چکا تصریح مسئلہ اختلاف کے درمیان اور نسبت نماز کے اے میر خاصکر از زبان مغیب بوصیفہ کے پاس اے آگاہ بوصیفہ کی دلیل ہے جان اور مسجد میں جب نبی آتے اور سلم نے ہے روایت کی اور چھوئے تھے دو طرف اسکے اور اخاف پاس سب اوقات بلکہ کہتے تھے خود جو سر پر اور خوشی کا حکم سرور دیں کہ یہ تعویض یہ یہود کے ساتھ جو کیا حکم وہ خوشی کا	آپ لیتے تھے نیزہ یا تلوار اور خطبہ میں جمعہ کے بعضا کیونکہ سنت سے اکابر اہل بیت لیوں تباہ ہوا تھے میں تلوار اور مدینہ پہ صلح باتہ آیا کرتے ہیں بر سر عصا تکبہ میں موضع میں اپنے سب مذکور جانو بے شبہ قبل منبر تھا مختلف ایسے آئے ہیں تو ال کہ بلا شک ہی ہے قول صحیح حرم اک ہی طرف نہیں شایاں خطبہ پڑھتے تھے شاؤ دیں قصہ وحی والہام کے جو تھے منظر قدر تہلیل فرض ہے خطبہ کہ روایت ہو ایک ن عثمان حاضر وں پر سلام کرتے تھے از عمر و بن حمرث لے بھائی درمیان پورہ دو کھدوں کے لکھے ہیں سب اے نیک صفات لیئے لوہے کا ٹوپ جنگ اندر کہتے خطبہ میں سامعین کے تئیں وقت خطبے کے کہتے ہیں وہ بات ہے بلا شبہ وہ بھی لغویا
---	---	--	---

خطبہ میں عصا پڑانے کا حکم

اور نزدیک اکثر علما ایک واجب ہو مستحب دیگر بعض مکروہ بولے بعض روا پڑھے دو رکعتیں ہی ادا ساز کہ نہ خطبہ اُسے سنا جاو	مالک بوضیفہ پاس بجا اور ہیں حمد کے قول دو اشہر اور جواب سلام عطسہ کا چاہیے قطع تب کرے وہ نماز اور جو شخص جانو دور رہے ہے یہی قول جانیو مختار	ہیں جمعے کا اجرا سکے تئیں مستحب پڑھے شافعی کے پاس کیا اجماع نقل عبد البر اور خطبہ کیا شروع امام وقت خطبے کو بھی روئے جاں بھی ہو واجب سو سکوت آیار	جو کیا لغو اس کو جمعہ نہیں ہے یہ واجب نحوشی بو سو اس اس نحوشی کے یہ وجوب اوپر اور کوئی تھا نماز میں لے ہماں ہاں تھنا فوائت لے ذیشان
---	--	---	---

نماز تہجد کا بیان

فرض تھی یہ نماز لے دلبر کیا بلا نسخ یونہی فرض رہی بڑی کرتے محافطت اسکی پڑھتے تھے بار رکعتیں ہر حال ورم کرتے تھے آپ کے اقدام آل عمران کا بھی وہ سورہ پڑھتے اچھی طرح سو باتریل کرتے اتنی کہ شب گزر جاتی	پہلے حضرت پر اور امت پر کہ وہ حضرت پہ نیز نقل ہوئی کیا حضور سفر میں لے بھائی انکے بدلے میں نکو پیش زوال کرتے تھے اس قدر بھی طویل قیام جیسے پڑھتے تھے سورہ بقرہ اور سورہ جود و سر میں طویل کبھی تکرار ایک آیت کی	دیکھ کر تا ہوں مختصر میں رقم لیکھے اختلاف میں جاں نہ تہجد کو چھوڑتے حاشا گر تہجد وہ فوت ہو جاتی ہے وجوب تہجد اوپر دال یعنی سورے طویل پڑھتے تھے سورہ مائدہ بھی یا انعام طول کرتے تھے اس موافق ہی اسی آیت کی کرتے تھے تکرار	اب بیان تہجد لے اکرم بعد ازاں نفل کر دیا رحل اور کسی حال میں رسول خدا اور کسی رات میں بہ بیماری یہ بھی ظاہر ہیں انکو منوال اور قرأت دراز کرتے تھے اور بھی سورہ نساء لے ہماں اور رکوع و سجود و قومہ بھی جیسے اک شب تمام زار و نزار
---	---	---	---

إِنَّ تَذِيبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَأَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ

فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

بیٹھ کرتے تھے یہ نماز ادا دوسری رکعت میں یونہی پڑھتے اس طرح بولتی ہے وہ بی بی ضعف سے بیٹھ نفل پڑھتے تھے احتیاب آیا اور ترجیح بھی جان بالاتفاق ہے افضل سورہ طویل سو بھی بڑ جاتی	آخر عمر میں رسول خدا اور رکوع و سجود کرتے تھے نفل حفصہ سے ترمذی نے کی مگر اک سال آگے رحلت کے اور روایت میں یکایک بھائی اور شست تشہد لے اکمل کہ جو قرأت ہو چھوٹے سورے کی	ہوتے استاد پھر پیسے تب بیٹھ کر پڑھتے یا کہڑے رہ کر نفل بیٹھے ہوئے پڑھتے تھے کبھی بس تشہد کے طور پر بیٹھے اور محمد سے ہے ترجیح جاں کرتے ترسیل اسی قرآن کی	باقی رہتی تھی تھوڑی قرأت جب یا کبھی پوری رکعت دیگر میں دیکھی کہ وہ خدا کے نبی بوضیفہ کے پاس نفل لے ابو یوسف سے احتیاب لے میاں بیٹھ کر پڑھتے جب نماز نبی
--	---	--	---

لے راتوں کے اطراف ہاتھوں کو معلق کر کے بیٹھنا ۱۲

<p>ہوا معلوم اس روایت سے لائے اچھی طرح بجائے ہمام پنج دو گنا تہجد لے ویشاک مذہب شافعی میں اک بھائی لوگ پوچھے امام احمد سے میں بلاشبہ اسکا ہونے قابل وہ احادیث اب لکھتوں میں حضرت عائشہ سے بھائی اور بشرط بخاری و مسلم اور امام طحاوی والا ہے وہ مثل نماز شام آیا بوضیفہ نے دی خبر ہم کو کہ کہا دوست میں کہتا ہوں ہے اس واسطے سمجھ لے اب اور موطا میں لے فتح پے اور عباس کی روایت بھی اور اجماع سلف کا بھائی اور لکھتے ہیں وتر اک رکعت اور لکھتے ہیں حدیث جو یا ہر نوایہ یا زودہ تک بھی کرتے بے فصل دو قعود تمام شرح سفر سعاد اندر دیکھ وہی ارجح میں فضل اکثر</p>	<p>گر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے تاکہ ہو تجر نقص ترک قیام وتر کی تین رکعتیں پہچان ایک کعت ہی وتر میں لی وتر کی کیفیت تو فرماتے پھر کہ اس طرح وہ کا قفل بوضیفہ کے جو ہیں ضحیٰ دلیل کہ وہ بی بی نے یہ فرمائی لایا ہے عائشہ سے بھی حاکم یوں ابوالعالیہ سے نقل کیا کہ یہ وہ وتر شب و تر نہار سنا حاد سے وہ لے خوشخو وتر کی تین رکعتیں چھوڑوں میں بہت وہ عزیز مذہب ابن مسعود سے روایت ہے جانو بے شبہ ایسی ہی آئی وتر کی تین رکعتوں پر ہی مکتفی ہوتی گئے پاک صفت شافعی نے کیا سند جن کو ہاں بلا شک یہ بتا پہلے تھی تیسری رکعت کو بعد دیتے سلام یوں لکھا شیخ دہلوی نے نیک اور اللہ ہی جانے ہے بہتر</p>	<p>تو ہے لازم کثرات اسکی تب اور نماز تہجد اس حضرت وتر کی تین رکعتیں لے ہمام پہلے دو رکعتوں کا پھر سلام کہ احادیث اکثر اور قوی تین رکعت پاک سلام پڑھے کہ کو نقل نسائی و حاکم وتر کے پڑھ دو رکعت اولے کہ یقین وتر تین ہی رکعت کہ صحابہ ہمیں کئے تعلیم اور امام محمد والا اور شیخ یہ وہ سنا بصواب اور ہوں سرخ شتران مجہد پاک ورنہ آگے نماز کے لے عزیز وتر کی تین رکعتیں ہیں یقین ابن مسعود نے کہا لے یار افضل التابعین حسن بصری تو مقرر نماز فجر کی بھی کہ نکلتی ہے جن سے جانو یہ بات وتر کا بعد پایا استقرار تھا صحابہ میں بھی یہی شہر وتر کے تین رکعتوں کی دلیل اور لکھا اسکے بعد وہ آجائے</p>	<p>اور رکوع و سجود اور کان ب جان پڑھتے تھے تیرہ رکعت ہے ہمارے یہاں زایک سلام ایک کعت پڑھ لے نیک انجام آئیں رکعت کے باب میں کہ ہی تو بھی اسے حذر زیاں نہ کرے یوں بشرط بخاری و مسلم دیتے نبیائے سلام شاد ہر پڑھتے تھے اک سلام سے حضرت وتر کی جو نماز ہے لے فہم ہے موطا میں اس طرح لایا اور وہ از عمر بن الخطاب یہاں ذکر شترانے مکہ شناس سیم و زراور شتران کیا چیز جیسے مغرب کے کعتیں ہیں تین ایک کعت نہ کافی و تر نہار کی ہے نقل صحیح بوجہ قوی قصہ رشیک سفر میں کی جاتی ایک کعت و تر پانچ یا ست پڑھتے تھے تین رکعتیں سالار بوضیفہ ہے پس اسی کے اہر جو یہاں تک لکھ گئے بتقیل وتر کے وصل و فصل کے درمیان</p>
--	---	---	--

کثرت نماز تہجد حضرت

وتر کعت ایک سلام ہے

بنی بنی

لفظ دعا قنوت کا اختلاف

ہیں احادیث مختلف آئے
تین رکعت ہر روز از یقین
ایک مالک کے لئے پڑھنے میں
یاد دہی ہے واجب مشروع
ابن مسعود کا ہے یہ مذہب
احمد شافعی کے پاس ولے
قول مشہور احمد حنبلی
اور مذہب امام مالک کا
اور مالک کے پاس لے بھائی
اور دلائل کو بصیغہ کے
کہ کہا اُسے وہ شب امت
اور ایسا ہی ابن کعب بھی
کہ ابو بکر اور عمر عثمان
اور یہ چاروں بھی ائمہ اکر کے

اور ائمہ سبھی اختلاف کئے
 آئیں کوئی کیا خلاف نہیں
 جانے دو روایتیں آئیں
 یا پچھلے رکوع و بعد رکوع
 اور گھوٹا عالمو کھلے خوش ذہب
 ایک روایت سیواں لگ کے
 دائمی ہے قنوت اے اکمل
 ایک روایت سبھی یہی ہوگا
 خاص ہو وہ نماز صبح میں ہی
 دیکھ لکھتا ہوں بابا ہاتھوں کے
 وتر پڑھتے تھے تین ہی رکعت
 لائے ہیں بن ماجہ و تسانی
 اور علیؑ سے سنا ہوں یہ جان
 آخر وتر میں سی پڑھتے تھے

ایک وہ اختلاف جو آیا
 اور پڑھنا ہے و تریس جو قنوت
 ایک ہے اختلاف اس میں پہلا
 جانو مذہب میں بو ضیفہ کے
 جیسے سفیان محقق آفاق
 ہے بہ نصف اخیر در رمضان
 قبل و بعد کو کوع اک مساز
 احمد و بو ضیفہ پاس کجاں
 اور بلاشبہ شافعی کے پاس
 اپنی اوسط میں شیخ طبرانی
 اور اس میں قنوت پڑھتے تھے
 اور روایت کیا ہو سن لیجے
 کہ کہے پڑھتے تھے وہ قرءین
 بو ضیفہ کے اور بھی ہیں دلیل

گفتگو ہے بفضلِ اولیٰ
 پایا بیشک باتفاق ثبوت
 کیا پڑھے اسکو خاص روضہ
 دائمی ہے رکوع کے آگے
 اور ابن مبارک واسطی
 پڑھنا بعد رکوع لے ذیل
 ہے دونو وقت بھی قنوت جو
 خاص ہو وتر میں قنوت پچہاں
 صبح اور وتر میں ہے وہ اس
 لایا ابن عمر سے لے گیانی
 جانو بیشک رکوع کے آگے
 دارقطنی سوید غفلہ سے
 آخر وتر میں قنوت یقین
 یہی کافی اس پر یہاں قتل

جاننا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دعا ہے یا کوئی دعا خاص ہے اس باب میں اختلاف ہے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دوسری جگہ کہ حضرت خروزمیؒ پر ہے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ مَخْطَاكَ وَبِمَعَا فَایْكَ مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اَحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ کَمَا اَثْنَيْتَ عَلَیْ اَخْسَاكَ (رواہ ابوالحسن الاربع ششمی نے حاکم کی روایت سے شرط بخین پر لایا ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم جو تعلیم کئے کہ یہ کلمات اپنے وتر میں پڑھا کریں اللّٰهُمَّ اِهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّیْنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَيْتَ وَوَقِّیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تُقَضِّیْ وَلَا یَقْضِیْ عَلَیْكَ اِنَّهُ لَا یُذِلُّ مَنْ وَاَلَيْتَ وَلَا یُعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ اَمَام شافعیؒ اور احمد کے پاس قنوت اللّٰهُمَّ اِهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ اَنْتَ اَمَام عظمؒ اور امام مالک کے پاس اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ اَنْتَ اَمَام ابی حنیفہ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہے اور امام ابواللیث نے کہا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مِیْن بَارِکَہے۔ اور بعض نے رَبَّنَا اِتَّانِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً اَوْ بَعِیْ لَیْسَ لَیْسَ اَوْ بَعِیْ مِیْن جَبَّوْعَیْ قَنُوتِ یَا دُہُو اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَا رَبَّنَا اِتَّانِ بَرِکَتُفَا دَرَسْتِہے اور لکھتے ہیں کہ اللّٰهُمَّ

اَنَا نَسْتَعِينُكَ اِذَا صَحَّيْهِمْ اَوْ سَمِعْنَاهُمْ مَعْرُوفَةً مِنْ مَذْكَورٍ هُنَّ لَكِنْ اَلْمُضَيِّقَةُ اَسْكُو صَحَّيْهِمْ طَرَقُوا اِسْمَ طَبْرَانِي وَغَيْرِهِ كِي رَوَايَتٍ
سے ثابت کئے ہیں اور امام سیوطی نے جو شافعیہ سے ہے کتاب عمل الیوم والليلة میں کوغ کے بعد بھی اَللّٰهُمَّ اَنَا نَسْتَعِينُكَ کچھ الفاظ کے
کے تفسیر اور تقدیم و تاخیر کیا تھے لایا ہے اور امام محمد سے نقل کئے ہیں کہ قنوت میں ایک دعا معین نہیں ہے یعنی دعوات مرویہ
سے کبھی کوئی کبھی کوئی دعا پڑھے کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے میں حضور اور رقت قلب حاصل نہیں۔ اسی اصل میں قنوت
کا پڑھنا احادیث صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہے ہاں قبل کوغ بعد رکوع اور دائمی بامریا تخصیص خیر رمضان وغیرہ
میں مختلف ہے واللہ اعلم۔ اور حضرت نماز وتر کی پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سُبْحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ اسی طرح روایت کیا شیخ ابن ہمام نے اپنی مسند میں امام احمد
سے وہ اسود سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اسی پر ہیں اکثر اہل علم صحابہ سے اور ان کے بعد کے
بزرگوں سے اور وہ جو بعض لوگ پہلی رکعت میں سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھتے ہیں کسی جگہ مائور و مروی نہیں ہاں کہتے
ہیں کہ بعض روایات فقہ میں یا ہے۔ اور حضرت جب وتر کا سلام دیتے تین بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور
تیسرے بار اس کلمہ کو با واز بلند اور کشش حروف سے کہتے پھر رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ کہتے تھے۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑھتے تھے جانے حضرت ہے وہ دونوں کتاب کے درمیان وہ بجا لیکر بیٹھے ہی رہتے اور احمد بھی بوا مامہ سے پہلی رکعت میں سو فرائز کہے حضرت کہ شب کی بیداری پھر تہجد کو پوچھا اگر اٹھیں اول شب میں جو کہ وتر پڑھا اور صحابہ کی ایک عجم بھی ہے معارض بظاہر کجائی کہ تمہاری اخیر شب کی نماز	وتر کے بعد نفل دو رکعت ائم سلمہ کی یہ روایت جان یعنے وہ بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے بھی روایت کیا ہے یوں سنئے پڑھتے دو سر میں کا فوؤں حل خواب سے اٹھا جبکہ پوچھا ورنہ کافی وہ کہتیں ہو دیں تو اسے چاہے کہ بعد اسکے یہ دو رکعت کی ہر روایت کی وہ صحیحین کی خبر ہے یہی بسکہ ٹھراؤ وتر کو بہ نیاز	جو ہے مسند امام احمد کی کہ کبھی بعد وتر آل حضرت ترمذی میں بھی یہ حدیث تریف وتر کے بعد وہ شہ امت اور لکھا ہے صاحب مشکوٰۃ جب تمہارے کوئی وتر پڑھے بعضے صحاب شافعی سے بھی کر کے شب کو قیام کی نیت لیک کہتے ہیں اور بھی یہ بات کہ روایت کیا ہے ابن عمر پس دو رکعت یہ گر پڑیں امیر	ابن ماجہ کی بھی سننے کی ذکی پڑھتے تھے بن خفیف دو رکعت آئی ہے نہیں ذکر خفیف پڑھتے تھے بیٹھ کر ہی رکعت لایا ثوبان سے دائری یہ بات اور دو رکعت بھی چاہے پڑھ لے جانی نفل اس طرح آئی اور پڑھو یوں نفل دو رکعت کہ صحیحین کی حدیث کے ساتھ کئے ارشاد حق کے پیغمبر شفیع ہورات کی نماز اخیر
---	---	---	---

علامہ حسین کی حدیث میں آیا ہے کہ تمہاری شب کی آخر نماز دو رکعت اور اگر کھڑے ہو کر پڑھا تو اس کا ثواب بڑا ہے اور اگر سوتے ہو تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے

یہاں سفر سعادت اندر دیکھ وتر کے بعد وہ دو رکعت کی کیا نہیں یہ خبر صحیح ہوگی دیکھتے ہیں بات ہی یہی فصیح اور جمہور اہل علم و ہدٰی وجہ پڑنے کی اُنکی لے فاخر خواہ یہ رکعتیں ہو اُنکی سو وہ محمول ہے بہ استجاب وہ دو رکعت کی یہ منافی نہیں یہ دو رکعت ہیں مثل سنت کے بعد اس فرض کو بھی دو رکعت اور نہ واجب کفائی وتر کے تین پس دو رکعت یہ نفل لے سامع کیونکہ تشفیغ وتر لے دانا	اسکا ماتن نے یوں لکھا اُنیک جو حدیث شریف ہے مروی اور کیا شک امام احمد بھی کہ یہ ہر دو حدیث بھی ہیں صحیح وتر کے بعد وہ رکھے ہیں روا تھا بیان جواز کی خاطر یا نوافل ہوں دو سر مطلق حکم واجب نہیں ہے یہ درباب کیونکہ تابع وہ وتر کے ہر یقین فرض کے بعد میں سنن جیسے جو کہ آئی مناسبت سنت بلکہ سنت اُسے سمجھتے ہیں جان اُسی کے ہیں ملحق و تابع نہیں رکھنا یہ لفظ ہے معنی	جمع و تطبیق ان حدیثوں کی لاحرم اُس خلافت سے بچنے کہ دو رکعت میں پڑھتا ہوں اک خبر دوسری کی لے ماہر اور کہے ہیں نفل دو رکعت تا ہوں معلوم یہ کہ نفل نماز وہ جو آئی خبر کہ وتر کو بھی کہے بعضے کہ یہ جو آئی خبر خاص واجب و تر جیسے پاس خاص مغرب کے فضل لے شہار وتر کے بعد بھی یہ دو رکعات جب وہ سنت کی ہو بڑی تاکید اور نہ تشفیغ وتر اُس کو کہیں شرح سفر سعادت لے ذی شائ	جب بہت عالمونہ سخت ہوئی کیا انکار اُس کا مالک نے اور نہ دوسر کو منع کرتا ہوں ہے مخالف اگرچہ در ظاہر وتر کے بعد جو پڑھے حضرت بالیقین بعد وتر کے ہو جو کہ و آخر نماز تم شب کی کریں آخر نماز وتر اُپر پاس اُنکے سمجھ بلا وسواس تین رکعت ہونگے وتر نہاں ہیں مشابہ سمجھ اُسکے ساتھ حکم واجب میں ہی وہ لے معید بلکہ سنت و نفل کی پڑھیں جو ہی اُنہیں لکھا ہے یہ بیان
---	---	---	--

نماز اشراق وضے کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کچھ تو یہاں وقت اشراق کا یہی ہوگا ہے حدیثوں سے ثابت اسد ساز بعضے اشراق کے تین ایامیاں اک روایت رکعت آئے دو اور ہر اک عدد پہ بھی اہم کہ حدیثیں صحیح اور مشہور آلہ ہے اک حدیث کے درمیان	نفل اشراق اور وضے کا بیان پہر اک دن چڑھے پڑھتے وضے کہ پڑھے ہیں نبی یہ ہر دو نماز کہتے ہیں سنت مؤکد جان اک روایت میں چار لے خوشخو دیکھ منقول ہو ثواب عظیم ہیں نماز وضے میں آئے و فور کہ وہ داؤد کی نماز ہے جاں	اک دو نیزے برابرے دل بند ہے وضے نام اسکا عربی میں اور امت کو بھی دئے ترغیب رکعتوں کے عدد میں اسکے ولیک اک روایت بھی ہے چھ رکعت کی اور مواہب میں یوں لکھا یقین بلکہ طبری کہا پہنچے او اور دوسری حدیث ہے آئی	ہو وے حوق آفتاب بلند چاشت اُنکو ہی فارسی میں کہیں یہ نماز میں مستحب الیب مختلف آئے ہیں حدیث اُنکے آٹھ دس لے بارہ رکعت بھی کہ کہا شیخ دین ولی الدین درجہ معنوی تو اتر کو کہ تھے کرتے محافظت اُنکی
---	--	---	---

آدم و نوح اور ابراہیمؑ
کیونکہ بعض صحابہؓ سرور
اور مجاہد سے نقل ہے بالجہر
لوگ پڑھتے تھے تب نمازِ ضحیٰ
وہ کہا یہ بھی ایک بدعت ہے
ایسے ہی جو حدیث اور آثار
کہ نمازِ ضحیٰ پہ حق کے صبیح
کہیں امت پہ فرض نہ ہو
اُسکو حالانکہ دو رکعت تھے
اور بعض صحابہ حضرت کے
اس کو لازم نہ آئے یہ اکامین
اور ابن عمرؓ کے باغزت
جب پڑھے آشکار بدعت ہو
جب کریں مثل فرض ہے بدعت
لوگ ہو جمع پڑھ رہے تھے
غرض اثر و خبر سے کوئی حاشا
اور کہے بعض عالمات تحقیق
کیونکہ ابن شقیق نے لایا
تب وہ بی بی بھی نہ پڑھتے
کہ نبیؐ اس قدر ضحیٰ پڑھتے
اور نوافل کے درمیاں اکثر
اور ہے عکرمہ سے یوں منقول
اور سفر سعاد اندر ہاں

اور موسیٰ و عیسیٰ با تکریم
لوگ پوچھے تو یوں دئے میں خبر
کہ کہا میں بھی عروہ ابن زبیر
سہم نے ابن عمرؓ سے تب پوچھا
لیک بے شبہ نیک بدعت ہے
مختلف اس بیان میں آؤ لے یا
گرچہ امت کتب دئے ترغیب
اسلئے پڑھتے گاہ گاہ اُسے
تا کہیں ہمہ فرض نہ ہو
نفی جو اس نماز کی ہیں کئے
کہ کبھی نا پڑھے ہوں سرور
جو کہا اس نماز کو بدعت
کہا ایسا ہی دیکھ لوگوں کو
کیونکہ اخفائے نقل ہے سنت
اُن پہ انکار کے فرمایا
غیر مشروع میں نمازِ ضحیٰ
سب آیات پنج دے توفیق
جو مشاہیر تابعین سے تھا
مگر اس دن سفر سے جب آئے
ہم سمجھتے تھے پھر نہ چھوڑینگے
یہی عادت تھی آپؐ کی اشہر
ابن عباسؓ بن عمرؓ رسولؐ
اُسکا ماتن زلیوں کیا بیاں

بعض مکروہ بھی لکھے ہیں
کہ یہ پڑھتے ہی نمازِ ضحیٰ
آئے در مسجد رسولؐ خدا
کیا نماز اب یہ قوم کی سنت
کوئی بدعت بھی اس فضل
جائے انکی جمع اور تطبیق
اور پڑھتے تھے آپؐ بھی سنئے
جو کہ تصریح عائشہؓ نے کی
پس بلا شک ثبوت کو پہنچا
انکے رویت کی ہے ولفی دے
یا اس کو مراد نفی دوام
اُس سے ہے یہ مراد جانو تم
ورنہ مشروع ہے نمازِ ضحیٰ
نقل کرتا ہے ابن بوشیبہؓ
گر یہ پڑھنا نماز چیتے ہو
اُسکا اظہار و اجتماع دوام
مستحب ہے کہ گاہ گاہ پڑھیں
کہ نقیص عائشہؓ سے میں پوچھا
نقل ہے ابو سعید خدریؓ سے
اور یہاں تک چھوڑ دیتے بھی
اور اصحاب تابعین کا حال
پڑھتا تھا ایک دن نمازِ ضحیٰ
کہ یہی ہے صواب لے دلبر

اور بدعت اسے لکھے بعض
ہم نے حضرت کتب نہیں دیکھا
وہاں ابن عمرؓ بھی بیٹھا تھا
ہے بلا شبہ یا کہ ہے بدعت
نہیں پیدا کئے مسلماناں
کی ہے بن عالموں کیوں تحقیق
لیک سپرداومت نہ کئے
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبیؐ
کہ پڑھے ہیں ضحیٰ رسولؐ خدا
بعض بولے کہ ہم نہیں دیکھے
کہ حضرت پڑھے ہیں اسکو دوام
کہ مساجد میں جمع ہو مردم
لیک اظہار اجتماع اس کا
ابن مسعودؓ ایک دن دیکھا
تو لے لوگو گھر میں بنی پڑھو
ہوگا بدعت نہیں ہے اس کی کلام
اور بعض دنوں میں ترک کریں
کہ نبیؐ پڑھتے تھے نمازِ ضحیٰ
کہ خبر اس طرح سے دی اُسے
کہتے ہم پھر نہیں پڑھینگے کبھی
بھی نوافل میں تھا بریں منوال
اور دس روز چھوڑ دیتا تھا
مستحب ہے مداومت اس پر

۱۔ ابن عمرؓ کا یہ قسم بدعت کے قائل ہیں ایسا ہی حضرت عکرمہؓ کا قول نعمت البقیہؓ نے نہ جانتے تھے کہ ابن عمرؓ نے اس قسم بدعت کے قائل ہیں ۲۔ دیکھ علماء بدعت کے ہیں

<p>اور تب تم کرو نماز ادا اور قیام رکوع اور سجود اور رکوع و سجود لے دلیہند اک روایت میں تہ چار و پنج یونہی تہ چار بار وہ سالار اور احمد کے پاس ابھائی اور مقرر حدیث ابن عمرؓ کہ رکوع ایک ہی کو ہیں نبی دیکھ سہیں رکوع کی تکرار پس ہوا شبہ لوگ کو لے یار اور وہ بھی خلاف عادت ہے لکھو باختصار ابیں یہاں چار گانہ نماز کی حضرت پاس احناف کے سفر میں نقی تو مسافر کی ہو نماز جواز مذہب شافعی میں ہے رخصت جمع کے موسم میں ہاں ٹپسے عثمان اور سفر میں سرورِ دوراں ظہر کے بعد کے دو سنت بھی اور ابن عمر کے پڑھنے میں لیک سنت اگر کوئی پڑھتا بلکہ وہ پشت پر بھی مرکب کے اور وہ مرکب کسی طرف بھی چلے</p>	<p>اور صدقہ بھی دیو و بہر خدا قدر عباد سے میں کیو افرو بہی کے طول اس کے ہی مانند بھی رکوع آئے اے سعاد سنج اس میں کرتے رکوع کی تکرار قول مشہور ہے ہوا ایسا ہی خفیہ کی دلیل ہے اشہر اور حدیث صحیح بھی گزری نہیں مذکور ہے ایک شعا کہ ہو ہی ہے رکوع کی تکرار نہ کیا اسکی روایت ہے طاعت سفر احمدی کیا قصر پڑھتے تھے چار رکعت چار رکعت کبھی درست نہیں ورنہ فاسد وہ ہو و جواز یعنی جائز بھی چار ہے رکعت در اخیر خلافت اپنے جاں اکتفا کرتے فرض پر ہی جا ہے روایت ادا کئے ہیں نبی ہیں روایا مختلف آئیں منع ابن عمرؓ نہ کرتا تھا بس اشار کے ساتھ پڑھتے تھے وقت تحریم قبلہ رو ہوئے</p>	<p>عائشہؓ کی حدیث پر معروف اور قرات بھی طول وہ لار اور منقول ہے بہر رکعت اور رکوع دراز کرتے تھے شافعی پاس یہ نماز عیاں نزد اکثر یقیں ہمار یہاں اور حدیث صحیح ابن ہمام کہ کہے مصطفیٰؐ جب ایسا ہو کہے بعضے صفین ہوئے تھے کثیر اور اکبار کے سوا وہ بھی</p>	<p>کہ پڑھے مصطفیٰؐ نماز کسوف سورہ بقرہ کے پڑھے مقدار کہ کو دو رکوع آنحضرت سرٹھا پھر رکوع میں آتے خطبہ دو رکوع سے ہے جاں ہے بلا خطبہ ایک رکوع سے جاں لاکے ثابت کیلئے نیک انجام یعنی لائے گھن نماز پڑھو کثرت اثر دہاں سے میر ہنیں واقع ہوا بہ عہد نبیؐ</p>
		<p>نماز قصر کا بیان</p> <p>اس میں سے ایک نماز قصر کا باب اسہ ہے اتفاق امت کا سہو چار رکعتیں ہی پڑھے اور مذہب امام مالک کا اور اصحاب مصطفیٰؐ سے بھی اسکے ہیں توجہ پتائے بھائی ہاں نماز صبح کی سنت اور اصحاب کی عجت ایک اس معلوم جائے یہ ہوا اور تہجد سفر میں بغیر پشت پر جانور کے نفل نماز اور حضرت کبھی سفر میں نو</p>	<p>باب سر ہے جمع کا درباب کوئی اس میں نہیں خلاف کیا پہلے قعدے میں اس کے گریٹھے بولے ہیں اسی موافق تھا چار رکعت نہیں پڑھا کوئی اور مذہب سے عائشہؓ کا ہی اور پڑھتے تھے وتر بھی حضرت پڑھتے تھے سنتیں سفر میں لیک کبھی پڑھتا کبھی نہ پڑھتا تھا نہیں کرتے تھے ترک ادھر یوں اشار سے جانور جواز جمع کرتے تھے دو نماز کو جو</p>

۱۲ اس کے نو بیانات حدیث الامام جابر بن عبد اللہ کے مطابق ہے جو اب میں مذکور ہیں دیکھیں

جمع تقدیم و جمع تاخیر

سفر میں دو نماز ایک وقت جمع کرنے کا اختلاف نہ ہو کہ حق تعالیٰ ہر نماز کے وقت ہر بار ایک کو زیادہ اور ایک کو کم کا حکم نہیں لکھا ہے اور نہ ہی

اسکی تدبیر ہی ہائے خوشحال
ظہر اور عصر جمع کرتے تھے
ظہر کے ساتھ عصر کو گاہے
اور گاہے غروب کے آگے
جہاں اترنے عشا کے وقت میں جا
اور نکلنے کے آگے شاہ ہدا
جہاں آئے ہیں حدیث صحیح
بعضے تعجیل سیر میں ہر صنف
بعضے قایل جواز کے در سیر
سیر میں مصطفیٰ کا تھا مول
کہے بعضے جواز ہے اسعد
جمع تقدیم نہیں رواے زکی
بوضیفہ کے پاس پر اکیں
اور عدم جواز کا بھی سبب
پس وقتوں کے آگے اور پیچھے
کہ بہرہ خلافت اپنے عمر میں
اور بولائیاں یہ خبر
کہ ہر قطعی تعین اوقات
قصر افطار ہاں سفر میں
کہ کہا میں کبھی نہیں دیکھا
دو نمازیں مگر بہرہ زلفہ
یہ سبب جمع کے تھا مناسک
ہاں کے غزوہ تبوک میں ہی

جب نکلے سفر وہ پیش زوال
یعنے ایک وقت دونوں پڑھتے تھے
کراد مصطفیٰ رواں ہوتے
گر شہ انبیاء رواں ہوتے
جمع کرتے تھے مغرب اور عشا
وقت آتا نماز مغرب کا
جمع ہیں دو نماز کے لے فصیح
اسلئے عالموں میں یا خلاف
نہیں حال نزول میں باخیر
اور وہ مروی نہیں بحال نزول
کہ اگر ہوسفر میں عذر شدید
قول مالک بھی اک ہی ایسا ہی
مطلقاً جمع ہی جواز نہیں
یہی لکھا گیا ہے سن تو اب
ہوں نمازیں منو کبائے سے
اپنے حکام کو لکھا یکسر
ہم کو پہنچی بغیر شبہ و خطر
اور متواتر لے گرامی ذات
ہوئی ثابت ہر نص قرآن سے
سید الانبیاء رسول خدا
جمع فرمائے مغرب اور عشا
وہ سبب کچھ نہیں سفر کا تھا
انہیں ہر روز میں کو وہ بھی

ڈھیل کئے نماز ظہر میں تب
دو نماز اس طرح جوڑتے ہیں
اس طرح جمع کریں اسہام
رہ میں ہوتا تھا وقت گر لکھے
جمع تاخیر یہ بھی ہے سمجھیں
پڑھتے مغرب عشا کے ساتھ ایچا
مطلق لے حدیث بعض اہل
بعضے مطلق جواز کے قائل
اور وہ بولتے ہیں اکو مساز
اور یہ تعجیل سیر لے سالک
جمع تاخیر سیر میں بہ نیاز
اور مشہور مذہب احمد
یعنے ایسا کہ کوئی وقت نماز
کہ پہر ہی نماز کے اوقات
کہ امام محمد اسکی دلیل
دو نماز ایک وقت پر نہ پڑ ہو
ابن حنابل سے یہی منقول
پس حدیث احاد لے بھائی
صحیحین میں حدیث صحیح
کہ کئے ہوں ادا نماز کوئی
اور خبر ہے کہ ظہر عصر یقین
اور یہ جمع لے نکو انجام
ابی داؤد نے زابن عمرہ

اور اترتے تھے وقت عصر میں
جمع تاخیر اس کو کہتے ہیں
جمع تقدیم ہوگا اس کا نام
کہ تہ مغرب پڑھنے میں تاخیر
عصر کو وقت جو نہ ظہر پڑ ہیں
جمع تقدیم یہ بھی ہی بچان
اور چلنے کے قید سے بعضے
شافعی ہی انہیں لے عاقل
جمع کرنا سفر میں بھی دو نماز
ہوگا مشہور مذہب مالک
پاس احمد کے روا و جواز
مطلقاً ہے جواز لے ارشد
نہل ہی جائے سو نہیں جواز
اور تو اتر سے پائے میں ثبات
یہ موطا میں لکھا ہے قیل
بلکہ اسکو کبیرہ ہے سمجھو
کہ کہا میں نہا ہوں از کھول
متعارض نہو سکے اسکی
ابن مسعود سے انی صریح
کہیں در غیر وقت اسکے کبھی
جمع عرفات میں کو شہ دیں
شاہ دیں کہ نہیں تھا فعل دوم
ہے روایت کیا کہ سنیہ سیر

<p>نہ کئے جمع مغرب اور عشا جمع تقدیم کے حدیث مگر جمع تاخیر کی مگر تاویل جلدی دوسری نماز میں بھی کر ہوتے بعد غروب ہی رہی اور نماز عشا ادا کرتے اور ابن عمر بھی اے بھائی بوضیفہ کا ہے یہی مذہب کہا مکروہ مالک نے مساز اور مقیم مریض کے بھی لئے اور قایل ہیں بعض اے مساز ابن عباس کو یوں مری تو کہا کہ جو ہیں دروانے</p>	<p>کوئی سفر میں بھی ایک بار سوا آئے ہونگے صحاح میں کمتر حنفیہ اسلئے کئے بے قیاس اول وقت میں پڑھے اسکے ہوتی نزدیک جبکہ تاریکی بعد ہوتے وہ رواں آگے کبھی کرتا سفر میں ایسا ہی جمع میں احتیاط سے اقرب محض فعل نبی تھا ہر جواز کہے جائز ہے تابعین بعض کہ جو بارش کو عذر بھی جواز کہہا اُس نے دو نماز کبھی اُس نے آیا ہے انکے یک در</p>	<p>اور نہ ابن عمر بھی کرتا تھا پس ائمہ اسی لئے اکثر کے پہلے نماز میں تاخیر ابوداؤد نے روایت کی پڑھتے تھے تب اگر نماز شام اوپر کہتے کہ سرور کو نہیں اور کہتا تھا جبکہ ہر تعبیل اوپر کہے بعضے شافعی مکمل دونمازوں کے جمع کا یہ بیان یوں کہا ترمذی انکے اطلاق شافعی اور احمد و اسحق کہ بلا عذر کوئی جمع کرے جمع کرنا بعرفہ اور فسر عید کی اب نماز کا بھی بیاں اور وہ جگہ زم مسجد نبوی باوجود اُس شرف کے اکھائی اکثر اصحاب میں بعرفہ عجم مینحہ کے عذر سے مگر اے یار اور عادت ہو سکے والو مکی اور یونہی مدینہ والے بھی پس مساجد دونو حرم کے بجا کہ جو ہوگا امام یعنی امیر عید کی اپنے شہر میں ہی نماز</p>	<p>جمع ہرگز مگر بہ ضرورت نہیں قایل ہیں اسکی دلبر بس یہاں تک کہ پہنچے وقت اخیر کہ علی نے سفر میں ایسا ہی کرتے بعد نماز نوش طہام کہتے ایسا ہی جانے بے یمن کہتے ایسا ہی مصطفیٰ نے قیل کہ یقین ترک جمع ہے فضل تھا مسافر کے واسطے پہچان کہ انہیں ہیں احمد و اسحق ہیں انہیں سے ائمہ آفاق یعنی یوقت دونماز پڑھے بس جو چہرہ کا عمل اسپر دیکھ لکھتا ہو مختصر میں یہاں فاصلہ پر ہزار گز کے تھی جو تھا حاصل بہ مسجد نبوی بس اسی پر عمل ہے اے اکرم پڑھے مسجد میں ہیں ہی کیا بار کہ پڑھے مسجد احرام میں ہی پڑھتے ہیں سب مسجد نبوی سب ہیں اسلئے ہی مستثنیٰ جاؤ صحرا طرف سے خلق کثیر باجامعت ادا کرے بہ نیاز</p>
<p>عید کے دو نماز کی خاطر عید کی پس نماز اے مکمل جلتے بیرون شہر آنحضرت بعضے پڑھتے ہیں مسجد میں جو پس مساجد میں عذر سے پڑھنا کیونکہ بیت خدا حرم ہے وہ تا زقرب حضور مغپیبر اور لکھا ہے شیخ ابن ہمام اور کسی کو ضلیفہ ٹھہراوے</p>	<p>جائے حضرت تھو شہر سے باہر ہے یہ صحرا کے دریاں فضل بس بلاشبہ ہے یہی سنت ہے بلا شک خلاف سنت او کبھی ناہو خلاف سنت کا سب مکانات کو محترم ہو وہ پائے طاعت قبولیت کا ثمر کہ ہو سنت یہی اے نیک انجام ناواؤں کو تا وہ ہمرہ لے</p>	<p>عید کی اب نماز کا بھی بیاں اور وہ جگہ زم مسجد نبوی باوجود اُس شرف کے اکھائی اکثر اصحاب میں بعرفہ عجم مینحہ کے عذر سے مگر اے یار اور عادت ہو سکے والو مکی اور یونہی مدینہ والے بھی پس مساجد دونو حرم کے بجا کہ جو ہوگا امام یعنی امیر عید کی اپنے شہر میں ہی نماز</p>	<p>عید کی اب نماز کا بھی بیاں اور وہ جگہ زم مسجد نبوی باوجود اُس شرف کے اکھائی اکثر اصحاب میں بعرفہ عجم مینحہ کے عذر سے مگر اے یار اور عادت ہو سکے والو مکی اور یونہی مدینہ والے بھی پس مساجد دونو حرم کے بجا کہ جو ہوگا امام یعنی امیر عید کی اپنے شہر میں ہی نماز</p>

۱۲ تا ۱۴ روز عید کا اس کے وقت پر ادا ہوگا کسی نماز کا وقت کی نہ جائے

نماز عید کی سنت ہے

جموعہ عیدین میں بہتر لباس پہننا مستحب ہے

تنگیمبر راہ میں کہنا

نماز عیدین خطبہ کی تقدیم اول مروان سے ہوئی

کیونکہ بالاتفاق درود و جا
اور پوشاک پہنتے جس
عزت دین کیلئے بے مین
کہیں برویائی اسکے تئیں
اور عید الفطر میں دس روز
نوش نہ ماطعام بھی پہلے
غسل عیدین غسل عرفے کا
ہر دو عیدین میں بھی بن عمر
اس سے ہوتا ہر ظاہر کھانا
روز عید الضحیٰ میں کاذیشان
اور حضرت نماز عید لئے
ہاں مگر کوئی عذر ہو کہ جب
اور صلہ میں پہنچتے ہی نماز
اور کہتے تھے کتنی تکبیریں
پہلی رکعت میں گے قراۃ کے
خفیفہ کہتے ہیں بہ تکبیرات
کہ درون نماز تکبیرات
اور بعد نماز عید اشہر
اور اسی پر تھا مصطفیٰ کا عمل
کہ مدینہ کا جب تھا حاکم
لیکن ہر دو کے جالوئیت میں
خطبہ ثانیہ میں وہ ناکام
اسلئے وہ شعلی بد انداز

منہر میں ہے نماز عید روا
عید کے روز احمد مرسل
پہنتے تھے بہ جمعہ اور عیدیں
ویسے چادرین میں ہوتے ہیں
سرور مسلمین قبل نماز
بعد اسکے نماز کو جاتے
گرچہ ہر اک حدیث میں آیا
غسل کرتا تھا انکو محضر
کہ صحیح وہ حدیث ہو و گئی
حکم یہ متفق علیہ ہے جان
عید کہ کو پیادہ جاتے تھے
تو ہے جائز سوار ہونا تب
کرتے سالار انبیا آغاز
ہے المہ کا اختلاف انہیں
جانو تکبیر تین بار کہے
مختلف آئے جبکہ مرویات
اور ہر بار بھی اٹھانا ہاتھ
خطبہ پڑھتے نبی کھر ہکر
اور بخین باصفا کا عمل
کیا تقدیم خطبہ وہ ظالم
ہے برفوق وجہ و علت میں
کرتا تھا سب ال بیت کرام
خطبہ پڑھنے لگے قبل نماز

اور محمد کے پاس تین جگہ
حلقہ فاخرہ تھا وہ اے یار
اور کبھی اوڑھتے تھے یک چادر
عید کے دن تجمل و تزئین
نوش فرماتے چند عدد خرما
اور عید الضحیٰ کے دن اہام
پر کہے میں ضعیف ہر وہ خبر
اتباع سنن میں صبح و مسا
اور ابن عمر سمجھ لے خیر
اور بہ عید الفطر ہمار یہاں
پس یہی مستحب ہے اے اکمل
اور جانے کیساتھ بھی زہار
بے اذال و رطل اقامت سے
لیک مختار خفیفہ کا لے میر
دوسری رکعت میں بعد قراۃ کے
جس ایت میں ہیں کم آئے
جبکہ ہو یہ خلاف عادت کا
متفق سب اسی پر ہیں سعید
کیا تقدیم خطبہ جو ایباد
لیک کہتے ہیں بعض اذیشان
کیا تقدیم خطبہ جو مروان
اسلئے لوگ خطبہ مانسکے
اور خلافت میں ابو ذوالنورین

ہے روا گرچہ نہ خلیفہ کیا
یعنی یک جفت چادر و رزار
سبز یا سرخ تھے خطوط اسیر
جب ہوشوع مستحب ہوئیں
طاق رہتا سمجھ عددان کا
کرتے بعد نماز نوش طعام
ہاں موطائیں یکائی اثر
جبکہ حال تھی اکو شان علی
جہر کرتا تھا راہ میں تکبیر
کہنا آہستہ لے نکو عنوان
اسلئے اکثر عالمو کا عمل
نہیں ہوتے تھے شاذین سوار
پڑھتے دو رکعتیں جماعت سے
یہر دو رکعت میں ہیں چھ تکبیر
تین تکبیر کہہ رکوع کرے
ہم اسی کو ہیں اختیار کئے
پس ہے عمل قلیل ہی آئے
کہ ہو خطبہ پہل نماز عید
ہے وہ مروان پر بھار کھیا
پہلے تقدیم یہ کیا عثمان
یہی اکاسب لکھے ہیں جان
پڑہ نماز اسی دم نکل جاتے
آگے پڑھتے نماز ہی بے مین

بعد لوگوں میں آنی جب سنی
 ذوق دونوں میں تقدر ہے دیکھ
 ایک مروان ہوا ہے جب تکم
 مختلف فیہ یہ امر بھی ہوگا
 اسے منبر بنا کیا ہے میں
 نقل ہے بوسعید ہذری سے
 دیکھا میں خشت اور گل سی بنا
 مینے کر منع تب اسے کھینچا
 جانے بوسعید ہو کے خفا
 خطبہ خوانی کو اس طرح اے فہم
 اسلئے بوسعید اسے کھینچا
 جب مانا یہ بات وہ بدکار
 دے کچھ سوچتے نہیں صلا
 نہ بھرا وہ مگر اسی کے لئے
 اور بھی عید گاہ کی دیوار
 کہ بلاشبہ وہ بلندی ہی
 اور بعد نماز خطبہ پڑھے
 اور در آنحال شاہ ذوالاجلال
 اور بہ سفر سعادت اے اکرم
 یا کوئی اور شے بلند رہے
 پس وہی ہے بلندی ال امیر
 وہ تو بعت نہیں بلا و اس
 اور نہ قیاس کا آخر

دیر سے آنے لائے بھائی
 مختلف علتیں ہیں صورت ایک
 کیا اسپر مواظبت ظالم
 کہ کیا کس نے پہلے اسکی پنا
 کہے بعضے بوقت ذوالنورین
 عید کے روز ساتھ مروان کے
 اسکو ابن الصلت بنایا تھا
 وہ نہان اسے چڑھکے پڑھنے لگا
 تب مصلائے عید سے جو پھرا
 کر رہے نماز پر تقدیم
 تاکہ اسے پہلے ہی نماز ادا
 آپ ہی پھر گیا ہے تب ناچا
 کہ سبب کونسا بڑا ہوگا
 تانہ وہ سب اہل بیت سنے
 نہیں اسوقت تھی بنی اے یار
 جانو قائم مقام منبر تھی
 جبکہ فارغ ہوئے میں خطبہ سے
 ملک یہ فرمائے تھے بدست بلال
 اسکے ماتن نے یوں کیا رقم
 کہ ہو قائم مقام منبر کے
 اور منبر کی بن ہی ہے نظیر
 کریں فقہا سمجھ اسی پر قیاس
 ہے سمجھ شطردین کا منکر

اسلئے آگے خطبہ پڑھنے لگے
 وہ بھی عثمان سے کبھی نادر
 اور جبر شریف مغیب
 کہے بعضے معاویہ کے زمان
 رگل سے ابن الصلت کیا بنا
 میں بھی جب عید گاہ میں آیا
 اور مروان نماز کے آگے
 اور میں بھی پھرا وہاں تک
 وجہ اسکا سمجھ ہی ہے بڑا
 دوسرا یہ سبب اسے اسد
 تاکہ فارغ نماز سے ہو کے
 زعم کرتے ہیں بعضے اہل ماں
 وہ جو کہتا تھا اہل بیت کو بد
 اور اگرچہ بوقت مغیب
 لیکن ثابت ہو یہ کہ وہ سرور
 ہے بخاری میں یہ خبر اے عید
 اترے اور بی بیان طرف آئے
 اس ظاہر ہوا کہ خیر بشر
 آئے خطبہ جو پڑھ کے شاہچال
 اور آیا ہے در حدیث و گر
 اور جس چیز کی نظیر یقین
 مجتہد کا قیاس تو اے امین
 یوں ہی لکھا فقہر احاف

تاکہ لوگوں کو سب نماز ملے
 ایک دوبار ہی ہوا ظاہر
 عید گاہ میں بنانا تھا منبر
 جب امیر مدینہ تھا مروان
 اسکا گھر پاس عید گاہ کے تھا
 ایک منبر بنا ہوا دیکھا
 چاہے اسے چڑھکے خطبہ پڑھے
 ہے یہ سفر السعادت اندر سب
 کہ مخالف وہ ہو کے سنت کا
 کہ وہ کہتا ہے اہل بیت کو بد
 آپ خطبہ نہ سن چلا جائے
 پھر منبر کے ہی سبب ہاں
 کیلئے منبر کی وجہ اسے اسد
 نہ بنا عید گاہ میں تھا منبر
 خطبہ پڑھتے کوئی بلندی پر
 پہلے حضرت پڑھے نماز عید
 اور انہیں غلط و پند فرمائے
 پڑھے خطبہ کی بلندی پر
 سو وہ ٹیلہ تھا یا بلند کمال
 کہ پڑھے خطبہ اپنے اشتہار پر
 ہو بہو عصر شریف سرور دیں
 اصل راجع ہوا اصولین
 ایک کتاب میں مجتہد و صاف

عید گاہ میں منبر کی بن

عید گاہ میں منبر کا جواز ہے یا نہیں؟
 "عید گاہ میں منبر کی بن" عید گاہ میں منبر کی بن

<p>غرض اکثر اکابر فقہاء کفرائے میں اپنی قاضی خان نہیں مکروہ ہے کہ بعضے بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں کہ صحیح ہے یہی آؤخ پئے یہاں لکھا ہو یوں لفظاوی کہا اب قت میں ہمارے پن پس یہ سندوں اب ثبوت ہوا یہی اسناد آہیں ہیں مذکور بلکہ فتویٰ اپروہ جرح کئے جبکہ وہ تابع امام نہیں</p>	<p>کہ نظر اس نظیر پر ہی بجا دیکھ اس طرح ہو کیا ہے بیان تہ نہ یہ احتیاج پیش آوے یہ لکھا اختلاف قاضی خان منبر عید گاہ نہ مکروہ ہے لفظ یہ ہو امام سے مروی منبر عید گاہ ہے احسن کہ ہے منبر پر عید گاہ روا جب ہو مطیع وہ ہو مشہور قول فقہا نہیں قبول کئے ساتھ انکے ہیں کلام نہیں</p>	<p>عید گاہ کے جواز منبر پر کہ مشائخ ہیں اختلاف کئے عید کے روز شہر سے منبر اور فتاویٰ کہ جو ہے عالمگیر ہے غریب میں یونی ہو اسوا بیک علامہ اشہر و فاخر اور بولایہ لفظ لے بھائی اندریں باب ایک استفتا منبر عید گاہ کے مانع خاص قول بوصیف کا گر نیاید گوش رغبت کس</p>	<p>آئے ہیں دیکھ لے کو محضر باب میں عید گاہ کے منبر کے عید گاہ میں رکھے اٹھا لا کر آہیں اس طرح سے کیا تحریر در مختار میں لکھا لا باس جسکو کہتے ہیں زادہ خواہر آئے بیشک مباح پر بھی کبھی آیا تھا اسکا میں جواب لکھا نہ ان اسناد کے ہوئے تابع جو ہے اسکا بھی ناکے ہر دو بر رسولان مبلغ باشندوں اور بیان جنازہ سن ایار خواہ وہ دن ہو یا کہ ہو ورت جلتے بہر عیادت لے دلبر فائدہ دیوں فائدہ بخشش اور اطعام لے نکو افعال مع اصحاب اپنی دمساز اسکے حق میں عایدہ کہتے تھے دیکو وہ قبر میں بوجہ صواب چار تکبیر بولتے تھے جان اس طرح بولتے ہیں اس کا قائل پس کئے اختیار اسکے میں چار تکبیر ہی کہے بہ نیاز</p>
<p>ازیرے عیادت لے فیروز پس کسی روز کی خصوصیت اور احسان حق میں میت کے اور قارب کے ساتھ میت کے اور تجہیز میت اور تکفین بعد ازاں اسکی مغفرت چہتے کہ ثبات اسکو ازہ احسان اور اسے قبر پہنچ راحت دے اور اصحاب کا عمل بھی ہاں کہ نبی جو پڑھے نماز اخیر ابن عباس نے روایت کی</p>	<p>نہ معین نبی کو تھا کوئی روز کرنی ناکرنی ہے یقین بد کرتے تھے جانو اسی چیزوں سے لطف کی رہے تعزیت کرتے کرتے تھے لطف سے وہ سرور بعد اسکی مراد تک جاتے دیوے مولا بہ کلمہ ایمان رحمت و مغفرت نصیب کے اندریں باب مختلف تھا پچھن آہیں بولے ہیں چار ہی تکبیر جبکہ دم صفی نے علت کی</p>	<p>اب بیان عیادت بیمار وہ عیادت کو چاہتے سب قات آٹکھ کے در پر بھی پیسہ کہ اسے قبر اور قیامت میں اور کرتے تفقد احوال اور جنازے پہ اسکے پڑھتے نماز قبر کے پاس پھر کھڑا رہ کے اور منکر نکیر کا بھی جواب اور نماز جنازہ پنج عیاں چار تکبیر کے ہیں جو قائل آسہر اکثر حدیث آئے ہیں آٹکھ پڑھے جو انہ نماز</p>	<p>اب بیان جنازہ سن ایار خواہ وہ دن ہو یا کہ ہو ورت جلتے بہر عیادت لے دلبر فائدہ دیوں فائدہ بخشش اور اطعام لے نکو افعال مع اصحاب اپنی دمساز اسکے حق میں عایدہ کہتے تھے دیکو وہ قبر میں بوجہ صواب چار تکبیر بولتے تھے جان اس طرح بولتے ہیں اس کا قائل پس کئے اختیار اسکے میں چار تکبیر ہی کہے بہ نیاز</p>

نیکمات نماز جنازہ

جنازہ کے ساتھ جانے کا طریقہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر کسی شہر میں کوئی اور جنازہ نہیں پڑتا ہے اور دوسرے شہر میں لاکھوں آدمی اپنی جائزہ لے کر جاتے ہیں تو ان کو جنازہ کے ساتھ جانے کا طریقہ دیا جائے گا۔ (ملاحظہ ہو)

ترتیب کی حدیث آئی سنو اور منقول ہے یہ حدیث سے اور پیادہ ہو جائیو محنت ار ہاں جنازے پر نجاشی کے تب نماز جنازہ اُس پہ نبیؐ طے کروں کچھ لئے میں زمیں دہلیا کے اٹھا دے پردے اور حضرت کے سامنے رکھے پوچھے جبریلؑ رسول خدا اور پڑھتا تھا وہ مدام اُسے احمد و شافعیؒ کے ہاں شہر اور نجاشی کے وہ جنازے پر یا ہوا اور میاں سے رفع حجاب قوم نادیکھے اور دیکھے امام جب ہوئے میں شہید وہ بہرور سنگ اور گچ سوا اور اینٹوں سے بلکہ گر کوئی قبر اونچی رہے کہ کوئی قبر دیکھے گرا اونچی حکم ہے قبر اس قدر ہو فراز اور قبروں کے تئیں کہند لئے اسکو فرمائے سید کوئین آب پاشی رسولؐ اُسپہ کئے اور نہ گئے منع سید ناس

کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہر دو کہ جنازے کے پیچھے رہتے آگے پیچھے ہو یا مین و یسار غائبانہ نبیؐ نماز پڑھے غائبانہ پڑھے تو کہ میں ہی پڑھیں سپر نماز آپؐ ہیں اور پیش نظر جنازہ کئے شاہ دیں اُسپہ نماز پڑھے پایادہ کس عمل سے یہ درجہ آتے جاتے بیٹھے اُٹھتے مطلقاً سنت آئی غائب پر جوڑ ہے میں نماز پیغمبرؐ یا جنازہ ہی لارکھے چناب تو ہے جائز نماز غیر کلام درمید نہ پڑھے نماز ان پر نہ کسی کی مزار بنواتے اسکو تروا کے پست کرواتے پست کر دے اُسے نیچوڑ کبھی کہ ہے وہ زمین سے ممتاز سرور دین منع فرماتے کہ تو کھینچ اپنے پاؤں سے نعلیں اور نگر نیلے اُسپہ چون دئے کہ لگاویں چاق قبر کے پاس

رہتے پیش جنازہ لے بھائی اور ہے دوسری حدیث میں کیا اور نماز جنازہ ان سرور اور مدینہ میں معویہؓ لیتی کہا حضرت سی جبریلؑ نے آ کہے ہاں جبریلؑ مارے پر اور روایت دوسری آتے اور ملک کے تھو دو صفائشرف کہے وہ سورہ قل ہوا شد کا اور غائب پہ جو نماز پڑھیں بوضیفہ و مالکؓ ذی شاں بولتے ہیں جنازہ اسکا تب دیکھتے تھے اُسے وہ خیر بشر اور موتہ کے جنگ میں یار اور کسی قبر کو نبیؐ کا ہے نہ بناتے عمارت اُسکے پر اس طرح مرتضیٰؑ اعلیٰ بولے اور تصویر گر کہیں دیکھے تا آنجان ہو کوئی کہند لے دیکھے یک شخص کو بگورستان اور کئے نقل جبکہ ابراہیمؑ اور عثمانؓ ابن مظعون کے اور لگانا چراغ قبر کے پاس

ہے ان اس حدیث کا راوی کہ رہیں پیچھے جو کہ میں سوار نہیں پڑھتے ہر ایک غائب پر جب کیا انتقال لے بھائی دوست رکھتے ہو آپؐ اسکو کیا گر گئے درمیا کے کوہ و شجر کہ اٹھا کر لے آئے اسکا سر یہ کہ تھو ستر نہ ارد رہ صرف دست رکھتا تھا دو رکھتا تھا آیا فقہا کا اختلاف آسین منع کرتے ہیں مطلقاً ایجان ہوا مکشوف برہمیر رب اور نہ آتا تھا دوسروں کو نظر زید و عبد اللہ جعفر طیارؓ نہیں ہرگز بلند کرواتے ہے یہ مکروہ بدعت اے لبر کہ نبیؐ حکم کہ مجھے بھیجے اسکو مت چھوڑ تو مٹا ہی دے اور کوئی نہ قبر پر بیٹھے آیا تغلیں بن کر لے جان پسر حضرت رسولؐ کریمؐ قبر پر تھپاک بڑا ہیں رکھے منع ہو شمع میں بلا و سواں

ہاں اگر احتیاج ہو کہ جب اور تھی یہ بھی عادی بنوئی اور فرمائے سرور کو نہیں اور لکھا جاوے کو غول اور فرمائے جبکہ گورستان	زندگوں کتنے روا ہے تب کہ زیارت کو جاتے قبر و کی جمعہ کے دن زیارتِ البین بار والدین غیر گماں تم جو دیکھو تو یہ پڑھو اُن	اور کرو نہ مانہ لے زکی اور کرتے دعا و استغفار یا وہ دونوں سو ایک کی جو کر اور صدقہ و مغفرت خواہی	قبر کے آگے مقبرے میں بھی لینے چہتے تھے بخشش لگی یار بخشے جائیں گئے یقین اسکے اُنکے خاطر رکھے بھی حکم ہی
وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بَكْمَلًا لَّاحِقُونَ	اور پڑھنا بھی آیتہ الکرسی دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار جمع ہوں لوگ اور پڑھے قرآن اور بغیر وصیت موتے اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس اور ہدایہ کی شرح میں ارقام گرچہ ہمیں اختلاف کیا راتبہ ہے رتوب سے نکلا راتبہ اُن کو کہتے ہیں سمجھو اور روایت ہے مرقیٰ کو ہاں اور ہے اُن کے بعد جو اختیار اور مذہب امام عظیم کا ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبی یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے اور رسول کریم بعد زوال چہتا ہوئیں کہ نیک یہ حال اور سیکو نماز فی زوال اور کہتے یہ رکعتیں سننے	اور یاسین اور تبارک بھی اور صحیح ہیں اُن کی آثار ہاں مگر تعزیت ہو سنت جان خرچہ انہیں حق یتیموں کا مختلف فیہ ہو از مرشاس کیا اس طرح شیخ ابن ہمام نہیں مکر وہ کسی ہی مختار جس میں معنی دوام کا ہوگا ظہر کے آگے دو ہیں بعد میں دو چار آگے ہیں بعد پچہاں تا بعین کرام سے یار جانبو بالیقین یہی ہوگا میں صحیح یہ دونوں روایت بھی ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے پڑھتے تھے چار رکعتیں خوشحال آسمان کے اُپر چڑھے فی الحال بولتے ہیں سمجھ لے فرخ حال ہیں برابر وہ آٹھ رکعت کے	السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین
فاتحہ اور متعوذ تین لے یا اور معمول تب نہیں یہ تھا لیک مخصوص تیس رکعتیں سخت بدعت ہے اور منع حرام بیٹھ اطراف قبر کے جوڑیں قبر پر قاریوں کو بٹھلانا	اور اخلاص پڑھنا گیارہ بار قبر کے پاس یا کہ دوسری جا جمع ہو جو تکلفات کریں ہمدراج میں لیں کیا ارقام ہے وہ مکر وہ سرسبز سمجھیں اور قرآن اُن پڑھوانا	اور پڑھنا بھی آیتہ الکرسی دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار جمع ہوں لوگ اور پڑھے قرآن اور بغیر وصیت موتے اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس اور ہدایہ کی شرح میں ارقام گرچہ ہمیں اختلاف کیا راتبہ ہے رتوب سے نکلا راتبہ اُن کو کہتے ہیں سمجھو اور روایت ہے مرقیٰ کو ہاں اور ہے اُن کے بعد جو اختیار اور مذہب امام عظیم کا ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبی یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے اور رسول کریم بعد زوال چہتا ہوئیں کہ نیک یہ حال اور سیکو نماز فی زوال اور کہتے یہ رکعتیں سننے	اور یاسین اور تبارک بھی اور صحیح ہیں اُن کی آثار ہاں مگر تعزیت ہو سنت جان خرچہ انہیں حق یتیموں کا مختلف فیہ ہو از مرشاس کیا اس طرح شیخ ابن ہمام نہیں مکر وہ کسی ہی مختار جس میں معنی دوام کا ہوگا ظہر کے آگے دو ہیں بعد میں دو چار آگے ہیں بعد پچہاں تا بعین کرام سے یار جانبو بالیقین یہی ہوگا میں صحیح یہ دونوں روایت بھی ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے پڑھتے تھے چار رکعتیں خوشحال آسمان کے اُپر چڑھے فی الحال بولتے ہیں سمجھ لے فرخ حال ہیں برابر وہ آٹھ رکعت کے
یعنی غیر الفضل اشہر یونہی ابن عمر سے ہے مروی اکثر اہل علم از اصحاب قول ابن مبارک و ثوری عائشہ یوں خبر دئے کیا پڑھتے مسجد میں رکعتیں دو مگر یعنی صدیقہ اور ابن عمر اور یہ ساعت کو درمیا کہتے اور کہتے ہیں یہ نماز اکثر ابن مسعود پڑھتے بعد زوال	کرتے حضرت موطبت جبہ اور مذہب ہے شافعی کا یہی جو تھے عامل اسی کے تھے درباب اور ہر سچ کا بھی قول ہی رکعتیں جو ہیں قبل ظہر کے چار اور گھر میں چہار وہ سرور جو کئے تھے نظر دئے وہ خبر کہلتے ہیں سماں کے دروازے گھر میں پڑھتے تھے اپنے پیغمبر آٹھ رکعات لے خجہ خصال	اور پڑھنا بھی آیتہ الکرسی دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار جمع ہوں لوگ اور پڑھے قرآن اور بغیر وصیت موتے اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس اور ہدایہ کی شرح میں ارقام گرچہ ہمیں اختلاف کیا راتبہ ہے رتوب سے نکلا راتبہ اُن کو کہتے ہیں سمجھو اور روایت ہے مرقیٰ کو ہاں اور ہے اُن کے بعد جو اختیار اور مذہب امام عظیم کا ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبی یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے اور رسول کریم بعد زوال چہتا ہوئیں کہ نیک یہ حال اور سیکو نماز فی زوال اور کہتے یہ رکعتیں سننے	اور یاسین اور تبارک بھی اور صحیح ہیں اُن کی آثار ہاں مگر تعزیت ہو سنت جان خرچہ انہیں حق یتیموں کا مختلف فیہ ہو از مرشاس کیا اس طرح شیخ ابن ہمام نہیں مکر وہ کسی ہی مختار جس میں معنی دوام کا ہوگا ظہر کے آگے دو ہیں بعد میں دو چار آگے ہیں بعد پچہاں تا بعین کرام سے یار جانبو بالیقین یہی ہوگا میں صحیح یہ دونوں روایت بھی ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے پڑھتے تھے چار رکعتیں خوشحال آسمان کے اُپر چڑھے فی الحال بولتے ہیں سمجھ لے فرخ حال ہیں برابر وہ آٹھ رکعت کے

۱۲
یہ روایت کا مدینہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے اور بعض مانتا ہے کہ مدینہ کا جاؤں گے تو یہ روایت بھی
یہ روایت کا مدینہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے اور بعض مانتا ہے کہ مدینہ کا جاؤں گے تو یہ روایت بھی
یہ روایت کا مدینہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے اور بعض مانتا ہے کہ مدینہ کا جاؤں گے تو یہ روایت بھی

<p>کہ سفر میں بھی اکوڑ پڑتے تھے ایک روایت ہے ظہر کی سنت جو دو رکعت میں ظہر کی سنت فرض ظہر و عشاء کے بعد ولے اور چھ کعتیں رسول خدا پس اگر ٹھہر لیں چار ہی رکعت کس میں طاقت ہو وہ لکھے سارا بسکہ مصروف تھو نمازیں ہی پس ہوا لازم کہ اس عبادت میں اور نمازوں میں دے حضور دل بہ محمد وآلہ آلہ طہار</p>	<p>ترک ہرگز کبھی نہ کرتے تھے پڑھتے تھے بھی سفر میں رکعت بعد اسکے بھی نفل دو رکعت چار رکعت بدو سلام آئے بعد مغرب کے کرتے تھے جو ادا ہوئے چھ کعتیں ہی باسنت نہ زبان و قلم کو ہے یارا اور انواع طاعتوں سے بھی مومنوں پر پوری نبی کی کریں اور خضوع و خشوع دے کامل بہ محمد و صحبہ الاخیار</p>	<p>سنت راتہ سوا اس کے اور بھنوں کے پاس کی نشان بیٹھے پڑھتے ہیں جو کہ آماہر پس دو نفل و رتہ سنت یک روایت میں ہو وہ باسنت اور عبادات نافلہ ہے یار ہوئی علوم اس بیان کے بت یہی طاعت بغیر شبہ و خطر یا الہی نماز میں دن رات میرے قالب کے جامری ایخدا ہوا آخر یہاں بیان نماز ترکیہ سے زکوٰۃ ہے نکلا اور گواہی کا بھی لئے معنی صدق ایمانی جبے اکانشا مال ہر قسم پر لئے نیک نصاب میں منقال زر کہ جسکے یہاں جب ہے یک برس کیسے پاس اور دوسو درم ہوئے زیاد جان مذہب سے شافعی کا یہی کہ جو دوسو ہو زیاد نصاب نہیں واجب زکات اسکی ہے یعنی چالیس تک ایک صفا</p>	<p>نہیں حضرت سفر میں پڑھتے تھے سنت فجر بھی ہو واجب جاں وجہ اسکی نہیں ہوئی ظاہر جملہ ہوتے ہیں جاریہ کعت یک روایت میں بلا سنت سرور انبیاء کے ہیں بسیار کہ وہ سرور کے اکثر اوقات سا رکھتا تھا کی ہے سرفتر صرف کروا ہمار سب اوقات کرم سے نمازیں ہیں جدا کروں ذکر زکوٰۃ اب غار اسکا معنی ہی جانو پائی کا لفظ سے ترکیہ کے لئے دانا کہیں صدقہ بھی ہو زکوٰۃ کو جا ہوا مشروع جان ایک نصاب ہوتے ہیں ہفت و نیم تو لے جان فرض ہوگا زکوٰۃ بے وسواس دیوں اسکی زکوٰۃ بھی کہ یاد یہی مذہب سے صاحبین کا بھی دیوے اسکی زکوٰۃ کر کے حساب یہ دلیل انکی ہے لئے فرغ پئے جو کہ واقع ہو دہیا کسرات</p>
<p>کہ کرے ہو زکوٰۃ پاک عیاں کہ گواہی بھی دیکو در محشر جبکہ ہجرت و سال تھا دوسرا جیسے دوپا ہو جب سودر ہم نقد سکے ہو یا رہے زیور دیوے دوسو درم کو پلنگ درم جو زیادہ ہو ابے لے اکرم ان اماموں کی ہے دلیل یہی اور مذہب میں بوضیفہ کے کہ کچھ مصطفیٰؐ نماذ کیساتھ ویسے کسرات پر زکوٰۃ نہیں</p>	<p>زکوٰۃ کا بیان اپنے صاحب کو مال کو بیچاں صاحب مال کے وہ دیکھا پر حقتعالیٰ زکوٰۃ فرض کیا جسکے لئے ہوں باؤں اکرم یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر یہ ہوتین بلا زیادت و کم خواہ چالیس ہو یا ہو کم کہ میں فرمائے یوں خدا کے نبی وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے کہ نہ لیجے کسور سے تو زکات ہے یہ چالیس تک صاف یقین</p>	<p>زکوٰۃ کا بیان زکوٰۃ زبور کا بیان</p>	<p>زکوٰۃ زبور کا بیان</p>

سنت صحیح کی حفاظت

مقدار انصاب زکوٰۃ

عورات زیورات کی زکوٰۃ دینا

بیس مثقال زر کا دیوے زکوٰۃ
اور زیور کی بھی زکوٰۃ ایجان
ابوداؤد اور نسائی بھی
کہتے ہیں ہاتھوں و دست کے
عرض کی اسے تب نہیں کاشا
پس گنگن نکال کر اس دم
اور روایت کیا ابوداؤد
کیا ہو بھی وہ کنز کیجے بیاں
اور دی شجائی زکوٰۃ اسکی
بہتقی نے کہا کہ اصل نہیں
اور آثار دوسرے میاں
کہ بہر سال مومنہ عورات
ابن مسعود سے بھی اتنی خبر
اور عبداللہ جو ہے ابن عمر
دارقطنی سرآمد فضلا
سنت اسپر بس ہو اجرا
اور جواب کثیر زکوٰۃ نہیں

نیم مثقال بر خلوص کیساتھ
یقین واجب ہو خفیہ کر ہاں
میں یقین اس حدیث کے راوی
تب دو گنگن ضخیم تھے زر کے
اسکو فرمائے تب رسول اللہ
والدی پیش سرور عالم
کہ کبھی ام سلمہ اے مسعود
ذکر آیا ہے جس کا در قرآن
تو سمجھ لے وہ کنز نا ہوگی
اس خبر کو بھی وہ صحیح نہیں
بھی محاض پڑے ہیں اسکے جاں
دیویں بپا پی زیور کی زکوٰۃ
کہ یقین ہے زکوٰۃ زیور پر
بی بی سالم کو یوں لکھا شہر
جانیو تم روایت اسکی کیا
دیتے جاویں زکوٰۃ زیور کا
ہاں مرصع جو زر ہو و یقین

زکوٰۃ بہائم کا بیان

ایک بکر ازکوٰۃ اٹکا دے
جانیو تین بکریاں دیویں
دے زکوٰۃ اٹکا کتبے اے نہیں
دیویں پاڑا جو دو برس کا ہے
دیویں یکسالہ یا دو سالہ ایک

یعنی چالیس مگر رہیں بکرے
اور دو سو پہ ایک جب ہوں
گامائی یا بھینس جبکہ ہو چالیس
اور چالیس جبکہ ہوں پورے
اور ہفتا جبکہ ہوں اڑتیک

سیم وزر سکہ اور زیور سے
نہیں واجب شافعی کے ہاں
ایک نائی زبذنبیہ
اس پر چھ تھو شاہ موجود ہے
کہ ہوا ساں تجھے پناہ خدا
اور بولی یہ ہے برائے خدا
کہ میں وضاح زر کے پہنی تھی
تب رسول خدا نے فرمایا
اور جائز ہے اتنی ہے جو خبر
اور تھوڑے جو ائے ہیں آثار
جیسے حضرت عمر بن الخطاب
جانیو تم کہ ابن ابوشیبہ
بایقین اس خبر کی اے بھائی
کہ تھے سیٹوں کے زیور کا
اور روایت کیا ہے شیخ عطا
اور اسکے سوائے بھی آیار
کہ انداز اسکے سونے کا
اور زکوٰۃ بہائم اے بھائی
اور جب ہو یوں کیو اکیس
ہاں ہو تو چار بکرے دیں
یعنی یکسال کا ہے جو بکرا
اور جب ساٹھ پورے ہو جائے
اور شہاد کو وہ جب پہنچے

حصہ چالیسوں زکات پہلے
بوصیفہ کی دلیل ہے جاں
اور ساتھ اسکے اکی تھی دختر
کیا تو دیتی ہو بل کی زکات
لکن آتش کے دو روز ہوا
اور برائے رسول شاد ہوا
اور کی عرض اے خدا کی نبی
کہ جو حد نصاب کو پہنچا
کہ نہیں ہے زکوٰۃ زیور پر
وہ بھی موقوف میں سمجھ آیار
اشعری کو لکھے ہیں یوں ہاں
ہے بلا شک روایت اسکی کیا
عبدالرزاق نے روایت کی
بضرور کرے زکوٰۃ ادا
کہ ہے نخی نے اس طرح بولا
ایسے ہی ائے ہیں بہت آئی
کرے اٹکا ہی اس زکوٰۃ ادا
فرض ہوا لکوں پیا پیا
دیں زکوٰۃ اٹکا و غنم اچان
یونہی ہر سو میں یکے یا دو کریں
دیویں پاڑی اے ویا پاڑا
دیویں کا کہ برس کے دو ہاڑے
دیویں دو دو برس کو ہاڑے

بکروں کی زکوٰۃ

<p>اور نو دو جبکہ ہو پین پھیں ایک سال کے ہو دو پائے ایک سو بیس جبکہ ہو بشمار پارہ ایک سال کا ہی درہیں اور کسی پاس پانچ اونٹ نہیں اور چھپیں اونٹ جب ہو اور چھپیں اونٹ ہو جب اور گنٹھ وہ اونٹ جو یوں اور نو دو ایک سے لے یار بھر ہی طرح جان ابھائی اور ہر سی شیش شتر کو ایک اونٹنی تین تین سال کی چار جس طرح دیرھ سو عدد کے بعد اونٹ اور گائی بھینس اور بکے نرو مادہ ملے ہو گھوڑے مذہب بوضیفہ ہو گا یہی جنے والا جو ہو گھوڑا اور جو گھوڑا جہاد کا ہو گا گر تجارت کے ہوں تو دیکو زکوٰۃ آب باران سے اور چشمہ سے پانی جو ہاتھ سے دیا جائے اور یہی عادت رسول خدا</p>	<p>دیوں تک ایک سال کے تیں اور دو سال کا بھی ایک ہے پارہ ایک ایک سال کے دیوں چار اور دو سال کا بہر چالیس تو زکوٰۃ اس کا ایک بکری یا اونٹنی ایک سال کی دیکو اونٹنی دو برس کو دیکو تب اونٹنی چار سال کی دیوں ایک سو بیس تک ہو جبکہ شمار دیوں ہر پانچ پنج اک بکری اونٹنی دو برس کی دیکو ایک کریں انکا ادا زکوٰۃ لے یار دینا مذکور ہو چکا لے سعد جانو جنگل میں تم اگر وہ چے یونہی صحرا کے درمیاں جو چرک یہ حدیث انکی ہے دلیل قوی ایک دینار دے زکوٰۃ اس کا نہیں واجب زکوٰۃ ہے اس کا ہوئی ثابت حدیث سے یہ بات ہوئے غلات اور جو میوے بیسواں حصہ دیجئے اس سے شخص کوئی زکوٰۃ جب لاتا</p>	<p>اور پے وہ ایک سو ہوں جب اور جب ایک سو پارس ہو یا کہ دو دو برس کے دیوں تیں بے کم و بیش کرتے جا دیں یاد دس کو دو اور پانزدہ کو تیں سال دس سو ہے آغاز اور چھپالیس کو وہ چھپچھپیں اور چھتر عدد کو جب پہنچے باقہ تین تین سالہ دو بھر ہی طرح سو بہر چالیس ایک سو نو اور شیش سے لے بعد دو سو کے پھر کہ پانچ سو ہی دیکھ یونہی حدیث میں آیا تو جو واجب زکوٰۃ ان کا یقین تو ہے واجب زکوٰۃ انکا لے یار کہ روایت کیا ہے یوں جا بر یا زکوٰۃ اس کا دس درم دیوے نہ تجارت کے جو خر و خیر</p>	<p>تین پھڑے زکوٰۃ دیوں تب ایک سالہ دیں ایک دو سالہ دو بیس بلاشبہ ہم بریں آئیں اور بے تفصیل خوب لکھیں یاد بیس کو چار بکریاں ہیں یقین بیس سو چھتیس تک ہی انداز اونٹنی تین سال کی اک دیں دیوں دو برس کے دو ناقے دیوں اسکا زکوٰۃ لے خوشبو اونٹنی اک برس کی دیں گنٹھ پور دو سو تک سمجھ لیجے کریں آغاز دو ہی لے بھائی یہی مذہب بوضیفہ کا گھر میں باندھے ہو یوں نہیں ایک گھوڑے کو دیکو ایک دینار کہ کہے یوں پیسہ فراخ نقل کی اسکی داؤ قطنی نے نہیں واجب زکوٰۃ ہے اسپر</p>
<p>خُذْنِ اَمْوَالِہُمْ صَدَقَۃً تَطْہِرُہُمْ وَ تَزْکِیْہُمْ بِہَا وَ مِلَّ عَلَیْہُمْ</p>	<p>حصہ اس سو دیا کریں سواں پہلے یہ دیکے بعد مزدوری تو میں اسے حق میں کرتے دعا اور موتے جو اونٹ صدقے کے</p>	<p>عشر کہتے ہیں اسکو لے ویشل دیوں وہ کاٹنے وغیرہ کی چونکہ قرآن میں یہ حکم آیا ہاتھ سے اپنے دل کرتے تھے</p>	<p>عشر کا بیان</p>

گائے بھینس کی زکوٰۃ

اونٹوں کی زکوٰۃ

گھوڑوں کی زکوٰۃ

انج کی زکوٰۃ

صدقہ فطر کا بیان

اسکا دینا ہی جائز ہے نبھائی
ایک روز عید کے آگے
ہر مسلمان فی نصاب و پر
گرچہ پیدا ہوئے ہیں کہ وہی روز
انکی ہے یہ دلیل سنئے اب
اور بخاری بھی لایا اکامجد
صدقہ فطر اپنا دیوں تمام
دارقطنی یہ تینوں اے حسود
ہونا اہل نصاب شرط نہیں
کہ بلا شرط فطرہ کا صدقہ
کہ شہ انبیاء نے فرمایا
حق اے پھر دیوے اس کثیر
اور موتے تھے اس کی شتر
کسی سائل کو لا کبھی نہ کہے
کہ دیتے ہیں وہ سرور دین
قیمت شے اسی کو پھر دیتے
اور اس سے زیادہ کرتے ادا
ہے بلا شہ سود یہ رکھ یاد
بندگان الہ بردن رات
دیکھ لکھتا ہوں مختصر تھوڑا
کہ بچائے گئے سے سب اعضا
جھوٹی ٹسو گند نظر بھی شہوت کی

آگے ہی روز عید فطر کے بھی
اور جائز ہے پاس بعضوں کے
فطرہ واجب ہے اے نکو محضر
چھوٹے بچوں اپنے اے فیروز
بوضیفہ کا ہے یہی مذہب
یہ خبر ہے بہ مسند احمد
کہ صغیر و کبیر و حرو و غلام
عبد رزاق اور ابو داؤد
اور مذہب میں شافعی کے تین
بوہر یہ سے یہی نقل کیا
اور دوسری حدیث میں آیا
اور اگر کر گیا اس کو فقیر
دوست لکھتے تھے مصطفیٰ اکثر
کبھی سائل کو رد نہ کرتے تھے
کبھی کوئی شے کسی کے تین
کبھی کوئی شے خرید کر لیتے
قرض کرتے کبھی وہ شاہ ہدا
گر کریں شرط یہ کہ دیوں زیاد
ایسے ہی آپ کے تھے احسانات
اب یہاں سے بیان روزے کا
روزہ کامل مگر وہی ہوگا
غیبت و کذب تیسری جہلی

یہ بچانے کے واسطے تھا مگر
صدقہ فطر دیتے قبل نماز
نہ ہمارے یہاں کے فرق اے میر
فطرہ از بیٹن عشرہ آخر
فطرہ دیکو وہ اپنی جانب سے
بھی ہے واجب آپ فطرہ دے
ہیں فطرہ مگر صاحب مال
کے خطبے میں حکم یوں سب پر
یا کہ دیوں کچھ پورا صاع
مسندوں میں اپنے لائے ہیں
کہ طحاوی صحیح سندوں سے
حر ہوا عبد یا امیر و فقیر
مال کو فطرہ اسکے پاک کرے
لیک صدقات نافذ کو ایسا
اسکو زاید نہ جانے مطلق
کرتے انواع کے وہ شاہ انا
اس کے کرتے تھے درگزر میں
اور دیتے زیادہ قیمت سے
دینا زاید روا ہے غیر خطر
اور دو چند اسکو دیتے تھے

کتاب الصوم

چھوڑ دیوں جماع و آب طعام
روزہ ڈھنگا پانچ چیزوں سے

داغ دیتے تھے گوش پر اکثر
اور تھی عاتقہ کی اے مساز
اور در مدت قلیل و کثیر
کہے بعضے نہ دیوں کا فخر
خواہ وہ مرد یا کہ زن ہو
اور باندی غلام سے اپنے
کہ کہے ہیں رسول با اجلال
اور ہے دوسری حدیث وہ
گر گہوں تو دیوں دہا صاع
یہ خبر قلبہ سے پائے ہیں
یہ ہے اکی دلیل اب سنئے
ہے بہر مرد و زن صغیر و کبیر
صاحب مال فطرہ گردیوے
تھایہ صدقات واجبہ بیان
جس قدر خرچ کرتے درہ حق
اور لوگوں پر منت و انعام
گر کسی پر ہو اپنا حق یا دین
کبھی کوئی چیز مول لیتو تھے
قرض لینے وقت ناکہ کر
اور ہدیہ کسی سے لیتے تھے

روزہ کہو ہیں سکون اکہام
اور احادیث آئے ہیں بعضے

صدقہ فطر ہر مالدار و فقیر دینے کا حکم

صدقہ فطر

اور مذہب یہی ہو تو رہی کا اور فضیلت میں صوم کو اعلیٰ کہ مرنے واسطے ہی ہے روزہ لیک روزہ مرنے واسطے ہوگا ہوئے وہ چند بلکہ ہفت صد اور یقین اسکی کیفیت صلا کہ بلا واسطہ فرشتوں کے واسطے ہی ایسے ہر طاعت اور بخاری کے درمیان صبح پس اسکی واسطے وہ رب عباد اور بعض محققوں نے کہا اس عمل کی صرافت شرف تھا سداً جو مصطفیٰ اکثر ماہ رمضان کے تمام اوقات شکرمیں اسکی آپ بھی عزت عرض قرآن انہیں سب کتے ان میں تحصیل صحبت علما اور قرآن پاک کی تنزیل لوح محفوظ سواہر کامل اور رمضان پہلی شب بقیہ تیرہویں شب میں جانے نخل اور سعی عتدول کی تعمیل اور کرتے تھے حرمین تاخیر	لٹے غیبت سے بالیقین روزہ ہیں حدیثیں صحیح آئے کثیر اور دیتا ہوں نہیں ہی اسکی جزا میں جزا اسکی اسکو دیو گنا مگر اسکا جو صوم ہے امجد کوئی نہیں جانتا ہے سیر سوا میں جزا دیو گنا تلافی سے پھر جو روزے کی یہ خصوصیت آئی ہے دیکھ یہ حدیث صحیح صوم کے باب میں کیا ارشاد کھانے پینے سے اصل استغنا حق تعالیٰ کیا ہے اپنے طرف خاص رمضان میں زیادہ تر رکھتے معمور جان و بدن رات کرتے انواع ذکر اور طاعت یعنی قرآن انہیں سناتے تھے کسب خیرات بھی ہو بل لا شہر رمضان میں جو ہو یقین ہو قرآن باصفانازل ہو نازل صحف برابر ایم پانی عیشے مسیح پر تنزیل کرتے افطار صوم میں تعمیل اور یہی حکم کرتے سب کو اعلیٰ میر	بعض لوگ نہ صوم میں فساد ہے بخاری میں یہ صحیح خبر اور کہے حق کہ اس عمل کرے اور موطا میں یہ حدیث آئی محض میری واسطے ہوگا یا کسی کو بغیر شبہ و خطر اور مولانا نے وہ جو فرمایا محض تکریم صوم کے خاطر کہ مراندہ چھوڑ آب طعام کہ روزہ مرنے واسطے بجا ہے صفت تھکی اس سبب بندہ الغرض صوم ہو عظیم الشان اور ذکر و تلاوت قرآن خیر و برکت کا طرح طرح کے جب اور ہر شب میں ماہ رمضان کے اس میں تنبیہ ہے یہ کافروں دوسرا سال جب تھاجرت سے یعنی جو آسمان ہے پہلا پھر تدریج حجابت ہاں اور رمضان کی ہے چھٹیوں رات رات چوبیسویں تھی رمضان کی یعنی جہدم یقین ہو کو خوب کرتے تھے چند کجور سے افطار	لیک اسکا ثواب ہو برباد کہے حضرت کہ یوں کہا اور ابن آدم جسے اسی کیلئے کہ ہر ایک کی ابن آدم کی دیو گنا میں یقین اس کی جزا ہیں کرتا ہوں مطلع اس پر کہ مرنے واسطے ہی ہے روزہ آئی ہو اس طرح پہ کا فخر واسطے میر شہوت اپنی تمام میں ہی دو گنا یقین اسکی جزا ڈھونڈھے اسکی تقرب درگہ فاکر فرض روزہ رمضان اعتکاف و نماز بھی ایجاں اس ہینے میں بھیجے لطیف رب جبریل میں سے ملے تھے کہ مبارک جب آئے شب پا حق کیا فرض روزے رمضان بیت عزت ہو اس میں جو کجا اگر ادنیٰ میں جالس قرآن اگر ہی موسیٰ کلیم پر تورات ہو تنزیل پاک قرآن کی کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب یا کئی گھنٹہ آج کے سالار
--	--	--	---

فضیلت روزہ رمضان

رمضان تشریف میں ہی چاروں کتابیں نازل ہوئی

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَيْ رِشْقِكَ أَفْطَرْتُ تَقَبَّلْ مِنِّي	مستحب ہو دعا وہ وقت بجا	وقت افطار کرتے تھے یہ دعا
کرتے رمضان میں سفر لے یار	روزہ داروں کو منع فرماتے	غش وغیرہ سے اور زانی سے
اور بے خلاف اس میں یار	کرتے دُشمن کو بھی خیر جاں	اور افطار و صوم کو دریاں
بولتے ہیں کہ جب کو طاقت ہو	اور دوسرے ائمہ کثیر	مالک بوضیفہ نیک سیر
اور رمضان میں شہ لولاک	ورنہ افطار ہے سمجھ اولے	روزہ فضل ہے اسکے تھیں بجا
ناک اور منہ میں پانی جب لیتے	یعنے وہ سنگھیاں لگاتے تھے	اور حجامت بھی دن کو کروا
بوضیفہ کے پاس لے دمساز	ہیں رمضان میں اتنی خبر	منع مسواک استحصال اُپر

سیام نافدہ کا بیان

اور رسول خدا نافدہ روزے	پے بہ پے اس قدر رکھا کرتے	یوں صحابہ گمان کرتے لے یار	کہ نہ حضرت کیلئے پھر افطار
اور پیالے کبھی سرور دین	کرتے افطار اس قدر لے دین	کہ صحابہ گمان کرتے تھے	ہیں حضرت کیلئے پھر روزے
پر کوئی ماہ نفل روزے سے	ہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے	پس ہے سنت کہ ہر ہفتے میں	روزہ رکھیں بھی انی ناچھوڑیں
اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید	صوم ایام بیض پر لے سعید	اتہام انکا اس قدر کرتے	کہ سفر میں بھی آپ کہتے تھے
روزہ و شنبہ اور پنج شنبہ	اور کہتے تھے صوم عاشورہ	اور کہے زندہ گر ہو گناہ میں	روزہ نویں کا بھی رکھو گناہیں
لیک پھر تا سال آئندہ	ہیں شاہ دیں ہے زندہ	پہلے عشرہ ماہ ذوالحج کے	روزہ رکھتے تھے اور فرماتے
ہیں ایام اس کوئی افضل	کہ ہوا نفل انہوں میں نیک عمل	روزہ عرفہ کا رکھتے وہ سال	حج میں ہے تو کہتے تھے افطار
ماہ شوال میں بھی چھ روزے	سرور انبیا رکھا کرتے	اور حضرت بہر مہ رمضان	کرتے مسجد میں اعتکاف عیال
ایک رمضان جبکہ فوت ہوا	ماہ شوال میں کئے ہیں قضا	کئے یکبار پہلے عشرے میں	دوسرے بار دسے عشرے میں
اور کئے اعتکاف لے فاخر	بارسیوم بعشرہ آخر	اور معلوم یہ ہوا ہے جب	اسی عشرے میں ہوگی قدر کی شب
آخر عمر تک بھی وہ سرور	کئے بیٹیک مو اظبت اسپر	اور حضرت کے اعتکاف لئے	جانو مسجد میں خیمہ دیتے تھے
کبھی رکھتے سریر بھی لا کر	اور بچھاتے تھے فرش بھی پیر	رہتے ہر سال متکلف دس روز	آخر سال بست دن فیروز
اور یکبار ہر برس تراں	شہ سناتے تھے جبریل کو جاں	آخر سال میں مگر لے یار	وہ سنائے ہیں جانے دو بار
نماز تراویح کا بیان		اور نماز تراویح کے ذی شال	ہے یقین سنت موکدہ جاں
کہ بعضوں نے مستحب ہے کہا	پر ہدایہ میں اس طرح ہو لکھا	کہ صحیح ہو ہی لے فخر ہے	وہ یقین سنت موکدہ ہے

روزہ ایام بیض
روزہ عرفہ
سنت شوال
اعتکاف

کہ روایت کیا جو یونہی حسن کئے اسپر موطبت بہ ضرور پڑھے مسجد میں یہ نماز کرات جمع آئے ہیں تیسری شب بھی پر نہ آیا میں سہلے ہے یقین ماہ رمضان میں ایک شب جاگے ہے ان سب کو ایک قاری پر ادب جاکے دیکھے دوسری رات اسکے راوی ہیں سب بن والے کہے حضرت کہ آپ پر لازم ہیں خلیفوں کو کہ ثابت ہو ہے صحیحین میں نیک خصال ہی اس ماہ دسراہ میں بھی کہ تھے رمضان میں رسول خدا	بوصیفہ سے دیکھ لے موہن فعل نکاح ہے سنت مشہور مصطفیٰ لوگ بھی تھا آپ کے ساتھ پر نہ تشریف لیگے ہیں نبی کہ نہ ہو جائے فرض تم کہیں مسجد باصفائیں جب دیکھے گر کروں جمع میں تو بے بہتر کہ وہ پڑھتے ہیں سب انہیں کتیا اور کہا ترمذی صحیح اسے کہ سنت کو میرے تم دائم ہے بلا اشتباہ سنت او کیا بوسلمہ عائشہ سوال پڑھتے باور گیارہ رکعت ہی میں کھات پڑھتے ورسوا	اور اسکی ہی دلیل لکھا اور صحیحین پہنچ لے بھائی اور پڑھے دوسری رات بھی لکے اور صحابہ سے صبح کو یہ کہے اور ہے فتح القدیر میں کہ پھر بعض پڑھتے تھے منفرد یہ نماز پس آئے ابن کعب سے بولے خوش ہوئے انکو دیکھ کر ویسا بعد اسکے کیا ہے ابن ہمام اور خلیفہ کی میری سنت کو اور تراویح کے رکعتوں میں بھی کہ نبی درسیا لی رمضان اور طبرانی بیہقی بنوی گفتگو اس حدیث میں ہے لے	کہ ہمیر کے جوہر ہوے خلفا یہ حدیث عائشہ سے ہوائی تو بہت لوگ ساتھ آپ کے تھے کہ میں جانا ہوں جو تم میں کہے کہ خلافت کے پنج اپنے عمر بعض دس شخص ساتھ آدماز ساتھ لے انکو سب نماز پڑھے نعمت اللہ عنہ کہے لہذا انہی فتح القدیر میں ارقام لازم اپنے پر ہمیشہ کرو آیا اختلاف لے بھائی پڑھتے کسی نماز کیجے بیاں ابن عباس سے ہیں یوں راوی بعض اسکے تئیں ضعیف کہے
<p>ف مولانا شاہ عبدالغزیز محدث دہلوی اپنے فتوے میں دیگر محققین علم حدیث وفقہ نے تحقیق کی ہے کہ نبی بی عائشہ کی وہ حدیث آٹھ رکعت کی ابن عباس کی حدیث میں رکعت کی محاض نہیں ہو سکتی کیونکہ نبی ثنی نے شب کی نمازوں سے یعنی صلوٰۃ اللیل سے خبر دی اور عرف شرع میں صلوٰۃ اللیل تہجد کو کہتے ہیں پس حضرت کی جو نماز شب کو رمضان غیر رمضان میں برابر تھی سو وہ نماز تہجد ہے ورنہ ابن عباس تراویح سے خبر دیتے ہیں جبکہ عرف شرع میں قیام رمضان کہتے ہیں یہ اور ہے وہ اور آپس ہر دو رکعت میں تعارض نہیں، فافہم اور ابن عباس کی حدیث کا راوی ابن الوثیبہ بنے ہے بعض محدثین جو ضعف کہے اسکا ضعف ایسا نہیں کہ اسکی روایت مطروح ہو و بس اہل اصل علی الاختلاف حضرت کی سنت سے اور بالاتفاق خلفائے راشدین صحابہ کی سنت سے ہیں رکعت کی جماعت اہل سنت کے پاس ثبوت کو پہنچی، اگر براہین رکعت پڑھیں حضرت کی اور خلفاء و صحابہ کی ہر دو سنت ادا ہوتی ہیں جوہر دو سنت ادا کر لیا جاسکتا ہے حدیث میں حکم آیا ہے ۱۲</p>			
بولا ابن ہمام لے بھائی کہ بعد عمر بن الخطاب	بیس رکعت عمر سے ہی مروی پڑھتے تئیں رکعتیں اصحاب	اور موطا میں ابن روماں سے یعنی تھے تین وتر کے لے میاں	یہ روایت بھی آئی ہے سنئے اور تراویح میں رکعت جاں

کہ روایت کیا جو یونہی حسن
کئے اسپر موطبت بہ ضرور
پڑھے مسجد میں یہ نماز کرات
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی
پر نہ آیا میں سہلے ہے یقین
ماہ رمضان میں ایک شب جاگے
ہے ان سب کو ایک قاری پر
ادب جاکے دیکھے دوسری رات
اسکے راوی ہیں سب بن والے
کہے حضرت کہ آپ پر لازم
ہیں خلیفوں کو کہ ثابت ہو
ہے صحیحین میں نیک خصال
ہی اس ماہ دسراہ میں بھی
کہ تھے رمضان میں رسول خدا

کہ روایت کیا جو یونہی حسن
کئے اسپر موطبت بہ ضرور
پڑھے مسجد میں یہ نماز کرات
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی
پر نہ آیا میں سہلے ہے یقین
ماہ رمضان میں ایک شب جاگے
ہے ان سب کو ایک قاری پر
ادب جاکے دیکھے دوسری رات
اسکے راوی ہیں سب بن والے
کہے حضرت کہ آپ پر لازم
ہیں خلیفوں کو کہ ثابت ہو
ہے صحیحین میں نیک خصال
ہی اس ماہ دسراہ میں بھی
کہ تھے رمضان میں رسول خدا

کہ روایت کیا جو یونہی حسن
کئے اسپر موطبت بہ ضرور
پڑھے مسجد میں یہ نماز کرات
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی
پر نہ آیا میں سہلے ہے یقین
ماہ رمضان میں ایک شب جاگے
ہے ان سب کو ایک قاری پر
ادب جاکے دیکھے دوسری رات
اسکے راوی ہیں سب بن والے
کہے حضرت کہ آپ پر لازم
ہیں خلیفوں کو کہ ثابت ہو
ہے صحیحین میں نیک خصال
ہی اس ماہ دسراہ میں بھی
کہ تھے رمضان میں رسول خدا

نہ جاکر حضرت علیؑ نے تین رکعت کی امامت کی ۱۷ تین جمعہ کے علاوہ نماز محمدؐ نہ جیسے نفع اقدار شریعہ میں لکھا ہے حضرت ج و د اے ایک لاکھ چوبیس ہزار اسی بیس کیسا کھڑا کرنا ہے اب ہر روز کی درود تیری ہے کا کھڑا نہ دیا۔

لایا سائب بن یزید سے بھی کہ تو لوگوں کو اپنے لیکر ساتھ اور ابی بن کعب علی شان اور جارت بھی لوگ کو لے ساتھ خلفا جبکہ بیس ہی رکعت بیس سو آٹھ رکعتیں سنت بعد حضرت کے آپ کے خلفا کہ خلیفہ فکی چال کو لازم چار رکعت کے دو گانے پڑیں اور سو ماہ پاک مضان کے

کتاب الحج

اور عمرے کا جائے معنا شریع میں اسکو کہتے ہیں عمرہ یعنی درمیان صفا و مروہ کے اور ایام حج مقرر ہیں اور جو مومن ہو باطن و آزاد اور سواری و امن رہ آیار یہ نہیں شرط شافعی کے یہاں اور بلاشبہ حنفیہ کی دلیل اور بھی یوں کہے خدا کے نبیؐ تبجا ہجرت سے جانو اول سال اسکو کہتے ہیں حجۃ الاسلام لوگ اطراف اور جوانب سے

بہت ہی نے حدیث ایسی ہی پڑہ ترائیج بیس اب رکعت شہر طیبہ میں درمہ وصال پڑھا کرتا تھا بیس ہی رکعت پڑھتے تھے ہے وہ بگیان سنت باقی بار ہیں مستحب رکعت بیس رکعت ہی جب پڑھے ہیں کرنے مامور ہم ہیں از فاقم بیٹھیں مقدار اسکے رت لیں نہ پڑھے ورنہ بھی جماعت سے

ہی زیادہ لغت میں کدانا کہ ہیں فعال چند مخصوصہ دوڑنا بولتے ہیں سعی اسے لیک عمر کے دن مقرر نہیں مردوزن تندرت صفا زاد فرض حج اسپہ عمر میں کیا بار ہے دلیل اسکی آیت قرآن یہ حدیث صحیح ہے بے قیل ابن عباس نے روایت کی حج کیا فرض قادر متعال اور حج و دایع بھی اکہام ہیں مینے میں جمع آنے لگے

اور کہتا ہے ابن بوشیبہ اور اک شخص کو علیؑ نے بھی بیس ہی رکعتیں پڑھا کرتا ورنہ بھی تین رکعتیں بخشوع لیک سنت پر وہ خلیفہ فکی اسلئے بغض مستحب لکھے پس عمل و ر بلا دعوت عجم لکھے فقہا کہ دس سلام کیساتھ اور ایک ختم درمہ وصال ہو اور وزے کا یہ بیاں آخر معنی حج لغت میں قصد ہر جا

کہ ہر حج پر زیادے دسار یعنی احرام اور طواف ہے وہ نہیں عرفات میں کھڑا رہنا بلکہ جب چاہے تب کہے وہ ادا جانے آنے کا خرچ اسکا ہے اور ہے شرط زن پہ اکہرم مطلق حکم حج کا ہے آیا کہ نہ زن حج کے واسطے جاوے کہ کبھی کوئی زن سفر نہ کہے فرض ہونے کے بعد حج اے یا شاہ دیں جبکہ حج کا عزم کئے ہیں بقول صحیح انکا شمار

کہ عمر نے کسی کو حکم کیا کیابے شبہ حکم ایسا ہی تین رکعت بھی ورنہ پڑھتا تھا اور پڑھتا قنوت قبل کو ع آٹھ رکعت ہی سنت نبویؐ اور سنت اسے لکھے بعضے ہے مقرر اسی پہ لے اگر م پڑھنا سنت ہے بیس ہی رکعت پس ترائیج میں ہے سنت جا اب توجج کے بیاں ہو ماہر قصد کعبہ ہر شریع کے درمیان فرض پر جو زیادہ نفل نماز تیسرا فعل سعی ہے سمجھو کہ ہو وہ فاصل حج میں کدانا عمرہ ہے سنت رسول خدا اور نفقہ عیال کا بھی ہے ساتھ ہو اس کا مرد یا محرم نہیں ذکر اس میں مرد عورت کا پر کوئی محرم اسکے ساتھ ہے لیک ہمراہ اپنے محرم کے حج کے شاہ انبیا اکبار اور اعلام اس کا کروائے لیک لک بیت و چہار ہزار

بسط فرمایا جہان تنگ کے نظر
غل کر شاہ دین شانہ کئے
اور مدینے میں ظہر پڑھ سکے
ناذہ خاص پر حواری ہوئے
تلبیہ کرتے کر ملت راوانہ
یوہی میریسیہ آگے جبریل
اور دخول جنات بھی چاہتے تھے
نہ تو شرف تھا اور نہ محنت
ہو دو صالح یہ ہر دو پینہ ہر
اور شہین غبار اراں کے
جبکہ پہنچے بودی ارزق
اسی وادی سے میں مان نیان
گو یا موسیٰ کو دیکھتا ہوں میں
کہ یہ پیغمبر جلیل لذات
گویا میں دیکھتا ہوں جو کہے
کہے بعضے کہ انبیاء کے کلام
کہے بعضے میں زندہ قبر فخر
چونکہ اسیری کی شب میں پہنچی
کیا یہ بیداری کیا بعاطم خواب
حضرت عائشہ کو تیل بجان
کہے سہ خزان آدم پر
بعد کے کہ جب قریب ہوئے
جبکہ باب شام پہنچے

نظر تہہ تو لوگ ہی اکثر
موتے اظہر کو روغن اپنے تے
زود الحلیفہ میں کے جب پہنچے
جب اٹھی تلبیہ وہ پھر بھی کہے
سننے تھے سب صحابہ نیک انداز
کہ کروں حکم یہ نہیں بے قیل
اور پنہ مانگتے تھے دوزخ سے
اور نہ ہودج تھا اور نہ محفہ
اسی وادی میں جبکہ کرتے گذر
اور چادر گلیم کے رہتے
تب کہے وہ پیغمبر برحق
تلبیہ بولتے ہیں با آواز
کہ یہ وادی سے وہ اترتے ہیں
حج کو آتے تھے جو بحین حیات
ہے وہ علم و یقین کامل سے
جبکہ زندہ قبر میں ہیں تمام
اور جنت میں انکی ہیں رو میں
دیکھے موسیٰ کو قبر میں ان کی
ایسی بے شبہ دید ہو دیاب
وہاں ظاہر ہوا ہے عذر زناں
حق رکھا ہے یہ حال اردنہ کر
سرور انبیاء میں غل کئے
دیکھے کعبہ اعلا پر پڑھنے لگے

ہے روایت کہ روز شنبہ تھا
پہنچے احرام کا لباس شریف
عصر پڑھ قصر باندھے ہیں حرام
بعد پشتہ پہ آئے جب سالار
اور کئے حکم یوں صحابہ کو
اور بھی بعد تلبیہ کے دعا
تھے سوار اونٹ پر جو شاہ جہاں
جبکہ پہنچے بودی عسفاں
سرخ دواونٹ پر تھے رہتے سوا
تلبیہ حج کا تب وہ کہتے تھے
دیکھا موسیٰ کلیم کو میں نے
یہ روایت ہے جانو مسلم کی
اور کرتے ہیں تلبیہ وہ ادا
حال سے ان کی حضرت پر
کہے بعضے یہ حال سے بصواب
پس اگر حج کے واسطے آئیں
متمثل جسد سے پس کر کے
کہ انہوں تب نماز پڑھتے تھے
الفرق جب وہاں سے آگے چلے
بی بی رونے لگیں پوچھے رسول
سب عمل حاجوں کے لا تو بھی
بعد نماز شید جب بلند ہوا

اور پچیسویں زدی قصد
لائے باہر مکان سے تشریف
تلبیہ بھی کہے وہ شاہ امام
پھر کہے تلبیہ میں سستہ بار
اپنی آواز اب بلند کرو
کرتے اور چاہتے تھے ہلکی فضا
تھا نقطہ اس پر کہنے ایک پالاں
اس طرح مصطفیٰ کئے میں میاں
لیف خرام سے انکی رہتی مہا
یہ ہے مروی امام احمد سے
رکھنے کا نون انگلیاں اپنے
اور بخاری میں یوں ہے اوی بھائی
یہاں کہتے ہیں دیکھے علماء
آئی حضرت دئے میں اس خبر
دیکھے حضرت انہیں بعاطم خواب
نہیں مانع ہے شک نہیں میں
بچے مولا انہیں جہاں چاہے
آسمان پر بھی بعد ازاں گئے
جا کے حضرت سرف میں ہیں پہنچے
کئے ظاہر وہ اپنا حال ملول
پر نہ کیجے طواف کعبہ کا
راہ جوڑ سے آئے درگاہ

اللّٰهُمَّ حُدِّثْنَا بِهَذَا تَقِيْمًا وَتَشْرِيفًا وَكِرِيْمًا وَتَعَالًا

۱۔
۲۔
۳۔
۴۔
۵۔
۶۔
۷۔
۸۔
۹۔
۱۰۔
۱۱۔
۱۲۔
۱۳۔
۱۴۔
۱۵۔
۱۶۔
۱۷۔
۱۸۔
۱۹۔
۲۰۔
۲۱۔
۲۲۔
۲۳۔
۲۴۔
۲۵۔
۲۶۔
۲۷۔
۲۸۔
۲۹۔
۳۰۔
۳۱۔
۳۲۔
۳۳۔
۳۴۔
۳۵۔
۳۶۔
۳۷۔
۳۸۔
۳۹۔
۴۰۔
۴۱۔
۴۲۔
۴۳۔
۴۴۔
۴۵۔
۴۶۔
۴۷۔
۴۸۔
۴۹۔
۵۰۔
۵۱۔
۵۲۔
۵۳۔
۵۴۔
۵۵۔
۵۶۔
۵۷۔
۵۸۔
۵۹۔
۶۰۔
۶۱۔
۶۲۔
۶۳۔
۶۴۔
۶۵۔
۶۶۔
۶۷۔
۶۸۔
۶۹۔
۷۰۔
۷۱۔
۷۲۔
۷۳۔
۷۴۔
۷۵۔
۷۶۔
۷۷۔
۷۸۔
۷۹۔
۸۰۔
۸۱۔
۸۲۔
۸۳۔
۸۴۔
۸۵۔
۸۶۔
۸۷۔
۸۸۔
۸۹۔
۹۰۔
۹۱۔
۹۲۔
۹۳۔
۹۴۔
۹۵۔
۹۶۔
۹۷۔
۹۸۔
۹۹۔
۱۰۰۔

سَلَّمَ وَاتَّخَذَ مِنْهُمْ تَقْلَامًا وَارْتَضَاهُ مَصْلً ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَدَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْمَلِكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَدَ وَصَلَتْ وَجَدَ وَهَضَمَ الْأَحْسَنُ مُحَمَّدٌ ۝

<p>اے جب مسجد مرا میں ہاں جانو سنت ہے یہ طوافِ قدوم بولتے ہیں سمجھ اے سبکو رک اصطبلغ اسکو بولتے ہیں جا حجرِ اسود کے روبرو ہر بار اور برکنِ یانی جب پہنچے حجرِ اسود کو بوسہ جب دیتے کہہی پیشانی اسپر کہتے تھے اسکے بوسے سے ذوقِ یکا تب پڑھے من مقام کی آیت پڑھے سجدیں کوئی جائے سلیم اور فاعِ نماز سے جو ہو سے</p>	<p>راست کعبہ طرف ہو گئیں رواں اور طوافِ نختہ اے مخدوم فتح سے میم کے ہر اے کھل پہلے انشواط میں ہو یہ بھی سچاں جبکہ آہ پہنچتے وہ شاہِ خیار ہاتھ یا چوبے اشارہ کئے منہ و لب اپنے اسپر تب کہتے حق کو سجود اسی پہ تب کرتے حشر تک عاشقوں کو ہر حال اور اداواں کئے ہیں درکوت پر ہے فضل مقامِ ابرہیم حجرِ اسود کو آکے بوسہ دئے</p>
<p>اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَرَاتِ اور تکبیر تب کہے بے قیل بعد کوہِ صفا سے اترے جان</p>	<p>اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِ اور کہے تین بار یہ تیل کوہِ مروہ طرف ہو گئیں رواں</p>
<p>رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ اِنَّکَ اور گزرے تین جبکہ اداوی اور زمرہ سو صفا آئے جو کہ کوہِ صفا آپر میں پڑے اثرِ دہام النکاح ہو بسیار شاہِ فایغ ہوئے ہیں سب بعضے صحاب پر یہ بتا گراں اور شے ہی میں ہو تب کئے</p>	<p>الاعتر و الاکرام تب وہ اہم سنگی سے چلنے لگے اور مروہ پہنچے سبھی کئے اور پیادہ ہی جانو سبھی کئے اپنے ناقہ پہ تب ہوئے ہیں سوا حکم یوں لوگ کو کئے ہیں سب آنی فرمائے نبوہ شاہِ جہاں اونٹ اکثر بڑے کے ہیں لائے</p>

پوچھے حضرت ہر کیا ترستی
نہیں با شہ تو بھی لے سالم
بعضے اپنے سروں کو منڈوا
اور قدم شریف حضرت
لوگ احرام سے جو نکلے تھے
شب گزارے وہیں سو لگا
بعضے کہتے تھے تلبیہ میر
قبہ خاص سرور اکواں
جب حلا آفتاب شاہ خیار
اسیں حضرت قواعد اسلام
سبکو باطل وہ کر دے کیاں
سبکو باطل کئے بھی فرمائے
اور کئے حتیٰ مزدور کا بیانا
اور فرمائے اسطرح اسی عزیز
بعد فرمائے صیو صیو
بولو تم کیا گواہی دے گے جب
اور حق جو کہ تعالٰیٰ تعالٰیٰ کا
انے باتیں ہیں جب نبی
بعد فرمائے اے مسلمانو!
اور اللہ یہ چیز ہے دوسری
بعد فرمائے حاضران جو نے
شیر تھا اسیں لیکے نوش کئے
گر چہ شہت ہے رزق دے گا

کہتے جو کچھ ہو آ کی نیت
اپنے احرام پر ہی رہے یکم
اور بعضے ہیں بال کترائے
جانے جبکہ چار دن گذرے
پھر وہ احرام حج کا تب باندھے
دوسرے دن مہرب باندھوا
بعضے اصحاب کہتے تھے تکبیر
حکم سے آپ کے دئے عقروہاں
مرکب خاص پر ہوے اسوار
کئے تاکید سے بیان تمام
کوئی تاہکا پھر نہ ہو خواہاں
لایا میں ان کو پاؤں کے نیچے
تا بجا لاوے سب زمانہاں
کہ تمہارے میں چھوڑا ہوں کچھ
حشر میں تم سے گرضدالوچھے
نب کو عرض یوں صحابہ سب
اور دعوت کا اور رسالت کا
اپنی انگشت تب شہادت کی
تین چیزیں یہ اسی ہیں جانو
خیر خواہی ہے بھائی مومن کی
جا کے وہ غائبوں کو پہنچاے
اسطرح کہ کہ لوگ سب دیکھے
اہل عرفہ کو ترک بھی ہے روا

کہے احرام حج میں باندھا ہوں
اور ہدی جو نہ لائے تھو آضر
تھیں انکے دعا کئے سالار
روز پنجشنبہ تھا بوقت ضحیٰ
جامی میں نبی نزول کئے
تب مناسے چلے شو عرفات
اور ہے عرفات کے قریب یجا
اسیں ترے ہیں ور پرچہ ہیں
بطن وادی کے دریاں آئے
جاہلیت کے خون کا بدلہ
اور نبیاد شرک کفر کی شوم
لینے ان سب کو میں نے خوار کیا
اور وصیت کرو کہ با عورات
جنگ گرا سکے ساتھ مارو گے
کہ کیا میں معاملہ کیسا
شاہدی ہم یہ یوینگے احکام
اور امانت کٹو ہیں آپ ادا
آسمان کی طرف اٹھا اے یار
کر یہ بے شبہ صاف سینے کو
اہل اسلام کی جماعت کا
تب جو عرفات میں کھڑے تھو نبی
سبھے صائم نہ آج ہیں حضرت
کہ کہیں صغف انکوائے خوشخو

اور ہدی اپنے ساتھ لایا ہوں
آئے احرام سے وہ سب باہر
انکو سہ بار اور نہیں اکیار
آئے سوے منی شہ والا
ظہر اور عصر کی نماز پڑھے
تھے صحابہ بہت آپ کے تھا
نمرہ نام ہے وہ جاگہ کا
جموعہ کے دن نماز صلیتیں
اور اک خطبہ بلغ پڑھے
جاہلیت کے سود کا دعو
جاہلیت کی عادت اور سوم
لیکے زیر قدم ہوں میں ٹپکا
پیش آویں لوک نیک گیت
کہی گمراہ تم نہ ہوؤ گے
زندگانی میں تم سے کیسی کیا
حقکے پہنچائے آپ ہکو تمام
اور کئے ہیں جہاد بہر خدا
کہنے یارب گواہ رہ سہ بار
ایک خلاص ہے عمل میں سنو
تیسری چیز ہے لزوم بجا
قبح اکلام فضل ہے بھیجی
جانے وہ عدم صوم کی خست
دوسرے کاموں سے نہ مانع ہو

نقصیات روز بروز

نقصیات روز بروز

۱۱

بعد مرکب اترنے میں فی الحال
درمیاں پڑے نہ ازل کے
اونٹ پر رو قبلا تب ہو کے
کے حضرت کہ بہترین دعا
اور الیوم آیت تیراں
اور احادیث میں یہ آئے صحیح
اور بہت کھانے والا غصے کا
کیونکہ آسدن نزول رحمت کا
دیکھ شیطان غصہ کھاتا ہے
کر رہے تھے درست درمیدان
اور فوائے سرور اکوان
اور کہتا ہے ان رتبہ جلیل
سرور بہت عبار آوردہ
ان کو آزاد میں سے کیا
نیک اعمال میں ہو بہت
بہر شب کی طاعت اس سے
لہ آئی ہے جانو یہی بات
ایک ساعت بھی ہو کہ ہو سکھڑا
اوجہ غروب ہو کے سوار
ابھی اونٹوں کو نہ بھلائے تھے
بعد ملاں اتارے وہ سب کا
سوچ پھر صبح کی نہ ازلے
اور قبل کی طرف منہ کر کے

کہا بائیں اقامت آ کے ہال
دوسرے نعل سنیں نہ پڑے
لگے کرنے دعا تفرع سے
پڑے اگلے نبی بھی میں جو پڑھا
اتری عرفات پر اسیدن جان
روز عرفہ کے فضل پنج صبح
کھانیا والا بھی درد و غم کا پڑا
جو کہ ہو کہ ز بار گاہ خدا
اور بڑا بار غم اٹھاتا ہے
دیکھتے ہی یہ حال کہ شیطان
کہ وہ عرفہ کے دن خدا ہے جان
دیکھو یہ میر بندگان بقیل
اور کرتے ہوئے وہ ذکر مرا
اور ان کو گرم سے بخش دیا
عشر ذوالحج سے جانو فاضل تر
قد کی شب کے دس برابر جان
کہ کھڑا ہو جو کہ در عرفات
خزیت اس سے حج کی ہو ادا
چلے عرفات سے شہر ابرار
اور ملاں میں اتارے تھے
باقامت پڑے نماز عشا
اٹھے اور وقت اول سکھ پڑے
لگے کرنے دعا تفرع سے

یک ذوال در دعا قیامت سے
اور بعد نماز ہو کے سوار
اور اس روز کی دعائیں کثیر
روز عرفہ کے وہ دعا مجید
دیں کی تکمیل کی بشارت ہے
ہے از انجملہ یہ حدیث آج
نہیں دیکھا گیا ہے کوئی روز
بنی آدم کے بھی گنہگارے فہم
اور ایسا ہی روز مدد رقیں
یک بڑا ہیچ ذناب کھایا ہے
بنی آدم سے بیگان و خطر
ترک کر اپنے فائز کتیں
میری در گاہ میں ہیں اب آئے
امہ انی حدیث غیب بردہ
ان یکلدن کا روضہ ہو لہو اب
اور ہے حرفے کاروز کاروزہ
اور سمجھے کہ ہیں نہ بحث گیا
نیک منت ہے شام کعبی تیا
تلبیہ دلتے تھے وہ ذرہ
با اذان و اقامت اعمانی
فرض ہر یک اور مشکہ میں
بعد ہو کر سوار خیر و راء
اور عرفہ کی رات میں حضرت

طہر و عصر جمع قصر پڑے
آئے عرفات پر وہ شاہ خیار
آئے ہیں جو بہت طویل قصید
ہے بلاشبہ کلمہ توصیف
وہی اتری اخیر آیت ہے
خوار تر اور حقیر تر شیطان
جیسے عرفہ کے روز میں پرور
نکستے اس روز جو غفور و رحیم
جب مغرب تک شروع میں
اور بار اطمینان یا ہے
خجرتا ہے سب رشتوں پر
اہل اولاد کو بھی اپنے یقین
یعنی یہ میرے گھر کے چکیلے
سال میں کوئی دن نہیں لیا
موسم یکساں کا یقین دیاب
دوہیں کے گنہگارے کافراہ
سودہ بدخت جانید ہو گا
کہ کھڑے تلوو پ شاہ نامہ
آگے پہنچے ہیں جب بہ مژد کف
پڑے حضرت نماز مغرب کی
نہ پڑے اور نماز کوئی بے بین
ہیں کھڑے مشہر تمام میں
چلے تھے قیامت میں

کہا سو کہ سب کو میں بخشا،
 کہ تو قادر ہے اسہ چاہا، اگر
 اور کئے صبح جب ہم مزدلفہ
 ناگہاں شاہ دین ہنسنے لگے
 رکھے خداں ہمیشہ اُپکوزب
 کہ دعا میری حق قبول کیا،
 کچھ جزع و ذریع اب اس کا
 مت جو عرفات میں کئے تھے قیام
 اور قریب طبع مہرے جل
 اسکو اٹھائے راہ حکم کئے
 بنی خشم سے ایک زن آئی
 اسکی جانب سے یار رسول خدا
 فضل عباس اور وہ زن آیار
 فضل کے منہ کے آگے خیر ورا
 پس بزرگوں کو دینی ہو ضرور
 ناتواں ہے بہت مری مادر
 کہ حضرت کہ دین مگر ہو گا،
 اسکی جانب سے کیجے حج بھی ادا
 اور اس مسئلے میں ہے تفصیل
 جلد گزے وہاں سے اے شہید
 چونکہ سفر بیک میں بھی نبی
 کئے اشجار بھی رمنی جتا
 ہے مسجد بڑی بنائیں جان

لیکن ظالم کو میں نہ بخشن گھا
 یہی مظلوم کو بہشت اندر
 اور بکڑ رو ہی کئے ہیں دعا
 ابو بکر و عثمان بھی جب دیکھے
 کیا ہے فرمائے ہنسی کا سبب
 اور امت کو میرے بخش دیا
 جانو بے اختیار اب میں ہنسا
 حقے بخشا کرم سے انکو تمام
 شدہ مناکے طرف ہو ہیں راں
 کہ اٹھایو رہے سب سنگریزا
 وہ بہت خوب و جمید تھی
 کیا مناسک کرو نہیں حج کے ادا
 ایک دوسر کو دیکھے جب ناچار
 ہاتھ سے اپنے تب کئے پردہ
 حفظ اتباع اپنے تا مقصد
 باہر میں گراؤں پر ہے جان خطر
 ماں پہ اپنے ادا کرے یا نہ
 کہ یہ دین خدا ہے دین خدا
 ہے نہ کہ فرقہ میں بے قیل
 کیونکہ اس ہی مقام پر تھا ر
 گزرے قریب سے لوگو دینی
 پس کئے قطع بلیست لار
 مسکن میں کے ہی کا مکان

بہر مظلوم اس کو پکڑوں گا
 اور ظالم کو بخش دے رت
 در کہ حق سے تب جواب آیا
 یوں کہ آپ پر اے شاہ ہدا
 کہے ابلیس دن عدۃ اللہ
 خاکہ اپنے سر پہ ہے ڈالا
 اور مدارج میں یہ لکھا کہ یاد
 الغرض پھر کہے نبی بے قیل
 اور اس وقت فضل بن عباس
 تاکر مٹی قیام پان سے کرے
 اور کہی پدر میرا نوڈ ہے
 شاہ فرمائے ہاں ادا کیجے
 فضل بھی تھا جیل و رگورا
 ایک دوسر پہ تانظر ذکرے
 اور اسی رو میں پیرزن دسری
 اسکی جانب سے یا پیر میرب
 عرض کی وہ کہ اں کوئی ادا
 ہے سند یہ حدیث اے دلبر
 اور آگے رواں ہوئے سرور
 کیا اصحاب نبیل کو مقہور
 بعد مقبات پر رسول خدا
 بعد منزل طرف پھرے ہیں میں
 جب وہ منزل میں پہنچے اپنے

پھر کے عوض یوں رسول خدا
 نہیں اس کا جواب آیا تب
 یہ دعا تیری میں قبول کیا
 پدر و مادر ہمارے ہو دین خدا
 جبکہ اس بات سے ہوا آگاہ
 اور کرنے لگا ہے وا دیا،
 کہ زیارت ہی میں لوگ مراد
 شعل تکبیر و ذکر اور تہلیل
 اونٹ پر تھا ریاض خیر الناس
 اور وہاں سے چلے ہیں در آگے
 اونٹ پر چڑھ نہیں دے سکتا ہی
 اور وہ پوچھی جب آگے حضرت
 ادھر مشر و حسین و خورشید تھا
 اونٹ پیٹاں کے دوسرے بچے
 آملی اور یوں سوال ہے کی
 کہو کیا حج ادا کرولیں اب
 اسکو فرمائے تب رسول خدا
 کہ نیابت روا ہے حج اندر
 پہنچے جب دادی محنت چ
 کرتے ایسی جگہ سے جلد عبور
 پہنچے جہ جگہ کو وقت ضعی
 مسجد حجاز کے قریب تھیں
 وہاں اک خطبہ پڑھنے سے

عین مہتمم کا بیان ہے کہ

حج نبی

خطبہ کا آغاز از نزول تک و در اسے سننا

تھے ہزاروں سے لوگ فیرواں دور و نزدیک جو سنے یکساں اور کہے قریبے مردم پس رہو بشیر اور آگاہ تم کو پہنچا دیا ہوں اب میں نے اور کہے حاضرین یہ احکام اور کہے حکم سب کو خیر و بری اور فرمائے بعد ازاں سب کو اور تمہارے عورب کی جو جنت ساتھ پر تین اونٹ تھے یا ر تب وہ سب اونٹ لے نکوا نما اونٹ سینتیس دے غلی کو تب ساتھ لیکر علی کو نوش کئے وہ اجیر و نکے مزدین مت دے اور دو گو سفند بھی زنج کئے بعد حلاق کو بلا سرور میں جنان البیہر میں لے دیا اور کہے میں طواف بیت اللہ بعد آئے ہیں چاہہ زمرہ پاس ان کو فرمائے کھینچتا میں بھی بعد میرے کریں ہجوم بڑا اچلے میں نہیں یہ کام کیا اور کہے یہ طواف رہے سوار	دور و نزدیک سب یکساں تھے یہ اعجاز احمدی کے نشان اپنے رب یقین ہو گئے تم بعد میرے نہ ہو دُغم گمراہ حکم پروردگار کا اپنے سن کے پہنچا میں غلین کی تمام کریں سمع و اطاعت امر پہنچا نہ سدا نماز پڑھو ہو و داخل تم اسین با فرحت عمر والا کے سال کے مقدار ایک پر ایک کرتے تھے اقدام کہے اب نھر کر تو ان کو سب پھر علی کو چسک فرمائے مزد اپنے طرف سے ہی دینے جبکہ فارغ وہ نھر سے ہیں ہوئے حلق کروائے اپنے موئے سر دیکھ تفصیل سے لکھا یہ پیاں فرض ہے یہ طواف لے آگے دیکھے ہیں اس مقام پر عباس کرتا تائید اس سقایت کی تایہ سنت کر میں ضرور ادا ورنہ البتہ میں کہی ہوتا کیونکہ تب از دہام تعبیا	بلکہ خیموں لوگ جو تھے دور خڑکے دن کی فضل و حرمت درگہ حقین جب کہ آؤ گے اور احکام چن دے راکر بعد اسکے کہ رسول اللہ سیکھوں حج کے مناسک اب یکسر جب تک وہ پڑھیں کتاب خدا اور رمضان کے رکھو روز بھی اور امت کو سب ذرائع کئے سرور دین نے راہ میں حق کے پاس حضرت کے دوڑتے آئے اور ہر ہر سے گوشت تھوڑا لے پوست اور جھول وٹ کے یکسر اپنے ازدواج کے طرف سے بھی کردے سار لوگ کو اعلام اور ناخن کی بھی کرا تقسیم بعد آگے زوال کے ملے شریف ہے طواف زیارت انکل نام اور اولاد ان کے پاک نصا لیک ہو جاد کام یہ سنت پس یہ منصب جو سقایت کا آب یک دلو تب وہ پیش کئے یا کہ سب لوگ آپ کو دیکھیں	سب خوبرو تر بغیر تصور اسمیں اعلام کر دے حضرت اپنے علویں پہنچے جاؤ گے کہے آگاہ تم رہو یکسر رہ توب یا الہی اسپہ گواہ کہ نہ میں اور حج کو آؤں مگر نہ مخالف ہوں شریع کے حاشا اور اطاعت کرو امیر و نکلی بعد منہر کے درمیاں آئے دست اطہر سے اپنے رخ کئے پہلے تا آپ کو ہی بخش کرے حکم والا سے جب کہ پکوانے کیجئے تقسیم مساکین پر کا و قرباں کئے ہیں ایک نبی کہ منہر میں مناکہ تمام ناخن و مو کی کر دے تقسیم لاکے کے میں مصطفیٰ تشریف اور طواف افاذہ بھی لے ہام کھینچتے ہیں چاہہ پاک سے آب لوگ تب کر کے میری بیت ہاتھ سے تب تمہارے جاؤ گا نوش حضرت کے کھڑا رکے اور طواف آپ سے وہ سب یکسر
--	---	--	--

پہلے اسی وقت آئے سو مہینا دوسرے دن تا زوال مہر مین آئے ہیں سو حجرہ اولے اور کئے اس قدر راز و دعا دست چپ بھی چند گام گئے اور کعبہ کو دست چپ لیکر اور مہنا سے نکلنے ج لے یار اس جگہ سے نکل کے پیغمبر ظہر اور عصر مغرب و عشا ہو کے اسوار شاہ کوں نکلا ہاں نماز طواف دو رکعت عبد جبرائیل کے بھائی ساتھ ابھی باقی تھی شب کہ فارغ ہو اور وقت و داع شاہ ہوا چاہ زمزم پہ بعد ازاں گئے پھر بوقت و داع وہ گریاں بعد اس کے برابر کعبہ اور بعد نماز لے دلیاں جو وصایا وہاں کئے ہیں رسول ذو کلینف میں کے پیچھے جب آئے تھے جب سفر سے شاہ ہوا کیا کمال جو دین کو مولا اور لایا جو خیریت سے رہا	اور کئے ہیں نماز ظہر ادا کئے ہیں انتظار سے و دین اور ربی حمار کر کے ادا کہ پڑھا جائے سورہ بقرا آکھڑے درمیان وادی کے اور مناکو بھی دست رست اپر نہیں جلدی کئے وہ شاہ خیار آئے ہیں وادی محضت پر چاروں اُسدن میں کئے ہیں ادا شہر کہ طرف ہو ہیں و اں جانیو تب واکے حضرت حکم دے بھیجے شاہ موجود آئیں وہ وادی محضت کو کئے در ملتزم کھڑے ہو دعا آب یکن لو آپ ہی کیسے پیچھے ہٹتے ہو ہیں لے جاں کئے حضرت نماز صبح ادا ہو حضرت سو مدینہ رواں ہاں یہ ہے بیان اس کا طول سورہ دین میں لڑائے شب تو مینے میں آئے وقت منی اور نعمت بھی جو تمام کیا لنگر کرنے لگے ہیں اس کا تب	اور وہ روز روز نماز کا تھا جبکہ خورشید کا زوال ہوا بڑھ کے اس جگہ آگے چند قدم بعد آئے حجرہ وسطی اور وہاں بھی کئے ہیں طول دعا اور ربی حمار و اں کر کے بلکہ سونے تمام وہاں خیمہ خالص اں کے تھی نصب تھوڑا اس شب میں سو ہیں یار اور طواف و داع لائے بجا اور اسی شب میں عائشہ لے سپر جانبینیم باندہ وہ احرام تب نہا شاہ دین کروا ہے حدیث شریف میں آیا تھوڑا آباں سے نوش فرما یہی وقت و داع سنت ہے اور پھر اس نماز میں پُر نور اور اثنائے راہ شاہ بشیر اور حبان شیر میں لے اکرم اور صبح کو وہاں سے اُداں اور مینے کو دیکھے جیسا لار اور اسلام کو دیا شوکت اور پڑھتے ہوئے دفعتاً	شب گزارے وہیں سو گھنٹا ظہر کے آگے تب شاہ ہوا رو بقیہ کہڑے ہے اُسدن اور ربی حمار کر اُس جگہ آئے ہیں میں حجرہ عقب بے توقف تھی ہاں سے پھر روز چارم جو تیز اُن تھا جاں کئے حضرت نزول سے تب اور جو وقت پر ہو یکبار نہیں آہیں صل کئے ہلا چاہے عمرہ ادا کریں جا کر کئے مکہ میں آگے عمرہ تمام کہ چلیں سب طرف پیشے کہ ہے مقبول ملتزم میں دعا جو کہ باقی تھا چاہ میں لائے کہ یہ فعل شہ رسالت ہے سورہ دین سورہ و الطور جبکہ پہنچے ہیں بہ ختم غدیر دیکھ اس کو کیا ہیں نے رقم اور تھی عادت شریف یہ جان کہے تکبیر تین بار لے یار اور بحث اوجرت اور نصرت مصطفیٰ اور داخل مدینہ ہو
---	--	--	--

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْفَتْحُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمَنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا يَدُونَ سَاجِدُونَ
وَلَا يَرْفَعُونَ حَايِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا تَصْرَعُ عَيْنُهُ وَهَذَا مَا لَمْ يَكُنْ أَبَ وَحْدَهُ وَأَخْرَجَ جَنَّةً لَا تَدْرِي بِسَدِّهَا

آداب زیارت شریف مرتد کرم رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم کا بیاباں

بصرج کے زیارت نبویؐ	رویت بارگاہ مصطفوی	ہے یقین سنت موکد جان	بلکہ واجب ہے کہ مومنوں
کہ زیارت کی اس فضیلت میں	ترک کرنیکے بھی مذمت میں	آئے اکثر حدیث پیغمبرؐ	ہے از بخند یہ صمیم خبر
کرے مجھ قبر کی زیارت جو	اُسکو واجب مری شفا ہو	اور دوسری حدیث نے آگے	کر کیا جو کہ حج بیت اللہ
اور زیارت نہ آئے میری کیا	تو مقرر کیا وہ مجھ پ جفا	اور فرمائے جو کہ لے لوگو	آوے قصداً مری زیارت کو
یہنے آوے محض اسی کیلئے	نہ طفیل اور کوئی حاجت کے	تو بلاشبہ وہ بروز جزا	میری ہساگی میں ہو دیگا
اور دینے میں جو کہ آگے رہے	اور اسکی بلا پہ صبر کرے	تو میں کا گواہ ہوؤں گا	اور اس کا شفع روز جزا
اور کہے کے یا دینے کے	درمیاں جو کہ انتقال کرے	تو قیامت کے روز اسکو خدا	آمنوں میں یقیناً عطا دے گا
شیخ میرا بگناہ دوراں	عالم و عارف گرامی شاں	فخر سادات شیخ محی الدین	قلب و یوردر کشف و یقین
یہی اکثر حدیث پڑھتا تھا	اور اس طرح سے وہ فرماتا	مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْمَوْتَيْنِ بَعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَمِينِ	حقے اسکی دعا کیا مقبول
کہ وہ ہر درجہ مہم سے یکجا پر	موت مجھ کو عطا کرے داور	بعد حج ایک شب بعالم خواب	دیکھا سالار انبیا کا جناب
عمر اتنی پہ جب تھی دو سالہ	حج ثانی وہ جا گیا ہے ادا	یہنے کہتے ہیں لے مرفرزد	مرزد ویک اب تو آخو رسند
کہ کہاں کرم سے اسکو نبیؐ	بولتے ہیں تعالٰی یا دلہی	گیا رہیں تھی مہ محرم کی	روز پنجشنبہ اس نے رحلت کی
جبکہ اس خواب وہ جاگ اٹھا	جلد جا داخل دین ہو	پڑھے اسپر نماز خلق کثیر	کیا عوام و خواص میں ہر فقیر
جمو کے بدن میں رکھ بے مین	منہر و روضہ رسول کے مین	مطلع النور یک رسالہ نیک	اسکے احوال میں لکھا ہوا ہے
اور مدفون ہوا وہ شیخ زمن	پہلو کتبہ امام حسنؑ	پہمیر اس راہ سے قلم کو شتاب	اب زیارت کے کچھ کہہ لوں دے
موت ایسی ملی کہ کھنڈر	قدس اللہ سرۃ الفاخر	جب قریب مدینہ آپہونے	چاہئے تب اتر کے غسل کرے
جب دینے طرف چلائے ہمام	رہ میں بھی بہت ہر دوسلام	اور پیادہ چلے زر و بے ادب	تو ہے انفل یقین جدید باس
یا وضو یک غسل ہے انفل	اور پنا لیا بس دیوے بدل	یہ پڑھے داخل مدینہ ہو جب	یہ پڑھے داخل مدینہ ہو جب
اور وقار و ادب لے مقل	ہو مینے کے درمیاں حاصل		

بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ آدِغْلِي مَدْلُ صِدْقِي وَأَخْبِي مَخْصَرَجِي صِدْقِي اللَّهُمَّ أَفْهَمَ الْبُكَّابِ رَحْمَتِكَ فَارْتَدَّ عَنِ مَنِّ

ذکر مرثیہ مصنف : اولین الحرمین نے تاریخ وفات مرثیہ مصنف

تلف و تہذیب و تراویح

نائب خطیب الاقطاب

<p>زِيَارَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَرَعْتَ أَوْ لَيَّاكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَا خَيْرَ مَسْئُولٍ</p>			
<p>پھر شروع و خضوع و سجود کیساتھ</p>	<p>چلے پڑھتے ہوئے سلام و صلوٰۃ</p>	<p>آئے در مسجد رسول انام</p>	<p>باب جبریل یا زباب سلام</p>
<p>باب جبریل ہے مگر افضل</p>	<p>اور سید با قدم رکھے اول</p>	<p>با حضور خضوع لے کر م</p>	<p>یہ درود دعا پڑھے اسدم</p>
<p>اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَاقْطَعْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ أَوْجِهٍ مِنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ وَتَقَرَّبَ إِلَيْكَ وَالْحَجَّ دُعَاكَ وَابْتَغَى مَرْضَاتِكَ</p>			
<p>منبر و مرتقد شریف کے بین</p>	<p>ہوئے استاد اسطرح بے مین</p>	<p>منبر پاک کے ستون ہے جو</p>	<p>سید ہے کند ہے کو وہ برابر ہو</p>
<p>پیش محراب پڑھ لے لے مہر</p>	<p>یک گانہ تحیت مسجد</p>	<p>اور جو پایا یہ نعمت عظمیٰ</p>	<p>سجدہ شکر اسپہ لاو بجا</p>
<p>آپ پھر زود رفت دوالا</p>	<p>بشت اپنی کرے سوئے قبلہ</p>	<p>کر کے منہ کو بسو قبر ہمام</p>	<p>تب پڑھے یہ درود اور سلام</p>
<p>اور کرے بارگاہ حقین دعا</p>	<p>اس طرح آپکا وسیلہ لا</p>	<p>يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْأَلْكَ الشَّفَاعَةَ وَالْوَسْلَةَ بِكَ</p>	
<p>إِلَى اللَّهِ فِي أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى أَمَّتِكَ دَسْتِنَاكَ</p>			
<p>اور بلاشبہ دیکھتے ہیں مجھے</p>	<p>سُن رہے ہیں کلام کو میرے</p>	<p>اور یہ سمجھے کہ ہیں رسول خدا</p>	<p>اپنی قبر شریف میں زندہ</p>
<p>ہاتھ اک جانب مین ہنکے</p>	<p>قبر صدیق کے کھڑے آگے</p>	<p>اور کئے ہیں جو لوگ عرض سلام</p>	<p>اسکو پہنچا دے انکا نیک نام</p>
<p>اور فلان ہو جب زیارت سے</p>	<p>روضہ با صفا میں تب آکے</p>	<p>بھیجے اُن پر سلام ابعانی</p>	<p>قبر فاروق پر بھی یوں ہی</p>
<p>بر مقام ستون حسانہ</p>	<p>پھر کرے آگے لوہی لے دانا</p>	<p>بھیجے اسدم بہت درود سلام</p>	<p>اور پڑھے تب نماز نفل ہمام</p>
<p>قبر و منبر کے درمیاں ہے مے</p>	<p>ایک روضہ ریاض جنت سے</p>	<p>ہے صحیحین میں یہ آئی خبر</p>	<p>کہ خبریوں دئے ہیں خیر بشر</p>
<p>میر منبر کے گھر کے بھی درمیان</p>	<p>ایک روضہ ریاض جناب</p>	<p>اور دوسری حدیث میں یا</p>	<p>کہ رسول خدا نے فرمایا</p>
<p>اور منبر یہ ایک بن تھو کھڑے</p>	<p>تب صحابہ سے اپنے فرمائے</p>	<p>اور فرمائے یہ مرا منبر</p>	<p>ہے بلاشبہ میرے حوض اوپر</p>
<p>عقر کہتے ہیں ایک تین دریاں</p>	<p>حوض سوائے جس جگہ سوا آب</p>	<p>کہ کیا ہوں قیام اب میں نے</p>	<p>با یقین عقر حوض پر اپنے</p>
<p>حجرہ و منبر شریف کے بین</p>	<p>موضع محترم جو ہے بے مین</p>	<p>ابن فروخ ابن جوزی نے</p>	<p>نقل لائے امام مالک سے</p>
<p>اکثر علماء کی ایک عجا بھی</p>	<p>ہی معنی یہ اتفاق ہے کی</p>	<p>حکم سے تھکے روز عشر میں</p>	<p>اسکو فردوس پہ نقل کریں</p>
<p>مالکی عالموں سے ابن حجر</p>	<p>جو بڑے محقق اشہر</p>	<p>عسقلانی بھی اور بہت علماء</p>	<p>دئے ترجیح اسی کو بس ہمام</p>
<p>ایک روضہ تھا از ریاض جناب</p>	<p>لئے دنیا میں اسکو لے نیشا</p>	<p>بولتا ہے کہ ہو سکے یہ بھی</p>	<p>کہ مقدس وہ روضہ نبوی</p>
<p>لائے ج طرح دا جنت سے</p>	<p>کعبۃ اللہ میں بھی انکو رکھے</p>	<p>حجر اسود کو جس طرح لے نہیں</p>	<p>اور یوں ہی مقام ابراہیم</p>
		<p>پھر وہ چیزوں کو سب قیام میں</p>	<p>انکے صلی مقام پر لاویں</p>

اور یہ چیزیں بختِ مادی الغرض درمیں اکرم ساکرامن و سما کے اجزا پر ہے یہ افضل زجلہ مخلوقات ہی مذہبِ امام مالک کا مکہ محترم اہل بے قیل پس زیارت کے بعد دوسرے روز اس میں مدفون میں بخیرگماں او کائنات جو معظم ہیں اوجہ تک ہے مدینہ میں اور در مسجد شریف اے یار شاہِ عالم کہیں ہیں دمساز الف رمضان جمعہ سو اولی دریا کوئی نماز نہ چھوٹے اور دوری لکھے نفاق نہ بھی ہوئے رخصت ز مسجد اشرف اور سیلادہ شاہ دین کا لا یہ زیارتِ روادع کی ہے جاں	یک فضیلت کہیں بروز جزا جہاں مدفون ہیں و زرع کعبۃ اللہ و عرشِ علی پر بسکہ ہے متفق علیہ یہ بات اور اسی پر میں اکثر علما بس مدینہ کو ہیں و تفصیل آئے سوئے بقیع اے فیروز کے انکی زیارتِ اذیتاں اور آثار جو مکرم ہیں خیر و برکات کے سفینے میں پڑھے اکثر درود اور اذکار کہ یہ مسجد میں ہے ایک نماز ہاں مگر مسجد الحرام سوا تو لکھے جاوے واسطے اسکے اور احادیث آئے ایسے ہی آئے پس مرقد شریفِ طرف بارگاہِ خدا سے مانگے دعا پڑھے اس وقت نہ عا گریاں	دیکھ چہ قولِ خلد کے سمجھو خاں تہ مقام کی تفصیل کیونکہ یہ سب ہیں حق کے مخلوقات پس جہاں آپ کے ہوتے کا مقرر اور حضرت عمر بن الخطاب تو مفصل اگر یہ چاہے بیاں اکثر اصحاب اہل بیت کرام بعد ازاں جاگے سوئے بدر و احد کریں سب کی زیارتیں بضرور کے ہر دن زیارتِ نبوی اور فضل تلاوت قرآن ہے نمازوں سے الف افضل جاں اور مسجد میں ہے بالقدیس رستگاری ز آتش نیراں اور قصدِ رجوع جبکہ کرے باکمالِ دُبِ عجز متام اور تضرع دعائیں ہو بسیار	ان کو اک امتیاز حاصل ہو ہے یہ ثابت بہر مقام جلیل اور حضرت کی ذاتِ بابرگشا سب کالوں سے وہ افضل تر اور ابن عمر بھی چند اصحاب دیکھ جذب القلوب کے دریاں دو ہزاروں سے اولیاء عظام کے ہر روز زیارتِ امجد دیدہ و دل کو انسے دیو نور کے ایمان اپنا اس قوی رہے مشغول سمیت ہی ہواں یونہی یک جمہور کی ہر مضامین گرمائیں پٹھے کوئی چاہیں وہ جہاں عذاب ہی اماں تب دود و سلام پٹھتے ہوئے بھیجے اس شاہِ انبیاء پر سلام اور ہو چہ نبی سے زار و زرار
--	---	--	---

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ الْعَمَلِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ وَمَسْجِدَهُ وَحَضْرَتَهُ وَلَيْسَ لِي الْعَوْدُ إِلَيْهِ وَالْوَقْفُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَادْنُرْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَدُرِّدْنَا

إِلَى أَهْلِئِنَّا سَالِمِينَ غَائِبِينَ آمِينَ يَا ذَا جَمِّ الدَّارِ حِينَ

اور دینے کے جو ہیں لوگ مقیم اور عین کے سمجھ آہام حق تعالیٰ کرے بہین حبیب	ہیں ہمسائیہ رسول کریم جو کہ ہوئے تبرکات عظام جلد حج و زیارت ہو نصیب	اور کیا ہوا بہت حسرت کے البتہ انکی کچھ خدمت لاکے وہ غائبوں کو پہنچانا کے اس مثبت خاک کو پڑاں	روضہ با صفا سے ہو رخصت حفاظت سے باعثِ برکت حسن و تحسین اے دانا ہر زمین مدینہ ذی شاں
--	---	---	--

خاتمہ

<p>جو ہی جامع یہ ہر نعمت کا کرے مقبول سکورب نام رہ ترے قرب کی بتا مجھ کو دیجے توفیق انکوطاعت کی ذکر وطاعت میں پورکھ ہر نیک توفیق اور نیک خصال انکو نفرت و فسق و بدعت سے ج نہ گھر کا ترے نصیب ہوا کہ نہ تو شہ یہ رہ کا مجھ کو ملا ہنیں دیتا ہے احتیاج بغیر اپنے فضل و کرم سو رکھ لو پھی گھر تک اپنے مجھ کو پہنچا دے قبر اپنی نبی کی بت لائے کلمہ و طیب کے ساتھ مجھے اور مدینہ کی جائے پاک کہاں اور فرمایا تو ہی ہے اُدعوئی اور نبی کے ترے شفاعت کی بخش مانہا پ کمرے بہ شتاب انکو دیکھو جزائے خیر و نیا د کہ مبارک یہ نسخہ والا بہ محمد و آل و صحبت کرام</p>	<p>کہ روایت کا اور روایت کا لیا رنگ ختام حسن تمام پیروی انکی کر عطا مجھ کو حسب سنت تری عبادت کی اپنے جانب تو کہینچ لے بہ کرم انکو دے نیک علم و نیک اعمال انکو دے عشق و شریعت و سنت سے آہ اتیک مجھے اے میرے خدا اور ظاہر ہے تجھ پہ لے مولا رزق دیتا ہے غیب سے بالآخر اور جو عمر تھوڑی ہے باقی عافیت سو تو مجھ کو لیجا دے اور وہاں مدینہ لیجا دے اور وہیں دیوے تو ممت مجھے یہ گنہگار شت خاک کہاں جبکہ جو چاہا دیوے ہوئے غنی مجھ کو اسی رحمت کی اور یہ تالیف کا تو اجر ثواب اور جو کمر ہاں پیر اور استاد یہ بھی ہے حسن اتفاق بجا ہوئے حق ہو سدا درود و سلام</p>	<p>کنج طاعات صاحب لولاک چاروں مذہب کا فقہ ہی مقبول جو ہیں سیکر رسول کے طاعت خدا و ملا کو مرے یارب غافل و غافل کی صحبت سے دے عباد میں اپنی ذوق نہیں نیک میرے دے نیک نیت دے خیر دارین ان کو کیجے عطا آہ پنجاہ و بہشت کو پہنچانی بلکہ بیشک زیادہ حاجت سے کہ میں عاجز ہوں تیر شکر میں اب جسم اور جان میں سیکر قوت دے تری رحمت کو آستانے پر ہوئے سوزاں بہ مرقہ فیروز موت کسی جگہ کی چہتا ہوں فضل و لطف سے عنایت سے اسلمے میں عاکیا لے خدا ہوئے مقبول یہ عا یارب بخشدے بخشدے طفیل نبی انکو توفیق دے عمل کی شتاب روز عرفی کے رنگ ختم لیا</p>	<p>رشد الحمد یہ رسالہ پاک جامع مذہب حدیث رسول اے خداوند اجملہ موجودات اور ایسا ہی مومنوں کو سب انکو دنیا ہی و دنیکی غربت سے دے سدا نیکیوں کا شوق نہیں نیک زری و نیک صحبت دے دیکھ خوف و خشیت و تقویٰ اس تمنائیں یہ عمر مری پر بقدر کفایت عزت سے کیوں داسکا شکر ہو یارب تو ہی قادر کہ استطاعت دے تا کہ ہوں اپنی عاجزی کا سر تایہ پروانہ دل پر سوز میں ہوں کیا تیر کو کون کون کہاں پر تو اپنی کمال رحمت سے جبکہ تو ہی کیا ہے حکم دعا میرا و مومنوں کو محبت سب انکو اور مجھ کو مومنوں کو بھی جو پڑھنے اور سنا کریں یہ کتاب ماہ رمضان میں شروع ہوا</p>
--	--	---	---

معجزات محمدی

صلی اللہ علیہ وسلم

از تالیف حضرت مولانا مولوی اشرفی عبدالقادر علی صاحب صوفی قادری خلیفہ حضرت مصنف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

لَكَ الْحَمْدُ يَا خَالِقَ الْكَوْنِ حَمِيدٌ مُجِيدٌ سَمِيَّ السَّمَاتِ بِحَمِيدِكَ كُلُّ كَلِّ اللِّسَانِ كَيْشِدُ نَزْدِي وَتَبَعُ كَرِيمِ يَا عَظِيمَهُ سَارَ أَعْلَى الْعُلَى	وَيَا وَاهِبَ الْأَنْبِيَاءِ مُعْجَزَاتِ خَلِيلِ عَزِيزٍ عَظِيمِ الصِّفَاتِ لِتَقْدِيرِكَ لَيْسَ يَكْفِي الْبَيَانِ سِرَاجِ مُنِيرٍ رُودُفِ حَرَمِ إِلَى قَابِ قَوْسَيْنِ ثُمَّ دَنَى	وَلِيَ الْكَوْنِ الْحَمِيدُ وَصَفِ جَمِيلِ خَيْرِ نِيلِ الْعَطَايَا جَمِيلِ الثَّنَا وَأَنْزَلِ الْغِيَاثِ أَنْحَى السَّلَامِ إِلَى الْبَرَاحِينِ الْوَسِيلِ عَلَى الْإِلَهِ يَجْمَعُ أَصْحَابِهِ	حَرَمِي الْحَمْدُ وَشَيْخِ خَيْرِ نِيلِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَوْنِ الْكَبِيرِ عَلَى سَيِّدِ الْوَسْلِ خَيْرِ الْآلَامِ وَقَاقِ النَّبِيِّينَ يَا مُعْجَزَاتِ وَمُتَادِيْنَ يَا دَائِمِ
ہے حمد و ثنا اس خدا کے لئے یہ وہ معجزے ہیں جو پاک عدد ہیں اقوال و افعال بھی معجزے ہے یک معجزہ انکار و ج لطیف کرشمہ تھا قدرت کا جسم شریف بساطت نظر ہو یہ جسم میں تبھی تو ہوا قافیہ میں کا وہ اجزا ہیں اور یہ ہر جہان مکمل	جو پیغمبروں کو دئے معجزے گئے کون انکو جو ہیں بے عدد ہیں اطلاق و اعمال بھی معجزے سراپا عجز و جہم شریف کشیف اس کے پر تو ہے ہو و کشف تو تعریف پھر روح کی کیا کریں کہ وہ حق میں کہتا ہے انا وہ جہاں اور اعضا رسل	ہے نعمت اس شہرِ معلیٰ پر نشان تھی ذات صفت انکی خود معجزہ ہیں حرکت و سکناات بھی معجزے کہ سا کا انکے نہیں تھا نشان بساطت غبار کی ترکیب میں پر اتنا کہیں کہ وہ نور خدا بھی یک معجزہ ہے وجود آپ کا جو پاک و انہیں پاک انکو سمجھی	کہ میں معجزے انکے جو سمجھ ہزار تھا عجز و جہم خود آپ کا بشارت و انکار بھی معجزے لطافت و کثرت کو جلیہ کہیں مقید ہو طلاق کو زین دیں حدیثوں ہی اتنا ہی ثابت ہوا سراپا ہے یہ مجموعہ انبیا جو چھوڑے انہیں چھوڑو انکو سمجھی

<p>ہیں دم سہتا دور عیسیٰ نبی اتنی حرکت چند قطرے ہیں وہ ہے ہر ایک عالم فیض کا عام چہ علوی چہ سفلی مرکب بسیط چہ قبل لا و چہ صحن حیات نہ اعجاز حضرت کو اس پر حلیں ہو لوح و قلم یا کہ عرشِ عظیم چہ حیوان چہ انسان چہ نزدیک دو قلمو ہیں سب ان کے اعجاز کے غایت کیا پانے اگلوں کو کچھ ہیں امت کو جو ادیا آپ کے وہ نکلے ہیں جب عالم نور سے بھی ناسوت میں جب رکھے قدم کے واسے برزخ طرف جہاں نشان وہ اکل کے اعجاز کا ظہور اسکا یک لگے ہو یہاں کبھی نام تو اس کا رہا جس ہے سب اہل کرامات اعجاز بھی صلوٰۃ و سلام خدائے انام خصوصاً جو خلفاء و راشدین چاہے بھی ہو برگِ گوشتہ مصطفیٰ ہو جن سے ظاہر الم عظام شہ جملہ قطاب پیران پیر</p>	<p>رسل جتنے اعجاز ان کے سبھی اسی باغ کے چند سوکھیں وہ انہیں کے ہی اعجاز کی دہم دہام عناصر و غیرہ محاط و محیط چہ برزخ کہ رودادہ بعد موت خدایہ تصرف دیا تھا انہیں بنو شمس و قمر یا کہ کرسی کہیم ہو سنک شجر یا وحوش و طیور انہیں کا سمجھ نہیں ہے سکہ چلے کیا محنت اپنے پہلوں کو کچھ ہزاروں کرامت دکھاتے گئے تو منزل میں پہنچے ہیں ملکوت کے کے فیض بخشی کا برپا علم ہے اعجاز کا وہ بھی یک فیض عام جو بعد وفات ان کے ظاہر ہوا تو یک دو سر رنگ سے ہو وہاں بدن نام ہو چیز یک خاص ہے لجال سے بولتے تھے یہی ہو ایسے پیغمبر کے اوپر مدام جو ہیں کعبہ دین کو ارکان چاہے مبارک لقب جو کا خیر النساء بھی غوث و قطب لیائے کرام ہے جیلان محبوبیت کا امیر</p>	<p>ہیں یک صیب میں کیا ہے و کم و کثرت تصرف تھا اعجاز میں بے قصور جو ملکوت ہو عالم ارواح کا چہ غیب و شہادت چہ قلب و مثال خدا کی خدائی میں ہر ایک شئی زمین یک کیا بلکہ آسمان چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب چہ باد و چہ آتش چہ آب چہ خاک وہ ہر بادشاہ ملک اعجاز کا چنانچہ دکھائے بہت معجزے ہیں امت کو جو وارثان و لیا نبوت رسالت بھی اور معجز انہیں چیز یک باقی رکھے کوئی کرامت جو اہل خوارق سے ہو غرض معجزہ و حقیقت میں یک رسل میں کبھی معجزہ ہو رہے غرض کسی سے بھی ظاہر ہوا</p>	<p>چو صد آمدہ ہم نود پیش مات چہ پیش ظہور و چہ بعد ظہور جو ناسوت ہو عالم اشباح کا کہیں جسکی تین انفسالی خیال نہیں پائی جاتی کوئی ایسی ہے ہو تحت الشری یا کہ بلو محال چہ تحت چہ فوق و چہ شرق و غروب ازیں مرکز خاک تا جائے پاک ہے انعام و اکرام جس کا بڑا رسل جو کہ حضرت کے آگے ہوئے رسل ناسباتوں میں انبیاء رسولوں کے روحوں کو سکھلائے خدا کی خدائی دکھائے سبھی تصرف جو اہل لایت سے ہو مظاہر ہیں متونہ اسکے یک کبھی اولیاء میں کرامت بنے ہمارے پیغمبر کا ہے معجزہ</p>
<p>تو دادی ہم چیز من چیز مرت بھی سب ان کے اتباع و احباب ابو بکر و فاروق و عثمان علی امام حسین میں امام حسین جو حسین کا قرۃ العین ہے ہے قطب الزمان ولی خدا</p>	<p>نیا و دم از قانہ چیزے نخست بھی ہوا ان کے سب اہل شجاعت ہے ہر ایک کو ان سے شان جلی ہو ان پر نبی کے جو پرچا نیتیں خصوصاً وہ جو غوث ثقلین ہے کہ جن کا ہر اک نائب با صفا</p>	<p>نیا و دم از قانہ چیزے نخست بھی ہوا ان کے سب اہل شجاعت ہے ہر ایک کو ان سے شان جلی ہو ان پر نبی کے جو پرچا نیتیں خصوصاً وہ جو غوث ثقلین ہے کہ جن کا ہر اک نائب با صفا</p>	<p>تو دادی ہم چیز من چیز مرت بھی سب ان کے اتباع و احباب ابو بکر و فاروق و عثمان علی امام حسین میں امام حسین جو حسین کا قرۃ العین ہے ہے قطب الزمان ولی خدا</p>

منقبت پیر و استاد تقدس نہاد و سد سرف

کہ کسی شئی کی کوئی شینا ہے مصنوع کی وصف ظاہر میں بھی ہر چند کھلائے روشن کوئی بے پر حقیقت و وصف خدا لقب محی الدین نام عبد اللطیف حقایق معارف میں کھولے زباں علوم معارف تو گنیا بوجھے شرع عارفانِ زمن کے جناب نہیں علم سو کی عزت بڑھی ہیں بس محو نظارگی قدسیاں اگرچہ ہر یک میں آفتاب ہیں سامنے اسکے اہل کمال سخن ہکا تھا بر تر از فہم عام بہت علم و فہم اسکے تیس چاہئے کئے سکون خمی ز تیغ زباں بلا کہ ہیں سکون دل و دل تہاں تھا وہ اس زمانے کا شیخ کبیر بہت اس پایا ہر در و نہایت ہر شیخ کے پاس بس نہالیا کہ یہ صحبت شیخ فیض یاب ملا اکا دامن لڑکپن میں ہی لڑکپن ہی میں تاج شہ شباب	حقیقت میں فہم خدا کی شینا وہ صانع کی ہر وصف واقع میں حقیقت میں ہر کی روشنی کہ وہ فضل انکو اسی سے دیا سیاد میں طہرین ہوتا شریف سنے خضر بھی آگے از گوش جاں کہ تھو جبکہ در دست بستہ کھڑ معارف کا فن جب ہوا باریاب اسے عزت و شان خدا داد تھی جو گلگشت کو آئے از لامکاں پر آفاق ہو نور سے باریاب تو ہوں پیش خورشید مثل شال کلام الملوک ہے ملوک لکلام کہ نغمہ سخن اسکا پہچانئے وجود اسکا تھا بس حسین زباں پایا ہے مدینہ میں جام وصال وہی میر اور میر والد کا پیر بھی فرقے کو تازہ کیا اسکے ہاتھ غریز و مقرب تھا وہ آپ کا صدف صحبت دے و آب تاب کہ لبم اللہ خوانی اسی ہوئی اسی کے توجہ سے تھا فیض یاب	کہ سامان ثنا کا دیا ہے وہی بھی نقش و کتاب کی صوف جو مرے رہنما یوں کہ وصف کمال سیر سرور عارفان کبار جسے علم ظاہر میں تحصیل تھی مبارک کرتے تھے اسرار غیب حقائق معارف کا ہی لا کلام معارف کو جب سے ہوا افتخار سلوک و حقایق کا اک گلستاں اگرچہ ہو ویکور اس کا مکاں اسی کے تھے سفر کے سب مہماں ہو کیسا ہی بچہ وہاں خام تھا سخن تک کہ اسکے رسائی کئے نہ سمجھے میں جیسا کہ مغز سخن رسول خدا کے ہوا دل پہ داغ لَقَدْ قَدَسَ اللَّهُ أَسْوَدُهُ کیا میر والد اسی کے جناب اسی سے کیا راہ حق کا سلوک مجھے بھی ساطعت اسکے خدا عجب اسکی صحبت کی تاثیر ہے وہی تخم فیضان نشوونما پر اتنا نہ تھا حوصلہ تب مجھے	بھی لائق ثنا کے کیا ہے وہی وہ نقاش و کاتب کی بھی صوف ہو یہاں ابیں لکھا ہو یقین و کمال جو تھا قدوہ عص قطب مدار علوم لدنی میں تکمیل تھی کہ قطب از زمان کلا ہما عجیب تھا دربار اس شہ کا دربار عارف ملی اسکو اک عزت و اعتبار کیا جبکہ راستہ بے خزاں پر چمکا تھا فیض اسکا سارا چہاں عرب و عجم اور ہندوستان اگر خاص بھی ہو ہاں عام تھا جلے بال پر طائر فہم کے جو ظاہر کو ہیں قشر اہل فن کہ اپنا جگر بند ہے پیش نراغ أَفَاضَ إِلَى الْخَلْقِ الْوَارِدُ علوم تصوفی کبے کتاب سُلُوکاً إِلَى بَابِ مُلْكِ السُّلُوکِ در شیخ تک ہے رسائی دیا کہ خاک قدم اسکی کبیر ہے لگا پانے از فضل حق دامن کہ سب حقائق کروں شیخ سے
--	--	---	---

عجلہ پانچویں است در وقت در سر گرفت برداشت ۱۱ شہ جوار کائنات جو اس ملک پر دو تار آویزاں علی حضرت قطب پور در وقت از مدینہ کی تصنیفات سے ہیں یہ تصوف کے شاگرد ہیں کہ بہترین کتابیں ہیں ۱۲

کہاں تھے پر تو آفتاب نہ ہر جائے مرکب تو اتنا صفت لہذا وسائل جو ہیں آلیہ مشاہیر جو اس استاد تھے ہوا اپنی قسمت سو پھر باریا حکایت عجوزہ کی پر یاد تھی فقط سرفرازی تھی کیسے شیخ کی وہ جب بحکومت میں اپنی یا زبان گسار کا افشا کیا کبھی موجزن کتاب بحر زباں ابھی فیض بخشی ہے اسکی بجا کہ روحی توجہ ہے یہ معنوی	اُسے چاہئے مائے ماہتاب کہ جاہا سپر باید انداختن ہنیں خالیہ بلکہ ہیں قالیہ ہدایت نشان فیض بنیاد تھے شہ عارفان زمن کے جباب کہ لے تو یوسف کو لینے گئی وگرنہ مجھے اتنی طاقت نہ تھی تلامذ میں اپنے داخل کیا بھی سینے سے سینے میں اٹھا کیا ہو سر سخن گوہر گوش جان بہاؤن الہی پر روح و مثال کیا وہی باب میں گنجوی	کہ تحریر عالیٰ سلم کے لئے وسائل کی جتنیک نہ تحصیل ہو کی انکے لئے میں نے یک عمر صرف کیا چندے انے میں کسب لوم اگرچہ وہ پونجی بھی کافی نہ تھی مگر وہ سر عارفان فحول اگر بادشہ برد پر پیر زن جو اسرلوک و در حقائق کے بھی پلانا کبھی جوش اطاف سے وہ طرف کوئی اکاپائے کہاں ابھی طالب اس سو میں فیضیاب مراندہ پندادچوں خوشن	یعنی لوح محفوظ ہی چاہئے مقاصد کی ہرگز نہ تکمیل ہو کہ بعد انکے پاؤں مقاصد شکر ف جو شہر میں ز علوم رسویم کہ بیجاؤں خدمت میں اس شیخ کیا اپنی خدمت میں بحکومت قبول بیاید تو ہی خواہ بہت مکن کیا دامن جہاں میں زباں سمعی مئی معرفت جام حروف کے کہ کوزے میں دریا سماؤں کہاں وہ عالم خواب میں فتح باب من اجم بجاں گرتوئی بہن
---	---	---	--

سبب تنظیم اس رسالہ نافعہ و سالہ رالیہ

مراد والد ماجد و قبل گاہ جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے زمین پر اگر وہ قدم رکھے ہے تصنیف کا شہر درخشاں از انجملہ پور حال خیر البشر از انجملہ سجدہ کتاب کبیر خلیفہ جو ہیں پارسا کمال حدیقہ سوجا بجا جگنا نام بھی درال بیت رسول انام امام حسن اور امام حسین	جو ہے مولوی عبد جی دین پنا زبان و قلم سے لرزجام ہے تو دسرا قدم اسما پر دہرے ہو تو عیظ و تذکیر کی دہوم دہام لکھا ایک کتاب تہان البیر بہ اندوز باں نشر ہے دلپذیر ولاد سے و تاهات انکا حال ہوئی تھی دو الفین تمام ہوئے جو مشاہیر بارہ امام جوشہان جنت کی میں سید	کثیر التصانیف فیاض دیں قلم اسکا ہر تو سن خوش خرام زباں سوجھی وہ گہر زہر ہو بہت سی کتابیں ہیں تصنیف کیں بخاری کا بھی ترجمہ ہے کیا ہے تاریخ احوال اصحاب کی لکھا ہر بہت بسط و تحقیق سے فضائل میں بھی لال اطار کے لکھا انکے احوال میں یہ کتاب ٹہٹاؤں کا لکے لکھا قصہ پاکتے	نہے واعظ و قدوة الواعظین دیباچہ براق جہاں تیز گام تو دامان مختار لب زہر ہو بہ نظم و نثر اسنے تالیف کیں مع شرح اردو میں با صفا نہ اردو میں تبک ہی اپنی چھپی ہے اگر چاہئے دیکھئے حدیقہ بنایا ہے تحقیق سے کہ ہر وضعہ ابرا اسکا خطاب کیا زخم اور اسپہ جگر کا ٹک
---	--	---	--

جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے۔ چنانچہ تاریخی حقائق و تالیفات نافعہ و سالہ رالیہ میں اس کا ذکر ہے۔

بھی احوال میں غوثِ قلین گئے
 بھی تاریخ خلفائے ترجمہ
 ہیں تعداد میں ایک سو زیاد
 ہے ہر اس نامے میں علم و ہنر
 عروسِ تصانیف کے تن پر سب
 مصنف کی نیت بھی جب نیکھی
 کہ دولت تک انہو چھاپے گئے
 خصوصاً جان السیرتیں
 حرمِ بیچ گئے مدینہ کے بھی
 مکرر سکر چھپی ہے ہزار
 ابھی سیر اس خلاق نہیں
 نہ کوئی نہ ذکر شبہ کا بیانات
 مضامین لکھے ہیں اسو عجائب
 مگر ایسی ترتیب اسکی پڑی
 مگر ضمن میں چند لے کہیں
 یہ اتفاق اب ہوا قصور
 ہے تازہ بہار کو نہز کیا
 کہ ملحق ہوئے اس ہونے چہار
 کے حکم چھپو کہ لیے وسلم
 سوا اسکے یا مٹی عجز کیش
 نکلے میں قرآن ہر حق علوم
 تعنی تصنیف پائی بہ عربی زباں
 امام محدث فقہ برکلی

فوائد لکھا قدسیہ اپنے
 کئے تذکرہ اولیاء ترجمہ
 ہے ہر ایک نسخہ ہدایت نہاد
 ہے ہندی کا بازار ہی گرم تر
 سجا ہند کا ہواں سبب
 ہدایت بھی منظور حق خلق کی
 بھی اقطارِ عالم میں شہرت لے
 دیا ایسی شہرت خداے متین
 پڑھا کرتے ہیں ہندیاں سکوبھی
 بھی اس وضع پر چھپی چھپی با
 ہے مشتاق اسکے بہت کہیں
 جو ہے نور سے آپ کے تا وفات
 نہیں دیے کہتی ہو کوئی کتاب
 تسلسل بھی ایسا پڑائے کی
 پر یکوائے میں جمع پائے نہیں
 کہ دے مضمحل کو رنگ غلو
 چمن پر ہو جو تازہ فصل بہار
 عجیب غریب سلامت شعار
 صحیح معجزے چند کیے رقم
 دوسرے نسخہ لکھا تھا گو سکوپتر
 وہ سب اس میں محل کے ہیں ہجوم
 کیا ترجمہ میں بہ ہندی زباں
 بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کی

ہیں دین متین کے ائمہ جو چار
 رسائل کئے اور چھوٹے بڑے
 زلنے کو حاجت تھی جس کتاب کی
 بھی قاصر صحت میں لگو کا حال
 کیا انکو مشہور دستِ انام
 سو تصنیف کو انہو آساں کیا
 نہیں کوئی شہر و قریہ کہیں
 کہ دکن سے لے تا بہ ہند و متنا
 بھی اس ملک کے شہر دیتا میں
 یہ قند مکر کی تکرار ہے
 ورق گل کے رنگوں سے رنگ ہیں
 وہ سب حسن خوبی سے تحریر کی
 ہند بھوس حسن تہذیب کے
 کہ نہ معجزات انہیں مذکور ہے
 ارادہ تھا ملحق کریں اسکے ساتھ
 کہ یعنی جہان السیرتے ذکی
 فی دفع چہارم وہ چھپی ہے جو
 یہ لکھنے لے نسخہ معجزات
 تھا لازم مجھے اتنا مال امر کا
 امام غزالی کی وہ ایک کتاب
 بھی شریکِ خلاق میں وہ کتاب
 وہ پیام تحو طالبِ علمی کے
 یہ ہند کیا اسکا بھی ترجمہ

لکھے حال میں انکے گلشن چہار
 سوا انکے لکھے ہدایت بھر
 اسی باب میں اس تدوین کی
 نہیں عربی اور فارسی پر خیال
 بھی قبول طبع خواہن عام
 بھی تہنیکہ انکے سامان کیا
 کہ تصنیف اسکی وہاں پر نہیں
 ہے ہر شہر و قریہ میں سکا نشان
 وہی سجدوں مخلصین میں ہیں
 یا مشکِ ذفر کی تکرار ہے
 دیا کا غلزار کے ہم سنگ ہیں
 ہے شیریں مقامی سے تقریر کی
 مرتب ہو بس حسن ترتیب کے
 جدا گانہ کجا نہ مسطور ہے
 جدا ایک سالہ در معجزات
 مکر جو ہر بار چھپتی گئی
 ہے کچھ اور ہی اسکا کئے نگ بو
 صے اب جدائے نیکذات
 سبب تھا بھی وہ خیر برکات کا
 جو اہر ہیں قرآن کج کا خطاب
 ہے احیائی گویا کہ لب لباب
 بھی تب عمر کے سال اکس تھے
 بھی تاریخ کا مقرر کے ترجمہ

وجود سموات میں لے ہام بھی مالا بدیع اکبر کا بھی بھی تاوشہ شہر ہو اپنے ساتھ غیبت میں سمجھا ہوں یہ اتفاق	رسالہ نکھا اک ثوابت ہے نام کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی عمل جب نہ ہو خیر جہ سنیا بھی مکنون خاطر یہ اشتیاق جو ہوں مستند مقبرہ شہر	قواوڑ میں گردش آفتاب سیر میں رسول خدا کے مگر زبان و قلم سے ہو ذکر نبی کیا جمع ہیں معجزے چند میں یہاں نظم کرتا ہوں بس مختصر	کیا اس میں ثابت ہو جو ہوا نہ نکھا رسالہ کو فی خوب تر اگر یہ ہو کم پر ہے نیکی بڑی نصاں بھی حضرت کے جو کچھ کہیں
تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت			
سنو معجزہ کس کو کہتے ہیں اب وہ فعل خدا ہے حقیقت میں ایک وہ ایسا مقبرہ ہوا شہر کا جو قریب نوافل میں کامل ہوا ولایت دلی کی رسل کی ہویا حقیقت میں جوت یا کرتا ہو جا بھی قرآن کو ہم سب اسی واسطے نہ سمجھے جو اس کو کلام خدا کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے غرض اسطرح خرق عادت کا کام ابھی اسطے نسبت اس کام کی یہ نسبت مجازی ہے اور ظاہری شریعت میں ظاہر ہے ہی حکم ہو نہ لے چور کی جاں اسی واسطے حقائق اگر پوچھیں کچھ اور ہے حقیقت ہر اک چیز کی واں کھلے کرامت ولی کی ہو یا معجزہ	اگر اسکی تعریف کی ہو طلب کرشمہ اسی کی ہے قدر کا ایک کہ جو آکھ حق ہو اور جارہ وہی حق کا ہو آکھ اور جارہ یہی ہے مقام اسکے آغاز کا تو کرتی ہے ظاہر اسے یہ زباں یقیناً کلام خدا جانتے حقیقت میں پس ہ تو کا فر ہوا یہی جان ہے جان ہے جانے حقیقت میں کرتا ہے ربنا نام طرف جارہ کے ہی ہوتی رہی حقیقت میں فاعل ہے اللہ ہی جی حکم ہے قاضی شرع کو مگر ہاتھ ہی کاٹ دیں شرع سے طیقت کہ کچھ اور ہی طور ہے نہ کچھ اعتبار ظواہر سے ہے ہے عالم کا ہر فعل فعل خدا	وہ اک فعل ہے خرق عادت کا مگر بے وساطت نہ پائے ظہور ہے قریب نوافل اسی کا مقام بھی توحید ذات صفات خدا بس اس میں حق ہی فاعل ہے کہ ہے جان کی جارہ یہ زباں ہے حالانکہ ظاہر نبی کا کلام جو ہے دیکھتا آکھ چشم سے ہے مڑے کو بھی گو کہ چشم زباں اپنے ظاہر کرے اس کو وہ جارہ کہیں یہ ہمیں کچھ ہے معجزہ طریق شریعت ہی ہے یہی سنے گرچہ دیکھے حقیقت میں جاں غرض شرع کی راہ سے معجزہ حقیقت یہ ہی حکم چلتا ہے واں یہ اہل حقائق ہیں کہتے تمام اگرچہ کہ افعال ظاہر ہوں لک	کسی برگزیدہ سے ظاہر ہوا مقبرہ کا ایک واسطہ ہو ضرور بھی توحید فعالی ہے اسکا نام وہی ہے بہ اجمال ظاہر کیا یہ ظاہر ہے آکھ حق کرے نکھتا زباں سے جو کہتا ہے جاں نبی کی زباں سے سنے ہیں تمام جو سنتا ہے آکھ سے اگش کے نہ دیکھے نہ بولے نہیں کیونکہ جاں رسالت کا جس نے کہ دعویٰ کیا کرامت کہیں گر ولی نے کیا شریعت ہو ابستہ ظاہر ہے ہی کچھ شرع دیکھے سنے آکھ کان ہے فعل نبی گو ہے فعل خدا مجازی کا واں کہے نام نشان کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام خدا ہی حقیقت میں فاعل ہے اک

یہ اک بات ہے بسکہ اسرار کی
یا اسرار بتلاویں اپنا جمال
بھی پورا عروج و شہرہ و فنا
سوا اسکے دو قسب جملہ چہار
غیر پیر استاد قطب زماں

شریعت میں اس سے خوشی بجلی
کریں صاحبِ حال سے قیل و قال
بلحال اسی میں کوئی پاویگا
عروجی نزدلی سفر میں جو چار
حقائق پناہ و کرامت نشان
چلے تو سن خامہ اس راہ پر

طیقت میں سالک قدم جبکے
یقرب زوافل کا سب فہم و بوج
بھی قسب و انفس کا بڑے حوصل
یہ سب کایاں شرح تحقیق سے
ہم اس راہ سے کرتے ہیں عطف و عنا
جو ہے معجزوں کا بیان سیر

بھی قسب زوافل جابہر کھلے
ہو پہلے سفر میں کریں عجب و ج
ہو جب سفر چارم میں پورا نزول
کتب میں لکھا اپنے تذقیق سے
پھر اب بند کرتے ہیں اپنی با

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے

بڑا معجزہ معجزوں میں سبھی
کسی معجزہ کو نہ یہ شان ہے
پر ایسا ہی یہ معجزہ دیکھئے
کہ محفوظ اس کو رکھا ہے خدا
نہ الحاق بھی آئیں کچھ کر سکے
امام میں اور کتاب میں
ہیں سرائے کے جتنے مضامین کام
علوم ہمہ اولیں آخریں
سراسر ہدایت نصیحت ہو وہ
شہیر قوی تجسزہ ہے وہی
جو ہے انا اعطینا سورہ قصیر
تو وہ بکے سب اس سے عاجز رہا
کہ اس چھوٹے سورے کے معجزہ میں
بھی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح
وہ انجان قرآن کا لے امیں
اگر یہ جو قرآن ہے عربی زبان

جو ظاہر ہوئے ہیں دست نبی
ہے ہر معجزہ جسم یہ جان ہے
قیامت تک بھی جو باقی ہے
رکھا لوح محفوظ اوپر رکھا
نکالے نہ اک حرف کو جا سکے
خدا نے کہا ہے یہ جس ائیں
وہ ہیں سراج فائز میں تمام
علوم ہمہ انبیا مرسلین
شریعت طیقت حقیقت ہو وہ
وہی تبصرہ مذکر ہے وہی
وہ خود ایا ہے معجزہ بس کہیر
نہ کوئی آیت ایسی بنا لا سکے
ہیں سرائے میں جتنی بھیر آئیں
جو مردوں زندہ کئے جس صریح
ہیں ان معجزوں سے بھی بڑھ کر ہیں
تھی عربی ہی ان کا فونی زبان

ہے قرآن اکرم عظیم و جلیل
کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
انہ میں تیسرے تبدیل کچھ آئے
اگر چہ کہ گزرے ہیں صد برس
یہ تورات و انجیل میں دیکھئے
صحیفے کتابیں خدا کے سہی
جو مضمون ہے در سورہ فاتحہ
ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
کیا ہی سب اگلی شریعت کو مسخ
وہ ظاہر میں گرچہ ہی اک معجزہ
بنی بولے فصحاء کفار کو
ہوا ہم کو مسامح اس بات سے
ہو آیت ہر اک اُن سے ایک معجزہ
اڑھا پرندے بنا خاک کے
کہ عیسیٰ کے وہ جو کہ تھے معجزے
لغات اسکے تھے وہ سبھی جانتے

جو زبان قاطع ہے رٹوں دلیل
تمام وہ اسی وقت میں ہو چکا
نہ تحریف و تصحیف کو آئیں جا
نہ دشمن بھی کچھ کر سکے کم سرس
کہ تحریف خود دوستان ہی کئے
ہو کج اس ایک قرآن میں ہی
وہ سب کے بسم اللہ کا حرف با
ہیں قرآن میں ہی کئے سب ہجوم
سب اگلے کتب پر کھنچا خط نسخ
بہت معجزوں کو ہے شامل ہوا
تم اس سورہ سا اک بنا لایو
کہ قرآن میں ہیں بہت معجزے
ہے قرآن اک پر ہے اک معجزہ
بھی کوڑھی حسرت نامی کو اچھا کئے
ہیں فعل کچھ ایک انہیں کسے
بھی ہر لفظ و معنی کو پہچانتے

<p>فصاحت بلاغت خطابت وغیرہ سودہ باوجود اس کے عاجز نہ ہے ہو ثابت اب یہ کلام میں اگر طور تفصیل سے دیکھئے وہ جب دیکھتے ہیں وہ علم سے معانی بہت لفظ ایجاز ہے جو ظاہر کے علمائیں وہ کچھ لئے رسائی کوئی خاص بندہ کرے جو باطن کو ہی کیوں کو چھوڑ حق ہے ہر دو میں کامل ہے جو</p>	<p>تھی گو باکسب نکا اور پیشہ خیر اک لیت نہ ایسی بنا لاسکے ہے اعجاز عیسیٰ سے زائد کہیں بہت ہیں جو اس کے اعجاز کے تو بات میں اس میں بہت معجزے ظاہر میں باطن کا دروازہ ہے جو باطن کے عرفائیں وہ کچھ لئے تو باطن سوم کے نہ اوپر بڑھے وہ زندیق و ملحد ہے اور دین کا جو وہی عامل و عارف نیک جو</p>	<p>وہی انکا لہجہ تھا اور بولچ حال کہے متفق ہو کے وہ سب مگر جو مثل اپنا لانے سے عاجز کیا علوم شریعت میں فاضل جو ہیں چنانچہ ہے ہر لفظ قرآن میں ہر اک اس کو ظاہر تو باطن ہیں تعمات کسی نے ہی کی پوست پر یقین باطن چارم کو حق کے سوا بہ انکار باطن جو ظاہر ہی لے</p>	<p>وہی انکا آپس میں تھا قبل ازل یقین نہیں ہذا کلام اللہ یہ اک وجہ عمل ہے اعجاز کا حقائق شمار میں کمال جو ہیں فصاحت بلاغت کی سب صورتیں ہر اک علم بارز تو کائنات میں کوئی مغز بھی ہاتھ لایا مگر ملک اور مرثیہ بھی نہ پاسکا معجزہ ہے وہ ظاہر و باطن سے</p>
<p>۲۔ معجزہ معراج شریف نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا جو جنت سے بھیجا ہے پروردگار جہنم کے دیکھے ہیں درگاہ خدا کے تین دیکھے از جہنم تر تو تھا فرش خاص آگاہ گرم تر یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا نشان ہے ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے جو چمکایا از عالم قدس نور ملاقات کے واسطے خود خدا مبارک سواری کے آگے چلے سرفیل ہے اور سیکائیل سے یہ ناسوت کی اور ملکوت کی قدم عالم نور میں تارکھیں</p>	<p>غیب غیب اور معزز بڑا خدا فیضیت دیا ہی نہیں وہاں بھی ساتوں تہوں تک وہاں چلے تا بہ لوح و قلم دنیا کا وہیں پاک راز نہاں ہر اک طرفۃ العین کے دریا الہی جمال اپنا مجھ کو دکھا کہ دیکھے ہمارا جلال جمال بھی وہ طور سینیں ہے جل گیا زین سے لے تا عالم قدس و نور شہانہ جلو میں چلے آگے چلیں طرقتا طرقتا بولتے اسے کہتے ہیں سدرۃ المنتہی</p>	<p>انخص خصائص ہے وہ شاہ کا کہ براق اوپر وہ ہو کر سوار بھی جنت کے دیکھے ہیں نہماں وہاں سے کئے لامکاں میں گذر وہاں سے لے نصرت نکل آئے جب یہاں عقل انساں کی حیران ہے دیا ہے جواب ان کو اللہ نے غرض اک بجلی کو بر کوہ طور ہمارا ہمیں کرا ہے ترسہ کیا فشتے بھی لے نور کی مشعلیں مقبہ ملک جو ہیں جبریل سے اسی طرح منزل ہر اک طے ہری جب اس سے بھی چاہے کہ آگے بڑھے</p>	<p>۲۔ معجزہ معراج شریف نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا جو جنت سے بھیجا ہے پروردگار جہنم کے دیکھے ہیں درگاہ خدا کے تین دیکھے از جہنم تر تو تھا فرش خاص آگاہ گرم تر یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا نشان ہے ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے جو چمکایا از عالم قدس نور ملاقات کے واسطے خود خدا مبارک سواری کے آگے چلے سرفیل ہے اور سیکائیل سے یہ ناسوت کی اور ملکوت کی قدم عالم نور میں تارکھیں</p>

<p>نہ ہمراہی حضرت کی کوئی کرکھا اگر کبیر مونسے بر تر پر م ملاقات اس چشم سے ہوی خطاب ایسا درگہ سے آنے لگا خطاب ایسے آنے لگے وہ دم یہاں اُذنِ مبتی کی آواز ہے کہاں موسیٰ اور یہ مداح کہاں بہ تفصیل احوال معراج کے</p>	<p>مقرب فرشتوں کو یا را نہ تھا فروغ تجلی بسوز و پر م اٹھا پردہ از روی ستر خفی کہ لے میرے محبوب نزدیک آ تو حضرت بڑھاتے تھے اکا ک قدم ذنی اور تذنی کا ہی راز ہے شہ انبیا کے معارج کہاں بہار نبوت میں سب لکھ چکے</p>	<p>نہ روح الامیں سا فرشتہ جلیل چلے واں جب حق کے ہی النین پر کہ حضرت ادب گہ میں جا کر کھڑے لے محبوب میرے میرے حبیب چلے چھوڑ کثرت شیونات کی نہیں سیر اور وصل میں فصل ہے مر والد و ماجد و قبلہ گاہ اسی واسطے میں نے کی اختیار معظم ہے یہ معجزہ تیسرا نہ کوئی ہمیں سے واقع ہوا روایت یہ کی ہے کہ کفار نے اشاد پس انگلی سے کی آپ نے تھا ٹکڑا اگر اسکے نیچے عیاں روایت ہے یہ سند معتبر</p>	<p>بلائے تو حضرت کہا جبریل تو پہنچے ہیں آ عالم قدس میں معبر ہے جا قاف میں سے ابھی آئیے پاس میرے قریب علی منزل احدیت ذات کی نہ وعد میں کثرت کو کچھ دخل ہے جو ہیں مولوی عبد جی دیں پنا یہاں ذکر معراج میں اختصار کہ حضرت سے شوق القمر جو ہوا نہ کوئی نبی ایسا ظاہر ہوا کیا معجزہ یہ طلب شاہ سی وہیں چاند کے ٹکڑے دو ٹکڑے پہاڑاں دو ٹکڑوں کے تھا دریا کتبے حدیثوں کے لے باخبر</p>
<p>۳۔ معجزہ شوق القمر</p>			
<p>تصرف ہے حضرت کے اعجاز کا صحابہ سے حضرت کے جمع کثیر رسالت کے دعویٰ میں گستاہو سواک کڑا لوگوں کو یا نظر کیا حکم حضرت نے لے حافرو روایت تو اتر کو پہنچی ہے یہ صحیح دوسری کتاب میں طلب پہاڑ شک کو گنجائش میں نہیں جو زندق ہیں بعض اور محدین کہ کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کوئی کہا یعنی لوگوں کو وہ بجیا اگر ہو جادو ہواک جاہی مسافر جو تب دور سے آئے تھے بھی اس وقت راجہ جو تھا بھوج کا</p>	<p>کہ جو عالم علوی اوپر چلا سنوتا بعین سے بھی جم غفیر تو دو ٹکڑے اس چاند کو سمجھو ہے مکے میں کوہ چرا کے اُپر گواہ اس نشانی یہ تم سب ہو گواہ نصیر اس کو رکھتی ہو یہ صحیح طریق سے مروی ہے جب بعض اہل بدعت نہ لاؤ بقیں نہیں لائے ہیں یہ بھی سپر بقیں بل از چشم خود دیکھے کفار بھی میں تمہا ہے یہ جادو کیا نہ سار جہاں پر چلے گا کبھی کچھ دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند کے نظر کر کے حیرت ہے کرنے لگا</p>	<p>بھی متقدین اور مست اخیس وہ کرتے ہیں کفار کی پیروی ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ ابوہل تھا جو سسر اشتیا جواب اس کو بھنے دے یوں پکا ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ بہت نجومی بھی دیکھے ہیں تب بھی اور اور ملکوں میں یہ واقعہ</p>	<p>ہوئے متفق اس پہ سب اہل دین جو کفار گمراہ ہیں فلسفی نہ پوشیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا اسے دیکھ کر ہذا سحر کہا کہ لے کافر لے جیانا بکار علامہ عالم یہ ظاہر ہوا بھی اپنے کتابوں میں لکھے ہیں سب نظر آیا سب لوگ کو بر ملا</p>
<p>اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالْأَشْقُ الْقَرَارُ</p>			

کسی شہر کے لوگ کو ہاں اگر سوا اسکے حضرت یہ معجزہ	۴۔ معجزہ۔ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع ہوا	نہ یہ واقعہ آیا ہو گا نظر یقیناً کہ ہی کھٹہ میں واقع کیا	تو شاید کہ یہ خواب غفلت میں تھے نہ لازم ہے اس ایک کھٹہ میں ہی	و یا ابر تھا دیکھے نہ اس لئے نظر کر لیں عالم جہاں کے بھی
کہ سوچ جو ڈوبا تھا زریں خدا وحی نازل کیا شاہ پر	کے حکم حضرت پھر آیا وہیں علی کے تھا تب گو دین شہ کا سر	ہے مروی زرا سماء بنت عیس سو لیٹے تھے روئے وہ عالیجناب	کہ خیر کے غرض کو وقت آئیں بہا تک کہ غائب ہوا آفتاب	ہوا حکم حضرت سے رو آفتاب
نماز عصر کی نہ پڑھے تھے علیؑ کہے اس سے تب سید المرسلین	کیا وقت تو پھر قضا ہو چکی نماز عصر کی تم پڑھے یا نہیں	گئی خود سے جب حالت بے خودی علی بولے نہ یا رسول خدا	ہیں دیکھے کہ بیٹھے ہیں پونہی علیؑ کہ تھا گو دین میں سر آسپ کا	ہوا حکم حضرت سے رو آفتاب
کہے حضرت اکبر یہ بندہ ترا الہی پھر ادیکھے آفتاب	نماز عصر کی نہ ادا کر سکا علی تاکہ پڑھ لے نماز شب تاب	کہ مشغول تھیری طاہرین تھا بھی اسما پس میں نے دیکھی ہوں تب	کہ تیرے نبی کی اطاعت میں تھا کیا ہے طلوع مہر بعد غروب	یہ کیا نشان تھی حضرت کے عجازی کی

۵۔ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں

بڑا یہ بھی مشہور ہے معجزہ بہت راویوں نے روایت کی	جو حضرت سے ظاہر ہوا بار بار تو اثر کو پہنچی ہے وہ معنوی	طریق اس روایت کے ہیں بیشتر کہ پانی کی نہریں کو ہیں واس	ہیں بس مستند معتبر مشہر مبارک جو حضرت کی تھیں گھاس
نہ اعجاز ایسا دکھایا کوئی میں دیکھا کہ اک وقت پانی نہ تھا	جو گزے ہیں آگے رسول نبی بھی وقت نماز دگر ہو چکا	صحیحین میں یہ حدیث آئی ہے اگر چیکہ لوگوں نے کی جستجو	انس نے روایت یہ سنوائی ہے نہ پایا ہے پانی کہ کر لیں وضو
مگر خاص حضرت کے ہی واسطے انس بولتا ہے کہ بے ارتباب	ملا تھوڑا پانی وضو کے لئے نگا جوش کر نیکو اس قدر آب	لے پانی کی بدنی شہ کا نشت کہ گویا وہ اک چشمہ پانی کا تھا	رکھے ہیں تباہیں بس پناہ جو انگشت سے حضرت کے جاری ہوا

۶۔ معجزہ۔ ایضاً

حدیث ایک صحیحین میں آئی ہے تھا ایک بدنی پانی جو حضرت پر آ	روایت یہ جابر نے سنوائی ہے نگے شاہ کے آنے لوگ اس پاس	کہ روزِ حدیث یہ ہم لوگ سب کہے شاہ ای لوگو کیوں آئے ہو	ہوئے تشنگی سے ہیں بیتا جب تمہارا ہی کیا حال سنو ایو
کہے سب اک قطرہ پانی نہیں رکھے تھا بدنی میں پناہ	خو کر لے پینے کو لے شاہ دیں لگا مارے جوش پانی تبھی	نہیں ہے سوا اس قدر آب کے کہے چشمہ پانی کا جسطح جوش	جو اک بدنی نزدیک ہے آپ کے کہے لوگ اس سے وضو اور نوش
سوال یہ کیا کوئی جابر جواب کہیو کہ کتنے تھے ہم لوگ سب	کہا لاکھ بھی ہوتے ہم لوگ اگر بہوں بس آتا تھا وہ آب تر	بہوں کی بس آتا تھا وہ آب تر بہوں کی بس آتا تھا وہ آب تر	بہوں کی بس آتا تھا وہ آب تر بہوں کی بس آتا تھا وہ آب تر

<p>۷۔ معجزہ</p> <p>روایت یہ جابر سے مسلم نے کی انس سے روایت ہی یہ جانئے یہاں تک کہ مردم پیاسے ہوئے کی حضرت سبب عرض ابو بکر نے ابھی ہاتھ حضرت کے اوپر ہی تھے</p>	<p>جو سیراب اس آب سے ہو چکے ہو اظاہر اعجاز ایسا ہی ایک یہ جنگ تبوک از رسول خدا کہ لشکر میں تبنگی پانی کی تھی پیا کرتے تادفع ہوتنگی اٹھائے ہیں درگاہ حق میں بھی بھی شکر اور بارس بھونکے بھر چچا کے تھے ہمراہ شہ سرفراز مبارک قدم مارے تب برزیں کہ جو معتبر راویاں لائے ہیں ہی کوثر بھی تو آپ کے ہاتھ میں پلاویں انہیں پانی خیر الانام شفاعت کا واں چشمہ ظاہر کری جو جنت میں ہتی ہیں نہریں جا</p>	<p>مگر باز وہ سو ہی اسوقت تھے بھی جنگ بواط اندازی بازیک ہو اظاہر ایسا ہی اک معجزہ یہ فاروق نے یوں وایت ہو کی چوڑائے پوٹھونکا پانی سبھی مبارک دو ہاتھوں کو اپنے نئی کہ سیراب سب اہل شکر ہوئے روایت کے در موضع ذی الحجاز پس پاؤں پر اتر کر وہیں روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں عجب کیا کہ یاں چٹھے جاری ہیں ہو جن گرمی حشر سے تشنہ کام یہاں چشمہ رحمت کا جاری کئے</p>	<p>۸۔ معجزہ</p> <p>لکے کہنے بوطالب اس شاہ سے توبانی کا قوارہ اڑنے لگا تعالیٰ اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے قیامت میں سب اولیں آخریں وہ اک حوض کوثر یہ کیا انحصار کئے انگلیوں سے جو نہریں واں سوئے نئی کلی ہی انگلیوں سے چار</p>	<p>۹۔ معجزہ</p> <p>وہ معجزے جو کھانے میں کثرت و برکت ہوئی</p>
<p>نہی نے سوؤں کھلانے لگا نظر کی تو لوگوں پہر کستیں ہی کھائیگی کچھ چیز تو جلد لا کیا فوج بکری کے بچے کو میں کھم ایک بزغالہ کا اے نبی سب آؤ کہ دعوت جابر کے گھر میں کھ چھوڑا اسطرح اپنے یہاں لجا کر رکھا شہ کے میں روبرو</p>	<p>وہ کھانے جو تھا خوراک ایک کہ میں جنگ خندق کے ایام میں میں تپانی عورت پوچھا ہوں جا وہ تیار کی ہیں کر اسکے تئیں کہ اک صاع جو گھر میں حاضر جوتھی کہے صحابہ کو خیر البشر آمارو نہ دیگا اور پکاؤ نہ نان خمیر اور بھی گوشت کی دیگا کو</p>	<p>جو کھانے میں ہمیز زیادت ہوئی بخاری و مسلم میں آئی ہو جو بہت بھوکے ظاہر آثار تھے پہ تھوڑی سی جوتھی لے آئی وہیں کیا عرض جانزد خیر البشر تناول مع چند تن کیجئے میں آئے تک تم کرو انتظار لے آئے صحابہ کو ساتھ ایک ہزار</p>	<p>ہے از جملہ معجزات نبی روایت ہی جابر سے ای نیکو بھی رو مبارک پہ اس شاہ کے وہ دیکھی تو کچھ چیز حاضر نہیں سویں گوشت کو دیگ میں ڈال کر یہ حاضر ہے لطف شر لے آئے کئے حکم پر مجھ کو شاہ خیار سو شیر لے آئے ہیں شاہ خیار</p>	<p>۱۰۔ معجزہ</p>

<p>مبارک صاب میں کچھ ڈال کے پس ایسا ہی تیار ہم نے کیا ہوئی روٹیاں اس سے اتنی تیار</p>	<p>ان کی برکت کے خاطر دعا شاہ نے اکہ جس طرح فرمانے شاہ ہدا اکہ سیرتی کھائے ہر لوگ یکہزار</p>	<p>کئے حکم دیکھے نہ کوئی دیک میں پکاتے رہے روٹیاں پے پے ابھی دیک میں گوشت باقی رہا</p>	<p>کریں نان تیار دو عورتیں نہ آئے میں ہرگز کمی آتی ہے اور آٹا بھی باقی رہا نان کا</p>
<p>تھا لوگوں پہ صند بڑا بھوک کا جو کچھ توشہ باقی ہے لوگوں کے پاس ہو حکم صادر سبھی لوگ کو کوئی مٹھی رالالے آیا وہاں کی حضرت نے برکت کے خاطر دعا سبھی اہل شکر تناول کئے کہ حاضر تھے اس وقت جو غازیان نہیں کوئی معبود حق کے سوا</p>	<p>۱۰۔ معجزہ ایضا اکہ الجوع کا ہر جا آواز تھا دعا کیجئے منگو اکے اے شاہِ ناس اکہ جو کچھ ہے تم پاس لے آئیں کسی نے لے آیا ہے اک ٹکڑا نان ظہور اس میں برکت کا اتنا ہوا فراغت سیری سے سب کھا چکے سو تب جملہ ستر ہزار لے میاں تبھی تحقیق ہوئیں رسول خدا</p>	<p>روایت ہوئی بوہریرہ نے ایک عمر نے کی عرض لے رسول خدا کہ تا میں برکت کا ہو نزول پس اک سفر عام چڑا گیا بس اس قدر تین ہی چیز تھیں کہ شکر میں باسن تھے جتنے تمام ابھی اس سے کچھ توشہ باقی رہا نظر کر کے حضرت نے یہ معجزہ کئے اس میں برکت اس گواہی ہو</p>	<p>۱۱۔ معجزہ ایضا کہا میں نے کیا ہی کچھ تیری پاس میں وہ توشہ واں لاکے حاضر کیا کہ بولے بلا لائے لوگ کو کئے حکم پھر میرے تین بعد ازان پہ غالی نہ کر تو کسی وقت اسے اسی طرح سے گزرے ہیں سالہا خلافت کئے حضرت عثمان بھی کھجور اس سے کتنے وقت لیکے میں وقت کہتے ہیں ماٹھی صاع کو روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں</p>
<p>۱۱۔ معجزہ ایضا کہا میں نے کیا ہی کچھ تیری پاس میں وہ توشہ واں لاکے حاضر کیا کہ بولے بلا لائے لوگ کو کئے حکم پھر میرے تین بعد ازان پہ غالی نہ کر تو کسی وقت اسے اسی طرح سے گزرے ہیں سالہا خلافت کئے حضرت عثمان بھی کھجور اس سے کتنے وقت لیکے میں وقت کہتے ہیں ماٹھی صاع کو روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں</p>	<p>۱۱۔ معجزہ ایضا کہا میں نے کیا ہی کچھ تیری پاس میں وہ توشہ واں لاکے حاضر کیا کہ بولے بلا لائے لوگ کو کئے حکم پھر میرے تین بعد ازان پہ غالی نہ کر تو کسی وقت اسے اسی طرح سے گزرے ہیں سالہا خلافت کئے حضرت عثمان بھی کھجور اس سے کتنے وقت لیکے میں وقت کہتے ہیں ماٹھی صاع کو روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں</p>	<p>۱۱۔ معجزہ ایضا کہا میں نے کیا ہی کچھ تیری پاس میں وہ توشہ واں لاکے حاضر کیا کہ بولے بلا لائے لوگ کو کئے حکم پھر میرے تین بعد ازان پہ غالی نہ کر تو کسی وقت اسے اسی طرح سے گزرے ہیں سالہا خلافت کئے حضرت عثمان بھی کھجور اس سے کتنے وقت لیکے میں وقت کہتے ہیں ماٹھی صاع کو روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں</p>	<p>۱۱۔ معجزہ ایضا کہا میں نے کیا ہی کچھ تیری پاس میں وہ توشہ واں لاکے حاضر کیا کہ بولے بلا لائے لوگ کو کئے حکم پھر میرے تین بعد ازان پہ غالی نہ کر تو کسی وقت اسے اسی طرح سے گزرے ہیں سالہا خلافت کئے حضرت عثمان بھی کھجور اس سے کتنے وقت لیکے میں وقت کہتے ہیں ماٹھی صاع کو روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں</p>

تو کھانچی قلت میں کثرت ہوئی خدا کیجئے ایسے یاں صد ہزار جہاں کیا ملک اور سب انہوں جا	تعالیٰ اللہ کیسا ہے یہ معجزہ سریل کے ہی لئے تھا وہ نول ہیں اس خواہی کے ہی عتی مہا	ہمارے جو حضرت سوطا ہر ہوا تھی اس خواہی مہاں ری جہا
---	---	---

وہ معجزے جو حیوانات حضرت سے کلام کئے - ۱۲ معجزہ

بھی از حلقہ معجزات نبیؐ مطیع و مستخر ہو جوں آدمی اسی طرح حیوان بھی لا کلام عشا کی نہ پڑھ کر نماز لے نبیؐ پس اس قوم کو شاہ بلو لے ہیں کہ دنیا کے کاموں و زمین ہیں تم آخر یقین نوع انسان ہو رکھے بے نمازی و نفست ہو کیا عجلت میں سنگ شجر بھی تمام جو انسان ہو کر نہ طاعت کیا	سنا چاہئے ہے یہ اعجاز بھی بہ امر شریعت و دین نبیؐ اٹھ کر میں شہ کی اور لا کلام فلاں گ سوتے ہیں ہر شب بھی اور اس خواہ سے منع فرما ہیں نہ کھو و تم اشہ کی طاعتیں نہ حیوان سے بھی گد رجا یو بھی کرتا ہے اسکی مذمت ہو کیا کئے ہیں دے تود و قیام ویا کا ملی سے قصا کر دیا	کریں چار پائی نبیؐ سے کلام سعاد کا قرعہ پڑھے جس کے نام چنانچہ روایت ہو اک و نلے مجھے خوف اس بات کا ہی یقین یہاں لیچو عبرت لے مومنو عبادت اگر چھوٹے اک وقت کی کہ ترک عبادت سے اللہ کے نہ اسقدر انسان کو گراں ہو رکوع عبادت میں شام و سہر تو کیا کہئے اس کو خدا کی پناہ نسائی ان سے روایت کیا نبیؐ اسکے حق میں سفارش کئے ہمارا جی ایک ونٹ ہو لے نبیؐ گئے باغ کو ان کے خیر الوری پس سرفت ہی اونٹ وہ آخیر انس ہے ہو مروی کہ حضرت نبیؐ	رہیں زیر و زبان خیر الانام ہو جو طرح منقاد خیر الانام شکایت کی حضرت کے پاس آج کے کہ انہر عذاب دے حق سے کہیں نماز و نکی اپنے حفاظت کرو عذاب و نکی آفت تمہیں آئیگی وہ حیوان ڈرتا ہے کیا دیکھئے وہ انسان نہیں بلکہ انسان ہو جھکائے ہیں سر اپنے سب نور عبادت کی توفیق دیوے اللہ چند انصاریوں پاس اک ونٹ تھا ویا چھوٹے ہیں آپ ہی مول لے ہے کرتا ہمارے سوا ب کشتی وہ اونٹ آ کے حضرت کو سجد کیا لگا کام کرنے ہو فرماں پذیر جناب ابو بکر و فاضل و قوی بھی
---	---	--	--

۱۳۔ معجزہ ایضاً

وہ چاہے ہیں حبیب کئے لئے ہو دسری روایت کہ انصاریا نہ پانی وغیرہ کا بوجھا اٹھا پکڑ بال کو اسکی پیشانی کے	شکایت کیا انکی آشاہ سے شکایت کئے نزد شاہ جہا زارعت ہماری کہیں سوکھ جا کئے کام کا حکم حضرت لے
--	---

۱۴۔ معجزہ ایضاً

گئے باغ کو تھا جو انصاری کا روایت ہو اک بوہرہ کیا کہا اسکے تین بھیر یا لے فلاں	تھا اک بکرا و اشہ کو سجدہ کیا کہ اکبار یہ واقعہ رو دیا خدا سے ڈرا خوف کراں زماں
--	---

۱۵۔ معجزہ ایضاً

لیا داب بکری کو اک بھیر یا دیار زرق رزاق نے جو مجھے	تو بکری کو راعی چھڑانے لگا نہ تو اس کو مجھ سے چھڑا لیجئے
--	---

<p>عجب کر کے راعی کہا اس مقام کہ پیغمبر حق کو تو چھوڑ کے کوئی حق کے پاس سے بڑبڑ نہیں ملک حور و جنت کے غلام کام وہ پیغمبر کے ترے درمیاں ہوش کرمین داخل جا آئے کہا بھیڑیا میں چرانا ہوں اذان کا ہوا حکم بولے اذان جو کچھ قصہ گذرا تھا بولا بھی یہ دیکھا سو راعی بہت خوش ہوا شہادت رسالت پر شہ کی دیا بھی ابن عساکر روایت کیا کہا یا نبی ہونیں بن شہاب کسی نے خدا کے پیغمبر سوا پیغمبر بھی لے سلیس لیں میں تھا اسکے آگے بیٹھی کپڑ مجھے بھوکا رکھ چھوڑا پس یہود پھر اس شاہ کے پاس پہن لگا کبھی اس کو فرماتے خیر الورا وہ شخص آتا کرتا اشارہ اُسے وہاں اس شہنشاہ کا جب ہوا کسی آدمی کو نہ ہوا اس قدر نہ یعفور سا جبہ حیوان ہے</p>	<p>کرے بھیڑیا آدمی سا کلام کھڑا ہے یہ بکری کے ہوا وسط کوئی ایسا معظّم پیغمبر نہیں کریں انتظار انکابیں صبح و شام نہیں کوئی حامل ہے چیز خداں کہ ایمان و اسلام لے آئے تو آئے ملک میں حفاظت کرو فراموشی لوگ مہاسن ماں یہ بوی تھا وہ لایا ایماں بھی پھر بکری یک بھیڑیے کو دیا تھا حیدان کیا بات انسان ہوا کے فتح خیبر جو خیبر لورا یزید اسم میرا لے عالیجناب نہیں بیٹھ پرانے ہرگز چڑھا سو آپ کے اب تو کوئی نہیں ہوا شوق جب پنا لے خیر ناس میں پس اپنی خدمت میں لایا ہوں ہمیشہ سواری میں حضرت کی تھا فلاں شخص کو جا بلالے کے آ کہ فرمائے ہیں یا حضرت مجھ تو یعفور غم سے تڑپنے لگا یہ عشق و محبت نبی سے اگر نہ حیوان کی بھی لے شان ہے</p>	<p>کہا بھیڑیا یہ عجب کچھ نہیں نہ مبعوث حق کی طرف سے ہوا اکھلے اس جنت کے اوابیں کہ راہ خدا میں دے اپنا جان مگر تب چھوڑا سا اس کو وہ کا کہا راعی جاؤں بھی یاں میں مدینہ طیف راعی پھر چل دیا کے حکم راعی کو خیر البشر ہے جنگل طرف جا کے کیا دیکھتا بجدا اللہ کیسا ہے یہ معجزہ</p>	<p>زیادہ عجب اس سے یہ ہیقتیں کوئی ایسا رسول و نبی دوسرا بھی اہل بہشت اسکے مہابیں خراماں چلے سوئے باغ جناں تو بس سکی خدمت میں اب جلد جا چرا تار ہا کون بگردل کے تئیں کہا جا کے حضرت سب جا ہوا جو دیکھا سنا ہے سب تہا کر کہ وہ بھیڑیا ہے چرا تار کھرا چرا یا جو بگردل کو ہے بھیڑیا</p>
<p>۱۶۔ معجزہ</p> <p>تو نام اس کا پوچھے شہ کائنات ہوئے نسل سے میرے واداکے ہی سو اسیر کوئی اور باقی نہیں میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار سواری میں اسکی لنگڑنے لگا تو نام تعفور رکھے ہیں ہم لکھے کیا کہے کیا کہہ کر قدر تھا وہاں جا کے سر سے ہی درٹھوکتا یہ اعجاز حضرت کا تھا لاکلام گر آپ کو باؤڑی میں سوا کہ حیوان سے بدتر انسان ہے نہ حیوان کی بھی آہیں بوباسی</p>	<p>کیا خچر یک آکے حضرت سوتا کہا ساٹھ خچر تھلائے نبی میرے جد کے اولاد سے اب کہیں میں امیر کہتا تھا اور انتظار میں عذاب ہی کام کرنے لگا کہ شہاب رہ تو بے دروغم اثر اس ج حضرت کے اعجاز کا تو ہوتے ہی حکم شہ انبیا سمجھتا غرض ایسا شہ کا کلام جدائی نہ حضرت کی جب سکا وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے وہ انسان نہیں بلکہ انسان ہے</p>	<p>۱۶۔ معجزہ</p> <p>تو نام اس کا پوچھے شہ کائنات ہوئے نسل سے میرے واداکے ہی سو اسیر کوئی اور باقی نہیں میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار سواری میں اسکی لنگڑنے لگا تو نام تعفور رکھے ہیں ہم لکھے کیا کہے کیا کہہ کر قدر تھا وہاں جا کے سر سے ہی درٹھوکتا یہ اعجاز حضرت کا تھا لاکلام گر آپ کو باؤڑی میں سوا کہ حیوان سے بدتر انسان ہے نہ حیوان کی بھی آہیں بوباسی</p>	<p>۱۶۔ معجزہ</p> <p>تو نام اس کا پوچھے شہ کائنات ہوئے نسل سے میرے واداکے ہی سو اسیر کوئی اور باقی نہیں میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار سواری میں اسکی لنگڑنے لگا تو نام تعفور رکھے ہیں ہم لکھے کیا کہے کیا کہہ کر قدر تھا وہاں جا کے سر سے ہی درٹھوکتا یہ اعجاز حضرت کا تھا لاکلام گر آپ کو باؤڑی میں سوا کہ حیوان سے بدتر انسان ہے نہ حیوان کی بھی آہیں بوباسی</p>

الہی بہ عشق شہ انبیا	ہمارے دل و جاں کو کبھی فدا	روایت بہت ایسے کے ثبات	کہ حیوان حضرت کے لئے تمہاری
۱۷۔ معجزہ ایضاً		بھی حیوان پر شاہ کے معجزے	ہزاروں ہزاروں حوالہ ہوئے
وہ ہرنی کا قصہ بھی منقول ہے نعل آئی یک ہرنی حضرت کے پاں بہت معجزے ایسے ظاہر ہوئے	جو مشہور ہے اور مقبول ہے پوچھیں وہ اسکا خود فیضان وہ ختم الرسل سید الناس تھے	روایت ہے لشکر میں ایک درہی ہوا اس سے سیراب لشکر تمام عجب کیا کہ حیوان باتیں کریں	کہ لوگوں میں از بسکہ تمہی تشنگی تھے سب تین سو شخص وہ نیک نام نبات انکی تسخیر میں جب ہیں
وہ معجزے جو جمادونبات یعنی سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی۔ ۱۸۔ معجزہ			
روایت کی اس طرح سے ترمذی سو حضرت کو وہ کہتے ہیں نے سنا بہت روایات یہاں آئے ہیں	علیؑ نے کہا ہے کہ میں اور نبی سلام علیک اے رسول خدا کہ جھاڑوں کی وہ شاہ بولنے ہیں	ہو بیروں کو چلے ایک وقت اور یہ وحی کی ابتدا میں ہی تھا نہیں چپے اور جڑوں کو اکھاڑ	جو ملتا ہیں وہ میں سنگ و درخت وہاں دو سر وقت میں بھی ہوا رسول خدا پاس آتے تھے بھاڑ
سلام اور گوہی رسالت پہ روایت بریدہ سے کی اسلمی اس اعرابی کو بولے حضرت رسول اکھڑا زمین سے جڑوں کیتیں کیا عرض اعرابی اس شاہ سے لگا کہنے اعرابی حیران ہو اجازت نہ پایا کہ بجدہ کروں ہوایاں سے معلوم اک مسئلہ	چلا جاتے گر حکم حضرت کے بھی ارباب تحقیق نے نقل کی فلا بھاڑ کے پاس لگے جاکے بول چلا کھینچتا چسپ تار یا نہیں چلا جا پھر اس کو فرما یے ہو گر حکم بجدہ کروں آپ کو مگر ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دل کہ جائز قدموں کرنا ہوا	نکل آیا اعرابی اک با ادب رسول خدا نے بلایا تجھے اکھڑا شہ کی خدمت میں جا اور کہا کہ حکم حضرت چلا وہ گیا اجازت نہ بجدہ کی حضرت نے دی اجازت بس اتنی تو بھی دیجئے بزرگوں کے پاس ہاتھ اور پاؤں کی پھر ابن عمرؓ یوں روایت کیا	کیا شاہ سے معجزہ اک طلب یہ سنتے ہی حکم نبی بھاڑ نے سلام علیک اے رسول خدا جڑاں دہن گئیں اور برابر کھڑا کیا عرض اعرابی پھر اے نبی پس اس امر کی شہ اجازت دے ہے لا باس گر بوسہ دیوں کہ جو سفر میں میں اک تیرا حضرت کے تھا پس اس جھاڑ کے تیں بکا ہن شاہ محمد ہیں بے شک رسول خدا جو جھاڑوں کی وہ شاہ بولنے ہیں کہے ہاتھ میں سنگ پرے کلام حجر پر ہوا کرتا نقش قدم
۲۰۔ معجزہ		۱۹۔ معجزہ ایضاً	
پس اعرابی شہ پاس آیا ہے ایک وہیں چلے بادہ زمیں چسکے گوہی سے فارغ ہوا جب شجر عجب کیا نباتات باتیں کریں لگا سنگ کو ہاتھ جب شاہ کا	گوہی رسالت پہ چاہا ہے ایک گوہی طلب اس سے کی شاہ نے چلا اس طرح اپنی پھر جانے پر مسخر ہیں شاہ کے حکم میں ہو سخت پتھر ہی موم سا	کچھ اس کو یہ جھاڑ ہوگا گواہ سو وہ تین بار یہ گوہی دیا بہت معجزے ایسے ہی آئے ہیں کیا شہ سے پتھر کلام و سلام نہ بالو پہ ہوتا تھا نقش قدم	گوہی رسالت پہ چاہا ہے ایک گوہی طلب اس سے کی شاہ نے چلا اس طرح اپنی پھر جانے پر مسخر ہیں شاہ کے حکم میں ہو سخت پتھر ہی موم سا

وہ معجزے جو جمادات یعنی پتھر کتک وغیرہ نے حضرت کے معجزے سے کلام کیا۔ ۲۱۔ معجزہ

تھی مکے میں کج براق الحج دلائل میں اپنے کہہ بیعتی اُڑا ان پہ چادر دعا حق سے کی بہ درگاہ خدایا اقصیٰ دسما	لگا ایک دیوار میں تھا حجر روایت بھی یوں ابن ماجہ کی الہی یہ ہیں اہل بیت نبی دعا جبت کرتے تھے خیر الورا	گزرتے تھے جب سے خیر الورا کہ عباس اور انکے لڑکوں کو سب چھپایا انہیں میں نے چادر جو تو دیوار و دروازہ دہلیز سے عقیل ابن بوطالب شہ کے تہا	وہ کہتا سلام ای رسول خدا کیا جمع کجا پہ حضرت نے تب چھپا تو بھی بس انکو دوزخ سے یوں ہے آواز آئین کے کہنے لگے سفر میں تھا ایک بار و نکایات ہے حکم نبی پانی کچھ دیکھئے
---	---	---	--

۲۲۔ معجزہ

ہوئی غالب اسکے تین نشنگی کہا کہ جاعرض کراز رسول یہا تک میں رویا ز خوف خدا اس آیت کے معنی یہ ہیں جانئے کہ انسان پتھر بھی اس آگ سے ہوا ثابت اکثر روایات سے پہاڑ ایک مکہ میں جو ہے شہر کمال خوشی سے وہ ہلنے لگے نہیں سے اور مگر یک نبی انہ نے کہا ایسا ہی واقعہ کہا بوہریرہ کہ کوہ حسرا روایت ابو ذر نے اس طرح کی اکیلے ہی بیٹھے تھے خیر الورا لئے ہاتھ میں سنگ و زہ نبی شہد کی ہو مکھی کی آواز جو لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے وئے دست عثمان میں پھر انکو جب	پہاڑ اور پاک اسکو بھیجے نبی اس آیت کا جب سے ہوا ہونزل کہ نہیں ہیں چشمہ ظاہر ہوا کہ لوگوں کو فرمایا اللہ نے قیامت کے دن کڑیاں ہو دیئے کہ حضرت پہاڑوں سے باتیں کئے گئے اس پر حضرت بشیر و نذیر ہوا اس کو تب ولولہ شوق کا شہید ادا اور ایک صدیق بھی ہے کہ وہ احد سے بھی ظاہر ہوا بھی حرکت کیا اور ساکن ہوا کیا نقل جکے تین بیعتی نہ کوئی شخص نزدیک حضرت کے تھا عد میں تھے وہ نو دیاسات ہی تھی ان سنگریزوں کی آوازیوں کو کنکر وہ خاموش ہی رہ گئے وہ تسبیح کرنے لگے واں بھی تب	اباک قطرہ بھی مجھ میں باقی نہیں اس آیت سے لے لوگو ڈرتے رہو ازاں جلع عثمان نے نعل کی تھے ہمارے صدیق و فاروق بھی قدم اپنا مارا اس پر حبیب اللہ شہر یہ سنگر ٹھہری گیا وہ جبل کہا تین میں وں پانی آکشاویں بچاؤ تم اس آگ سے آپ کو
---	--	---

۲۳۔ معجزہ

لکھا ہی بخاری نے اور ترمذی تھے ساتھ آپ کے اور عثمان غنی کہے لے جبل کچھ تو حرکت نہ کر نہیں کچھ بھی حرکت کیا سر کبل	ازاں جلع عثمان نے نعل کی تھے ہمارے صدیق و فاروق بھی قدم اپنا مارا اس پر حبیب اللہ شہر یہ سنگر ٹھہری گیا وہ جبل
--	---

۲۴۔ معجزہ

۲۵۔ معجزہ

مقرر تھا وہ وقت دوپہر کا عمر آئے بعد آئے عثمان بھی جا لگے کرنے تسبیح کنکر سبھی وہاں بھی وہ تسبیح کرنے لگے کئے واں بھی تسبیح کنکر سبھی تو خاموش کنکر وہ سب ہو گئے	کہ کیا میں پاس شہ کے گیا سوالیہ میں صدیق آئے وہاں نبی انکے تین ہاتھ میں لیتے ہی وئے ہاتھ میں ان کو صدیق کے عمر کے وئے ہاتھ میں پھر نبی لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے
---	---

<p>۲۶۔ مجزہ ایضاً</p> <p>یہ آیت مبارک زبان سے پڑھے بھی فرمائے کہتا ہے رب تدبیر یہ سنتے ہی متبر وہ ہلنے لگا</p>	<p>روایت کیا ہے یہ ابن عمر کہ منبر پر اک روز خیر البشر وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ أَنَا الْبَشَرُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ</p>
<p>۲۷۔ مجزہ ایضاً</p> <p>بٹھائے تھے اطراف کعبہ کے پاس تھی اس وقت اک چوب حضرت کے پاس اشارہ وہ لکڑی سے کر کے ساتھ</p>	<p>کہ گرنے کا وہ ہم کو اندیشہ تھا بھی عباس سے یوں روایت کیا کئے تھے وہ مضبوط بھی شیش سے لگا گرنے ہر بت زین پر وہیں</p>
<p>۲۸۔ مجزہ ایضاً</p> <p>کہ یکبار ہم سب کی نیکی و صفات تناول کئے کہانا حضرت کیساتھ</p>	<p>روایت بخاری میں اک آئی ہے سنا ہم نے در دست شاہ انام کہ تبیج حق کر رہا ہے طعام کہ بیماری کے وقت حضرت ہو</p>
<p>۲۹۔ مجزہ ایضاً</p> <p>طبق ایک بھیجا ہے پروردگار اُٹھاتے اسے جب شہ کا اینات معیقب دیتا ہے یہ اطلاع یامکہ لوگوں سے یک شخص لے نیک کہے یعنی میں کون ہوں کفلاں دعا شاہ دین حق میں اس کے کئے</p>	<p>کہ تھے جہیں جنت کے انگور انار تو تبیج کرتا وہ حضرت کے ہاتھ کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع لے آیا ہے شہ پاس کچے کو ایک وہ بچہ اسی وقت کھولا زباں اسے بَارَكَ اللَّهُ فَيَكْ کہے</p>
<p>۳۱۔ مجزہ ایضاً</p> <p>جماعت صحابہ کی اک نقل کی بڑا مجزہ یہ بھی حضرت کا ہے کھڑے ہوئے خرمی کی اک پیڑ پر مبارک قدم سے جو حضرت کے دو دیا اونٹ جس طرح رویا کرے یہ عشق اس کا جب دیکھے خیر اورا</p>	<p>کہ خرمی کی اک پیڑ رونے لگی کہ در مسجد سرور انبیا بنا جبکہ منبر تو حضرت نبیؐ تو حضرتؐ اس طرح رونے لگی زین پر زینتی تھی روتی ہوئی زین چیرتی آئی وہ شہ کے پاس</p>
<p>۳۰۔ مجزہ ایضاً</p> <p>کہ حضرت وہاں رکھے تشریف لیا نبیؐ اس سے پوچھے کہ کہہ من انا کہ ہیں آپ حق کے مجدد رسولؐ جوانی تلک بات وہ نہ کیا بخاری و مسلم نے جو لائی ہے قدم سے نبیؐ کے جدا جب ہوئی نہ منبر کی جتنک ہوئی ہی بنا لگے پڑھنے خطبہ وہ منبر پر ہی جوں کہ ہاتھ روتا ہے کچھ بھی لگے رونے دیکھ اسکو اصحاب بھی لے گود میں اس کو پھر خیر ناں</p>	

کہے اس کی سمجھا کے شاہ جہاں توسر سبز ہو یگی اور بار دار بہشتی خدا کے ہیں جو دوستاں کہ جو خاص ہیں دوستان خدا وہ دنیا سے فانی نہ چاہی جب کئے نیچے منبر کے دفن اس لئے اکہ یک روضہ ہے از ریاض جنا اگر تحت منبر کریں دفن اسے مسیح جو مردے کو زندہ کیا قیامت تک روتی رہتی تھی وہ عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام عجب کیا کہ اندھے کو بینا کرے	کہ مت کر تو اس قدر شور و فغاں خدا تجھ پہ پیدا کرے برگ و بار ہوں محفوظ میسوی سے تیرے دل تناول کریں ہو جو میوہ مرا لگی کرنے دار بقا ہی طلب کہ فرمایا ہے اس طرح شاہ نے میرے منبر و قبر کے درمیاں تونی الوافی جنت میں ہی بوئے یہ اعجاز اس سے کہیں ہے بڑا بھی یونہی لرزتی تڑپتی تھی وہ چلے آدمی پر بہ وجہ تمام بھی بیمار کو فوراً اچھا کرے	تو جس باغ میں تھی اسی باغ میں ویا چاہتی ہے تو کہہ دیجئے وہ کرنے لگی عرض اس شاہ سے ہمیشہ میں جنت میں پاؤں بقا تو منبر کے نیچے رسول خدا مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي مَدْرُوسَةٌ يَمِينٌ رِياضُ الْجَنَّةِ تو مات منبر بھی اس شاہ کا عجب اور نادر ہے یہ واقعہ بھی فرمائے ہیں سید الانبیا چلے جبکہ اعجاز خیر البشر عجب کیا کہ مردہ بھی جی کر اٹھے بھی گونگے کو یک پل میں گویا کرے	تو گر چاہتی ہے تو ہم پیر دیں زین پنج جنت کے پیریں تجھے زین میں ہی جنت کے پیر مجھے نہ سوؤں پرانی نہ دیکھوں فنا کئے دفن اس کو بھلطف عطا ہوا بالیقین ایک جنت کی جا رسول خدا کا ہے کیا مجنہ نہ لے گو دیں اس کو میں چھڑتا جماد و نبات اور حیوان پر گو اہی بھی شہ کی سالت پہ بھی ہرے کو یک پل میں گویا کرے
--	--	---	--

بیماروں کو اچھے کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے معجزے - ۳۲ معجزہ

ایک عورت قبیلہ سوختم کے آئی کہو ہیں وہ پانی سے تب مضمضہ بڑا ہی اسی وقت عاتل ہوا روایت ہے جنگ احد درمیا نہیں لگے دیتا تھا حضرت کو تیر سو ایسے ہی یک تیر اس کو لگی یہ حالت نظر کی ہے جب شاہ نے پچایا ہے جب وہ نبی کو ترے قنادہ کی اس آنکھ کو نیک ات یہ حضرت کے ہی ہاتھ کا معجزہ	ہو نقل ایک لڑکے کو شہ پاشائی بھی اور دھڑکتا تھا اس دھڑکتے عقول جہاں پر ہی کامل ہوا جو آتی تھی تیریں بہ شاہ جہا بنایا پیر آپ کو وہ خبیر کہ جس سے یک آنکھ اکی ضائع ہوئی ہوئی نگین آنسو ہے آنکھ سے درست آنکھ اسکی تو ہی کیجئے مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہاتھ ید بیضا موسیٰ کا قرباں ہوا	وہ لڑکا تھا گونگانہ کرتا تھا بات پلائے وہی پانی اس کو ذرا قتادہ صحابی جو نزدیک تھا کہ جو تیر آتی طرفہ شاہ کے پس اس آنکھ کو ہاتھ میں لے وہیں کئے عرض حق سے لے بار خدا پس اس آنکھ کو یکے شاہ عرب زیادہ ہوئی روشنی آگے سے بھی کہ شہمہ ید اشر کا ہے ہاتھ میں	مٹ گئے ہیں پانی شہ کائنات وہ لڑکا بھی بات کرنے لگا جو تھا جاں فدا بر رسول خدا وہ لیتا وہی اپنے منہ پر سے اگیا نزد آں سید المرسلین قتادہ جو ہے نیک بنہ ترا رکھے حد حق چشم میں اسکے تب بہت خوش نما اور زیبا ہوئی نہ تخلیق کیوں از سر نو کریں
--	--	--	--

۳۳ - معجزہ

۳۴۔ معجزہ ایضاً		نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کوئی چیز کہ سوزن میں تگا گارونے لگا روایت بہت ایسے مشہور ہیں	سفید و سیاہ میں نہ کرتا تمیز اگر چیکہ اسی برس کا وہ تھا مطلوب کتابوں میں مذکور ہیں
وہ معجزے جو حضرت نے مردوں کو زندہ کیا۔ ۳۵۔ معجزہ ایضاً			
بلا یا طہ و دین اسلام کے کہو نگا کہ سچے ہیں پیغامبر پکار ہیں حضرت والہ کی کا نام تو گر جا ہے دنیا میں لاؤں ابھی خدا کی حضوری میں مطلوب ہے کہ جابر نے بکر کو یک دم کچ کر تناول کے وقت آنکو حقہ کئے رکھے اس پر دست مبارک تبت لگی بکری حضرت کے کرنے کلام کہ چوتھے رسالے میں مذکور ہے وہیں ہر دو وہ مرد زندہ ہوئے	کہ یکبار یک شخص کو شاہ نے تولا ونگا ایمان میں آپ پر بلا لے گیا وہ دکھایا مقام ہیں چھ لائے تب جناب نبی کہ دنیا سے بھی آخرت خوب ہے روایت کیا بو نعیم اے پسر سو آپ اور صحابہ تناول کئے کئے جمع پس اسکے ہڈی کو سب غلا وہ یہ اس پر ہوا آہام بھی اور ایک حقہ وہ مشہور ہے وہ عاجب کئے شاہ ان کے لئے	چنانچہ محدث بڑا بیہقی وہ بولا ہو دختر مری یک مری رسول خدا اس کو فرما تبت یہ سنئے ہی ہ لڑکی دی جواب وہ کی عرض لے سید المرسلین	دلائل میں اس طرح سے نقل کی مگر آپ اس کو زندہ کریں انہی کہا وہ مری ہے دکھا مجھ کو اب کہ کتبہ سعدیہ کی کتاب میں نیا آنے کو چہتی نہیں
۳۶۔ معجزہ ایضاً		بکا اٹھ کھنڈ لایا حضرت کے پاس لے لو کو قحط گوشت تم کھائیو پس وہ بکری لگئے ہی دست نبی	تناول کریں اسکو تاخیر ناس مگر ہڈی کو اسکے مت توڑیو اٹھی کان اپنے جھٹکتی ہوئی
۳۷۔ معجزہ ایضاً			
کہ جابر کے تین دھجک بند تھے لے سہا تہ آنکو کھا ہیں حضرت طعام احادیث میں یہ بھی مذکور ہے وہ ایسا حضرت پر تب لاکہیں محدث مگر جو ہیں متاخرین بوالاجساد تھا گو کہ آدم صنی کہ جرمی عقول و نفوس کا پسر یہاں بھی اگر روح بخشی کریں	ضیافت کے دن شہ کے دھرمو یہ اعجاز سب کچھ ہیں خاص عام بھی اہل سیرتج مشہور ہے ہو خیر الامم میں شرف پاکہیں ہیں ہنچائے صحت کو انکے تین بوالارواح تھے پر ہمار نبی ہیں اجزا انہیں دو کل کے کثیر بھی تقسیم ارواح جاری کریں		
۳۸۔ معجزہ ایضاً			
کئے زندہ ان کو رسول خدا ہیں اگلے محدث کئے گفتگو کہ حضرت جو مرد و بکوز زندہ کئے تھا اور آپکا نفس بھی نفس کل ہوئی ہو و ساطت ہو جب آپکی آنا القایم اللہ معطی کہا	کہ مانبا کے قبر کے پاس جا یہ قصہ کی صحت میں لے نیکو غرض معجزے ایسے ثابت ہوئے کہ حضرت کا تھا روح تو عقل کل یہ ملکوت تقسیم ارواح کی عجب کیا کہ قائم ہے نام آپکا		

لو مفہوم گر عام اس قول کا ہے لوح و قلم نفس کل عقل کل	ہو ہر وجہ سے اس کے معنی بجا جو ہے نفس اور روح شاہ رسل میجا جو مردے کو زندہ کیا	بھی جات و کوثر کے ہیں وہ یتیم کریں زندہ مردہ کو گر چاہتے انہیں سے ازل میں اجازت لیا	تَسْبِيحُ حَبِيبِكَ تَسْبِيحُ وَدَسْبِيحُ قَلَمُ لَوْحٍ بِرَأْسِ كَوْزَنْدَه رَكْعَةٍ
وہ معجزہ جو حضرت برکی دعائیں فوراً قبول ہوتی تھیں۔ ۳۹۔ معجزہ			
ہے از جملہ معجزات نبیؐ الٹ جاگے گوش سے فرشتے تک تھا محبوب حق نازنین بس ہی روایت ہوا کہ اونٹنی شاہ کی دعا کر کے پھر سید المرسلینؐ کہ وہ اونٹنی ہانک لایا تبھی علیؑ ولی شیر حق مرتضیٰ اسی دم دعائے شہ انبیاؑ نہ کچھ گرمی سردی سے ہوتا فخر دعا کی ہے زہر کے حق میں نبیؐ	دعا جو قبول انکی ہوتی رہی ہوزیر و وزیر تخت ارض و فلک خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تھی قصار جب اکبار گم ہو گئی پکار ہیں اس اونٹنی کے تینیں وہیں پاس حضرت کے آکر کھڑی کئے انکے حق میں بھی حضرت دعا ہے پانی اجابت بہ نزد خدا سو حضرت کے تھا وہ دعا کا اثر الہی یہ بھوک نہ ہو کو کبھی	جو چہتے بر آتا تھا اشر سے زیں آسمان کا بھی ٹوٹے نظام	خدا اس کا سماں مہیا کرے یہ مطلب نبیؐ کا نہ ہوتا تمام
۴۰۔ معجزہ			
دعا کی ہے حضرتؑ اللہ سے بلا تے ہی بس اسکو وہ شاہ نیک	الہی مری اونٹنی بھی دے خدا غیب سے بھی بار کو ایک	۴۱۔ معجزہ	
کہ سردی و گرمی کے صدمے سے سو جا کر کے پڑے علیؑ اس لئے	الہی علیؑ کو پکا دیجئے تھے گرمی کے ایام میں پہنتے	۴۲۔ معجزہ	
سو بعد دعا فاطمہ کو کبھی انس کیلئے بھی کئے تھے دعا کہ حضرت کی ہے یہ دعا کا اثر بھی کہتے ہیں گلستان سکالے یار بن عوف جو عبد الرحمن تھا دعا اسکے حق میں کئے ہیں نبیؐ وہ خود بولتا تھا کہ پھر کو بھی بہ صدقا و خیرات لے نیکو سیر روایت یہ آئی ہے از عائشہ بشارت بن عوف جب یہ سنا	نہیں بھوک سے بیقراری ہوئی اسے مال و اولاد یارب بڑھا کہ مال اپنے نزدیک ہے بیشتر برومند ہوتا برس میں دوبار فقیری کی حالت میں تھا مبتلا کہ روزی میں ہوا اسکے برکت بڑی اٹھاؤں تو ہے یہ امید قوی بہت خرچ کرتا تھا وہ مال و زر کہ یکبار حضرت ملے اس کی کہا سو شکر ایسی نعمت کا کرنے ادا	۴۳۔ معجزہ	
سنو عکرمہ نقل کرتا ہے بس جس اولاد سو سے بھی زائد مجھے	خدا پر قسم کھا کے بولا انسؑ طفیل نبیؐ جو خدا نے دیئے	۴۴۔ معجزہ	
کیا جبکہ حجت پر میر کے ساتھ پس اباب رزق اسق کھولا خدا کہ مجا دے زرا سکے نیچے مجھے سوا اسکے ہر روز وہ لے لے نہیں میں دیکھا بن عوف کو طفل سا	نہ رکھتا تھا دام و درم اپنے ہاتھ اور اس قدر روزی میں برکت دیا اگر مٹی لیوں تو سونا بنے تھا آزاد کرتا غلاموں کو تیش ہے خلد بریں میں فرماں چلا		

<p>تجارت کا تھا اسکے جو فائدہ ہزاروں تھے قیمت اس مال کی نشا یا بھی وہ براہِ خدا تو تقسیم ترکے کی اسکے ہوئی وہ یک حصہ ان عورتوں کے چار وصیت بھی کی تھی وہ نیکو شمار تھی کیا پاک دنیا بن عمو کی بھی سعد بن قاص کے حقیقین بھی روایت ہوا سعد بن سعد ہمام</p>	<p>وہ سب حق میں تصدق کیا کہ تھی قیمتی جنس ان پر لدی کہ نعمت کا وہ شکر ہو ادا کہ ورثہ کو حق انکا پہنچے بھی اکنے جبکہ تقسیم لے نیک کار کہ خیرات کر دیوں بجا ہزار کہ جنت کے رستے کو سیدھی چلی کئے ہیں عایہ خباب نبیؐ جو جیتا بدرگاہ رب الانام</p>	<p>تھا وہ کارواں سنا سوٹ کا وہ اونٹ اور مالل کجاو بھی سب تھے عورت چھار اسکو نیکو حصہ نمن نکلا عورت کے نام سے ملا جو ہر اک کو زروے شمار یہ جو مال میں اسکے برکت ہوئی</p>	<p>ہر اک قسم کا جن یہ ساماں لدا بھی وہ مال جو انہ جافر تھا تب ہوا عبد الرحمن کا جب انتقال نمن آٹھویں حصہ کو بولتے دوم لاکھ تھے یا کہ آٹھ ہزار تھی اثر دعا سے بخاب نبیؐ</p>
۴۶۔ معجزہ		۴۵۔ معجزہ	
<p>کہ غالب ہوئی لوگ پر تشنگی وہیں ابر پید ہوا غیب سے صحابی تھا اک نابغہ جس کا نام روایت ہو منہ اس کا بگڑا نہیں صد بست سال وہ اگر چہ جیا تو پھر جا میں اسکے دندانِ دگر بھی عبداللہ بن جعفر نیک نام کہ روزی میں ہوا کی برکت زیا بھی مقدار ایسا ہوا مال دار کہ یک دن میں ملے زروے شمار</p>	<p>تب سطح فاروق نے عرض کی سو میرا ب سب غازیان کو گئے تھا قدماے شعرا سے مرد ہمام کہی دانت اس کا ٹوٹا نہیں کہے بعض اس سے بھی زائد رہا تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوبتر بھی مقدار تھا ایک جو مرد ہمام دیا ایسی برکات رب العباد کہ مال و متاع ہو گیا بے شمار دوم منفعت میں تھے چالیس ہزار</p>	<p>کہ باخدا سعد کی یہ دعا سو مقبول ہوتی خدا کی بخاب بھی غزوات میں بعض لے باادب دعا کیجئے یا رسول خدا</p>	<p>اجابت کیا کر زلف و عطا دعا اسکی کرتا تھا حق مستجاب ہوئی سنگی پانی کی ہتھکڑی اٹھائے ہیں حضرت نے دستِ عا</p>
۴۷۔ معجزہ		۴۸۔ معجزہ	
<p>مجھے اک نشانی عطا کیجئے تبھی ایک نور اس کو حق نے دیا</p>	<p>کہ تباؤں لیجا کے تا قوم کو دوا نکھوں کے درمیان جگنے لگا</p>	<p>بھی عروہ جو بیٹا تھا ابو الجحد کا کہ یو پار میں ابن جعفر کہیں بھی کہتا ہے عروہ مجھے فائدہ بخاری کہا اس کا یہ حال تھا جوان عمر تھا طفیل اس کا نام کئے بس اسی وقت حضرت دعا یہ کچھ اس نے بولا اے شاہ ہدا</p>	<p>کئے انکے حق میں ہمیں دعا بخز نفع نقصان پایا نہیں تجارت میں اس قدر ملنے لگا کہ مٹی میں بھی دیکھتا فائدہ کیا آکے حضرت سے عرض کلام کہ نور اسکو دے یک لے بار خدا مجھے خوف اس بات کا ہے بڑا</p>

سفیدی کو یہ لوگ دیکھیں اگر کہ اندھیری شب میں بھی وہ روشنی	اگر نیچے گماں برص کا ہی مگر، سنائے سی رستی چسکتی ہوئی	محل حکم سے شاہ کے تب وہ نور یہی تھا سبب سکائے با صفا	کیا اُس کی قمی میں آکر ظہور لقب سکود والنور کا جرملا
۵۰۔ معجزہ			
مضر کا قبیلہ عرب میں جو تھا خدا قحط اک اس میں بھیجا وہیں	جو پہنچا یا تھا رنج شہ کو بڑا ہوئے مبتلا ہمیں وہ بدتریں	کہنے بد دعا آ کے حق میں نبی قریشوں نے آکر سبھی با ادب	سو مقبول سوت وہ ہو گئی کہنے واسطے انکے بخشش طلب
۵۱۔ معجزہ			
روایت ہو جس وقت اس شاہ نے یہ کسری جفازن کا تھا بادشاہ	کہے مُن کے یہ بات خیر اورا گیا ملک فارس کا جب ایک تخت	تھی اسلام کی دعوت ہمیں رقم گیا نام سے اسکے منشور جب	کیا دیکھ شاہوں نے سر اپنا خم وہیں کر دیا چاک وہ بے ادب
۵۲۔ معجزہ			
بھی عتیبہ بن بلہب کے تئیں ہو تھوڑی سی عرصہ میں اک بھیڑیا	اٹ ہی گیا تاج و دولت کا تخت کیا تھا جو بے ادبی از شاہ و دل	دعا کی نبی نے کہ یارب مرے یہ ظالم پہ کتنے کو اک سوپ کا	نہ جتنے کو اسکے قبولے زیریں کئے بار کرتے تھے زیریں
۵۳۔ معجزہ			
مختار کہ ابن جنامہ تھا جو وہ جب مر گیا اس کا ناپاک تن	بڑا تخت کا فر تھا وہ زشت خو اُکے ہیں زیریں میں لجا کر دفن	ہیں فرمائے جب وہ شہر ملیں زیریں پھینک دی قتبوں میں نہیں	نہ جتنے کو اسکے قبولے زیریں کئے بار کرتے تھے زیریں
۵۴۔ معجزہ			
پس فر لجا پھینک ڈالے اسے غرض معجزے جو ہیں اسطرح کے	طرف میں دو کوہ و بیابان کے بہت ہیں دعا بنی سے ہوئے	یہ قصہ ہے تفصیل و تطویل سے کر ہیں ہم رقم ان بھول کو اگر	جنان التیر میں لکھا دیکھتے تو طومار ہو دیگا یہ مختصر
وہ معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے			
اتن پاک آں سرور انبیا کسی شے سے وہ منتقل گر ہوا	سرا پا تھا سر ماہیہ اعیاز کا تواٹھا تھا نقش اُس پہ عجاز کا	مصفا تھا آئینہ حق منسا ویا قدس کے باغ کا سر تھا	روایت بخاری میں یہ آئی ہے اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی
۵۵۔ معجزہ			
تھا اک کا سہ آب حضرت کا جو پہلے تھے آباں کا بیمار کو	کہ آسمانے اسطرح سنوائی ہے پلانے اُسے اسکو دھوکے بھی	کہ حضرت کا ایک جتہ خاص تھا تو فوراً وہ بیمار پایا شفا	مبارک تن پاک جس کو لگا طفیل نبی و بفضل خدا
۵۶۔ معجزہ			
بھی مرنے شریف آپ کے لے سوب رکھا تاج میں خالد ابن لبید	پہلے تھے آباں کا بیمار کو پلانے اُسے اسکو دھوکے بھی	کہ حضرت کا ایک جتہ خاص تھا تو فوراً وہ بیمار پایا شفا	مبارک تن پاک جس کو لگا طفیل نبی و بفضل خدا

<p>۵۶۔ معجزہ</p> <p>بہ ہر جنگ پاتا وہ فتح و ظفر نبی اسکو ڈالے بہ چاہ قبا</p>	<p>وہ موعے مبارک کا تھا یہ اثر وضو کر کے باقی جو پانی رہا</p>
<p>۵۷۔ معجزہ</p> <p>مدینہ میں شیریں تر اس سے نہ تھا ہیں لوگوں سے پوچھے کہ نام اسکا کیا</p>	<p>۵۷۔ معجزہ</p> <p>فیں پانی سب اسکا شیریں ہوا بھی پانی یہ اک گزری خیر الورا</p>
<p>۵۸۔ معجزہ</p> <p>کہے اسکو کہتے ہیں بیسا یقین کہ عین ہی آب اسکا شیریں ترین</p>	<p>۵۸۔ معجزہ</p> <p>کہا مصطفیٰ نے یہ بیسا نہیں اسی وقت وہ آب جو شور تھا</p>
<p>۵۹۔ معجزہ</p> <p>لکھا پنا تبا میں ڈالے نبی روایت ہے سماں جو تھا فارسی</p>	<p>۵۹۔ معجزہ</p> <p>لے آئے ہیں مزم کا یک لواب جس میں سرور انبیا کے جناب</p>
<p>۶۰۔ معجزہ</p> <p>بہ نزد ہمو داں مکاتب غلام غلامی کے ذمے سے نکلے تھی</p>	<p>۶۰۔ معجزہ</p> <p>تھا اسلام کے آگے وہ نیک نام کہ سلمان آزاد ہوئے تھی</p>
<p>۶۱۔ معجزہ</p> <p>تو اس ایک بکری کے ہی دودھ یہ قصے کی تفصیل اگر چاہتے</p>	<p>۶۱۔ معجزہ</p> <p>بھی پھر آزاد ہوئے سلمان ایمان لا تھی پاس امجد کے جو ایک نسا</p>

<p>۴۲۔ معجزہ ۵۰</p> <p>بھی مضبوط منہ باندھ کر مشک کا دعا کچھ کئے سرور انبیاء ہیں کیا دیکھتے مشک کو کھوکھر کہ پانی بنا دودھ ہے خوبتر</p>	<p>بکرات و قرأت ظاہر ہوا دئے توشہ یکبارک مشک آب بوقت نماز ایک جاٹھر کے تہا کف تیرا اسکے بالائے سر رکھے اسکے سر پر نئی اپنا ہاتھ پر اس عترت بھی نہ بڑھا ہوا جو نصیحہ اس باب میں پختہ ہیں پھر لے کسی کے تھے جب نہ ہاتھ</p>	<p>سوانح سے بھی اس شاہ کا معجزہ چند اصحاب کو شاہ عالیجناب صحابہ کئے کوچ وہ مشک لے وہ دودھ ایسا شیریں تھا جیسے عمر بن سعد ایک تھا نیک ذات ہے مروی وہ اتنی برکت گیا روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں چنانچہ ہے مروی شہ کا ثابت</p>
<p>۴۳۔ معجزہ</p> <p>کہ دئے عمر میں اسکے برکت خدا دعا کنی کا ہی یہ اثر تھا، جواں ہی رہا اور جواں ہی مرا</p>	<p>۴۵۔ معجزہ</p> <p>چکے لگا وہ وہیں شعلہ وار لگائے تھے دست شریف یکبار</p>	<p>۴۴۔ معجزہ</p> <p>بہت پست فدا وہ ہو محمد بنی اسکے سہرا تھ اپنا رکھے بھی پایا ہی ایسا وہ حسن حال تھی زینب بیبہ جو بنت نبی لے دست مبارک میں پانی ذرا چون جمال اس پہ پیدا ہوا تسخیر میں ہوش کا یہ معجزہ سر خطلہ پر وہ شاہ خیا کہ منہ پر کسی کے گرا ماس ہو تونی الفور وہ دم ہوتا تھا روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں خصوصاً جسے ہو دیا لگی</p>
<p>۴۴۔ معجزہ</p> <p>تو نور اسکے منہ پر چکے لگا قادر جو تھا ابن لمحاں کا نام ہو اوصاف شفاف آئینہ سا جو زید ابن خطاب تھا لے ہام وہ جب جسم میں اپنے معیوب تھا وہیں وہ بلند اور بالا ہوا</p>	<p>۴۶۔ معجزہ</p> <p>بہت کھتے تھے اس پہ حضرت پیا پڑا تھ سے شاہ کے جبہ آب تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی نہ ہجانے جاتی تھی عورت کوئی</p>	<p>۴۸۔ معجزہ</p> <p>بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا لگاتے سر خطلہ پر اُسے وہ رکھتا تھا حضر کا یہ معجزہ جہاں سرور انبیاء تھے چھوئے</p>
<p>۴۶۔ معجزہ</p> <p>بہت کھتے تھے اس پہ حضرت پیا پڑا تھ سے شاہ کے جبہ آب تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی نہ ہجانے جاتی تھی عورت کوئی</p>	<p>۴۸۔ معجزہ</p> <p>بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا لگاتے سر خطلہ پر اُسے وہ رکھتا تھا حضر کا یہ معجزہ جہاں سرور انبیاء تھے چھوئے</p>	<p>۴۹۔ معجزہ</p> <p>لگاتے انہیں ہاتھ اپنا نبی تو سینے پہ اس کے رسول کریم وہ بیماری لیتی تھی دوری بھی تھے یک ضرب کرتے بے لطف عیم</p>

۶۰۔ معجزہ

تعصبتِ سوکن کے ہر ایک زن
ہزاروں خوشبوئیاں گر ملے
تو عتبہ کے پشت اور شکم کے اُپر
پہ خوشبوئی اس شاہ کے ہاتھ کی
بڑا معجزہ یہ ہے اس شاہ کا
روایت ہے در روز جنگِ جنین
لے تب مٹی ایک مٹھی خیر البشر
اگرچہ کہ ذری بھی و ہشت خاک
ہر میت ہو لشکر میں کفار کے

ملا کرتی خوشبو بھی مشکِ ختن
نہ خوشبوئی پر اسکے غالب رہے
پھر اے تھے ہاتھ اپنا خیر البشر
تھی عتبہ کے تن میں اثر کر گئی
جو دستِ مبارک سے ظاہر ہوا
کہ کفار و انصار پر شتر زین
ڈٹے پھینکان کا فروغ کے اُپر
مگر یہ بھی تا شیرا عجاز پاک
وہ کفار سب پیچھے ہٹنے لگے

۶۱۔ معجزہ

یہ حال اس کا جب دیکھے شاہِ خیاب
قدم بر قدم اسکے گھوڑا کوئی
ہوا سست جب اونٹِ جابر کا بھی
سو فی الفور وہ یوں ہوا تیز گام
تھا سعد بن عبادہ جو مردِ نیک
نبیؐ اسکے اوپر سواری کئے
کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بھی
تھا عبد اللہ بن جلی جو نیکو سپر
ہوا ایسا وہ شہسوارِ عجب
عکاشہ جو تھا مردِ جنگی بڑا
نہی تیغ جب اس پہلوں کے ہاتھ
عکاشہ لیا جب زو دستِ نبیؐ

ہو خود ہی اس سپ اور سوار
نہ ہمراہی کر سکتا اس کی کبھی
نظر کر کے حال کا حضرت تھی
نہ سکتا تھا کوئی اسکی تھامے زما
روایت ہے اسکا جو چھوڑا ایک
قدم کی ہی بکت سی پی آپ کے
نہ چل سکتا اسکے برابر کبھی
نہیں بیٹھ سکتا تھا گھوڑے اُپر
عرب دیکھ اسکو تھکے کرتے عجب
تھا شمشیر زن اور جنگ آزمایا
کھڑا ہو گیا وہ فقط عجزِ ساتھ
وہیں تیغ وہ تیغ یک ہو گئی

وہ دیوانہ ہوتا بھی ہوشیار
بھی عتبہ بنِ فرقہ یک شخص تھا
پر عتبہ کے تن میں جو خوشبوئی تھی
سبب یہ کہ وہ عتبہ با صفا
زنا تیر دستِ شریفِ نبیؐ
نہ اسکے برابر تھی خوشبو دیگر

بھی جن چھوڑ کر اسکو تا ہر فرار
کئی عورتیں اسکو تھیں خوش لقا
نہ اسکے برابر تھی خوشبو کوئی
ہوا مرضِ غم سے بیمار تھا
ہوا تھا وہ مرض اس سے زائل بھی
نہ ہوتی تھی غالب کوئی اسکے اُپر

۶۲۔ معجزہ

تھے غلبہ مسلمانوں پر کر گئے
وہ کلی ہے جب دستِ عجاز سے
تھی جتنی کہ وہ فوج کفار کی
مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی
ہو سست گھوڑا تھا بوطلمہ کا
ہوا شہ کی بکت سے یوں گام

تزلزل تھا لشکر میں سلام دے
کہ دستِ مبارک سے اس شاہ کی
ہر اک شخص کی آنکھ میں جا پڑی
ظفر پائے سب اور غنیمت ملی
اٹھا کر قدم لکھ نہ سکتا ہی تھا
کہ کرتا ہو کر تھا گویا خد ام

۶۳۔ معجزہ

جو کڑی تھی تب ہاتھ میں آپ کے
سو اس سے اسے ایک حرکت دے

۶۴۔ معجزہ

بہت استعزازت و ماندہ ہوا
ہوا تیز رفتار ایسا وہیں

نہ طاقت تھی رکھے قدم کو اٹھا
کہ گھوڑے سی بھی تیز رو کھائیں

۶۵۔ معجزہ

کئے ضربِ سینے میں اسکے نبیؐ
سو وہ قوت از غیب پایا بھی

۶۶۔ معجزہ

جہان ک کیا بدر میں کارزار
نبیؐ خالی ہاتھ اس کو دیکھو جس

کہ تیغ اسکی ٹوٹی جو تھی آبدار
دے ایک تیغِ درخت اس کو تب

<p>لگا کر لے اس سے ہی بس کا رزار بہت جنگل سے عکاشہ کیا مگر مرد و ست ہوا جبکہ جنگ</p>	<p>کیا اس سے کفار کو خوار و زار ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا شہادت سے پایا عکاشہ نے رنگ</p>	<p>اسی سے ہرک جنگ میں وہ ملام کبھی تیغ وہ نہ خمیدہ ہوئی یہ حضرت کے تھا ہاتھ کا معجزہ بھی عبد اللہ ابن جحش کے تئیں</p>	<p>تھا کفار کا کام کرتا تمام مگر اس کو غالب ہی کرتی رہی سنو نام اس تیغ کا عون تھا بروز احد شیدائے مسلمان</p>
<p>۷۷۔ معجزہ</p>		<p>دہیں ہو گئی وہ بھی شمشیر نیک قنادہ جو تھا ایک مرد کریم بھی ابراہیم بارش کیا تھا گھٹا کئے شاخ فرما ایک اس کو عطا کئے راستہ روشن اسکی چمکت نہیں مگر ایک دیو لعین تو مارا اسے ہو گیا وہ رواں شکایت کیا بین خمیدہ لانا م کہ چادر کو اپنے بچھا دیجے اب کیا بوہریرہ اسی طرح سے سو کرت سی ہی ہاتھ کی شاہ کے</p>	<p>۷۸۔ معجزہ اگر اری ہے مسجد میں ایک رات کہ کس طرح میں پہنوں گھر اپنے جا یہ سیرے لئے راہ میں مثل بنے وہاں کا لایک سانپ دیکھ گیا تو تو دس گز تک رستہ روشن رہا</p>
<p>اٹھا کر دے شاخ خرمی کی ایک روایت کی اس طرح سے بو نیم اندھیر تھا اس قدر اس رات کا پس ایسے میں کہ سورانیہ تھے آگے اور پیچھے دس گز تک تو اس شاخ سے مارا کن کتیں بھی ویسا ہی یک شاپا یا وہاں روایت ہی یہ بوہریرہ ہمام رسول خدا اسکی فرست پھر فرمائے اسکو لپٹ دیجئے</p>	<p>۷۹۔ معجزہ خلل ہے بہت حافظہ میں مرے کیا یونہی پھر وہ شہر کائنات ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑھتا علوم اس کو محفوظ رہنے لگے</p>	<p>۸۰۔ معجزہ حدیث نہیں یاد رہتی مجھے پھر لے وہ چادر پہن اپنا ہاتھ ملا اسکو یک شمشیر برکات کا</p>	<p>بیان اس مطلب کا کہ دو سر پیغمبروں کو جو معجزے دئے گئے تھے ویسے ہی ہمارے حضرت کو دئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھ کر</p>
<p>اگر چکیہ آدم کو رب و دود مگر نور سے اپنے رب غفور قلم بھی وہی ہے چنانچہ نبی فشتے جو آدم کو تہ کئے جو تعلیم اسلام کی آدم کو تھی تھی لاکھ دواؤں میں بھی</p>	<p>کیا دست قدرت اپنے نمود نکالا ہمارے سمیٹے رکھ کا نور کہے صا اپنے حدیثوں میں بھی وہ تھا نور حضرت کے ہی اسطے روایت کیا جانے ویلی اور اسامہ بھی سب انکی تعلیم کی</p>	<p>کیا نفع روح جسم میں خاک سے اسی کو کہیں صوفیہ عقل گل بھی اس روح کل میں نبی کے خدا جو تھا اسکی پیشانی پر جلوہ گر نبی بولے مجھ کو دکھایا جو رب یہاں دیکھئے غور کر کے ذرا</p>	<p>۸۱۔ معجزہ ملا اسکا تن عالم پاک سے اسی کو کہیں روح شاہ رسل ہے ایمان حکمت کو ہی بھر دیا کیا جو ہر روح میں بھی اثر تماشیل کو میری ہمت کے سب صنفی کو فقط علم اسکا کا تھا</p>

یہ حضرت کو اس علم اسماء کے ساتھ اور ادیں کو حق جو نعمت دیا کہ کوئی نبی یافتہ کو بھی پہ حضرت کے بس ایک فرمان پر ہے مروی کنا ہے پر یک نہ کر تو پھر یہ پانی پہ بلوایتو نہر و روجا کے حضرت کے پاس براہیم کو حق خلعت دیا براہیم پر آگ نہ سرد کی بھی آتش بھی شرک اور کفر کی کہ معراج کی شب کے جب گذر بھی انصرح نسائی روایت کیا جلا پوست تن کا تو والد مرے ایسوقت پانی بھی میں نے شفا بتاں تھے جو کہے میں کفار کے تو یک یک شایسہ ہر تہیں وہیں جو موسیٰ کو حق نے دیا تھا عصا سو ویسا ہی اک بلکہ اس سے بڑا جدائی سے حضرت کے اقدام کی بکھا اپنی نفس میں فخر میں نظر آئے تب اسکو دواؤں دھے یہ یضیا تھا اگرچہ مہی کا ہاتھ کہ پستو نہیں باپوں کے آدم سے ملے	زیادہ دیا حق نے علم ذوات رفعا مکانا علیہا کہا وہاں پر گذرنے کو طاقت نہ تھی ہے پانی پہ پتھر چلتا سر کر رسول خدا رکھے تشریف تھے چلے تیر کر اور ناغہ ق ہو گو ای رسالت پہ دے ہر اس سو حضرت کو اپنی محبت دیا جوانش نے فضل سے سڑ کی یہ آتش ہے اک آتش باطنی ہوا تھا گزر کر نہ نار پر محمد جو تھا ابن حاطب کہا مجھے پاس حضرت کے تب لیگے نہ کچھ اثر آتش کا باقی رہا کئے انکو مضبوط تھیں شیش سے لگا ٹوٹنے سرنگوں برزیں کہ ڈالے زمین پر تو ہوا زوہا دکھائے ہمارے نبی معجزا وہ بس شور و فریاد کرنے لگی کہ یکدن ابوہل مرد لعین دوبازوئے حضرت پہ پیٹھے ہو وہ اک نور تھا جو رہا انکے تھیں شکم میں بھی ماؤں کے سب کے	مسیٰ ہی مقصود ہے اسم سے پہ حضرت کو حق وہ بلندی یا اگر چیکہ کشتی جو تھی نوح کی عجب یہ زیادہ ہے اس سے کہیں تھا واں عکرمہ بن ابوہل بھی اشار کی اک اس کو جشاہ نے اشارہ کئے جب نبی دوسرا کیا آپ کو لینے محبوب خاص سو حضرت پہ بھی سرد آتش ہوئی کئے آتش ظاہری کو بھی سرد ہوئی سرد وہ آپ کے واسطے کہ یک یگ جو جوش تھی کر رہی لعب تشریف اپنا تب آپ کے براہیم تیشہ سے توڑے بتاں سو کڑی تھی حضرت کے اک ہاتھیں تعالے اللہ کیسا ہے یہ معجزا اگر چیکہ ہے وہ بڑا معجزہ چنانچہ وہ کڑی کہ جس کے اُپر بھی حضرت سے وہ صا کرتی ہی بتا کیا قصد حضرت پہ پھینکے پتھر لگا دیکھ کر دوڑنے وہ وہیں پہ حضرت ہمارے سرفا قدم وہی نور آیا ہے یاں نعل کر	والا فقط اسم سے کیا ملے کہ معراج میں اس کال لے گیا نہیں ڈوبی ہرگز ہی تیرتی کہ پانی میں کڑی تو ڈوبی نہر کہا یوں گرا آپ سچے نبی اکھڑا پانی جا سے لگا تیرنے چلا تیرتا یونہی پھر اپنی جا مقام شفاعت کا بھی خفصا بھی آتش جنگ کفار کی ہوئی آپ سے وہ سلام اور بڑ نہا کچھ اثر اس کا اسی لئے قضا لڑکپن میں مجھ پر پڑی جلا تھا جوتن میرا اسپر ملے اشاریہ لکڑی کے تو لے ہاں اشارہ اسی سے کئے ہیں انہیں یہ اشارہ میں قوت ہے ربانیہ پہ وہ جانور بات کرنا نہ تھا پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر یہ ذکر آگے گزرا ہے در معجزات لگے زخم تا آپ کے جسم پر کرین تانہ وہ لقمہ اسکے تین تھے آند کے نور ستر قدم ہوا پدر ما در سے بس جلوہ گر
--	--	--	--

<p>کی کیا یہاں نور کی بے قصور شب تاریک میں سید کائنات صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو تو یک نور اس جا چمکنے لگا وہ حضرت سے جب کے رخصت تو اسکے لئے رہ میں اس کا عصا جو دریا کو چیرے ہیں موسیٰ حکیم روایت بھی اس طرح آگئی ہے جو دریا میں بہت ہے بڑا جو موسیٰ نے اعجاز سے مید رنگ حجر کی طرف بلکہ شاہ جہاں عجب تر ہے یہ راہ سے عقل کے بھی موسیٰ نبی سے خدائے نام تھا معراج موسیٰ سب پر فصاحت جو رکھتے تھے ہاروں نبی احادیث کو آپ کی دیکھئے تہا اعجاز یوسف جو حسن جمال صباح تھا یوسف کا حسن جمال اندھیری میں شریف لائیں اگر بتیم کے چکی اکٹ روشنی لگا دیوے یک لکڑی سوکھی اگر کہ وہاں لوہا لیتا تھا نرمی اگر تھامنے اسکا چھوٹا تھا ہاں</p>	<p>چمکتے ہیں ہیں ہزاروں سے نور لئے شاخ فرمہ فادہ کے ہاتھ کہ دعوت کرے جا کے یک قوم کو یہ قصہ تو آگے بھی لکھا گیا وہ ہر دو کے ہی ہاتھ میں تھے عیسے اسی طرح مشعل سا روشن ہوا تو چیرے قمر کو رسول کریم کہ راوی نے صحت کو پہنچائی ہے سوہے سامنے اسکے یک قطرہ سا نکالے ہیں پانی کے چشمے زنگ کے انگلیوں سے ہیں نہریں واں ہو نہریں واں گوشت اور پوست کے سب پر جو کیا تھا کلام ہے معراج حضرت سر نور پر سوہہ جانو عجمی زبانیں ہی تھی فصاحت بلاغت کو قانون سے بوجہ تمام و بوجہ کمال ماحت تھی حضرت کا حسن جمال تو متاب نکلیے سا آؤں نظر علی سوزن اس جا جو تھی گرم تھی تو سر سبز ہوتی وہ اور بارور تو پھر یہاں ہوتا تھا نرم تر کیا حق وہ پھر کو پھر نرم تر</p>	<p>نہ تعیم اس ہاتھ میں نور کی سوہہ رہ میں مثل سی روشن ہوئی نشانی وہ یک چاہا تباہ نے بخاری میں مذکور ہے جانے عصا ایک کارہ میں روشن ہوا روایات ایسے بہت آئے ہیں تصرف ہوا وہ زمیں پر عیاں کہ ہے درمیان زمیں آسمان فلک پر گئے جب رسول کریم ہمارے پیغمبر نے بھی سنگ سے اگر پانی پھر سے جاری کئے روایت جو اسباب میں آئے ہیں کیا بات حضرت سے برآسمان بہار نبوت میں ہے دیکھئے ہیں حضرت بھی عربی زبانیں فصیح تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ شامل کو حضرت کے دیکھیں اگر تھا حضرت کے چہرہ وہ آفتاب اندھیرے مکان بیخ خیر البشر جو داؤد رکھتے تھے یہ معجزہ سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزہ چنانچہ روایت کیا یہ تعیم آسمان نبی آپس میں دھل ہوئے</p>	<p>ہے تقسیم اس ہاتھ میں نور کی روایت یہ اوپر بھی لکھی گئی میان دو چشم اسکے اٹلی رکھے کہ دو شخص حضرت کے پاس آئے تھے جب ایک دوسرے سے جدا ہو چلا جو تقسیم نور آپ فرمائے ہیں مگر یہ نصف رہے برآسمان بڑا ایک دریا مکفوف جاں سو چری گئی تباہ بحر عظیم نکالے ہیں پانی کے چشمے کئے عجب کیا یہ وہ جن سے ارض کے سو چنداں سے ہم آگے ہی لئے ہیں پرے عرش کے عالم لامکاں جو باتیں ہوئیں راز کی آپ سے نہ رکھے کوئی ایسی فصاحت فصاحت تھی کیا اور بلاغت تھی وہ ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر کہ تیرہ نظر آتا تھا آفتاب ہیں شریف لے آئے یقوت پر لگا ہاتھ تو نرم لوہا ہوا بل افضل تر اس سے بھی طاہر ہو گئے غار کو جب رسول کریم رکھے سر سبز شہر راحت کئے</p>
---	---	--	---

نشاں آپ کے بازوئے پاک کا سواری کا جو خاص تھا جانور ٹلے جہاز کے بیٹھے خوشک تھا تھی لاغر نزار اتم معبد کی نشات بلاشبہ انجاز داؤد سے پہ حضرت سے آکر کئے ہیں کلام کہ تسبیح کئے لنگر اس شاہ کے ہاتھ کیا عرض کچھ سن کے بولے نبیؐ روایت بہت ایسی مشہور ہیں یہ حضرت کو جو حق دیا تھا براق گئی نیکے حضرت کو زین فرشتہ خاک روایت ہی اس شاہ کے روبرو بندہ ہاں میں مجد کے اک کھام سے تھا جتوں کا لشکر سلیمان کا کریں شاہی باز بد کو اختیار سو حضرت سے اس قسم کے معجزات بچ چرخ چہارم جو عیسےؑ آگئے تھے حضرت کی یکذات میں وہ تمام کوئی ان سبھوں کو کہا تھا کہ	تھا اس سنگ پر خوب ظاہر ہوا ہیں باندھے اسی سے وہ غیر البشر سو سوزنی الفور وہ ہو گیا بھی سوکھا تھا کاس کا انیکذات کہیں غلبہ رکھتے ہیں یہ معجز پرنده چرندے بہ بحر تمام شتر اور ہرنی بھی کی اس سے بات کہ ایذا دیا اس کو تم سے کوئی کتا بوں میں منقول و مذکور ہیں جو کرتی تھی وہ سیر سلی و ت بیک طرفہ العین با عرش پاک بوقت نماز آیا شیطاں جو تا اطفال اس سے بازی کرے پر حضرت نکاش کر فرشتوں کا تھا خوشی سے لئے زہد شاہ ایجا بہت ہو و واقع انیکذات تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے بل اُن سے بھی بڑھ کر علیہ السلام کہ خارج ہیں امکان تحریر سے	بھی بیت مقدس کا ایک سنگ بھی روایت ہی پتھر پر نقش قدم بھی پیر زین میں جب کو سیلا لگا اسکو جب ست شاہ جہاں سلیمان کا تھا جو یہ معجزہ عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام ہے مروی پرنده بھی اک ان کر کہ بچوں کو اسکے کسی نے لیا تھا بارامسخر سلیمان کا لنگ و تاز اور اسکی تھی جو گریز مختر تھے شیطاں سلیمان کے دیا اس یہ قدرت نبیؐ کو خدا سلیمان جنوں سے خدمت لئے سلیمان کو شاہی دیا تھا خدا بھی عیسیٰ جو مردوں کو زندہ کئے چنانچہ بیاں اسکا آگے ہوا غرض انبیاء میں بھی جو کہ تھے	ہو انرم جیسے خمیر لے زکی تھا اٹھتا نہ بالو پہ لے محترم تو اس سے وہیں جہاز پیدا ہوا ہویں دودھ کی نہریں شرب روا پرنده کلام ان سے کرتے تھے آ ہوا جبکہ سنگ و تخت کلام لگا پھرنے حضرت کے اطراف اگر پھیر دیں اسکو تو ہے بھلا کہ لیجاتا تھا تخت انکا اڑا تھی بار سے بھی بلکہ بجلی سے تیز کی تسخیر شیطاں بھی اس شاہ نے سو حضرت نے اسکو مسخر کیا پہ حضرت مسلمان انکو کئے پہ حضرت کو اسمیں محبت کیا بھی کوڑھی جذامی کو اچھے کئے بہت روایت کا املا ہوا فضائل کمالات اور معجزے
آپ نے خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری			
یہ ایک شمع ہے میں نے جو پا لکھا	یہ اس ایک قطرہ ہے اس بحر کا	حضرت کے خاص ایسے معجزات جن کو نصائص کہتے ہیں کسی نبی کو ان میں شمرکت نہیں۔	
دیبا یعنی دنیا میں جو نعمتیں	بھی دیگا قیامت میں جو کچھ نہیں	دیا تھا جو حضرت کو اور دیو لگا	نہ اسکو احاطہ کرے ہی بیاں
مگر اسکا کچھ مختصر کر بیاں	تو ممتاز کرتا ہے سب میں اُسے	کہ محبوب کوئی کسی کو رکھے	پراک بات معلوم یہ کیجئے

<p>کئے اکثر اشیاء میں بس کو خاص یقیناً ہیں جب سرور انبیاء ہو عالم میں تا اختصاں آپ کو ہیں قسم اول کے خصائص ہی خصائص جو ہیں دوسری قسم کے یہ ذات مبارک پر حضرت کو ہی ای طرح پیچھے سے بھی دیکھتے لعاب مبارک بھی اس شاہ کا تو وہ سیر رہتا تھا اس تمام جو تھے اہل بیت رسول خدا کہ طفلی کی حالت میں شبیر کو جو اطفال ہوتے تھے شہدہاں تھے حضرت کی بغلیں سفید اور صاف تھا آواز میں شہ کے یہ معجزا اگر چکیہ سوتی تھی آنکھ آپ کی طہارت تھی یہ باطنی ظاہری کسی رہ سے وہ سید المرسلین اسی سے سمجھتے تھے خوبصورت عام نگہاتی زمین شوق ہو اس کو بھی عمارت آئیں نظر شام کی بھی چھو لے جس چاند حضرت کیستہ اگر دوپہ میں جاتے تھے کہیں بھی مرکب پہرتے تھے جب تک سارا</p>	<p>عنایت کرو اس کو اک اختصاں حبیب اور محبوب رب العدا کیا اس لئے سب سے خاص آپ کو ہو دخل نہیں سر رسولوں کو بھی وہی ہیں جو حضرت کو حق نے دیئے ہیں مخصوص تر وہ خصائص بھی نہ دیوار و دوری کا پردہ ہے یقین کھار پانی کو میٹھا کیا نہیں وہ چاہتا تھا وہ تائب گرفتار در صدمہ کر بلا لعاب اپنا حضرت چکھاتے تھے جو چوساتے حین انکوائی زباں تھے شفاف آئینہ سارے خلط کہ اس قدر وہ دور جا پہنچتا پہ بیدار رہتا تھا قلب نبی ہوا احتدام آپ کو نہ کبھی اگر ہونے تشریف فرما کہیں کہ گزرتے ہیں اس سو خیر الامام ہمکتی وہاں بوجہ خوش مشام کی یقیناً آپ کی والدہ کو بھی روایت ثابت ہی کرتا تھا بات تو ابراہن کر سایہ کرتا وہیں نہ کرتا وہ پیشاب لید آتشکار</p>	<p>کہ ظاہر ہوتا اس کی محبوبیت خدا ان کو ازراہ لطف و عطا خصائص وہ دو قسم ہیں جانئے پران سے جو ہوں زائد و خوب تر مگر کوئی رسول و نبی کے تئیں چنانچہ روایت ہے اس شاہ کو بھی کرتے نظر جو کہ در روشنی لعاب مبارک میں تھا یہ اثر نہ بھوکا پیاسا بھی ہوتا تھا وہ سو بچوں سے بس انکے استبا کا وہ تاثیر باقی تھی تا سالہا تو بچوں کو تسکین ہوتی بھی نہ تھا بال کا انہیں نام و نشان یقین دہیں جتنے تلمک سکے بھی جانی بھی حضرت کو آئی نہیں تھا عرق بدن رشک عطر و گلاب ہمکتی تھی اس راستے میں تمام برا ز آپ کا بھی کوئی آدمی ہوئے جبکہ پیدا شدہ انرف جاں زمین پر فلک سے ملک آئے ہیں بھی حضرت اشارت تھے کرتے جدمہر لباس مبارک پہ بھی آپ کے بھی روح شریف نبی الورا</p>	<p>بھی لوگوں کو اس سے اک معجزہ خصائص بہت سی عنایت کیا دئے تھے جو حضرت کو اثر نے کیا تھا عنایت بہ خیر البشر یقیناً انہیں کچھ دخل و شرکت نہیں نظر آتا جس طرح سے روبرو نظر کرتے وہی اندہ سیر میں بھی چکھاتے اسے چھوٹے بچے کو گر نہیں تشنگی سے تڑپتا تھا وہ یقیناً بارہا تجسربہ ہو چکا کہ واقع ہوا صدمہ کر بلا نہوتے تھے وہ مضطر از تشنگی بھی خوشبو مہکتی تھی ان سے عیاں کسی کو نہ آواز پہنچے کبھی کبھی عمر میں آپ کے بالیقین کہ تھے مشک و عنبر بھی رودرجا وہ خوشبو معطر ہو جس سے مشام نہ دیکھا ہی روئے زمین پہ کبھی دو خشاں ہوا ایک نورایا واک جھلا کہیں حضرت کی جھوکتیں وہ ماہ منور تھا جھکتا ادھر نہ کمکتی نہ چھٹکتی بیٹھتے کیا پیدا آگے سہوں کے خدا</p>
---	--	--	---

تدائی الست آپسے ہی خدا بھی وہ رتبہ عالی معراج کا سواری بھی برشت یکراں براق یہ خیاب اس بینات سے آپ کی فلک زمیں پر جو نازل ہو اشارہ کنے شاہ انگلی سے جب اور ایسے عجائب کئے معجزے	کیا پہلے ارزاہ لطف و عطا خدا خاص بس آپ کو ہی دیا جو لے گزری برج خلی رواق نہ وصل میں کھتا ہے کوئی نبی بھی شکر میں حضرت کے ذہل ہو فلک پر دو تکرے ہوا چاند تب	جواب اس ندا کا بہ لفظ بٹے کہ ساتوں سموات کا سیئر دور اگر تباہ تو سین تک بھی حرام ملائکے شمشیر و سیر توبر کئے فوج کفار سے کارزار دعا بھی شہ کے علانیہ خوب	دے سب پہلے شہ انبیا پیسے عرش کے بھی گزرا بغور دنیا اور تدائی کا پاویں مقام سوار بلق اپلوں کے ہوش پر ہے مخصوص یہ بھی بشاہ خیار کیا ہے طلوع مہر بعد غروب ہیں مخصوص حضرت کے ہی است
وہ فضیلتیں اور تین جو حضور کو فردائے قیام میں ملینگی			
بھی دیو جگا اشر جو نعمتیں کہ اول ٹھیں قرب سے آپ ہی فشتہ جو باندھے رہیں گے قضا وہ کرسی رہیگی کہاں جلنے اگر گجا خدا آپ کو ہی عطا سبحی انبیا اپنی لے امتیں بھی دیدار پر نور اشر کا بھی حضرت ہی اس وز پل کے پُر اگریں پل کے اوپر گزرا آپ جب یہ سنتے ہی حکم خدا لوگ سب وسیلہ کا درجہ جو ہوگا بڑا وسیلہ کسے کہتے ہیں جان لیں شریت میں بھی آپ کی چند چیز کہ حق کے لحاظ غنیمت کا مال کہ تاملتی انکا جہ ہے جہاں	رسول خدا کے تین حشر میں اول ہوش میں آئی گئے آپ ہی جلوس ہیں ان کے ستر سزار کہ سید ہے طرفہ عرش کے بمیدان محشر لواحد کا ادب ساتھ حضرت کے پیچہ جلیں شروع آپ ہی وہاں ہو دیگا اگریں برق سائب کے آگے گذر اگر گجا خدا حکم لوگوں کو تب اگرینگے وہیں بند آنکھوں کو تب ملے خاص حضرت کو روز جزا کہ حضرت کا یہ رتبہ ہوش میں جو کہتے ہیں تخصیص لے بانمیز خدائی تعالیٰ کیا ہے حلال بلا شک نمازیں گزاریں ہاں	نہ پاویگا اس قدر کوئی نبی براق اوپر اسوار کروا انہیں لے آتش کو اس عزت و شان سے مقام اک جو محمود ہے اسکا نام کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب یہ حضرت ہی لے اپنی امت کا نام شفاعا کا در آپ ہی کھولیں جگر بارہ اور نور عین رسول اگر و بند آنکھ اپنے تم خوب تر بھی پہلے وہی سید المرسلین وہ ہے درجہ ایسا بلند اور تو کہ حضرت کو قرب خدا بے قدر اگرین ذکر انکا تو ہوسے طویل بھی حضرت کے خاطر لے فرخندہ ہے نیم لے ہر زین کی بھی خاک	نہ ہوگا مقب بھی ایسا کوئی لے آویگے جب عرصہ حشر میں بہ توقیر کرسی پہ بٹھلائیں گے سو حضرت نکوی دیگر اب لا نام کھڑیں اسکے سایہ میں ہی کے تب بہوں کے چلیں گے با احترام تو اسد شفا کی دہویں میں جو خیر النساء ہیں جناب رسول اگریں فاطمہ تاکہ پل سے گذر کھلا دیویں باب ہفت برس سوال کے پاؤں نہ دوسرے نبی ہو ایسا کہ دنیا میں شاہ و وزیر یہاں انکا کرتا ہوں ذکر قلیل لی ساری زمیں حکم مسجد کا ہے ہوئی انکی امت کینا طرہ پاک

<p>وہ بھی اسی طرح لے بانیاز بھی جمے کا جو روز فیروز ہے یہ سب خاص حضرت کے ہیں واسطے خصائص مگر باطنی بے شمار عروج و نزول و شہود و فنا جو مایں لوک طریقت میں دم سحر سے ہی انکے لاکھ پاتہ علوم اولیں آخریں کے تمام خصائص کا شہ کے کیا یہ سبھی دلائل یہ انکی رسالت کے ہیں ذرا علم اور عقل سے دیکھئے محمد تھے بے شک رسول خدا وہ بسیار ہیں انکو گور سبکے کہ خالی نباشد جان الہیہ</p>	<p>اسی طرح بھی بیچگانہ مساز اجابت کی مساجد اس روز ہے سوائے انکے ہیں اور خصائص کے جو ہیں حسب درجہ شاہ خیار فناء الفناء اور بقا ذات کا چلین آپ کے ہی قدم بر قدم بلند تر مقامات اور واردات معارف لدنی جو ہیں لاکھ نام عزیز تفسیر سے نقل کی برائیں یہ انکی نبوت کے ہیں نگزین پر انصاف کی راہ سے رسول خدا سرور انبیاء تو یکے فتر اس کو جدا چاہئے</p>	<p>اذان اور اقامت بھی آبا صفا بھی رمضان میں جو قدر کی رات ہے یہ تھوڑے خصائص ہیں جو ظاہری تجلی ازاں جملہ انوار کی ہیں حضرت کے امت میں جو کائیں کئے اتباع سنن اس قدر سو یہ بھی خصائص سے حق کے ہے دیا آپ کو جو خدا کے میں کہ تا عقل کامل ہے یہ سوچئے کریں غور مخصوص اہل کتاب کہ غیر پیغمبر کو کب دینگے ہاتھ تہی تو دے ہاتھ یہ معجزے بطور نمونہ مگر میں یہاں</p>	<p>بھی آمین اور سورۃ فاتحہ اور اس رات نازل جو برکت ہے جو محفل یہاں میں نے تعداد کی ترتی بھی معراج اسرار کی رہ حق کے میں سالک واصلیں چلے انکا نقش قدم دیکھ کر نہ اور امتوں کو ٹی ایسی سنئے سو کہ ان کو حد و نہایت نہیں کہ ذات نبی میں خصائص جو تھے خصوص نہیں ہیں جو کہ نصفت خصائص جو ہیں ایسے اور معجزات خصائص جو دوسری نبی میں تھے یہ تھوڑے خصائص کیا ہوں یہاں زحالات اعجاز خیر البشر</p>
<p>خاتم تضرع وابتہان بارگاہ ایزد متعال جلالتہ</p>			
<p>بجائے یہ نسخہ معجزات الہی اسے فضل سے قبول میں جب ابتغاء وسیلہ کیا نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا مگر دلیں رکھتا ہی یک تیر نام خبر تو نے ہی دی ہے ربناں غفوی کو کام اپنے فرمائیے ظہار نہ میری نظر کیجئے</p>	<p>جو ہیں معجزات شہ کائنات بھی مقبول درگاہ حضرت رسول کہ لاؤں ترے پاس روز جزا نہ سرمایہ شغل عبادات کا تبی میرے معظّم پیغمبر کا نام میں تنہا ہوں دل شکستہ کے پاس جمال اپنی رحمت کا بتلائیے پہ رحمت پہ اپنی نظر کیجئے</p>	<p>بہ اعجاز آں خاتم الانبیاء یہی توشہ یک بس ہے عاصی کینہ نپایا جزا کے وسیلہ کوئی بضاعت نہ کچھ رکھے یہ بے ہنر نہیں پاس میرے مگر تیری آس میرے شیشہ دل تو ہے چور چور گناہوں کو بندہ آگندہ ہے گنہ گرجہ میرا کہیں ہے بڑا</p>	<p>ہو اثبت ختم اس پاب ختم کا عجب نہ ہو خیر جزئیات جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی کہ ہے بے سرو پا و بے بل پر تو ہی دیے ہر اک نرا ہی کی آس وے معصیت کے سبب ہوں درد یہ آلودہ عرق شرمندہ ہے پہ رحمت سے تیرے نہیں ہے بڑا</p>

کشاوہ ہے عاصی کا دست دعا اجابت کا دیجے دعائیں اثر تو چاہے کرے کوہ یک کاہ کو سو اتیری درگہ کے جاؤں کہاں ہو بہر تل قبر نوا فل مری ہو جب نفی کے بعد ایسا ثبات دے مجھ کو حیات اندر ایسی ممت ہو اس موت کا خاتمہ بھی بخیر عروجی نزولی جو ہیں قبر چار	پسار ہے ہاتھ اپنے اوپر اٹھا مراجام مقصود بسر پر کر تو چاہے تو یک ذرہ خورشید ہو میں روئے نیاز اپنا لاؤں کہاں ہو قرب و انفس فرائض بھی میتے ہو تب جاودانی حیات کہ وہ موت ہو جاودانی جیت کہ قبر فرائض پہ ہو ختم سیر ہوئے جسکے خاطر میں در و دیار	اجابت کی دے کامیابی مجھے تری ذات ہی بادشاہ غنی تو ہے دستگیر فروماندگاں دے توفیق مجھ کو عبادات کی فنا ہو وہاں فعل ذات و صفا مے قال کو حال سے کر بدل نہ وہ موت لیجا و جو گور میں صلوٰۃ و سلام خدائے انام بھی سب آپ کے آل و اصحاب پر	مقاصد کی دے فتح یابی مجھے ہے تجھ پاس انعام کی کیا کمی تو ہے چارہ جملہ بیچارگاں عبادت میں لذت مناجاتی یہاں باقی فعل و صفا و ذات سلوک مقامات کا دے عمل یہ وہ موت لیجا و جو گور میں ہمارے پیغمبر پہ ہوئے مدام ہو نازل خدائے بہ شام و سحر
تاریخ اختتام رسالہ معجزات حبیب الانام			
چمن معجزات حضرت کا نسخہ معجزات یہ اپنا رنگ و بلوئی ختام مسک لیا	حضرت خاتم الرسالت کا شتمہ یک معجزات حضرت کا شکر لے حد ہے رب عزت کا بالبدیہ اس کا سال بلبل دل	باغ و دایم بہار ہے کیا ہے ایک گلستہ اس گلستاں کا حق کی قدرت کا جب شتمہ ہی بولا صوفی کہ شتمہ قدرت کا	رنگ لکھتا ہے کس نصارت کا ایک قطرہ اس ابر رحمت کا معجزہ صاحب البنوت کا
قصیدہ متضمن التجاہہ درگاہ سرور انبیا علیہ السلام والثناء			
یار رسول خدا کرم کرنا تاہو یہ نام تمام مرد تمام جہل کی ظلمتوں سے کر باہر در عبادت بہ شکل دال سجود لبیک رشک مسیح سے اپنے دل پریشاں ہے تفرقہ میں مرا جمع اشداد کا دے علم مجھے کہ مرے لوح دل سے جہل کو محک	رحم کو بھی کرم سے ضم کرنا فضل اے منظر آتم کرنا علم حق میں مجھے علم کرنا الف قد کو میرے خم کرنا دل مردہ پہ میرے دم کرنا جمع سے اسکو منتظم کرنا عینیت غیر بت بہم کرنا حرف علم اللدن رقم کرنا	عین حمت ہے خاص ذات تری دولت علم وحدت و کثرت سیر و دور رہ عروجی میں دل ہے میرا جو کلبہ احزناں سُفرۂ فیض سرمدی سے ترے کرے اثنینیت کا جو اقرار تا بوحدت شہود کثرت ہو صفوہ دل سے حرف شرک و جود	رحم و لطف و کرم اعم کرنا کر عطا مجھ کو محتشم کرنا رہنما آپ کا قدم کرنا اس کو جوں گلشن ارم کرنا بذل یک فضلہ بغسم کرنا ایسی جھوٹی زباں قلم کرنا دل صوفی کو جام جم کرنا محو ایسا کہ کالعدم کرنا

ثبت توحید فی وجود اللہ اگر کے فانی مجھے خدا میں ہی	نقش کی طرح مرثم کرنا یہ خودی کی بنا صدم کرنا حشر میں ہو مجھے الم سے نجات	حجب کثرت کیا فی کما اپنی تریاق سے شفاعت کے داخل جنت اسم کرنا	مرتفع منہ فی ظلم کرنا اٹم صوفی کا دفع سم کرنا
---	--	--	--

قصید لغتہ از حضرت مولانا صوفی قدس سرہ

تجھ سا حبیبِ ابق داور نہیں کہیں
تیرا نظیر ارض و سما پر نہیں کہیں
دیکھا ہے ہم نے عالم تقدیر سیر کر
چمکے ستارگانِ نبوت صہزار ہا
والشمس تیرے مصحفِ رخ کا ہے نقطہ ایک
تشبیہ تیرے رخ کی صباحت کی والضحی
مانند تیرے گیسو کے واللیل سے شبیہ
تیرے ہی نور حسن کا یوسف تھا جلوہ ایک
ہفت آسمان و کرسی عرش بریں کے فوق
پہنچے وہاں کہ روحِ قدس کو نہ ہو گزر
آدم سے تا مسیح رسل جس کے ہیں شمار
تعبیر تیرے یک کی ید اللہ سے ہوئی
منظر وجود حق کا ہے منظر ہے خلق کا
دادی قدس دائرہ قوس احد ہے طور
منبر ہے قوس قاب عصا خطبہ آنا
اسفار اربعہ کے عروج و نزول میں
اجزا ہیں تیرے سار رسل اور تو ہے کل
تخلیق تیرے عرش کیا اپنے سر کا تاج
رحمت شفاعت اور کمالات و علم سے
محبوب کبریا کا کرے وصف جو تمام
کیجے کرم سے بندہ صوفی کے دل کو فنا

تیری صفات و ذات میں ہمسر نہیں کہیں
تجسّم محیط نور کا گوہر نہیں کہیں
بے عکس شخص تجسّم مقدر نہیں کہیں
لیکن ترے ساماہ منور نہیں کہیں
ایسا جہاں میں روئے منور نہیں کہیں
ایسا رخ مبارک و انور نہیں کہیں
گیسوئے عنبرین و عطبر نہیں کہیں
ایسا جمال معجز و دلبر نہیں کہیں
ستار تجسّم روئے زمیں پر نہیں کہیں
قالب ساتر ہے جسمِ مطہر نہیں کہیں
ایسا شجر جہانیں بہشت نہیں کہیں
یوں دست حق سے دستِ معبر نہیں کہیں
مانند تیرے منظرِ مطہر نہیں کہیں
تجسّم کلیم خالق اکبر نہیں کہیں
ایسا خطیب و خطبہ و منبر نہیں کہیں
تیرے قدم کے نقش سار نہیں کہیں
یک شکل میں ہزاروں ہمیں نہیں کہیں
ایسے نعال عرش کے افسر نہیں کہیں
لبریز تیرے چشمے سا کوثر نہیں کہیں
ایسا نابشر جہاں میں سخن نہیں کہیں
اے شاہ مانند اسکے مکدر نہیں کہیں

ایمان و نبوت

۵۱۳

۵۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جو عقل و نقل سے پاک ہیں اثبات
بھی عالم اور عقل اور حق میں
نجات اخروی کے پاس سماں
نہیں ہیں نار دوزخ کے سزاوار
رسائل چھاپ کر دیتے ہیں شہرت
رہیں اسباب میں ہشیار ہشیار
محض از بہر حفظ دین و ایمان
کریں رو دشمن دین کا بے اعلان
کہیں آج و دہو کا کھا کے بیکار
دلائل تھوڑے کرتا ہوں بیاب
کہ تمہیدات ہیں پیغمبری کے
زمین و آسمان کون و مکان میں
نہی شاہی دولت ملک و قبلا

کہ حضرت کی نبوت کے علامات
جو تھے اہل کتاب نصاً آئیں
بلاشبہ و تعصب لائے ایمان
بھی نادانوں کو شبہ ڈال بسیار
کہ درکذیب قرآن و رسالت
ہے لازم پس مسلمانوں کو لے یار
خصوص اس عصر میں لے نیک عنوان
زیادہ اس سے ہوتا نور ایمان
کہ در دام فیبر و مکر کفار
ز آثار نبوت تم سنو سب
نظر آئے ہیں ارباصات ایسے
سدا سوتے رہے ظاہر جہاں میں
نتحا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال

سنو اے مومنو اب گوشت دھڑ کر
مسلم ہیں مسلم ہیں وہ اوشا
نبوت کے وہ دیکھا اوصاف و آثار
سے وہ دولت ایمان سے محروم
ہیں نکلے ان مانے پیچ گسار
خصوصاً سادہ دل لوگوں کو ہر جا
علامات نبوت اور فضائل
سیر حضرت کی دیکھیں گاہ و بیگاہ
تو اسکے حق میں جانو یہ خط ہے
پنہ دے اس سے ہر مومن کو مو لا
بھی جب پاک ہیں یکے میں لایت
ظہور دین حق کی ہے بشارت
خدائے آپ کو بعد نبوت

پس از حمد حق اور نعت پیغمبر
بہر ذرا دل حق و عقل انصاف
مبارک ذات میں حضرت کے لے یار
پہنچے یا بے عقل جو شوم
کئے اہل کتاب ایسے ہی بدخواہ
فریب مکر سے دیتے ہیں دھوکا
سیر حضرت کا جانیں اور شمال
فضائل سے ہیں حضرت کے آگاہ
جو حضرت کی سیر سے بے خبر ہے
معاذ اللہ معاذ اللہ مینھا
تھا جب حضرت کا صل باکرات
ہے کفر و شرک کی جہیں قنات
بجی کفار پر کیا فتح و نصرت

<p>کہی کہ اس سے تامل ایف عالم بتوئی ہے پرستش پر یقین تب تعصب اور تفاخر اور محبت ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر سوا بسوں کو وہ غیبی خبر کے جو لایا حق طرف سے آپ نے دیں تھی مگر مقصود ان کو بادشاہی تھی دعوت نفس و شہوت تو دنیوی ہوئے بدل سے اس سرور کے منقاد انہیں کی نصرت و یاری میں آں اٹھایا ہے انہوں نے رنج کیسا نہ برا امید طبع مال اور زر ہمیشہ بلکہ وہ سالار کو نبین بھی ادنیٰ اور اعلیٰ کو وہ سرور نہ حامل ہوئے از اسباب عقلی تھی حضرت کو یتیمی اور سیری یہ ہے دانش فیض آسمانی نہیں یہ قوت بشری کا دہشت</p>	<p>ہوئے ہوں اس سے لوگ آ کر فراہم عجب متفق پیرو جو اس سب فساد و فسق اور بغض و عداوت نہ خوف آخرت تھا انکے دل پر ہیں راہ راست پر کس طرح لائے اسی کے نشتر میں با عزت و تکیں تو رکھتے تھے یقین اسباب شاہی بھی دنیا کی محبت چھوڑنے کی ہو سب متفق آپس میں دل شاد خدا اپنا کئے ہیں مال اور جاں خدا کی رہ میں خوں اپنا بہایا کہ بخشے ان کو آئندہ وہ سرور تصرف نہیں کرتے خود مجھے بے بین تھے رکھتے اپنی مجلس میں برابر نہن آؤ نیچے از تدبیر سگری بھی تنہائی ضعیفی اور فقری یہ ہے امر الہی کی نشانی نہیں کسی اس پہ قیاد غیر رب</p>	<p>سلاطین سے نہ کوئی تھا مددگار بھی کبھی جاہلیت کے ہی عادات بھی امر خیر پر نا اتفاقی بھی کبھی خیر و شر سے بے خبر بھی کی کسطح دین حق کی دعوت کیا کفار اور اشراک ساری جنگ نہ کرتے دور خود سے ناز و نعمت بھی فرماتے کرو طاعت خدا کی دل ایسے آپ کی الفت میں جوڑے سنان و سیف اور تیر و تیرے نہ یہ تحصیل دنیا کا سبب تھا دیا کچھ اس جہان میں جاہ و عزت تو مگر حکم پر تو آپ کے مال اگر عاقل کرے غور و تامل نہ مکر و فکر سے نہ زور و زور سے خدا ہی تھا مددگار اور یار نہ عادت بلکہ ہے یہ فرق عداوت</p>	<p>نہ لشکر اور نہ فوجیں اور نہ ہتھیار بھڑے تھے زشت نہیں بے نہایت بھی خونریزی و گدگد باقی نہایت اہل شر اور بد گھر تھے ہوئے سب تابع احکام ملت نہیں اس سے ہوئے زہار دل تنگ نہ رکھتے فقر اور فاقہ کی غربت صحابہ با این تکلیفات شرعی کہ اولاد و وطن گھر با چھوڑے مقابل سینہ و سر اپنا کر کے کہ بخشے ہوں انہوں کو شاہ والا ملے ان کو دیا ملک ریاست تصرف کر کے لینا فقر کا حال تو سمجھے گا کہ ایسے کام بالکل نہ ملک و سلطنت کے کرو فرسے ہو اکام آپ کا بس سے برتر بڑا یہ محترم ہے فی الحقیقت</p>
<p>پس اس ہی طرح حضرت سے ہمارے وہ تھا حق جو دیا اگلے انبیاء کو تھے سب تو مجھ سے موتی نبی کو کہ ہر جنس میں کوئی نہ تھا میں</p>	<p>ہوئے ہیں مجھ سے ظاہر بہت سے سو مجھے وہ مجھ سے سب ایک یاد نہیں اس سے زیادہ تم کو کسی کو ہوئے ظاہر زمین و آسمان میں</p>	<p>نبوت پر دلائل ہر نبی کے تو لازم ان پہ ہے ایمان لاویں کوئی کہتے تھے تین اعجاز کوئی چاہ یہ میرے کو ہمارے رب العزت اگر اہل کتاب انصاف رکھیں</p>	<p>علانیہ انہیں کے مجھ سے تھے بھی اٹھ اپنا تعصب اٹھاویں بھی کوئی پانچ چھ سائے اٹھایا دیا ہے معجزات بے نہایت ذرا یہ کثرت اعجاز و کیمیر</p>

<p>نجات اخروی کے گریز ہیں اہل کداس سے ہو گیا بروجہ کامل وہ اول معجزات عقلیہ ہیں اگر عاقل تا مل انہیں لاوے ہیں سرور کی نبوت پر مقرر وجود پاک جب حضرت کا دیکھیں وجود پاک حضرت کا یقین جا چل سالہ مبارک عمر عالی زباں پر گر کبھی کوئی شعر لاتے ہو ایام گذشتہ سے خبردار کہ ہو جو عالم و تورات و انجیل سو ایسے وقت میں اسکے مضامین وہ سن حضرت بس حیرت میں آتے بغیر از سیکھنے کے علم حضرت انہوں نے آپ کی جتنی صحبت تھے کن سی میں پائی کیا بلندی طے ان کو بلا کسب ریاضت جو کرتے حکم وہ سالار ابرار ہو جو عقل کی پوری سانی وہ ہے توحید اور طاعت اخلاق نہیں تباہ نفس و شہوات یہی صدق نبوت کی علامت کبھی ایسے مسائل اور اخبار</p>	<p>محمد مصطفیٰ پر لاویں ایمان بلا شک قوت ایمان حاصل بھی دوم معجزات حسیہ ہیں تو بیشک معجزہ ہر اک میں پاؤ وہ لیلیں عقلیہ وہ سب سرسہر تو دانشمند لوگ یہ بتا سچیں ہدایت کا ہوا شمع فروزاں یقین ایسی ہی حالت بچ گزری تو ہوتے پیش و پس الفاظ اسکے گروشتہ لوگ کے جانے ہوا جابا کریں تا علم انکا اس سے تحصیل بیان اس طرح کرتے سرور دین کتابت اپنے ہی الزام پاتے ہے کس درجہ کو پہنچا بے نہایت فقط حضرت کی صحبت کی بدلت بھی لی کیا پاس حق کے ارجمنڈی فقط از پر تو فیضان صحبت دیا کرتے بھی جن باتوں سے اخبار و جانے ہے یہ تسلیم الہی بھی ہے بادیہ تہذیب اخلاق نہیں تن پروری کی ہمیں حاجات یہ سچا دین ہے بحر سعادت نہیں لائے زباں پر اپنے زہنا</p>	<p>مسلمانو بصدق دل پڑھو تم رسول اللہ کے اعجاز انور کہ جو ہیں آپ کے حالات انور علاقہ عقل سے رکھتے ہیں وہ جب لکھے ہیں انکے چھ انواع اکمل کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت تھی امتیونیں حضرت کی اقامت نہ پڑتے تھے کتابیں شاہ ابرار بھی آپ ایسی ہوئی بستی میں پیدا نہ دیکھ سکر شہر کو بھی جاکے حضرت خود انکا علم ہی جاتا رہا تھا یہودوں اور نصارا کے جو عالم یہی پہلی ہے برہان نبوت عرب کے لوگ تھے بے علم اکثر عمل اور علم میں حق کے کرم سے ولایت قطبیت ابدالیت کے صحابیت کا درجہ سب اعلیٰ بلا شک تھا وہ واقع کے مطابق جو حضرت لائے ہیں دین شریعت بھی صلاح معاش میں ہے حاصل نہیں ناز و تنعم اور تجمل یہ ہے نوع دوم اب جا لیجے کبھی یک لفظ بھی پینٹیری کا</p>	<p>نبی کے معجزے اکثر سنو تم لکھے ہیں عالماں دو قسم اوپر بھی سب اقوال اور افعال فاضل ہو و اعجاز عقلی سے ملقت یہی ہے جان لیجے نوع اول جہاں تھی ظلمت آبا و جہالت نہ اہل علم کی حاصل تھی صحبت پڑھو جاتے نہ تھے موزوں شعار کہ کوئی عالم وہاں ایسا نہیں تھا نہ رکھی تھی کسی عالم سے صحبت ہزار و نمین کوئی یک جانتا تھا تھے موجود اند نول ای ذوالکرام بڑی ظاہر ہے یہ شان نبوت پڑے تھے شرک و فسق چل اندر تعالیٰ اللہ کس درجہ کو پہنچے مناصب علیہ صدیقیت کے نصیب انکے کیا ہے حق تعالیٰ بھی عقل نقل کے رہتا موافق بھی کی ہی جسطرف لوگوں کو دعوت بھی صلاح معاد اس میں ہے کامل ہے بلکہ زہد و ایثار و بتدل کہ حضرت خلعت نبوت سے آگے زباں پر آپ کے ہر گز نہ گزرا</p>
---	--	---	--

<p>اگر اس کا کبھی مذکور آتا دلائل عقلیہ و نوع سیوم تھے دشمن آپ کے بیگانہ و خویش و لا بلاغ احکام رسالت ہزاروں تھے کا فر کی طرف جا خدا ہی آپ کا تھایا رویا اور زہ مشرق تا مغرب جن انسان علم کو آپ کی پیغمبری کے سخاوت کی دی داد ہی عالم نہ اپنے حال پہلی سچ پھر ہیں وہی صبر قناعت اور توکل جو فرشتہ خاص تھا یک تارہ ایار دیاجب آپ کو غلبہ وہ داوار پہ حضرت نے نہیں بدلہ لیا ہے تو وہ علم الیقین سے جان لیں گے نہیں یہ کام شاہی مہر کی غرض و صافیہ اس شاہ دین کے چارم ہے یہی آبا سعادت نبوت کے بہت اپنے دلائل و عوالم کی ہوداں و نصاریٰ یہی ہے نوع خیم حکومت بھول کتابیں جو سیر کے ہیں مطول دلائل عقلیہ و نوع ششم</p>	<p>مخالف کو مجال و خل ہوتا یہی ہے بے تردید جانیو تم بھی بلکہ یک جہا جانوبہ اندیش نہ چھوڑا آپ نے ہا مالیت تھے تنہا کی طرف وہ شاہ دورا کیا غالب یقین آخر سمجھو یق ہوئے ہیں آپ کے محکوم ازجاں جہا نہیں کر دیا برپا انہوں نے کے خیرات ایک دن لاکھ درہم نہ متبی و ز بھی اکر رہے ہوئے ہیں وہی ایشار و بخشش و رحمت روا رکھے نہیں دو تارہ زہار نہ اعدا کو دئے کچھ رنج و آزار خطا کو بخش ہی ان کے دیا ہے بغیر شبہ و شک پہچان لیں گے ہیں بلکہ کام یہ پیغمبری کے یہ پاک طوا و ختم المرسلین کے کہ وہ شاہ امم اپنی رست بھی اپنے ذکر و اوصاف و شامل سے ہیں وہ سمعی جب اشکارا کہ ہوتی تھی عا حضرت کی بقول لکھے ہیں دیکھے اسمین مفصل یہی ہے بالیقین اب جانیو تم</p>	<p>کہ کہتا عمر سب اسمیں گزارا کہ حضرت نے یہ تبلیغ رسالت دکھائے آپ کو طمع زرو مال نہ رغبت کی ہوا مال جاہ کی کھیا نہ کچھ خوف انکا اور پروا کئے ہیں جو لایا آپ نے دین معظم ہوئے شاہ و گدا و تقاد از دل بھی جہولانے دی حضرت کو وسعت وہ سرور با وجود ای صلابت نہیں توڑے وہ آئین قدیمی وہی زہد و تواضع اور فقری مساکین و فقرا میں ہی نرت انہوں گرہ کی کیا کیا جفا میں جہنم عقل سلیم راہ انصاف کہ یہ حال اور اخلاق عالی سلاطین سے نہیں ہوتے میں کیا ہے بیشک آپ کا اعجاز عقلی سماویہ کتب سے کر کے ثابت دکھائے انکو از انجیل و تورات تھے حضرت کے معاذ گرہ پیا نہیں تفصیل کی ہوا اسکے طقت غرض حضرت کی سبایہ عا کہ حضرت نے زالہام الہی</p>	<p>کیا پس اب یہ عوی آشکارا اٹھائے میں بہت رنج و مصیبت بھی مہید سریر و ملک اقبال نہ خواہش راحت و آرام کی کی نہ انکے جنگ سے کیسو ہوئے ہیں لیا ترویج و را قطار عالم ہوئے ہیں تابع ارشاد از دل بہت آنے لگا مال غنیمت بائیں وسعت بائیں نصرت شریکت نہیں چھوڑے وہ خلاق کریم دم آخر تک رکھے میں جاری وہ رہتے تھے کمال علم کیا تھے بھی کیا کیا لائے تھے رنج و بلا میں رہے سینہ تعصب سے بھی ہر مٹا نہیں تائید ربانی سے خالی کہ ہر مقصود و عیش و آرام نبوت کی ہو یہ برہان عالی کیا اعدا کو ظم اور ساکت ہے ثابت دیکھ تو قرآن سے بات نہیں جھٹلا سکے پر کوز نہا کہ ہوا مانع یہا خوف طوالت ہیں خل معجزات عقلیہ میں سنائی غیب کی خبریں کہا ہی</p>
--	---	---	---

ازاں جملہ کوئیوں کے قصے نتھے شہور یہ لوگوں میں قصے کوئی اسکو نہیں جھٹا سکا ہے کہ رومی فارسی پر ہونظر خصوصاً غلبہ این دین اسلام تفصیل کی یکے چہی ہو طومار	کے قصے گزشتہ امتوں کے کتابی لوگ بھی کب جانتے تھے مخالف کوئی نہیں اسکا ہوا ہے ہوا ویسا ہی ظاہر ہے برادر تمام ادیان پر از فضل علام کتابوں میں سیر کے ہیں بسیار کر گیا بالیقین تصدیق و اقرار	بھی صحابہ قہم کف کا حال خبر دی جبکہ ان باتوں سے تحقیق جو میں اخبار آئندہ بہ قرآن بشارت فتح مکہ کی بھی خوشتر یہ باتیں سبکی سبائی ہیں ظہار جسے کچھ عقل سواک حصہ ہووے کہ میں بغیر برحق وہ سالار	بھی ذوالقرنین اور قحطان کا حال کتابیہ نے کی ان سبکی تصدیق از انجملہ ہے غلبہ روم کا حال بھی ایسی ہی بہت خبریں مقرر نہیں کوئی بات جھوٹی انہوں نے تو وہ ان معجزات عقلیہ سے
---	---	--	--

نوع دوم جو معجزات نہ حسیہ ہیں

سو وہ یہ ہیں کہ سر اپائے جسم شریف خود ایک معجزہ اعظم تھا اور وہ معجزات جو حضرت کے اتصال جسم و جسمانیات سے ظاہر ہوئے جن کا بیان رسالہ معجزات اور رسالہ شامل محمدی میں ہو چکا ہے

خدا ہر اک کو دیئے نیک توفیق	بھی تبار کرم سوارہ تحقیق	آمین
تمنا		

خاتمہ الطبع

الحمد للہ یہ کتاب جنان السیر فی احوال سید البشر اس طبع ثانی میں نہایت صحت و اہتمام اور جلی قلم عمدہ طباعت کے ساتھ اختتام پائی ہے جس کے مطالعہ سے آپ بہت خوش ہونگے کیونکہ اگلے سارے نقص و عیوب سے بالکل صاف اس کے طبع کرنے میں مزید اہتمام اور صحت کا زیادہ خیال اور سابقہ نظم کی غلطیوں کے علاوہ آیات قرآنی کی غلطیوں کا بھی ازالہ کیا گیا۔ مگر اب الحمد للہ وہ بات نہیں رہی۔ یہ کتاب طبع سابقہ سے انشاء اللہ اب بالکل صحیح ہے۔

ہمدرد بکڈپوسٹی مارکٹ بنگلور

چمن دہم

اطوارِ نبوت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



ماسوا پر آئیں تھا اسکو سبق
اسکے میں شاگرد پیکر انبیاء
اور کوئی منظر یا وہ جلال
اسکی ذات پاک میں باعقل
ہو اسی خاص یہ عالی مقام
ہی ایسے کے حق ہم کو کیا
کہ غایت پس ہی کی پیری
رکھ منور دل ہمارا تو سدا
جنیں تھی اخلاق نبوی جلوہ گر

تھا خلق اسکو با اخلاق حق
ہے ادیب استاد اسکا خدا
کوئی ہوا ہے مطلع ہر حال
ہے طور و جملہ اسما با کمال
ہے نبوت کا اسی پر اختتام
شکر و نعت کا ہو کیونکر ادا
یونہی ہم سب کو توجہ قوی
نور اخلاق نبی سے لے خدا
اور اسکی آل اور اصحاب پر

کہ دیا احمد کو اخلاق عظیم
خلق اعظم کا متمم ہے وہی
حرب متعدا چوئے سب سئل
کی طور اس بدر کی اور سوری
خلق میں اسکا نہیں کوئی مثل
نعت احمد کو نہایت ہی نہیں
ایسی نعت سے ہیں با امتیاز
عاد و اقوال و احوال میں
و مبدع ہمیں تو اس پر بالرد و ام

حمد کے لائق ہے خلاق کریم
سبق کا بس محکم ہے وہی
گلشن خلاق ہو اسکے ہے گل
جامعیت آئیں ہر دو نور کی
ہے وہ رب عالم میں فرد بیدل
چونکہ جملہ حق کو غایت ہی نہیں
یا الہی جوں کیا تو سر فراز
طاعت و اخلاق اور افعال
صد ہزار راں ہم سے صلوٰۃ و سلام

مقدمہ

عقل ہی اخلاق کا راسخ
کیونہ ہوئے اعظم جملہ عقل
اسکے تئیں بخشا تھا ایسا جلال
اسکے کچھ اقوال و افعال پاک

اور نشا اسکا بیک عقل ہے
پس عقل خلق میں عقل رسول
شان علم و عقل میں پورا کمال
دیکھے اسکے جو کوئی احوال پاک

جب تم و اعظم اخلاق ہے
نہیں علم و معرفت کی پور دل
اعظم جملہ علوم انبیاء
کوئی اس رتبہ کو پہنچا ہی نہیں

شاہ کے اخلاق ہو فخر ہے
اور حشر تپہ سے اسکے تو ہواں
اور اس کا علم ہا شان عدا
کہ سوا اس شہ عالم کے نہیں

پیدا کر خلاق

اس کے کچھ حسن شامل در سیر اور آداب جلیلہ کی بنا اور جتنے آسمانی ہیں کتاب اور اس جو حسن تدریس عرب وہ کیا صبر و تحمل کس قدر فیض سوا اس برایا مقلیل اور اس کے عشق میں چھوٹن جائیکا بے شبہ بیشک وہ فہیم بے تعلم استادوں کے نقیص پس حقیقی اس کا حق استاد تھا تھا وہ ہجرت از کبار تابعین کہ کتب قدما کی تابعداؤیک جو زانماز جہاں تا انتہا جیسا اک بالو کا ذرہ ہو عیاں عقل کے مولانا سوچھے کئے کا فزونیں جو کہ ہیں ہر کتاب اس لئے کہتا ہوں پریشاں روم اور اخلاق عظیم اس شاہ کے ذکر پاک بعض اخلاق شریف	ہو و شکستہ جس شخص کے پیش نظر اور قوانین جمیلہ کی بنا جو تھا انکے علم سے انکو نصیب جو ہوئی ظاہر بہ ترتیب عجب ان کے جو ر و ظلم پر شام و سحر پائے ہیں شان جلیل سعیدیل ہاتھ لائے ملک خات عد عقل و اخلاق تھو اسکے عظیم بے مطالعہ بھی کتابوں کے نقیص باطنی ہر دم اسے ارشاد تھا اور علامہ بڑا تھا وہ این میں دیکھیں نقیص شبہ و شک عقل و دانش و فراست دیا پیش رگستان صحرائے جہاں شاہ کو نوذ پر نوا اسکے دئے شاہ کے دشمن ہیں گرچہ باذماب منشوی میں فیصر روم علوم دیکھ کر کفار بھی حیران تھے دیکھ میں لکھتا ہوں ر و جہ لطفیف	اور سیاست اسکی عالم پر عیاں جو کیا مضبوط و محکم بالیقین ماضیہ ایام کا احوال سب تھے عرب لائیکہ بس وحشی نصیب پس ہی لوگ علم اور اعمال میں پس محبت میں اُسی کے استنار ایسے باتوں سے جو ہوگا باخبر اور یہ سرور کے اخلاق عظیم اور اُسے صحبت تھی حکما کیساتھ موردِ عالم کین تعلیم تھا وہ تھا سماویہ کتب سے بھی خیر سب کتابوں سے ہی پایا جبا سب سے پیش عقل ختم المرسلین اور شیخ سہروردی باصفا ایک حصہ ہی مسلمانوں کو سب باوجود اس دشمنی کے وہ تمام عقل احمد از کسے نہاں نشد بعضے کا فخلق وہ دیکھے ہیں اولا معنی اخلاق عظیم	اور کیا وہ جو شرائع کا بیاں حسن ترتیب سے وہ شاہ دیں اور انکی امتوں کا حال سب جہاں و در علم و جہاں میں مثال نیک اخلاق اور نیک افعال میں مال و جاں اپنا کئے ایسا شمار دیکھ سرور کے احادیث و سیر اور یہ حکمت اور یہ عقل سلیم یا کتابیہ کبھی علما کے ساتھ عقل و علم و خلق میں عظم تھا وہ اس طرح کہتا ہوں وہ فرد شہیر کہ تمام عالم کو خلاق و را نسبت ایسی رکھے ہر ایک پیش میں نقل عرفا سے عوارف میں کیا مرد و عورت اہل یانوں کو سب قائل اسکی عقل کے میں لا کلام روح و عیش و ندر کہ ہر جا نشد لئے ایماں معجزہ ناکر طلب کیا ہی اس ہو تو اگر اے فہیم
--	--	--	--

معنی خلق عظیم کے

عائشہ کوئی پوچھا اے میاں لیجئے قرآن میں خدا لے اجبند یوں دلیل لائی ہیں بعضے عالما	کیا تھا خلق مصطفیٰ کیجے بیاں جانے چیزیں جو فرمایا پسند ہیں ہی خلق عظیم اسکے عیاں	وہ کہے اس شاہ کا خلق عظیم بالطبع وہ شہ سہ پاتے تھے ظہور کہ جو آیت میں خلاق عزیز	تھا سر اسر صاف قرآن کریم نا پسند چیزوں تھا اسکو نفور حکم فرمایا نبی کو تین چیز
---	--	---	--

(قولہ تعالیٰ) خذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

یعنی کہ تقصیر بندو کی طرف جو کہ دستِ بوالی اللہ کے سپر اور بعضوں کا ہمارے سلیم جذب تھا ہر اے سرور علن اور فرمایا ہے شاہ دوسرا جو صفوت ہو صفی اللہ کی خلت ابراہیم کی عزیم کلیم پس اسی کے واسطے رب کریم اور صیغہ الی ہو دوسری اخ وہ کہایہ آیت اے شاہ کریم جو کہ حمزہ تجھ کو اے رسول پس سرور اس مراتب کو بجا آہ اسکا عزم بزرگوار جب اس شہید راہ مولا کا جگر بھی مبارک انت اسکا شہید دیکھے ہیں اصحاب جب اس حال کو شاہ نے فرمایا رب العالمین یوں عا کرنے لگا پس بانیاز وہ کئے ہیں کامیہ ناجائز	نیکو پنہا حکم کر عالم کو صاف ہاں یہ تہیں اس پر ہو گئی سخت کہ تھی یہ اس شہ کا اخلاق عظیم تھی اے خلوت یقین درانجن میں اسی کے واسطے بھیجا گیا فہم ادیش ہمیں برے زکی زہد عیسیٰ صبر ایوب سقیم وصف کی ہو اکی با خلق عظیم آیت مذکور جنبا زل ہوئی تجھ کو سکھاتی ہو اخلاق عظیم تو کہے کو عطا نہ ہو مول درجہ غایت کو یوں ہو نچا دیا یعنی حمزہ سید اختیار جب یعنی حمزہ شاہ شہدا کا جگر ہو گیا جو جب یہ غزویں شہید اس جنہا اس ظلم اس جنجال کو بددعا کرنے مجھے بھیجا نہیں اے خداوند کریم کار ساز قہر و آفت بھیج مت انکے پر	جاہلوں سے روز و شب اعراض کر پس ہوا لازم اعطوں بالضرور خلق و ظاہر میں کھتا اخلاط حال قال بیا نہیں آسان ہے تا کہ اخلاق ہمہ شہید ہاں جو و بخشش ہو دی اور بکری فوج یونہی اخلاق جمیع انبیا کیونکہ تھا وہ بادشاہ اس جا اسکی تفسیر مبارک اے میں پس زانجلہ ہی میں میں بات بھی کہے تیرے پر جو ظلم و جفا کہ نہیں فوق اسکے مقدور بشر اور ستر اسکے اصحاب کرام کا ٹکڑے ہیں کفار لعین بھی مبارک فن اسکا لے میاں تب کو سب ضل و شاہ ہدا وہ مجھے بھیجا ہے رحمت کیلئے بخش میسے قوم کے جرم خطا آپ جن خلاق ہو تھی ہر مہند	انہی گستاخی سے بس غماض کر تا یہ خلق احمدی ہو یوے نور جس سے تھا باطن کو اسکا رتباط ہاں بلا شک یہ ایک شان ہے میں کروں تمام در و در عیاں طاعت صالح نبی اے ہا فوج جمع تھے اس شاہ میں با صفا جمع اخلاق کل شہید ہاں پوچھا جبریل میں سو شاہ دیں تجھے جو توڑ توڑ جوڑے اسکے ساتھ عفو تو اس ہو کرے اے مصطفیٰ ہے گواہ قصہ ادا کا اس اُپر پائے ہیں سدن شہادت اے ہام بھی ہوا زخمی انا ہم مرلیں منہ سوا اور سر ہو اسکے روال حق میں ان کفار کے کہ بددعا وہ مجھے بھیجا ہدایت کیلئے اور انکے میں ہدایت کر عطا دوروں کی بھی وہی کہتے تھے ہند
---	---	---	--

اخلاق نیک کی وصیت جو آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ اپنے صحابہ کرام کو فرمائی

بوتا ہوں ان کے بارگاہ	کہ ہر اک اچھی نصیحت کی طرف جس کا سب طلب خداوندی ہے	سرور عالم میں دعوت کیا دیکھ اس آیت میں فرمایا عیاں	اور ہر بد کام سے نفرت دیا
-----------------------	---	---	---------------------------

یونہی اخلاق جمیع انبیا
کیونکہ تھا وہ بادشاہ اس جا
اسکی تفسیر مبارک اے میں
پس زانجلہ ہی میں میں بات
بھی کہے تیرے پر جو ظلم و جفا
کہ نہیں فوق اسکے مقدور بشر
اور ستر اسکے اصحاب کرام
کا ٹکڑے ہیں کفار لعین
بھی مبارک فن اسکا لے میاں
تب کو سب ضل و شاہ ہدا
وہ مجھے بھیجا ہے رحمت کیلئے
بخش میسے قوم کے جرم خطا
آپ جن خلاق ہو تھی ہر مہند

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

اور کہتا ہے معاذ باصفاء، اور ادا کیجے امانت صبح و شام بھی کلام نرم اور حسن عمل آخرت سے دل لگا صبح و مسا اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھی اور کرتا ہوں صیت تھکواب ہر گنہ کے بعد کرتو بہ ضرور سرور دین حسن اخلاق ادب	کہ کیا جھکو وصیت مصطفیٰ اور کر ترک خیانت بالودام اور قطع رشتہ طول المل اور حساب آخرت سے ڈر سدا مت مچا فتنہ کبھی دنیا میں بھی ڈھیلے پتھر پاس بھی رکھ خوف نشدیوے تا گناہ تیرے غفور یونہی سکھانا تھا جانبدار و نکو ب	تجھے لازم آپ پر تقویٰ کو تو اور نگہبانی پڑوسی کی تو کر اور ثبات رہ سدا ایمان پر عاجزی اور علم دائم کیجئے اور نہ ظالم کی اطاعت کیجئے یعنے ان کے پاس بھی مت گرنا گر گنہ مخفی ہو تو یہ بھی نہا پند سے اسکے ہوا جو مستفید	راست گوئی اور دفا عہد کو اور ترجمہ کر یتیموں کے اُپر اور واقف معنے قرآن پر اور حکیم کو کبھی گالی نہ دے اور نہ عادل سے بغاوت کیجئے تاناہوں تیرے گناہوں پر گواہ گر گنہ ظاہر ہو تو یہ بھی عیا صبر علم اندر ہوا فرد و حید
---	--	--	--

حضرت رسول رب الجلیل کے صبر جمیل اور علم بے عدیل کا بیان

ابن جان اور حاکم بیہقی وہ یہود نہیں تھا عاظم نامور میں نے جو دیکھا کتابوں میں تمام حکم اس کا اس کے غصہ کے اُپر چاہتا تھا تا کروں میں امتحاں ایک دن وہ بادشاہ انبیا آئے اس عدیکے دو یا تین روز بلکہ تنا بھی نہ قسے پایا نہی شاہ کی مجلس میں خطاب کلام غیر مجلس سے کچھ غصہ میں آ پھر یہاں تک میں کہا سنتی تے حرف یہ میرے سے سنتے ہی عمر فر قرض میرا سب ادا کر دے ابھی	اور طبرانی وغیرہ ای تقی یوں روایت کی وہ دیتا ہی خبر مصطفیٰ میں سب پائے لاکھام ہو و غالب صفا دل لے سپر یہ دو صفات در شہ پیغمبر ال قرض میرے سے بہت فرمایا جاکے روٹ پاس میں لے دلفروز کہ نہیں وعدہ ہوا آخر سبھی تھے بہت پیٹھے ہو ذوالا احترام تا کہے کچھ حرف جھکونا سنا خاندان کا سے ترے شاید یہ سب سخت برہم ہو گیا ہے جلد تر سن اٹھا یہ سرور عاظم بھی	اس طرح لائے روایت معتبر کہ جو ہر پیغمبر آخر زماں دو صفت لیکن نہیں پایا تھا اور دوسرا اس سے کوئی سنت بتا منظر قابو کا تھا میں با وفاق اسکی قیمت مجھ کو پہنچا نیکیے تیز جب تقاضا آپ کرنے لگا دیکھ کر یہ علم قصد آ کر میں پھر لگا کر نیکی میں سنتی سے بات لیکھ درمے علم و افتخار کہ ادائے قرض جلدی نہ کر میں نے تب اٹھ شاہ کے نزدیک دیکھ یہ حالت عمر عالی وقار	زید بن ثعنہ سے اونیکو سیر اسکے رب صفا و آثار نشان یعنے وہ دو صفت یہ تھیں گر کر توی وہ کرے نرمی کیساتھ ناگہاں ایسا ہوا اک اتفاق وعدہ کئی دن کا کیا وہ شاہ پر نہیں غصہ میں آیا وہ ذرا زشت گوئی میں لگا کر نے میں اس تصور سے کہ شاہ کا نالت تب نہیں غصہ میں آیا زینہار قرض ہوا ہو نہ بہت تکلیف دیں جادرا نشرف پکر کر یوں کہا ہو گیا بے تاب طاقت ایکبا
---	---	---	--

<p>کھینچ کر تلوار میرے سر پر تب نگے ہیں سکرانے شاہیں بلکہ ہم تھانے تھے جھکے کہے تب کہا فاروق اس لاریں جا ادا کر اس کا حق لے باصفا جب تائیں شاہ و اسبات کو</p>	<p>جھکو غصے سے برکھنے لگا اور فرمایا ہے تے تب وہیں باندرا فرض اس کا دست بٹھے زاید اس سے صبر کی طاقت پیر بیس صاع خرماد زائد از حنا دین باطل سے اٹھایا ہاتھ کو</p>	<p>اے عدو اللہ چادر چھوڑ دے یہ تھی امید جھکو اے شہر اور کرے اس کو نصیحت لاکر حکم ہو تو میں داکر تاہو قاض تو جو سختی سے کیا ہوا اس بات شاہ پرایاں بھی لایا ہونیں</p>	<p>ورنہ سر کو کاٹا ہونیں تھے کہ تو یوں سختی کرے اسکے پر قرض خواہی ہیں یوں سختی نہ کر شاہ نے فرمایا اس کی سبک عرض تا یہ بدلہ اس کا ہولے نیکذات دولت دارین کو پایا ہونیں</p>
<p>راہ میں ایک جنگلی بے تمیز کیا عرض کھتا ہے کہ تو ای جو کینہ کہ جو ہے مالے شاہ ہدا بیچ کہتا تو نہیں میرے مال وہ لگا اس طرح سے کہنے لگتا پس بلا یک شخص کو بولا ضرور بھائیو سالار دیکھ صبر و حلم تم بھی نامہ قدر اپنے مومنو</p>	<p>شاہ کی چادر کو کھینچا اغریز وہ کیا عرض و امام انس جا پاس تیرے ہو وہ سب مال خدا بالتقیں میرے مال ذوالجلال اسکا بدلہ بھی اب دو لنگاہیں ایک شتر پر جو بھی دس پر کھجور رحمۃ اللعالمین کا صبر و حلم پیری کے گل ریگستان سے چنو</p>	<p>بوتا ہے بوہر پیرہ با صفا گردن اشرف ہوئی دس کی لا دونوں دونوں پر یہ کچھ انانج وہ نہیں کچھ مال تیرا جھکو نے پر جو کھینچا تو مجھے حق ہے مرا شاہ ہنستے تھے بہت فرحت جب بوجھ پورا بھر کے دے اس کو شتر دیکھ کس درجہ کو پہنچا تھا یقین حلم کا ضد خشم ہے بے ارتباب</p>	<p>ہم تھے ایک دن ہمر شاہ ہدا تب کہا اس کو رشول ذوالجلال بھر کے دولا داکر ہے اقلیج سکرانے شاہیوں بولے اے اس کا بدلہ میں تیرے یوزنگا گزری یک ساعت اسی حالتیں تب لیگیا خوش ہو کے وہ ہمر اشیر کہ زیادہ اس سے مقصود نہیں تم کرو اس سے نہایت اجتناب</p>
<p>یوں روایت آئی ہو خندہ پے عرض یاروں کے دسرتی تب دوسر بولا کہ میں چھلتا ہو پوت کاہم میں صیاب تھی با ادا گز ہم ہی سب خدام کرتے تھے حکیم بیٹھے ہی ممتاز ہو یاروں وہ عائشہ کہتی ہیں لے نیکو نہاد</p>	<p>کہ لکھا تاریخ طبرانی میں ہے کہ ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب تسرا بولا کاٹا ہوا لگا گوشت اٹھ دہاں سے چلے خیر البشر کیوں کے تکلف و شاہ انام ناشر یک ہوا انکے کچھ کام نہیں وہ کوئی نہ تھا خوش خلق و سرور زیاد</p>	<p>اک سفر میں لایا یاروں سے نبی اک صحابی نے کہا لے نیک نام اور پکاتا ہوں کہا جو تھا اسے جمع کر کچھ لکڑیاں لگا ہیں تب یوں جواب انکو دی شاہ ہدی</p>	<p>ذبح کر کے کو اک بھونو بھی ذبح کرنا اس کو اب میرے کام یونہی ساری خدمتیں حصہ کئے دیکھ یاروں نے کئے ہیں غضب اپنے بندے رکھو مکر وہ خدا</p>
<p>روایت</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>

اور غیب بخش گوئی تو کبھی اور کسی غم کو جھڑکاتا نہ تھا خبر دیتا روایت سے انس	ہوئی نہ اس سو قصبہ بے قصد بھی اور نہ کہتا کیوں کیا یا کیا میں کیا خدمت نبی کی دین بس	جوں ہر جا تھا وہ باہل عیال کوئی عالم میں تھا اسکے مثال	کوئی عالم میں تھا اسکے مثال
روایت		روایت	
ہاں ہوا جب حکم خلاق عباد اسکے اہل بیت یا اصحاب سے اور تالیف انکی کرتا تھا سدا اور صحابہ اس سے جو بے ملتے تھے آ اور نقد کرتا تھا اصحاب پر اور جہاں تھا ہی ہر ہم نشین ناکرے وہ جہنم تک قطع کلام سرنہ اس سے پھیرتا تھا وہ کبھی خود بخود چھوڑتا تھا ہاتھ جب تا بخدے اپنی چادر کو بچھا تکلیف اپنا اسکو دیتا تھا رسول اسکی حاجت سے فراغت ہو جب جائے مجلس میں رہے غالی جہاں ایک دن یاراں کو نہیں اتھاس تب صحابہ نے بنایا جلد تر اور مساکین کی عیادت کے بدل کہ جلا مسکین مجھے مسکین مار بادشاہوں سے نہ کہتا تھا ہر اولیٰ علم و اہل فضل کی	وہ کیا ہوا وہ مولائیں جہاد گر اُسے کوئی یا رسول اللہ کہے اور نہ نفرت انکی رکھتا تھا روا آپ ہی کرتا مصافحہ اولاً سائے خاص عام شیخ و ثناء کوئی عزیز اس پاس سے نہیں قطع کرتا ہی نہ تھا شاہ امام جہنم تک پھیر نہ دے سر آپ ہی چھوڑتا تھا ہاتھ اپنا شاہ تب اُسے بٹھاتا تھا اسکو مصطفیٰ پھر بچہ ہو بلکہ کروانا قبول پھر غار آغاز وہ کرتا تھا تب بے تکلف بیٹھ جاتا تھا وہاں کہ تو بیٹھے اس طرح اے شاہ ناک ایک مٹی کا جہو ترہ لے پسر شاہ جاتا تھا کرم سے اپنے چل اور مساکین میں ٹھائے کردگار انکی دولت کے سبب شاہ ناک دائما تکرم کرتا تھا نبی	پس کبھی مجھ کو نہ پوچھا شاہ دین اور وہ کہتی ہو شاہِ مرسلین اور نہ کرتا تھا وہ شاہِ سرفراز تو اُسے لبیک سے دیتا جواب اور اول حضرت خیر الانام اور کریم قوم کو خیر البشر اور اپنے ہم نشینوں کو تمام اور آئندہ سے جو کرتا تھا بات اس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر اور اگر کوئی بچہ دتا اسکا ہاتھ نقل ہے آتا تھا جو اسکے حضور گرجہ نہ ہوں سکے تین شاہ دین اور کبھی تحفیف کرتا درمناز رہتا یوں یا رسول شاہ ہا بھی نہ تھی قالین بالین کو خواں کہ تجھے پہچان لیوے اجنبی بیٹھتا تھا اُسے وہ بدر ہدا اور مساکین میں ہی رہتا تھا اور نہ کوئی مسکین کو نکلتا تھا فقیر شاہ مغلوں کو ملاتا تھا عیال حق خویشان مل داکرتا تھا او	کام تو کیوں کیا کیوں یہ نہیں ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہیں پائے اشرف اپنے مجلس میں دراز ملکت اسکے طرف ہوتا ثواب آپ ہی ہر اک کو کرتا تھا سلام سروری دیتا تھا انکی قوم پر حصہ دیتا تھا با لطف تمام وہ طرف اسکے ہی رکھتا التفاف شاہ سننا بات انکی کا دہر کھینچتا اسکو نہ تھا وہ پاکذا اسکا وہ اکرام کرتا تھا ضرور رشتہ خویشی یا رضاعت لافیتیں آنے والے کیلئے وہ سرفراز اجنبی پہچان ہی سکتا نہ تھا صد مذہب نہیں تھا اختصاص پس ہوئی یہ عرض مقبول نبی گرد لب یاراں نجوم اہل ہندی اور مولائے یہ کرتا تھا دعا اسکی غریب کے سبب اے خیر حق تعالیٰ کی طرف وہ ایکساں کہ زیاد ادنیٰ پہ علیٰ کو ہنو

عذر خواہ کی معذرت کرتا قبول اور کرتا تھا قبول انیکنام	پھر نہ ہرگز اس سے رہتا تھا ملول دعوت آزاد باندی غلام	اپنی باندی اور غلام اور پر بنی اور ہدیہ نکالتا تھا قبول اور عبد اللہ کا بیٹا جحریر	کھانے کپڑے میں تھا فاقی کبھی اور کرتا بدلہ بہتر رسول بولتا ہے اس طرح سے لے خیر
روایت		روایت	
کہ کبھی مجھ کو نہ دیکھا شاہ میں اور تو وضع ہو کر تھا روفی بیٹھ تھوڑا وقت از لطف و عطا اور سوار اس شہسوار کو روایا نشا پھر کیا ارشاد تو سوار ہو	مسکرایا ہے گردہ تب یقین دوسرے کو بر سوار می شریف چاہا جب جانے سوئے دولت سرا بولا مجھ کو جاتو ہمراہ رکاب - بلکہ آگے میرے بیشک بیٹھو	قیس کہتا ہے روایت ایک روز پدر میرے سجدنے تب جلد جا شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار صاحب کب ہو اولی لے سپہ اور ہے منقول یونہی ایک بار ہو گیا اسوار اس پر شاہ دیں اور جب قوم قرظہ پر گیا	شہ ہمارا گھر ہے رونق فروز ایک مرکب حاضر خدمت کیا میں کیا حفظ ادب کے اعتبار آگے بیٹھے اپنے مرکب کے اوپر اک صحابی جب کہ آتا تھا سوار اپنے آگے اسکو بٹھلایا وہیں ایک مرکب کے ابر سوار تھا
روایت		روایت	
اور دیکھا راہ میں حضور مکتوب	جلد مرکب سے اتروہ با ادب	ایک قطیفہ کہنے اور تھا تعالیٰ ہاتھ آئے تھے بہت مصائب اور اس دن وہ با فواج عظیم کہہ کر شرف تھا پہنچا اسکا آ کہ بوقت فتح کہو افتخار بولتا ہے یوں انشائی اہل جود حق دیا شہ کو خبر اس بات کہ ما زنا چاہی تھی میں تیرے تئیں حکم کیجے ہم کو اس کے قتل کا	یعنے اک جادو پرانی لے میاں باوجود اسکے تو وضع تھا یہ جب ہوا مکہ میں داخل لے شہیم اونٹ کے پالاں تلک باصفا سر بندی اپنی کرتے آشکار ایک عورت زشت از قوم ہو پس صحابہ اس پر دلائے اُسے تب کیا ارشاد اسکو شاہ دیں یوں کہتا ہے تیرے تئیں ذوالعطا
روایت		روایت	
زہر کرے کے پھر اندر ملا جب بنی پوچھے بنا اسکا سبب رہا مجھ پر نہ سوچے گا تجھے میں کیا تقصیر کو اسکے منہ اور اک طعوں یہوئی بیجا	شاہ کے نزدیک لائی کر دغا اسنے کی عرض اسکا شاہ عرب شہ سے یارا عرض لیا کر دنگے تم بھی اسکو چھوڑ دو سینہ صفا سحر اس سالار عالم پر کیا	تب ہے ہمارا کو دن شاہ دیں	پس دیا آ خبر جبریل میں

<p>یوں روایت لائے ہیں یونیکو آہ توبہ بادشاہ انبیا جلے لافانوق ذاس چاہے صحت کامل ہوئی اس کو تب کیوں ہوا شہ پر اثر دیکھے جواب سید عالم کو کفار عرب کہ اثر جادو کا ہوشہ پر عیاں شاہ جادو گر بھی ہوتا اگر</p>	<p>ریشا طہر کا بی کے لیکے مو کہتے ہیں بیا چھ مہ تک رہا بال وہ نزدیک کھا شاہ کے خندہ لاتے ہیں یہا تک سن تو سن یہ خندہ کا جواب باصوا بولتے تھے آہ جادو گر ہے سب تا کہ نام ہوویں کیسے کاواں اُن یہ جادو کا نہیں ہوتا اثر</p>	<p>دے گرہ جادو کے گیارہ اکثیر بس خبر اس دیا سرور کو حق پڑھکے وہ سورونے گیا و آیتا شاہ کی امت جو ہیں و لیا قاعدہ ہی مقرر لے پسر اس لئے ہے حکمت رب العلما کیونکہ انکے قاعدے ہی یقین جب میننگے ہمسے یہ لغز جواب نقل ہو غور تھی اک با شعور لطف سے شہ اسکو فرمایا ہے پس زن بیٹھی تلک ہی اسکے تشا</p>	<p>چہ میں یک کھے یہود ان لعین اور بھیجا سورہ ناس فلق کھولے وہ گیارہ گرہ ابھایا نہ اثر ہوتا ہے اُن پر سحر کا کہ نہیں ساحر یہ جادو کا اثر اس طرح اس امر میں کی قہقنا سحر کی تاثیر ساحر پر نہیں ہوونگے بدست پاہل کتاب عقل میں تھا اسکے نقصان و فتور بیٹھ جس گلی میں تو جیتی ہے آ آپ بھی بیٹھا یہ شاہ کا نشت</p>
<p>روایت آئی خدمت میں وہ اک دن شاہ کے با یقین بیٹھو گنا تیرے ساتھ میں اپنی حاجت وہ فایز ہوئے جب ہے بخاری کی روائت میں تو جان یہ تو ضلع شاہ کالے اہل دیں</p>	<p>اور کبھی حاجت تیرے مجھے اور رضایتی کروں جا کیتیں ہوئی رواں سرور اٹھا کوائتے کہ مدینہ کی تھیں آتی بانیاں دیکھ کس وجہ کو پہنچا تھا یقین</p>	<p>روایت اور پچھتیں دست سالار بشر اور تصور نہیں اس پر زیاد اور بخاشی کی طرف سے ایک بار عرض خدمت یوں صحابہ کئے خدمت و تکریم انکی آشکار</p>	<p>روایت پس ان ہوتا جا تیں تھیں جن ہیں بہت ایسی روایتیں رشاد آئے تھے کئے اُلچی لے ہوشیار ہم رنگے انکی خدمت حکم دے یہ بجالائے بہت سر جہار</p>
<p>روایت سربراہی انکی دینے لے انیس بولاجب یاراں مہم ہجرت کئے دوست پس لکھا ہوئی اہل دیں میں روایت وہ سالار چہاں اور اپنے گوسفندوں سے بچا اور ایک بچہ لطف سے خادم کیشا پر وہاں ہیں گاہ گاہ گاہ کرتا تھا وہ بانفس نفیس</p>	<p>روایت تب کھڑا وہ شاہ بانفس نفیس اور حبش میں جا کے جب داخل ہوئے اسکا تبادلہ کر دیں ہی یقین اپنا کپڑا آپ سیتا تھا یہاں دودھ لیتا تھا پوڑے باصفا آپ ناگوں تھے وہ پاک ذات کام شاید یہ کیا وہ دیں پناہ اور کبھی کرتا شرکت وہ رئیس</p>	<p>روایت تو نے نرغیلین کی اپنے دوال بانہتے تھے خود ہی شتر کو نبی اور مدد کرتے تھے وہ خدام کی کیونکہ متعین تھے اسکو دس غلام چیز اپنی آپ ہی لیتا اٹھا</p>	<p>روایت آپ ہی کرتا دہشت با کمال اور پارہ ڈالتے تھے آپ ہی تا ہوا سانی اہوں کام کی گاہ فرماتا تھا وہ انکو ہے کام وہ اٹھانے غیر کو دیتا نہ تھا</p>

روایت	لوہر پڑھنے کے نیکذات	آیا میں بازار کو سرور کیا تھا
پس سرور ایک خریدار اٹھا دیا کہ اٹھانے اپنی چیز ہے ہوشیار پہننے میں سیکے ہی بن مختلف حضرت عثمان ہوا جند شہید اور عجب اسکے کرتا تھا تھنا قبل بعثت میں خرید ایک چتر کر کے یہ تو آریا جبکہ گھر دیکھا گیا ہوں کہ وہ سالار ہیں تین دن سے تھا تار ہی انتظار اور تامل تغیر سے بھی سنت نبوی کے جتنے تابل جیسے سید عبد قادر با صفا	اور اٹھایا آپ ہی لئے ہیں اکمال ملک ہی بہت ساز و پر کہا بن قیم جوی یہ فصاحت پہنا تھا شلوار اسدن رشید اپنے وعدہ کو وہ کرتا تھا وفا مول کچھ باقی تھا اسکا عزیز آیا یہ وعدہ کو بھولے خطر منتظر تشریف رکھا ہو ہیں میں کیا تب شد ہو عجز و انکسار آئی ہے اسی حکایت لے اخی بھی وہ ایسے ہو گئے ذی عز و شاک غوث اعظم پیشوائے اولیا	وہ شہ کو بن دیا یا مجھے اک حدیث پاک سے ظاہر ہوا واسطے ہی پہننے کے لئے سعید ننگ کچھ رکھتا تھا حق کا بنی کہ شہ عالم رسول شہ سے ٹھیرے اس چائے ہی تار ہوں اب پس دین ڈرانہ کر کچھ دیر تب کہ مجھے تو رنج میں ڈالے بس او صبر صدق و وعدہ کا وفا صادق الوعدہ یقین قرآن میں بالیقین ایسی ہی ایفائے ہو منتظر بیٹھا رہا تھا ایک سال

حضرت کی خوش طبعی کا بیان

اور خوش طبعی بھی سالار نام ہل میں مقصود کو بنی کا تھا کہ محفل جس ہوں نبی ہو اور اگر مقصود ہو اس میں خوب فی الحقیقت شہ عالی صفا کس بشر کو تھی طاقت یہ عجا خواب میں ہتی تھیں بی بی اگر گر نہ رہتے اس طرح شاہ ہوا اور وہ سرور دنیا تھا ودعا	گاہ گہ کرتا تھا صاحب کرام مدعا پاروں خوش فوٹی کا تھا آئے حلقے ذکر و طایس فتور ہاں بن کی فرح تالیف قلوب گر نہ رہتا اس طرح لوگوں کو ساتھ کہ کے اس شاہ سے قال مقول لیٹتے تھے تھوڑا اپنے فرش پر کوئی اسکو دیکھ ہی سکتا تھا جو کلام حق کو سنتا تھا بجا	پروہ خوش طبعی تھی ایسی آئیں جو حدیث منع میں منقول ہیں ایسے باتوں سے جو سالم ہون مزاج جیسے تھیں رسول انس و جان یہ تو وضع اور دبوئی مدام فجر کی سنت کو بعد از وہ مدام باہر تے بعد وہ شاہ ہوا جو ہمیشہ شب کو کرتے تھے قیام اس لئو نور ہا بت اور جلال	جس میں تھا مضمون سچا بالیقین کثرت و افراط پر محمول ہیں ہے شریعت میں وہ جائز اور مباح مستحب ہو جاوے گا تب نگیاں گر نہ کرتا خلق سے وہ صبح و شام عائشہ کے ساتھ کرتا تھا کلام پھر نماز فرض وہ کرتے ادا اور تلاوت ذکر خلاق انام اس اک ہوتا تھا ظاہر باکمال
--	---	---	---

حضرت کی وعدہ وفا کا بیان

پس کوئی رکھتا تھا اکال کھام خلقت رضی و سفلی سے اُسے بعد جو آتا تھا باہرے میاں شیخ ابن الحاج سے اے باصفا نقل ہو کیا بارزینب اے میں غسل جب کرتے تھے وہ عالجباب پھر متغیر ہوا وہ زینہار اور صحابی صغیر ابن ربیع تھا کنواں یکا اسکے گھر اے باصفا وجہ خوش طبعی سودہ پانی کو تب حافظہ کا اسکے شہر تھا بڑا	کہ کرے اس سہ ملاقات کلام انس تا حاصل ہو صلی سے اُسے یہ تھا رفیق و مہربانی کا نشان نقل نہ نکتہ مواہب میں لکھا اُمّ شکمہ کی جو بیٹی تھی یقین منہ پہ زینب کے وہیں پیکار ہوا تاکہ وہ بوری ہوئی اکا وقار نام ہے محمود جس کلاے رفیع تھا وہاں کڈول تھا کچھ سمیرا ب چہرہ محمود پر مارا ہے سب قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا اور حلیث اسکی بہت مشہور ہے	تھی یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات اور تنزل ز علو آں مقام وہ گروہ دینیں پر تھا رحیم اور رکھتا تھا خداوند قدیر وہ ربیبہ تھی رسول اللہ کی میں سے اسکے بچے اے باصفا تھی جوانی کی وہی نئی حال پنج سالہ تھی مبارک اسکی سن شاہ عالم اس کو کچھ پانی پیا پس برکت ہو اسکی بالیقین اس سبب ہیں گئے اسکے نش جو بخاری میں یقین مذکور ہے	وہی حالت میں بھی صدیقہ کیساتھ اسکے تین ناسوت میں ہو اسلام کہ گواہ ہو اس پر قرآن کریم اسکی خوش طبعی میں برکت کثیر خدمت عالی میں سکے ائی تھی چہرہ پاک اس کا نورانی ہوا کچھ نہیں پایا کمی حسن و جمال شاہ اسکے گھر کو لے ایک دن اور پانی منہ میں جو باقی رہا حافظہ اسکو ہوا حاصل وہیں طبقہ صحابہ میں اہل یقین
---	--	--	---

حضرت جناب رسالت علیہ آلہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے جود و سخاوت کا بیان

کیا لکھو جود و سخاے احمدی جود کہتے ہیں سی کو لے فنا نعمتیں ظاہر باطن کی تمام بعد حق کے حقتعالی کا قبول کہ وہ نشر علم کرتے ہیں سدا	بخشش بے انتہاے احمدی بے غرض اور بے عوض ہو عطا حسی و عقلی کمالات ہمام اجود انبائے آدم ہی نہ بھول بے غرض اور بے غرض بہر خدا	جود و بخشش کا مقدس حقے نور بے غرض اور بے غرض عالم کتب اور بعداں امام المرسلین یک حدیث آئی ہو ایسی ہی صحیح	ذات میں جبکہ کیا تھا بس غلو ذات اسکے ہو رکھے خصاص خاص بخشا بنی آدم کتب اسکی اہمیت کی ہیں علمادین بس یہی اسکا ہر مضمون صریح
---	---	--	--

اللہ اجود جود اثم انا اجود بنی آدم و اجود هم من بعدی (جل علم علما فنشرہ) (الحديث)

ہاں غرض دنیا کی جو رکھے یقین کہ دروہر حال اسکے اوصیب جو کما گنا سودیا ہو بے ملال ما قال لا حظ الا في شهودہ	دین کے علمائیں وہ دخل نہیں کوئی نہیں ہرگز ہوا ہے بوضیب بلکہ بخشا ہی زیادہ از سوال کو لا الشہد کا نہ لکھ لکھ	بحر فیض جود سالار یقین اور جواب مذکور سیائل کے جاں نعت میں اس شاہ کے امی باصفا زفت لا زبان مبارکش ہرگز	موجزن اپنی تھا ہرگز زما لا نہیں لایا وہ ہرگز برزباں ہے فرزدق نے یہ کیا بہتر کہا مگر نہ شہد ان لا الہ الا اللہ
---	--	---	--

لَا نَہْ گزاشہ کو ہرگز لب پر
گرنہ حاضر ہو کو فضا کوئی چیز
پر صیرج اسکو نہ کہتا شاہ دین
کہ کبھی سر بقصد اعتذار
دہ کہا اب مرکب حاضر نہیں
اور نادرجا میں یہاں ہی کلام
نفی لا کی خبر کی تمہیم سے
لَا نہ فرمائیے مطلب سے یہی
بخل جس بار سے پس دوز تھا
جیسے بعض شیخی صقیان مقال
تا مسلمانوں کے کاموں میں بھی

یک شہادت کو ہی کلمہ میں مگر
شاہ تب خاموش رہتا ہے عزیز
کہ نہیں مجھ پاس یاد دیتا نہیں
لَا نہ لایا ہوں زبان پر نہ یہاں
تا سواران پر کروں تو یقین
جو ہوا ظاہر ز سالار انا م
بعض جاہلی ہی تثنیٰ رہے
جو دوشش سو نہ قاصر کبھی
کنج اس کا جو دسے معمور تھا
جب کے اس حکومت کا سوال
اور صلاح حال میں سائل کے بھی

گرنہ ہوتی یہ شہادت اے میں
اور دجوتی وہ سائل کی تمام
لَا نہیں کہتا تھا کہنے سو مگر
جبکہ اک غزو میں جانے لے گیا
تب یہ کہنا ہی تھا سر کو ضرور
اختصاص اس جانے کا بلے ریتا
کہ امام قسطلانی با صفا
جون بخیلان نخل سے کہتے ہیں
ہاں اگر سائل نہ رکھتا اہلیت
انہیں استعداد اس کی یقین
اس حکومت نیا کو کچھ خلل
ہے روایت ابو ذرا ایک بار
اور کوئی چیز کا بھی بے ملال
لے برادر یہ ابو ذر با صفا

روایت

شاہ فرمایا اُسے تو ہے ضعیف
تازیانہ بھی گرے۔ برز میں
دے زکوٰۃ مال بھی مال آہام
ہو روایت اک عجیب کے تئیں
یابی یہ شخص مومن ہے بجا
باروم بھی جیسا یہاں کہا
اور ایسے لوگ کو دیتا نہیں
کہ رکھے جب بند کو دوست رب
کوئی سائل کو غرض کا فرد
قرض کہ جب بیکو دیو گیا خدا
ترمذی لایا روایت ایک بار

آرزومت کر عمل کی اعفیف
مانگ مٹ بھی کسی لے ہیں
اسکے مذہب میں رکھنا ہو حرام
کچھ عطا کرتا تھا شاہ مرلیں
جانتا ہوں اسکے تئیں میں کرا
تب عمر سے شاہ نے فرما دیا
کہ اسی میں صلاح انکی یقین
اور نہ دنیا دیو انکو بطلب
سر زغال نہیں کرتا تھا رک
قرض وہ تیرا کرونگا میں ادا
آئے تھے درم یقین نو دہرا

روایت

یوں کیا اسکی سفارش عمر
شہ نہ فرمایا کہ ہاں مومن او
دوست رکھتا ہو مقرر انکو میں
یہ خلق ہے بہ اخلاق خدا
دیو اسکو مال دنیا بیشتر
حکم یوں کرتا تھا اسکو عزیز

مستی اک شخص کو تئیں جانکر
جب کہا دو بار یوں وہ پا کھو
کہ بہت شیخی صا ایسے نیک میں
گرنہ یوں بعض کو فرما دے عطا
او کسی کو دوست نہ رکھے مگر
گرنہ رہتی پاس اسکے کوئی چیز

روایت

شاہ وہ مبلغ کو رکھ کر جھیر
کر دیا تقسیم آغاز لے ضعیف

صاحبان نام بیات کا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بقدر اعتبار و اہمیت سوال و جواب کرتے تھے۔

<p>ایک فریم بھی نہیں باقی رہا ابھرتا ہونے لگا حق تجھے عرض کی فاروق ذلے شاہ عرض سرور کو نہ آئی پسند عش کا مالک جو پروردگار اسکے چہرے علاتا سرور</p>	<p>آکے ایسے میں کوئی سائل ہوا جلکے تو باز میں اب فرض لے دیکھا کہ بار تو اس کو یقین تب کہا انصار اک ارجند مال زر دیو کا تھکے شمار ہو گئے ظاہر کرامت سرور</p>	<p>اسکو فرمانے لگے خیر البشرم جب مجھے کچھ بھیج دیو کا خدا اب نہیں جو چیز قدرت میں تھے یا رسول اللہ ہر دم خرج کر جب سنا اس شاہ کو شاہ جہاں پس فرمایا انصاری کتنے</p>	<p>ہو گیا اب صرف سامان و زر قرض تیرا میں ادا کر دیو کا حق نہیں تکلیف دی اس کی تجھے اور کی کا کچھ نہ کر خوف و خطر مسکراتے کو لگا ہوشادماں کہ اسی ہوں یقین یا موریں</p>
<p>کہ رسول رب عالم کے حضور بولتا ہوں انشائے باصفا کہتے ہیں اتنا کبھی مال و فور جب نماز وقت سے وفار ہوا بدر کے غرو میں شاہ جلیل پس بہت مبلغ مجھے کیجے عطا پس بچھا چادر وہ اپنی جلد تر یا نبی اسکو اٹھانے کیلئے تب وہ بستہ کھڑکچہ کر کے کم اور دو سر کو بھی شالار بشر ہے روایت لاکھ درہم سودہ</p>	<p>لیگی میں ک طبق تازہ کچو جزیہ جبکہ آیا تھا بحرین کا شاہ عالم کو نہ آیا تھا حضور مال زر ہر شخص کو دینے لگا میں بھی اور میرا بھتیجا اقل اسکو فرمایا ہر تب خیر لورا اسیں باندھا بہت سامان زر اور کسی کو حکم اب فرمائے لیگیا کندھے پہ پھر آیا ہم مال زر بخشا ہے اسدن بقد صرف اسدن ہی کیا شاہ عز دے اُسے اوسط کو دے گا سبق</p>	<p>اپنی مٹھی بھر کے شاہ انبیاء حکم فرمایا رسول اللہ تب لایا جب تشریف از بہر نماز حضرت عباس اس سر رکاعم ہو گئے ہیں ہمے دونو جب میر جتنی طاقت ہو اٹھانیکی تجھے جب اُسو چاہا اٹھانے نہ سکا شاہ فرمایا نہیں تو ہی بجا عرض کرو یا سہی سر بار بھی بجلاس شرف سے جب پنا اٹھا الغرض ہر رنگی وہ جو دوسرا</p>	<p>یوں آواز لائی ہوئے پیش میں زیور و سونا بھی مجھ کو دیا گوشہ مسجد میں ڈالو اسکو اب اسکو دیکھا ہی نہیں وہ سر فراز یوں کیا عرض کشاہ نم فدیہ دینے میں لگا مبلغ کثیر اس قدر اس مال سو اب لیجئے عرض پھر لو شاہ عالم سے کیا اسکی قطع طمع خاطر یوں کہا لیگیا ہے بلکہ تیرے بار بھی ایک درہم بھی نہیں باقی رہا جان اسد رصہ کو پہنچی تھی بجا</p>
<p>منع فرمایا بہت دینے سے حق ہے روایت ایک دن سرور پاس کیجئے اک پیرن مجھ کو عطا پیرن جو ہے تن اظہر ابر تن برہنہ گھر میں بیٹھا رسول</p>	<p>ایک لڑکے نے کیا آلتاس شاہ بوجہ بعد اس ساعت آ دیکھے مجھ کو وہی لے نامو تھے صحنہ منتظر باہر ملول</p>	<p>ماں مری کی عرض کشاہ زن پس گیا اور جب لدا یا ہے تمہی جرہ اشرف میں جلکے بے ملال تنگدل ہو گئے آخر وہ دب</p>	<p>پہننے مجھ کو نہیں ہے پیرن پھر کہا ہاں عرض کرتی ہو بھی پیرن اپنا دیا اس کو نال آیت اشرف ہوئی نازل یہ</p>

<p>وَلَا تَبْسُطْ مِمَّا كَلَّ النَّبِيُّ</p> <p>جس سو بیٹھے گھر میں ہو بے لباس اور صحابہؓ جو ہیں تہہ پہن ہو اُداس</p>		<p>یعنی فرمایا ہے حق اے مصطفیٰ</p> <p>استفادہ دین کا ان سے کہیں</p>		<p>اس قدرست کر فرائض با صفا</p> <p>ہو تری خدمت کے موقوف آئیں</p>			
<p>روایت</p>		<p>ایک چادر سی کے بہتر ہے ہما</p> <p>عرض کو اسکے قبول شاہ دیں</p> <p>چادر اشرف یہ کیا بہتر ہے اب</p> <p>جہاں تھا مجلس سالار نام</p> <p>کہ شہ والا بہ شوق و احتیاج</p> <p>اور ہستے اپنے نہ مانگا اسکے تئیں</p> <p>تاکہ اس کے تئیں سبے ارباب</p>		<p>کی روانہ اور یہ بھی پیام</p> <p>حاجت چادر بھی تھی ان کتیں</p> <p>حاشیہ اس پر یہ کیا خوشتر ہے اب</p> <p>تب ہیں سائل کو صحاب کرام</p> <p>چادر اقدس کو یہ وڑھا تھا آج</p> <p>بلکہ میر کفن کو مانگا ہونیں</p> <p>حق تعالیٰ مجھ کو نادیو عذاب</p>		<p>یہ قول شہ چادر میں سی</p> <p>اڑھ کر بیٹھا تھا سر روہ ردا</p> <p>یا نبی چادر یہ مجھ کو دیجئے</p> <p>یوں لگے کرنے ملامت پر طال</p> <p>مانگنا تیرا ہوا بسنا صواب</p> <p>کہ یہ چادر کی جیغ غب ہے</p> <p>یا الہی ہم کو تو نسیق سنا</p>	
<p>حضرت سید الشہ و جاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیان</p>							
<p>جوں سخت و میں تھوڑے رہنما</p> <p>سخت جنگوں میں لیان کبار</p> <p>چو طرف سے مشرکوں پر شورشیں</p> <p>نہ روز عالم نہ جاگہ سے ہلا</p> <p>حضرت عباسؓ پڑا تھا رکاب</p> <p>شاہ خجہ کو اٹھاتا تھا وہیں</p> <p>شاہ کہتا تھا نبیؐ ہوا لکذب</p> <p>کوئی نہ تھا کفار میں یہاں بشر</p>		<p>تھا شجاعت میں سو پورا کمال</p> <p>جبکہ پاتے تھے نہایت خطر</p> <p>تیر باراں جب ہوئے روز جہنم</p> <p>یکدم ہرگز نہیں پیچھے ہٹا</p> <p>اور ابوسفیانؓ لگام کا صواب</p> <p>تا کرے حملہ بہ کفار عیس</p> <p>اور یوں بن عبد مطلب</p> <p>انچھ میں جیکے پڑے ہونا کنکر</p> <p>ذکر با فضیل اس غزو کا سب</p>		<p>کوئی شجاعت میں اسکا مثل تھا</p> <p>شاہوں رہتا تھا ثابت قدم</p> <p>ہو گئے ہیں منتشر سب زبیاں</p> <p>تھے ملازم تھوڑے ہی صاحب کما</p> <p>یہ ابوسفیانؓ تھا اسکا بن عم</p> <p>پر ابوسفیانؓ عارث نیک نام</p> <p>اور وہ تب لیکے یکیش کنت کر</p> <p>فتح و نصرت چاہا از پروردگار</p> <p>کہ تو اخبار نبوت سے طلب</p>		<p>تھا یقیناً اسے خلیق خدا</p> <p>جبکہ خود ہی پیش ہوتے دمدم</p> <p>فوج میں یا تزلزل بیکراں</p> <p>شاہ تھا ثابت یک خچر پر سوار</p> <p>یعنی عارث کا پسر عالی ہمم</p> <p>چھوڑا ہرگز نہ تھا اسکی لگام</p> <p>پھینک ڈالا شکر کفار پر</p> <p>ہو گئے کفار تب یکسر فرار</p>	
<p>حضرت کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت بے نہایت کا بیان</p>							
<p>کیا لکھوں اسکی شفقت کا بیان</p> <p>سورہ توبہ کا آخری فہیم</p>		<p>رافت و الطاف و رحمت کا بیان</p> <p>جس کو فرمایا یوسف و ہم رحیم</p>		<p>حق کیا لکھوں قرآن میں خطاب</p> <p>ہے یقین دیا ہے رحمت اکا عام</p>		<p>رحمتہ للعالمین ہے ارباب</p> <p>خلق اور عالم کو گھیرا ہے تمام</p>	

اسکی ہر مومن سب ر د کلا غایت الطاف و رحمت کا سبب وہ نہ فرمایا برائے ہر نماز طول ہو تفصیل جنکی امیں تب جماعت ساتھ رہتی در نماز	مومن کو خاص سے سر و عیاں تھایہ امت پر شفقت کا سبب حکم جوں مسواک کالے بانیاز اور بہت افعال ایسی یقین اور اس بچہ کی ماں لے بانیاز	دور دنیا سے کیا تہرہ بلا اپنی سب امت پر کروایا وہ تا کہیں امت اُپر نافرمان ہو اور یونہی تہی از صوم وصال اور پڑھتا تھا نماز وہ شاہ تہ کہ شفقت اسکے بچہ پر یقین اور انکو رنج اور ایذا دے جو مکمل ہی پہاڑوں پر یقین جان دل سے میں بجا لاؤں کا ذرا مکہ کے مر جاؤ گئے سب کہ خدا اولاد انکو ایسی دے	اسکی مقدم کی برکت سے خدا شرع کے احکام کی تخفیف جو چھوڑتا تھا اور کونو افعال او ترک تاخیر عشا بے قیل و قال رونا کوئی بچہ کا وہ سنا تھا جب تو سب کہ نماز وہ شاہ دیں کا ذرا تکذیب جب اسکی کئے اک ذشتہ کی تیں شاہ دیں یا رسول شہ جو کچھ حکم ہو میں لا دونو کو مکر او نخاب بلکہ یہ میرا حق سے مجھے
روایت		روایت	
یہ کیا ہی حکم یوں رب الجلیل وہ ذشتہ عرض آ کر یوں کیا دو پہاڑاں بڑے ذریعہ میں کہ ہلاکت انکی میں پھتا نہیں او کسی کو ناکریں سکا شریک کہ کیا ہی حکم رب العالمین مار ڈالیں گے اعدا کو سبھی ہوئیں وہ تو بے شاید کامیاب پر نہ فرماتا تھا ہر صبح و شام	عرض خدمت یوں کیا آجبریل تو جو فرما لے سو وہ لا لے بجا دو طرف مکہ کو جو ہیں خشین تب کہا یوں حشرہ للعالمین وہ بجا لاویں عباد حق کی ٹہیک اور کہا اکبار روح الامیں تو جو فرما لے بجا لا لے ابھی اور کرو تاخیر امت سے عذاب وعظ اور ارشاد کرتا لا کلام اسکو تھا ایسا شفقت میں کمال	تا کریں تیری طاعت بگیاں دوست رکھا ہو کر تو صبر کیا گاہ گاہ ہم پر امام لانا بیا تا نہ آئے ہم پہنچی اور ملال	برجبال و بر زمین و آسمان شاہ فرمایا یہ سنکر اسکے تیں بن مشعور معظموں کہہا
حضرت کی صدق و عدالت اور عفت و امانت کا بیان			
اور باہر طاقت تقریر سے معترف تھو اسکے اعدا بھی تمام سب اسی سرور کو کرتے تھے حکم میں میں یوں زمین و آسمان جانے کا ذہن نہیں سمجھو کبھی لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِالذَّوَامِ	ہو فزوں تر قدرت تحریر سے اسکے صدق عدل عفت و کدما اور قضا میں قریش لے محترم کھا تم تھکی کہا ہو وہ عیاں ہم نہیں تکذیب کرتے میں ہی واہ کیا یہودہ لایا یہ کلام	اور عفت اور امانت کا بیا اور سب میں عقیف انسان تھا سب کے سب کہتے تھے اسکی تیں جان دل سے اسکو کرتے تھے قبول کہ بوجہ میں شہ سے کہا ہاں قبول اسکے تیں کرتے نہیں	شاہ کی صدق و عدالت کا بیا اعدل و صدق تھا شاہ انبیا شاہ کو قبل نبوت بالیقین حکم جو فرماتا تھا انکو رسول بولتا ہے یوں علی مرتضیٰ پر جولا یا یہ نیا تو ایک دیں

اسکے کہنے میں ناقص صریح اس لعین کی بھرپور کیسی احمق	کیا ہوا محمول یہ قول فصیح تھا ازل کا اور ابد کا وہ شقی	جبکہ جانیں اسکو صادق بقیہ پس یہ آیت پائی ہے شرفِ نزول	جو کہے تصدیق انکی ہے ضرور اس تہوئے تسلی رسول
فَانَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَ فَاتَّخَذُوا لَكِنِ الظَّالِمِينَ بآيَاتِ اللَّهِ يَحْجِدُونَ ه			
یوں لکھے تفسیر اسکی عالماں بلکہ وہ انکار آیاتِ خدا بدر کے دن ازاں ہو جائیں اب سچائی سے اس عقد کو کھول پوچھا ہر قبل جب بوسفیان سے تب بوسفیان کھلق کی قسم اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش کہ بلا شک جانتا ہوں میں یقین اور عمارت ابن عامر نے میاں کہ محمد کذب گوئیوں سے نہیں مشرکوں پوچھے ہیں اس گمراہ سے ہے محمد حق کا پیغمبر یقین بلکہ اُسے جانتے تھے وہ زیاد اسکی عفت کا بیان محترم بیعت عورت وہ لیتا تھا جب عائشہ کہتی ہے مولا کی قسم غیر عورت کو نہ چھو لے میاں ورنہ عفت شہ کی پیمیش جا مال وہ کرتا تھا قسمت ایکبار وہے تجھ پر ناکروں کے عدل میں	کہ یہ فرمایا ہے خدائی جہاں مگر سچ سے اپنے کرتے ہیں سدا پوچھا انھیں بن شرق ایسا ہیں مصطفیٰ صادق ہوا کا دُوبول بعض وضائے شہ اکوان کے بات جھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم جو تھا مکہ میں روٹا قریش یہ کلام ہرگز بشر کا تو نہیں روبرو لوگوں کے جھٹلاتا تھا اول وہ بہت سچا بیشک ورا میں کیا تو کرتا ہے مصافحہ شاہ سے نیک تابع اسکا میں ہوتا نہیں پر نہ ایمان لئے ازوجہ عناد کیوں لکھو ازلان ترسانِ قلم ہاتھ میں تھے انکے نہ دیتا تھا تب اجنبی زن کو نہ چھیڑا کوئی دم عرف میں ایک عفت کا نشان مثل اسکا ہو نہ سکتا ہے بیا اک تمیمی شخص یوں بولا بکار پھر گیا عدل کون اب کہہ یقین	اے محمد یہ گروہ ظالمین رہ تو فارغ اور انکا کھانا غم کہ یہاں اب تیرے اور میرے سوا بولا وہ واندر سچا ہے نبی یہ بھی بولا اگے نبوت کے کہیں بولا ہر قبل خلق سوجب یوں کہے بارہا قرآن کو سنا تھا وہ یہ کلام پاک ہے جیسا لذیذ کر تا خلوت اپنے جب لوگوں کے ساتھ اور ابو جہل لعین یک روز آ یوں دیا ابو جہل نے انکا جواب تھا یہ حال مشرکوں بے ارباب اور دیا توفیق جنکے تئیں خدا اپنے ازواج و کنیزاں کے سوا عہد لیتا تھا فقط عورات سے اور حیا رکھتا تھا اتنی شاہدین عرف عادت کے مطابق یہ مثال کیا لکھوں کی عدالت کا بیاں یا رسول اللہ اس میں عدل کر شاہ کی صدق امانت کے بدل	فی الحقیقت تجھ کو جھٹلاتے نہیں بایقین انکی سزا دیوینگے ہم شخص کوئی حاضر نہیں تیرا جھوٹ ہرگز وہ نہیں بولا کبھی کیا کہا تھا جھوٹ وہ سالار دین بات جھوٹی وہ خدا پر کیوں کہے اور روتا تھا بھی لکھتا تھا کوئی کلام ہرگز نہیں ایسا لذیذ کھا قسم وہ حق کی یہ کہتا تھا بات شاہ عالم سے مصافحہ ہے کیا کہ یقین میں جانتا ہوں باصواب اور مقرر تھے یہی سب اہل کتاب پائے وہ عز و شرف ایمان کا کوئی عورت کو نہیں ہرگز چھو اور حیا رکھتا تھا مکر وہا سے منہ کسی کا گھور کر دیکھا نہیں اسکی عفت میں لکھے سبیلِ قال عقل سب عقلا کی تیرا یہاں اسکو فرمایا یہ شاہ بحر و بر اور اسکی عدل و عفت کے بدل

۱۲
اس دورہ کو ابو جہل جھٹلاتے تھے لیکن یہ انصاف اللہ کے حکم سے نہ تھا کہ ہر جانتا تھا

ہکوان اوصاف میں سے خدا	اپنے پیغمبر کی دیئے اقتدا	کذب غیبت سے ہمیں محفوظ رکھ	اپنے مرضیات پر محفوظ رکھ
دروس کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہے			
مصطفیٰؐ فرما دیا اے باوفاق اور کیا ارشاد وہ خیر البشر	جھوٹ بے شبہ یک بانفاق کہ بہت افسوس اس شخص پر	اور کہا جھوٹ کہنے سے یقین کہ وہ لوگوں کے ہنسائے کیلئے	رزق بھی ہوتا ہے کم از کم آدھ کوئی بات یک جھوٹی کہے
روایت			
میں بلایا کچھ بچے دیوں گا آ گرنے دیتا کچھ اسے تو چپ بلا اور فرمایا ہے شاہ کائنات اور کہا کوئی کسی جھوٹ کا اولا اپنا ارادہ جنگ میں تو کہے بے شبہ وہ جی ہی رہتا اور لکھا غزائی والا جناب بلکہ ایسے ہی مقام نذر یقین	تھامے گھر میں سو پوچھا مصطفیٰؐ جھوٹ کی تجھ پر تلک لکھتے بلا کوئی بندہ جھوٹ کہتا ہی رہتا ہو کر راوی تو بھی اک جھوٹا پا اپنے دشمن سے ناظا ہر کریں گرچہ نابولا ہو وہ انگیزات کیسیا احیا میں یو اے باصفا جھوٹ کا کہنا ہو جائزے میں یا الہی جھوٹ سے رکھ ہم کو دور	ابن عامر نے کہا اے باصفا کیا تو دیکھا اس کو میں بولا کجور کوس تک یک جھگڑا ہی باقیں جھوٹ کی نصحت دیا تین جا بات ہر اک کی طرف سے جو کہے تو بہت پیاری کہے ہر اک کو ابو اسکا پتہ بولنا نہ ساز و آرا ہر روا اس کا چھپا نامے پسر	آدمی بدبو فرشتہ لے میں ہاں روایت کہ شاہ انبیا صلح و شخص نہیں جی رہا کے اور کسی کو عورتیں گر ہوئے دو اگر کسی ظالم سے مومن ہو فرار اور کسی کا بھید کوئی پوچھے اگر اور غیبت سے بھی یارب بالضرر
غیبت کی برائی			
سرور عالم دیا ہیوں خبر ناخون سے اپنے ہی وہ آہ تب ہے خبر غیبت کی جو اجتناب کہ وہ میرے ہو بیشک دستگیر کہ تو کوڑے میں کسی کے باصفا اور تم نے نزدیک سے وہ جائیں وہی ہیں مٹی پر ہی بھیجا خدا	کہ شب معراج میں میرا گذر گوشت منہ کا توڑتے تھے اپنے سب کیونکہ غیبت زنا ہی بھی خراب تب کیا ارشاد سالار بشیر ڈالے پودوں تو تھوڑا بھی آب انکی غیبت میں ہرگز کھول لب کہ جو توبہ کرے غیبت سے مرا	آہ ایسی اک جماعت پر ہوا پوچھا میں جبریلؑ کو یہ کون ہیں ابن جابر عرض کی یوشاؑ سے کہ تو کار خیر کو مت ترک کر اور سملل بجائیوں سے بالدوام	میں تامل سے نظر اُن پر کیا بولتا غیبت گراں بے عوہیں چیز ایسی یا نبیؐ سکھلائیے گرچہ وہ تھوڑا بھی ہو اس قدر رہ تو پیشانی کشادہ و انشلا
روایت			
سب کے اول غیر تائب کو سقر قبر کے سب تین حصہ میں عذاب	سب کے اول کو جنت ہے مقر بوتا ہیوں قتادہ بالقصوب	روایت	

ایک غیبت کو سب سے بے بس	اور غمازی کے باعث ہر دگر	تیسرا پاکی نہ ہو پیشاب کی	یعنے نہ لینے سو ڈھیلے ڈکی
غیبت کا معنی			
کس کو غیبت بولتے ہیں جانے	کہ کسی کا ذکر تو ایسا کرے	وہ سنا تو ہو ویکانجہ سے خفا	گرچہ سچ ہو بتا دے بے باصفا
جھوٹ بولا تو وہ بہتان جان	الاماں غیبت سے یارب لاماں	پس کجی جسم یا اقوال ہیں	خلق یا اعمال یا افعال میں
در لباس جانور یا در نسب	تو کبھی غیبت نہ کرے با ادب	عائشہ کہتی ہے اک عورتیں	پست قدر کر کے بولی آہیں
شاہ فرمایا کہ تو غیبت کئی	تھوکر و جلدی تو میں تھوکی تم بھی	آہ جب تھوکی بہ حکم مصطفیٰ	مگر اتب کالے ہو کا اک گرا
	مومن تو بہ کر و تو بہ کر و	تم کو غیبت سے اور حق سے ڈرو	
غیبت کا علاج علمی			
دو ہیں غیبت کو علاج آباخبر	ایک علمی اور علمی ہے دگر	ہے یہ علمی جو حدیثیں آئیں	آئے غیبت کی برائی میں یقین
انہیں پس غور و تامل کیجئے	خوف حق کا دلیں ہر دم کیجئے	جسکی تو غیبت کرے کالے میاں	اسکے تئیں جاؤ گی تیری نیکیاں
تجھ کو غیبت اس طرح کرے ہلاک	جنطج آتش کے لکڑی کو رک	بوج اپنی نیکیاں سب جائینگے	در عرض اسکے گنہ سب وینگے
تو غیبت سے سقر میں جاؤں گا	جاؤں گا جید عذاباں پاؤں گا	یہ تصور کر کے غیبت چھوڑو	ایسی بدکاری کا شیشہ بھڑو
غیبت کا علاج علمی			
دوسرے یہ فقط علمی علاج	دیکھ اپنا عیب تو لے خوش مزاج	اور سمجھ میں عیب سے جو نہ بجا	وہ بھی ہے محبوب یا ہی بجا
پاک ہو سکتا نہیں میں حیطہ	وہ بھی ہو معذور و بیگناہ	فی الحقیقت تو نہ گرمیوب	عیب کیا غیبت کا لینا خوب
فائدہ			
تین ٹھنڈی شکایت بالقیں	شاہ فرمایا کہ ہاں غیبت نہیں	بدعتی ہے اور ظالم بادشاہ	اور علما نہ جو کرتا ہو گناہ
یوں لکھا غزالی والا گھر	شر سے جہاں شر کے چاہے حذر	عیب کا خلق سے کہنا ضرور	خلق منسے تا بچیں کاشور
بدعتی یا چور یا سر زور ہو	بولدین لوگ اس سے دور ہو	یا کسی عورت کا خواہاں کوئی ہو	یا خریدار غلام زشت خو
اس غلام آذر میں جو عیب ہیں	بولدین انکے طلب گار و نکے تئیں	اگر طلب گاروں سے مانو لے یہ بات	ہو دغا بازی سہل انکے ساتھ
غیبت کا کفارہ			
اور غیبت کا کفارہ ہے یہی	اولا کھینچے پشیمانی بڑی	رووے پچکے بہت تھکے	جان دل سے جلد تر تو بہ کرے
اور کیا ہو جسکی غیبت سرسبر	چاہے جا اس سے معافی جلد تر	اور بولیں وکی تیری خطا	جھوٹ بولا بخش دے میری خطا

گرنہ بخشے عاجزی درکار ہے عفو کرنا عفو کا چہنہ مگر آبرو یا مال میں اُسکے اگر پر وہاں ظالم کی جو ہیں نیکیاں ہے روایت عائشہ اے سرفراز اور فرمایا ہے یوں خیر الورام مغفرت چاہیں اگر جتنا نہ ہو	تب بھی نا بخشے تو وہ محنت رہے اس جہان میں بہت ہی نیک تو معافی اس چاہے جلد تر دیوئے مظلوم کو اے بھائیچاں بولی اک شور کو جو منہ کی دراز کہ کسی کی گر کوئی غیبت کیا ورنہ چہتا عفو لازم جانو	پر مدارا عاجزی یہ شر میں یوں کیا ارشاد سالارِ ارم اگے ایسے روز کے لئے محترم نیکیاں ظالم کو گرنا ہو ویرانہ شاہ فرمایا کہ تو غیبت کری تو غیبت کے عوض امیرِ نیک ڈھب اے خدا غیبت سے بھوکو پاک کر	در عرض گر چاہے مولا اُسکو دیں کہ کسی پر کوئی کیا ہو دے ستم جس میں دینار ہو ویرانہ درم اپنے مظلوم کے لیے گناہ تو معافی کر طلب اس سے بھی مغفرت اس کی کے حق سے طلب زہد اور ایثار میں چالاک کر
حضرت سیدالابرار کے زہد و ایثار کا بیان			
زہد سرور کا کرو نہیں کیا رقم پے پے ہونے لگے فتحِ بلاد زہد اور ایثار کا بحرِ عظیم اس کا بکتر اک یہودی کے پہاں یوں روایت عائشہ سوائی ہے آہ سیری ہو کبھی کھائی نہیں ایک دن میں کوئی غذا طویل	عجز کا سرب جھکاتا ہے تسلیم اور غنائم ساتھ آتے تھے زیاد اسکی ایسی موزن تھی کہ افیم تا وفات اسکے گروں تھامیاں کہ وہ بی بی اس طرح فرماتی ہے اس قدر راحت کبھی پائی نہیں بس فراغت سے نہیں کھایا کبھی	باوجود آنکھ خلاق قدیر تھا وہ ہاں صبح و چہرہ صبا لاکھ ہارم کیا خیرات وہ	وسعت گئی اسے بخشا اخیر زہد اور ایثار کا کشور کشا اور فاقہ بلی میں دن رات وہ
روایت			
بالیقین چو لھا سگتا ہی تھا بولتا یوں اس لئے باخبر نا ڈرایا جائے گا کوئی عقد تھا مے ہمراہ بلال نیک ڈھب اس قدر کھانا نہ ملتا تھا اسے	آبِ خرمادہ بھی تھوڑا تھا غذا کہ کیا ارشادست لارِ بشر اس قدر نا پائیک خوف و خطر ایسی سختی وہ دے ہیں مجھ پر کہ وہ بس آئے کسی کی جان کے	جستہ کہ جیتا تھا شاہِ اس جن اور وہی بی بی یہی ہے خبر کھا دے خرمادہ تو نان جو نہیں اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر	بالتواتر نان گندم تین دن کہ جسے تک اپنے شاہِ بحر و بر نان جو ہے تو نہ تھا خرمادہ ایک اک مہینہ تک شام و سحر
روایت			
دین حق کہ نہیں ظاہر نیکیاں دین جن طرح پایا نہیں رنج ہمہ گزرتے تیس دن اور تیس رات ہاں کبھی اتنا ملا ہم کو اقل ایک بوٹے دارِ پیر شاہ پاس دیجئے اسکو بدست بوجھِ سیم	جس قدر مجھ کو ڈرائے کا فرال کوئی نبی پایا نہیں اس طرح رنج آہ اس تنگی کے اس سختی کیساتھ کہ بلال اسکو چھپا دے درنبل ہدیہ لے آیا تھا کوئی حقِ ثواب مجھ کو لایا جو فلاں اسکی حکیم	روایت	
پھر کر اسکو نکالا ہے بھی		اور فرمایا کہ لیجا کر ابھی	

<p>روایت</p>	<p>شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال اسلئے میں اس دل انگار ہوں برسر منبر حبیب ذوالجلال اک نظر اس پر نظر دوسری لقیں درگہ حق میں بجالایا سجود بولادہ مجھ کو پسند آتی تھی اب اور جناب عائشہ کو شاہ دیں تو یہ دنیا سے تو زاوراہ پر اور کہتے ہیں کہ اس بی بی کے گھر مجھ کو دنیا یاد آتی ہے تبھی</p>	<p>اپنے جانب سے تین مائل کئے ڈالے دو غلین منالار خیار آہ اس پر پڑ گئی لے بانیا ز</p>	<p>کیونکہ اس کٹر کیے لوٹے جانے نقل ہے تازی ڈوالی ایکبار کہ نظر میری بہ شائے نماز</p>
<p>لاہی ڈالو پرانی ہے دوال اس اب پزار ہو پزار ہوں تہر اپنی ایک دن ڈالانحال تمپہ لے یار کو بھی لائق نہیں آیا باہر پہنکر وہ بحر جود میں ڈالنا خوش کہیں نا ہو ورب یوں کیا ارشاد اکدن گدائیں کہ قناعت کر قناعت سرسبر پردہ اک باز ہے تھو ایکد خوبتر یہ فلان ویش کو بھیجو ابھی</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>	<p>کیونکہ ناگہ پڑ گئی اس پر نظر اور اس سرور کو خاطر اے رشید پہلے جو آیا فقیر اسکو نظر اسلئے میں عجز کا سجدہ کیا کہ اگر چہتی ہے تو فدائے حشر اور اپنے پیر میں کو کر نہ دور شاہ فرمانے لگا دیکھ اسکو آہ جب سخیو بہ ام المومنین سعد جو ابن ابی وقاص تھا حضرت رب الورا کی ہے قسم وہ جتا تھی صحابہ کی تمام اور کانٹے دار جھاڑوں کے شجر یہ گنگنی سی آوا اور بکری سی تب یوں خبر دیتا ہی نونقل ہل دل غسل کرو وہ اپنی گھر میں جلد تر یک بیک ہو در در گردنے لگا وہ کہا جب تک با مالمسلیں جب میں ایسی رہا وسعت ملی کیونکہ خوبی میں گر ہوتی جی</p>
<p>سب سے اول تیر اندازی کیا ساتھ لے یار مرہ نیکو نہاد جھاڑ کے پتوں کے یک لقمہ سوا جلے تب ہم پاخانے کیلئے</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>
<p>عبدالرحمان اپنے بت گھر میں گیا اور ہمار پاس رکھا ہے اُسے استقرار و تہ ہے اب فرمائے پیٹ بھر کھانا نہ کھایا کوئی دم اس میں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں یہ فراغت اسکے تئیں دیتا خدا</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>	<p>روایت</p>

روایت		روایت	
حق تعالیٰ نے مجھے بولا سلام اور ہنگامہ درجہاں نیکذات کہ یہ دنیا گھر ہی ہے یقیں جمع کرتا ہو ہی اسکے تئیں	اور فرمایا یقین ایسا پیام وہ پہاڑاں بھی رہیں تیرے ہی تہا فی الحقیقت جسکے تئیں گھر ہی نہیں کہ نہیں ہے عقل کچھ اسکے تئیں	ایک دن حضور جبریل میں کیا تو اسکو دوست رکھتا ہو بھلا ایک ساعت سرچکا یا شاہ دیں اور یہ دنیا ہو بیشک اسکا مال پس کہا جبریل نے تو مجھے ابن عباس کیوں کہا ابا ادب عائشہ کہتی ہے وہ سب لاریں بھوک کی شدت سے وہ شاہ اور وہ گرجتا زور گاہ خدا اور فراخ زندگانی سے سدا اور مبارک پیٹ پر کھ اسکے ہاتھ کاش یہ دنیا سے لیتا تو اگر تھے مے بھائی جو والا اقتدار سب کے سب گزرے میں دنیا سے وہ شرم اس تباہی میں میرے تئیں دوست ترجیح پس اس کچھ نہیں اک ہینہ بعد باقی ہے وفات	یوں کیا عرض اسلاما دین یہ پہاڑوں کو بنا دیوں طلا یوں کہا بعد اسکے اڑت الاپ کہ نہیں جسکے تئیں مال و منال قول ثابت پر خدا ثابت رکھے شاہ دیں ورا کے اہل بیت پیٹ بھر کر کچھ کھایا نہیں پیٹ اپنا باندھتا تھا شب تمام حق تعالیٰ اسکے تئیں کرتا عطا شاد و خرم اسکے تئیں کھتا خدا کہتی تھی طرح سو وقت کیساتھ قوت کے مقدار ہی تھا خوب تر از الو العزم و رسل عالی وقار اور طے میں اپنا جاملو اسے وہ کہ تن آسانی کروں دنیا میں کہ ملوں جانے بھلاؤں یقین اسیہ حق ہی ہو تجلیات و صلوٰۃ
آحضرت کی خوف و خشیت اور سختی طاعات اور شدت عبادت کا بیان		آحضرت کی خوف و خشیت اور سختی طاعات اور شدت عبادت کا بیان	
خوف و خشیت سختیاں طاعات علم اور عرفان ہو زائد جہد	تھیں نہایت مصطفیٰ کی ذات میں خوف و خشیت بھی ہو زائد اس قدر	ہو گا ظلم و معرفت پر ہے بچار دیکھئے یہ آیت فرقان سے	فی الحقیقت خوف و خشیت کا ملکہ بات یہ ثابت ہو پس قرآن سے
انما یخشى الله من عباده العلماء		انما یخشى الله من عباده العلماء	
بمیر علم سرور عالی وقار یوں دیا ہے بوہرہ نے خبر	کہ تامل ہوئے کیسی بے کنار کہ یہ فرمایا تھا لا الہ الا اللہ	ہوئے ایسی ہی زیادہ آئیں کہ منہ سب کے اور بہت روئے تم	خوف و خشیت بس نہ کہ یقین میں جو جانا ہوں اگر جانو گے تم

لے اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں ۱۲

یا الہی از طفیل آن رسول خوف و خشیت اپنی دے کہ سودا صدہاراں شکر خلاقِ انام خلقِ مصطفوی کا یہ گلزار ہے یا الہی یمن اخلاقِ رسول اس گلستان کے نسائم سے مدام اور توفیقِ عمل کیجے عطا اور اسکوئے کریم کا ساز	الہی احقر کی یہ کیجے قبول دے اسے اپنے عذابوں سے پناہ خاتمہ یہ رسالہ پایا حسنِ اختتام باغِ اطوارِ شہِ ابرار ہے دیجے اس گلزار کو رنگِ قبول کہ معطر اہلِ یماں کے مشام اس رسالہ پر انہیں صبح و صبا کیجے ان چاروں صفاتِ سرفراز	اسکے کہ مغفور سب جرم و گناہ اسکو دے خلقِ نبی کی اقتدار قدر کی حرمت کی عورتِ شائمی ہیں ہزار و ہزار و گیارہ تمام اسکو مقبول اُلوالِ اباب رکھ اس بس انکے خنکِ انظار کو دے اسے تعزیرِ دو رخ سے پناہ بہرِ صدیق و عمر عثمان علیؓ
---	---	---

ملصیف

اے مطلعِ جریدہ دیوانِ انبیا تجہ ذاتِ پرہی ختم ہے اذمانِ انبیا مقدم کی تیرو نورِ بشارت سے روز و شب انہارِ بحرِ علم و بستانِ انبیا سرِ شہرِ فیوض سے تیرے پیکرِ رشحہ ایک لبریز ہو گئے سب بھی دامانِ انبیا بارانِ قدسِ فیض تو تسل سے ہی ترے میں عشاق و مضطر تھے دل جانِ انبیا کرنے قبولِ دل سے یہ دینِ مبین کے روزِ الست حق لیا پیمانِ انبیا	اے مقطعِ قصیدہ برہانِ انبیا اس واسطے تو آیا پس فوجِ انبیا تھے نورِ بارِ صفحہ تبیانِ انبیا گوہر ہے ایک مخزنِ عرفان سے ترے سر و عیانِ اہلِ نعم فیضانِ انبیا فردائے حشر تیری گواہی اے شاہِ دیں سر سبز تھا مدام گلستانِ انبیا تیری کتابِ پاک ہوئی ناسخِ کتب صادر ہوا اہم کو بھی نمانِ انبیا اور اک فضل میں تے عاجز ہیں باقیں	تیری ہی ذات سے ہے نبوت کفاح باب وہ نایمان تیرے تو سلطانِ انبیا اک قطرہ تیرے علم کو دریا ہے یقین گنجینہ جو اہرِ سرِ فانِ انبیا اور بحرِ واسطہ کے جو اہر سے ہی ترے ہے حق کے پاس حجت و برہانِ انبیا اور آرزو میں تیرے لقاے شرف کے ہے دین تیرا نسخہ ادیانِ انبیا ایمان و اتبلیغِ داعیاتِ اُپر تے آدم سے تا مسیح سب دہانِ انبیا
---	---	---

بس تیرے معیت حق دیکھ کر تر
احقر کو لغتِ پاک تیرے ہو کیا جانا
حیراں ہیں مینہ سے سب دہانِ انبیا
قاصر جہاں ہے خامہ انکسارِ انبیا

تمام شد

تیرے لقاے نورِ انکسارِ حق واسطہ -
دل سے قبول کرنے کو اس دینِ پاک کے۔